KRI-207

[redacted]

کاپی رائٹ محفوظ

شرح قانون شہادت ہند

Manzoor Ahmed
7.6.94

یعنی

ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء

معہ

ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ء (حلف) و ایکٹ نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۹۱ء

(بہی جات صرافی)

جو

انگریزی شروح قانون شہادت سید امیر علی و وڈراف صاحبان۔ فیلڈ صاحب۔ لسبٹ صاحب۔ نارٹن صاحب۔ ٹیلر صاحب۔ سٹیفن صاحب و قانون شہادت اردو سید محمود صاحب سے باضافہ حال تک کے فیصلجات اعلے عدالتہائے انگلستان و ہائیکورٹ ہائے کلکتہ۔ الہ آباد۔ بمبئی۔ مدراس و چیفکورٹ پنجاب کے تالیف کیا گیا

روز بازار سٹیم پریس امرتسر میں شیخ عبد العزیز پبلشر و پرنٹر کے
اہتمام سے شایع ہوا

قیمت فی جلد .... صر

مختصر فہرست کتب قانونی مطبع رسگفتار

(جنرل لا بکس ایجنسی) امرتسر

(جن میں حال تک کی ترمیمات وغیرہ شامل ہیں)

صیغہ دیوانی

	قیمت
مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء	عہ۸ر
شرح مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء جس عمدہ طرز پر اسکو ترتیب دیا گیا ہے وہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے حقیقت میں انگریزی شرح مجموعہ ضابطہ دیوانی مؤلفہ او کینیلی صاحب و امیر علی و ڈراف صاحب اور تمام شروح انگریزی کا ایک مکمل مجموعہ ہے نئے تغیر و تبدلات اور انکی وجوہات کے علاوہ ہندوستان کی اعلےٰ عدالتوں کے حال تک کے تمام فیصلجات درج کردیئے ہیں	ہلکے
قانون دادرسی خاص نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۷ء	ہہر
شرح قانون دادرسی خاص بہت سی انگریزی شروح سے تیار کیگئی ہے	سےر
قانون میعاد نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۸ء	ہہر
شرح قانون میعاد نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۸ء بابو متر صاحب و ڈاہسٹ ریواز صاحب کے قانون میعاد اور جملہ مستند شروح انگریزی کا انتخاب ہے۔ واقعی دیکھنے کے قابل کتاب ہے	اعہ
قانون حق آسایش نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۲ء	ہہر
مجموعہ قانون حق آسایش مشرح	عا۸ر
قانون انتقال جائداد ۴ سنہ ۱۸۸۲ء)	۸ر
قوانین پنجاب نمبر ۴ سنہ ۱۸۷۲ء معہ ریگولیشن ہائے متعلقہ	۸ر
شرح قوانین پنجاب ڈائجسٹ پنجاب لا مولفہ مسٹر رانگین صاحب بیرسٹرایٹ لا اور دیگر شروح ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۷۲ء سے تیار کیگئی ہے۔	سےر
قانون متعلق سن بلوغ نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۵ء	ار
״ نابالغان نمبر ۸ سنہ ۱۸۹۰ء	۴ر

مجموعہ قانون نابالغان مشرح تمام متعلقہ نابالغی کا ایک مکمل مجموعہ ہے اور انگریزی و اردو میں اپنی آپ نظیر ہے	عہ۸ر
قانون سرٹیفکٹ جانشینی مشرح یہ چھوٹی سی کتاب بوجہ اپنی عمدگی کے بہت ہی پسند ہوئی ہے	عہر
قانون وراثت ہند نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء مشرح۔	عا
شرح قانون پروبیٹ ترکہ نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۱ء نہایت جامع اور قابل قدر کتاب ہے۔	عہ۸ر
قانون کیورٹر وراثت نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۴۱ء مشرح	۲ر
״ امانت ہائے ہند نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۲ء مشرح	ہہر
״ متعلقہ اشخاص قانون پیشہ نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ء مشرح معہ نظائر تمام قانون پیشہ اصحاب کو اسے اپنے دفتر میں رکھنا چاہئے	۸ر
قانون مطالبہ خفیفہ نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۷ء مشرح	ہہر
״ عدالت ہائے پنجاب نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۸۴ء	ہہر
״ معاہدہ نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۲ء	۸ر
شرح قانون معاہدہ۔ قانون معاہدہ کے متعلق کوئی بات نہیں جو اس قابلقدر شرح میں درج نہیں کیگئی اسکی تیاری کے وقت قانون معاہدہ پالک صاحب اوڈیین صاحب کنگہم صاحب شیلفرڈ صاحب وغیرہ کو سامنے رکھا گیا ہے نہایت مکمل اور جامع شرح ہے	سےر
قانون تعین مالیت نالشات مع قواعد نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۷ء مشرح معہ نظائر۔	۵ر
شرح قانون دستاویزات قابل خرید و فروخت نمبر ۲۶ سنہ ۱۸۸۱ء قانون ہنڈویات کے متعلق اردو میں پہلی ہے۔ شرح مؤلفہ پی۔ ڈی شاہ صاحب بیرسٹرایٹ لا اور دیگر شروح انگریزی سے تالیف کیگئی ہے۔ حسب موقعہ تمام نظائر انگلستان کے بھی حوالے دیئے گئے ہیں	عہ۸ر
قانون بردگان مال عوام نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۵ء مشرح	۲ر
״ حق منصفی نمبر ۲ سنہ ۱۸۴۷ء مشرح معہ نظائر اردو میں ایسا عمدہ اور کہیں سے نہیں ملسکتا۔	۲ر
قانون ایجاد و اختراع نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۸ء	ہہر

دیباچہ

قانون شہادت وہ جزو قانون اضافی کا جس کے قواعد کے موافق عدالتیں واقعات کی تنقیح کرتی ہیں قانون شہادت کہلاتا ہے اور یہی تمام اجزاء قانون اضافی میں سب سے بڑا اور مقدم جزو ہے (سید محمود صاحب)

قانون شہادت قانون ضابطہ کا وہ جزو ہے جو خاص صورتوں میں بغرض تحقیق کرنے حقوق و ذمہ واریہائے شخصی کے امورات ذیل کا فیصلہ کرتا ہے:- (۱) کہ صورتہائے مذکور میں کونسے واقعات ثابت کئے جاسکتے ہیں اور کونسے نہیں کئے جاسکتے (۲) کہ کس قسم کی شہادت ایک امر واقعہ کے متعلق جو کہ ثابت کیا جاسکتا ہو دیجانی چاہیئے (۳) کہ کسی شخص کیطرف سے اور کس طریق میں شہادت پیش کیجانی چاہیئے جس کے ذریعہ سے کوئی امر واقعہ ثابت کیا جاتا ہو (اسٹیفن صاحب)

قواعد شہادت ہی پر لوگوں کے جان و مال اور آزادی کا مدار ہے (جارڈین صاحب۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۷۵۹) اس قانون کا نہ جاننا بہت سے مقدمات میں ناکامیابی کا باعث ہوا ہے (لارڈ کاک صاحب) حکام عدالت اور اشخاص قانون پیشہ کے لئے اس کا جاننا ازبس ضروری ہے کیونکہ قانون شہادت کا اطلاق ہر ایک معاملہ میں کیا جاتا ہے بالخصوص تمام تجاویز میں خواہ دیوانی ہوں یا فوجداری (نارٹن صاحب)

قانون شہادت کی ضرورت قواعد قانون شہادت کے قائم کرنیکی ضرورت یہ ہے کہ مہذب عملداریوں کا اول اصول قانون یہ ہے کہ بیگناہ کا سزا پا جانا مجرم کے رہا ہو جانیکی نسبت زیادہ خراب ہے۔ اسوجہ سے نہایت مشکل اور اہم کام عدالت کا یہ ہے کہ اس امر کی تنقیح کرے کہ فی الحقیقت مدعی کو ایسا استحقاق حاصل ہے یا نہیں جو مدعا علیہ کے حقوق پر غالب ہو۔ تجربہ انسانی سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ وہ چیزیں جنکو عوام الناس شہادت تصور کرتے ہیں فی الحقیقت امور تنقیح طلب سے بالکل غیر متعلق ہوتی ہیں ان میں سے کوئی چیز متعلق امر متنازعہ کے ثابت ہوتی ہے نہ رد۔ یہ بات بھی تجربہ سے ثابت ہوئی ہے کہ اکثر اہل غرض اپنی غرض کے حاصل کرنے کے لئے سچائی اور راست بازی سے قطع نظر کر کے ہر طرح کی کوشش اپنی غرض کے حصول کے واسطے کرتے ہیں نیز تجربہ سے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ ایسے دماغ جنکو کافی تربیت اور تعلیم نہیں ہوئی رائے کو واقعہ سے علیحدہ نہیں کر سکتے۔ عموماً ایسے ذہنوں میں بلا لحاظ امر واقعہ کے اون کا

بہت کم چیزوں کی نسبت حاصل ہو سکتا ہے اور اکثر چیزیں محض اعتبار پر مانی جاتی ہیں۔

جو شہادت مقاصد عدالت کے لئے مانی جاتی ہے نہ تو وہ اس درجہ کی ہے جیسے درجہ یقین کامل کہہ سکتے ہیں اور نہ اس درجہ اعتبار کی ہے جسپر روزمرہ زندگی کا کاروبار چلتا ہے بلکہ ان دونوں کے بین بین ایک متوسط درجہ رکھتی ہے اور شاذاً اس سے بہتر نوعیت شہادت قانونی کی جو عدالتوں میں کام آتی ہے بیان نہیں ہو سکتی۔

اصول جنپر کہ قانون شہادت مبنی ہے

نسبت شہادت کے دو اصول اختیار کئے جا سکتے ہیں **اول** جسکو اصول ادخال شہادت کہہ سکتے ہیں۔ **دوم** جسکو اصول اخراج شہادت کہنا چاہیے۔ اصول **ادخال شہادت** سے مراد یہ ہے کہ ایسے قواعد منضبط کئے جاویں کہ جن سے ہر چیز شہادت میں داخل ہو سکے سوائے اوس شہادت کے جو کہ صریحاً ممنوع ہے۔ اصول **اخراج** شہادت سے یہ مراد ہے کہ تمام شہادت ناقابل ادخال تصور کیجائے جبتک کہ وہ ایک خاص مرتبہ کی نہ ہو جسکو قابل ادخال سمجھا جاوے۔

اب اگر قانون شہادت صرف اصول ادخال پر مبنی ہو تو لازم آتا ہے کہ ہر ادنیٰ امر متنازعہ میں جو عدالت کے روبرو پیش ہو ایسی کثیر اور غیر ضروری شہادت داخل ہو سکے کہ جس سے نہ صرف حاکم مجوز کے دماغ کو پریشانی ہو بلکہ ادنے امور کے طے کرنے میں بہت سا وقت صرف ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ قانون شہادت جو ہندوستان میں جاری ہے اصول اخراج شہادت پر مبنی ہے جسکی وجہ سے عدالتوں میں مقدار شہادت پر کبھی لحاظ نہیں ہوتا بلکہ اُسکی وقعت پر لحاظ کیا جاتا ہے۔ مثلاً ایک واقعہ کے پانسو غیر معتبر گواہوں سے عدالت کی رائے پر اسقدر اثر نہیں ہوتا جیسا کہ ایک گواہ ذی وقعت کے اظہار سے۔ پس اصول یہ قرار پایا کہ ایسے قواعد قائم کئے جاویں جن سے کیفیت شہادت پر لحاظ رہے نہ کہ کمیت پر۔ اس صورت میں صاف اور سیدھی تعریف قانون شہادت کی یہ ہو سکتی ہے کہ وہ قواعد جن سے کیفیت شہادت معلوم ہو اور بے وقعت شہادت خارج رہے قانون شہادت ہے۔

قانون شہادت قبل از ایکٹ ۱ ۱۸۷۲ء

قبل نفاذ ایکٹ ہذا عدالتہائے ہند کے لئے کوئی جامع قانون شہادت نہ تہا عموماً ہر سہ کلکتہ۔ بمبئی۔ مدراس پریزیڈنسی ہائے کی عدالتیں قانون شہادت انگلستان کی پیروی کرتی تہیں جو کہ ہندوستان کے مناسب حال نہ تہا۔ قانون انگلستان کے مطابق بہت سی ایسی شہادت خارج سمجھی جاتی تہی جس کے داخل ہونے سے فی الحقیقت کسی قدر سچائی معلوم ہوتی۔ انگلستان اور ہندوستان کے طریق انصاف میں یہ فرق ہے کہ تنقیح واقعات

وہاں ہمیشہ جوری کے ذمہ رہتی ہے اور قانون کی تنقیح حاکم کے ذمہ۔ حالانکہ ہندوستان میں واقعات اور قانون دونوں کی تنقیح جج کو کرنی پڑتی ہے۔

اون عدالتہائے میں جو بیرون بلاد پریزیڈنسی تھیں کوئی مکمل قواعد متعلق شہادت کے موجود و مقررہ تھے اور نہ کسی سند کے روسے قائم کیئے گئے تھے۔ چند قواعد ریگولیشن ہائے مصدرہ مابین ۱۷۹۳ء و ۱۸۳۴ء میں درج تھے باقی کے متفرق رواجی قانون شہادت سے اخذ کئے جاتے تھے جو کچھ تو ہدایہ اور مسلمان حکام قانون سے اور کچھ انگلستان کی کتب متعلقہ قانون شہادت سے لیا گیا تہا (ملاحظہ طلب وہائٹلی اسٹوکس کوڈ جلد ۲ صفحہ ۸۱۲ و ایکٹ نمبر ۱۹ ۱۸۵۳ء و نمبر ۲ ۱۸۵۵ء)

اس طرح سے قانون متعلق شہادت نہایت ہی غیر معین حالت میں تہا۔ ۱۸۶۶ء میں کلکتہ ہائیکورٹ کے اجلاس کامل نے (بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام خیر اللہ مندرجہ بنگال لا رپورٹ جلد سپلیمنٹ اینڈکس ۱۱ مقدمہ مذکور مندرجہ ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۶ صفحہ ۲۱) قرار دیا کہ قانون انگلستان مفصل کا قانون نہیں ہے اور کہ اس وقت مسلمانوں کا قانون فوجداری جسمیں اون کا قانون شہادت شامل ہے ملک کا قانون نہیں رہا اور کہ مسلمانوں کے قانون کے ترک کردینے سے انگلستان کا قانون اوسکی بجائے قائم نہیں ہوا اسلئے عدالتہائے مفصل پر قانون انگلستان کی پیروی لازمی نہیں گو کہ وے حسب موقعہ اوسکی پیروی کرنے سے ممتنع نہیں ہیں۔

اول ہی اول جو ایکٹ جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند نے ہندوستان میں شہادت کے متعلق صادر فرمایا وہ ایکٹ نمبر ۱۰ ۱۸۳۵ء تہا۔ اس کے بعد عرصہ بیس سال کے اندر اور گیارہ ایکٹ پاس کیئے گئے جن کے روسے ایکٹ مذکور میں ترمیمات کیجاتی رہیں۔ ۱۸۵۵ء میں ایکٹ نمبر ۲ ۱۸۵۵ء پاس کیا گیا جس کے روسے ایکٹ نمبر ۱۰ ۱۸۳۵ء منسوخ کر دیا گیا لیکن عدالتہائے مفصل کے لیے چونکہ کوئی مقررہ قواعد شہادت بجز اون کے جو ایکٹ ہائے نمبر ۱۹ ۱۸۵۳ء و نمبر ۲ ۱۸۵۵ء میں درج تھے نہ تھے اس لئے ۱۸۷۱ء میں سر جیمس اسٹیفن صاحب کو ہندوستان کے لئے ایک جامع قانون شہادت بنانے کے لئے مامور کیا گیا۔ اور ۱۵ مارچ ۱۸۷۲ء کو قانون مذکور از نام ایکٹ نمبر ۱ ۱۸۷۲ء (قانون شہادت ہند) پاس کر دیا گیا۔

اصول جنپر ایکٹ ۱ ۱۸۷۲ء مبنی ہے

موجودہ ایکٹ شہادت (نمبر ۱ ۱۸۷۲ء جزو اعظم اوس قانون شہادت کا ہے جو بالفعل ہندوستان میں جاری ہے اور مفصلہ ذیل تین اصولوں پر مبنی ہے:۔

آ۔ یہ کہ شہادت صرف اون واقعات کی گذرنی چاہیے جن سے امور تنقیح طلب پر کچھ اثر ہو۔

۲۔ یہ کہ صرف اعلےٰ سے اعلےٰ درجہ کی یعنے سب سے اچھی شہادت جو بہم پہونچ سکے داخل کرنی چاہئے

۳۔ یہ کہ سُنے سنائے بیانات کوئی شہادت نہیں ہے۔

واضح رہے کہ لفظ "صرف" جو اول اور دوم اصول میں مستعمل ہوا ہے اُس سے یہ مطلب ہے کہ اور قسم کی شہادت خارج سمجھی جاویگی اور لفظ "سُنی سنائی" سے وہ شہادت مراد ہے جسکو عوام الناس غلطی سے "سماعی" شہادت کہتے ہیں۔ حالانکہ سماعی شہادت اور سُنی سنائی شہادت میں بہت فرق ہے بیان ہر واقعہ کا جس کے وجود کا علم حواس سامعہ سے معلوم ہوتا ہے شہادت سماعی کہی جا سکتی ہے اور سُنی سنائی شہادت صرف اوس بیان کو کہتے ہیں جو کسی واقعہ کے وجود کی نسبت دوسرے شخص سے ذکر سُنکر کیا گیا ہو مثلاً بیان زید کہ میں نے اپنے کان سے بکر کو غل مچاتے سنا۔ سماعی شہادت ہے۔ اور حسب شرائط قانون قابل ادخال ہے لیکن بیان زید کہ مجکو عمرو کی زبانی معلوم ہوا کہ بکر غل مچاتا تھا سُنی سنائی شہادت ہے اور قانوناً واسطے ثابت کرنے اس واقعہ کے کہ بکر غل مچاتا تھا قابل ادخال نہیں ہے۔

سید محمود صاحب نے مندرجہ ذیل اصول متعارفہ مسلمہ عام بیان فرمائے ہیں جنپر کہ قانون شہادت یعنے ایکٹ ہذا مبنی ہے اور فی الحقیقت قانون شہادت جنکی شرح قرار پا سکتا ہے۔

۱۔ برتاؤ سب سے بہتر مُبین اشیاء کا ہے۔

اس مقدمہ کے یہ معنے ہیں کہ اگر یہ بات ثابت ہو جاوے کہ اسی طرح پر عملدرآمد رہا ہے تو فی نفسہ وہ برتاؤ اس امر کے وجود کی شہادت ہے۔

۲۔ نسبت کسی پیشہ کے اوس پیشہ ور کی شہادت قابل اعتبار ہے۔

اس مقدمہ کے یہ معنے ہیں کہ جب کبھی مقدمات میں کسی امر کا انفصال کسی ایسے امر کی تنقیح پر مبنی ہو جو عوام الناس کو معلوم نہیں ہے بلکہ خاص پیشہ سے متعلق ہے تو جو شخص اس پیشہ کو کرتا ہو اوسکی شہادت اس امر کی نسبت قابل اعتبار تصور کیجاویگی۔

۳۔ ہر قیاس قانونی مرتکب فعل ناجائز کے مضر خیال کیا جاویگا۔

اس مقولہ کا یہ مطلب ہے کہ جب یہ بات ثابت ہو جائے کہ ایک شخص نے فعل ناجائز کیا ہے تو قانون شہادت کے موافق بعد ثبوت اس امر کے کہ اوس نے فعل ناجائز کیا جملہ قیاسات مضر اور خلاف اوس کے تصور کئے جاوینگے۔ مثلاً کوئی شخص اپنی مرضی سے ایک شہادت کو عدالت میں پیش نہ ہونے دے تو اس شہادت کو عدالت مضر اس کے تصور کریگی۔

۴۔ تمام افعال درستی اور جائز طور سے کئے گئے قیاس کئے جاوینگے۔

اس کا یہ مطلب ہے کہ تمام امور جو عدالت کے علم میں آویں اونکی نسبت یہ قیاس ہوگا کہ اون کاموں کے کرنیوالوں کو اون کے کرنیکا اختیار تہا اور اونہوں نے جوازاً وہ کام کئے اور بار ثبوت اس امر کا کہ وہ جوازاً یا درستی سے نہیں کئے گئے تہے ذمہ اوس شخص کے ہے جو اونکو ناجائز قرار دیا چاہتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی ڈگری کسی عدالت کے پیش کیجاوے تو عدالت تصور کریگی کہ وہ ڈگری عدالت مجاز نے صادر کی ہے تا وقتیکہ یہ ثابت نہ ہو کہ عدالت مذکور کو ایسی ڈگری کے صادر کرنیکا اختیار نہ تہا یا کہ کوئی بے ضابطگی ثابت ہو۔

۵۔ کوئی معاملہ مابین دو شخصوں کے شخص ثالث کے حق میں مضر نہ ہوگا۔

اس مقولہ کا یہ مطلب ہے کہ فریقین معاملہ یا اون کے قائم مقاماں کے سوا اس معاملہ کا اثر اشخاص غیر پر نہ ہوگا اور لفظ "معاملہ" میں کل کارروائی ہائے عدالت نسبت حاصل کرنے ڈگری وغیرہ کے داخل ہے۔

یہ پانچ مقولے وہ مقولے ہیں جو کہ قانون شہادت کے اعلےٰ اصولوں میں شمار کئے جا سکتے ہیں اور آیندہ ایکٹ ہذا کی شرح سے معلوم ہوگا کہ بہت سی دفعات سے یہ مقولے متعلق ہیں۔

ایکٹ ہذا کی ترتیب

لفظ "شہادت" کی ذو معنگی کی وجہ سے اسکی مختلف تعریفات کیگئی ہیں۔ بنتہم صاحب نے اسکو وسیع تر معنوں میں استعمال کرتے ہوئے اسکی یوں تعریف کی ہے کہ یہ ایک ایسا امر واقعہ ہے جسکا اثر۔ میلان اور غرض۔ دل میں کسی اور امر واقعہ کے وجود کے اثبات یا نفی کی تحریک کو پیدا کرتا ہو۔ مگر یہ عیاں ہے کہ لفظ مذکور کے جیسا کہ وہ قانون میونسپل میں استعمال کیا گیا ہے بہت محدود تر معنے ہونے چاہئیں۔ یہ بہی ظاہر ہے کہ ہر امر واقعہ گو کہ امر تنقیحی سے کسیقدر تعلق رکھ سکتا ہو لیکن بہت خفیف پیش نہیں کیا جا سکتا۔ عدالت ہائے اس طرح سے ترتیب دیگئی ہیں کہ اون امور واقعہ کی جو شہادت میں پیش کئے جا سکیں کوئی حد ہونی چاہئے کیونکہ تنازعہ کا خاتمہ ہونا ضروری ہے، اس لئے زیادہ تر حصہ قانون شہادت کا اون منفی قواعد پر مشتمل ہے جن کے رو سے یہ قرار دیا گیا ہے کہ کونسے امور شہادت نہیں ہیں۔ لفظ مذکور کے قانونی اور نہایت عام معنوں میں اسکی اسطرح تعریف کیگئی ہے کہ اسمیں جملہ وسایل خارج از دلائل داخل ہیں جن کے ذریعہ سے کوئی جبینہ امر واقعہ جس کی سچائی زیر تحقیقات ہو حسب اطمینان عدالت ثابت یا غیر ثابت کیا جائے۔ ایکٹ ہذا میں لفظ مذکور سے مراد اور اس میں داخل ہے جملہ بیانات متعلق حالات واقعہ زیر تحقیقات کے جو گواہ لوگ

حسب اجازت یا بحکم عدالت۔ عدالت کے روبرو کریں" سمجھے گئے ہیں (دفعہ ۳)

جملہ حقوق اور ذمہ واریہائے واقعات پر منحصر ہیں اور اونہی سے پیدا ہوتے ہیں۔ ہر جوڈیشیل کارروائی کی غرض یہ ہے کہ کوئی حق یا ذمہ واری تحقیق کیجاوے۔ اس غرض کے حصول کے لئے حسب رائے اسٹیفن صاحب، حسب ذیل احکام بنائے جانے چاہئیں:۔ (۱) کہ حقوق اور ذمہ واریہائے کے قائم کرنے میں خاص جماعت واقعات کا قانونی اثر تجویز کیا جانا چاہئے۔ قانون اصلی کا یہی منشاء ہے جسمیں کہ حقوق فرائض اور ذمہ واری ہائے کی تعریف کیگئی ہے (۲) وہ وسایل مقرر کئے جانے چاہئیں جنکے ذریعہ اشخاص واسطرداران قانون اضافی کو خاص صورتوں سے متعلق کرسکیں اور ایسا احکام قانون اضافی کے روسے کیا گیا ہے جسمیں ضابطہ پلیڈنگ اور ثبوت کی تعریف کیگئی ہے

ہندوستان میں اصلی قانون فوجداری مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ نمبر ۴۵ ۱۸۶۰ء) میں مندرج ہے جسمیں کہ بعد میں کئی ایک ایکٹ ہائے کے روسے ترمیمات کیگئی ہیں اور کسیقدر اور احکام قوانین مختص الامر اور مختص المقام میں بھی درج کئے گئے ہیں۔ فوجداری قانون اضافی مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ نمبر ۵ ۱۸۹۸ء) میں اور دیوانی میں مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ نمبر ۵ ۱۹۰۸ء) میں مندرج ہے

قبل اس کے کہ قانون شہادت کو سمجھا جاسکے یا اسکو کسی خاص مقدمہ سے متعلق کیا جاسکے اُس قدر قانون اصلی کا جاننا ضروری ہے جس سے یہ طے کیا جاسکے کہ خاص حالات امر واقعہ میں فریقین کے حقوق کیا کچھ ہونگے اور اوسقدر قانون ضابطہ کا بھی جاننا ضروری ہے جو اسباب کے فیصل کرنے کے لئے کافی ہو کہ کسی خاص کارروائی میں وہ کونسے سوالات اُٹھا سکتے ہیں۔

سوال ثبوت کے متعلق خاصکر ایکٹ شہادت (نمبر ۱ ۱۸۷۲ء) میں کارروائی کیگئی ہے واقعات زیر تنقیح کا (جو ہر خاص مقدمہ میں پلیڈنگس اور قرارداد امور تنقیح سے معلوم کئے جاتے ہیں) حسب اطمینان عدالت بذریعہ مناسب قانونی ذرائع کے ثابت کرنا ثبوت کہلاتا ہے۔ صحیح طور پر لفظ "ثبوت" لفظ "شہادت" سے اسطرحسے ممیز کیا گیا ہے کہ ثبوت شہادت کا نتیجہ ہے درحالیکہ شہادت ذریعہ ثبوت کا ہے۔

قانون شہادت جو ایکٹ ہذا میں مندرج ہے اس امر کی تجویز کرتا ہے کہ فریقین کو کسطرح پر موجودگی اوس حالت واقعات کا عدالت کو یقین دلانا چاہئے جو مطابق احکام قانون اصلی کے وجود حق یا ذمہ واری کو جسکا کہ موجود ہونا وہ بیان کرتے ہیں ثابت کریگی پس قانون شہادت تجویز کرتا ہے (۱) متعلق ہونا واقعات کا یا کہ کس قسم کے واقعات بغرض ثابت کرنے موجودگی حق یا فرض ذمہ واری کے

جیسی کہ اوسکی تعریف قانون اصلی میں کیگئی ہے ثابت کئے جا سکتے ہیں۔

(۲)۔ ثبوت واقعات کا یعنے کہ واقعات مذکور کی بابت کس قسم کا ثبوت دیا جانا چاہیے۔

(۳) واقعات متعلقہ کے ثبوت کا پیش کرنا یعنے کہ ثبوت کس شخص کو اور کس طریق میں دینا چاہیے۔ اور کہ شہادت کے بیجا طور پر منظور یا نامنظور کئے جانیکا نتیجہ کیا کچھ ہے۔

چنانچہ ایکٹ ہذا میں تین حصہ اور گیارہ باب ہیں:۔

حصہ اول میں اس امر کا ذکر ہے کہ کن کن صورتوں میں اور کون کون امور واقعہ متعلقہ ہیں اور موثر شہادت تصور کئے جا سکتے ہیں یعنے کہ کونسی شہادت داخل ہو سکتی ہے۔

حصہ دوم میں اس امر کا ذکر ہے کہ کس کس شہادت کی کیا کیا وقعت ہے

حصہ سوم میں اس امر کا ذکر کیا گیا ہے کہ شہادت کسطرحپر پیش ہونی چاہیئے اور جب پیش ہو چکے تو اوسکا کیا اثر ہوگا۔

پس مختصر طور پر اس ایکٹ کے مضمون کو یوں بیان کر سکتے ہیں کہ حصہ اول متعلق شہادت ہے اور حصہ دوم متعلق وقعت شہادت ہے اور حصہ سوم اثر شہادت سے متعلق ہے۔

المؤلف

غلام رسول

فہرست مضامین ابواب و دفعات شرح قانون شہادت ایکٹ ۱۸۷۲ء

مضمون — دفعات

تمہید

باب ۱

موثر ہونا واقعات کا

فصل (۱)

مراتب ابتدائی

مختصر نام ۔ ۱
نفاذ ایکٹ ۔
تنسیخ قوانین ۔ ۲
تعبیر الفاظ و عبارات ۔ ۳
عدالت ۔
واقعہ ۔
واقعہ متعلقہ ۔
واقعات تنقیحی ۔
دستاویز ۔
شہادت ۔
اثبات واقعہ ۔
استرداد واقعہ ۔
واقعہ غیر مثبتہ ۔
قیاس اختیاری ۔ ۴
قیاس لازمی ۔
ثبوت قطعی ۔

فصل (۲) واقعات متعلق مقدمہ ہونا

مضمون — دفعات

شہادت واقعات تنقیحی و واقعات متعلقہ دیجا سکتی ہے ۵
تعلق واقعات جو جز و ایک ہی معاملہ کا ہوں ۔ ۶
واقعات جو باعث یا وجہ یا نتیجہ واقعات تنقیحی کا ہوں ۔ ۷
وجہ تحریک یا تیاری یا عمل سابقہ یا مابعد ۔ ۸
واقعات جو واسطے اظہار یا ادخال واقعات متعلقہ کے ضروری ہوں ۔ ۹
جو امور شریک سازش نے نسبت اپنے عام ارادہ کے کہے یا کئے ہوں ۔ ۱۰
واقعات جو اور طرح پر واقعہ متعلقہ نہیں ۔ کب واقعات متعلقہ ہیں ۔ ۱۱
نالشات ہرجہ میں واقعات جس سے عدالت تعداد زرہرجہ کی تجویز کر سکے واقعات متعلقہ ہیں ۔ ۱۲
واقعات متعلقہ جب کسی حق یا رسم کی بابت بحث ہو ۱۳
واقعات جن سے وجود حالت ذہنی یا حالت جسم یا جسم کی قوت حسی کا ظاہر ہوتا ہو ۔ ۱۴
واقعات جب بحث یہ ہو کہ فعل اتفاقی تھا یا ارادی یا ایک خاص علم یا نیت سے کیا گیا تھا ۔ ۱۵
وجود سلسلہ کاروبار کب واقعہ متعلقہ ہے ۔ ۱۶

اقبال

تعریف اقبال ۱۷
اقبال بجانب فریق کارروائی یا اوس کے مختار کے ۱۸
اقبال بجانب دعویدار بحیثیت قائم مقامی ۔

مضمون	دفعات
اقبال منجانب فریق جوکسی کارروائی کے امر متنازعہ سے تعلق رکھتا ہو۔ .. .. (۱)	
اقبال اشخاص جن جن سے کہ حق حاصل ہوا۔ (۲)	
اقبال منجانب اشخاص کے جن کا منصب برخلاف فریق مقدمہ ثابت کرنا ضرور ہے۔	۱۹
اقبالات منجانب اشخاص جنپر فریق مقدمہ نے صراحتاً انحصار کیا ہو۔	۲۰
داخل بحث ہونا اقبالات کا برخلاف یا بحق اشخاص متعلقہ	۲۱
اقبالات زبانی در باب مضامین دستاویز کے کب واقعہ متعلقہ ہین۔	۲۲
کب اقبالات مقدمات دیوانی مین واقعات متعلقہ ہین	۲۳
اقبال جوکسی رعب یا دہمکی یا وعدہ کے باعث کیا گیا ہو واقعہ متعلقہ نہین۔	۲۴
اقبال جوکسی اہلکار پولیس کے روبرو کیا جائے بطور ثبوت نہ ہوگا۔	۲۵
اقرار منجانب ملزم بحالت حراست پولیس بطور ثبوت نہ ہوگا۔	۲۶
جسقدر بیان یا اقرار منجانب ملزم متعلق واقعہ ظاہر شدہ ہے وہ ثابت کیا جا سکتا ہے۔	۲۷
اقرار جو بعد جاتے رہنے اثر ترغیب یا دہمکی یا وعدے کے کیا گیا ہو واقعہ متعلقہ ہے۔	۲۸
اقرار جو اور نہج پر واقع متعلقہ ہو اس سبب سے غیر متعلقہ نہو جائیگا کہ وہ بوجہ کسی وعدہ اخفا وغیرہ کے کیا گیا ہو	۲۹
تہہ نسبت اوس اقرار اثبات شدہ کے جو موثر شخص	

مضمون	دفعات
مقبل اور اشخاص دیگر ہو جو بالاشتراک ایک ہی جرم مین تجویز ہون۔	۳۰
اقبال ثبوت قطعی نہین لیکن بطور مانع تقریر مخالف اثر کر سکتا ہے۔	۳۱
بیانات اون اشخاص کے جو گواہی مین طلب نہین ہو سکتے ہین۔	
وہ صورتین جن مین بیان واقعہ متعلقہ منجانب اس شخص کے جو فوت ہو گیا ہے یا پایا نہین جا سکتا واقعہ متعلقہ ہے۔	۳۲
جبکہ وہ وجہ وفات سے متعلق ہو (۱)۔	
جبکہ وہ اثنار کاروبار مین کیا گیا ہے (۲)۔	
یا بیان کنندہ کے حق کے خلاف مین ہو (۳)۔	
یا در خصوص استحقاق یا رسم عام یا معاملہ متعلق نفع عامہ کے اظہار رائے ہو (۴)۔	
یا وجود رشتہ داری سے متعلق ہو (۵)۔	
یا ایسی دستاویز مین کیا گیا ہو جو ایسے معاملہ سے متعلق ہو جس کا دفعہ ۱۳ ضمن (الف) مین ذکر ہے۔	
یا اسے چند شخصون نے کیا ہو اور اس سے ایسی کیفیت دلی ظاہر ہوتی ہو جو معاملہ متنازعہ فیہ کی نسبت واقع موثر ہے۔	
بعض شہادت کا موثر ہونا واسطے ثابت کرنے کسی کاروائی مابعد مین اون واقعات کی صحت کے جو اس مین بیان کیے گئے ہین۔	۳۳
وہ بیانات جو حالات خاص مین کہے جائین	

مضمون	دفعات
بہی جات حساب کے داخلجات کب واقعہ موثر ہین۔	۳۴
سرکاری ریکارڈ کا داخلہ جو خدمت منصبی کی انجام دہی مین کیا جائے واقعہ موثر ہے۔	۳۵
بیانات جو نقشجات ارضی اور نقشہ جات بحری اور نقشجات عمارت مین کیے جائین۔ واقعہ موثر ہین۔	۳۶
موثر ہونا بیان کا درخصوص ایسے واقعہ قسم عام کے جو بعض ایکٹون یا اشتہارون مین مندرج ہو۔	۳۷
موثر ہونا بیانات کا درخصوص کسی قانون کے جو قانون کی کتابون مین مندرج ہے۔	۳۸

بیان کو کہان تک ثابت کرنا چاہیے۔

مضمون	دفعات
کیسی شہادت گذرانی جائے گی جبکہ بیان کسی گفتگو یا دستاویز یا کتاب یا خطوط یا کاغذات سلسلہ وار کا جزو ہو	۳۹

فیصلہ جات عدالت کس وقت واقعات موثر ہین

مضمون	دفعات
فیصلجات سابق نالش یا تجویز ثانی کے ممنوع السماعت کردینے مین موثر ہین۔	۴۰
بعض فیصلجات کا موثر ہونا پروبیٹ وغیرہ کے متعلق اختیار مین۔	۴۱
ایسے فیصلجات یا احکام یا ڈگریون کا اثر اور نتیجہ جو وہ نہ ہون جنکا دفعہ ۴۱ مین ذکر ہے۔	۴۲
فیصلجات وغیرہ ماسوا اُن کے جن کا دفعات ۴۰ سے ۴۲ تک مین ذکر ہے کب موثر ہین۔	۴۳
فریب یا سازش سے فیصلہ کا حاصل ہونا یا عدالت کا عدم اختیار ثابت کیا جاسکتا ہے۔	۴۴

اشخاص ثالث کی رائین کس حالت مین واقعہ موثر ہین۔

مضمون	دفعات
ماہرین کی رائے۔	۴۵
واقعات جو ماہرین کی رائے سے نسبت رکہین۔	۴۶
کسی کے خط کی بابت رائے کب واقعہ موثر ہے۔	۴۷
رائے درخصوص موجودگی کسی حق یا رسم کے کب واقعہ موثر ہے۔	۴۸
رائین درخصوص دستورات وعقاید وغیرہ کے کب واقعہ موثر ہین۔	۴۹
رائے بہ نسبت قرابت داری کے کب واقعہ موثر ہے	۵۰
وجوہات رائے کب موثر ہین۔	۵۱

چال چلن کب واقعہ موثر ہے

مضمون	دفعات
مقدمات دیوانی مین وہ چال چلن جس سے وہ فعل ثابت ہوتا ہو جس کا الزام لگایا جائے غیر موثر ہے۔	۵۲
مقدمات فوجداری مین سابق کا نیک چال چلن واقعہ موثر ہے۔	۵۳
سابق کا بد چال چلن واقعہ موثر نہین ہے۔ الا جو آئین	۵۴
چال چلن جو زر ہرجہ کے دلانے مین موثر ہو۔	۵۵

باب (۲)

ثبوت

فصل (۳) واقعات جنکا ثبوت ضروری نہین ہے

مضمون	دفعات
کوئی ثبوت امر واقعہ کا جو بطور وجہ ثبوت تسلیم کیا جاوے مطلوب نہین۔	۵۶
واقعات جن کو عدالت وجہ ثبوت مین تسلیم کریگی۔	۵۷
واقعات مقبولہ۔	۵۸

مضمون — دفعات

فصل (۴) شہادت زبانی

ثبوت واقعات زبانی شہادت سے ۔۔ ۔ ۔ ۔ ۵۹

شہادت زبانی بلاواسطہ ہونی چاہیے ۔ ۔ ۔ ۔ ۶۰

فصل (۵) شہادت دستاویزی

ثبوت مضامین دستاویزات ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۶۱

اصلی شہادت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۶۲

شہادت نقلی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۶۳

ثبوت دستاویز شہادت اصلی سے ۔ ۔ ۔ ۶۴

وہ حالات جنمیں شہادت منقولی متعلق دستاویز دیجاسکتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۶۵

قواعد در باب اطلاع پیش کرنیکے ۔ ۔ ۔ ۶۶

اس شخص کے دستخط اور کتابت کا ثبوت جسکی نسبت یہ بیان کیا جائے کہ دستاویز پیش کردہ پر اُسنے دستخط کیے ہیں یا دستاویز مذکور اُس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۶۷

ایسی دستاویز کی تکمیل کا ثبوت جس کا گواہوں کے دستخط سے مصدق ہونا قانوناً ضرور ہو ۔ ۶۸

ثبوت جبکہ تصدیق کنندہ گواہ پایا نہ جائے ۔ ۔ ۶۹

دستاویز مصدقہ کے ایک فریق کا اقبال بہ نسبت اس کی تکمیل کے ۔ ۔ ۔ ۔ ۷۰

ثبوت جبکہ گواہ تصدیق کنندہ تکمیل دستاویز کا منکر ہو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۷۱

ایسی دستاویز کا ثبوت جس کا مصدق ہونا قانوناً ضرور نہ ہو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۷۲

دستخط یا تحریر یا مہر کا ایسے دوسرے دستخط یا تحریر یا مہر سے مقابلہ جو تسلیم کردہ یا ثابت شدہ ہو ۷۳

سرکاری دستاویزات

سرکاری دستاویزات ۔ ۔ ۔ ۔ ۷۴

خانگی دستاویزات ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۷۵

سرکاری دستاویزات کی نقول مصدقہ ۔ ۔ ۔ ۷۶

دستاویزات کا ثبوت نقول مصدقہ پیش کرکے ۔ ۷۷

دوسری دستاویزات سرکاری کا ثبوت ۔ ۔ ۷۸

قیاس درخصوص دستاویزات کے

نقول مصدقہ کے اصلی ہونیکی نسبت قیاس ۔ ۔ ۷۹

ایسی دستاویزات کی نسبت قیاس جو بصورت ریکارڈ شہادت کے پیش کی جائیں ۔ ۔ ۔ ۸۰

قیاس بہ نسبت گزٹون اور اخبارات اور خانگی ایکٹہائے پارلیمنٹ اور دوسری دستاویزات کے ۔ ۔ ۔ ۸۱

قیاس درخصوص ایسی دستاویز کے جو انگلینڈ میں بدون ثبوت مُہر یا دستخط کے مقبول ہوسکتی ہے ۔ ۸۲

ایسے نقشہجات ارضی یا عماراتی کی نسبت قیاس جو بحکم گورنمنٹ تیار ہوئے ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۸۳

قیاس درخصوص مجموعہ قوانین اور فیصلجات کی رپورٹوں کے ۔ ۔ ۔ ۔ ۸۴

قیاس درخصوص مختارنامجات کے ۔ ۔ ۔ ۸۵

ملک غیر کی عدالتوں کے ریکارڈوں کی نقول مصدقہ کی نسبت قیاس ۔ ۔ ۔ ۔ ۸۶

قیاس درخصوص کتابوں اور نقشہجات بری و بحری کے ۸۷

مضمون — دفعات
قیاس درخصوص پیام ہائے تار برقی کے۔ ۸۸
ایسی دستاویزات کی تکمیل باضابطہ وغیرہ کی بابت قیاس جو پیش نہ کیگئی ہون۔ ۸۹
تیس برس کی پرانی دستاویزات کی بابت قیاس۔ ۹۰

فصل (۶) شہادت تحریری کے ذریعہ سے شہادت تقریری کے خارج ہونیکے بیان مین

شہادت بہ نسبت اُن شرائط معاہدات و عطیات و دیگر انتقالات جائیداد کے جو بصورت دستاویز قید تحریر مین آئین۔ ۹۱
اقرار زبانی کی شہادت کا خارج ہونا۔ ۹۲
شہادت واسطے توضیح یا دفعیہ سقم دستاویز مبہم کے نہین لی جاوے گی۔ ۹۳
عدم ادخال شہادت برخلاف دستاویز نسبت واقعات موجودہ۔ ۹۴
شہادت بہ نسبت دستاویز بے معنی بہ لحاظ واقعات موجودہ ۹۵
شہادت درباب اطلاق عبارت کے جو منجملہ کئی اشخاص کے فقط ایک شخص سے متعلق ہوسکتی ہو۔ ۹۶
شہادت درباب اطلاق عبارت کے ایک قسم کے واقعات سے منجملہ دو قسم کے واقعات کے جنمین سے کسی سے کل صحت کیساتھ متعلق نہین۔ ۹۷
شہادت درباب معنی الفاظ وغیرہ کے جو پڑہے نجاتے ہون۔ ۹۸
شہادت ایسے اقرار کی جو مغایر شرائط دستاویز ہو کون دیسکتا ہے۔ ۹۹
مضمون — دفعات
محفوظیت احکام ایکٹ وراثت ہند درباب وصیت نامجات۔ ۱۰۰

تیسرا حصہ۔

شہادت کا پیش کرنا

فصل (۷) بار ثبوت

بار ثبوت۔ ۱۰۱
بار ثبوت کس پر ہونا چاہئے۔ ۱۰۲
بار ثبوت بہ نسبت واقعہ خاص کے۔ ۱۰۳
ایسے واقعہ کا بار ثبوت جس کا ثابت کرنا مقبولی شہادت کے لئے ضرور ہے۔ ۱۰۴
بار ثبوت اس بات کا کہ مقدمہ ملزم کا مستثنیات مین داخل ہے۔ ۱۰۵
ایسے واقعہ کا بار ثبوت جس سے بالتخصیص واقفیت ہو ۱۰۶
ایسے شخص کی موت کا بار ثبوت جس کا زندہ رہنا تیس برس کے اندر معلوم رہا ہو۔ ۱۰۷
اس بات کا بار ثبوت کہ وہ شخص زندہ ہے جسکی سات برس سے کچھ خبر نہین ملتی۔ ۱۰۸
شرکا اور زمیندار اور رعیت اور موکل اور کارندہ کی صورت مین نسبت کا بار ثبوت۔ ۱۰۹
مالکیت کی نسبت بار ثبوت۔ ۱۱۰
نیک نیتی کا بار ثبوت ایسے معاملات مین جہان ایک فریق دوسرے کا معتمد علیہ ہو۔ ۱۱۱
ولادت دراثنائے بقائے نکاح ثبوت قطعی حلال زادگی کی ہے۔ ۱۱۲

مضمون	دفعات
تفویض قلمرو کا ثبوت۔	۱۱۳
بعض واقعات کا وجود عدالت قیاس کرسکتی ہے۔	۱۱۴
فصل (۸) موانع تقریر مخالف	
موانع تقریر مخالف۔	۱۱۵
اجارہ دار کا اسٹوپل اور اُس شخص کا اسٹوپل جو باجازت شخص قابض کے دخیل ہو۔	۱۱۶
بل آف اکسچینج کے سکارنے والے یا امانت دار یا لائسنسدار کا اسٹوپل۔	۱۱۷
فصل (۹) گواہ	
کون گواہی دیسکتا ہے۔	۱۱۸
گونگے گواہ۔	۱۱۹
مقدمہ دیوانی کے فریق اور ان کی بیویان یا شوہر اُس شخص کا شوہر یا زوجہ جو کسی مقدمہ فوجداری مین مدعا علیہ	۱۲۰
جج اور مجسٹریٹ۔	۱۲۱
اثنائے ازدواج کی بابت چیت۔	۱۲۲
شہادت بہ نسبت معاملات سرکاری کے۔	۱۲۳
تبلیغات رسمیہ۔	۱۲۴
خبر بہ نسبت ارتکاب جرایم کے۔	۱۲۵
تبلیغات شخص بہ اہل۔	۱۲۶
دفعہ ۱۲۶ ترجمان وغیرہ سے متعلق ہوگی۔	۱۲۷
اپنی خوشی سے شہادت دینے سے حق مین فتور نہیں آتا۔	۱۲۸
مستشاران قانونی کے ساتھ رازداری کی باتیں	۱۲۹
ایسے گواہ کا دستاویزات حقیت پیش کرنا جو فریق مقدمہ نہ ہو	۱۳۰
ایسی دستاویزات کا پیش کرنا جنکے پیش کرنیسے کوئی دوسرا شخص درصورت اُنپر قابض ہونیکے انکار کرتا۔	۱۳۱
کوئی گواہ کسی سوال کے جواب دینے سے معاف نہ ہوگا اسوجہ سے کہ اس جواب سے وہ مجرم ٹھہرے گا۔	۱۳۲
شریک جرم۔	۱۳۳
گواہوں کی تعداد۔	۱۳۴
فصل (۱۰) اظہار گواہان	
گواہوں کے احضار و اظہار کی ترتیب۔	۱۳۵
شہادت کا قبول کرنا یا نہ کرنا جج کی تجویز پر منحصر ہے	۱۳۶
سوال اصلی۔	۱۳۷
سوال جرح۔	
سوال مکرر۔	
سوالات کی ترتیب ہدایت بہ نسبت سوال مکرر۔	۱۳۸
جرح کے سوالات اُس شخص سے جو دستاویز کے پیش کرنے کے لیے طلب کیا جائے۔	۱۳۹
چال چلن کے گواہ۔	۱۴۰
اشارہ آمیز سوالات۔	۱۴۱
کب سوالات مذکور پوچھے نہین جاوین گے۔	۱۴۲
کب سوالات مذکور پوچھے جاسکتے ہین۔	۱۴۳
شہادت بہ نسبت مضامین نوشتہ کے۔	۱۴۴
سوالات جرح بہ نسبت بیانات تحریری سابق کے	۱۴۵
سوالات جو بوقت جرح پوچھے جاسکتے ہین۔	۱۴۶
کس وقت گواہ پر جواب کے لیے جبر کیا جاسکتا ہے۔	۱۴۷
عدالت کی تجویز پر منحصر ہے کہ کس وقت سوالات پوچھے	

مضمون	دفعات
جائینگے اور کسوقت گواہ پر جواب کیلئے جبر کیا جائیگا۔	۱۴۸
بدون وجہ معقول کے سوالات پوچھے نہ جائین۔	۱۴۹
عدالت کیا کریگی جبصورت مین کوئی سوال بدون وجوہات معقول کے پوچھا جائے۔	۱۵۰
فحش اور ہتک آمیز سوالات	۱۵۱
سوالات جنسے توہین یا رنج دینا مقصود ہے۔	۱۵۲
ایسی شہادت کا خارج کرنا جو ایسے سوالات کے جوابون کی تردید مین ہو جسکے ذریعہ سے راست گفتاری کا جانچنا مقصود ہو۔	۱۵۳
فریق مقدمہ کا اپنے گواہ سے سوالات پوچھنا۔	۱۵۴
گواہ کے اعتبار پر اعتراض۔	۱۵۵
سوالات مشعر تصدیق شہادت متعلق واقعہ مؤثر جائز ہیں	۱۵۶
ایک ہی واقعہ کی نسبت گواہ کے بیانات سابق گواہی مابعد کی تصدیق کیلئے ثابت کئے جا سکتے ہین۔	۱۵۷
ثابت شدہ بیان کے علاقہ مین جو حسب دفعہ ۳۲ یا ۳۳ واقعہ مؤثر ہو کن باتون کا ثبوت پہنچایا جاسکتا ہے۔	۱۵۸
یاد کو تازہ کرلینا۔	۱۵۹
کس وقت گواہ یاد کو تازہ کرنے کے لئے نقل دستاویز استعمال کرسکتا ہے۔	
ان واقعات کی شہادت جو دستاویز متذکرہ دفعہ ۱۵۹ مین مندرج ہین۔	۱۶۰
فریق مخالف کا حق بہ نسبت اوس تحریر کے جو یاد کے تازہ کرنے مین مستعمل ہو۔	۱۶۱
دستاویزات کا پیش کرنا۔	۱۶۲
دستاویز کا ترجمہ۔	
ایسی دستاویز کو بطور وجہ ثبوت شہادت کے گذراننا جو بذریعہ اطلاع کے منگائی اور پیش کی گئی ہو۔	۱۶۳
اوس دستاویز کو بطور وجہ ثبوت کے کام مین لانا جسکے بعد اطلاع پیش کرنیسے انکار کیا جائے۔	۱۶۴
سوالات کے پوچھنے یا دستاویز کے پیش کرنیکی نسبت حکم صادر کرنیکے باب مین حاکم عدالت کا اختیار۔	۱۶۵
سوالات کے پوچھنے کے باب مین جوری یا اسیسرونکا اختیار	۱۶۶
فصل ۱۱ شہادت بیجا منظور اور نا منظور کرنا	
شہادت کی بیجا منظوری یا نامنظوری کے سبب کوئی تجویز از سر نو عمل مین نہ آئے گی۔	۱۶۷

ضمیمہ

تمام شد

تنسیخ و ترمیمات کا بیان

جزاً منسوخ ہوا۔	ایکٹ پارلیمنٹ مصدرہ سنہ ۴۴ و ۴۵ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریا باب ۵۸۔ دفعہ ۱۲۷۔
ترمیم کیا گیا۔	ایکٹ ۱۸ مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ء ایکٹ ۳ مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ء ایکٹ ۳ مصدرہ سنہ ۱۸۹۱ء ایکٹ ۵ مصدرہ سنہ ۱۸۹۹ء شمالی برہما ین ایکٹ، ۲ مصدرہ سنہ ۱۸۸۶ء دفعہ ۷ (د)

۷۸۶

شرح قانون شہادت ہند

یعنی

ایکٹ نمبر (۱) بابتہ ۱۸۷۲ء

جاری کیا ہوا جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل کا

(پندرہویں مارچ ۱۸۷۲ء کو جناب محتشم الیہ نے اس ایکٹ کو منظور فرمایا)

{حال تک کی ترمیمات تشریحات و نظائر کے ساتھ}

تمہید ہرگاہ قرین مصلحت ہے کہ قانون شہادت کا اجتماع اور اوسکی تعریف اور ترمیم عمل میں آئے لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے۔

خود تمہید سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایکٹ ہذا ایک غیر مکمل قانون نہیں ہے بلکہ ایک جامع قانون ہے جس کے رو سے جملہ قواعد متعلق شہادت ماسوائے اون کے جنکو بروئے آخری جزو دفعہ ۲ کے محفوظیت دیگئی ہے منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔ (۱)

تعبیر تمہید کے ایسے معنے نہیں لئے جا سکتے جس سے کہ خود اسٹیٹوٹ کے احکام فوت ہوتے ہوں (۲)

---

(۱) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۵ (۲) لاء رپورٹ چانسری جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۱ و ۵۲۰۔

بلکہ احکام ایکٹ کی ایسی تعبیر کیجا سکتی ہے جو تمہید سے متجاوز ہو اور اگر ایکٹ کے الفاظ اس غرض کے لئے قوی تر کافی ہو تو فقرہ حکمی کی عمومیت کے روکنے کے لئے یا اوسکی توضیح کرنے کے لئے بشرطیکہ مشتبہ ہو اون کا حوالہ دیا جا سکتا ہے۔ جہانتک کسی اسٹیٹوٹ کی حکمی دفعات واضح ہوں تو الفاظ تمہید سے اون کے عمل میں استمداد نہیں کیا جا سکتا اور نہ اون کے ذریعہ دفعات میں قطع و برید کیجا سکتی ہے (۱) اور نہ اونکی توسیع کیجا سکتی ہے (۲) تمہید سے استمداد نہیں کیا جا سکتا الا اوس صورت میں کہ حکمی جزو ذو معنے ہو۔ عام احکام خاص احکام کو منسوخ نہیں کرسکتے اور نہ اوپر غالب آسکتے ہیں (۳) دفعات کی تعبیر کرنے میں جو تمہید کے بعد واقع ہوتے ہیں اور اگر اونمیں کوئی ابہام ہو تو تمہید سے استمداد کیا جا سکتا ہے لیکن تمہید صریح الفاظ ایکٹ پر حاوی نہیں ہوسکتی جبکہ وہ صاف۔ اور صریح اور تمہید کے مخالف ہوں ایکٹ ہائے پارلیمنٹ کی تعبیر کرنے میں ہمکو صرف عبارت تمہید کو ہی نہ دیکھنا چاہئے بلکہ کل ایکٹ کی عبارت کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ بالفاظ دیگر۔ ایک ایکٹ کی ایسی تعبیر کرنی چاہئے جو اغراض متخیلہ واضعان قانون کو پوری کرتی ہو (۴)

عنوان دفعات

عنوان ہائے جو دفعات کے شروع میں دیئے گئے ہیں دفعات مذکور کی تمہیدیں متصور کئے گئے ہیں (۵) اور اونکو بطور نوٹ حاشیہ کے متصور نہ کیا جانا چاہئے یا کہ وہ محض ایکٹ میں احکام کو سلسلہ وار کرنیکے لئے داخل کئے گئے ہیں۔ وہ بذاتہ ایکٹ کا ایک ضروری حصہ بناتے ہیں اور اونکو صرف بطور توضیح کنندہ دفعات کے جن کے کہ پہلے وہ واقع ہیں احکام ایکٹ کی تشریح کے لئے بطور تمہید اسٹیٹوٹ کے ملحوظ نہیں رکھا جا سکتا بلکہ وہ دفعات مذکور کی تعبیر کرنے میں بہتر طریق بہم پہونچانیوالے سمجھا جانا چاہئے بہ نسبت اوس کے جو محض تمہید سے بہم پہونچ سکتا ہے (۶)

فقرات تعریفی

فقرہ تعریفی کا اثر یہ ہے کہ جو معنے لفظ مذکور کے اوسمیں دیئے گئے ہیں کل ایکٹ میں اوس کے وہی معنے لئے جانے چاہئیں تا وقتیکہ اوس کے خلاف حکم نہ کیا گیا ہو اور جہاں کہیں ایکٹ مذکور میں لفظ مذکور واقع ہو اوسکے وہی معنے سمجھے جانے چاہئیں لیکن اسکی تاثیر کسی طرح سے یہ نہیں ہوسکتی کہ لفظ معروف سے وہ جملہ لوازمات وابستہ ہیں جو اوس کے کسی اور ایکٹ میں استعمال ہونیکی صورت میں اوس سے وابستہ ہوتے (۷) چنانچہ جس صورت میں کہ ایک تعریف میں خاص اشخاص یا اشیاء شامل ہوں تو اس سے فی نفسہ دیگر اشخاص اور اشیاء خارج نہیں ہوجاتے جو اسطرح سے اسمیں شامل نہ کئے گئے ہوں کیونکہ جب تعریف سے یہ مقصود ہو کہ وہ قطعی ہو تو یہ الفاظ کی صورت سے معلوم ہوگا جیسا کہ لفظ "واقعہ" کی تعریف میں اوس کے معنے اور مفہوم میں داخل ہے (۸) جہانتک ایک خاص

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۰۰ و ۳۰۳۔ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۵ و ۱۵۴ (۳) چانسری ڈویژن جلد ۴ صفحہ ۳۹۶ (۴) ہائیڈ رپورٹ جلد اول صفحہ ۹ و ۱۱ و ۱۲۔ (۵) کتاب میکسول دربارہ تعبیر قوانین صفحہ ۶۵۔ (۶) مقدمات ہوس آف لارڈس جلد ۹ صفحہ ۱۸۱۔ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۳۳۰ و ۳۳۴ و ۳۴۳ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۹۴ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۲۹

عبارت نے مدت دراز سے ایک خاص اصطلاحی معنے حاصل کر لئے ہوں تو بعدم موجودگی فقرہ تعریفی متعلق عبارت مذکور کے وہی معنے عبارت مذکورہ ایکٹ میں جا سکتے ہیں۔ (۱)

تمثیلات تمثیلات کی نسبت یہ ہرگز اجازت نہ دیجانی چاہئے کہ وہ خود دفعہ کے صاف معنوں پر حاوی ہیں۔ اور نہ فی الحقیقت ایسا کرنا چاہئے جہانکہ اثر یہ ہو کہ ایک حق کو جو عام معنوں میں دفعہ سے حاصل ہو منقطع کیا جاوے۔ تمثیلات گو کہ دفعات کے ساتھ ملحق ہوتی ہیں بہ سخت تعبیر قانون وہ ایکٹوں کا کوئی جزو نہیں بناتیں۔ اور نہ عدالتوں پر قطعی طور پر قابل پابندی ہیں۔ اون سے محض واضعان ایکٹ کا منشا ظاہر ہوتا ہے اور بشرطیکہ وہ درست ہوں اسی غرض کے لئے کام آسکتی ہیں۔ (۲) بہ نسبت الفاظ دفعات ایکٹ کے تمثیلات پر غور کرنا غلطی ہے۔ تمثیلات سے صرف عبارت ایکٹ کی تعبیر میں امداد کرنا مقصود ہے (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۴۴ و ۱۵۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۷۱ و ۱۸۵ و ۱۸۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۵۰۳۔

نوٹ حاشیہ انگلستان میں قرار دیا گیا ہے کہ نوٹ حاشیہ کوئی جزو دفعات کا نہیں ہیں جس سے کہ سوالات تعبیر پر روشنی پڑتی ہو اور وہ محض خلاصہ اون فقرات کے ہیں جنکا یاد رکھنا مقصود ہے اور کہ اون کا حوالہ زیادہ تر آسان اور سہولیت بخش ہو جائے (۴) لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ایسے نوٹ ہائے کو بغرض تعبیر ایکٹ ہائے ہندوستان کے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ایسے ایکٹوں کی سرکاری اشاعت میں نوٹ حاشیہ دیئے جاتے ہیں (۵) اور ایک مابعد کے مقدمہ میں بھی ہیٹرم صاحب چیف جسٹس نے نوٹ حاشیہ کے متعلق جنکا کہ مقدمہ میں حوالہ دیا گیا تھا یہ فرمایا کہ گو نوٹ مذکور کوئی جزو ایکٹ نہیں ہو سکتے تاہم اون سے اغراض دفعات ظاہر ہوتی ہیں (۶) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۵ و ۵۹

تعبیر ایکٹ ہذا قواعد شہادت پر غور کرنے میں یہ ضروری ہے کہ معاملہ کی وجوہات پر غور کیا جاوے (۷) ایک لفظ کے ایک جزو دفعہ میں خواہ کچھ ہی معنے ہوں دوسرے جزو میں مطابق اصولات تعبیر کے اوس کے وہی معنے ہونے چاہئیں (۸) کسی لفظ کے معنے بحوالہ اون الفاظ کے معلوم کئے جانے چاہئیں جو اوس کے اردگرد ہیں اور اوس کے معنی اوس استعمال سے جو ایکٹ کے مابعد کے حصوں میں ایک خاص معنوں میں کیا گیا ہے (۹) ایسی تعبیر جو فضول ہو جائی

---

(۱) فورس انڈین اپیلس جلد ۷ صفحہ ۲۳۴ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۱۰۸، ۱۷۱ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۸۴ و ۴۹۵ و ۴۹۶ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۴۳ و ۳۶۳ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۳۶۷ (۴) ولبر فورس صفحہ ۲۹۳ و ۲۹۴۔ کتاب میکسول درباره تعبیر قوانین صفحہ ۵۴ و لا رپورٹ چانسری جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۱ و چانسری ڈویزن جلد ۲ صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۵۔ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۰۹ رائے گیٹ صاحب جسٹس (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۷۵۸ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۷۱ و ۱۸۲ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۳۱۹ و ۳۲۰ (۸) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۳۵ و ۲۳۸ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۷۱ و ۱۸۲۔

نہ کیجانی چاہیے (۱) زمانہ حال کا عام قاعدہ یہ ہے کہ قوانین کی تعبیر مطابق اون کے صاف معنوں کے کیجانی چاہیے اور اون میں نہ کوئی بات ایزاد اور نہ کم کیجانی چاہیے (۲) جبکہ الفاظ ایک ایکٹ کے صاف اور واضح ہوں تو عدالت کا فرض ہے کہ اونکو وہی تاثیر دے جیسے کہ وہ موجود ہیں (۳) عدالت ایکٹ کی معقول اور مناسب تعبیر کریگی اور سخت عبارت دفعہ ایسی تعبیر کرنے کی مانع نہ ہوگی۔ لفظ "جائز ہے" بعض جگہ ایکٹ میں بغرض موثر کرنے منشاء واضعان قانون کے اسطرح تعبیر کیا گیا ہے گویا کہ وہ "لازم ہے یا ضرور ہے" کے مساوی ہے لیکن بعدم موجودگی ثبوت ایسی منشاء کے اوسکی اوس کے اپنے طبعی معنوں میں تعبیر کیگئی ہے اور اس لئے اجازتی نہ کہ وجوبی معنوں میں (۴) سیاق مضمون تعبیر میں امداد دیتا ہے (۵) نیز ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۵۳۔ واضعان قانون کا منشاء الفاظ اسٹیٹوٹ سے معلوم کیا جانا چاہیے نہ کہ عام نتائج سے جو نوعیت اغراض سے جنکی بابت ایکٹ میں کارروائی کیگئی ہے اخذ کئے جانے ہوں (۶) یہ ایک ابتدائی قاعدہ تعبیر ہے کہ ایک شے جو اسٹیٹوٹ کے حرف کے اندر ہو اسٹیٹوٹ کے اندر نہیں ہوتی الا اوس صورت میں کہ وہ واضعان قانون کے معنون کے اندر ہو (۷) منسوخی بذریعہ مفہوم نہیں تسلیم کیجانی چاہیے بجز اوس صورت کے کہ تخالف بالکل واضح ہو (۸) جبکہ بر طبق ایک مابعد کے اسٹیٹوٹ کے سوال متعلق تعبیر اوسی شاخ قانون کے پیدا ہو تو یہ بالکل جائز ہے کہ سابق ایکٹ کو استعمال کیا جاوے گو کہ وہ منسوخ ہو چکا ہو (۹)

باب (۱)

موثر ہونا واقعات کا

فصل (۱)

مراتب ابتدائی

---

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۷۱ و ۱۸۲ و جلد ۸ صفحہ ۶۳۷ و ۶۴۰ و ۶۴۲ و جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۹ و ۴۰۰ (۲) میکسول درباره تعبیر قوانین صفحہ ۲ (۳) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۲۷ (۴) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۷۴ و قانون شہادت سید امیر علی صاحب۔ (۵) مدراس انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ ۱۷۹ و ۱۸۷ (۶) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۹۶ و مقدمات ہوس آف لارڈس جلد اول صفحہ اول و ۴۔ (۷) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۷۷ و ۵۸۵ (۸) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۴۱۲ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۲۳۲۔ (۹) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۱

مختصر نام

دفعہ ۱۔ جائز ہے کہ اس ایکٹ کو قانون شہادت مجریہ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ء کے نام سے موسوم کریں۔

وسعت نفاذ

یہ قانون تمام برٹش انڈیا[1] میں نافذ اور تمام کارروائی ہائے تجویزی سے جو کسی عدالت میں یا اوس کے روبرو ہوں معہ کورٹ مارشل[2] کے متعلق ہے لیکن اُن اقرارات حلفی سے علاقہ نہیں رکھتا جو کسی عدالت یا عہدہ دار کے روبرو پیش ہوں اور نہ اُن کارروائیوں سے جو کسی ثالث کے روبرو ہوں۔

برٹش انڈیا

الفاظ "برٹش انڈیا" سے جناب ملک معظم کی قلمروؤں کے اندر کے کل ایسے ممالک اور مقامات مراد ہونگے جن پر بوقت موجودہ جناب ملک معظم بذریعہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند یا بذریعہ کسی گورنر یا اور عہدہ دار ماتحت جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند کے فرمانروا ہوں۔ (۱)

---

[1] ایکٹ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ء کا نافذ ہونا عموماً برہما میں (بجز ریاست ہائے شان کے) بذریعہ ایکٹ نمبر ۲۰ مصدرہ سنہ ۱۸۸۶ء کی دفعہ ۶ کے اور اضلاع کوہی ارکان میں بذریعہ قانون نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۸۷۴ء کی دفعہ ۳ کے۔ اور برٹش بلوچستان میں بذریعہ قانون نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۸۹۰ء کی دفعہ ۳ کے۔ اور ایجنسی بلوچستان کی قلمروؤں میں۔ ایجنسی بلوچستان کے قانون مصدرہ سنہ ۱۸۹۰ء کی دفعہ ۴ کے ذریعہ سے۔ اور پرگنجات سونتال میں بذریعہ قانون نمبر ۳ مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ء کے جیسی بذریعہ قانون نمبر ۳ مصدرہ سنہ ۱۸۸۶ء کی دفعہ ۶ کے اوسمیں ترمیم ہوئی ہے۔ اور نیز بذریعہ اشتہار از روئے ایکٹ اضلاع مندرجہ فہرست مصدرہ سنہ ۱۸۷۴ء کے نیچے کے لکھے ہوئے اضلاع مندرجہ فہرست میں یعنی اضلاع ہزاری باغ و لوہارڈگا و مان بھوم اور پرگنہ ڈھالبھوم اور کلہان واقع ضلع سنگبھوم میں (گزٹ آف انڈیا مطبوعہ سنہ ۱۸۸۱ء حصہ ۱ صفحہ ۵۰۴) اور ممالک مغربی و شمالی کے ضلع ترائی میں (ایضاً مطبوعہ سنہ ۱۸۷۶ء حصہ ۱ صفحہ ۵۰۵ دیکھو) نافذ قرار دیا گیا ہے۔ ایکٹ ہذا علاقہ ریاست حیدرآباد دکن و چھاؤنی سکندرآباد و ریاست منی پور و ملک بلوچستان و کشمیر و جموں و بنجم و کولہاپور و بھوج و بڑودہ و میواڑ و نیز زنجبار وغیرہ علاقہ جات میں بھی نافذ ہے (ملاحظہ ہو فہرست مرتبہ میکفرسن صاحب ممبر کونسل واضع آئین و قوانین)۔

[2] مگر ایکٹ متعلق فوج (مصدرہ سنہ ۴۴ و ۴۵ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریا باب ۵۸) کی دفعہ ۱۲۷۔ دیکھو جو حسب ذیل ہے جو یوروپین کورٹ مارشل کے متعلق ہے۔

"کوئی عدالت کورٹ مارشل تحت ایکٹ ہذا درخصوص اجرا اوس کے کارروائیوں یا درخصوص مقبولی یا عدم مقبولی شہادت کے یا درخصوص کسی اور مادہ یا امر کے جو کچھ کیوں نہ ہو ایکٹ شہادت ہند مجریہ سنہ ۱۸۷۲ء کے احکام یا کسی ایکٹ یا قانون یا حکم مصدرہ کسی ارباب قانون ساز کے۔ گو وہ کوئی کیوں نہ ہو۔ بجز مجلس پارلیمنٹ سلطنت متحدہ کے تابع نہ ہوگی"۔

ایکٹ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ء (باپابندی اون اصلاحوں کے جنکی جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل ہدایت کریں) ایسی تمام کارروائیوں سے متعلق ہوگا جو ہند کی عدالتہائے بحری کے حضور عمل میں آئیں (ایکٹ نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۹۱ء کی دفعہ ۱۶)۔

(۱) دفعہ ۳ ضمن (۷)۔ ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۹۷ء عبارات عامہ۔

ہندوستان کی بعض دیسی ریاستوں اور دیگر مقامات میں بھی ایکٹ ہذا متعلق کیا گیا ہے جنکی فہرست ذیل میں دیجاتی ہے:

(الف) مقامات جہانکہ ایکٹ ہذا خاصکر متعلق کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	نام مقام	اشتہار یا دیگر سند جس کے ذریعے سے ایکٹ ہذا متعلق کیا گیا	نام کتاب یا گزٹ یا فہرست جسمیں اشتہار یا سند مذکور طبع کیا گیا ہے
	شمالی ہند		
۱	بنگلور	نمبر ۲۲۵۲-آئی۔ مورخہ ۷ر اگست سنہ ۱۸۸۳ء	برٹش اناکٹمنٹ۔ ریاستہائے دیسی جنوبی ہند طبع (مدراس ومیسور) سنہ ۱۸۹۹ء صفحہ ۱۰۸
۲	اضلاع متعلقہ حیدرآباد	نمبر ۱۸۱۱-۱-بی۔ مورخہ یکم جولائی سنہ ۱۸۹۸ء	برٹش اناکٹمنٹ ریاستہائے دیسی جنوبی ہند طبع (حیدرآباد) سنہ ۱۸۹۹ء صفحہ ۳۹
۳	چھاونی سکندرآباد	ایضاً	ایضاً
۴	کنٹونمنٹ اسٹیشن ہائے حیدرآباد دکن:- (۱) اورنگ آباد (۲) بلارم (۳) ہنگولی (۴) جالنہ (۵) مومن آباد (۶) رائے چور	ایضاً	ایضاً
۵	حیدرآباد ریزیڈنسی بازار	ایضاً	ایضاً
۶	اراضیات مقبوضہ نظام گرنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے کمپنی۔ گریٹ انڈین پنینسولا ریلوے وہوندومنمد ریلوے۔ مدراس ریلوے اور حیدرآباد گوداوری ویلی ریلوے واقعہ ریاست حیدرآباد۔	ایضاً	ایضاً
۷	منی پور (واسطے اغراض ان مقدمات کے جنمیں رعایا برطانیہ مدعا علیہ ہو)	نمبر ۱۲۱۳-ای۔ مورخہ ۳ر مارچ سنہ ۱۸۹۱ء	برٹش اناکٹمنٹ ریاستہائے دیسی شمالی ہند طبع سنہ ۱۹ء
۸	جموں وکشمیر (واسطے اغراض ان مقدمات کے جنمیں جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند کو اختیار سماعت حاصل ہے)	نمبر ۳-۹۲۳-ای مورخہ ۸ر مئی سنہ ۱۸۹۱ء	ایضاً
۹	قلمرو ایجنسی بلوچستان	قوانین ایجنسی بلوچستان سنہ ۱۸۹۰ء	ایضاً

نمبر شمار	نام مقام	اشتہار یا دیگر سند جسکے رو سے ایکٹ ہذا مشتہر کیا گیا۔	نام کتاب یا گزٹ یا فہرست جسمیں اشتہار یا سند مذکور طبع کیا گیا ہے
	سنٹرل انڈیا و راجپوتانہ		
۱۰	اراضیات مقبوضہ انڈین مڈلینڈ ریلوے ریاست دھولپور واقعہ راجپوتانہ ایجنسی اور اراضیات ریاستہائے واقعہ سنٹرل انڈیا ایجنسی بشمول بھوپال اوجین و گونا بینا ریلوے ہائے	نمبر ۱۸۴۳- آئی- بی- مورخہ ۵ جون ۱۸۹۶ء	برٹش اناگمنٹ ریاستہائے دیسی راجپوتانہ و سنٹرل انڈیا طبع ۱۸۹۹ء صفحہ ۱۰۹ و ۳۰۶-
۱۱	اراضیات مقبوضہ راجپوتانہ مالوہ ریلوے ریاستہائے دیسی واقعہ راجپوتانہ ایجنسی (بشمول کانپور تا چینیر سیکشن و گودرا تا رتلام ورتلام اوجین ریلوے) و اراضیات دیسی ریاست ہائے واقعہ سنٹرل انڈیا ایجنسی (ماسوائے اوس حصہ ریلوے جو دریائے نربدا کے جنوب میں ہے)	نمبر ۲۳۳- آئی مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۹۶ء	برٹش اناگمنٹ ایضاً صفحہ ۱۲۶ و ۳۲۴-
۱۲	چھاونی مہو (ریاست اندور)	نمبر ۵۰۲۲- آئی- مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۸۹۱ء	برٹش اناگمنٹ ریاستہائے دیسی سنٹرل انڈیا طبع ۱۸۹۹ء صفحہ ۹۷
۱۳	چھاونی نیمچ (ریاست گوالیار)	ایضاً	ایضاً
۱۴	چھاونی نوگانوں و سول لائن (ریاست چھتر پور- بندیلکھنڈ)	ایضاً	ایضاً
	غربی ہند		
۱۵	چھاونی دیساہ (ریاست پالن پور بمبئی) (بجز فقرہ سوم دفعہ اول کے)	نمبر ۴۰۳- آئی مورخہ ۴ فروری ۱۸۸۵ء	فہرست ریاستہائے دیسی غربی ہند طبع ۱۸۹۵ء صفحہ ۱۹۲ و ۱۹۶
۱۶	سول اسٹیشن کولہاپور (ریاست کولہاپور بمبئی)	نمبر ۴۸۰۳- آئی مورخہ ۹ نومبر ۱۸۸۶ء	فہرست ریاستہائے دیسی غربی ہند طبع ۱۸۹۵ء صفحہ ۱۸۶
۱۷	چھاونی بھوج (ریاست کچھ بمبئی)	نمبر ۲۸۴۰- آئی- مورخہ ۹ جولائی ۱۸۹۱ء	فہرست ریاستہائے دیسی غربی ہند طبع ۱۸۹۵ء صفحہ ۲۳۴-

نمبر شمار	نام مقام	اشتہار یا دیگر سند جسکے روسے ایکٹ ہذا متعلق کیا گیا۔	نام کتاب یا گزٹ یا فہرست جسمیں اشتہار یا سند مذکور طبع کیا گیا ہے۔
۱۸	چھاونی بڑودا (ریاست بڑودا)	نمبر ۱۱۶۳-آئی-بی- مورخہ ۲۳ مارچ سنہ ۱۸۸۸ء	فہرست ریاستہائے دیسی غربی ہند طبع سنہ ۱۸۹۵ء صفحہ ۴۵ [illegible]
۱۹	اراضیات مقبوضہ ریلوے ہائے بریاست ہائے واقعہ پریزیڈنسی بمبئی :- (۱) بھوناگر گوندل جوناگڑھ پوربندر ریلوے (الف) جتلسر ویراول سکشن (ب) دہیراج پور بندر سکشن (ج) جتلسر راجکوٹ سکشن (۲) بمبئی بڑودا اینڈ سنٹرل انڈیا ریلوے (۳) دہرنگدرا ریلوے (۴) جمناگر ریلوے (۵) مروی اسٹیٹ ریلوے (۶) راجپوتانہ مالوہ (غربی یا راجپوتانہ) ریلوے (۷) کھولہاپور اسٹیٹ ریلوے۔	نمبر ۱۰۸۳-آئی-بی- مورخہ ۲ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء	گزٹ آف انڈیا بابت سنہ ۱۹۰۰ء حصہ اول صفحہ ۱۳۳-

(ب) مقامات جہانکہ ایکٹ ہذا عام طور پر بشمول دیگر قوانین کے جو اون کے متصلہ اضلاع سرکار انگریزی یا مقامات تابع اختیار سماعت سرکار انگریزی میں رائج ہیں متعلق کیا گیا۔

	جنوبی ہند		
۱	رامن درگ (بلحاظ فوجداری اختیار سماعت اوپر اون جملہ اشخاص کے جو راجہ سانڈور کی رعایا نہیں)	نمبر ۱۰۱۸-آئی مورخہ ۵ مارچ سنہ ۱۸۹۱ء	برٹش اناکٹمنٹ ریاستہائے دیسی جنوبی ہند (مدراس و میسور) طبع سنہ ۱۸۹۹ء- صفحہ ۳۰
۲	(الف) اراضیات مقبوضہ مدراس ریلوے شاخ بنگلورہ		
	(ب) اراضیات مقبوضہ میسور اسٹیٹ ریلوے از اور بشمول ہری ہر ریلوے اسٹیشن	نمبر ۵۰۷-آئی مورخہ ۱۶ فروری سنہ ۱۸۸۶ء	ایضاً - ایضاً - صفحہ ۲۳۱

نمبر شمار	نام مقام	اشتہار یا دیگر سند جسکے رو سے ایکٹ ہذا متعلق کیا گیا۔	نام کتاب گزٹ یا فہرست جسمیں اشتہار یا سند مذکور طبع کیا گیا ہے
	تا اور بشمول بنگلور ریلوے اسٹیشن (ج) اراضیات مقبوضہ میسور اسٹیٹ ریلوے از اور بشمول جسونت پور جنکشن ریلوے اسٹیشن تا بحد اسٹیٹ بجانب بنگلور ہند و پور سکشن میسور اسٹیٹ ریلوے۔ (د) اراضیات مقبوضہ کولر گولڈ فیلڈ ریلوے		
۳	اراضیات مقبوضہ میسور سکشن جنوبی مرہٹہ ریلوے۔	نمبر ۳۷۱۳-آئی-مورخہ ۱۹ ستمبر سنہ ۱۸۸۹ء	برٹش اناکمنٹ۔ ریاستہائے دیسی جنوبی ہند و مدراس و میسور طبع سنہ ۱۸۹۹ء صفحہ ۲۳۱
۴	اراضیات مقبوضہ جنوبی مرہٹہ ریلوے واقعہ ریاست حیدرآباد دکن۔	نمبر ۴۵۶۴-آئی-مورخہ ۱۸ نومبر سنہ ۱۸۹۱ء	برٹش اناکمنٹ ریاستہائے دیسی جنوبی ہند (حیدرآباد) طبع سنہ ۱۸۹۹ء صفحہ ۶۸۷-
۵	اراضیات مقبوضہ برسی لائٹ ریلوے واقعہ ریاست حیدرآباد۔	نمبر ۳۲۴۴-آئی-بی-مورخہ ۲۶ اگست سنہ ۱۸۹۷ء	ایضاً صفحہ ۶۸۸-
	شمالی ہند		
۶	اراضیات مقبوضہ بنگال دوآرس ریلوے مقبوضہ ایسٹرن بنگال اسٹیٹ ریلوے واقعہ کوچ بہار۔	نمبر ۱۲۹۷-آئی-بی مورخہ ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء	گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۹۰۰ء حصہ اول صفحہ ۱۴۹-
۷	اراضیات مقبوضہ بنگال ناگپور ریلوے واقعہ ریاستہائے دیسی تابع پولیٹیکل اقتدار گورنمنٹ بنگال ماسوائے ایک حصہ ریاست گنگاپور۔	نمبر ۱۸۸-آئی-بی-مورخہ ۵ مارچ سنہ ۱۸۹۷ء	برٹش اناکمنٹ ریاستہائے دیسی شمالی ہند طبع سنہ ۱۹۰۰ء
۸	اراضیات مقبوضہ بنگال ناگپور ریلوے واقعہ تعلقہ ہنجیر و غربی حصص ریاست گنگپور میں تا سمبل پور روڈ و گوبند پور ریلوے اسٹیشن	نمبر ۱۲۳۷-آئی-مورخہ ۱۳ اپریل سنہ ۱۸۹۳ء	ایضاً

نمبر شمار	نام مقام	اشتہار یا دیگر سند جس کی رو سے ایکٹ ہذا متعلق کیا گیا۔	نام کتاب۔ گزٹ یا فہرست جس میں اشتہار یا سند مذکور طبع کیا گیا ہے۔
۹	اراضیات مقبوضہ بریلی۔ رامپور مرادآباد ریلوے (اودھ روہیلکھنڈ اسٹیٹ ریلوے)	نمبر ۱۸۴۔ آئی۔ مورخہ یکم جون سنہ ۱۸۹۲ء	برٹش اکٹمنٹ۔ ریاست ہائے دیسی شمالی ہند طبع سنہ ۱۹۰۰ء
۱۰	اراضیات مقبوضہ ہیڈورکس نہر بہاول واہ بوورن در ریاست بہاولپور (پنجاب)	نمبر ۲۸۵۴۔ آئی۔ مورخہ ۲۵ ستمبر سنہ ۱۸۸۳ء	ایضاً
۱۱	کسوتی شملہ دکینتل ہل اسٹیٹ	نمبر ۱۵۱۶۔ آئی۔ مورخہ ۱۵ر مئی سنہ ۱۸۸۵ء	ایضاً
۱۲	اراضیات مقبوضہ دہلی انبالہ کالکا ریلوے واقعہ ریاست ہائے کلیسر و پٹیالہ (پنجاب)	نمبر ۴۱۹۶۔ آئی۔ مورخہ ۱۵ر اکتوبر سنہ ۱۸۹۱ء	برٹش اکٹمنٹ ریاست ہائے دیسی شمالی ہند طبع سنہ ۱۸۹۹ء
۱۳	اراضیات مقبوضہ نارتھ ویسٹرن ریلوے واقعہ ریاستہائے نابہہ۔ پٹیالہ کپورتھلہ (پنجاب)	نمبر ۱۵۰۳۔ آئی مورخہ ۱۷ر مئی سنہ ۱۸۸۶ء	ایضاً
۱۴	اراضیات مقبوضہ راجپوتانہ مالوہ ریلوے واقعہ ریاستہائے نابہہ و پاٹودی (پنجاب)	نمبر ۱۰۰۷۔ آئی۔ مورخہ ۱۲ر مارچ سنہ ۱۸۸۴ء	ایضاً
۱۵	اراضیات مقبوضہ ریواڑی فیروزپور سکشن راجپوتانہ مالوہ ریلوے واقعہ ریاستہائے نابہہ و فریدکوٹ (پنجاب)	نمبر ۲۹۲۵۔ آئی۔ مورخہ ۲۸ر اگست سنہ ۱۸۸۵ء	ایضاً
۱۶	اراضیات مقبوضہ ریواڑی فیروزپور سکشن راجپوتانہ مالوہ ریلوے واقعہ ریاستہائے پٹیالہ۔ جیند۔ دوجانہ (پنجاب)	نمبر ۳۹۲۷۔ آئی۔ مورخہ ۵ نومبر سنہ ۱۸۸۶ء	ایضاً
۱۷	اراضیات مقبوضہ و کشمیر ریلوے (سیالکوٹ جموں سکشن نارتھ ویسٹرن ریلوے) واقعہ ریاست جموں و کشمیر	نمبر ۱۳۵۸۔ آئی۔ مورخہ ۱ر اپریل سنہ ۱۸۹۱ء	ایضاً
	سنٹرل انڈیا و راجپوتانہ		
۱۸	میواڑ و مارواڑ مارواڑہ	نمبر ۳۸۔ جے۔ مورخہ ۸ر مارچ سنہ ۱۸۷۲ء	برٹش اکٹمنٹ ریاست ہائے دیسی راجپوتانہ طبع سنہ ۱۸۹۹ء صفحہ

نمبر شمار	نام مقام	اشتہار یا دیگر سند جسکے رو سے ایکٹ ہذا متعلق کیا گیا۔	نام کتاب۔ گزٹ یا فہرست جسمیں اشتہار یا سند مذکور طبع کیا گیا ہے۔
۱۹	چھاؤنی دیولی در ریاست ہائے میواڑ و راجپور)	نمبر ۹۹ سی۔ مورخہ ۱۸ جون سنہ ۱۸۷۵ء	برٹش اناکٹمنٹ ریاست ہائے دیسی راجپوتانہ طبع سنہ ۱۸۹۹ء صفحہ ۶۔
۲۰	اراضیات مقبوضہ بنگال ناگپور ریلوے واقعہ ریاست ہائے باجگذار سنٹرل پراونس و ممالک متوسط و در ریاست ریواہ سنٹرل انڈیا ایجنسی۔	نمبر ۱۲۳۳۔ آئی۔ مورخہ ۱۳ اپریل سنہ ۱۸۹۳ء	برٹش اناکٹمنٹ ریاست ہائے دیسی سنٹرل انڈیا۔
۲۱	اراضیات مقبوضہ اندور سکشن راجپوتانہ مالوہ ریلوے تا حد جنوب دریائے نربدا۔	نمبر ۱۰۰۷۔ آئی۔ مورخہ ۱۴ مارچ سنہ ۱۸۸۴ء	برٹش اناکٹمنٹ ریاست ہائے دیسی سنٹرل انڈیا طبع سنہ ۱۸۹۹ء صفحہ ۳۱۸۔
	غربی ہند		
۲۲	اراضیات مقبوضہ احمدآباد پرانتیج ریلوے واقعہ ریاست ہائے بروڈا و ایدر۔	نمبر ۱۰۸۲۔ آئی۔ بی۔ مورخہ ۲ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء	گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۹۰۰ء حصہ اول صفحہ ۱۳۲۔
۲۳	بمبئی بڑودہ و سنٹرل انڈیا ریلوے گودھرا برانچ	ایضاً	ایضاً
۲۴	اراضیات مقبوضہ گودھرا اسلام نگر ریلوے واقعہ ریاست بریا (بمبئی پریزیڈنسی)	ایضاً	ایضاً
۲۵	اراضیات مقبوضہ گریٹ انڈین پنسولا ریلوے واقعہ ریاست کرندوار (بمبئی پریزیڈنسی)	ایضاً	ایضاً
۲۶	اراضیات مقبوضہ کولہاپور اسٹیٹ ریلوے واقعہ ریاست ہائے کولہاپور و میرج۔ سینور (بمبئی پریزیڈنسی)	ایضاً	ایضاً
۲۷	اراضیات مقبوضہ کوٹری روہڑی ریلوے واقعہ ریاست خیرپور سندھ	ایضاً	ایضاً
۲۸	اراضیات مقبوضہ مہسانا ویرم گام ریلوے واقعہ ریاست ہائے بڑودہ و کٹوسان و اجسپورہ مہی کنٹا ایجنسی (بمبئی پریزیڈنسی)	ایضاً	ایضاً

نمبر شمار	نام مقام	اشتہار یا دیگر سند جسکے رو سے ایکٹ ہذا متعلق کیا گیا۔	نام کتاب۔ گزٹ یا فہرست جسمیں اشتہار یا سند مذکور طبع کیا گیا ہے
۲۹	آراضیات مقبوضہ راج پیپلا اسٹیٹ ریلوے (او کلشور پردی سکشن) واقعہ راج پیپلا اسٹیٹ بمبئی پریزیڈنسی۔	نمبر ۱۰۸۲-۱ آئی بی۔ مورخہ ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء	گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۹۰۲ء حصہ اول صفحہ ۱۳۲۰
۳۰	آراضیات مقبوضہ سدرن مرہٹہ ریلوے واقعہ ریاست ہائے تابعہ بمبئی پریزیڈنسی۔	ایضاً	ایضاً
۳۱	آراضیات مقبوضہ پالن پور دیساہ ریلوے واقعہ ریاست پالن پور (بمبئی پریزیڈنسی)	ایضاً	ایضاً
(ج) مقامات بیرون از حدود انڈیا جہانکہ حضور ملک معظم باجلاس کونسل نے واسطے اغراض ان مقدمات کے جنمیں ہز مجسٹی کو اختیار سماعت حاصل ہے قابل اطلاق قرار دیا ہے۔			
۱	زنجبار	زنجبار آرڈر باجلاس کونسل مورخہ ۷ جولائی سنہ ۱۸۹۷ء آرٹیکل ۱۱ (ب) ضمیمہ اول	گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۸۹۷ء حصہ اول صفحہ ۸۰۵
۲	ساحل و جزائر فارس	آرڈر ۸ باجلاس کونسل ساحل و جزائر فارس۔ مورخہ ۱۳ دسمبر سنہ ۱۸۸۹ء	انتخاب مدات ۷، ۸ و ۲۳ فہرست ہائے ریاست دیسی غربی ہند طبع سنہ ۱۸۹۷ء صفحات ۳۹۸ لغایت ۴۰۰
۳	سومالی لینڈ پروٹکٹوریٹ	سمالی آرڈر باجلاس کونسل مورخہ ۷ اکتوبر سنہ ۱۸۹۹ء آرٹیکل ۷۔	گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۹۰۰ء حصہ اول صفحہ ۱۴۱۔
۴	مشرقی افریقہ پروٹکٹوریٹ	مشرقی افریقہ آرڈر باجلاس کونسل سنہ ۱۸۹۷ء مورخہ ۷ جولائی سنہ ۱۸۹۷ء آرٹیکل ۱۱ (ب) و ضمیمہ۔	گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۸۹۷ء حصہ اول صفحہ ۷۹۱۔
(د) ریاست ہائے دیسی واقعہ ملک ہند جنہوں نے ایکٹ ہذا کو بطور اپنے قانون کے اختیار کر لیا۔			
۱	پڈوکوٹی (مدراس پریزیڈنسی)	پڈوکوٹی ریگولیشن نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۳ء	ملاحظہ ہو نوٹ مندرجہ فہرست ہائے ریاست دیسی واقعہ جنوبی ہند (مدراس و میسور) طبع سنہ ۱۸۸۸ء صفحہ ۲۰
۲	سانڈر (مدراس پریزیڈنسی)	راجہ صاحب نے رائج کیا۔	ایضاً

نمبر شمار	نام مقام	اشتہار یا دیگر سند جس کے رو سے ایکٹ ہذا متعلق کیا گیا۔	نام کتاب۔ گزٹ یا فہرست جس میں اشتہار یا سند مذکور طبع کیا گیا ہے۔
۳	میسور	ضمیمہ منسلکہ انسٹرومنٹ مورخہ یکم مارچ سنہ ۱۸۸۱ء جس کے رو سے گورنمنٹ راجہ صاحب کے نام منتقل کیگئی۔	فہرست ریاستہائے دیسی جنوبی ہند (مدراس و میسور) طبع سنہ ۱۸۸۸ء ایڈیشن بی۔ صفحہ ۵۱۔
۴	اکال کوٹ (بمبئی پریزیڈنسی)	نوٹیفکیشن نمبر ۱۳۴۴ مورخہ ۱۹ رجولائی سنہ ۱۸۸۰ء	بمبئی گورنمنٹ گزٹ سنہ ۱۸۸۰ء حصہ اول صفحہ ۹۵۱
۵	جنجیرا (بمبئی پریزیڈنسی)	نوٹیفکیشن از طرف نواب صاحب جنجیرا۔	
۶	جاٹھ (بمبئی پریزیڈنسی)	نوٹیفکیشن از طرف چیف آف جاٹھ مورخہ ۵ رمئی سنہ ۱۸۸۸ء۔	
۷	ریاست کولہاپور (بمبئی پریزیڈنسی)	نوٹیفکیشن کونسل آف ایڈمنسٹریشن منجانب نابالغ راجہ۔ مورخہ ۲۵ فروری سنہ ۱۸۸۸ء	
۸	میراج (جونیر) (بمبئی پریزیڈنسی)	نوٹیفکیشن منجانب جائنٹ ایڈمنسٹریٹرس منجانب نابالغ سردار۔ مورخہ ۱۰ راگست سنہ ۱۸۸۸ء	
۹	رام درگ (بمبئی پریزیڈنسی)	ایضاً ۔ مورخہ ۱۷ ردسمبر سنہ ۱۸۸۸ء	بمبئی گورنمنٹ گزٹ سنہ ۱۸۸۹ء حصہ اول صفحہ ۳۷۷
۱۰	ساچین (بمبئی پریزیڈنسی)	نمبر ۲۹۸۳ مورخہ ۷ مئی سنہ ۱۸۸۹ء (منجانب گورنمنٹ	
۱۱	سونت وادی (بمبئی پریزیڈنسی)	نوٹیفکیشن نمبر ۵۴۰ مورخہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۸۸ء منجانب پولیٹیکل سپرنٹنڈنٹ سٹیٹ (منجانب گورنمنٹ سردار)	
۱۲	ساوانور	نوٹیفکیشن مورخہ ۱۲ رمئی سنہ ۱۸۹۷ء منجانب ایڈمنسٹریٹر آف سٹیٹ (منجانب نواب صاحب ساوانور)۔	مطبوعہ ۲۵ رجولائی سنہ ۱۸۹۷ء بریاست ساوانور۔

کورٹ مارشل ایکٹ ہذا حسب ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۶۹ء صرف ہندوستانی کورٹ ہائے مارشل سے متعلق ہے۔ یوروپین کورٹ مارشل کی صورت میں کورٹ مارشل بلحاظ طریق کارروائیات یا لینے یا نامنظور کرنے شہادت کے یا بنسبت کسی اور معاملہ یا شئے کے خواہ وہ کچھ ہی ہو تابع احکام ایکٹ ہذا نہیں ہے۔ قواعد شہادت جو کارروائیات روبرو کورٹس مارشل میں اختیار کئے جائینگے وہی ہونگے جنکی انگلستان کی عدالت ہائے دیوانی میں پیروی کیجاتی ہے (۱) لہٰذا اس عام قاعدہ کی

---

(۱) ۴۴ و ۴۵ وکٹوریا باب ۵۸ دفعات ۱۲۷ و ۱۲۸ و دفعات ۶۳ لغایت ۱۶۵ آرمی ڈسپلن اینڈ ریگولیشن ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۸۸۱ء

کہ قانون شہادت قانون مقامی کے مطابق ہوتا ہے یہ ایک استثنا ہے۔

ایکٹ ہذا تابع اون ترمیمات کے جو جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند با جلاس کونسل حکم کریں۔ جملہ کارروائیات روبرو عدالت ہائے بحری ہندوستانی سے متعلق ہے (۱)

اقرارات حلفی اقرارات حلفی اور اون معاملات کی نسبت جن کے متعلق اقرارات مذکور کئے جانے چاہئیں ضابطہ واحکام مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ ۱۹۰۸ء میں درج ہیں چنانچہ ملاحظہ ہو آرڈر ۱۹ و دفعات ۱۳۹ و ۱۴۰ مجموعہ مذکور۔ نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۵۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری نمبر ۵ ۱۸۹۸ء۔ سید محمود صاحب نے اقرار حلفی کی تعریف یوں کی ہے:

”اقرار حلفی ایک قسم کا اظہار ہے کہ جسکو ایک دفعہ لکھکر مظہر حاکم مجاز کے روبرو جسکو حلف دینے کا اختیار ہو اس بیان قلمبند شدہ کی صداقت کی نسبت حلف اوٹھاوے لیکن وہ اظہار جواب میں کسی سوال کے نہیں ہوتا بلکہ بطور ایک بیان کے ہوتا ہے اور لازم ہے کہ اسمیں صاف طور پر وہ واقعات اور حالات جو کہ مظہر کے علم میں ہوں بیان کئے جائیں اور یہ بھی بیان ہو کہ اوسکو اس علم کے کیا وسیلے حاصل ہیں کونسی اطلاع اوروں سے پاکر اوسکو معلوم ہوا اور کونسی بات خود اوسکو معلوم ہے“

استثنا: جو دفعہ ہذا میں بیان کیگئی ہے کسی کارروائی سے متعلق نہیں ہوتی جو کہ نمونہ میں درمیانی حکم کے لئے ہو قطعی طور پر حقوق فریقین کا فیصلہ نہیں کرتی (۲) درمیانی درخواستوں میں عدالت اوس شہادت پر عمل کرتی ہے جو اطلاع اور یقین پر دیگئی ہو کیونکہ کوئی اور شہادت اسقدر کم نوٹس (اطلاع) پر میسر نہیں آسکتی (۳) اطلاع اور یقین چاہتے ہیں کہ کوئی جواب دیا جائے۔ لیکن بیانات متعلق اطلاع اور یقین اسوجہ سے شہادت نہیں بنائے گئے کہ تم نے اون کے اختلاف پر یقین نہیں کیا۔ (۴) اسی طرح درمیانی کارروائیات میں سوالات جرح بیان یا اقرار حلفی پر نہیں کئے جاسکتے کیونکہ اگر ایسا کیا جاوے تو منشا جملہ کارروائیات کا فوت ہوجاویگا۔ اگر بیان حلفی میں جھوٹ بیان دیا جاوے تو وہ تابع سزا حسب باب ۱۱ مجموعہ تعزیرات ہند ہوگا۔

کسی ڈپٹی مجسٹریٹ کو کوئی اختیار حلف دینے کا اوس شخص کو حاصل نہیں جو ایک بیان بطور تحریری بیان حلفی کے کرے اور ایسے شخص پر بربناء واقعات مندرجہ ایسے بیان کے بابت ارتکاب جرم حسب دفعہ ۱۹۳ یا دفعہ ۱۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند کے نالش نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ ایسا بیان نہیں کہ جسکا بطور وجہ ثبوت واقعات کے جو اسمیں مندرج ہوں کے لینا کسی ملازم سرکاری پر قانوناً واجب یا اوس کے لئے قانوناً جائز ہو (۵)

---

(۱) دفعہ ۶۸ - ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء - (۲) لا رپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۹ صفحہ ۲۵۹ و قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۹۶ ۱۳۱ (ب) (۳) لا رپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۹ صفحہ ۲۵۹ بصفحہ ۲۶۶ رائے ماسٹر اف رولز جیل صاحب - (۴) رائے ماسٹر آف رولز مندرجہ کوئینس بنچ ڈویژن جلد ۹ صفحہ ۸۷ و ۱۸۰ - (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۵۳ -

ثالثی نسبت ثالثی وکارروائی روبرو ثالثان کے ملاحظہ ہو دفعہ ۸۹ - وضمیمہ دوم مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء مشرح مؤلف-

جونکہ ثالث ضابطہ ایسے اصطلاحی قواعد عدالت کا پابند نہیں ہوتا اور صرف ایک عادلانہ فیصلہ دینے کے لئے مقرر کیا گیا ہوتا ہے (۱) اسلئے اصطلاحی قواعد شہادت اوسپر قابل پابندی نہیں ہوتے اور فیصلہ ثالثی کی نسبت یہ کوئی جائز اعتراض نہیں ہے کہ ثالث نے عین مطابق قواعد متعلقہ شہادت کے عمل نہیں کیا (۲) اور نہ ضابطہ ثالثت کے لئے یہ بات لازم ہے کہ از روئے ایکٹ حلف کے درست ہو۔ ایک مقدمہ میں جو سپرد ثالثی ہوا مدعی نے ثالث سے درخواست کی کہ وہ پابند شہادت مدعا علیہ کا ہوگا جو خاص حلف پر دیجائے۔ برضامندی ثالث مدعا علیہ نے اس درخواست کو منظور کیا اور حلف مذکور پر شہادت دی۔ جسپر ثالث نے فیصلہ مطابق شہادت کے جو اسطور پر دیگئی صادر کیا۔ مدعی نے فیصلہ کی نسبت اعتراض کیا نہ بربنا کسی وجہ مندرجہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے بلکہ اس بنا پر کہ کارروائی ثالث خلاف قانون ہے عدالت نے اس اعتراض کو نامنظور کرکے قرار دیا کہ ثالث بلحاظ اپنے منصب کے اس کارروائی کے کرنیکا مجاز تھا جو اوس نے کی (۳)، یہ امر کہ ثالث نے خلاف قانون شہادت پر فیصلہ کیا ہے (۴) یا اوس نے شہادت نہیں لی (۵)، کوئی وجہ منسوخی فیصلہ ثالثی کے لئے نہیں ہے۔ لفظ "عدالت" مندرجہ ایکٹ ہذا میں ثالث شامل نہیں ہے (۶) گو کہ ایکٹ ہذا کارروائیات روبرو ثالث سے متعلق نہیں تاہم اوسکو ایسی شہادت نہ لینی چاہئے اور نہ اوسپر عمل کرنا چاہئے یا ایسی وجوہات پر فیصلہ دینا چاہئے جو اوس کے فیصلہ کو بالکل نامناسب یا فضول ٹھہرائیں اوسکو اپنے ذاتی علم کو مقدمہ میں داخل نہ کرنا چاہئے اور نہ اپنے فیصلہ کو اوس اطلاع پر مبنی کرنا چاہئے جو اوسے ماسوائے شہادت پیش کردہ فریقین کے کسی اور نہج پر حاصل ہوئی ہو چنانچہ جبکہ حال یہ کہ ایک فیصلہ ثالثی کی شکل سے ظاہر ہوا کہ ثالث نے بالخصوص ایک اقبال پر حصر رکھا ہے جسکی نسبت اوس کا بیان ہے کہ مدعا علیہ نے اوس کے روبرو کیا تھا جبکہ مابین مدعیان مرتہن اور مدعا علیہ کے ایک سابقہ نالش دائر تھی اور ثالث نے مزید برآں یہ بیان کیا کہ وہ اون تحقیقات سے استدلال کرتا ہے جو قبل سپردگی مقدمہ اوسنے کی تھیں اور کہ اوس نے بعد سپردگی کے بھی مزید تحقیقات کی ہے لیکن یہ بیان نہ کیا کہ کن مختلف اشخاص سے دریافت کیگئی ہے اور نہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اوس نے کوئی شہادت لی ہے اور حسب معمول گواہاں کا امتحان کیا۔ قرار دیا گیا کہ اوس نے سابقہ تحقیقات کو جس کے متعلق اوسکا بیان ہے کہ اوس نے کی تھی داخل مقدمہ کرنے میں نامناسب طور پر عمل کیا ہے اور وہ اوس شئے پر جسکو اقبال بیان کرتا ہے اور جو مدعا علیہ نے کارروائیات سابقہ میں کیا تھا حصر کرنے میں بالکل غلطی پر تھا اور فیصلہ ثالثی جو ایسی بنیاد پر مبنی ہو بالکل نامناسب اور

---

(۱) ویکلی رپورٹر سنہ ۱۸۶۴ء جلد اول صفحہ ۱۲ - (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۸۵ و ۸۷ - (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۸۳ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۸۵ و ۸۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۳۱ (۵) نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ (۶) دفعہ ۳ ایکٹ ہذا۔

فضول ہے (۱) ثالث کو بجائے شہادت زبانی کے بیانات حلفی نہ لینے چاہئیں جبکہ اوسے حکم دیا گیا ہو کہ گواہان کا اظہار حلف پر لے اور نہ اوسے اپنا فیصلہ بدوں سماعت کرنے جملہ شہادت کے یا بدوں دینے معقول مہلت فریق کو واسطے ثابت کرنے اپنے کل مقدمہ کے دینا چاہئے۔ اوسے طبعی انصاف کے اصول کے خلاف کسی گواہ یا فریق کا اظہار پرائیویٹ طور پر نہ لینا چاہئے اور نہ اوسکے مخالف فریق کی غیر حاضری میں الا اوس صورت میں کہ فریقین اوس بیضابطگی سے درگذر کر دیں۔ اگر ثالث یکطرفہ بدوں کافی وجہ کے کارروائی کرے یا بدوں اس کے کہ فریق غیر حاضر کو اپنے اسطرح عمل کرنیکے منشاء کا صریح نوٹس دے فیصلہ ثالثی کالعدم ہوگا۔ لہذا جبکہ وہ اپنی غلط تعریض پر کہ ایک امر اوسکی ثالثی کے منشاء کے اندر نہیں ہے اوس کے متعلق سماعت شہادت سے انکار کرے حالانکہ وہ امر بھی سپرد ثالثی کیا گیا ہو تو پھر بھی فیصلہ کالعدم ہوگا لیکن اگر اوس نے غلطی سے قابل ادخال شہادت کو نامنظور کر دیا ہو اور بجائے اوس کے ناقابل دخال شہادت کو لے لیا ہو تو ایسا نہ ہوگا۔ اوسکا مزید شہادت کی سماعت کرنے سے انکار کرنا جو اس وقت پیش کیگئی ہو جبکہ کل مقدمہ عدالت نے اوس کے پاس بغرض نظر ثانی بھیجا ہو مہلک ہے لیکن جبکہ فیصلہ صرف ایک خاص ترمیم کے لئے واپس بھیجا گیا ہو تو ایسا نہیں ہوگا (۲) ثالث کو ایک فریق کی غیر حاضری میں دوسرے فریق کی شہادت نہ لینی چاہئے (۳) ثالث امور سپرد کردہ سے باہر نہیں جا سکتا (۴) اور صرف اوسی قدر شہادت قانونی لے سکتا ہے جو تصفیہ امور متنازعہ فیہ کے لئے ضروری ہو (۵) اگر شہادت پیش کردہ کی سماعت کرنے سے انکار کر دیا ہو۔ (۶) یا ایک فریق کی شہادت لیکر اور دستاویزات ملاحظہ کر کے دوسرے فریق کو موقع نہ دیا (۷) یا سماعت مقدمہ بغیر حاضری یکے از فریقین مقدمہ کی اور اون کو اپنے عذرات سنانیکا موقعہ نہ دیا (۸) یا جبکہ شرط یہ تھی کہ تمام حساب کتاب دیکھے جاویں اور نہ دیکھے گئے (۹) تو فیصلہ ثالثی منسوخ کیا گیا۔ قاعدہ قانون جو اوس خط و کتابت کو خارج رکھتا ہے جپر الفاظ "بلا مضرت احدے" لکھے گئے ہوں باوجود دفعہ اول ایکٹ شہادت کے ثالثوں پر بھی ویسا ہی قابل پابندی ہے جیسا کہ عدالت انصاف پر ہے اگر ثالثان ایسی خط و کتابت لے لیں اور اوسپر عمل کریں تو وے غلطی پر ہونگے اگر نیک نیتی سے عمل کیا گیا ہو تو وجہ نامنظوری فیصلہ نہ ہوگا (۱۰) تا حد امکان ثالث کو پرائیویٹ خط و کتابت امر متنازعہ کے متعلق کسی فریق کیطرف سے نہ لینی چاہئے بجز چند صورتوں کے جہانکہ مستثنیات ناگزیر ہیں مثلاً جہانکہ ثالث یکطرفہ کارروائی کرنے میں درستی پر ہو

---

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۱۸ (۲) کتاب رسل صاحب دربارہ اختیارات و فرائض ثالث طبع چہارم صفحہ ۲۴۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۶۴ و ۲۷۵ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۲۹۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۳ (۴) نمبر ۳۳ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ (۵) بنگال لا رپورٹ جلد ۲۔ اپنڈکس ۲۵۔ (۶) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۵۶۴ (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۲۹۹ (۸) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۳ صفحہ ۱۴۶ (۹) نمبر ۵ سنہ ۱۸۷۶ء پنجاب ریکارڈ (۱۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۳۱۔

تواوسے فریقین کو ایک دوسرے کی موجودگی میں سماعت کرنا چاہئے۔ (۱)

نفاذ ایکٹ یہ قانون یکم ستمبر سنہ ۱۸۷۲ء سے نافذ العمل ہوگا۔

تنسیخ قوانین **دفعہ ۲**۔ تاریخ مذکور کو اور اوس تاریخ سے قوانین مفصلہ ذیل منسوخ ہو جائینگے:۔

۱۔ تمام قواعد شہادت جو کسی آئین انگلستان یا ایکٹ یا قانون میں جسکا نفاذ برٹش انڈیا کے کسی جزو میں ہو مندرج نہیں ہے۔

فقرہ ہذا کے بموجب عدالت کو قواعد شہادت انگلستان کی پیروی کرنی آئندہ سے منع ہے جو پیشتر نفاذ ایکٹ ہذا بوجہ نہ موجود ہونے کسی جامع قواعد شہادت کے ہندوستان میں اکثر کیجاتی تھی۔ اب اس فقرہ سے وہ خرابی جاتی رہی ہے جو قانون شہادت انگلستان کو متعلق کرنیسے پیدا ہوتی تھی۔ یعنی انگلستان میں ہمیشہ تنقیح واقعات تو جوری کے ذمہ رہتی ہے اور قانون کی تنقیح حاکم کے ذمہ لیکن ہندوستان میں جج یعنے حاکم عدالت کو واقعات اور قانون دونوں کی نسبت تنقیح کرنی پڑتی ہے جسکے باعث قانون اول الذکر کے رو سے بہت سی ایسی شہادت خارج سمجھی جاتی تھی جس کے داخل ہونے سے فی الحقیقت کسیقدر سچائی معلوم ہو۔

۲۔ تمام وہ قواعد اور آئین و قوانین جو بموجب دفعہ ۲۵ قانون کونسل ہند مصدرہ سنہ ۱۸۶۱ء کے حکم قانون کا رکھتے ہیں جسقدر کہ انکو تعلق کسی معاملہ متذکرہ قانون ہذا سے ہے۔ ❖

ہرگاہ اس بات میں شبہ ناشی ہوا ہے کہ آیا جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند کو یا جناب گورنر جنرل بہادر ہند اجلاس کونسل کو سوائے وقت انعقاد جلسہ جہت وضع قانون اور آئین حسب شرائط ایکٹ ہائے پارلیمنٹ مصدرہ سنہ ۳ و ۴ جلوس بادشاہ ولیم چہارم باب ۸۵۔ اور سنہ ۱۶ و ۱۷ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریہ باب ۹۵ کے اور کسی طرح پر ان ممالک کے لئے قانون اور آئین وضع کرنیکا اختیار تھا یا نہیں جو ممالک غیر تابع قانون نامزد ہوتے آتے ہیں اور آیا کسی پریزیڈنسی یا ہندوستان کے کسی اور جزو کے گورنر یا گورنر اجلاس کونسل یا لفٹنٹ گورنر ممالک متذکرہ صدر کی نسبت اختیار مذکور پہونچتا تھا یا نہیں۔ لہذا حکم ہوتا ہے کہ قاعدہ یا قانون یا آئین جو اس ایکٹ کے نفاذ سے پہلے بتجویز جناب گورنر جنرل بہادر یا گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل یا بہ تجویز احد الحکام موصوفین نسبت کسی ملک غیر تابع قانون کے صدور پایا ہو صرف اسوجہ سے ناجائز نہیں سمجھا جائیگا کہ وہ قانون یا آئین ایکٹ ہائے پارلیمنٹ مفصلہ بالا سے یا کسی اور ایکٹ پارلیمنٹ سے جسمیں فکر انتظام اور اختیارات کونسل ہند یا گورنر جنرل بہادر یا اقتدارات متعلقہ گورنراں یا گورنراں باجلاس کونسل یا لفٹنٹ گورنراں موصوفین مندرج ہو مطابق اور موافق نہیں ہے۔ (۲)

---

(۱) کتاب رسلی صاحب در بارہ اختیارات و فرائض ثالثاں طبع چہارم صفحہ ۱۸۱ و ۱۸۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۶۵۔

(۲) انڈین کونسل ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۸۶۱ء دفعہ ۲۵۔

قاعدہ شرع محمدی جس کے روسے میعاد حمل دو سال مقرر ہے اندرون مراد دفعہ ہذا ایک قاعدہ شہادت ہے اور جبکہ اسے دفعہ ۵۔ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۷۲ء کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو اس کا اثر یہ ہے کہ ایکٹ موخرالذکر کے روسے عدالتیں شرع محمدی کے قاعدہ مذکور کی پابند نہیں ہیں (۱)

۳۔ احکام قوانین مندرجہ ضمیمہ منسلکہ قانون ہذا جسقدر کہ ضمیمہ مذکور کے خانہ سیوم میں لکھے گئے ہیں۔

لیکن کوئی عبارت مندرجہ قانون ہذا مخل کسی قانون مصدرہ پارلیمنٹ یا کسی ایکٹ یا قانون مجریہ کسی جزو برٹش انڈیا کی نہوگی جو صراحتًا اس ایکٹ کے روسے منسوخ نہیں کیا گیا۔

جزو ثانی فقرہ ہذا کے ذریعہ سے بعض وہ قوانین منسوخ ہونے سے بچ گئے ہیں جو کہ انگلستان میں بغرض متعلق ہونے برٹش انڈیا کے جاری کئے گئے تھے۔

قانون مقام نالش

ہر ایک مقدمہ میں قانون شہادت جو قابل اطلاق ہوتا ہے وہ "قانون مقام نالش" ہوتا ہے اور اوسی کی تابع عدالتیں ہوتی ہیں خواہ گواہ قابل ہو یا نہ۔ خواہ ایک خاص امر تحریر کے ذریعہ سے ثابت کیا جانا ضروری ہو یا نہ اور خواہ ایک خاص شہادت سے ایک خاص امر واقعہ ثابت ہوتا ہو یا نہ۔ یہ اور ہمچوں قسم کے دیگر سوالات کا فیصلہ قانون مقام معاہدہ کے روسے نہ کیا جانا چاہئے بلکہ بروئے قانون اوس ملک کے کیا جانا چاہیے جہانکہ سوال مذکور پیدا ہوا اور جہانکہ چارہ کار نافذ کیا جاتا ہو اور جہانکہ عدالت اوس کے نافذ کرنیکے لئے اجلاس فرما ہو۔ (۲)

قانون شہادت جو برٹش انڈیا میں قابل اطلاق ہے

قانون شہادت جو برٹش انڈیا میں قابل اطلاق ہے وہ ایکٹ شہادت ہند میں اور بعض قوانین ایکٹ ہائے اور ریگولیشن ہائے انگلستان میں مندرج ہے جو کہ شرط دفعہ ہذا کے ذریعہ محفوظ رکھے گئے ہیں یا جو ایکٹ ہذا کے بعد نافذ کئے گئے ہیں۔ لہذا ایکٹ ہذا میں کل قانون شہادت مندرج نہیں ہے۔ اسلئے اوس شخص کو جو شہادت پیش کرے یہ ظاہر کرنا چاہئے کہ شہادت مذکور بروئے بعض احکام ایکٹ ہذا یا دیگر ایکٹہائے مذکورہ بالا کے قابل ادخال ہے کیونکہ برٹش انڈیا میں کوئی اور قواعد شہادت نافذ نہیں ہیں بجز اون کے جو ایکٹہائے مذکور میں مندرج ہیں۔ چنانچہ جسحال میں کہ بعض کاغذات اہتمام منجانب مدعی پیش کئے گئے تو حکام عالیمقام پریوی کونسل نے فرمایا اور قرار دیا:۔ کہ ایکٹ شہادت ہند کے روسے جملہ قواعد شہادت جو کسی اسٹیٹوٹ یا ریگولیشن ہائے میں مندرج نہیں ہیں منسوخ کئے گئے ہیں اور اس لئے مدعی کو یہ ظاہر کرنا چاہئے کہ یہ کاغذات بروئے کسی حکم ایکٹ شہادت ہند کے قابل ادخال شہادت ہیں (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپوٹ

---

(۱) نمبر ۱ سنہ ۱۸۸۴ء و نمبر ۷ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ۔ (۲) مقدمات ہوس آف لارڈس جلد ۳ صفحہ اول و ۱۹۱۔ (۳) لا رپوٹ انڈین اپیلیہ سنہ ۱۸۷۹ء جلد ۷ صفحہ ۷۰۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۵۴۔ کلکتہ لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۵۹۳۔

الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۱ و ۱۲ و ۱۹ و ۲۰ و ۳۴ و ۳۵ و ۴۳ و ۴۴ - ایک مقدمہ میں حساب باہمی داد و ستد کے تصفیہ کے وقت جو روپیہ باقی یافتنی مدعی مدعا علیہ پر نکلا اوسکی بابت مدعا علیہ نے ایک تمسک مدعی کے نام لکھدیا اور اوسمیں یہ شرط درج کی کہ میں تمسک کے ظہر پر وصول لکھا لینے یا رسید لے لینے کے بعد روپیہ دیا کرونگا اور اگر بجز اس صورت کے کسی اور طرح سے کچھ روپیہ دیا جاوے تو میں اوسکا کچھ دعوی نہ کرونگا - تجویز ہوئی کہ شرط تمسک اس امر کی مانع نہیں ہو سکتی کہ عدالتہائے مجوزہ اوس شہادت کو نہ لیں جو وے بلحاظ قواعد عام قانون شہادت مروجہ اس ملک کے ادائے زر کی بابت لے سکتی ہیں اور چونکہ انگلستان کا قانون شہادت مروجہ ہندوستان سے ادائے زر کی بابت زبانی شہادت کے لینے کی امتناع نہیں ہے - پس ایسی شہادت کا نہ لینا خلاف دیانت و انصاف ہے حالانکہ تحریر ظہری کا نہ ہونا ایک امر اہم قابل التفات ہے لیکن کسیطرح قطعی نہیں ہوتا (۱) فی الواقعہ دفعہ ہذا اس امر کی مانع ہے کہ کسی قسم کی شہادت استعمال کیجاوے جسکی بابت بالخصوص خود ایکٹ ہذا کے رو سے اجازت نہیں دیگئی۔ (۲) بجائے اس کے کہ انگلستان کے قانون شہادت کو اختیار کیا جائے اور پھر یہ دیکھا جاوے کہ ایکٹ شہادت ہند کے رو سے اسمیں کیا کچھ تغیر کیا گیا ہے یہ بہتر ہے کہ ایکٹ ہذا ایسا خیال کیا جاوے کہ اسمیں تجویز قانون اصولات اور اون کا اطلاق اون مقدمات سے جو بیشتر واقعہ ہوتے ہیں مندرج ہے (۳) ایکٹ شہادت جیسا کہ اس سے منشا رکھا گیا تھا ایک مکمل مجموعہ قانون شہادت برٹش انڈیا کے لئے ہے (۴)

تعبیر الفاظ و عبارات

دفعہ ۳ - ایکٹ ہذا میں الفاظ اور عبارات مصرحہ ذیل اُن معانی میں مستعمل ہونگی جو اُن کے واسطے بیان کئے گئے ہیں بشرطیکہ فحوائے کلام سے کوئی اور مراد نہ پائی جائے۔

جن اصطلاحات اور الفاظ کی کوئی خاص تعریف اس ایکٹ میں نہیں ہے اون سے وہ معنے مراد ہونگے جو ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۹۷ء (عبارات عامہ) میں لکھے گئے ہیں۔

عدالت لفظ "عدالت" میں تمام جج اور مجسٹریٹ اور تمام اشخاص بجز ثالثوں کے داخل ہیں جو قانوناً مجاز لینے شہادت کے ہوں۔

جج جج سے عدالت دیوانی کا عہدہ دار اجلاس کنندہ مراد ہے (۵) نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۱۹ مجموعہ تعزیرات ہند و ایکٹ عبارات عامہ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۹۷ء دفعہ ۳۔

مجسٹریٹ ملاحظہ ہو دفعہ ۳ - ایکٹ عبارات عامہ و دفعہ ۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ء-

عدالت تعریف عدالت جو بیان کیگئی ہے صرف واسطے اغراض خود ایکٹ ہذا کے کیگئی ہے اور اوس کو ہو سکے

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۴ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۹۹ و جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۴ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۹۴ رائے جکسن صاحب جسٹس (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۱۷ بصفحہ ۱۲۸ اجلاس کامل (۵) دفعہ ۲ (۸) ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء

جائز منشا سے زیادہ وسیع نہ کرنا چاہئے۔ قوانین مختص الامر کو اون کے عمل میں تا بحد اون کے خاص مدعا کے محدود رکھنا چاہئے (۱) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۱۳۸ و ۱۴۴ و ۱۴۷ و ۱۴۸ و بنگال لا رپورٹ جلد ۱۳ اپنڈکس ۴۰۔ تعریف عدالت سے یہ مقصود نہیں ہوا کہ وہ بہمہ وجوہ مکمل ہو (۲) لفظ مذکور سے مراد نہ صرف جج سے ایسی تجویز میں ہے جو جج بامداد اہل جوری کرے بلکہ اسمیں ہر دو جج اور جوری داخل ہیں (۳) کمشنر (اہل کمیشن) قانوناً مجاز لینے شہادت کا ہے۔ لہذا جب کمشنر شہادت زیر مجموعہ ضابطہ دیوانی یا فوجداری لیتے ہیں تو احکام ایکٹ ہذا متعلق ہونگے۔ ملاحظہ ہو آرڈر ۲۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء و دفعات ۵۰۳ لغایت ۵۰۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ء۔ گو کہ اسبارہ میں پہلے اختلاف رائے تھا کہ آیا رجسٹرار یا سب رجسٹرار تحت ایکٹ رجسٹری لفظ عدالت میں داخل ہے یا نہیں لیکن اب بروئے دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ء یہ امر صاف کر دیا گیا ہے کہ لفظ "عدالت" سے عدالت دیوانی یا مال یا فوجداری مراد ہے لیکن اسمیں رجسٹرار یا سب رجسٹرار تحت ایکٹ رجسٹری داخل نہیں ہے۔ مجسٹریٹ تحقیقات کنندہ ابتدائی حسب دفعہ ۱۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری اثنا تفتیش پولیس میں اختیارات عدالت کام میں نہیں لا سکتا اور اس لئے جو بیان اوس کے روبرو کیا جائے وہ بنائے کافی واسطے علی سبیل البدل دینے جھوٹی گواہی کا کاروائی عدالتی میں نہیں ہے (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۱۲۴۔

واقعہ لفظ "واقعہ" کے معنے اور اوس کے مفہوم میں یہ امور داخل ہیں:-

(۱) ایسی ہر چیز یا چیزوں کی ایسی کیفیت یا چیزوں کا ایسا تعلق جو حواس سے محسوس ہونیکے قابل ہو۔

(۲) ہر حالت ذہنی جس سے کسی شخص کے دل کو آگاہی ہو۔

سید محمود صاحب شرح قانون شہادت میں تحریر فرماتے ہیں کہ مقننوں نے واقعات کے تین طریقے ترتیب کے بیان کئے ہیں:-

(۱) مثبتہ اور منفیہ۔ (۲) ظاہری اور باطنی یعنے ذہنی (۳) حادثات اور حالات اشیاء۔ اوّل ترتیب میں یہ بات بدیہی ہے کہ مثبتہ واقعات وہ واقعات ہیں کہ جن سے کسی امر کا وجود ثابت ہو۔ اور منفیہ وہ ہیں کہ جن سے عدم ثابت ہو فی الحقیقت یہ دونوں باتیں ایک ہی ہیں کیونکہ ہر بیان کو مثبت طور پر اور منفی طور پر بیان کر سکتے ہیں۔ مثلاً یہ کہنا کہ فلاں وقت زید ایک مقام خاص میں تھا۔ یہ مثبت طور پر بیان کرنا ہے۔ اور یہ کہنا کہ زید اُس وقت اُس مقام سے باہر نہ تھا منفی طور پر بیان کرنا ہے۔

نسبت دوسری ترتیب کے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ واقعات ظاہری وہ ہیں کہ جو حواس خمسہ بیرونی۔ یعنے آنکھ ناک

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۳ و لا رپورٹ اکسچکر ڈویزن جلد ۳ صفحہ ۲۷۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۱۴۱

(۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۸۴ و ۹۳۴ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۴۳ و ۹۰۴ (۴) انڈین لا رپورٹر بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۷۰۲

کان - زبان - اور جسم سے محسوس ہوں - اور واقعہ باطنی وہ ہے کہ جو صرف ذہن میں موجود ہو - مثلاً بندوق کی گولی سے ایک شخص کا ہلاک ہونا ایک واقعہ ظاہری ہے اور ارادہ قتل جو کہ قاتل کے ذہن میں ہو ایک واقعہ باطنی ہے - نسبت تیسری ترتیب کے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ ہر واقعہ یا تو ایک حادثہ ہوتا ہے یا ایک حالت ہوتی ہے - مثلاً درخت کا گرنا ایک حادثہ ہے اور اوس کا وہاں پر ہونا ایک حالت ہے - بعضے مقننوں کی رائے میں فعل اور حادثہ ایک چیز ہے لیکن ٹھیک رائے یہ معلوم ہوتی ہے کہ فعل صرف اس حادثہ کو کہتے ہیں جو کہ بذریعہ انسان کے ہوا ہو مثلاً درخت کا از خود گر پڑنا ایک حادثہ ہے اور زید کا ایک درخت کو گرانا ایک فعل ہے - کوئی واقعہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ جس پر تینوں ترتیبوں کا ایک ساتھ ہی اطلاق نہ ہو اور گو اس ایکٹ میں تعریف واقعہ بلحاظ ترتیب نمبر ۱ کے کیگئی ہے اور حالت اور حادثہ اور فعل میں کچھ تفریق نہیں کیگئی ہے تاہم تمثیلات سے ظاہر ہوگا کہ واضعان ایکٹ حادثہ اور حالت اور فعل تینوں کو لفظ "واقعہ" میں شامل کرتے ہیں - مثلاً واقعات کی جو تمثیلیں آئندہ بیان ہوتی ہیں انمیں تمثیل (الف) ایک مثبتہ ظاہری حالت ہے - اور تمثیل (ب) ایک مثبتہ ظاہری حادثہ ہے اور تمثیل (ج) ایک مثبتہ ظاہری فعل ہے - اور تمثیل (د) ایک مثبتہ باطنی حالت فعل و حادثہ ہے اور تمثیل (ہ) مثبتہ باطنی حالت ہے۔

دیکھو انڈین لا ریورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱ - زیر دفعہ ۱۳۳ - ایکٹ ہذا

تمثیلات

(الف) یہ کہ چند اشیا ایک خاص وضع پر کسی جگہ میں ترتیب دی ہوئی ہیں ایک واقعہ ہے۔

(ب) یہ کہ کسی شخص نے کچھ سنا یا دیکھا امر واقعہ ہے۔

(ج) یہ کہ کسی شخص نے کچھ الفاظ کہے ایک واقعہ ہے۔

(د) یہ کہ ایک شخص کچھ رائے رکھتا ہے یا کچھ ارادہ رکھتا ہے یا اُس کا عمل نیک نیتی یا فریب کا ہے یا کسی خاص لفظ کو کسی خاص معنی میں مستعمل کرتا ہے یا ایک خاص وقت پر اوس کا دل کسی خاص امر محسوس سے آگاہ تھا ایک واقعہ ہے۔

(ہ) یہ کہ ایک شخص کسی امر میں شہرت رکھتا ہے ایک واقعہ ہے۔

واقعہ متعلقہ ایک امر واقعہ کا دوسرے امر واقعہ سے متعلق ہونا اُس وقت کہا جائیگا جبکہ وہ امر واقعہ دوسرے امر واقعہ سے ایسے طور پر علاقہ رکھتا ہو جسکا ذکر احکام ایکٹ ہذا میں درباب متعلق ہونے واقعات کے مرقوم ہے۔

ایکٹ ہذا میں "واقعہ متعلقہ" سے مراد واقعہ قابل ادخال شہادت ہے (۱) سید محمود صاحب نے اپنی شرح قانون شہادت

---

(۱) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۳ صفحہ ۲۶۸-

میں واقعہ متعلقہ کی یہ تعریف بیان کی ہے :- "واقعات متعلقہ اون واقعات کو کہتے ہیں جنکے ثبوت یا نفی سے امور تنقیح طلب کے ثبوت یا نفی پر کوئی اثر معتد بہ پیدا ہو" صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ یہ ایکٹ اصول اخراج شہادت پر مبنی ہے لہذا اس بڑی دشواری کو جو کہ اس امر کے فیصل کرنے میں کہ کونسے واقعات متعلقہ ہیں اور کونسے نہیں واضعان قانون نے مفصل طور پر ہر حالت تعلق کو دفعات میں بیان کیا ہے۔ (ملاحظہ ہوں دفعات ۵ تا ۵۵) اور سوائے اون حالتوں کے جنکی اون دفعات میں تشریح ہے کسی حالت کو اس ایکٹ کے موافق واقعہ متعلقہ نہیں کہہ سکتے جیسا کہ دفعہ ۵ کے اخیر الفاظ سے معلوم ہو گا۔ تعریف بیان شدہ میں لفظ معتد بہ اس غرض سے لکھا گیا ہے کہ ایسی شہادت جو کہ گو ایک بعید طور پر امور تنقیح طلب سے متعلق ہو تاہم اسکو عدالت اسوجہ سے داخل نہ کریگی کہ اسکے داخل کرنیسے کافی نتیجہ حاصل نہیں ہوتا۔ گو بعض واقعات فی الحقیقت واقعات متعلقہ کہے جاسکتے ہوں لیکن تاہم عدالت کو اختیار ہے کہ اونکی نسبت شہادت مفصلہ ذیل دو وجوہوں سے داخل نہ کرے (الف) جبکہ امور تنقیح طلب سے تعلق اس قدر بعید اور خیالی ہو کہ جس سے کوئی معتد بہ نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ (ب) جبکہ سوال و جواب فریقین سے کسی امر کا ثابت کرنا غیر ضروری ہو مثلاً اون واقعات کی نسبت جنکو فریق ثانی تسلیم کرتا ہے شہادت دینی ضرور نہیں ہے گو اگر عدالت چاہے تو ثبوت طلب کر سکتی ہے (ملاحظہ ہو دفعہ ۵۸۔ ایکٹ ہذا) قسم (الف) کو ایکٹ ہذا میں واقعات غیر متعلقہ قرار دیا گیا ہے۔ ایک واقعہ کا متعلق ہونا ثابت ہونا چاہیئے قبل اس کے کہ وہ امر واقعہ واسطے بیان کرنے اس کے معنے کے ثابت کیا جا سکے اور چونکہ بلا استعمال الفاظ کے اشارات کا متعلق ہونا ثابت نہیں ہو سکتا تہا تو الفاظ فی نفسہ متعلق نہیں ہیں۔ (۱)

دفعات ۵ لغایت ۵۵ میں واقعات کا ذکر ہے اور دفعات ۸ و ۳۲ (۸) و ۱۳۲ و ۱۴۵ و ۱۴۷ و ۱۴۸ و ۱۵۳ میں عبارت "واقعات متعلقہ" کا اور دفعات ۲۴ و ۲۹ و ۳۴ و ۵۲ و ۵۴ و ۱۶۵۔ ایکٹ ہذا میں عبارت "واقعات غیر متعلقہ" کا استعمال اور ذکر کیا گیا ہے۔

واقعات تنقیحی

لفظ "واقعات تنقیحی" سے مراد اور اس کے معنے میں داخل۔

ہر واقعہ ہے جس سے بنفسہ یا بتعلق اور واقعات کے وجود یا عدم یا نوعیت یا حد کسی ایسے حق یا ذمہ واری یا نا قابلیت کی لازم آتی ہو جس کے اثبات یا سلب کی کسی نالش یا کارروائی میں بحث کیجائے چونکہ شہادت کا مادہ یعنے وہ چیز جسکے متعلق شہادت لیجاتی ہے واقعات ہیں اسلئے واضعان قانون نے واقعات کی تعریف شہادت کی تعریف سے پہلے بیان کی ہے۔ سید محمود صاحب نے واقعات کی اسطرح تقسیم کی ہے "تمام مقدمات میں واقعات دو قسم کے ہوتے ہیں۔ اوّل واقعات مقصود بالذات یعنی وہ واقعات جنکا ثابت کرنا اصل مقصود ہے

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۸۵۔

دوم واقعات مقصود بالعرض یعنے جنکا ثابت کرنا فی نفسہ مقصود نہیں ہے بلکہ صرف بغرض ثبوت واقعات مقصود بالذات کے انکی نسبت شہادت دیجاتی ہے۔ "واقعات مقصود بالذات" وہ واقعات ہیں جو ہر مقدمہ میں ایسے ہوتے ہیں کہ ہر فریق اپنے اپنے لئے ثابت کرنا چاہتا ہے تاکہ اونکی بنا پر اس کے حق میں فیصلہ ہو اور اونکی وقعت تجویز مقدمہ کے لئے اسقدر مقدم ہوتی ہے کہ جب انکی نسبت کوئی تجویز اثبات یا تردید کی قائم ہو جاوے تو فیصلہ اس مقدمہ کا اون واقعات کی تجویز سے لازمی اور ضروری طور پر خود بخود نکل آوے۔ مثلاً مورث کی وفات۔ جس سے وارث کا حق نسبت ترکہ کے قائم ہو جاتا ہے۔ "واقعات مقصود بالعرض" وہ واقعات ہیں کہ جنکی تجویز اثبات یا تردید سے کوئی نتیجہ ایسا کہ جسکی بنا پر فیصلہ ہو سکے نہیں نکل سکتا اور نہ ان کے اثبات یا تردید سے فیصلہ مقدمہ کا لازمی و ضروری طور پر خود بخود نکلتا ہے۔ مثلاً مورث کا بیمار ہونا جس سے وارث کا حق قائم نہیں ہوتا۔ حقیقت میں "امور تنقیح طلب" واقعات مقصود بالذات کو کہتے ہیں۔ اور جو تعریف کہ انکی اوپر لکھی گئی ہے اوسکے بخوبی جاننے سے معنے تعریف مندرجہ ایکٹ ہذا کے بخوبی سمجھ میں آویں گے۔ اور یہ ظاہر ہوگا کہ واقعات مقصود بالذات ہر مقدمہ میں بمقابلہ واقعات مقصود بالعرض کے تعداد میں کم ہوتے ہیں اور جو واقعات مقصود بالذات نہیں ہیں وہ کبھی تنقیح طلب نہیں ہو سکتے۔ سوائے واقعات مقصود بالذات کے اور سب واقعات مقصود بالعرض ہوتے ہیں۔ اور واقعات تنقیح طلب نہیں ہوتے۔ واقعات مقصود بالعرض نہایت کثرت سے ہوتے ہیں کہ جنکی حد قرار دینی نہایت مشکل ہے۔ اور جو قواعد ایکٹ ہذا میں نسبت تعلق واقعات کے باب اول میں قرار دیئے گئے ہیں وہ زیادہ تر متعلق واقعات مقصود بالعرض سے ہیں کیونکہ انہیں کی نسبت مشکل اکثر واقع ہوتی ہے۔

تشریح۔ جب بموجب احکام قانون محررہ وقت متعلقہ ضابطہ دیوانی کے کوئی عدالت کسی تنقیح واقعاتی کو منضبط کرے تو جس واقعہ کا اثبات یا سلب اُس تنقیح کے جواب میں ہوتا ہو وہ واقعہ تنقیحی ہے۔

ملاحظہ ہو آرڈر ۱۴ (مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء) چونکہ ضابطہ فوجداری میں امر متنازعہ فیہ اسقدر پیچیدہ نہیں ہوتے جسقدر کہ دیوانی کے معاملات میں ہوتے ہیں۔ لہذا کوئی قاعدہ یا دفعہ ضابطہ فوجداری میں نسبت امور تنقیح طلب کے نہیں قرار دیا گیا اور اسی وجہ سے اس تشریح میں بھی صرف ضابطہ دیوانی کا ذکر ہے لیکن فوجداری کے مقدمات میں بھی فرد قرار داد جرم سے کسی قدر وہی کام نکلتا ہے۔ (ملاحظہ ہوں دفعات ۲۲۱ لغایت ۲۲۵ ضابطہ فوجداری)۔ ضابطہ دیوانی میں تین قسم کے اُمور تنقیح طلب قرار دیئے جاتے ہیں۔ اول عارض دعوی یعنے وہ امور جن کے تصفیہ سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مقدمہ جس حیثیت سے پیش ہوا ہے اور جس عدالت میں پیش ہوا ہے اس حیثیت سے اُس عدالت کی تجویز کے قابل ہے یا نہیں۔ دوم۔ امور واقعاتی جنکی تجویز سے یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ واقعات جو فریقین نے پیش کئے ہیں وہ فی الحقیقت واقع ہوئے ہیں یا نہیں یا کسی حکم قانونی کیوجہ سے اوسکی تجویز روئداد پر ہو سکتی ہے

یا نہیں۔ سوم۔ امور قانونی یعنے جو واقعات کہ فریقین نے تسلیم کیے ہیں یا حاکم کی تجویز میں وہ واقعات ثابت ہوئے ہیں اُن سے مسائل قانونی کو کیا تعلق ہے۔ قسم دوم ہمیشہ واقعات تنقیحی پر مشتمل ہوتی ہے اور قسم اول میں بھی کبھی واقعات تنقیحی ہوتے ہیں جبکہ اسباب کی تجویز کہ مقدمہ قابل تجویز اور سماعت عدالت کے ہے یا نہیں کسی واقعہ کی تجویز پر منحصر ہو۔ قانون کے الفاظ پر جو اس تشریح میں مستعمل ہوئے ہیں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی عدالت نے غلطی سے بھی کسی واقعہ مقصود بالعرض کو واقعہ تنقیحی قرار دیا ہو تب بھی اوسکو واقعات متعلقہ سمجھنا چاہیے گو فی الحقیقت وہ واقعہ متعلقہ ہو یا نہ۔

تمثیلات

زید عمرو کے قتل عمد کا ملزم ٹھہرایا گیا۔

اُسکی تجویز میں واقعات مفصلہ ذیل واقعات تنقیحی ہو سکتے ہیں۔

یہ کہ زید باعث ہلاکت عمرو کا ہوا۔

یہ کہ زید کی نیت میں تھا کہ عمرو کی ہلاکت کا باعث ہو۔

یہ کہ زید کو عمرو سے سخت اور ناگہانی اشتعال پہونچا۔

یہ کہ زید بروقت صدور اُس فعل کے جو عمرو کی ہلاکت کا باعث ہوا بوجہ فتور عقل اُس فعل کی نوعیت کے جاننے کی قابلیت نہیں رکھتا تھا۔

اگرچہ تشریح میں لفظ ضابطہ دیوانی کا درج ہے۔ مگر تمثیل میں مقدمہ فوجداری کا بیان کیا گیا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ مقدمہ فوجداری میں بجز قرارداد جرم کے دو نو قسم کی تنقیحیں یعنے وہ جو مدعی کی جانب متعلق ہیں اور وہ جو مدعا علیہ کی جانب متعلق ہیں خواہ نخواہ واقعات تجویزی ہوتے ہیں اور مقدمات دیوانی میں انکا قرار دینا مدعی اور مدعا علیہ کے بیان پر منحصر ہوتا ہے اور اس سبب سے کوئی ایسی مثال جزئی خاص جو نا قابل تغیر ہو اور قانون میں بطور قانون مستحکم کے شامل ہونیکے لایق ہو نہیں آ سکتی تھی برخلاف تمثیل فوجداری کے کہ اسمیں دو نو قسم کی تنقیحیں نا قابل تغیر بطور قانون کے داخل ہو سکتی ہیں۔ علاوہ اس کے فوجداری کی تمثیل سے مضمون دفعہ کا بھی بلا لحاظ انتظار اور کسی بیان و تشریح کے باسانی سمجھ میں آجاتا ہے۔ ہر ایک عدالت کا فیصلہ انہیں واقعات پر مبنی ہونا چاہیے جو واقعات متعلقہ ہوں اور حسب قاعدہ ثابت کیے گئے ہوں۔ (ملاحظہ ہو دفعہ ۱۶۵- ایکٹ ہذا)

عبارت "واقعات یا واقعہ تنقیحی" دفعات ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۱ و ۱۷ و ۲۱ تشریح (د) و ۳۳ و ۴۶ و ۳۴ میں استعمال کیگئی ہے۔ سوالات یا امور تنقیحی کے لیے ملاحظہ ہوں دفعات ۳ و ۴ و ۱۳۲- ایکٹ ہذا۔

واقعات کا تعلق حقوق و ذمہ واری ہائے سے | واقعات کا حقوق اور ذمہ واری ہائے سے دو طریق سے تعلق ہو سکتا ہے

(۱) وہ بذاتہ یا بشمول دیگر واقعات کے ایسی حالت اشیاء بناتے ہیں کہ حق یا ذمہ واری متنازعہ فیہ کی موجودگی اونکا ایک قانونی نتیجہ ہوگی۔ اس امر واقعہ سے کہ الف ب کا سب سے بڑا بیٹا ہے اس نتیجہ کی ضرورت پیدا کرتا ہے کہ الف بروئے قانون انگلستان ب کا وارث قانونی ہے اور اوسکو وہ تمام حقوق حاصل ہیں جو اوسکی حیثیت میں شامل ہوسکتے ہیں۔ اس امر واقعہ سے کہ الف نے بعض حالات میں ب کو مارڈالا اور ساتھ فلان نیت اور علم کے تو اس نتیجہ کی ضرورت پیدا ہوتی ہے کہ الف نے ب کو قتل کیا اور اوس سزا کا ذمہ وار ہے جو از روئے قانون قتل عمد کے لئے مقرر ہے۔ اسی طرح واقعات جنکا تعلق کارروائی سے ہو واقعات تنقیحی کہلا سکتے ہیں الا اوس صورت میں کہ اونکی موجودگی کی نسبت کوئی تنازعہ نہ ہو (۲) واقعات جو حسب معنے مصرحہ بالا بذاتہ زیر تنقیح نہ ہوں واقعات تنقیحی کی موجودگی کی اغلبیت میں مخل ہوسکتے ہیں۔ اور اون کے متعلقہ نتائج کے لئے بطور بنیاد کے استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ ایسے واقعات کو بطور واقعات متعلقہ کے ایکٹ شہادت میں بیان کیا گیا ہے۔ جملہ واقعات جن کے متعلق کسی حالت میں عدالتہائے انصاف کو واسطہ پڑسکتا ہے ان ہر دو جماعتوں کی ذیل میں آئینگے یہ امر کہ کونسے واقعات خاص مقدمات میں زیر تنقیح ہیں۔ ایسا سوال ہے جسکا فیصلہ بروئے قانون اصلی کے کیا جاتا ہے۔ اور بعض صورتوں میں قانون ضابطہ کی اوس شاخ کے رو سے جو پلیڈنگس دیوانی اور فوجداری پر حاوی ہے کیا جائیگا۔ (۱)

دستاویز لفظ "دستاویز" سے مراد ہر مضمون ہے جو کسی شئے پر بذریعہ حروف یا اعداد یا علامات یا اون وسایل میں سے ایک سے زیادہ وسیلوں کے ذریعہ سے جنکا اوس مضمون کے قلمبند کرنیکے لیے مستعمل ہونا مقصود ہو یا جو مستعمل ہوں ظاہر کیا جائے یا منقوش کیا جائے۔

یہ تعریف بجز چند آخری الفاظ کے قریب قریب وہی ہے جو دفعہ ۲۹ تعزیرات ہند میں ہے اور اس تعریف سے اون امور کی طرف اشارہ ہے جو شہادت سے علاقہ رکھتے ہیں۔

تمثیلات

ایک تحریر دستاویز ہے۔

الفاظ جو سیسہ یا پتھر کے چھاپے سے مطبوع ہوں یا بطور تصویر عکسی کے اوتارے گئے ہوں دستاویزات ہیں۔

نقشہ زمین یا عمارت کا دستاویز ہے۔

کندہ جو کسی فلزاتی پترہ یا پتھر پر ہو دستاویز ہے۔

شبیہ دستاویز ہے۔

---

(۱) دیباچہ اسٹیفن صاحب صفحہ ۱۲ و ۱۳۔

شہادت لفظ "شہادت" سے مراد اور اوس کے مفہوم میں داخل یہ چیزیں ہیں۔

(۱) تمام بیانات گواہوں کے جو عدالت کی اجازت یا حکم سے امور واقعاتی تحقیق طلب کے باب میں اوس کے روبرو کئے جائیں۔

ایسے بیانات شہادت زبانی کہلاتے ہیں۔

(۲) تمام دستاویزات جو عدالت کے معائنہ کے لئے پیش کئے جائیں۔

ایسے دستاویزات شہادت دستاویزی کہلاتے ہیں۔

لفظ "شہادت" جیسا کہ عام طور پر استعمال کیا گیا ہے ذو معنی ہے۔ (اولاً) بعض اوقات اوس سے الفاظ جو گواہ نے کورٹ اف جسٹس کے روبرو بولے ہوں یا مادی اشیاء جو دیکھی ہوں مراد ہے (ثانیاً) بعض اوقات اوس سے وہ واقعات مراد ہیں جو الفاظ یا اشیاء مذکورہ سے موجود نہو کر ثابت ہوں اور بطور اصل نتائج و دیگر واقعات غیر مثبتہ کے خیال کئے گئے ہوں۔ (ثالثاً) اور بعض اوقات لفظ مذکور اس مراد سے استعمال کیا جاتا ہے کہ اس سے ایک خاص واقعہ ظاہر ہوتا ہے جو معاملات زیر تحقیقات سے متعلق ہے۔ (۱) مگر معلوم رہے کہ ایکٹ ہذا میں لفظ شہادت اول الذکر معنوں میں استعمال کیا گیا ہے اور اسطرح استعمال کئے جانے سے اس سے صرف وہ دستاویزات مراد ہیں جنکے ذریعہ سے واقعات متعلقہ عدالت کے روبرو لائے جاتے ہیں (مثلاً گواہاں اور دستاویزات) اور جن کے ذریعہ سے عدالت ان واقعات کو معلوم کر لیتی ہے۔ (۲) دستاویزات شہادت جن کے ذریعہ سے شہادت واقعات کے متعلق یا تو نزاع کیا جاتا ہے یا اون کا ثابت کیا جانا ضروری ہوتا ہے اور جو جوڈیشل عدالت کے روبرو لائے جاتے ہیں تین جماعتوں میں منقسم ہیں (۱) گواہاں (۲) دستاویزات اور (۳) شہادت اصلی بشمول اوس شہادت کے جو اشیاء مادی علاوہ اشخاص سے بہم پہونچی ہو اور نیز ایسی شہادت کے جو اون اشخاص نے بہم پہونچائی ہو جو بطور اشیاء مادی متصور کئے جاتے ہیں یعنے متعلق ایسی جائدادوں کے جو ہمراہ دیگر اشیاء کے اونکی مشترک ملکیت ہوں (۳)

شہادت شخصی شہادت شخصی وہ ہے جو گواہاں نے بیان کی ہو۔ دیگر اقسام شہادت حسب ذیل ہیں:-

اصلی یا بلا واسطہ اور سماعی یا بالواسطہ اول الذکر وہ ہے جسکی نسبت گواہ کا بیان ہو کہ اوس نے خود دیکھا یا اپنے حواس کے ذریعہ سے سُنا۔ موخر الذکر وہ ہے جو گواہ کے ذاتی علم سے حاصل نہ ہوئی ہو (۴) اصل شہادت یا تو وہ ہو سکتی ہے جو (الف) بیان کی گئی ہو یا (ب) وہ جو بلا واسطہ ہو (۵) ضمن (الف) بطور مناسب دستاویزات (گواہاں) کی

---

(۱) دیباچہ سٹیفن صاحب صفحہ سو دوم۔ (۲) قانون شہادت نارٹن صاحب صفحہ ۹۵ و قانون شہادت فیلڈ صاحب صفحہ ۲۶ (۳) قانون شہادت مولفہ بسٹ صاحب صفحہ ۱۰۹ و ۱۱۰ و قانون شہادت گڈیو صاحب صفحہ ۱۱۔ (۴) قانون شہادت نارٹن صاحب صفحہ ۲۸ و ۲۹۔ (۵) قانون شہادت بسٹ صاحب فقرہ ۲۷ لغایت ۱۳۲۔ (۶) قانون شہادت بسٹ صاحب صفحہ ۱۸۳ و ۱۸۴ و قانون شہادت گڈیو صاحب صفحہ ۱۱ و ۱۲ و ۱۴ و ۱۶۔

جماعت اول کی ذیل میں آتی ہے۔ ضمن (ب) وہ محدود جزو اصل شہادت کا بیان کرتا ہے جسکی عدالت اصل معلوم کنندہ گواہ ہو مثلاً جہانکہ کسی عدالت کے معاجہ میں کسی جرم یا تحقیر عدالت کا ارتکاب کیا گیا ہو اور اوسے بلا واسطہ اصل شہادت واقعہ کی حاصل ہو (۱) گواہ کی وضع (۲) وضع طریق عمل و بیانات فریقین (۳) مقامی تحقیقات منجانب حاکم اجلاس فرما (۴) جوری یا اسیسروں کی رائے (۵) جملہ اصل شہادت کی تمثیلات ہیں۔ اون جملہ مقدمات میں جنمیں شہادت متضاد ہو عدالت اپیل کا فرض ہے کہ شہادت کے وزن کرنے میں عدالت ماتحت کی رائے کو زیادہ تر ملحوظ رکھے جس کے روبرو گواہ نے بیان دیا ہے۔ (۶) اسیطرح ضمن (ب) میں بھی مادی اشیاء علاوہ دستاویزات پیش کردہ برائے ملاحظہ عدالت کے (جبکو مسودہ میں "شہادت مادی" کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے) شامل ہے مثلاً مال مسروقہ نمونجات ہتھیار یا دیگر اشیاء جو شہادت میں پیش کیجاتی ہوں اور جنکا عدالت سشن یا ہائیکورٹ میں بھیجا جانا ضروری ہو (۷) اصل شہادت اوس شہادت کی تعریف کا کوئی جزو نہیں بناتی جو ایکٹ ہذا میں دیگئی ہے کیونکہ جملہ صورتوں میں معلوم کنندہ گواہ خود عدالت ہوتی ہے۔ اور بصورت "شہادت مادی" کے جہانتک کہ گواہاں کی بیان کردہ ہو وہ بطور مناسب دستاویزات کی جماعت اول کی ذیل میں آتی ہے (۸) وہ اشیاء جو اسطرح سے پیش کیجاویں واقعات متعلقہ ہیں جنکو شہادت سے ثابت کیا جاتا ہے یعنے بذریعہ زبانی شہادت اون اشخاص کے جنکو اون کا علم ہے (۹) عدالت حکم دیسکتی ہے کہ اشیائے مذکور اوس کے ملاحظہ کے لئے پیش کیجاویں (۱۰) اس تعریف پر بوجہ نامکمل ہونیکے اعتراض کیا گیا ہے جہانتک کہ از روئے الفاظ مستعملہ کے اسمیں کل مواد داخل نہیں ہوتا جسپر کہ فیصلہ صاحب جج کا مبنی ہو سکے۔ لہذا جہانتک کہ بیان گواہ کا صرف شہادت ہے زبانی بیانات فریقین مقدمہ اور ملزم کے عدالت میں بطور اقبال یا اقرار یا بجواب سوالات حاکم عدالت کے (۱۱) اقبال منجانب شخص ملزم جو اوسکی اپنی ذات اور شریک ملزم (ملاحظہ ہو ایکٹ ہذا) پر موثر ہو اور مذکورہ بالا اصل شہادت اور وہ قیاسات جو گواہاں یا شہادت کے نہ پیش کرنیکی وجہ سے اخذ کئے جا سکتے ہوں جو کہ پیش کئے جاسکتے ہوں مطابق تعریف متذکرہ بالا کے شہادت نہیں ہیں (۱۲) مگر اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ یہ ضمن ایک تعریفی ضمن ہے اور کہ

---

(۱) قانون شہادت گڈیو صاحب صفحہ ۱۸۲ - (۲) رول ۱۲ - قاعدہ ۱۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء و دفعہ ۳۶۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری و ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ فوجداری صفحہ ۴۱،۴۳ و قانون شہادت بسٹ صاحب فقرہ ۲۱ - و قانون شہادت فیلڈ صاحب صفحہ ۵۰ و لا رپورٹ کامن پلیز جلد اول صفحہ ۵۳۵ (۳) و ٹائلر اسٹوکس کوڈ صفحہ ۸۵۲ (۴) رول ۹ آرڈر ۲۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۶۳ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۵۱ - و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۹۲۰ (۵) دفعہ ۲۹۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری و ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۵۹ فوجداری کلکتہ لا رپورٹ جلد اول صفحہ ۴۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۸۶۹ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۷۹ (۷) دفعہ ۲۱۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۸) دیباچہ جج اسٹیفن صاحب صفحہ ۱۵ (۹) قانون شہادت نارٹن صاحب صفحہ ۹۵ (۱۰) ملاحظہ ہو دفعہ ۶۰ ایکٹ ہذا۔ (۱۱) دفعہ ۱۶۵ ایکٹ ہذا۔ (۱۲) دفعہ ۱۱۴ تمثیل (ز) ایکٹ ہذا۔

واضعان قانون اس کے ذریعہ صرف واضح کرتے ہیں کہ اس سے کیا کچھ مراد ہے جہاں کہیں کہ لفظ "شہادت" کا ایکٹ میں استعمال کیا گیا ہے (۱) اس تعریف پر ذیل کی تعریف "مثبتہ" کے ساتھ ملا کر غور کیا جانا چاہیئے (۲) لہذا نتیجہ یہ ہے کہ اگر ایک واقعہ متعلقہ ثابت کیا جائے اور قانون یہ اجازت دے کہ اوسپر غور کیا جائے یعنے کسی خاص غرض کے لئے یا برخلاف اون اشخاص کے جنکو ایک خاص حیثیت حاصل ہے تو واقعہ زیر بحث غرض مذکور کے لئے یا برخلاف اشخاص مذکور کے شہادت ہے گو کہ واضعان قانون نے نتیجہ کو ان الفاظ میں ظاہر نہیں کیا اور بباعث ہونے شہادت کے اسکو اوسیطرح استعمال کیا جانا چاہیے جس طرح کہ کوئی اور شئے استعمال کیجاتی ہے جو کہ "شہادت" ہے (۳) اسطرح سے زبانی اقبال عدالت میں اور نتیجہ مقامی تحقیقات مرجوعہ منصف کا ایک معاملہ روبرو عدالت ہے جسپر کہ غور کیا جا سکتا ہے (۴) اور اقبال شخص قیدی کا جو اور دیگر شخص کے برخلاف ہو جسپر کہ اوسی جرم کا الزام لگایا گیا ہو جبکہ حسب ضابطہ ثابت کیا جائے بطور شہادت برخلاف ہر دو کے قابل پذیرائی ہے (۵) نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۵ نسبت شہادت واقعات تنقیحی اور واقعات متعلقہ کے دفعات ۵۹ و ۶۰ نسبت شہادت زبانی کے اور نسبت اوس کے بلاواسطہ ہونیکے دفعہ ۶۰ و دفعات ۶۱ لغایت ۹۰ نسبت شہادت دستاویزی کے دفعات ۹۱ لغایت ۱۰۰ نسبت اخراج شہادت زبانی بذریعہ شہادت دستاویزی کے۔ دفعہ ۱۱۴ (ز) نسبت شہادت قابل پیش کرنیکے لیکن جو پیش نہ کیگئی ہو۔ دفعات ۱۳۵ لغایت ۱۶۶ نسبت پیش کرنے اور اوس کے اثر کے اور دفعہ ۱۱۸ لغایت ۱۶۶ نسبت گواہاں کے دفعہ ۱۶۷ نسبت بیضابطہ اقبال او نامنظوری شہادت کے۔ نسبت معنے "شہادت بغرض جانے روبرو جوری کے" ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۱۴۴ - نسبت رائے جوری بخلاف شہادت کے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۴۵۹

شہادت جو کمیشن کے ذریعہ لیگئی ہو کب شہادت بمقدمہ ہوتی ہے

جب کمیشن کی تعمیل حسب ضابطہ ہو جائے تو وہ معہ اوس شہادت کے جو اوس کے بموجب لیگئی ہو عدالت صادر کنندہ کمیشن میں واپس کیا جائیگا اور وہ جزو مسل ہوگی اور اوس مقدمہ میں بطور شہادت بلا رضامندی اوس فریق کے جسکے خلاف وہ دیگئی ہو پڑھی نہ جائیگی الا بصورت ہائے مندرجہ قاعدہ ۸ - آرڈر ۲۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء کے لیکن وہ شہادت جو بذریعہ کمیشن کسی سابقہ تجویز میں لیگئی ہو شہادت مقدمہ میں نہ ہو سکیگی (۶)

شہادت بلاواسطہ اور شہادت واقعاتی

ازاں بعد شہادت دو اقسام میں منقسم کیگئی ہے یعنے شہادت بلاواسطہ

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۹۲ - اجلاس کامل (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۹۹ و جلد ۴ صفحہ ۴۹۲ - (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۹۲ رائے جیکسن صاحب جسٹس (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۶۶ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۸۳ بحوالہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۶ و جلد ۵ صفحہ ۴۵۹ و دفعہ ۳۰ - ایکٹ ہذا (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۵۶۶ و جلد ۳۵ صفحہ ۲۸ و جلد ۲ صفحہ ۵۹۱ -

اور شہادت واقعاتی "شہادت بلاواسطہ" گواہی ایک گواہ کی نسبت موجودگی یا عدم موجودگی ایک خاص واقعہ یا واقعات زیر تنقیح کے ہوتی ہے۔ لیکن اس تعریف کو اوس تعریف سے نہ ملا دینا چاہئے جو کہ دفعہ ۶۰۔ ایکٹ ہذا میں استعمال کیگئی ہے جسمیں کہ شہادت واقعاتی شامل ہے (۱) موخرالذکر معنوں میں شہادت واقعاتی ہمیشہ بلاواسطہ ہونی چاہئے یعنے وہ واقعہ جس سے کہ موجودگی واقعہ تنقیحی کی مستنبط کیجاتی ہے بذریعہ شہادت بلاواسطہ کے ثابت کیاجانا چاہئے (۲) بعض اوقات بجائے "واقعاتی شہادت" کے الفاظ "قیاسی شہادت" استعمال کئے گئے ہیں۔ لیکن وہ بلحاظ جنس اور قسم کے مختلف ہے (۳) عام طور پر بلحاظ قابل ادخال ہونیکے ہر دو یعنے شہادت واقعاتی اور شہادت بلاواسطہ یکساں ہیں (۴) لیکن شہادت بلاواسطہ بدرجہ اول ہوتی ہے۔ اگر واقعات باہم ایک دوسرے سے اسطرح سے ملے جلے ہوں کہ اون سے جوری کے دل میں ملزم کا جرم ثابت ہوتا ہو اور وہ واقعات بھی تعداد میں زیادہ اور بہت مضبوط ہوں تو شہادت واقعاتی شہادت بلاواسطہ سے زیادہ قابل اطمینان ہوتی ہے۔ جبکہ ثبوت بلاتردید بہت سے واقعات سے پیدا ہوتا ہو جنکی بابت ہمکو کسیطرح سے ثابت نہ ہوسکتا ہو کہ ایک امر کے متعلق فریبانہ طور پر اکٹھے کئے گئے ہیں تو وہ بعض حالات میں شہادت بلاواسطہ ہو سکتا ہے لیکن واقعاتی نوعیت کی شہادت کبھی بھی بحال نہیں رکھی جاسکتی بجز اوس صورت کے جہانکہ شہادت بلاواسطہ اور اس لئے ایک اعلیٰ نوعیت کی حاصل نہ ہوسکتی ہو (۵) چونکہ ہم کو واقعات کا علم گواہان کے ذریعہ سے ہوتا ہے اسلئے امر واقعہ کی سچائی گواہ کی سچائی پر منحصر ہے (۶) پس شہادت چھ قسم پر منقسم ہوتی ہے۔ جسکی تفصیل ذیل کے شجرہ سے بخوبی معلوم ہوتی ہے۔ جو سید محمود صاحب نے اپنے شرح قانون شہادت میں دیا ہے

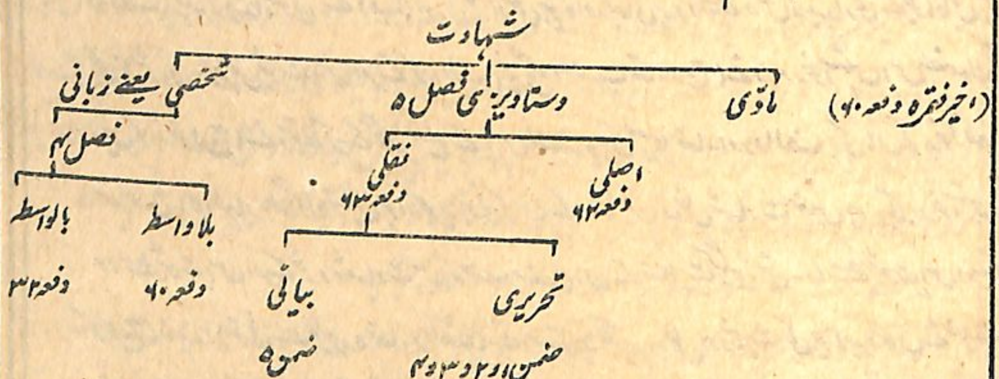

ان اقسام شہادت میں سے شہادت مادّی کا نام اس ایکٹ میں نہیں پایا جاتا البتہ دفعہ ۶۰ کے فقرہ اخیر میں

---

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۔ (۲) دیباچہ اسٹیفن صاحب صفحہ ۱۵ و قانون شہادت بسٹ صاحب فقرات ۲۹۳ لغایت ۲۹۵ (۳) قانون شہادت سید امیر علی و ووڈراف صاحبان (۴) قانون شہادت بسٹ صاحب فقرہ ۲۹۴

(۵) شرح قانون شہادت سید امیر علی و ووڈراف صاحب (۶) قانون شہادت فلپ صاحب صفحہ ۱۶۹، ۱۷۰۔

ضمنی طور پر اس کا ذکر ہے۔ شخصی شہادت اور زبانی شہادت ایک چیز ہے۔ لفظ شہادت بالواسطہ بھی جسکو سُنی سنائی شہادت کہنا چاہیئے اس ایکٹ میں مستعمل نہیں ہوا ہے۔ مگر جو شہادت کہ حسب منشاء دفعہ ۳۲ قابل دخال قرار دیگئی ہے وہ فی الحقیقت شہادت بالواسطہ ہے۔

زبانی شہادت ہمیشہ بلاواسطہ لیجاتی ہے (دیکھو دفعہ ۶۰) سوائے چند محدود حالتوں کے (دیکھو دفعہ ۳۲) دستاویزی شہادت بھی ہمیشہ اصلی ہونی چاہیئے۔ (دیکھو دفعہ ۶۴ و ۹۱) سوائے خاص صورتوں کے (دیکھو دفعہ ۶۵ و تشریح ۳ دفعہ ۹۱۔) ❊

ہندوستان کا قانون شہادت جسطرح کہ وہ ایکٹ شہادت ہند نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء کے احکام میں درج ہے اس تمیز کا کچھ ذکر نہیں کرتا جو ثبوت صریح اور ثبوت غیر صریح کے مابین ہے جسے اکثر اتفاقی شہادت کا ثبوت کہا جاتا ہے۔ یہ مسئلہ جسمیں یہ امر واقعہ کہ جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے یا دیگر الفاظ میں بنار جرم غیر صریح ثبوت سے قائم نہیں ہو سکتا یعنی احتمالیہ یا اتفاقی شہادت سے کیونکہ ثبوت کا ایسا طریق صرف مجرم قرار دینے کو قابل پذیرائی ہوتا ہے۔ ایسا مسئلہ ہے جو انگلستان یا ہندوستان کے قانون کے جسطرح کہ وہ اب جاری ہے درست اظہار کے طور پر قبول نہیں کیا جا سکتا (۱) چند بیانات کی تفصیل میں جو کسی گواہ سرکاری نے اثنار تجویز میں کئے ہوں مطابقت کلی ہونا ایسی شہادت تائیدی نہیں ہے کہ جو عموماً اس غرض سے مطلوب ہے کہ کسی خاص قیدی کی نسبت تجویز ثبوت جرم بلا اندیشہ کیجائے اقبالی قیدیوں کے بمقابلہ ان کے ساتھی قیدیوں کے جو بوقت کئے جانے اقبال کے حاضر نہ ہوں ایسی شہادت تائیدی بیان گواہ سرکاری کی نہیں ہے کہ جسکی بنار پر ثبوت جرم دیگر قیدیاں کا جائز ہو۔ (۲)

(الف) پسر زمیندار متوفی نے (ب) اور (ج) اسکی بیوہ اور بھائی پر واسطے دخل زمینداری کے جو نا قابل تقسیم تھی نالش کی۔ بغرض ثبوت اس امر کے کہ (الف) غیر صحیح النسب تھا۔ (ج) نے دو درخواستیں اس مضمون کی دیں کہ اُنکو (ج) نے دستخط کر کے کلکٹر ضلع کے پاس سنہ [illegible]ء میں بھیجا تھا۔ اور (الف) کی ماں کو مدخولہ لکھا تھا (ج) کا اظہار بطور گواہ نہیں ہوا۔ تجویز ہوئی کہ ان کے مضامین داخل شہادت نہیں ہیں بلکہ درخواستیں واسطے ثبوت اس امر کے خود شہادت ہیں کہ حسب مندرجہ ان کے شکایت کیگئی تھی۔ واسطے ثبوت اس امر کے کہ (ج) زمیندار متوفی سے علیحدہ تھا۔ (الف) نے دستاویز تقسیم داخل اور ثابت کی جو نامبردگان نے نسبت جائداد منقولہ اور ایک مکان کے تحریر کی تھی اور جو اسطرح تقسیم ہوئی ہے۔ "صرف بذریعہ رشتہ داری کے تعلق رہیگا لیکن ہمارے درمیان میں کوئی تعلق روپیہ کا نہ رہیگا"۔ تجویز ہوئی کہ دستاویز کے رو سے تقسیم جزوی عمل میں آئی۔ اور آخر ضمن استحقاق شرکار واقع جائداد قابل تقسیم متذکرہ دستاویز سے متعلق ہے۔ اور غیر قابل تقسیم کے

---

(۱) پنجاب ریکارڈ فوجداری نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۸۸ء (۲) انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۹۷۰۔

حق جانشینی کی نسبت بطور دست برداری کے موثر نہیں (۱)

اثبات واقعہ "واقعہ کا اثبات" اوس صورت میں کہا جائیگا جبکہ امورات پیش شدہ پر غور کرنیکے بعد عدالت کو اوس کے موجود ہونیکا باور ہو یا یہ خیال کرے کہ اس کا وجود اس نہج پر امکان رکھتا ہے کہ اس خاص مقدمہ کیصورت میں کسی شخص محتاط کو اوس کے موجود ہونیکے قیاس پر عمل کرنا چاہیئے۔

اس تعریف میں یہ امر قابل غور ہے کہ واضعان قانون نے لفظ شہادت کا استعمال نہیں کیا بلکہ حالات (امورات) پیش شدہ کا لفظ استعمال کیا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ علاوہ اون امور کے جو حسب دفعہ ۳۔ ایکٹ ہذا شہادت کی تعریف میں داخل ہیں امورات پیش شدہ میں وہ امور بھی شامل ہیں۔ مثلاً اگر عدالت کے روبرو کوئی زبانی اقبال کیا جائے تو گو وہ حسب تعریف شہادت مندرجہ دفعہ ۳۔ ایکٹ ہذا شہادت نہیں ہے۔ تاہم عدالت اسپر غور کریگی یا حسب دفعہ ۳۹۲ ضابطہ دیوانی جو معائنہ موقعہ عدالت کرے اور معائنہ سے جو امور متعلق مقدمہ اس کے روبرو پیش ہوں وہ شہادت کی تعریف میں داخل نہیں ہیں لیکن واقعہ مثبتہ کی تعریف میں داخل ہونگے۔ (دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۶۶ و جلد ۴ صفحہ ۴۹۲)۔

ممکن ہے کہ مقدمات قتل پشاور میں کارروائی کرنے میں مادہ شک کم محسوس قسم کا ہو جو اکثر بروقت تجویز شہادت پٹھانان ضلع پشاور بوجہ اونکی بدخوئی کے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اصل جرم مجرم میں بالکل جھوٹ جرم برخلاف بیگناہ اشخاص کے اضافہ کرتے ہیں لیکن وہ اس قسم کا شک نہیں جس سے عدالت کو چاہیئے کہ شخص ملزم کو بری کرے۔ درجہ تیقن کا جسپر قبل اس کے کہ کہا جاوے کہ کوئی امر واقعہ ثابت ہوا ہے وہ ہے جو دفعہ ۳۔ ایکٹ شہادت میں بیان کیا گیا ہے۔ (۲) دیکھو نمبر ۲۹ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۷۶ء فوجداری زیر دفعہ ۳۔ ایکٹ ہذا۔ شہادت کے ذریعہ سے ثبوت حاصل ہوتا ہے

استرداد واقعہ "واقعہ کا استرداد" اوس صورت میں کہا جائیگا جبکہ عدالت امورات پیش شدہ پر غور کرنیکے بعد یہ باور کرے کہ اس واقعہ کا وجود نہیں ہے یا یہ خیال کرے کہ اس کا انعدام ایسا امکان رکھتا ہے کہ اس خاص مقدمہ کیصورت میں کسی شخص محتاط کو اوسکے موجود ہونیکے قیاس پر عمل کرنا چاہیئے

لفظ "استرداد" صرف دفعہ ہذا اور دفعہ ۴ میں استعمال کیا گیا ہے۔

واقعہ غیر مثبتہ "واقعہ غیر مثبتہ" اوس وقت کہا جائیگا جبکہ نہ اوس کا اثبات ہو نہ استرداد۔

لفظ "شہادت" اور لفظ "ثبوت" کو عوام الناس کو مخلوط کر دیتے ہیں اور دونوں کو ایک ہی شئے تصور کرتے ہیں لیکن جو لوگ منطق سے واقف ہیں انکو یہ بات بآسانی معلوم ہوگی کہ ان دونوں اصطلاحوں میں بڑا فرق ہے شہادت علت ہے اور ثبوت معلول۔ یا دوسرے لفظوں میں شہادت سبب ہے اور ثبوت مسبب یعنے شہادت

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۳ پاروتی بنام ہر دلائی (۲) پنجاب ریکارڈ نمبر ۳۲ سنہ ۱۸۷۶ء فوجداری۔

وسیلہ ہے اور ثبوت اس کا نتیجہ۔ پس ایکٹ ہذا میں جو فرق مابین اثبات واقعہ و استرداد واقعہ اور واقعہ غیر مثبتہ کے بیان ہوا ہے بآسانی معلوم ہوگا۔ منطق کے جاننے والے کو یہ بات بآسانی سمجھ میں آوےگی کہ درحقیقت اثبات واقعہ اور استرداد واقعہ ایک ہی چیز ہے کیونکہ کسی واقعہ کا مثبت ثابت کرنا اور منفی ثابت کرنا ایک ہی طریقہ پر ہوتا ہے مثلاً جب یہ ثابت کر دیا جاوے کہ (الف) زید ہے تو یہ بھی لازمی طور پر ثابت ہوگیا کہ (الف) غیر زید نہیں ہے۔ جو فرق کہ تینوں اصطلاحات متذکرہ بالا میں ایکٹ ہذا نے قرار دیا ہے وہ یہ ہے :-

۱۔ جب رجحان طبیعت اپنی غایت کو نسبت وجود کسی واقعہ کے پہونچ جاوے تو واقعہ مثبتہ ہے۔ اور ۲۔ جب وہ رجحان اپنی غایت کو نسبت عدم کسی واقعہ کے پہونچ جاوے تو وہ واقعہ مستردہ ہے۔ اور ۳۔ جب وہ رجحان غایت تک نہ پہونچے تو واقعہ غیر مثبتہ ہے۔ مثلاً یہ امر تنقیح طلب ہے کہ آیا زید مر گیا ہے یا نہیں۔ پس اگر پورے طور پر یہ ثابت ہو جاوے کہ زید کو چند شخصوں نے دفن کیا تھا تو ایسی صورت میں موت زید کی واقعہ مثبتہ ہے۔ اور اگر زید عدالت میں زندہ موجود ہو تو ایسی صورت میں موت زید واقعہ مستردہ ہے۔ اور اگر زید کی نسبت چند برس سے کسی نے کچھ نہ سنا ہو کہ کہاں ہے، تو ایسی صورت میں موت زید واقعہ غیر مثبتہ ہے۔ اس تمثیل میں اگر امر تنقیح طلب یہ ہوتا کہ زید زندہ ہے یا نہیں اور موت کے نقیض کو واقعہ فرض کیا جاوے تو صورت اول میں یعنے زید کے دفن ہونے سے زندہ ہونا زید کا واقعہ مستردہ ہوگا اور دوسری صورت میں یعنی زید کے عدالت میں موجود ہونے سے اسکا زندہ ہونا واقعہ مثبتہ ہو جاویگا۔ اور تیسری صورت میں یعنی اسکی کچھ خبر نہ سنی جانے سے زید کا زندہ ہونا واقعہ غیر مثبتہ رہیگا۔ اس صورت سے صاف ظاہر ہوگا کہ ایک ہی واقعات سے جس امر کا اثبات ہوتا ہے اسی سے اس کے نقیض کا استرداد ہوتا ہے۔ اور ایک ہی واقعات سے نقیضین غیر مثبتہ رہتی ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہوگا کہ اثبات اور استرداد نقیضین یعنے باہم مخالف ہیں اور واقعہ کا غیر مثبتہ ہونا ایک حالت ان دونوں سے مختلف ہے۔ اس قدر بحث سے یہ امر ظاہر ہے کہ یہ ممکن ہے کہ شہادت ہو اور ثبوت نہ ہو لیکن یہ ممکن نہیں کہ ثبوت ہو اور شہادت نہ ہو۔ مثلاً فرض کرو کہ ایک گلا کٹا ہوا آدمی پایا جاوے ایک ایسی جگہ پر کہ جدہر تھوڑا عرصہ پہلے ایک آدمی جاتا ہوا دکھائی دیا تھا اس آدمی کا اس طرف جانا شہادت اس کے قاتل ہونیکی ہے لیکن ہرگز ثبوت اس کے قاتل ہونیکا نہیں ہے (۱)

ثبوت یہ امر کہ ایک مبینہ واقعہ ایک واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ ہے یا نہیں عدالت اوسکی موجودگی سے کوئی نتیجہ اخذ نہیں کر سکتی تا وقتیکہ اوسکو اوسکی موجودگی کا یقین ہو اور یہ ظاہر ہے کہ عدالت کا یقین ایک خاص واقعہ کی موجودگی کی نسبت ایسی وجوہات پر مبنی ہونا چاہئے جنکا تعلق اور واقعہ ہمراہ غرض اور نوعیت اوس کارروائی سے بالکل بلاواسطہ ہو جسمیں کہ اوسکی موجودگی تجویز کیجاتی ہے۔ ثبوت جو ہر خاص مقدمہ میں بذریعہ جائز اور مناسب وسائل کے حسب اطمینان عدالت اہم واقعات تنقیحی کے قائم کرنیوالا خیال کیا جاتا ہے اس میں حسب ذیل باتوں سے اثر پڑتا ہے :-

---

(۱) شرح شہادت سید محمود صاحب۔

(الف) شہادت یا بیانات گواہاں - اقبالات - اقرارات فریقین اور دستاویزات کا پیش کیا جانا (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۹۲ - (ب) قیاس (۲) جوڈیشل نوٹس (۳) معائنہ یعنے شہادت کے حاصل کرنے میں بجائے کانوں کے آنکھوں کا استعمال کرنا (۴) نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۶۰۔ ایکٹ ہذا جیسی کہ صورت بروقت ملاحظہ وضع گواہاں (۵) تحقیقات موقع (۶) یا ملاحظہ اوزارات جو ارتکاب جرم کے لئے استعمال کئے گئے ہوں (۷)، کے ہوتی ہے - تجویز واقعات میں صحیح سوال یہ نہیں ہوتا کہ آیا ممکن ہے یا نہیں کہ شہادت جھوٹی ہو بلکہ یہ ہوتا ہے کہ آیا اوسکی سچائی کے متعلق کافی اغلبیت موجود ہے یا نہیں یعنے کہ آیا واقعات جائز اور قابل اطمینان شہادت کے ساتھ ثابت کئے گئے ہیں - جبکہ کافی شہادت ایک واقعہ کی ہو تو اوس کے ثبوت کے متعلق یہ کوئی اعتراض نہیں کہ زیادہ شہادت پیش کیجا سکتی تھی (۸)۔

امورات پیش شدہ روبرو عدالت امورات پیش شدہ روبرو عدالت میں وہ امورات شامل ہیں جو تعریف "شہادت" مندرجہ دفعہ ۳ کی ذیل میں نہیں آتے - لہذا اس امر کے تجویز کرنے میں کہ علاوہ "شہادت" حسب مراد ایکٹ ہذا کے شہادت کیا ہے - تعریف "شہادت" کو تعریف "اثبات واقعہ" کے ساتھ ملا کر پڑھنا چاہیئے - لہذا یہ ظاہر ہوگا کہ واضعان قانون نے ارادتاً لفظ "شہادت" کو تعریف ہذا میں استعمال کرنے سے اجتناب کیا ہے بلکہ اوس کے بجائے الفاظ "امورات پیش شدہ روبرو عدالت" استعمال کئے ہیں - بطور تمثیل ایک امر واقعہ عدالت میں زبانی طور پر تسلیم کیا جا سکتا ہے - تعریف لفظ "شہادت" میں جیسی کہ ایکٹ ہذا میں کیگئی ہے اقبال داخل نہ ہوگا مگر تاہم وہ ایک ایسا امر ہے جس پر کہ عدالت جسکے کہ روبرو اقبال مذکور کیا گیا ہے بغرض تجویز کرنے اس امر کے غور کریگی کہ آیا وہ خاص واقعہ ثابت کیا گیا ہے یا نہیں - اسیطرح نتیجہ تحقیقات موقعہ پر بھی عدالت کو غور کرنا ضروری ہے گو کہ وہ حسب تعریف مندرجہ ایکٹ ہذا "شہادت" نہیں ہے (۹) فیصلہ اسباب کا اون واقعات پیش آمدہ روبرو عدالت پر مبنی ہونا چاہیئے جو جملہ شہادت اور ممکنات مقدمہ پر غور کرکے واقعات متعلقہ قرار دیئے گئے ہیں اور حسب ضابطہ ثابت کئے گئے ہوں (۱۰) حاکم عدالت بدوں اس کے کہ اپنی شہادت بطور

---

(۱) ملاحظہ ہوں دفعات ۳ و ۵ لغایت ۵۵ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ متعلق ثبوت زبانی و دفعات ۶۰ لغایت ۱۰۰ متعلق ثبوت دستاویزی و دفعہ ۱۵۷ متعلق بیانات سابقہ و دفعہ ۱۵۸۔ ایکٹ ہذا متعلق بیانات زیر دفعات ۳۲ و ۳۳ (۲) ملاحظہ ہوں دفعات ۴ و ۷۹ لغایت ۹۰ و ۱۱۲ لغایت ۱۱۴۔ ایکٹ ہذا۔ (۳) ملاحظہ ہوں دفعات ۵۶ و ۵۷۔ ایکٹ ہذا - (۴) قانون شہادت وہارٹن صاحب دفعہ ۳۴۵ و بسٹ صاحب صفحہ ۵۰ - (۵) رول ۱۲ - آرڈر ۱۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبرہ سنہ ۱۹۰۸ء و دفعہ ۳۶۳ و مجموعہ ضابطہ فوجداری (۶) رول ۹۔ آرڈر ۲۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۶۳ (۷) دفعہ ۶۰۔ ایکٹ ہذا و دفعہ ۲۱۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری۔ (۸) موریس انڈین اپیلز جلد ۹ صفحہ ۵۰۶ - (۹) رائے مسٹر صاحب جسٹس مندرجہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۶۶ و نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۹۲ (۱۰) دفعہ ۱۶۵۔ ایکٹ ہذا و ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۳ و قانون شہادت فیلڈ صاحب صفحہ ۴۸۔

گواہ کے وے اپنے ذاتی علم متعلق خاص واقعات کو مقدمہ میں درج نہیں کرسکتا (۱) عدالت کو اوس بات پر لحاظ کرنے سے اجتناب کرنا چاہیئے جو بصحت تعبیر شہادت نہیں ہے (۲)

ثبوت بمقدمات دیوانی و فوجداری

بعض احکام قانون شہادت فوجداری تجاویز سے مخصوص ہیں چنانچہ احکام متعلق اقبالات (۳) چالچلن (۴) فریقین کی ناقابلیت بطور گواہ کے (۵) لیکن علاوہ ان کے دیوانی اور فوجداری مقدمات میں قواعد شہادت یکساں ہیں (۶) لیکن دیوانی اور فوجداری کارروائیات میں اثر شہادت کے متعلق بہت قوی اور تمیز فرق ہے (۷) دیوانی میں اغلبیت کی محض زیادتی کافی ہوتی ہے حالانکہ فوجداری میں جرم کا کیا جانا اس حد تحقیق تک پہونچنا ضروری ہے جس پر عدالت بلا کسی قسم کے معقول شک و شبہ کے یقین کرسکے یہ استغاثہ کا کام ہے کہ ملزم کا قصور تا حد اطمینان جوری ثابت کریے کیونکہ شک کا فائدہ ملزم کو ملتا ہے۔ فوجداری کارروائیات میں سوال صرف یہ نہیں ہوتا کہ آیا قرار واقعی انصاف کیا گیا ہے بلکہ یہ ہوتا ہے کہ آیا انصاف مطابق قانون کے کیا گیا ہے یا نہیں (۸) فوجداری کارروائیات ناقص ہوتی ہیں الا اوس صورت میں کہ وہ مطابق طریقہ مقررہ قانون کے کیگئی ہوں۔ اور اگر قرار واقعی طور پہ ناقص ہوں تو نقص مذکور بذریعہ دست برداری یا رضامندی شخص ملزم کے اصلاح پذیر نہ ہوگا (۹) اور اون کا عین مطابق قانون کے ہونا ضروری ہے (۱۰) لیکن ملاحظہ ہوں دفعات ۵۲۹ لغایت ۵۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری۔

فوجداری مقدمات میں عام قواعد متعلق ثبوت کے

فوجداری مقدمات میں ثبوت کے متعلق عام قواعد حسب ذیل ہیں :-

(۱) بار ثبوت ہر امر کا جو شخص ملزم کے برخلاف الزام ثابت کرنے کے لئے ضروری ہے استغاثہ پہ ہوتا ہے۔ ہر شخص کو از روئے قانون بلا قصور متصور کیا جاتا ہے تا وقتیکہ اوس کے مخالف ثابت کیا جاوے۔ لہذا کسی شخص کا مجرم ہونا ہرگز قیاس نہیں کیا جاسکتا (۱۱)۔ (۲) شہادت ایسی ہونی چاہیئے جو

---

(۱) لا رپورٹ انڈین اپیلز جلد ۳ صفحہ ۲۸۸ و مورس انڈین اپیلز جلد ۱ صفحہ ۲۱۳ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۱۸ و جلد ۲۳ صفحہ ۹ و جلد ۱۴ صفحہ ۱۸ فوجداری و دفعہ ۲۹۴ مجموعہ ضابط فوجداری و ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۱۹۰۔ (۲) شرح قانون شہادت سید امیر علیصاحب زیر دفعہ ۳۔ (۳) دفعات ۲۴ لغایت ۳۰۔ (۴) دفعات ۵۳ و ۵۴ (۵) دفعہ ۱۲۰ (۶) شرح قانون شہادت سید امیر علی صاحب زیر دفعہ ۳ (۷) قانون شہادت بسٹ صاحب فقرہ ۹۵۔ (۸) شرح قانون شہادت سید امیر علی صاحب زیر دفعہ ۳۔ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۳ و جلد ۶ صفحہ ۸۳ و جلد ۱۶ صفحہ ۹۶ (۱۰) لا رپورٹ کوئنس بنچ ڈویزن جلد ۳ صفحہ ۷۳۰، ۵۷۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۱۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۱۰ و جلد ۱۰ صفحہ ۴۹۳ و ۴۹۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۳ لغایت ۲۷۔ (۱۱) شرح قانون شہادت سید امیر علیصاحب زیر دفعہ ۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۱۶۴۔

اخلاقی درجہ تحقیق کی حد تک شخص ملزم کے قصور کے متعلق کوئی معقول اشتباہ نہ رہنے دے (۱) (۳) اگر ملزم کے قصور کے متعلق کسی قسم کا معقول اشتباہ ہو تو وہ بری ہونیکا مستحق ہے (۲)، (۴) امر واقعہ جرمانہ کا ثبوت صریح اور غیر مشتبہ ہونا چاہیئے (۳)، (۵) نتیجہ قصور کے جائز ٹھہرانے کے لئے قصور وار ٹھہرانے والے واقعات ملزم کی بیگناہی کے مخالف ہونے چاہیئے اور کہ علاوہ قصور ملزم کے اونکی کوئی اور معقول تشریح نہ کیجا سکتی ہو (۴)، نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۹ جہانکہ قاعدہ ہذا پسند کیا گیا ہے۔

اپیلہائے دیوانی و فوجداری

جبکہ اپیل سوال امر واقعہ پر ہو تو عدالت اپیل کو ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ مقدمہ کو مکرر سماعت کرے اور امورات روبرو صاحب جج پر مکرر غور کرنا چاہیئے ساتھ ایسے دیگر امورات کے جنکے داخل کئے جانیکے متعلق وہ فیصلہ کرے۔ عدالت کو یہ نہیں چاہیئے کہ فیصلہ زیر اپیل کو نظر انداز کر دے بلکہ اوسکو چاہیئے کہ اوسپر محتاط طور پر غور کرے اور امورات متعلقہ کو وزن کرکے اسمیں فیصلہ دے۔ بیانات گواہانکے وزن کرنے میں اوسکو صاحب جج کے ریمارکس متعلق وضع اور طریقہ گواہان کو صحیح سمجھنا چاہیئے (۵) لیکن کئی ایک دیگر امورات ایسے بھی ہونے ممکن ہیں جن سے ثابت ہو سکتا ہے کہ آیا بیان مذکور قابل اعتماد ہے یا نہیں چنانچہ ایسی صورت میں عدالت اپیل فیصلہ صاحب جج متعلق امور واقعہ سے اختلاف کر سکتی ہے گو کہ عدالت مذکور نے خود گواہان کو نہیں دیکھا (۶) اپیل فوجداری میں جہانکہ سوالات متعلق امر واقعہ زیر غور ہوں عدالت کو اس امر پر خیال کرنا چاہیئے کہ آیا تجویز ثبوت جرم صحیح ہے یا نہیں اور یہی فرق اپیل دیوانی و فوجداری میں ہے اپیل دیوانی میں عدالت کو قبل اس کے کہ عدالت ماتحت کی قرارداد متعلق امر واقعہ کو منسوخ کرے اس امر کا یقین ہو جانا چاہیئے کہ قرارداد عدالت ماتحت غلط ہے (۷) اگر شہادت قلمبند شدہ سے عدالت کا اسبارہ میں اطمینان نہ ہو کہ قیدی صحیح طور پر مجرم قرار دیا گیا ہے تو اوسکو بری کر دینا چاہیئے (۸) عدالت اپیل پر اوسیطرح لازم ہے جیسطرح کہ عدالت ماتحت پر ہے کہ شہادت اندرونی و خارجی کا اچھی طرح سے امتحان کرے (۹)

---

(۱) قانون شہادت بسٹ صاحب فقرہ ۴۴۰ - (۲) قانون شہادت بسٹ صاحب فقرہ ۴۴۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۳ و ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۵ صفحہ ۹۰ (۳) قانون شہادت بسٹ صاحب فقرہ ۴۴۴ و ۴۱۴ و قانون شہادت ولسن صاحب صفحہ ۱۹۹ لغایت ۲۰۲ (۴) قانون شہادت ولسن صاحب صفحہ ۸۸ و بسٹ صاحب فقرہ ۴۵۱ (۵) ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۲ صفحہ ۱۳ - (۶) رائے جارنس صاحب جسٹس مندرجہ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ شارٹ نوٹس صفحہ ۱۳۲ (۷) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۵۳ و ۳۵۷ و جلد ۲۳ صفحہ ۳۴۷ و ۳۴۹ (۸) ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۳ فوجداری و جلد ۱۷ صفحہ ۵۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۱۱ - (۹) ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۱۷ صفحہ ۵۹-

قیاس اختیاری **دفعہ ۴**۔ جہاں ایکٹ ہذا میں یہ مرقوم ہے کہ عدالت ایک امر واقعہ کو قیاس کرے وہاں اُسکو اختیار ہے کہ اس امر واقعہ کو امر مثبتہ تصور کرے اِلّا اُس حالت میں اور اوس وقت تک کہ اوس کا استرداد ہو یا اوسکو جائز ہے کہ اوس کا ثبوت طلب کرے۔

قیاسات کی نسبت دیکھو دفعہ ۷۹ تا ۹۰۔ ایکٹ ہذا۔ دفعات ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۹۰ و ۱۱۴ میں قیاس اختیاری کا ذکر ہے۔

قیاس لازمی جہاں ایکٹ ہذا میں یہ ہدایت ہے کہ عدالت کو امر واقعہ پر قیاس کر لینا لازم ہے تو اُسے لازم ہے کہ اوس امر واقعہ کو مثبتہ تصور کرے اِلّا اوس حال میں اور اوس وقت تک کہ استرداد ہو۔

دفعات ۷۹، ۸۰، ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۹ و ۱۰۵ میں قیاسات لازمی کا ذکر ہے۔

ثبوت قطعی جہاں ایک امر واقعہ از روئے ایکٹ ہذا کے دوسرے امر واقعہ کا ثبوت قطعی قرار دیا گیا ہے، وہاں عدالت کو لازم ہے کہ ایک امر واقعہ کے ثبوت پر دوسرے کا اثبات تصور کرے اور عدالت اوس کے ابطال کے لئے شہادت کے پیش کئے جانیکی اجازت نہ دیگی۔

اِس قانون کے مسودہ کی اس فصل میں ایک یہ دفعہ قائم ہوئی تھی :-

”عدالت کو چاہیئے کہ معاملات واقعاتی میں اُمور مفصلۂ ذیل کے استدلال سے اپنی رائے قائم کرے۔

(۱) اُس شہادت سے جو واقعات معینہ کے وجود کی بابت پیش کیجائے۔

(۲) اُن واقعات سے جنکا اثبات یا استرداد واقعات غیر مثبتہ کی بابت ہوا ہو۔

(۳) اُن گواہوں کی غیر حاضری سے یا اوس شہادت کی عدم موجودگی سے جسکا پیش کیا جانا ممکن تھا۔

(۴) اہالی مقدمہ اور گواہاں کے اقبال اور بیان اور چال چلن اور وضع سے اور عموماً مقدمہ کے حالات سے“ لیکن سلکٹ کمیٹی نے اس دفعہ کو داخل کرنے سے انکار کیا کیونکہ قیاسات سے یہ مقصد حاصل ہو سکتا تھا۔

اِس ایکٹ میں سوائے دفعہ ہذا کے کہیں تعریف قیاس کی نہیں لکھی گئی اور گو لفظ قیاس کئی جگہ مستعمل ہوا ہے لیکن ایکٹ کے الفاظ سے کوئی حاوی یا کافی تعریف اِس لفظ کی نہیں معلوم ہوتی۔ قیاس کی تعریف یہ ہو سکتی ہے۔ قیاس ایک رجحان ذہن نسبت وجود کسی واقعہ مثبتہ یا منفیہ کے اس قسم کا ہے جسکی صحت پر عمل کر سکیں بشرطیکہ کافی شہادت سے اس رجحان کے خلاف وجہ معلوم نہ ہو۔ قیاس دو قسم کے ہیں۔ اوّل قیاسات جو کہ ہر عدالت نسبت غالب یا غیر غالب ہونے واقعہ کے قائم کرتی ہے۔ دوم قیاسات جو کہ قانون نے نسبت واقعہ کے قائم کئے ہیں۔ اِس ایکٹ میں جہاں بنسبت قیاسات اختیاری عدالت کے ذکر لکھا ہے وہ اول قسم کے قیاسات ہیں اور جہاں قیاس کرنا لازمی لکھا ہے، وہ دوسری قسم کے قیاسات ہیں۔ بنسبت **ثبوت قطعی** کے صرف اس قدر بیان کرنا

ضروری ہے کہ ثبوت قطعی دراصل نہایت اعلےٰ درجہ کا قوی قیاس ہے جو کہ فی نفسہ کوئی ثبوت نہیں ہے لیکن قانون نے اس کو ثبوت کا مرتبہ عطا کیا ہے۔ پس تعریف ثبوت قطعی کی وہی ہے جو کہ قیاس کی تعریف اوپر بیان ہو چکی ہے صرف چند الفاظ ثبوت قطعی کی تعریف میں بدلے جاتے ہیں۔ ثبوت قطعی کی تعریف یوں ہو سکتی ہے۔ ثبوت قطعی ایسا ایک رجحان نسبت وجود کسی واقعہ مثبتہ یا منفیہ کے ہے جسکی صحت پر عمل کر سکیں اور وہ رجحان اس قدر وقعت رکھتا ہے کہ وہ بمنزلہ ثبوت کامل کے تصور کیا جاتا ہے۔ اور اس کے خلاف شہادت لینے کو قانون نے صاف منع کیا ہے۔ گو اصطلاح میں اسکو ثبوت قطعی کہتے ہیں لیکن قطع نظر الفاظ قانون کے ثبوت قطعی کو قیاس قطعی کہنا انسب ہوتا اور یہ امر قابل غور ہے کہ درحقیقت قیاس قطعی درجہ ثبوت کا رکھتا ہے۔

اس ایکٹ کی دفعات ۴۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ میں اور دفعہ ۱۱ قانون حلف (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ء) میں ثبوت قطعی کا ذکر ہے اور ان کے پڑھنے سے مثالیں ثبوت قطعی کی معلوم ہونگی۔ ثبوت قطعی اور مانع تقریر مخالف (جسکا ذکر دفعہ ۱۱۵ میں ہے) کسیقدر ایک دوسرے کے مشابہ ہیں اور ان کا اثر نسبت مانع ہونے ادخال شہادت کے یکساں ہوتا ہے باینہمہ ثبوت قطعی اور مانع تقریر مخالف میں بڑا فرق ہے جسکا ذکر آئندہ واضح طور پر کیا جاویگا۔ (۱)

قیاس متخیلہ دفعہ ۱۰۲ ضمن (۳) ایکٹ اسامیاں آگرہ عدالت مال میں بھی قطعی نہیں بلکہ اوسکی تردید بذریعہ شہادت باظہار اس امر کے ہو سکتی ہے کہ مدعی اوس جائداد پر کبھی بھی قابض نہیں ہوا جسکے متعلق منافعجات بارہ سالہ قبل از ارجاع نالش کا دعوی کیا گیا ہو اور مدعا علیہ نے صراحتاً مدعی کے استحقاق سے زائد از عرصہ مذکور سے انکار کر دیا ہو (۲) یا بذریعہ اوس شہادت کے جو اوس کے خلاف پیش کیگئی ہو (۳) لیکن الفاظ "اگر کسی نالش مرجوعہ میں احکام باب ۱۱۔ ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء مزارعت آگرہ میں مدعی ایسا قلمبند کیا جاوے کہ اوسکو حق مالکانہ حاصل ہے تو عدالت قیاس کریگی کہ اوسکو حق مذکور حاصل ہے" سے مراد یہ ہے کہ جہانتک کہ عدالت کا تعلق ہے عدالت کو بحق مدعی قیاس کرنا لازم ہے اور یہ مدعا علیہ کا ذمہ ہوگا کہ بذریعہ نالش دیوانی یہ ثابت کرائے کہ مدعی کو ایسا حق مالکیت حاصل نہیں ہے (۴) قانون انگلستان کا یہ قیاس کہ اگر وصیت کا موصی کے قبضہ میں ہونا سراغ لگایا جاوے اور وہ اوس کی وفات پر نہ نکلے تو سمجھا جائیگا کہ اوس نے وہ تلف کر دی ہے ہندوستان میں ایسا قوی نہ ہوگا جیسا کہ دیگر ملکوں میں ہے جہانکہ وصیت نامجات بہت احتیاط سے رکھے جاتے ہیں اور نہ ایسا قیاس ایسی حالت میں پیدا ہو سکتا ہے (۵) بیانات جو حلف پر دیئے گئے ہوں اگر اوسکی صحت کے متعلق تردید نہ کیجاوے تو قوی قیاس اسبات کا بہم پہونچاتے ہیں کہ جو کچھ بیانات مذکور میں مندرج ہے صحیح ہے۔ (۶)

---

(۱) شرح شہادت سید محمود صاحب (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۸۰ و جلد ۳ صفحہ ۸۵ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۸۸ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴۷۴ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۸ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۱۰

فصل (۲)۔ واقعات کا متعلق مقدمہ ہونا

باب ہذا نہایت ضروری ہے اور ایکٹ کا اصل حصہ ہے۔ اس میں واضعان قانون نے وہ صورتیں بیان کی ہیں جنمیں واقعات متعلق مقدمہ تصور ہوتے ہیں۔ پس یہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جب کبھی واقعات کی نسبت کوئی بحث ہوتی ہے یا کوئی رائے قائم کرنی ہوتی ہے تو اسکی نسبت مفصلہ ذیل سوالات ذہن میں گذرتے ہیں:-

اوّل۔ کیا وقوع پذیر ہوا۔ اور اوسکی نسبت کیا کیا گیا (دفعہ ۵ تا ۱۶)۔ **دوم**۔ اس واقعہ کی نسبت کیا کہا گیا (دفعہ ۱۷ تا ۳۹) **سوم**۔ عدالتوں نے اس واقعہ کی نسبت کیا تجویز کیا۔ (دفعہ ۴۰ تا ۴۴) **چہارم**:- اس واقعہ کی نسبت کیا خیال کیا گیا اور کیا خیال کیا جاتا ہے۔ (دفعہ ۴۵ تا ۵۱) **پنجم**۔ ان لوگوں کا جو اس واقعہ سے تعلق رکھتے ہیں کیا چال چلن ہے (دفعہ ۵۲ تا ۵۵)۔ جب تک کہ کوئی واقعہ ان پانچ امور میں سے کسی نہ کسی سے تعلق نہ رکھتا ہو تب تک وہ واقعہ متعلقہ نہیں قرار پا سکتا۔ گو یہ ممکن ہے کہ ایک ہی واقعہ دو تین امور سے متعلق ہو۔

باب ۲۔ ایکٹ شہادت میں بذریعہ کسی تمثیل یا کسی اور طرح مطابق دفعہ ۸۰ کے یا بطور ضمیمہ دفعہ مذکور کوئی صریح مثال نہیں ہے مگر باوجود اسکے یہ امر صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس امر تنقیح کے سلسلہ میں کہ آیا کسی گواہ نے ایک خالص بیانی شہادت دی تھی شہادت مرتبہ سررشتہ ایک امر متعلقہ مقدمہ ہے۔ (۱)

متعلق مقدمہ ہونا

جملہ شہادت کو منطقی طریق سے متعلق ہونا ضروری ہے یعنے کہ وہ قطعی طور پر ضروری ہو لیکن اوس کے قابل پذیرائی ہونے کے لئے اوس کا صرف منطقی طریق سے ہی متعلق ہونا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اوسکا قانونی طور پر بھی متعلق ہونا ضروری ہے۔ جملہ قابل پذیرائی شہادت متعلق مقدمہ ہوتی ہے لیکن جملہ متعلقہ شہادت قابل پذیرائی نہیں ہوتی۔ دفعات ۵ لغایت ۱۱ میں واقعات کے متعلق مقدمہ ہونیکے بارہ میں مفصل ذکر کیا گیا ہے باب ہذا میں الفاظ "متعلق مقدمہ ہونا" سے مراد یہ ہے کہ کچھ وزن ثبوت رکھتا ہو لیکن عنوان میں الفاظ مذکور سے مراد واقعات کا شہادت میں قابل پذیرائی ہونا ہے۔

واقعات جو بظاہر متعلق ہوں لیکن در اصل ایسے نہ ہوں

واقعات جو بظاہر غیر متعلق ہوں کسیقدر "دقت" پیدا کرتے ہیں۔ نہایت اہم واقعات جو بظاہر متعلق مقدمہ ہیں لیکن در اصل ایسے نہیں حسب ذیل ہیں:- (۱) بیانات متعلق واقعات جو اون اشخاص نے کئے ہوں جو بطور گواہان طلب نہ کئے گئے ہوں (سنی سنائی) (۲) معاملات جو واقعات تنقیحی کے مشابہ ہوں لیکن اون سے کوئی تعلق نہ رکھتے ہوں یعنے ایسے نتائج ایک معاملہ سے بر تعلق دوسرے کے ناخذ کرنے چاہئیں جو بالخصوص اوس سے کوئی تعلق نہ رکھتا ہو محض اس سبب سے کہ

---

(۱) نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ فوجداری۔

کر وہ ایک دوسرے سے مشابہ ہیں (۳) آراے اشخاص نسبت واقعات تنقیحی یا واقعات متعلقہ کے (۴) یہ امر واقعہ کہ ایک شخص کا طریق عمل ایسا ہے جس سے اوس کے چال چلن پر اتہام لگانا اغلب یا غیر اغلب ہوتا ہو۔

سُنی سنائی

زبانی یا تحریری بیانات جو اون لوگوں نے کئے ہوں جو بطور گواہاں طلب نہ کئے گئے ہوں بالعموم معاملات معینہ کی سچائی ثابت کرنے کے لئے قابل قبولیت نہیں ہیں یعنے ایسا بیان اگر اپنی سچائی کے ثبوت کے طور پر پیش کیا جائے تو بوجہ ہونے سُنی سنائی کے ناقابل پذیرائی ہوتا ہے۔ جسکی وجوہات حسب ذیل ہیں:-

(۱) اصل مقرر کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی (۲) تکرار بیان میں سچائی کم ہو جاتی ہے (۳) اگر اوسکو پذیرا کر لیا جائے تو فریب دہی کا موقع پیدا ہو جاتا ہے (۴) ایسی شہادت کا میلان یہ ہوگا کہ جائز تحقیقات میں سنگینی ہوگی (۵) اگر اسکے لئے جانے کی اجازت دیجاوے تو بجائے کمزور ثبوت کے مضبوط تر داخل ہو جاویگا۔

واقعات اُسی قسم کے لیکن جو واقعہ تنقیحی سے کوئی تعلق نہ رکھتے ہوں

اون واقعات کو جو واقعہ تنقیحی کے مشابہ ضرور ہوں لیکن اوس سے کوئی تعلق نہ رکھتے ہوں واقعہ تنقیحی کے ثبوت میں پذیرا نہیں کیا جاتا۔

شہادت واقعات تنقیحی و واقعات متعلقہ دی جاسکتی ہے

دفعہ ۵

ہر مقدمہ یا کارروائی میں جائز ہے کہ شہادت وجود یا انعدام ہر واقعہ تنقیحی اور ایسے واقعات کی ادا کیجائے جو ایکٹ ہذا میں بعد ازیں واقعات متعلقہ قرار دیئے گئے ہیں نہ کسی اور واقعات کی۔

تشریح۔ از روئے دفعہ ہذا کے کسی شخص کو منصب ادائے شہادت ایسے امر واقعہ کا حاصل نہ ہوگا جس کے ثابت کرنیکا وہ از روئے کسی حکم قانون مجریہ وقت متعلقہ ضابطہ دیوانی[۱] کے مستحق نہیں ہے۔

تمثیلات

(الف) زید کی تجویز بعلت قتل عمد عمرو کے ہوگی جسکو اُسنے ایک لاٹھی سے بہ نیت اوسکی ہلاکت کے مارا۔

زید کی تجویز میں واقعات مفصلہ ذیل واقعات تنقیحی ہیں:-

زید کا عمر کو لاٹھی سے مارنا۔

زید کا عمر کی ہلاکت کا باعث اُس ضرب سے ہونا۔

زید کی نیت عمر کی ہلاکت کا باعث ہونے میں۔

(ب) زید ایک اہل مقدمہ بوقت اول پیشی مقدمہ کے اپنے ساتھ ایک تمسک جسپر وہ استدلال کرتا ہے نہ لایا اور پیش کرنیکے لئے تیار نہیں رکھتا ہے تو از روئے اس دفعہ کے وہ اس تمسک کو کارروائی مقدمہ کی کسی نوبت مابعد میں پیش کرنے اور اوس کے مضمون کو ثابت کرنیکا استحقاق بجز مطابقت

---

[۱] اب ملاحظہ ہو ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء

شرائط مذکورہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے اور طور پر نہیں رکھتا۔

تشریح دفعہ ہذا میں مراد اون قواعد سے ہے جو کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں واسطے صاف ہو جانے امر متنازعہ فیہ اور سہولت عدالت اور عجلت انفصال مقدمات کے قائم کئے گئے ہیں اور جنکے روسے عدالتیں امور تنقیح طلب قرار دیتی ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہوں رولز ۱۴ لغایت ۱۸۔ آرڈر ۷ و رولز اول ضمن (۱) و ۲ و ۳ و ۹ لغایت ۱۱ آرڈر ۱۳ و رول ۲۷۔ آرڈر ۴۱۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ع

نہ کسی اور واقعہ کی دفعہ ہذا ہر ایسی شئے کو خارج کرتی ہے جو کسی اور بعد کی دفعہ کے منشاء کے اندر نہ آتی ہو (۱) لیکن اصول اخراج کو اسطرح سے متعلق نہ کرنا چاہئے جس سے کہ ایسے معاملات خارج ہو جاویں جو سچائی کے دریافت کرنیکے لئے ضروری ہوں (۲) اسلئے تمام شہادت کے لئے جو پیش کیجاوے ثابت کیا جانا چاہئے کہ وہ بروئے دفعہ ہذا یا کسی ایک یا زیادہ دفعات ایکٹ ہذا کے یا کسی اور حکم کسی قانون کے جو منسوخی سے بچ گیا ہے یا جو بعد ایکٹ ہذا نافذ ہوا ہے قابل ادخال ہے (۳) اور عبارت "نہ کسی اور واقعہ کی" سے ظاہر ہے کہ شہادت جو کسی مقدمہ میں پیش کیجاوے مطابق دفعات ایکٹ ہذا ہونی چاہئے (۴) جو شہادت ایکٹ ہذا کے مطابق نہ ہو اُسے خود عدالت کو داخل نہیں کرنا چاہئے۔ خواہ فریقین اوسپر اعتراض کریں یا نہ کریں عدالت کو خود اوسپر اعتراض کرنا چاہئے (۵) لیکن جسحال میں کہ فریقین نالش نے بغرض اس امر کے کہ توقف نہ ہو اور نہ زیر باری اخراجات ہو یا کسی اور وجہ سے بعض شہادت کے ادخال کے متعلق جو بعض سابقہ کارروائیات میں دیگئی تھی اعتراض نہ کیا ہو گو کہ وہ بسخت تعبیر قابل پذیرائی نہ ہو اور عدالت اول نے ایسا ہونے دیا ہو تو عدالت اپیل مجاز نہیں ہے کہ ضابطہ مذکور کی نسبت اعتراض کرے اور شہادت مذکور کو خارج کر دے (۶) مقدمات دیوانی میں اگر عدالت ابتدائی میں کسی دستاویز کے شہادت میں داخل کئے جانے کی بابت اعتراض نہ کیا جاوے تو یہ عدالت اپیل کا کام نہیں ہے کہ اپیل میں اون کے ادخال کی نسبت اعتراض کرے یا ایسے اعتراض کی سماعت کرے (۷) لیکن ایسا کوئی اعتراض مبنی بر قانون جو عدالت ابتدائی میں نہ کیا گیا ہو اپیل دوم میں کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ ایسے اعتراض کیوجہ سے واقعات تنقیحی کے متعلق زائد شہادت لینے کی ضرورت نہ ہو (۸) دفعہ ہذا کو تابع قیود مندرجہ حصہ دوم متعلق ثبوت اور حصہ سوم متعلق پیش کرنے دستاویزات کے

---

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۳۴ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۴۰ (۳) لارپورٹ انڈین اپیلز جلد ۷ صفحہ ۷۰ و دفعہ ۲۔ ایکٹ ہذا۔ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۳۴۔ (۵) قانون شہادت فیلڈ صاحب صفحہ ۷۷۲ و ہاٹلی اسٹوکس کوڈ صفحہ ۸۵۴ (۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۹۱ (۷) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۰ (۸) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۳۳۱۔

پڑھنا چاہئے چنانچہ شرائط معاہدہ مابین فریقین متعلقہ ہوسکتی ہیں لیکن زبانی شہادت اوس کے متعلق خارج کیجاویگی بشرطیکہ شرائط مذکور ضبط تحریر میں لائی گئی ہوں (۱) اگرچہ دستاویز حسب احکام ایکٹ ہذا قانونی شہادت ایک امر واقعہ کی نہیں ہوسکتی تاہم وہ ایک ایسی دستاویز ہوسکتی ہے جسکو کہ فریقین نے اپنے معاہدہ کے ذریعہ امر واقعہ مذکور کی شہادت بنایا ہوا ہے (۲) جن مقدمات میں جوری اور جج فیصلہ کرتے ہیں ان میں ادخال شہادت کی بابت فیصلہ کرنا جج کا کام ہے (۳) فوجداری مقدمات میں یہ بحث نہیں کیجا سکتی کہ ملزم نے اعتراض نہیں کیا یا یہ کہ اسکی رضامندی سے کوئی شہادت داخل ہوئی ہے۔ ملزم کی طرف سے ہر وقت بحث ہوسکتی ہے کہ ایسی شہادت قابل ادخال نہیں ہے۔ (۴) ملزم پر بابۃ الاحتفاظ ناجائز لینے کا الزام سی و کمپنی سے ۱۸۷۶ء میں تین اوقات خاص پر لگایا گیا۔ سنوات ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ و ۱۸۷۸ء میں سی و کمپنی بطور ٹھیکہ دار کمسریٹ کے کاروبار کرتی تہی۔ اور ملزم کمسریٹ کے دفتر کا مہتمم تھا۔ تجویز ہوئی کہ شہادت اسی قسم کی مگر غیر متعلق صورتوں کی جبکہ استحصال، بابۃ الاحتفاظ ناجائز سی و کمپنی سے سنوات ۱۸۷۷ و ۱۸۷۸ء میں کیا گیا حسب دفعات ۵ لغایت ۱۳ قانون شہادت بمقابلہ ملزم ناقابل قبولیت تہی۔ (۵)

شہادت کا قابل پذیرائی ہونا جملہ سوالات متعلق قابل پذیرائی شہادت کا فیصلہ صاحب جج کو خود کرنا ہوگا (۶) جہانکہ حاکم کو کسی خاص جزو شہادت کے قابل پذیرائی ہونیکے متعلق اشتباہ ہو تو اوس کو بہ نسبت ناقابل پذیرائی کے قابل پذیرائی حق میں قرار دینا چاہئے (۷) اس ملک میں امور تنقیحی سے گمراہ کرنیکا اس قدر میلان طبع ہے کہ اگر کوئی رعایت قانون کے صریح احکام سے متجاوز کیجاوے تو یہ یقینی بات ہے کہ آیندہ کے لئے سخت تشویش و اضطراب کا باعث ہوگا (۸) فوجداری کارروائیات میں دیکھا گیا ہے کہ شہادت کو بالخصوص امور تنقیحی تک محدود رکھنا بہ نسبت دیوانی مقدمات کے بہت ضروری ہے کیونکہ ایک قیدی پر ایک جرم کا الزام لگایا جاتا ہے تو یہ نہایت ہی ضروری ہے کہ واقعات متنازعہ ایسے ہوں جنکے جوابدہی کے لئے وہ حاضر آنیکی امید رکھ سکے (۹) یہ نہایت ہی ضروری ہے کہ سچائی کی ذمہ داری کو خاصکر فوجداری مقدمات میں کمزور نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ قانون شہادت پر لوگوں کی جائداد۔ آزادی اور زندگی کا مدار ہے (۱۰) عدالتہائے ماتحت کے لئے جن کے فیصلہ کا اپیل ہوسکتا ہے درصورتیکہ اونکو شہادت کے متعلق مقدمہ

---

(۱) دفعہ ۹۱۔ ایکٹ ہذا۔ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۰۳۔ (۳) دفعہ ۲۸۹ ضابطہ فوجداری (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۳ و جلد ۴ صفحہ ۹۶ و ۹۹۔ و جلد ۳ صفحہ ۸۹ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۵۵ (۶) دفعہ ۱۳۶۔ ایکٹ ہذا۔ (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۳۵۰ و لا رپورٹ کوئنس بنچ جلد ۵ صفحہ ۱۴۳ و ۳۲۳ (۸) رائے ورٹ صاحب جسٹس مندرجہ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۹۰ و ۹۵ (۹) قانون فوجداری رسل صاحب جلد ۳ صفحہ ۲۷۰ طبع پنجم و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۹۳ قانون شہادت راسکو صاحب صفحہ ۸۵ طبع ۱۲۔ (۱۰) رائے جارڈین صاحب جسٹس مندرجہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۷۵۵۔

ہونیکے بارہ میں اشتباہ ہو یہ ضروری ہے کہ شہادت کے قابل پذیرائی ہونیکے امکان کی نسبت غور کریں اور خیال رکھکر ہی پر مقدمہ میں کارروائی کریں (۱) زیر ایکٹ شہادت ہند قابل پذیرائی ہونا قاعدہ ہے اور اخراج اوس کا استثنا ہے اور حالات جو دیگر طریقوں میں اثر اخراج کا رکھتے ہیں بروئے ایکٹ ہذا صرف اوس وقعت کے اندازہ کرنے میں ملحوظ رکھے جاسکتے ہیں جو بعد پذیرا کئے جانیکے اونکو دیجاسکتی ہے (۲) ہر ایک مقدمہ میں تجویز سے یہ غرض ہوتی ہے کہ اوس الزام کے متعلق جو لگایا ہے سچائی دریافت ہو اسلئے عدالت کو تا حد امکان اوس شہادت کو وزن کرنا چاہیئے جو ہر ایک گواہ نے دی ہے اور ایسا کرنے میں اوسے کوئی امر باقی نہ رہنے دینا چاہیئے الا اوس صورت میں کہ بوجوہات مصلحت عامہ قانون ایسا کرنیکی اجازت نہ دیتا ہو (۳) عدالت کیلئے لازم ہے کہ معاملہ ما بین فریقین پیش آمدہ روبرو خود کی تجویز کرے ایسی شہادت پر جو فریقین اس غرض کے لئے پیش کریں اور اسوقت جبکہ شہادت پیش کیجائے اسبات کا فیصلہ کرے کہ آیا وہ قانون قابل پذیرائی ہے یا نہیں (۴) وزن شہادت اوس کے قابل پذیرائی ہونے پر کوئی اثر نہیں پہونچا سکتا (۵) سوالات متعلق اس امر کے کہ آیا فلاں خاص شہادت قابل پذیرائی ہے یا نہیں اُسی وقت فیصل کئے جانے چاہئیں جونہی کہ وہ پیدا ہوں اور تا صدور فیصلہ مقدمہ کے محفوظ نہ رکھے جانے چاہیئے (۶)

اعتراض منجانب فریق مقدمہ

اعتراض کے کرنیکا مناسب وقت یہ ہے کہ عدالت ماتحت میں کردیا جائے کیونکہ اگر بروقت پیش ہونے شہادت کے اعتراض کیا جاوے تو فریق پیش کنندہ شہادت کے اختیار میں ہوگا کہ اعتراض مذکور کو ترک کردے گو جائز بھی ہو (۷) اور اوس کا واپس لیا جانا عدالت کے اختیار تمیزی پر منحصر ہے (۸) اگر کسی دستاویز کے شہادت میں لئے جانے کے متعلق عدالت مرافعہ میں اعتراض نہ کیا جاوے تو عدالت اپیل اوس کے متعلق اعتراض نہیں کرسکتی (۹) عذرات نسبت قابل پذیرائی ہونے دستاویزات کے جو رپورٹ کمیشن کے ساتھ منسلک ہوں اگر پہلے سے نہ کئے جاویں تو سماعت مقدمہ کے وقت نہیں لئے جاسکتے (۱۰) اگر بروقت لئے جانے شہادت روبرو کمیشن کے ایک دستاویز پیش کیجائے اور اوس کے متعلق کسی وجہ پر اعتراض کیا جاوے تو فریق مخالف اوس کے متعلق بروقت تجویز کسی اور وجہ پر اعتراض کرنے سے ممتنع نہیں ہوگا کیونکہ ضروری نہیں کہ جسوقت دستاویز

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۶۹۸ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۶۶۱ و ۶۶۸ (۳) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۱ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۵۸۷ (۵) کاکس کرون کیس جلد ۱۲ صفحہ ۶۳۰ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۱۷۳ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ ۱۸۸ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱۳ و جلد ۱۲ صفحہ ۴۴۲ (۸) اسپیکر رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۶۰۹ - (۹) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۰ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۶۶۹ بصفحہ ۶۷۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۸۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۵۱۳ (۱۰) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۰۹ -

اور اگر پیش کیگئی ہو اوسی وقت جملہ اعتراضات نسبت اوس کے قابل پذیرا ہونے کے کردیئے جاویں بلکہ فریق معترض مجاز ہے کہ کوئی جدید اعتراض اوس وقت اوسکی نسبت کرے جبکہ فریق پیش کنندہ دستاویز اوسکو شہادت میں پیش کرے (۱) جبکہ ایک بیان ایک ضروری گواہ مدعی کا مدعا علیہ کی غیر حاضری میں لیا گیا جبکہ اوسکا وکیل برطرف کیا جا چکا تھا اور اوس وقت اوسکی طرف سے کوئی اور وکیل پیروکار نہ تھا تو پریوی کونسل نے قرار دیا کہ یہ ایک ایسی بیضابطگی ہے کہ اگر اوس کے متعلق مناسب وقت پر اعتراض کیا جاتا تو شہادت مذکور کے لئے جانیکے متعلق مہلک ہوتا لیکن اس دوران میں کوئی اعتراض نہ کیا گیا حتے کہ اپیل کیا گیا اسلئے عذر مذکور بعد از وقت ہے اور مسموع نہیں کیا جا سکتا (۲) فوجداری مقدمات میں ترک عذر کوئی وقعت نہیں رکھتا (۳) مقدمات ٹریزن فیلونی میں یہ دیکھنا جج کا فرض ہے کہ ملزم مطابق قانون کے قصوروار ٹھہرایا گیا ہے چونکہ قواعد شہادت قانون مذکور کا جزو بناتے ہیں اس لئے اوسکا کوئی اقبال یا اوس کے وکیل کا نہ لیا جاویگا (۴) شخص ملزم اپنی تجویز کے وقت کسی بات کی نسبت رضامندی نہیں دیسکتا (۵) نیز ملاحظہ ہو انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۲۳ و جلد ۶ صفحہ ۲۳ و ۹۶ و ۹۹ نسبت اعتراض کے ملاحظہ ہو انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۷ و انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۳۳۱ و جلد ۹ صفحہ ۲۸۵ عدالت کو بلا لحاظ کسی سابقہ انتظام مابین فریقین نسبت اوس طریق کے جسمیں کہ شہادت کے متعلق کارروائی کیجاویگی بربنا شہادت فیصلہ کرنا چاہیئے (۶) متعلق تعبیر مشتبہ شہادت کے ملاحظہ ہو انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۹۲۔

تعلق واقعات جو جزو ایک ہی معاملہ کا ہوں

دفعہ ۶۔ واقعات جو اگرچہ داخل تنقیح نہ ہوں مگر واقعات تنقیح طلب سے اسقدر الحاق رکھتے ہوں کہ جزو ایک ہی معاملہ کے ہوگئے ہوں وہ بھی واقعات متعلقہ ہیں عام اس سے کہ وہ ایک ہی وقت اور مقام میں وقوع میں آئے ہوں یا اوقات اور مقامات مختلفہ میں۔

تمثیلات

(الف) زید پر ضرب سے عمرو کے قتل عمد کرنیکا الزام لگایا گیا پس جو کچھ کہ زید یا عمرو یا اون شخصوں نے جو کھڑے ہوئے تھے مارنیکے وقت کہا یا کیا یا اوس سے اسقدر قلیل عرصہ کے پہلے یا پیچھے کہا یا کیا کہ وہ جزو اوس واقعہ کا ہوگیا ہو وہ واقعہ متعلقہ ہے۔

(ب) زید پر بمقابلہ ملکہ معظمہ کے اسطرح جنگ کرنیکا الزام رکھا گیا کہ ایک جماعت مفسدان مسلح کا و

---

(۱) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۳۶ (۲) مورس انڈین اپیلس جلد ۶ صفحہ ۲۳۲ (۳) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۷۹ و ۹۳ و ۳۴ (۴) قانون شہادت بیسٹ صاحب فقرہ ۹۷ (۵) ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۱۲ صفحہ ۳ و لاریورٹ پریوی کونسل جلد اول صفحہ ۵۳۵ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۸۲۔

شریک ہوا اور اُس مفسدہ میں کچھ مال تلف کیا گیا اور فوج پر حملہ کیا گیا اور جیلخانے توڑ ڈالے گئے پس وقوع اِن واقعات کا واقعہ متعلقہ ہے اسواسطے کہ وہ جزو اُس عام واردات کے ہیں گو کہ زید اُن سب واقعات میں موجود نہ ہو۔

(ج) زید نے عمرو پر واسطے ایک عبارت تہتک آمیز مندرجہ کسی خط کے جو جزو ایک مراسلت کا ہے نالش رجوع کی پس وہ خطوط جو فیمابین فریقین درباب اُس مضمون کے جس سے تہتک پیدا ہوا تحریر میں آئے ہوں اور جزو اُس مراسلت کے ہوں جسمیں وہ عبارت مندرج ہے واقعات متعلقہ ہیں گو کہ اُن خطوط میں وہ عبارت تہتک آمیز مندرج نہ ہو۔

(د) نزاع اس امر کی ہے کہ کوئی خاص مال جو عمرو سے طلب کیا گیا تھا زید کے حوالہ کیا گیا اور وہی مال درمیان میں کئی اشخاص کو بعد یکدیگرے حوالہ کیا گیا پس ہر حوالگی واقعہ متعلقہ ہے۔

واقعات جو جزو ایک ہی معاملہ کے ہو گئے ہوں

معاملہ ایک مجموعہ واقعات کا ہے جو باہم اسطرح سے ملے ہوئے ہوں کہ اون کا ایک ہی قانونی نام سے ذکر کیا جاوے۔ مثلاً معاہدہ۔ ٹارٹ یا جرم۔ یہ امر کہ آیا ایک خاص واقعہ ایک ہی معاملہ کا جزو ہے یا نہیں۔ جیسے کہ واقعات تنقیحی ہیں ایک سوال قانونی ہے۔ جسکے متعلق کوئی اصول سند کے ساتھ بیان نہیں کیا گیا۔ حکام واحد کے فیصلجات اسبارہ میں مختلف ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۶۵۵ و ۶۶۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۱۴۴ و ۲۴۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ بصفحہ ۱۸۶۔

جب کبھی ایک واقعہ ایک سلسلہ واقعات کا ایک جزو ہو جو دوسرے واقعہ کے ثابت کرنے کے لئے ضروری ہے تو بیشک وہ قابل پذیرائی ہوتا ہے۔ بعض مقدمات میں جرم ایک سلسلہ واقعات پر مشتمل ہوتا ہے ایسی صورت میں شہادت کسی فعل کی جو جرم بناتا ہو قابل پذیرائی ہوتی ہے (۱) جبکہ چند جرائم باہم ملے جلے ہوں اور ایک کامل معاملہ بناتے ہوں تو اوس صورت میں ایک دوسرے کی نوعیت ظاہر کرنیکے لئے شہادت ہوتا ہے (۲) نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۱۴۔ ایکٹ ہذا۔ ایک ملزمہ کے برخلاف جسپر کہ الزام ارتکاب جرم ضرر شدید لگایا گیا تھا صرف اس امر کی شہادت تھی کہ شخص ضرر رسیدہ نے ایک تیسرے شخص کے پاس بموجودگی ملزمہ تھوڑی دیر بعد از ارتکاب جرم طریقہ ارتکاب جرم بیان کیا ملزمہ نے ارتکاب جرم سے جسکا کہ اسپر الزام لگایا جاتا تھا انکار نہیں کیا۔ تجویز ہوا کہ ایسی شہادت زیر دفعہ ہذا و ۸ قابل پذیرائی تھی (۳) مسئلہ انتخاب (تجاویز فوجداری میں) اوس مسئلہ کے ساتھ بہت ہی تعلق رکھتا ہے جو کہ متعلق قابل پذیرائی ہونے ہمعصر واقعات کے ہے جو گو امر تنقیح طلب نہ ہوں زیر دفعہ ہذا واقعات متعلقہ

---

(۱) قانون شہادت راسکو صاحب صفحہ ۸۷ طبع ۱۲ و قانون شہادت نارٹن صاحب صفحہ ۱۰۲ (۲) بر بینوال و کر سوال رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۱۵ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۹۰۴ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۲۔

ہوسکتے ہیں بشرطیکہ وہ ایک ہی معاملہ کا جزو بناتے ہوں (۱) نیز ملاحظہ ہو دفعات ۲۳۵ و ۲۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری بعض اشخاص سرقہ بالجبر اور قتل عمد کے مجرم قرار دیئے گئے تھے اور بر طبق معلوم ہونے اسباب کے کہ ہر دو جرائم ایک ہی معاملہ کا جزو بناتے تھے قرار دیا گیا کہ مال مسروقہ کا قبضہ حال جسکی کہ کچھ تشریح نہیں کیگئی جو کہ قیاسی شہادت برخلاف مجرمان نسبت الزام سرقہ بالجبر کے ہے ویسی ہی شہادت برخلاف اون کے نسبت الزام قتل عمد کے ہے (۲) جب کسی گواہ پر جس نے کسی ایسی نالش دیوانی میں شہادت دی ہو جسپر دفعہ ۱۸۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی قابل اطلاق ہے بعد ازاں اسی مقدمہ میں جھوٹی گواہی دینے کا الزام لگایا جائے۔ تو وہ بیان جو اوس نے بطور گواہ کیا ہے اور جسکا جھوٹا ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ امر تنقیح طلب ہے۔ اس قسم کا بیان بروئے شہادت زبانی ثابت کیا جا سکتا ہے۔ شہادت جو گواہ مذکور نے دی ہے ایسا معاملہ نہیں ہے جسکا حسب دفعہ ۹۱۔ ایکٹ ہذا قانوناً بصورت ایک دستاویز کے ضبط تحریر میں لانا ضروری ہو مگر جو شہادت حاکم تحریر کرے وہ ایسا معاملہ ہے۔ جو شہادت لیگئی ہے وہ اس شہادت سے جو دیگئی ہے بطور جزو معاملہ واحد اسقدر الحاق رکھتی ہے۔ کہ وہ امر متعلقہ حسب دفعہ ہذا ہے اور جو تحریر شہادت جج نے مرتب کی ہے بشرط موجودگی شرائط مقررہ دفعہ ۸۰۔ ایکٹ ہذا بطور ثبوت۔ اس شہادت کے جو دیگئی ہے قابل دخال ہے۔ مگر صرف شہادت مذکور اس شہادت کی جو دیگئی ہے شہادت نہیں ہے نہ اسکا قطعی ثبوت ہے (۳) ایک مقدمہ طلاق میں بدوران سماعت نالش شہادت بہ ثبوت اس امر کے پیش کیگئی کہ ایک تاریخ پر بعد ارجاع نالش کے ایک شریک رسپانڈنٹ کے ساتھ زنا کیا گیا ہے۔ تجویز ہوا کہ ایسی شہادت قابل پذیرائی ہے (۴) جب مجسٹریٹ تحقیقات ایسے مقدمہ کی کر رہا ہو جو لایق تجویز عدالت سشن یا ہائیکورٹ کے ہو تو مجسٹریٹ کو لازم ہے کہ مستغیث کا بیان سُنے (اگر کوئی مستغیث ہو) اور حسب طریقہ مصرحہ آیندہ وہ تمام ثبوت جو بتائید استغاثہ یا منجانب شخص ملزم کے پیش کیا جائے یا جسقدر مجسٹریٹ طلب کرے لے (۵) نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۲۵۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری۔

مختلف جسحال میں کہ ایک شخص نے ایک رات میں تین سرقہ کا ارتکاب کیا اور ایک مقام پر ایک قمیص کی چوری کی اور اوسکو دوسرے مقام پر چھوڑ دیا اور وہ تمام ایک دوسرے سے اسقدر ملے جلے تھے کہ عدالت نے ہر سہ چوریوں کی داستان سُنی تو قرار دیا گیا کہ اگر جرائم مذکور باہم اس طرح سے ملے جلے تھے تو عدالت اونکی تفصیل میں عذر کر سکتی تھی (۶)۔

واقعہ متعلقہ ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۴۹۱ و ۴۹۶۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۴۹۶ و ۵۰۲ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۴۲۶ (۳) نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۹۰ع پنجاب ریکارڈ فوجداری (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۲۲۱۔ (۵) دفعہ ۲۰۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری۔

(۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۴ لغایت صفحہ ۱۳۴۔

واقعات جو باعث یا وجہ یا نتیجہ واقعات تنقیحی کا ہوں

دفعہ ۷ - جو واقعات کہ باعث یا وجہ یا نتیجہ قریب یا بعید واقعات متعلقہ یا واقعات تنقیحی کے ہوں یا داخل اُن حالات کے ہوں جنمیں کہ واقعات تنقیحی وقوع میں آئے یا جن سے کہ موقع اُن واقعات تنقیحی کے وقوع یا معاملہ کا پیدا ہوا ہو وہ بہی واقعات متعلقہ ہیں۔

تمثیلات

(الف) بحث اِس امر کی ہے کہ عمرو نے بکر کا سرقہ بالجبر کیا یا نہیں۔

یہ واقعات کہ سرقہ بالجبر سے ذرا پہلے عمرو ایک میلہ میں اپنے ساتھ روپیہ لیکر گیا اور وہ روپیہ اور اشخاص کو دکھلایا یا اون سے یہ کہا کہ یہ روپیہ میرے پاس ہے واقعات متعلقہ ہیں۔

(ب) بحث اِس امر کی ہے کہ زید نے عمرو کا قتل عمد کیا یا نہیں۔

اوس مقام میں یا اوس کے قریب جہاں قتل وقوع میں آیا کشاکشی کے نشانات زمین پر دکھلائے گئے۔ پس یہ واقعات متعلقہ ہیں۔

(ج) بحث اِس امر کی ہے کہ زید نے عمرو کو زہر کھلایا یا نہیں۔

عمرو کی حالت تندرستی زہر کھلانیکے علامات مبیّنہ کے پہلے اور عمرو کی عادات جو زید کو معلوم تھیں اور جن سے موقعہ زہر کھلانے کا پیدا ہوا واقعات متعلقہ ہیں۔

اس قسم کے واقعات کے ادخال کی وجہ یہ ہے کہ اگر اس امر کا فیصلہ کرنا مقصود ہو کہ آیا ایک واقعہ وقوع میں آیا ہے یا نہیں تو زیادہ تر اول طبعی طریقہ یہ ہے کہ معلوم کیا جاوے کہ آیا واقعات ایسے موجود تھے جو اوس کے وقوع کا باعث تھے یا اوس کے واقعہ ہونیکا موقع حاصل ہو سکتا تھا یا ایسے واقعات پیدا ہوئے تھے جنکا پیدا ہونا اوس کے وقوع پر مبنی ہو سکتا تھا۔ مزید برآں واقعہ کو باضابطہ طور پر جانچنے کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ اون اشیاء کی حالت کیا کچھ ہے جنکی موجودگی میں اوسکا وقوع ہوا ہے (۱) اسطرح سے واقعات کا علم جنسے انسان ایک فعل کے کرنیکے قابل ہوا واقعہ متعلقہ ہے (۲) واقعہ متعلقہ کی جانچ کے واسطے وٹورتھ صاحب سول سروس بمبئی نے اپنے رسالہ موسومہ بہ تھیوری آف ریلیونسی صفحہ ۱۱ پر نہایت عمدہ قاعدے لکھے ہیں جنکا خلاصہ یہ ہے۔ آ- کوئی واقعہ متعلقہ نہیں ہے جس سے امر تنقیح طلب کا وجود اس درجہ تک راجح یا مرجح نہ ہو کہ حاکم اسکو امر تنقیح طلب کے فیصلہ میں متعلق سمجھے۔ ب- بپابندی قاعدہ اول امور ذیل واقعہ متعلقہ ہیں۔ (الف) واقعات جو امر تنقیح طلب کا جزو ہیں یا اس سے مستنبط ہوتے ہیں یا جن سے اون واقعات کا عدم معلوم ہوتا ہے جو جزو ہوتے یا مستنبط ہوتے۔ (ب) واقعات جو امر تنقیح طلب کا سبب ہوں یا جن سے اُن واقعات کا عدم معلوم ہو جو امر تنقیح طلب کا سبب ہوتے۔ (ج) واقعات جو امر تنقیح طلب کا نتیجہ ہوں یا جن سے اُن واقعات کا عدم معلوم ہو جو امر تنقیح کا نتیجہ ہوتے۔ (د) واقعات جو

---

(۱) قانون شہادت کننگھم صفحہ ۶۰ و ۶۱ - دیباچہ اسٹیفن صاحب باب سوم - (۲) ملاحظہ ہو تمثیل (ج) دفعہ ہذا -

نتیجہ ہیں امر تنقیح طلب کے سبب کا یا جن سے اون واقعات کا عدم معلوم ہوتا ہے جو امر تنقیح طلب کے سبب کے نتیجے ہوتے۔ ۳ - واقعات جو واقعات متذکرہ قاعدہ بالا کے متعلق ہونے کی نفی یا اثبات کریں واقعات متعلق ہیں۔ ۴ - وہ واقعات جو واقعات متعلقہ کے واقعات متعلقہ ہوں وہ بھی واقعات متعلقہ ہیں۔

اس سے زیادہ کوئی بات الزام کے خلاف نہیں ہو سکتی کہ ملزم کو ارتکاب جرم کا موقعہ حاصل نہ تھا۔ چنانچہ اسی بنا پر اُس جگہ جہاں کہ وقوع جرم ہوا ہے موجود نہ ہونیکا عذر پیش کیا جاتا ہے لیکن ارتکاب جرم کے لئے موقع حاصل ہوتے یا نہ حاصل ہونے سے جو نتیجہ نکلتا ہو اوس کے نکالنے میں بہت احتیاط کرنی چاہئے۔ بغیر موقعہ حاصل ہونیکے کوئی جرم نہیں ہو سکتا لیکن موقعہ اور ارتکاب جرم کے درمیان اسقدر بُعد مسافت ہے کہ اوس کے عبور کرنیکے لئے شہادت بہت سی مطلوب ہے (۱)

نسبت واقعات کے جو واسطے اظہار یا ادخال واقعات متعلقہ کے ضروری ہوں ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۹ ایکٹ ہذا

وجہ تحریک یا تیاری یا عمل سابقہ یا مابعد

دفعہ ۸ - ہر واقعہ جو وجہ تحریک یا تیاری کسی واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ کا ہو یا جس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہو واقعہ متعلقہ ہے۔

عمل کسی ایسے شخص کا یا ایسے شخص کے کسی مختار کا جو کسی نالش دیوانی یا کارروائی میں فریق ہو بلحاظ اُسی نالش یا کارروائی کے یا بلحاظ کسی امر تنقیحی یا امر متعلقہ اوس نالش یا کارروائی کے اور عمل کسی ایسے شخص کا کہ کوئی جرم اوس کے مقابل کارروائی ہونیکی بنا ہو واقعہ متعلقہ ہے بشرطیکہ وہ عمل کسی امر تنقیحی یا امر متعلقہ مقدمہ پر موثر ہو یا اُس سے متاثر ہو عام اس سے کہ وہ امر اوسکے پہلے یا اوس کے بعد وقوع میں آئے۔

تشریح ۱۔ لفظ عمل کا اس دفعہ میں حاوی معنے بیانات کا نہیں ہے اِلّا اوس حال میں کہ وہ بیانات بجز بیانات کے کسی افعال کی معیت رکھتے ہوں یا اونکی توضیح کرتے ہوں لیکن یہ تشریح اُن بیانات سے علاقہ نہیں رکھتی جنکا متعلق واقعات ہونا اس ایکٹ کی کسی اور دفعہ کے رو سے لازم آتا ہو۔

تشریح ۲۔ جب عمل کسی شخص کا متعلق واقعہ ہو تو جو بیان کہ اُس سے یا اوس کے روبرو اور اوسکی سماعت میں کیا جائے اور اوس عمل پر موثر ہوتا ہو وہ امر متعلقہ ہے۔

تمثیلات

(الف) زید کی تجویز بعلت قتل عمد عمرو کے ہوئی۔

یہ واقعات کہ زید نے بکر کو قتل کیا تھا اور عمرو جانتا تھا کہ زید نے بکر کو قتل کیا ہے اور عمرو نے زید کو یہ دھمکی دیکر کہ اوس راز کو فاش کر دونگا زید سے بجبر روپیہ لینا چاہا تھا۔ یہ سب واقعات متعلقہ ہیں۔

---

(۱) قانون شہادت سید امیر علی صاحب زیر دفعہ ۱۱۔

(ب) زید نے عمرو پر بذریعہ تمسک کے روپیہ کے دلا پانیکی نالش کی عمرو نے تمسک کے لکھنے سے انکار کیا۔

یہ واقعہ کہ بروقت تحریر تمسک مبینہ کے عمرو کو کسی خاص غرض کیواسطے ضرورت روپیہ کی رکھتا تھا واقعہ متعلقہ ہے۔

(ج) زید کی تجویز بعلت اِس امر کے کیگئی کہ اوس نے عمرو کو زہر کھلاکر ہلاک کیا۔

یہ واقعہ کہ عمرو کی وفات سے پہلے زید اُسی طرحکا زہر جو کہ عمرو کو کھلایا گیا لایا تھا واقعہ متعلقہ ہے۔

(د) بحث اِس امر کی ہے کہ ایک خاص دستاویز زید کا وصیت نامہ ہے یا نہیں۔

یہ واقعات کہ وصیت نامہ مبینہ کی تاریخ سے تھوڑے عرصہ پہلے زید نے اُن امورات کی تحقیقات کی تھی جن سے کہ وصیت نامہ مبینہ کی شرائط متعلق ہیں اور وصیت نامہ کی تحریر کے باب میں وکیلوں سے مشورہ لیا تھا اور اوس نے اور وصیت نامجات کا مسودہ تیار کرایا تھا جن کو اُس نے پسند نہیں کیا واقعات متعلقہ ہیں۔

(ہ) زید ایک جرم کا ملزم ٹھہرایا گیا۔

جرم مبینہ سے پہلے یا اوس کے وقوع کے وقت یا اوس کے بعد زید نے ایسی شہادت بہم پہونچائی جو واقعات تنقیحی مقدمہ مذکور کو رنگت اوس کے مفید مطلب دیسکے یا اوس نے شہادت کو تلف کیا یا چھپایا یا جو اشخاص کہ گواہ ہو سکتے تھے اُنکی حاضری کا مانع ہوا یا انکو غیر حاضر کرایا یا اُس نے اُس معاملہ میں اشخاص سے جھوٹی گواہی دلائی یہ سب واقعات متعلقہ ہیں۔

(و) بحث اس امر کی ہے کہ زید نے عمر کا سرقہ کیا یا نہیں۔

عمر کے سرقہ کے بعد بکر نے زید کے روبرو یہ کہا کہ جس شخص نے عمر کا سرقہ کیا اوسکی تلاش کیلئے اہلکاران پولیس آتے ہیں اور اسبات کے کہے جانیکے بعد فوراً زید بھاگ گیا یہ سب واقعات متعلقہ ہیں۔

(ز) بحث اس امر کی ہے کہ زید کو عمرو کے دس ہزار روپیہ دینے ہیں یا نہیں۔

زید نے بکر سے روپیہ قرض مانگا اور خالد نے بکر سے اُس وقت کہ زید موجود تھا اور اسبات کو سنتا تھا یہ کہا کہ میں تم کو یہ صلاح دیتا ہوں کہ زید کا اعتبار نہ کرنا اس واسطے کہ اُسنے عمر کے دس ہزار روپیہ دینے ہیں اُس وقت زید بغیر دینے کسی جواب کے چلا گیا یہ سب واقعات متعلقہ ہیں۔

(ح) بحث اس امر کی ہے کہ زید نے ایک جرم کا ارتکاب کیا یا نہیں۔

یہ واقعہ کہ زید بعد وصول ہونے ایک چٹھی کے جسمیں اوسکو اطلاع دی گئی تھی کہ مجرم کی تلاش ہو رہی ہے بھاگ گیا اور نیز مضمون اُس چٹھی کا یہ دونو امر واقعات متعلقہ ہیں۔

(ط) زید ایک جرم کا ملزم ٹھہرایا گیا۔

یہ واقعات کہ بعد ازتکاب جرم مبینہ کے زید بھاگ گیا یا اوس کے پاس وہ جائداد یا اوس جائداد کی قیمت کا روپیہ تھا جو اُس نے اُس جرم سے حاصل کی یا اُس نے اون اشیاء کے چھپانے کا ارادہ کیا جو اُس جرم کے ازتکاب میں مستعمل تھیں یا مستعمل ہو سکتی تھیں واقعات متعلقہ ہیں۔

(ی) یہ بحث ہے کہ ہندہ کا بجبر ازالہ بکارت کیا گیا یا نہیں۔

یہ واقعہ کہ زنا بالجبر مبینہ کے بعد عنقریب ہندہ نے اُس جرم کی نالش کی اور وہ حالات جنمیں کہ نالش کیگئی اور وہ مضمون جو اوس نالش میں لکھا گیا واقعات متعلقہ ہیں۔

یہ واقعہ کہ بغیر نالش کرنیکے ہندہ نے یہ کہا کہ اسکا ازالہ بکارت بجبر کیا گیا ہے حسب دفعہ ہذا ایسا عمل نہیں ہے جو کہ واقعہ متعلقہ سمجھا جائے گو کہ وہ صورتہائے مفصلہ ذیل میں واقعہ متعلقہ ہو سکتا ہو یعنے

بطور اقرار وقت نزع کے حسب دفعہ ۳۲ ضمن ۱۔

یا بطور شہادت تائیدی کے حسب دفعہ ۱۵۷۔

(ک) بحث اس امر کی ہے کہ زید کا سرقہ ہوا یا نہیں۔

یہ واقعہ کہ سرقہ مبینہ کے بعد ہی اُس نے اُس جرم کی بابت نالش کی اور حالات نالش اور وہ مضمون جو اُس نالش میں لکھا گیا سب واقعات متعلقہ ہیں۔

یہ واقعہ کہ اُس نے اپنے سرقہ کے ہونیکا بیان بغیر رجوع کرنے کسی استغاثہ کے کیا ایک ایسا عمل حسب دفعہ ہذا نہیں ہے جو واقعہ متعلقہ ہو گو کہ وہ صورتہائے مفصلہ ذیل میں واقعہ متعلقہ ہو۔ یعنے

بطور اقرار وقت نزع کے حسب دفعہ ۳۲ ضمن ۱۔

یا بطور شہادت تائیدی کے حسب دفعہ ۱۵۷۔

دفعہ ہذا سابقہ دفعہ کی توضیح ہے۔

وجہ تحریک یا تیاری بہ سخت تعبیر وجہ تحریک سے وہ شئے مراد ہے جس سے دل کو تحریک یا ترغیب ہوتی ہے یا جس سے وہ متاثر ہوتا ہے۔ ایک فعل بدوں وجہ تحریک کے ایسا ہے جیسا کہ علت بغیر سبب کے۔ چنانچہ بطور مثال فوجداری مقدمات میں خارجی حالت اور طریق عمل کی کیفیات جنکو کہ بالعموم صحیح طور پر مجرمانہ فعل کی وجہ تحریک موسوم کرتے ہیں اگر ترغیب دینے والے سبب کے متعلق کوئی شہادت نہ ہو اور جہانکہ امر واقعہ بھی مشتبہ ہو تو ایک قوی قیاس بیگناہی کا پیدا کرتے ہیں۔ تیاری بھی واقعہ متعلقہ ہے کیونکہ اس سوال کی بابت غور کرنے میں وہ بظاہر بہت ضروری ہے کہ آیا ایک شخص نے ایک خاص فعل کیا یا نہیں یہ جاننے کے لئے کہ آیا اوس سے اوسکے ظہور پذیر کرنے کے لئے کوئی تدابیر کیگئیں یا نہیں۔ ضرور ہے کہ پہلے سے خیال کردہ فعل سے پیشتر نہ صرف ترغیب دینے والی وجہ تحریکیں

بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ مناسب حال تیاریاں بھی ہوں۔ تیاری اوس فریق کے سابقہ طریق عمل کی مثال ہے جو امر واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ کی ترغیب دیتا ہے لیکن دیگر طریق عمل بھی خواہ ایک فریق کا یا ایک فریق کے کارندہ (ایجنٹ) کا خواہ پہلے کا ہو یا بعد کا خواہ ایک واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ کو ترغیب دیتا ہو یا اوس سے ترغیب دیا گیا ہو قابل پذیرائی ہے کیونکہ ایک فریق کا طریق عمل ہمیشہ نہایت ہی متعلقہ ہوتا ہے (۱) ہر ایک فعل بالارادہ کے لئے وجہ تحریک کا ہونا ضروری ہے (۲) چنانچہ ملاحظہ ہوں تمثیلات (الف) و (ب) و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۶۵۵ و ۶۶۲۔ تیاری کے متعلق ملاحظہ ہوں تمثیلات (ج) و (د)۔ جو افعال کہ پیش بندی کے ساتھ کئے جاویں ان کے لئے نہ صرف وجہ تحریک بلکہ مناسب تیاری بھی ضروری ہے (۳) جرم کرنے سے پیشتر کی تیاری یا بعد سرزد کرنے کے بھاگ جانے ثبوت سے ملزم کے جرم کی بابت قیاس ہو سکتا ہے (۴) بھاگنا حسب معمول لیکن خفیف شہادت قصور ہے (۵) خاموشی۔ دھوکا دہی یا جھوٹا جواب (۶) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۴۲۶ و ۴۳۲۔ دستاویز یا مال کا قابض ہونا ملزم کی وضع اور حالات کا تبدیل ہو جانا مثلاً یکایک امیر ہو جانا اور اوسکا غیر معمولی طور پر روپیہ صرف کرتے پھرنا اوس کے برخلاف شہادت ہو سکتے ہیں (۷) اگر کوئی وجہ تحریک ہو جو منسوب کیجا سکتی ہو تو وجہ مذکور کا کافی یا ناکافی ہونا بالکل غیر اہم ہے نہایت ہی خفیف وجہ تحریک سے نہایت ہی سخت جرائم کا ارتکاب کیا جانا پایا گیا ہے لیکن محض یہ امر واقعہ کہ ایک شخص کو ارتکاب جرم سے کچھ فائدہ پہونچیگا کسی حد تک نہیں پہونچتا اور نہ ثبوت ارتکاب جرم ہو سکتا ہے۔ ایک کمپنی کے سالسٹران کا مدعی کو یہ لکھنا کہ کمپنی نے ایک معاہدہ کے لئے خط و کتابت کرنے سے بدیں وجہ انکار کیا ہے کہ مدعا علیہ نے دہمکی دی ہے قابل پذیرائی شہادت (گو کہ قطعی نہیں) اسبات کی قرار دیا گیا کہ بیشک خط و کتابت بوجہ دہمکی مدعا علیہ کے مسدود ہو گئی تہی۔ (۸)

عمل | لفظ "فریق" میں صرف مدعی اور مدعا علیہ بانالش دیوانی ہی داخل نہیں بلکہ فریقین استغاثہ فوجداری بھی اسمیں داخل ہیں مثلاً وہ مجرم جسپر کہ قتل عمد کا الزام لگایا گیا ہو (۹) کسی فریق کا طریق عمل بدرجہ غایت متعلق ہوتا ہے (۱۰)

عمل | لفظ افعال میں جسکی تعریف دفعہ ۱۷۔ ایکٹ ہذا میں مندرج ہے وہ افعال جو کہ بیانات زبانی یا دستاویزی

---

(۱) قانون شہادت سید امیر علی صاحب (۲) قانون شہادت نارٹن صاحب صفحہ ۱۰۷ (۳) قانون شہادت کننگھم صاحب صفحہ ۹۳ و ۹۴ (۴) نارٹن صاحب کا قانون شہادت صفحہ ۱۰۷ (۵) ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۵ صفحہ ۲۸ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۲۳ و ۵۶۸ (۶) قانون شہادت نارٹن صاحب صفحہ ۱۰۶ و ۱۰۷ و قانون شہادت بسٹ صاحب فقرہ ۵۴۷ (۷) شرح قانون شہادت سید امیر علی صاحب (۸) شرح قانون شہادت سید امیر علی صاحب (۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۸۵ و ۳۹۹۔ اجلاس کامل (۱۰) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۸۵ بصفحہ ۳۹۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۳۹۱ و ۴۰۴ و ۴۰۶۔

نہ ہوں شامل رکھے گئے ہیں اور دفعہ ہذا کی تشریح اوّل میں یہ امر صاف کر دیا گیا ہے کہ لفظ عمل میں بیانات داخل نہیں ہیں۔ لیکن عمل علاوہ بیانات کے کبھی ایک قسم کا اقبال ہوتا ہے۔ دفعہ ۱۷ میں جو اقبال کی تعریف لکھی ہے اور جو اسکا اثر بیان کیا گیا ہے اسی قسم کا اثر بعض حالتوں میں عمل سے بلا کسی بیان کے پیدا ہوتا ہے مثلاً ملزم کا بھاگنا یا چھپنا یا بھیس بدلنا یا اون ہتھیاروں کو جنکو کہ وہ جرم کے کرنے میں کام میں لایا تھا تلف کرنا یا کپڑوں کو خون چھڑانے کے لیئے دہونا یا اس قسم کا کوئی اور فعل اس عمل میں داخل ہے جس سے کہ قیاس مجرم ہونیکا پیدا ہوتا ہے اور اپنی حیثیت کے موافق اقبال جرم ہے۔ اسیطرح دیوانی معاملات میں بھی عمل سے اثر پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً بہی کھاتہ میں کسی خاص شخص کے لیکھے میں ایک رقم کا لکھا جانا اپنی حیثیت کے موافق اقبال منجانب مالک بہی کھاتہ کے اس امر کا ہے کہ وہ رقم اوس شخص کے حساب سے متعلق ہے جسکے لیکھے میں وہ لکھی گئی ہے نہ کسی دوسرے شخص کے۔ اسیطرح وصی کا ایک موصی لہ کو شئے موصی بہ کا دیدینا بادی النظر میں اقبال اس امر کا ہے کہ وصی کے قبضہ میں کافی جائداد متوفی کی ہے جسمیں سے تمام موصی لہم کو اون کے حصص موافق وصیت کے مل سکتے ہیں۔ ایسا ہی جائداد متوفی میں سے قرضہ درجہ دوم کا ادا کرنا اقبال بادی النظری اس امر کا ہے کہ قرضہ درجہ اعلیٰ کے ادا کرنیکو کافی مال متوفی چھوڑ کر مرا ہے اسیطرح ایسی حالتوں میں جبکہ عملدرآمد روزمرہ مقتضی اس امر کا ہو کہ کوئی فعل بطور اعتراض کے کیا جاوے تو ترک ایسے فعل کا اور چپ اور ساکت رہنا بعض حالتوں میں اثر اقبال کا رکھتا ہے۔ مثلاً جبکہ ایک سوداگر دوسرے کو فرد حساب بھیجتا ہے اور وہ دوسرا سوداگر بغیر کسی اعتراض کے ایک معقول عرصہ تک ساکت رہے تو فی نفسہ یہ سکوت بادی النظر میں اقبال درست ہونے حساب کا تصور کیا جاویگا۔ اور اسیطرح مابین دو شخصوں کے ایک حساب میں سے چند رقوم پر اعتراض کرنے سے مابقی کی صحت کا اقبال ہے۔

نیز ملاحظہ ہو قانون معاہدہ (۹ سنہ ۱۸۷۲ء) کی دفعہ ۱۷ کی تشریح معہ تمثیلات اور قانون میعاد (نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۸ء) کی دفعہ ۲۰ نسبت اثر ادائے سود یا جزو قرضہ کے۔ اگر کسی شخص کے سامنے کوئی ایسا امر بطور معاملہ بیان کیا جاوے جسکا اثر اس کے مضر ہو تو اگر وہ سنکر ساکت رہا اور کوئی اعتراض نہ کرے تو اسکا سکوت بمنزلہ اقبال کے ہے۔ اگر کوئی بیان بطور معاملہ مضر کسی شخص کے ذریعہ چٹھی کے اسکو معلوم ہو تو قانوناً اس شخص کو اس چٹھی کا جواب معترض نہ لکھنا اسکے مضر نہیں۔ قاعدہ مذکورہ بالا نسبت سکوت کارروائی ہائے عدالت کے متعلق نہیں ہے اسوجہ سے کہ فی نفسہ نوعیت ان کارروائیوں کی ایسی ہے کہ سوائے فریقین مقدمہ کے شخص غیر دخل در معقولات نہیں دیسکتا۔ مثلاً اگر گواہ عدالت میں کسی شخص کے مضر اظہار دیتا ہو اوس شخص کو منصب عدالت میں جواب سوال کرنیکا نہیں ہے جبتک کہ خود فریق مقدمہ نہ ہو اور اسوجہ سے اسکا سکوت عدالت میں موافق دفعہ مذکور کے اس کے مضر نہ ہوگا۔

(تمثیل (ن) میں سکوت درجہ اقبال کا رکھتا ہے۔

اس دفعہ کے فقرہ دوم کے الفاظ "اور عمل کسی ایسے شخص کا کہ کوئی جرم اس کے مقابل کارروائی ہونیکی بنا ہو" سے مراد وہ شخص ہے جسکے ساتھ مجرم نے جرم کیا ہو مثلاً قتل کے مقدمات میں مقتول (۱) فقرہ دوم میں الفاظ "بشرطیکہ وہ عمل کسی امر تنقیح یا امر متعلقہ مقدمہ پر موثر ہو - یا اس سے متاثر ہو" سے یہ مراد ہے کہ بشرطیکہ وہ عمل کسی امر تنقیحی یا امر متعلقہ مقدمہ پر بلاواسطہ اور معاً موثر ہو یا اس سے متاثر ہو - (۲) ایسے اقبال کے درمیان جو قابل ادخال نہیں ہے ملزم کے عمل سے متعلق شہادت قابل ادخال نہیں ہے (۳) نہ ملزم کے ایسے بیانات کی نسبت جو اس کے افعال کی وضاحت کرتے ہوں یا اس کے افعال کے وقت کئے گئے ہوں - اس دفعہ کو دفعات ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ - ایکٹ ہذا کے ساتھ پڑہنا چاہئے - جو بیانات دفعات ۲۵ و ۲۶ کے بموجب ناقابل ادخال ہوں وہ شہادت میں داخل نہیں ہو سکتے (۴) ملزم کا مفرور ہو جانا بہت ہی کمزور شہادت اس کے جرم کی ہے - بالکل بیگناہ شخص مفرور ہو سکتا ہے اور اکثر ہوتے ہیں (۵) اگر کسی کے قبضہ میں سے کوئی دستاویز یا مال جسکا تعلق جرم سے ہو برآمد ہو تو یہ شہادت قابل ادخال ہے (۶) کسی دستاویز کے فریقوں کا اصلی منشاء غرض معلوم کرنیکے لئے شہادت فریقین کے اس عمل کی جو بعد تکمیل دستاویز رہا ہو واقعہ متعلقہ ہے - ایک مقدمہ میں بحث یہ تھی کہ آیا پٹہ متنازعہ سے انتقال جائداد حین حیات ہوتا ہے یا کہ جائداد وراثت کا - پریوی کونسل نے یہ رائے دی کہ اس امر کا فیصلہ کرنیکے لئے ضرور ہے کہ فریق دستاویز کا اصلی منشاء معلوم کیا جائے جو کہ گو خاصکر شرائط مندرجہ پٹہ سے معلوم ہوتا ہے لیکن وہ اُن حالات سے بھی جو وقت تحریر پٹہ موجود تھے اور اس عمل سے جو بعد تحریر فریقین کا رہا ہے معلوم ہوتا ہے - وہ پٹہ جو اس مقدمہ میں زیر بحث تھا بیس برس سے کم مدت کا تھا - (۷) ایک مقدمہ میں ملزم نے وقوعہ سے چند روز پیشتر اپنی بیوی کو مار ڈالنے کی دہمکی دی تھی بعد وقوعہ کے وہ اصطبل میں چھپا ہوا پکڑا گیا یہ عمل پیش از وقوعہ اور پس از وقوعہ واقعہ متعلقہ قرار دیا گیا (۸)

وقت تجویز الزام قتل عمد کے یہ ظاہر ہوا کہ متوفیہ سے تھوڑا عرصہ قبل اسکی وفات کے مختلف اشخاص نے سوال نسبت اُن حالات کے کہ کسطرح صدمات اس کے جسم پہنچے گئے اور نامبردہ اُس وقت گفتگو نہیں کر سکتی تھی لیکن ہوش میں تھی اور اشارہ کر سکتی تھی شہادت مدعی کیجانب سے پیش ہوئی اور بغرض ثبوت اُن سوالات کے جو متوفیہ سے کئے گئے تھے اور اُن اشاروں کے جو اس نے بجواب سوالات مذکور کئے سشن جج نے قبول کی - از پیتھرم صاحب چیف جسٹس - آیا محض اشارات بطور عمل کے داخل ہو سکتے ہیں یا نہیں - اِس امر کی نسبت یہ واضح ہونا چاہئے کہ فقرہ ۲ دفعہ مذکور سے عمل اس شخص کا جو فریق کسی نالش یا کارروائی کا ہو در بارہ ایسی نالش یا کارروائی کے یا در بارہ

---

(۱) دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۸۵ - رائے سید محمود جج (۲) دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۸۵ رائے پیتھرم صاحب چیف جسٹس (۳) دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۲ (۴) دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۴۰ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۸ (۶) قانون شہادت ٹیلر صاحب صفحہ ۵۹۹ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۴۶۷ (۸) ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۲ صفحہ ۱۱

کسی واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ نالش یا کارروائی کے ہوسکتا ہے اور بلاشبہ عمل اوس شخص کا جو کسی کارروائی سے اوس وقت تعلق رکھتا ہو جبکہ وہ واقعات پیدا ہوئے جن سے وہ مقدمہ پیدا ہوا ہو۔ بدرجۂ غایت متعلق ہے۔ لہذا کوئی عمل متوفی کا اس مقدمہ میں جسکو کچھ تعلق اُن حالات سے تھا جو باعث اوسکی وفات کے ہوئے متعلق ہوگا لیکن حالات یہ ہیں کہ نامبردہ شفاخانہ میں حالت نزع میں تھی جبکہ اُس نے بموجودگی بعض اشخاص کے وہ اشارات کئے جنکا حوالہ دیا گیا ہے یہ صاف ظاہر ہے کہ کسی امر سے ثابت نہیں ہوتا کہ یہ اشارات تنہا واقعہ متعلقہ ہیں کس واسطے کہ کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو ان کو وجہ وفات سے متعلق کرتی ہو۔ پھر یہ حجت کیگئی ہے کہ چونکہ عمل خاص حالات میں واقعہ متعلقہ ہے۔ لہذا بلحاظ تشریح ۲۔ دفعہ ۸ کے ہر بیان جو اُس شخص سے کیا گیا ہو جس کے چال چلن کی نسبت نزاع ہے ثابت ہوسکتا ہے۔ اب امر تنقیح طلب یہاں یہ ہے کہ آیا عبداللہ نے متوفیہ کا گلا کاٹ کر اُسکو ہلاک کیا۔ متوفیہ کا صرف یہ عمل بیان ہوا ہے کہ اُس نے اپنا ہاتھ بجواب اون سوالات کے جو اس سے ہسپتال میں بعض اشخاص نے کئے ہلایا۔ اگر اس سے زیادہ ہم نہ بڑھیں تو کسی امر سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مدعیہ کا عمل ایسے ہاتھ کے اُٹھانے میں کسی امر تنقیحی یعنے اس کے گلا کاٹنے کی نسبت مؤثر یا اُس سے متاثر تھا۔ بعد اس کے تشریح ۲۔ موجود ہے لیکن یہ ظاہر ہے کہ قبل اسکے کہ تم الفاظ شخص ثالث کو قبول کرو۔ تم کو ثابت کرنا چاہئے کہ عمل جس سے اُنکا متعلق ہونا بیان کیا گیا ہے واقعہ متعلقہ ہے اور صورت ہذا میں ظاہر ہے کہ تاوقتیکہ تم الفاظ کو قبول نہ کرو عمل واقعہ غیر متعلقہ ہے لہذا الفاظ قبول نہیں ہوسکتے کس واسطے کہ شرط مقدم متعلق اونکی قبولیت کے پوری نہیں ہوسکتی۔ اور چونکہ وہ پوری نہیں ہوتی۔ لہذا کل بنیاد ساقط ہوتی ہے۔ تشریح ۱۔ دفعہ ۸ سے وہ صورت ظاہر ہوتی ہے جبکہ کسی شخص نے جسکا عمل مابہ النزاع ہو افعال و بیانات کو بیجا شامل کیا ہو۔ اور ایسی صورت میں افعال و بیانات مذکور بحیثیت مجموعی ثابت ہوسکتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص گلی میں زخمی بھاگتا ہوا جاتا ہو اور اپنے اوپر حملہ کرنیوالے کا نام لیتا ہو۔ اور اُن حالات کو بیان کرتا ہو جنمیں وہ زخمی کیا گیا تو اس صورت میں جو کچھ کہ مضروب کہے یا کرے بحیثیت مجموعی ثابت ہوسکتا ہے لیکن صورت بالکل مختلف ہوگی۔ اگر کسی راہ چلنے والے نے اوسکو روکا اور کسی کا نام لیا یا اُس سے کوئی سوال متعلق معاملہ کے کیا۔ اگر کوئی شخص ایسا بیان بغیر اس کے کہ اس سے کوئی سوال کرنا چاہے کرے تو اوس کا بیان جزو اوس کے عمل کا متصور ہوسکتا ہے لیکن جبکہ کوئی بیان محض بجواب کسی سوال یا ایمار کے کیا جاوے تو اس سے وہ حالت ثابت ہوتی ہے جو نہ امر تنقیحی سے پیدا ہوئی ہو بلکہ کسی چیز کے درمیان میں آنے سے۔ بدیں وجوہ میں خیال کرتا ہوں کہ اشارات جو متوفیہ نے کئے بطور عمل کے از روئے دفعہ ۸۔ قانون شہادت کے قابل قبول نہیں ہیں۔ **محمود** صاحب جسٹس۔ اگر میں یہ رائے قائم کروں کہ لفظ عمل مستعملہ دفعہ ۸ کا منشاء صرف اس عمل سے تھا جو صریحاً ان حالات سے پیدا ہوتا ہو جنمیں ارتکاب جرم ہوا اور نہ درمیانی وجہ سے تو گویا یہ تجویز کرتا ہوگا کہ تمثیل (و) مخالف اس دفعہ کے ہے جسکی وضاحت

اس سے مقصود ہے کیونکہ اگرچہ زید کا عمل بلاشبہ واقعہ تنقیحی سے متاثر ہوا مگر صرف شخص ثالث بکر کی وساطت سے ہوا پس میں یہ نتیجہ اخذ کرتا ہوں کہ عمل سے صرف وہی عمل مقصود نہیں ہے جو بلا توسط ومعًا واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ سے متاثر ہوا ہو۔ اصولاً مقدمہ ہذا ویسا ہی ہے جیسے کہ مثال میں صورت بیان کیگئی ہے۔ متوفیہ اس طور پر عمل نہ کرتی جیسا کہ اُس نے عمل کیا۔ اگر وہ اشخاص جنہوں نے اس سے سوال کئے محرک نہ ہوتے۔ میں کوئی فرق اصولاً مابین اس کے دیکھتا ہوں کہ جب زید سے کہا گیا کہ پولیس کے اہلکار آئے ہیں تو وہ بھاگ گیا اور جب متوفیہ سے سوالات کئے گئے تو اوسکے جواب میں اُس نے ہاتھ ہلایا میری دانست میں دونوں صورتیں عمل کے مساوی طور پر ازروئے معنے دفعہ ۸ کے ہیں۔ (۱)

ملزم پر الزام دفعہ ۴۱۱ تعزیرات ہند کا لگایا گیا بوقت تحقیقات کے پولیس نے ملزم سے دریافت کیا کہ وہ مال کہاں ہے اُس نے بیان کیا کہ میں نے اُسکو چھپا رکھا ہے اور وہ اُسکو دکھلا دیگا۔ اور اُس نے یہ بیان کیا کہ اُس نے مال کو کھیت میں گاڑ دیا ہے پھر وہ پولیس کو اُس موقع پر لے گیا۔ جہاں پر کہ مال چھپا ہوا تھا اور اپنے خاص ہاتھ سے اُس مٹی کے برتن کو کھودا جسمیں کہ مال رکھا ہوا تھا۔ اُس نے دوسرا بیان جبکہ وہ جگہ بتلا رہا تھا یہ کیا کہ اُس نے اُس مال کو دفن کیا ہے۔ تجویز ہوئی کہ بیانات متذکرہ بالا قابل مقبولی شہادت حسب تشریح ۱۔ دفعہ ۸۔ قانون شہادت بہ ثبوت طریقہ ملزم کے نہیں ہیں۔ دفعہ ۸۔ کی رو سے جہانتک کہ وہ بیانات جو لفظ طریق عمل میں داخل ہو کر مقبول ہو سکتے ہیں وہ ضرور بہ تعلق دفعات ۲۵ و ۲۶ کے قابل پڑھنے کے ہیں اور وہ بیانات کبھی داخل شہادت ہو کر مقبول نہیں ہو سکتے ہیں۔ جو کہ اِن دفعات سے علیحدہ ہیں (۲) مسمات م پر ایک لڑکی کے قتل عمد کا الزام لگایا گیا۔ اس امید میں کہ اوسکو وعدہ معافی دیا جا رہا ہے وہ پولیس کو ایک خاص جگہ پر لے گئی اور بعض زیورات بتلائے اور خود نکال بھی دیئے جو کہ متوفیہ بروقت وفات پہنے ہوئے تھی۔ تجویز ہوا کہ شہادت بہ ثبوت اس امر کے قابل پذیرائی تھی کہ ملزمہ ایک جگہ پر گئی اور وہاں اوس نے بعض زیورات نکال کر دیئے۔ ایسی شہادت زیر دفعہ ۸۔ ایکٹ شہادت ہند قابل پذیرائی ہے بلا لحاظ اس امر کے کہ آیا ملزمہ کا طریق عمل نتیجہ اوس ترغیب کا تھا یا نہیں جو کہ اوسے پولیس نے دی تھی۔ (۳)

قیدی کی ماخوذی بابت سرقہ اور بدنیتی سے لینے مال مسروقہ کے ہوئی۔ مستغیث نے جو کلکتہ کو ریل میں جاتا تھا معلوم کیا کہ اُسکا بیگ اور جیب گھڑی اور زنجیر اور کچھ روپیہ بھی چوری گیا ہے۔ اور اُس نے اپنے نقصان کی ریکو پولیس انسپکٹر سے پہلے ہی اسٹیشن پر جسجگہ ریل بعد اُس کے چوری سے واقف ہونیکے ٹھہری تھی رپورٹ کی اور قیدی اوس وقت موجود نہ تھا۔ فلپس صاحب نے تجویز کیا کہ شہادت اس رپورٹ کی حسب دفعہ ۸ تمثیل (ک) قابل مقبولی کے ہے قیدی نے ایک افسر پولیس سے یہ بیان کیا کہ اُسکو گھڑی اور روپیہ اُسکی بہن نے دیئے تھے۔ فلپس صاحب نے شہادت اس بیان کی قبولی کی

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۸۳ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۲۶۰۔ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۱ صفحہ ۵۹۲۔

اور یہ رائے ظاہر کی کہ اقرار (ایڈمشن) - اور اقبال (کانفشن) جرم میں فرق ہے - (۱) ایک ملزم بعد وقوع جرم اپنا لباس بدلکر دوسرے مقام پر چلا گیا اور گو وہ برہمن تھا اُس نے جنیوا تار ڈالا اور اپنا نام بھی بدل لیا۔ وہاں اس نے اپنی طرف سے ایک دستاویز لکھی اور اس دستاویز پر تاریخ وقوع جرم کی غلط درج کی - تجویز ہوا کہ ملزم کا یہ عمل اسکے مجرم ہونیکی قوی شہادت ہے - (۲) ایک ملزم رات کے وقت مستغیث کے مکان میں پکڑا گیا۔ جب مستغیث نے اسے پکڑکر مارا اور بیعزت کیا تو وہ چپ ہو رہا اور جب پوچھا گیا تو کہا مجھسے قصور ہوا مجھے معاف کرو - تجویز ہوا کہ ملزم کا طرز عمل کافی شہادت اسبات کی تھی کہ وہ مستغیث کے مکان میں کسی نہ کسی مجرمانہ نیت سے داخل ہوا تھا - (۳) ایک ملزم کے خلاف جبیر بالارادہ ضرر شدید پہنچانے کا الزام تھا صرف یہی شہادت تھی کہ اس کے سامنے ضرر رسیدہ شخص نے ایک تیسرے شخص سے کہا کہ ملزم نے اُسکو ضرر پہنچایا اور ملزم نے الزام شکایت کردہ سے انکار نہیں کیا - تجویز ہوا کہ یہ شہادت حسب دفعہ ۸ و ۹ تمثیل (ج) قابل قبول ہے (۴) مقدمات فوجداری میں سابقہ تجویزات جرم کی شہادت دربارہ قبولیت کے ویسی ہی وقعت رکھتی ہے جیسی کہ دیگر شہادت بدچلنی کی - ایسی شہادت صرف اس صورت میں متعلق ہو سکتی ہے جبکہ ملزم نے اپنی نیک چلنی کی شہادت پیش کی ہو یا جبکہ بدچلنی کسی شخص کی فی نفسہ ایک واقعہ تنقیحی ہو (دفعہ ۵۴) یا جب کسی تجویز جرم کا فیصلہ فی نفسہ ایک واقعہ تنقیحی ہو یا ایکٹ ہذا کے کسی اور حکم کے رو سے واقعہ متعلقہ ہو (ملاحظہ ہو دفعہ ۴۳) مثلاً دفعہ ۱۱ یا ۱۴ - یا ایسی قسم کی کوئی اور دفعہ جو واقعات متعلقہ کے بارہ میں ہو - (۵)

بیانات جو افعال کی معیت رکھتے ہوں یا اونکی توضیح کرتے ہوں

مثلاً ایک شخص سڑک پر مجروح حالت میں بھاگا جا رہا ہے اور شخص کا نام پکارتا جاتا ہے جس نے اسکو مجروح کیا ہے اور اُن حالات کو بیان کرتا جاتا ہے جنکی موجودگی میں وہ مجروح ہوا ہے - ویسی حالت میں یہ بیان بمعہ اسکے فعل کے یعنے مجروح کا بھاگا جانا اور مجروح کرنیوالیکا نام پکارتے جانا وغیرہ وغیرہ شہادت میں ثابت کیا جا سکتا ہے (۶) لیکن بیانات جو کسی فعل کی معیت رکھتے ہوں یا اسکی توضیح کرتے ہوں تب ہی واقعہ متعلقہ ہیں جبکہ وہ فعل خود امر تنقیح طلب یا زیر بحث ہو (۷) بیانات اُن افعال کے جنکی وہ معیت رکھتے ہوں ثبوت نہیں ہیں بلکہ ایسے افعال کا بالکل علیحدہ شہادت سے ثابت ہونا ضروری ہے (۸)

بیانات جو عمل پر موثر ہوں

تشریح دوم میں جو بیان مذکور ہے اسمیں دستاویزات جو کسی شخص کے نام بھیجے گئے ہوں اور اسکے علم میں آئے ہوں شامل ہیں - (۹) وہی بیان امر متعلقہ ہوگا جو اس عمل پر جو خود واقعہ متعلقہ ہو موثر ہو محض خاموشی سے

---

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲ - (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۴۳۲ - (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۳۹۱ - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۲ (۵) نمبر ۶ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ فوجداری - (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۸۵ - رائے پتھرم صاحب جسٹس (۷) اسٹیفن ڈائیجسٹ صفحہ ۶۱ - (۸) قانون شہادت فلپس صاحب صفحہ ۲۰۷ - (۹) تمثیل (ح) دفعہ ہذا -

اقبال لازم نہیں آتا اور نہ خاموشی اقبال کی شہادت ہے تاوقتیکہ حالات مقدمہ ایسے نہ ہوں جن سے انصافاً یہ نتیجہ نکل سکے کہ خاموش رہنے والا فریق خاموش نہ رہتا اگر اسکو اقبال منظور نہ ہوتا۔(۱) لیکن اگر راقم خط جواب کا مستحق ہو تو خاموشی کا اثر دوسرا نہ ہوگا۔ مثلاً اگر زید عمرو کو خط لکھے اور زید مستحق ہو کہ عمرو اس کا جواب دے جیسا کہ معاملات معاہدہ وغیرہ میں ہوتا ہے تو ایسے حالات میں عمرو کا چپ رہنا ایک اہم شہادت اس کے خلاف ہو سکتی ہے۔ تجارت پیشہ لوگوں میں اگر ایک فریق حساب تیار کرکے دوسرے فریق کے پاس بھیجدے اور دوسرا فریق عرصہ تک بغیر کسی قسم کے اعتراض کے ڈالے رکھے تو اس سے نتیجہ نکالا جاویگا کہ خاموش رہنے والے فریق نے حساب کو صحیح مان لیا اور حساب کی رقوم میں سے اگر صرف ایک یا چند رقوم پر بھی اعتراض کیا جاوے تو نتیجہ نکالا جاویگا کہ باقی رقوم کو صحیح مان لیا۔ (۲) دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۸۲ زیر دفعہ ۶۔ نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۔ زیر دفعہ ۱۳۳۔ نسبت بیانات کے دیکھو دفعہ ۳۲۔ تا ۳۹۔ ایکٹ ہذا۔

واقعات جو واسطے اظہار یا ادخال واقعات متعلقہ کے ضروری ہوں۔

دفعہ ۹۔ واقعات جو کسی واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ کی وجہ ظاہر ہونے یا بنا پڑنے کے لئے ضروری ہوں یا جن واقعات سے کسی ایسی دلیل کی تائید یا تردید ہوتی ہو جو کہ کسی واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ سے پیدا ہو یا جن واقعات سے کسی شئے یا شخص کی شناخت ہوتی ہو اور وہ شناخت متعلق مقدمہ ہے یا جن واقعات سے کہ کسی واقعہ تنقیحی یا متعلقہ کے وقت یا مقام کا تعین ہوتا ہو یا جن واقعات سے کہ ان فریق کا باہم تعلق معلوم ہوتا ہو جن کے درمیان میں ایسے امر واقعہ کا معاملہ ہوا وہ سب جہانتک کہ اوس غرض کے لئے ان کی ضرورت ہو واقعات متعلقہ ہیں۔

ہر حالت کسی حالت سابقہ کیوجہ سے پیدا ہوتی ہے یعنے حالت سابقہ علت ہوتی ہے اور حالت ثانی معلول اور نتیجہ ہوتی ہے اور پھر ہر حالت سبب ہوتی ہے بہتسی اور حالتوں کی۔ اور ہر حالت کے متعلق واقعات اور صفتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اس سے علیحدہ نہیں ہو سکتیں اور جسکی وجہ سے اس حالت کی نوعیت نمایاں ہوتا ہے اور جسکا جاننا واسطے ٹھیک طور پر سمجھنے ان حالتوں کے ضرور ہوتا ہے۔ واقعات اصلی یعنے مقدم واقعہ کے ساتھ ان چیزوں کا بیان بھی بطور واقعات متعلقہ شہادت میں داخل ہو سکتا ہے۔ لیکن عدالت کا کام یہ ہے کہ اس امر کا تصفیہ کرے کہ تعلق ان حالات اور واقعات کا واقعہ مقدمہ سے ایسا قریب ہے یا نہیں کہ جس سے نتیجہ معتدبہ حاصل ہو سکے۔ ان حالات سے گرد و نواح واقعہ مقدمہ کی نسبت کوئی صریح قاعدہ قائم کرنا محال ہے اور یہ عدالت کی رائے پر چھوڑا گیا ہے کہ اس امر کو طے کر سکے کونسے حالات کی نسبت شہادت مناسب ہے اور کونسے کی نہیں۔ ایسی رائے قائم کرنے میں عدالت کو دو امور پر لحاظ رکھنا چاہیئے۔

---

(۱) قانون شہادت فارٹن صاحب صفحہ ۱۱۳ (۲) قانون شہادت ٹیلر صاحب صفحہ ۱۰۸۔

اوّل یہ کہ آیا یہ حالات واقعہ مقدم کے ہم زمانہ ہیں یا نہیں۔ دوم یہ کہ آیا وہ اس قسم کے ہیں کہ جن سے واقعہ مقدم کی نوعیت کی تصریح ہوتی ہے یا نہیں۔ جب کوئی وثیقہ پورانا ہونے کی وجہ سے اور نیز اسوجہ سے کہ شاہدان وثیقہ مرگئے ہوں ثابت نہ کیا جاوے اور وہ موروثی استاجری کے ثبوت میں پیش کیا جاوے تو وثیقہ مذکور کے صحیح ہونے کے واسطے اسباب کا دکھانا ضرور ہوگا کہ اس دستاویز کے ساتھ قبضہ بھی دیا گیا تھا۔ (۱)

تمثیلات

(الف) بحث اس امر کی ہے کہ ایک خاص دستاویز وصیت نامہ زید کا ہے یا نہیں۔

اس صورت میں زید کی جائداد اور اوس کے خاندان کی وہ حالت جو بتاریخ مبینہ وصیت نامے کے ہو واقعات متعلقہ میں داخل ہو سکتی ہے۔

(ب) زید نے عمرو پر بابت کسی عبارت تہتک آمیز کے جس سے زید پر معیوب چال چلن کا اتہام ہوتا ہے نالش رجوع کی عمرو بیان کرتا ہے کہ وہ مضمون جو تہتک آمیز بیان کیا گیا واقعی ہے۔

حالت اور تعلقات فریقین کے اوس زمانہ میں جبکہ عبارت تہتک آمیز مشتہر کیگئی واقعات متعلقہ بطور مبادی واقعات تنقیح طلب کے متصور ہو سکتے ہیں۔

جزئیات کسی تنازعہ کے جو فیما بین زید اور عمرو کے ایسے امر کی بابت تھا جسکو عبارت تہتک آمیز سے کچھ واسطہ نہیں ہے واقعات متعلقہ نہیں ہیں اگرچہ اون دونوں کے درمیان تنازعہ کا ہونا اوس حال میں کہ زید اور عمرو کے تعلق باہمی پر کچھ موثر ہوا ہو واقعہ متعلقہ ہو سکتا ہے۔

(ج) زید پر ایک جرم کا الزام کیا گیا۔

ارتکاب جرم کے بعد ہی زید اپنے گھر سے فراری ہوا تو یہ واقعہ حسب دفعہ ۸ کے واقعہ متعلقہ ہے اس واسطے کہ وہ ایک ایسا عمل ہے جو واقعات تنقیحی کے قائم ہونیکے بعد اور اونکی تاثیر سے سرزد ہوا۔

یہ واقعہ کہ جس وقت زید اپنے مکان سے گیا تو جس مقام کو گیا وہاں اسکو ایک ضروری اور ناگہانی کام پیش آیا تھا واقعہ متعلقہ ہے اسواسطے کہ اس سے یکبیک مکان سے چلے جانیکی توجیہہ ہوتی ہے جس کام کے واسطے کہ وہ گھر سے گیا اوس کے جزئیات واقعات متعلقہ نہیں ہیں مگر اوسی قدر کہ واسطے ثبوت اس امر کے ضروری ہوں کہ وہ ناگہانی اور ضروری پیش آیا تھا۔

جو بیانات اور چٹھیات گھر سے باہر جانیکے زمانہ میں لکھی گئی ہوں اور جس سے وجہ گھر سے باہر جانے کی معلوم ہوتی ہو بطور شہادت مقبول ہو سکتی ہیں اسواسطے کہ گھر سے باہر جانا اور وہاں سے غائب رہنا افعال مسلسل ہیں (۲)

---

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۲۳ - (۲) قانون شہادت ٹیلر صاحب۔

(د) زید نے عمرو پر اس امر کی نالش کی کہ بکر نے جو معاہدہ نوکری کا زید کے ساتھ کیا تھا اُسکے نقض کی ترغیب بکر کو دی بکر نے زید کی نوکری چھوڑنے کے وقت زید سے کہا کہ میں تمہاری نوکری اسواسطے چھوڑتا ہوں کہ عمرو نے اس سے ایک اچھی نوکری دینے کو کہا ہے یہ بیان واقعہ متعلقہ ہے اس واسطے کہ اِس سے بکر کے اس عمل کی توجیہہ ہوتی ہے جو کہ امر تنقیحی متعلقہ مقدمہ ہے۔

(ہ) زید پر الزام سرقہ کا ہوا اور وہ عمرو کو مال مسروقہ دیتے ہوئے دیکھا گیا اور مال زید کی زوجہ کو دیتے ہوئے عمرو کو دیکھا اور عمرو نے جبکہ اُسے وہ مال حوالہ کیا تو یہ کہا کہ زید نے کہا ہے کہ تم اوسکو چھپا رکھو عمرو کا یہ بیان واقعہ متعلقہ ہے اسواسطے کہ اُس سے توضیح اُس واقعہ کی ہوتی ہے جو کہ جزو اُس معاملہ کا ہے۔

(و) زید کی تجویز بعلت ایک بلوہ کے ہوئی اور ثابت ہوا کہ وہ مرغنہ ہو کر جاتا تھا شور و غل بلوہ کے لوگوں کا امر واقعہ ہے اِس واسطے کہ اُس سے توضیح نوعیت اُس فعل کی ہوتی ہے۔

ایک نالش میں سوال تنقیح طلب یہ تھا کہ آیا مسمی (گ) مسمی (ب) کا بیٹا تھا یا مسمی (م) کا جو (ب) کے خاندان سے ایک بالکل مختلف خاندان کا تھا۔ ایک مصدقہ نقل اس روبکار کی جس میں (گ) کو بطور پسر (ب) کے بیان کیا گیا تھا اور جو بہت مدت پہلے کی پیش کیگئی تھی۔ تجویز ہوا کہ روبکار مذکور حسب دفعہ ہذا شہادت میں قابل پذیرائی تھی (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ اول زیر دفعہ ۱۳۔ ایکٹ ہذا۔ جس حال میں کہ منجملہ سوالات کے ایک سوال فیصلہ طلب یہ تھا کہ آیا دستاویز جو مسترد کیگئی تھی رجسٹرار کے روبرو ایک شخص (ق) جس نے پیش کی تھی تو نشان انگوٹھہ اوس شخص کا جسنے کہ دستاویز مذکور پیش کی تھی ہمراہ نشان انگوٹھہ (ق۔س) کے مقابلہ کرنا زیر دفعہ ہذا قابل پذیرائی ہونا قرار دیا گیا بشرطیکہ مشابہت نشانات مذکور سے شخص مذکور کی شناخت ہمراہ (ق۔س) کے ہو سکے (۲)

جو امور شریک سازش نے نسبت اپنے عام ارادہ کے کہے یا کئے ہوں۔

دفعہ ۱۰۔ جبکہ وجہ معقول اس امر کے باور کرنیکی ہو کہ دو یا چند اشخاص نے کسی جرم یا حرکت بیجا قابل نالش کے ارتکاب کے لئے باہم سازش کی ہے تو جو چیز کہ اُن میں سے کسی ایک شخص نے نسبت اُن کے عام ارادہ کے بعد ازانکہ وہ عام ارادہ اُن میں سے کسی ایک کے ذہن میں گذرا ہو کہی یا کی یا لکھی ہو وہ نسبت ہر شخص شریک سازش کے واسطے ثابت کرنے وجود سازش کے اور نیز واسطے ثبوت اس امر کے کہ ہر ایسا شخص شریک اُس سازش کا تھا امر واقعہ متعلقہ ہے۔

تمثیل

(الف) وجہ معقول اِس امر کے باور کرنیکی ہے کہ زید نے بمقابلہ ملکہ معظمہ کے لڑائی کرنیکے لئے سازش کی

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۹۸ - ۲۱ (۲) کلکتہ ویکلی نوٹس الہ آباد جلد اول صفحہ ۳۲ و ۳۳-

یہ واقعات کہ واسطے حصول غرض اِس سازش کے عمرو نے اسلحہ یورپ میں حاصل کیئے اور اُسی مطلب کے واسطے بکر نے کلکتہ میں روپیہ جمع کیا اور خالد نے بمبئی میں لوگوں کو اُس سازش میں شریک ہونیکا اغواء کیا اور ولید نے آگرہ میں اُس غرض کی تائید میں تحریرات مشتہر کیں اور حامد نے دہلی سے محمود کے پاس کابل میں وہ روپیہ جو بکر نے کلکتہ میں جمع کیا تھا پہونچایا اور مضمون اوس خط کا جو کہ خالد نے اُس سازش کے بیان میں لکھا ان سب واقعات میں سے ہر ایک واسطے ثابت کرنے وجود اُس سازش اور شرکت زید کے واقعہ متعلقہ ہے گو کہ وہ ان سب سے لاعلم ہو اور گو کہ وہ اشخاص جنہوں نے یہ افعال کیئے اس سے ناآشنا ہوں اور افعال مذکور قبل ازانکہ وہ سازش میں شریک ہوا یا بعد ازانکہ وہ اُس سے نکل گیا وقوع میں آئے ہوں۔ *

دفعہ ہذا میں دراصل اوس اصول کو لیا گیا ہے جو متعلق مابین اصل اور کارندہ پر حاوی ہے جبکہ چند اشخاص ایک جرم یا قابل نالش فعل بیجا کے ارتکاب کے لئے سازش کریں (مثلاً شریک مداخلت بیجا کنندگان یا دیگر فعل بیجا کنندگان) تو ہر ایک اُن میں سے باقیماندگان کو اوس تجویز کے پورا کرنے کے لئے اپنا ایجنٹ (یعنے کارندہ) بناتا ہے افعال جو ایک شخص بہ تعلق غرض مشترک کے کرتا ہے سب کے افعال خیال کئے جاتے ہیں۔ یہ افعال بذاتہ شہادت ارتکاب جرم کے ہوسکتے ہیں اور سازش ثابت ہو جاتی ہے اور وہ سازش کے ثابت کرنے کے لئے امور متعلقہ ہوتے ہیں اور نیز واسطے ثابت کرنے اوس حصہ کے جو ہر ایک سازش کنندہ نے اوس میں لیا ہے۔ (۱)

بظاہر لفظ "وجہ معقول" سے مراد شہادت بادی النظری ہے۔ یہ ایک طے شدہ قانونی مسئلہ ہے کہ جب چند شخص مل کر ایک مقصد ناجائز کے لئے کوئی فعل کرتے ہیں تو اُس گروہ کے ایک فرد واحد یا ایک شخص کا فعل جو کہ بغرض پورا کرنے مقصد عام کے کیا جاوے وہ کل گروہ کا فعل سمجھا جاویگا۔ اور تمام تحریرات اور بیانات جو کہ ایک سازش کنندہ کرے وہ اور سازش کنندوں کے مخالف شہادت میں مستعمل ہو سکتے ہیں لیکن یہ امر ضروری ہے کہ تمام افعال اور بیانات وغیرہ بغرض حصول مقصد عام کے کئے گئے ہوں یعنے جبتک کہ یہ امر ثابت نہ ہو کہ وہ افعال وغیرہ بغرض حصول مقصد عام کئے گئے ہیں تب تک مضر دیگر اشخاص سازش کنندگان کے تصور نہ کئے جاوینگے اور شہادت معقول وجہ ہونیکی لیجاویگی۔ (۲)

امور مفصلہ ذیل پر اس دفعہ کے سمجھنے کے لئے غور کرنا چاہیئے (۳)

اوّل۔ یہ دفعہ متعلق ہے جرم سے اور نیز اون افعال ناجائز سے جو کہ بنا مخاصمت نالش دیوانی قرار پاسکتے ہیں اور جب

---

(۱) ڈائجسٹ اسٹیفن صاحب نوٹ ۱۱۱ بصفحہ ۱۶۰ قانون شہادت نارٹن صاحب صفحہ ۱۲۱ و ٹیلر صاحب فقرہ ۵۹۰ و کتاب رسل صاحب درباره جرائم جلد ۳ صفحہ ۳۴۳ و ۳۴۴ و قانون شہادت بسٹ صاحب فقرہ ۵۰۸ و بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۳۶ و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۱۷ صفحہ ۱۵ و بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۶ و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۱۵ صفحہ ۲۵ (۲) شرح شہادت سید محمود صاحب (۳) قانون شہادت فیلڈ صاحب صفحہ ۹۲ طبع سوم۔

کبھی چند اشخاص سازش کر کے کوئی جرم یا فعل ناجائز کریں۔ تو اُن سے یہ دفعہ متعلق ہوگی۔

دوم۔ یہ کہ قبل اسکے کہ شہادت اس دفعہ کے موافق لیجاوے وجہ موجہ وجود سازش کی ضرور ہو۔

سوم۔ بعد ثبوت سازش کے ہر فعل و بیان ہر فرد سازش کنندگان کا بمقابلہ اور بضرر ہر دیگر فرد سازش کنندگان کے متصور کیا جاویگا۔ گو یہ مختلف افراد سازش کنندگان ایکدوسرے کے فعل سے ناواقف ہوں بلکہ ایک دوسرے کو جانتے بھی نہ ہوں۔

چہارم۔ وہ افعال اور بیانات شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ گو قبل یا بعد اُس زمانہ کے کئے گئے ہوں جبکہ وہ شخص (جسکے مخالف بطور شہادت استعمال کئے جاتے ہیں) اس سازش میں شریک ہوا ہو۔

پنجم۔ کبھی تحریریں کہ حال سازش کا درج ہو اور گو وہ چٹھی بغرض اس سازش کی امداد کے یا کسی اور مقاصد متعلقہ سازش کے نہ لکھی گئی ہو تاہم شہادت میں درج ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ ایک مقدمہ میں ہائیکورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ گورنمنٹ آف انڈیا میں جو چٹھیات سرکاری مشعر حالات باغیاں سرحد مندرج تھیں وہ اُس ملزم کے مقابلہ میں جسپر جرم بغاوت اور امداد باغیان سرحد لگایا گیا تھا شہادت میں داخل ہو سکتی ہیں (۱) اور اسیطرح ایک مقدمہ میں تجویز ہوا کہ وہ خطوط جنکے وجود کی نسبت پہلے شہادت گذر چکی تھی اور جو اسکے بعد ملزم کے مکان میں سے وقت خانہ تلاشی پائے گئے داخل شہادت ہو سکتے ہیں۔ (۲) مشتہر امر ہے کہ اس دفعہ کے مطابق شہادت لیجانے کے وجود سازش کا ثابت کرنا ضروری ہے۔ بعد ثبوت سازش یہ ثابت کرنا لازمی ہے کہ ملزمان کا تعلق سازش سے تھا۔ اور بعد ثبوت وجود سازش اور تعلق ملزمان کے ویسی سازش سے ہر فعل اور بیان ہر سازش کنندہ کا بمقابلہ اور خلاف ہر دیگر سازش کنندہ کے قابل ادخال متصور ہوگا (۳) ایک مقدمہ میں مسمی امیر خاں پر یہ الزام تھا کہ وہ اس سازش میں شریک تھا جو بمقابلہ ملکہ معظمہ کے جنگ کرنیکے لئے قائم تھی۔ چنانچہ سشن جج پٹنہ نے امیر خاں کو اس علت میں سزا دی کہ اس نے ملکہ معظمہ کے مقابلہ میں جنگ کرنے میں اعانت کی اور بنائے جرم یہ تھی کہ اس نے کلکتہ سے چند مرتبہ روپیہ بمقام پٹنہ اس غرض سے بھیجا تھا کہ وہ ملکہ معظمہ کے مقابلہ میں جنگ کرنیکی سازش کے مقاصد کے لئے صرف کیا جائے۔ بر طبق اپیل امیر خاں کیطرف سے علاوہ دیگر عذرات کے یہ بھی عذر کیا گیا کہ چونکہ امیر خاں نے جو فعل کیا وہ بمقام کلکتہ کیا لہذا سشن جج پٹنہ کو اسکے مقدمہ کی سماعت کا اختیار نہ تھا تجویز ہوا کہ اصول قانون یہ ہے کہ جب ثابت ہو جائے کہ متعدد اشخاص ایک خلاف قانون مقصد کے لئے سازش میں شریک ہیں تو ان میں سے کسی ایک کا فعل بھی جو سازش کے مقصد کے حصول کیلئے ہو قانون کے رو سے سازش کنندگان کا فعل متصور کیا جاویگا ہر ایک سازش کنندہ سازش کے مقصد کے حصول کیلئے کارروائی یا کوشش کرنے میں دیگر سازش کنندوں کا ایجنٹ ہوتا ہے۔ اس اصول کے مطابق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ امیر خاں ملکہ معظمہ کے مقابلہ میں جنگ کرنیکی سازش میں شریک ہوا تو جو فعل کوئی بھی سازش کنندہ پٹنہ کے ضلع میں سازش کے مقصد کے

---

(۱) بنگال لاء رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۰۶ (۲) بنگال لاء رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۶ (۳) شرح شہادت سید امیر علی و مسٹر وڈراف صاحب۔

حصول کے متعلق کرے وہ خود امیر خاں کا فعل متصور ہوگا۔ اور ایسا ہی ہوگا جیسا کہ خود امیر خاں نے وہ فعل پٹنہ کے ضلع میں کیا۔ گو بوقت کئے جانے فعل کے وہ پٹنہ میں موجود نہ ہو۔ اس بنا پر سشن جج پٹنہ امیر خاں کے مقدمہ کی سماعت اور تجویز کا مجاز تہا۔ (۱) ایک مبینہ سازش کنندہ کے بیانات جو ایک شخص ثالث کے پاس اسبارہ میں کئے گئے ہوں کہ ایک وصیت کے جعلی بنانے میں مدعی اور دیگر اشخاص کے مابین ایک سازش تہی متعلق نہیں ہیں جبکہ ایسے بیانات بغرض ثبوت اس امر کے استعمال کئے گئے ہوں کہ (الف) ایک سازش موجود ہے جسکے متعلق کوئی تنقیح نہیں یا (ب) یہ کہ مدعی اس میں فریق تہا۔ (۲) نیز شہادت سازش کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۴۸۵ و جلد ۲ صفحہ ۴۱ نسبت اس امر کے کہ اعانت سازش کی شہادت کی حد تک کیا تسے پہونچ سکتی ہے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۹۶ نسبت سازش بغرض حصول تجویز ثبوت جرم ایک شخص ملزم کے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۲۳۰۔

واقعات جو اور نہج پر واقعہ متعلقہ نہیں کب واقعات متعلقہ ہیں

دفعہ ۱۱۔ واقعات جو اور نہج پر واقعہ متعلقہ نہیں ہیں وہ صورتہائے مفصلہ ذیل میں واقعات متعلقہ ہیں۔

(۱) اگر وہ کسی واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ کے مغائر ہوں۔

(۲) اگر اون سے فی نفسہ یا بمعیت اور واقعات کے کسی واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ کا وجود یا عدم بدرجہ غایت قرین قیاس یا بعید از قیاس ہوتا ہو

تمثیل

(الف) بحث اس امر کی ہے کہ زید سے کلکتہ میں ایک خاص تاریخ میں ایک جرم سرزد ہوا یا نہیں۔

یہ واقعہ کہ اُس روز زید لاہور میں تھا واقعہ متعلقہ ہے۔

یہ واقعہ کہ قریب زمانہ سرزد ہونے جرم کے زید مقام ارتکاب جرم سے اسقدر فاصلہ پر تھا کہ وہاں سے ارتکاب اوس کا گو کہ غیر ممکن نہو لیکن بدرجہ غایت بعید از قیاس ہے واقعہ متعلقہ ہے۔

(ب) بحث اس امر کی ہے کہ زید نے ایک خاص جرم کا ارتکاب کیا یا نہیں۔

حالات اس مقدمہ کے ایسے ہیں کہ وہ جرم زید یا عمرو یا بکر یا خالد سے ضرور ہوا ہوگا۔ پس ہر واقعہ جس سے یہ ثابت ہو کہ اس جرم کا ارتکاب کسی اور سے نہیں ہو سکتا تہا یا یہ کہ اسکا ارتکاب عمرو یا بکر یا خالد میں سے کسی سے نہیں ہوا واقعہ متعلقہ ہے۔

تحقیق

ایکٹ ہذا کی دفعہ ۳ کی شرح میں جہاں سید محمود صاحب نے واقعات کی تقسیم مثبتہ اور منفیہ میں کی ہے یہ امر بیان ہو چکا ہے کہ کوئی ہر واقعہ مثبتہ اور منفیہ طور پر بیان کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ فلاں وقت زید ایک مقام خاص میں موجود تھا دوسرے

---

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۱۵۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۸۲۳۔

طور پر یوں کہنا ہے کہ زید اس وقت اس مقام سے باہر نہ تھا۔ جب یہ امر ثابت کرنا منظور ہو کہ زید وقت خاص پر فلان مقام پر نہ تھا اور کوئی شہادت ایسی بہم نہ پہونچ سکے جس سے یہ ثابت ہو کہ اس وقت زید وہاں تھا تو اس غرض کو اس طرح حاصل کر سکتے ہیں کہ یہ امر ثابت کیا جائے کہ زید اس خاص وقت میں دوسری جگہ میں موجود تھا اور چونکہ یہ امر محال ہے کہ زید ایک ہی وقت میں دو جگہ موجود ہو تو خواہ مخواہ یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جب زید کا ایک جگہ ہونا ثابت ہو جاوے تو معا زید کا باقی اور کل مقاموں میں موجود نہ ہونا ثابت ہو جاویگا۔ غرض کہ جب واقعہ مثبتہ کو منفیہ طور پر ثابت کرنا منظور ہو یا منفیہ واقعات کو مثبتہ طور پر ثابت کرنا منظور ہو تب حسب منشاء دفعہ ہذا ایسی شہادت جو کہ بظاہر رد اور بحالت نہ ہونے دفعہ ہذا کے قابل ادخال نہ سمجھی جاویگی۔ درحالیکہ دفعہ ۷ میں اصطلاح "واقعات کا متعلق ہونا" کے معنے ایک طرح کی علمی زبان میں بیان کئے گئے ہیں دفعہ ہذا میں عام زبان میں اوسکا ایک بیان ہے جسکا کہ دفعہ ۷ میں علمی زبان میں بیان کرنیکی کوشش کیگئی ہے۔ ان ہر دو دفعات کا عملی اثر یہ ہے کہ ہر ایک واقعہ متعلقہ کو قابل ادخال بطور شہادت کے بنایا جاوے (۱) الفاظ دفعہ ہذا جو کہ نہایت ہی وسیع ہیں ایکٹ ہذا کی دیگر دفعات کے محدود عمل کے تابع پڑھے جانے چاہئیں۔ دفعہ ہذا میں اوس قسم کے واقعات کا ذکر کیا گیا ہے جو اون واقعات کے وجود کو جنکے ثابت کئے جانیکی استدعا کم و بیش خارج کرتے ہوں یا اونکی توضیح کرتے ہوں (۲)

اس امر پر لحاظ رکھنا چاہئے کہ ضمن اول دفعہ ہذا وہ حالت ہے کہ جسمیں ایک واقعہ کا وجود ثابت ہونے سے دوسرے واقعہ کا عدم خواہ مخواہ ثابت ہو جاتا ہے اور اسکی مثال تمثیل (الف) کے جزو اول میں مندرج ہے۔ اور ضمن دوم ایسے اعلے درجہ کی حالت نہیں ہے بلکہ ایسی حالت ہے کہ ایک واقعہ کے وجود ثابت ہونے سے دوسرے واقعہ کا عدم غالب طور پر معلوم ہوتا ہے اور اسکی مثال جزو آخر تمثیل (الف) میں دیگئی ہے۔ الغرض ضمن اول اسصورت میں متعلق ہوتی ہے جبکہ دو واقعات کا وجود محال ہو اور ضمن دوم اوس وقت جبکہ دو واقعات کا وجود مشکل ہو اور فرق مابین محال اور مشکل کے ظاہر ہو۔

قانون شہادت کے مدعاؤں میں سے ایک یہ ہے کہ عدالتی تحقیقاتوں کو اُن حدود کے اندر محدود کیا جاوے جو عام سہولت نے مقرر کی ہیں اور اگر تمام موقعوں پر کسی طرف سے ہر ایک امر کو جو بعید تر اور قیاسی ثبوت کی تقویت رکھتا ہو داخل کر لیا جاوے تو یہ مدعا بالکل فوت ہو جاویگا جسکا کہ ٹھیک وزن بذاتہ صرف اس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک طویل تجویز کیجاوے اور جدید ہمعصر تنقیحات کو فیصل کیا جاوے جو جسقدر کہ تحقیقات لمبی ہوتی جاویگی بیشمار پیدا ہوتی جاوینگی۔ واضعان قانون کا یہ ہرگز منشاء نہیں جو کہ خود اُن اظہارات سے ظاہر ہوتا ہے جو کہ خود ایکٹ میں کئے گئے ہیں (۳) تمام شہادت

---

(۱) دفعات ۱۷ و ۱۸۔ قانون شہادت مارکبی صاحب (۲) دیباچہ اسٹیفن صاحب صفحہ ۱۶۰۔ (۳) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۹۰ و ۹۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۱۴۴ و ۲۵۴۔

جو بروئے قانون انگلستان قابل پذیرائی قرار دیجاویگی بروئے دفعہ ہذا بھی باضابطہ طور پر پذیرائی کیجاویگی (۱)

بدرجہ غایت قرین قیاس ہوتا ہو الفاظ مندرجہ عنوان سے ظاہر ہوتا ہے کہ تعلق مابین واقعات تنقیحی اور اون ہمعصر واقعات کا جنکا ثابت کیا جانا مطلوب ہے ایسا ہونا چاہئے جس سے کہ ہر دو کا ایک ہی وقت میں موجود ہونا بدرجہ غایت قرین قیاس ٹھہرے (۲)

بدرجہ غایت بعید از قیاس ہوتا ہو ہر امر واقعہ جو امر تنقیح کے لئے اہم ہو جو کہ ایک فریق کیطرف سے ثابت کیا گیا ہو دوسرے فریق کیطرف سے تردید کیا جا سکتا ہے خواہ اختلاف پورا ہو یا نہ ہو یعنے بروئے ضمن اول دفعہ ہذا امر واقعہ متعلقہ سے مخالف ہو یا ایسا ہو جو صرف وجود بینہ امر واقعہ کا زیر ضمن دوم دفعہ ہذا بدرجہ غایت بعید از قیاس ٹھہراتا ہو۔ چنانچہ دفعہ ۹- ایک نتیجہ کے مسترد کرنے میں دفعہ ہذا کے نہایت ہی مشابہ ہے (۳) چنانچہ زنا بالجبر کی تردید کرنے کے لئے اسبات کی شہادت قابل پذیرائی ہے کہ مجرم کو سالہا کے سال سے ایسا انشگاف ہے جس نے مجامعت کو بالکل ناممکن کر دیا ہوا ہے (۴)

جبکہ سوال یہ تھا کہ آیا ایک دستاویز جعلی ہے یا نہیں تو وہ اس امر کے ثابت کرنیکے لئے پذیرا لیگئی کہ استحقاقات مندرجہ دستاویز بطور استحقاقات موجود الوقت حکمران بادشاہ کے بادشاہ مذکور کیطرف سے اوس وقت فی الواقعہ استعمال نہ کئے جاتے تھے (۵) جبکہ سوال یہ ہو کہ الف ب کا بیٹا ہے یا نہیں تو شہادت مشابہت یا عدم مشابہت الف ہمراہ ب قابل پذیرائی ہوگی (۶) جبکہ سوال یہ ہو کہ آیا زید نے عمرو کو قرض دیا تو اس صورت میں شہادت اس امر کی پذیرائی جا سکتی ہے کہ اوس وقت جبکہ قرض دینا بیان کیا جاتا ہے زید خود مفلس تھا اور اسیطرح وہ واقعات ثابت کئے جا سکتے ہیں جو امر واقعہ ادائگی کو اغلب (قرین قیاس) ٹھہراتے ہوں مثلاً بعد واجب الادا ہونے قرضہ کے حساب و کتاب کا تصفیہ کیا جانا جسمیں کہ قرضہ مذکور کا کچھ ذکر نہ کیا گیا ہو اور اسیطرح کہ اوس فریق کا جو قرضہ کے ادا کر دیئے جانیکا دعویدار ہے بعد میں دستاویز قرضہ کا قابض ہونا (۷) اور جبکہ مدعا علیہم نمبر ۲ و ۳ نے ایک جوت مدعا علیہ نمبر ۱ کے ہاتھ فروخت کیا جو کہ اونہوں نے بروئے ایک تقسیم کے حاصل کیا تھا اور بعد میں مدعی کے ساتھ سازش کر کے تقسیم اور بیع مذکور سے انکار کیا تو اون کے سابقہ بیانات جن سے ثابت ہوتا تھا کہ تقسیم ہو چکی ہے اور کہ اونکی حیثیت

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۴۱۴ بصفحہ ۴۳۰ (۲) رائے مسٹر صاحب جسٹس مندرجہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۶۵۵ و ۶۶۲ (۳) شرح قانون شہادت سید امیر علی صاحب زیر دفعہ ۱۱ و قانون شہادت نارٹن صاحب صفحہ ۱۱۵

(۴) مقدمات پریوی کونسل مرتبہ ہیل صاحب جلد اول صفحہ ۴۳۵ و قانون شہادت بسٹ صاحب فقرہ- ۵۰-۱۴-

(۵) ڈائیجسٹ اسٹیفن صاحب آرٹیکل ۹ تمثیل (د) و قانون شہادت فیلڈ صاحب صفحہ ۶۵- نوٹ- (۶) جانسری ڈویژن جلد ۲۱ صفحہ ۲۸۲ و ۲۹۰- (۷) شرح قانون شہادت سید امیر علی صاحب زیر دفعہ ۱۱-

تبدیل ہوگئی ہے بمقابلہ اون کے زیر دفعات ۱۱ (۳) و ۱۱ (۲) ایکٹ شہادت قابل پذیرائی قرار دیئے گئے (۱) نیز ملاحظہ ہو کلکتہ ویکلی نوٹس جلد اول صفحہ ۳۳ و ۳۴ زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ ہذا۔

ایک مقدمہ میں جسمیں کئی مدعا علیہ تھے اور جسمیں امر تنقیح طلب یہ تھا کہ آیا ایک کوچہ ملکیت عام ہے یا نہیں۔ تجویز ہوا کہ منجملہ متعدد مدعا علیہم کے ایک مدعا علیہ کا ایک دوسرے مقدمہ میں جسمیں دیگر مدعا علیہم فریق نہیں ہیں یہ اقبال کہ کوچہ متنازعہ ملکیت عام ہے حسب منشاء دفعہ ہذا قابل ادخال شہادت ہے (۲) مدعی اور بعض مدعا علیہم چند جائدادوں میں مشترک مالکان تھے اور سوال تنقیح طلب یہ تھا کہ انکے مابین تقسیم عمل میں آئی اور آیا بروئے تقسیم مذکور مدعا علیہم کسی خاص جائداد کے قابض بعوض اپنے کل حصہ جائداد ہائے مذکور کے ہوگئے۔ تجویز ہوا کہ ایک درخواست و جواب دعویٰ تحریری جو مدعا علیہم نے بعض سابقہ نالشات میں تقسیم کو اور خاص جائداد کے قطعی حصول کو تسلیم کرکے داخل کئے ہوں لیکن جنکی نسبت نا قابل پذیرائی شہادت ہونیکا اعتراض کیا جاوے مدعا علیہم مذکور کے مقابلہ میں زیر دفعات ۱۱ ضمن (۲) و ۱۳ ضمن (۳) قابل پذیرائی ہیں (۳) ایک نالش میں جو مابین عمرو اور بکر کے تھی بحث یہ تھی کہ حامد کا وارث خالد ہے یا محمود۔ اگر خالد وارث ہے تو عمرو مستحق وراثت ہے۔ ورنہ نہیں۔ امر مذکور ایک نالش سابق میں جو احمد نے عمرو کے نام دائر کی تھی پیش ہوا تھا اور تجویز بخلاف عمرو ہوئی تھی۔ تجویز ہوا کہ فیصلہ سابق بطور شہادت نالش مابین عمرو و بکر میں نہ بطور معاملہ حسب دفعہ ۱۳۔ اور نہ بطور واقعہ حسب دفعہ ۱۱ یا کسی دوسری دفعہ کے مقبول ہو سکتا ہے (۴) قاعدہ جو مقدمہ ہذا اور مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۵۳ میں قرار دیا گیا ہے۔ اہم طور پر بروئے فیصلجات حکام پریوی کونسل بمقدمات انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۵۳۳ و لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۲۴ صفحہ ۷۰ کے محدود کیا گیا ہے۔ بعض واقعات کی موجودگی میں بعض صورتوں میں فیصلہ نالش ما سبق جسمیں یکے از فریقین نالش مابعد فریق نہ ہو شہادت میں بعض اغراض کے لئے اور بعض امور نالش مابعد کے لئے قابل پذیرائی ہوتا ہے۔ اس صورت میں جہانکہ نالش اول واسطے دلاپانے دو ثلث جائداد متنازعہ کے رجوع کیگئی تھی اور نالش مابعد ایک اور مدعی نے واسطے دلاپانے باقی ایک ثلث حصہ اسی جائداد کے رجوع کی تھی تجویز ہوا کہ فیصلہ نالش اول شہادت میں قابل پذیرائی نہیں کیونکہ ہر دو نالشات کے امور متنازعہ یکساں نہ تھے (۵) ایک گواہ صفائی کا بیان کہ ایک گواہ ثبوت خاص وقت پر ایک جگہ تھا لہذا دوسری جگہ نہیں ہو سکتا۔ اس صورت میں کہ گواہ ثبوت کہتا ہے کہ وہ دوسری جگہ تھا اور اس نے ملزمان کو دیکھا شہادت میں لیا جا سکتا ہے اگرچہ

---

(۱) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۹۱۔ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۵ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۱ و ۱۹۴ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۲۱۰۔ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۱ نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۱۴۔ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۵۲۲۔

گواہ ثبوت سے اسباب کی جرح نہ کیگئی ہو۔ دفعات ۵ و ۱۱۔ و ۳ ۱۵ تشریح دہی جبکہ سوال یہ ہو کہ آیا منجملہ ایک کثیر تعداد پٹہ جات کے جو صاحب زمین نے ایک ہی وقت اور یکساں حالات اور یکساں شرائط پر دیئے ہیں ایک پٹہ کا دائمی ہونا مقصود تھا تو واقعات متعلق افعال بطریق عمل فریقین جن سے ایسا عندیہ ظاہر ہوتا ہو واقعات متعلقہ ہیں صرف اس صورت میں کہ وہ ایک معقول تعداد پٹہ جات کے متعلق ہوں نہ کہ اور طور پر۔ مگر یہ امر واقعہ کہ کئی صورتوں میں عطا کنندگان کے جانشیناں سے لگان وصول کیا گیا تہا اور رسیدات لگان میں متوفی عطا کنندگاں کے نام رہنے دیئے گئے جنہیں جانشیناں جو بطور مقرری استمراری داران کے تسلیم نہیں کئے گئے تہے بعض بطور معرفت داران کے ذکر کئے گئے تہے امر متعلقہ نہیں ہے اور ایسے عندیہ کا ظاہر کرنیوالا متصور نہیں ہو سکتا مقدمات ہوس آف لارڈس جلد ۱۵ صفحہ ۴۷۲ و ۶۷۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۴۰ ممیز کئے گئے (۱) جو شہادت اس غرض سے پیش کیجاوے کہ ملزم پہلے بہی اس جرم کا مجرم قرار دیا جا چکا ہے وہ علم یا نیت مجرمانہ ثابت کرنے کے لئے قابل ادخال ہے (۲) نسبت قابل پذیرا ہونے فیصلجات کے زیر دفعہ ہذا ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۱۳۔ ایکٹ ہذا۔

نالشات ہرجہ میں واقعات جس سے عدالت تعداد زر ہرجہ کی تجویز کرسکے واقعات متعلقہ ہیں

دفعہ

۱۲۔ جن نالشات میں کہ دعوے ہرجہ کا ہو ان میں ہر واقعہ جس سے عدالت تعداد زر ہرجہ کی جو دلایا جانا چاہئے تجویز کرسکے واقعہ متعلقہ ہے۔

یہ دفعہ زیادہ تر امور تنقیحی سے متعلق ہے۔ ہر مقدمہ میں جسمیں دعوی واسطے دلاپانے ہرجہ کے ہو لازم ہے کہ منجملہ امور تنقیح طلب کے یہ امر قرار پاوے کہ مقدار زر ہرجہ مدعا بہا کی کیا ہے۔ کیونکہ بغیر تنقیح مذکور کے ڈگری نہیں دیجاسکتی۔ جو واقعات امر تنقیح طلب مذکور کی تجویز کے لئے ضروری ہیں وہ سب حسب منشاء دفعہ ہذا متعلق قرار دیئے گئے ہیں۔ بعض حالتوں میں مثل مقدمات ہتک عزت جو دیوانی میں دائر کئے جائیں مقدار زر ہرجہ کی تنقیح کرنے کے لئے مدعی کے چال چلن کے دریافت کرنے کی ضرورت پڑتی ہے تاکہ اس کی وقعت کے مطابق ہرجہ دلایا جائے اس کے لئے دیکھو دفعہ ۵۵۔ ایکٹ ہذا۔ اور نالشات حملہ میں اشتعال طبع جو مدعی کی طرف سے دیا گیا ہو زیر دفعہ ہذا امر متعلقہ ہوگا۔

دعوی ہرجہ کا معاہدہ کی بناء پر ہو سکتا ہے (دیکھو دفعات ۷۳۔ ۷۵۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۲۵۔ ۱۵۰۔ ۱۵۲۔ ۱۵۴۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۲۰۱۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۲۵۔ ۲۳۵۔ اور ۲۵۹۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء قانون معاہدہ) یا ٹارٹ کی بناء پر (دیکھو الیگزنڈر صاحب کا انڈین کیس لا آن ٹارٹ و قانون ٹارٹ پالک صاحب) لیکن ہرجہ بہت بعید نہ ہونا چاہئے۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۸۸۳ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۱۲۹۔

نالشات ہرجہ میں جو بر بنائے ازالہ حیثیت عرفی کیے ہوں مدعا علیہ کی بدنیتی ثابت کرنیکے لئے اور مقدار ہرجہ بڑھانیکے لئے علاوہ اس اتہام کے جو بنائے دعوے ہے دیگر اتہامات کی شہادت دیجا سکتی ہے - خواہ مقدمہ کے شروع ہونیکے پیشتر لگائے گئے ہوں یا بعد (دیکھو قانون شہادت سید محمود صاحب) برخلاف اسکے مدعا علیہ ان امور کی شہادت دیسکتا ہے جن سے مقدار زر ہرجہ کم ہو (دیکھو راسکو صاحب کا قانون شہادت صفحہ ۷۹۸ و ۸۷۸) نالش ہرجہ شکست معاہدہ شادی میں مدعا علیہ کی دولتمندی کی شہادت دیسکتا ہے جس سے مدعی کے ہرجہ کی مقدار پر اثر پڑتا ہے - اور نیز وہ ہرجہ جو مدعی کے دل کو پہونچا ہو ملحوظ رکھا جا سکتا ہے لیکن جو نالش کہ زنا یا بہکا لیجانے کی بناء پر ہو اسمیں ایسی شہادت پیش نہیں ہو سکتی - اور نہ اس نالش میں پیش ہو سکتی ہے جو فوجداری میں جھوٹا دعویٰ دائر کرنے کی بناء پر ہو (قانون شہادت سید امیر علی صاحب زیر دفعہ ۱۲-) تعداد ہرجہ کی تشخیص کے لئے کمیشن مقرر کیا جا سکتا ہے (۱)

واقعات متعلقہ جب کسی حق یا رسم کی بابت بحث ہو

دفعہ ۱۳ - جس حال میں کہ کسی حق یا کسی رسم کے وجود کی بحث ہو واقعات مفصلہ ذیل واقعات متعلقہ ہیں -

(الف) ہر معاملہ جس سے حق یا رسم مذکور پیدا ہوئی ہو یا اوسکا دعویٰ کیا گیا ہو یا اوسمیں تبدیلی ہوئی ہو یا جس سے اسکی نسبت اقبال یا اصرار یا انکار کیا گیا ہو یا جو اسکے وجود کا مغائر ہو -

(ب) وہ خاص حالات جنمیں کہ حق یا رسم مذکور کا دعویٰ کیا گیا ہو یا جنمیں وہ تسلیم کیگئی ہو یا مستعمل ہوئی ہو یا جنمیں کہ اوسکے استعمال کی نسبت نزاع یا اصرار رہا ہو یا اوس سے تجاوز کیا گیا ہو -

تمثیل

بحث اس امر کی ہے کہ زید ایک جائے شکار ماہی کا حق رکھتا ہے یا نہیں پس ایک وثیقہ جسکے ذریعہ سے وہ جگہ زید کے آبا و اجداد کو دیگئی یا ایک رہن متعلقہ اوسی جگہ کا جو زید کے باپ نے کیا اور رہن بعد اسی جگہ کو زید کے باپ کا کسی اور شخص کو بخلاف اوس رہن کے دینا اور وہ خاص حالات جنمیں کہ زید کا باپ اوس حق کو عمل میں لاتا رہا یا جنمیں کہ زید کے ہمسایوں نے اوس حق کے استعمال کا انسداد کیا یہ سب واقعات متعلقہ ہیں -

اصول ایسی صورتوں میں ہر ایک فعل تمتع یا قبضہ کا ایک واقعہ متعلقہ ہوتا ہے کیونکہ حق متنازعہ ایک غیر محدود تعداد افعال استعمال سے جو زندہ مالک کے سرزد کردہ ہوتے ہیں بنا ہوتا ہے - مالکیت بذریعہ ثبوت قبضہ کے ثابت کیجا سکتی ہے اور قبضہ خاص افعال تمتع سے ثابت کیا جا سکتا ہے کیونکہ افعال مذکور ایک جزو اوس مکمل تصرف کے ہوتے ہیں جو مالکیت کے لئے ضروری ہے (۲) نیز یہ ایک بہتر مجموعہ شہادت کا ہے بجز اوس شہادت کے جو جوڈیشل طور پر تسلیم کی گئی ہے جو صرف معاملات از قسم نوعیت عامہ خلایق یا عام حقوق اور رسوم کے ثبوت میں قابل پذیرائی

---

(۱) ملاحظہ ہو رول ۹ آرڈر ۲۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ع (۲) قانون شہادت سید امیر علی صاحب -

ہوتی ہے (۱) ایسے حقوق اور رسومات کے ثبوت میں آرائے بھی قابل پذیرائی ہیں (۲) لیکن وہ بہت قوی شہادت نہیں ہوتی البتہ ایسی تمثیلات اور معاملات جنمیں ملینہ رسم (رواج) یا حق پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو اور جنمیں اونکی موجودگی کو تسلیم کیا گیا ہو یا اوس سے انکار کیا گیا ہو تو وہ بہتر شہادت ہیں (۳) بعدم موجودگی بلاواسطہ دستاویزات استحقاق کے افعال مالکیت بہتر ثبوت استحقاق کا ہیں (۴) افعال مالکیت جبکہ پیش کئے جاویں مشابہ افعالات یا اقرارات فریق پیش کنندہ کے دربارہ اس امر کے ہوتے ہیں کہ وہ فریق جس نے اونکو استعمال کیا ہے اون کے استعمال کرنیکا مستحق ہے اور اس سے وہ اوس جائداد کا مالک ہے جسپر کہ وہ استعمال کئے جاتے ہیں لیکن افعال مذکورہی بذاتہ قابل پذیرائی ہوتے ہیں کیونکہ اون سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ شخص جس نے افعال مذکور کئے ہیں زمین مذکور کا مالک ہے (۵)۔

دفعہ ہذا اس مقولہ پر مبنی ہے کہ " برتاؤ سب سے عمدہ مبین یا تبیان کا ہے " رسم ایک ایسا قانون ہے کہ جسکو نہ کسی ملک کے حاکم نے جاری کیا ہو اور نہ کسی قانون خاص پر مبنی ہو بلکہ صرف استعمال اور برتاؤ کی وجہ سے وقعت قانونی رکھتا ہو۔ قانون اور رسم میں یہ فرق ہے کہ قانون ایک عملداری کی کل رعایا پر حاوی ہوتا ہے اور رسم صرف ایک خاص جگہ یا خاص قوم یا برادری سے متعلق اور اوسپر واجب التعمیل ہوتی ہے۔ جب کبھی ایک طرح کے عملدرآمد کو لوگ موجب آسائش سمجھتے ہیں اور بار بار وقتاً فوقتاً موقع ہو اوسکو عمل میں لانے لگتے ہیں تو بعد انقضائے میعاد دراز کے وہ عملدرآمد قرار دیا جاتا ہے اور اسکا درجہ بمنزلہ قانون کے ہو جاتا ہے

حق | متذکرہ دفعہ ہذا صرف حق عامہ خلایق ہی نہیں اور ایسا ہی تمثیل سے ظاہر ہوتا ہے بلکہ وہ ایک پرائیویٹ (یعنے خانگی) حق ہے۔ (۶) چنانچہ ایکٹ ہذا میں تین قسم کے حقوق داخل ہیں (۱) پرائیویٹ مثلاً پرائیویٹ حق راستہ (۲) عام جیسا ہیں وہ حقوق ایک معقول جماعت اشخاص کو حاصل ہوں شامل ہیں مثلاً ایک خاص گانوں کے رہنے والونکا ایک خاص چاہ کے پانی کے استعمال کرنیکا حق (۷) (۳) حق متعلق عامہ خلایق (۸) مثلاً ایک شاہ راہ عام پر حق عامہ خلایق کے چلنے کا۔ لہذا ہر حق متعلق عامہ خلایق بلحاظ معنے تعریف مذکورہ بالا کے ایک عام حق ہے گو کہ

---

(۱) ملاحظہ ہو دفعہ ۴۸۔ ایکٹ ہذا و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۸۶۔ رائے ایج صاحب چیف جسٹس و ٹرل صاحب جسٹس

(۲) ملاحظہ ہوں دفعات ۴۸ و ۳۲ ضمن (۴) و ۴۹ ایکٹ ہذا (۳) ملاحظہ ہو تحریرات ٹرنر صاحب جسٹس مندرجہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد اول صفحہ ۴۴ و مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۵۰ و ۳۵۴ و تحریرات وسٹ صاحب جسٹس مندرجہ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۱ و اسٹیفن ڈائجسٹ آرٹیکل ۵ و ۶ و قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۱۶۸۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۳۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ اول (۴) رائے جیکسن صاحب مندرجہ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۲۱۲ (۵) قانون شہادت ٹیلر صاحب صفحہ ۷۴ نوٹ (دیف) و لیسن ہونرلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۶۳ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۵ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۰۱ صفحہ ۱۸۰۔ رائے کامر پتھرم صاحب چیف جسٹس (۷) ملاحظہ ہو دفعہ ۴۰ و تمثیل ایکٹ ہذا۔

(۸) ملاحظہ ہو دفعہ ۳۲ ضمن (۴) تمثیل (ط) و تمثیل دفعہ ۴۲۔ ایکٹ ہذا۔

ہر عام حق حق عامہ خلایق نہیں ہے -

اس بارہ میں اختلاف رائے ہے کہ آیا لفظ مذکور میں جملہ قانونی حقوق (بشمول حق مالکیت کے) داخل سمجھے گئے ہیں یا کہ صرف غیر مادی حقوق - بمقدمہ گجولال بنام فتح لال جیکسن صاحب جسٹس و کارتھ صاحب چیف جسٹس کی یہ رائے تھی کہ حقوق مندرجہ دفعہ ہذا غیر مادی حقوق ہیں اور ضرور ہے کہ وہ کسی جائداد یا حیثیت سے متعلق ہوں - فی الجملہ وہ غیر مادی حقوق ہیں جو گو کہ قابل انتقال ہوتے ہیں لیکن غیر محسوس ہیں یا ایسے جنکو جسمانی طور پر چھوا نہیں جاسکتا (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۰۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳ بنرجی صاحب جسٹس نے بھی حقوق مندرجہ دفعہ ہذا سے مراد حقوق غیر مادی کی لی ہے (۲) بمبئی ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ الفاظ ”حقوق و رسوم“ یہ معنے رکھتے ہوئے سمجھے جانے چاہئیں کہ اون میں جملہ حقوق و رسوم جنکو قانون نے تسلیم کیا ہو داخل ہیں اور اسلئے اون میں حق ملکیت داخل ہے (۳) الہ آباد میں کثرت حکام نے قرار دیا ہے کہ ہر دو ضمن (الف) و (ب) دفعہ ہذا میں لفظ ”حق“ میں حق ملکیت داخل ہے اور حسب تجویز کثرت حکام بمقدمہ گجولال بنام فتح لال مندرجہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۷۱ لفظ مذکور صرف حقوق غیر مادی ہی تک محدود نہیں (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۹ و جلد ۱۵ صفحہ ۱۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۶۱ نسبت استداد زمانہ بصورت حق کے رسم و رواج کی طرح سالہائے سال تک اوسکا استعمال ہونا ضروری ہے جس سے فی الواقعہ اسباب کا قیاس پیدا ہوتا ہے کہ حق یا رسم مذکور قانونی یاد سے پہلے کا موجود ہے (۵)

ایک نالش واسطے قبضہ اراضی میں مدعیان نے بروئے ایک پٹہ جو شمرو تریم دار گانوں سے جسمیں اراضی مذکور واقع تھی حاصل کیا ہوا تھا اپنے استحقاق کا دعوی کیا - مدعا علیہم نے جو مدعیان کی جزو اراضی مذکور کے قبضہ لینے میں مزاحم ہوئے یہ عذر کیا کہ انکو حق مزارعت حاصل ہے اور شمرو تریم دار اراضی کے مستحق نہیں ہیں صرف میلو رام یا لکان کے مستحق ہیں اس عذر کے مقابل میں مدعیان نے وہ وثیقہ جات پیش کئے جو اس گانوں کے دیگر کاشتکاران نے لکھدیئے تھے اور جن سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ شخص پرکودیس یا تابع مرضی مالک ہیں - تجویز ہوا کہ دستاویزات محولہ بالا حسب دفعہ ۱۳ قانون شہادت قابل پذیرائی ہیں (۶) احکام متعلق قبضہ زیر دفعہ ۱۴۵ ضابطہ فوجداری دربارہ تنازعات متعلق بہ جائداد غیر منقولہ محض احکام پولیس ہیں جو واسطے روکنے نقص امن کے صادر کئے گئے ہوں اور

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۷۱ بخلاف ملاحظہ ہو رائے متر صاحب جسٹس بصفحہ ۱۸۴ (۲) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ ۵۰۴ - (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۹۴ - رائے سارجنٹ صاحب چیف جسٹس (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ اول بصفحہ ۱۵ و ۴۰۲ اجلاس کامل (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس ۱۳ اطلاع صفحہ ۱۳۰ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۴ -

ان میں کسی سوال استحقاق کا فیصلہ نہیں کیا جاتا۔ ایسے احکام بروئے عام اصول ہائے اور نیز زیر دفعہ ۱۳۔ ایکٹ شہادت بہ ثبوت اس امر کے قابل پذیرائی شہادت ہیں کہ ایسے احکام صادر کئے گئے تھے یہ امر ضروری طور پر ایا کہ واقعات ذیل کی شہادت بناتا ہے جو خود احکام مذکور سے ظاہر ہوتے ہیں یعنے یہ کہ فریقین تنازعہ کون تھے۔ اراضی متنازعہ کونسی تھی۔ اور کوئی شخص قبضہ بحال رکھنے کا مستحق قرار دیا تھا۔ اس غرض کے واسطے اور اس حد تک ایسے احکام قابل پذیرائی شہادت بحق اور برخلاف کسی شخص کے ہیں جبکہ امر واقعہ قبضہ بتاریخ صدور حکم معلوم کیا جاتا ہو۔ اگر وہ اراضیات جنکا حوالہ ایسے حکم میں دیا گیا ہو۔ بذریعہ پیمایش اور حدود کے یا بحوالہ اشیا اور نشانات کے جو واقعی طور پر موجود ہوں بیان کئے گئے ہوں۔ تو وہ ضروری طور پر بیرونی شہادت سے معلوم کئے جانے چاہئیں یعنے ان اشخاص کی شہادت سے جو اس مقام کو جانتے ہوں۔ اگر احکام مذکور میں ایک نقشہ کا حوالہ دیا گیا ہو تو نقشہ مذکور حکم مذکور کے سمجھنے کے لئے قابل پذیرائی شہادت ہے۔ اور واقعی مقام وقوع اشیا ظاہر کردہ بہ نقشہ کا جملہ مقدمات از قسم ہاں میں بیرونی شہادت سے معلوم کیا جانا چاہئے۔ رپورٹ ہائے منسلکہ احکام یا نقشہ جات جنکا کہ حوالہ احکام میں نہ دیا گیا ہو بطور سماعی شہادت قبضہ مشتہر شدہ کے قابل پذیرائی ہو سکتی ہیں مگر وہ بصورت دیگر قابل پذیرائی نہیں۔ اور جبکہ وہ بروئے دفعہ ۱۳۔ ایکٹ شہادت ایسی قرار دیگئی ہوں (۱) ایک تنازعہ میں جو جماعت مالکانہ اور اخیر مزارعہ دخیلکار کے جدی وارثان کے درمیان تھا مدعی کی حجت یہ تھی کہ اراضی خود مزارع نے پیدا کی تھی اور اوس نے ایک مشترک مورث سے ورثہ میں نہیں پائی تھی اور اون سے ایک مقدمہ کے فیصلہ پر حصر کیا جو اخیر مزارعہ کی بیوہ اور مدعا علیہم حال کے درمیان ہوا تھا معلوم ہوا کہ بوقت بندوبست سرسری مزارعہ متوفی برادران خود کے ساتھ بالاشتراک مالک درج ہوا تھا الا اول قانونی بندوبست کے وقت نامبردہ تنہا مزارعہ دخیلکار مدرج کیا گیا قرار دیا گیا کہ تنازعہ سابق کا فیصلہ جسمیں مدعیان حال کوئی فریق نہ تھے زیر دفعہ ۱۳ خواہ کسی دیگر دفعہ ایکٹ شہادت کے متعلق نہ تھا کیونکہ کسی رواج یا حق کے وجود کے متعلق کوئی سوال نہ تھا بلکہ ایک سادہ سوال امر واقعہ کا تھا۔ (۲)

رسم یا رواج حسب ذیل ایکٹہائے میں رواج کا ذکر ہے:۔ ایکٹ نمبر ۲۱ سنہ ۱۸۵۰ء دفعہ اول۔ ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ء (شادی بیوگان ہنود) ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۷۲ء (قوانین پنجاب) دفعات ۵ (الف) و ۷۔ ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۲ء (معاہدہ) دفعہ اول و ۱۰ و ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۷۳ء دفعہ ۱۶ (ب)۔ ایکٹ نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۷۵ء دفعہ ۵۔ ایکٹ نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۷۶ء (قوانین اودھ) دفعہ ۳ (ب) (۱) و ۴ و ۸۔ ایکٹ نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۸۱ء (مالگذاری سنٹرل پراونس) دفعہ ۴۷۔ ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۲ء (امانت ہند) دفعہ اول۔ ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۲ء (حق آسایش) دفعات ۱۸ و ۲۰ و ۲۔ ایکٹ نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۸۴ء (عدالتہائے پنجاب)

---

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۱۸۷۔ (۲) نمبر ۵۶ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ۔

دفعہ ۴ - ایکٹ نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۸۷ء (مالگذاری پنجاب) دفعہ ۱۲۵ - ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء (لگان ممالک مغربی و شمالی اودھ) ناسخ ایکٹ نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء - ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء ناسخ ایکٹ نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء (مالگذاری ممالک مغربی و شمالی و اودھ) ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۵ء (حق شفع پنجاب) دفعہ ۱۳ - ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۹۰۰ء (اسامیاں بنگال) ناسخ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۸۸۵ء - ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۸ء (قانون میعاد) مد ۱۰ - ناسخ ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء -

رسم یا رواج ایک قاعدہ ہے جس نے ایک خاص ضلع یا جماعت یا خاندان میں مدت دراز کے استعمال کی وجہ سے قانون کا اثر حاصل کر لیا ہو - اور اسکے جواز کے لئے حسب ذیل امور ضروری ہیں :- **اول** کہ زمانہ قدیم کا ہو یعنے اسکا استعمال لوگوں کی یادداشت سے پہلے کا ہو (۱) چنانچہ جبکہ ایک مقدمہ یہ ثابت ہوگیا کہ آٹھ یا چودہ نسل سے ایک زمینداری بطور رواج کے بڑے بیٹے کو ملتی رہی ہے تو اوس عملدرآمد کو رواج مقرر کیا گیا کہ جسکی وقعت عام شاستر کے قواعد سے بڑھ جائے اور اس وجہ سے بڑے بیٹے کو کل راج دیا گیا (۲)۔ **دوم** - رواج ہمیشہ جاری رہا ہو اور کبھی تبدیل نہ ہوا ہو اور نہ اوسمیں کبھی خلل پڑا ہو اور وہ ہمیشہ یکساں اور متواتر رہا ہو (۳) **سوم** - بالامن اور تسلیم کردہ ہو یعنے اوسپر ہمیشہ عملدرآمد ہوا ہو (۴) **چہارم** معقول ہو یعنی غیر واجبی نہ ہو (۵)

---

(۱) لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۳ صفحہ ۲۸۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۵ و جلد ۲ صفحہ ۲۰۴ و مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۷۵، ۷۷ و ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۳۴۸ و مورس انڈین اپیلس جلد ۷ صفحہ ۲۸۲ مقدمہ مذکور و ویکلی رپورٹر پریوی کونسل جلد ۴ صفحہ ۸ و بنگال لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۳۸ و ویکلی رپورٹر سنہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۲۰ و جلد ۷ صفحہ ۵۵۳ و مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۴۵۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۴ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۷۱ -

(۲) مورس انڈین اپیلس جلد ۵ صفحہ ۱۶۹ و جلد ۶ صفحہ ۸۷ و بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۲۹ - (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۹۴ و جلد ۲ صفحہ ۲۰۳ و ویکلی رپورٹر جلد اول صفحہ ۲۵۰ و بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۵۴ و ۱۵۵ و مورس انڈین اپیلس جلد ۷ صفحہ ۲۸۲ مقدمہ مذکور و ویکلی رپورٹر پریوی کونسل جلد ۴ صفحہ ۸ و بنگال لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۳۸ و ویکلی رپورٹر سنہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۲۰ و جلد ۷ صفحہ ۵۵۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۷۰۴ و مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۷۵، ۷۷ و مورس انڈین اپیلس جلد ۱۲ صفحہ ۱۸ و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر پریوی کونسل جلد ۱۰ صفحہ ۲۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۸۶ و ۱۹۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۴۵ و قانون دہرم شاستر مین صاحب فقرہ ۴۳۵ طبع ہفتم - (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۹۴ و جلد اول صفحہ ۴۴ و نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۶۵ء پنجاب ریکارڈ -

(۵) لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۳ صفحہ ۲۸۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۹۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۹۸ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد اول صفحہ ۲۲۹ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۴۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۳۵ و ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۴۴

پنجم۔ محقق اور مخصوص ہو یعنے اوس کے عملدرآمد میں کوئی شک وشبہ باقی نہ ہو (۱) چنانچہ ایسا رواج کہ سب سے لائق بیٹے کو اور بھائیوں سے دو چند ترکہ ملے کوئی رواج نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ طے نہیں ہو سکتا کہ سب میں کون لائق ہے (۲) یہ رواج بسبب غیر معین ہونیکے ناجائز ہے کہ مٹی اور پتھر کسی خاص مقام کے قریب ڈالکر انبار بنائے جائیں (۳)، **ششم**۔ لازمی ہو نہ کہ اختیاری ہر شخص کے لئے کہ خواہ اوسکی پیروی کرے یا نہ کرے اور ضرور ہے کہ افعال جو واسطے قائم کرنے قانون رواجی کے ضرور ہیں ایمانداری سے عمل میں لائے گئے ہوں گویا کہ وہ ایک قانونی ضرورت سے پیدا ہوئے ہیں (۴)، چنانچہ ایسا رواج ناجائز ہے جس کے رو سے ہر ایک شخص پر واجب ہو کہ محصول ادا کرے، لیکن تعداد محصول اونکی مرضی پر منحصر ہو کیونکہ اسمیں ذمہ داری لازمی نہیں ہے۔ **ہفتم**۔ کہ خلاف تہذیب نہ ہو (۵) نیز ملاحظہ ہو دہرم شاستر مین صاحب طبع ہفتم فقرہ ۵۵۔ چنانچہ ایسا رواج جس کے رو سے ایک ولد الحرام پسر کا حق قائم ہوتا ہو جسکی پیدائش نتیجہ زناکاری کا ہو (۶)، ایسا رواج کہ جسکے رو سے ایک مجمع عورات کو یہ استحقاق حاصل ہوتا ہو کہ سوائے اونکے اور کوئی عورت کسی مقام کی ایسی آمدنی پر جو حرامکاری سے وصول ہوتی ہو متصرف نہ ہو سکے (۷)، اور ایسا رواج جسکے رو سے نائکہ اپنی نوچی کے ترکہ کی وارث سمجھی جاوے (۸) خلاف تہذیب ہے۔ **ہشتم**۔ کہ خلاف مصلحت عامہ نہ ہو چنانچہ ایسا رواج کہ خان ملک جو موضع میں ملکیت نہ رکھتا ہو اہل ہنود سے موقع شادی پر حق مقررہ وصول کرے بوجہ جابرانہ ہونیکے ناجائز ہے (۹)، ایسا رواج جسکے رو سے طلاق اور ازدواج مکرر بروئے اقرارنامہ جانبین جائز ہو اور جس کے رو سے ایک فریق دوسرے کو اخراجات شادی ادا کرے مدراس میں جائز ہے (۱۰)، **نہم** کہ خلاف کسی صریح حکم قانون ملک کے نہ ہو (۱۰)، چنانچہ ایسا رواج جسکے رو سے عورت منکوحہ بلا اجازت شوہر کے اوسکو چھوڑکر اوسکی حیات میں اور کسی شخص سے شادی کرلے خلاف دفعہ ۴۹۴ مجموعہ تعزیرات ہند ہے (۱۲)، یا کہ ایسا رواج جسکے رو سے عورتوں کی کسب کرانیکی غرض سے خرید و فروخت کیجاسکتی ہے جو خلاف دفعہ ۳۷۲ و ۳۷۳

---

(۱) لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۳ صفحہ ۲۸۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۹۵ و ۱۹۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴۹ و جلد اول صفحہ ۴۴۰ و بنگال لا رپورٹ جلد اول صفحہ ۱ تتمہ شارٹ نوٹ و ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۵۷ و جلد ۱۷ صفحہ ۵۵۳۔ (۲) بنگال لا رپورٹ جلد اول صفحہ ۱ تتمہ شارٹ نوٹ۔ (۳) تشریحات لیکسمس صاحب بالفاظ اسٹیفن صاحب جلد اول صفحہ ۶۱ (۴) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۵۷ و جلد ۷ صفحہ ۲۵۴ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۶۸ و جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۹ و لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۲۰ صفحہ ۱۹۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۴۹ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۰۸ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۶۸ (۸) نمبر ۹۶ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ (۹) نمبر ۱۴۴ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ و (۱۰) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۷۹ (۱۱) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۵۷ و سول لا دی پنجاب مصنفہ رٹیگن صاحب و دفعہ ۸۔ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۷۲ء قوانین پنجاب (۱۲) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۱۷ و جلد ۲ صفحہ ۱۲۴ و جلد ۷ صفحہ ۱۳۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۴۰ و نمبر ۲۹ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۷۸ سنہ ۱۸۸۴ء و نمبر ۴۹ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ۔

مجموعہ تعزیرات ہند ہے۔ یا ایسا رواج جو قانون میعاد کے برخلاف ہو (۱) حق متذکرہ دفعہ ہذا چونکہ ایک حق عامہ خلایق یا پرائیویٹ ہے لہذا رواج میں بھی بربنائے مناسب تعبیر کے رواج پرائیویٹ (خانگی) داخل سمجھنا چاہئے (۲) چنانچہ زیر دفعہ ۴۸۔ ایکٹ ہذا اقرار دیا جاچکا ہے کہ شہادت رسم و رواج کی قابل پذیرائی ہے (۳) لفظ "رسم" میں وہ تمام کچھ داخل ہے جو لوگ اسوقت یا زمانہ حال میں ایک خاص مقام میں کرنیکے عادی ہیں ممکن ہے کہ یہ عادت بالکل زمانہ حال کی ہو یا ممکن ہے کہ زمانہ قدیم کی ہو اگر وہ ایسی ہو جو باضابطہ طور پر عمل میں لائیجاتی ہو تو وہ رسم ہوتی ہے (۴) اور کہ جسحال میں رواج مقامی تیس یا چالیس سال کا تھا تو وہ منظور کیا گیا (۵) اور نہ یہ ضروری ہے کہ زراعت پیشہ لوگوں کی یادداشت سے پہلے کا ہو۔ لفظ "رواج" دفعہ ہذا اور دیگر دفعات ایکٹ ہذا میں اوس کے وسیع معنوں میں استعمال کیا گیا ہے اور اوسمیں تمام رواجات خواہ زمانہ قدیم کے ہوں یا نہ ہوں اور تمام رسمیات داخل ہیں۔ چنانچہ ایکٹ ہذا میں تین اقسام رواج کی بابت کارروائی لگگئی ہے (۱) پرائیویٹ (۲) عام (۳) عام خلایق (۶) اول الذکر قسم کی مثیلات رسومات و رواجہائے خاندانی ہیں جنکو کلاچار کہتے ہیں یا شمالی ہند میں رسم و رواج خاندان کے نام سے موسوم کیا گیا ہے (۷) مثال کے لئے ملاحظہ ہو نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۶۹ء و نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۷۵ء پنجاب ریکارڈ۔ لفظ رسم یا رواج عام کا حاوی اون رسمیات کا ہے جو کسی فرقہ اشخاص کثیر التعداد کے واسطے عام ہوں (۸) وہ (الف) مقامی ہوتا ہے جسکو دیساچار کہتے ہیں مثلاً بھڑوچ اور گجرات کے دیگر اضلاع میں جائداد وقف جو بروئے شرع محمدی ناقابل انتقال ہے بروئے رواج ضلع مذکور کے منتقل کیجاسکتی ہے (۹) اوسی ضلع میں اور خاصکر مشرقی بنگال اور پنجاب میں حق شفع جو شرع محمدی پر مبنی ہے اہل ہنود میں بھی بروئے رواج نافذ اور جاری ہے (۱۰) یا (ب) رواج ذات یا جماعت کا ہوتا ہے مثلاً خوجوں اور میمنوں کی صورت میں (۱۱) نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۸۔ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۷۲ء قوانین پنجاب۔ رواج عامہ خلایق وہ ہے جو سلطنت کے ہر فرد بشر سے متعلق ہو۔ اور بعض اوقات رواج عام اور رواج عامہ خلایق کو بطور مترادف کے استعمال کیا جاتا ہے (۱۲) چنانچہ پنجاب کے دیہات میں عام رواج ہے کہ کہیں لوگ اپنے مکانات مقبوضہ کو بیع نہیں کرسکتے (۱۳)

تجارتی دستور رواج کاروباری جو رواج کامن لا سے جداگانہ ہے اوس کے لئے ضروری نہیں کہ مثل رواج کے

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۷۴ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ اول بصفحہ ۱۶ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۲۴۷ و جلد ۲۶ صفحہ ۱۸۴ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۲۴۷ و جلد ۲۶ صفحہ ۱۸۴ و مورس انڈین اپیلس جلد ۷ صفحہ ۲۶۳ و ۲۸۴ (۵) مقدمات اپیل جلد ۸ صفحہ ۵۰۸ (۶) ملاحظہ ہو دفعہ ۴۸ و ۳۲ ضمن (۴) ایکٹ ہذا (۷) قانون شہادت نارٹن صاحب صفحہ ۱۹۰ (۸) تشریح دفعہ ۴۸۔ ایکٹ ہذا (۹) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد اول صفحہ ۳۰۶۔ (۱۰) ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۔ اجلاس کامل و جلد اول صفحہ ۳۳۵ و قانون شہادت فیلڈ صاحب صفحہ ۱۵۱ و ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۹۰۵ء دفعہ ۱۳۔ (۱۱) ہیری صاحب کے انڈین مینل کیسز صفحہ ۱۱۰ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۷۶ (۱۲) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۱۰۹ و قانون شہادت سید امیر علی صاحب زیر دفعہ ۱۳۔ (۱۳) نمبر ۱۱۹ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ۔

بہت مدت کا ہونا ثابت کیا جائے یا کہ وہ بالکل یکساں رہا ہو کافی ہے کہ وہ اسقدر مشہور اور مسلم ہو کہ اس امر کا قیاس قرین عقل ہو کہ اشخاص معاہد وا وسکو مدنظر رکھکر عہد و پیمان کریں (۱) ایسے رواج کا ثبوت شہادت سے ہونا چاہئے اور ایسا صاف اور صریح ہونا چاہئے کہ جو شخص معاہدہ کرے اوسکی نسبت یہ خیال ہو کہ ضمناً وسکو اوس خاص رواج سے واقفیت ہے اور وہ معاہدہ تابع اوس رواج کے کرتا ہے اگر کوئی فریق ایسے رواج سے ناواقف ہو تو تحریری معاہدہ میں فرق پڑنا دشوار ہوگا۔ رواج کا یقینی یکساں و معقول ہونا بھی اوسکے جواز کیلئے ضرور ہے (۲) جائز ہے کہ ہر رسم و رواج ثابت کیا جائے جسکے ذریعہ سے وہ لوازم جو کسی دستاویز معاہدہ میں صراحتاً مرقوم نہ ہوئے ہوں اس قسم کے معاملات میں معمولاً لاحق ہوتے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ لاحق ہونا کسی ایسے لوازم کا اوس دستاویز کی صریح تمہید کے خلاف یا منافی نہ ہو (۳) نیز ملاحظہ ہوں دفعات اول و ۱۰۰۔ قانون معاہدہ جنمیں بعض رواج تجارت جائز قرار دیئے گئے ہیں نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۴۶۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۷۱۹ و ۸۳۳، و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۱۲۹۔ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۷۰۲۔

طریق ثبوت رواج

رواج کا وجود یا عدم وجود طریقہائے ذیل سے ثابت ہو سکتا ہے۔

اول۔ اُن اشخاص کی رائے پیش کرنے سے کہ جنکی نسبت ایسے رواج سے واقف ہونیکا قیاس ہو سکتا ہو یا جو ایسے رواج سے واقفیت رکھنے کے خاص وسائل رکھتے ہوں۔ (دفعہ ۴۸ و ۴۹۔ ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ء)

دوم۔ بیانات اشخاص متوفی یا ایسے اشخاص کے جو بدوں اسقدر توقف یا خرچ کے جسکا روا رکھنا نظر بحالات مقدمہ عدالت کو نامناسب معلوم ہو عدالت میں حاضر نہیں کئے جا سکتے۔ بشرطیکہ وہ بیانات نسبت اوس رواج کے نزاع پیدا ہونے سے پہلے کئے گئے ہوں اور ایسے شخصوں کے بیان ہوں جو غالباً اوس رواج کے وجود سے واقف ہوتے اگر دراصل ایسا رواج ہوتا۔ (دفعہ ۳۲ ضمن ۴)

سوم جبکہ وہ بیان کسی دستاویز یا وصیت نامہ یا اور کاغذ میں مندرج ہو جو کسی معاملہ متذکرہ دفعہ ۱۳ ضمن (الف) سے متعلق ہو (دفعہ ۳۲ ضمن ۷ ایکٹ ہذا)۔

چہارم۔ بذریعہ ایسے معاملہ کے جسمیں رواج متنازعہ کا دعویٰ کیا گیا ہو یا اوس میں تبدیل ہوئی ہو یا جس سے اوسکی نسبت اقبال یا اصرار یا انکار کیا گیا ہو یا جو اس کے وجود کا منافی ہو (دفعہ ۱۳ ضمن (الف) ایکٹ ہذا)

پنجم۔ بذریعہ ثبوت ایسی خاص مثلات کے جنمیں کہ رواج متنازعہ کا دعویٰ کیا گیا ہو یا جنمیں وہ تسلیم کیا گیا ہو یا اوسپر عمل کیا گیا ہو یا جنمیں اوسکے استعمال کی نسبت نزاع یا اصرار ہوا ہو یا اوس سے تجاوز کیا گیا ہو (دفعہ ۱۳ ضمن (ب) ایکٹ ہذا)

عمدہ ثبوت رواج کا اون صورتوں کے بیان کرنے سے کہ جنمیں اوسپر عملدرآمد ہوا ہو اور سابقہ کی تحریری شہادت سے

---

(۱) مورس انڈین اپیلیں جلد ۵ صفحہ ۲۶۳ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۴۴۔ (۳) شرط (۵) دفعہ ۹۲۔ ایکٹ ہذا۔

کرا وسکا نفاذ ہوا ہے حاصل ہوتا ہے (۱) یہ تمثیلات واقعی حاصل ہوسکتی ہیں - اوّل گانو کی زبانی روایات سے - دوم یادداشت تحریری مثل واجب العرض یا رواج عام سے (دفعہ ۳۵) نمبر ۹۳ سنہ ۱۸۶۷ء و نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۸۷ء و نمبر ۳۵ سنہ ۱۸۹۳ء و نمبر ۸ سنہ ۱۸۹۲ء - پنجاب ریکارڈ دیوانی -

کسی واجب العرض کے رواج عام کے صرف ایک فقرہ پر لحاظ نہ کرنا چاہئے بلکہ تمام پر - (۲) سوم فیصلجات جوڈیشیل سے تمثیلات واقعی کی اس قدر کثرت و جمعیت ہونی چاہئے کہ جس سے واضح ہو کہ لوگ ایسے رواج کی پابندی کو فی الواقعہ تسلیم کرتے ہیں - (۳)

ثبوت رسم و رواج کے لئے کس قسم کی شہادت ہونی چاہئے

زیر دفعہ ہذا موجودگی کسی رواج یا حق کی بذریعہ شہادت "معاملہ" یا حالت (نظیر) کے ثابت کیجا سکتی ہے (۴) اور بذریعہ پیش کرنے قطعی ڈگری مبنی پر رواج کے (۵) شہادت ایسی ہونی چاہئے جس سے رسم و رواج کی یکسانیت اور اوس کا برابر جاری رہنا ثابت ہو اور اون لوگوں کا جو اوسکی پیروی کرتے ہوں یہ یقین ہو کہ وہ مطابق قانون کے عمل کر رہے ہیں اور یہ یقین شہادت سے اخذ کیا جانا ضروری ہے اور کہ شہادت افعال ہمچوں قسم اور افعال مذکور میں تسلیم بالسکوت کا ہونا فیصلجات عدالتی و پنچائت - افعال مذکور کا برقرار رکھا جانا بیانات اشخاص تجربہ کار اور قابل کے نسبت یقیناً اس امر کے کہ ایسے افعال جائز اور قانونی ہیں قابل پذیرائی ہونگے لیکن واقعی تمثیلات بھی ہونی چاہئیں - (۶) بروئے ضمن (ب) دفعہ ہذا ایسے معاملات کی نسبت بھی جو کہ مابین ایسے اشخاص کے ہوں جو کہ اس مقدمہ میں جسمیں کہ رسم کی بحث ہے کوئی فریق نہ ہوں ان شہادت دیجا سکتی ہے (۷) مزارعہ دخیلکار نے اپنے حقوق بلا رضامندی مالک مدعا علیہم کے پاس بیع کر دیئے اسپر مالک نے ان کی بیدخلی کے لئے نالش کی - مدعا علیہم نے انتقال مذکور کی تائید میں رسم یا رواج کا عذر کیا - بوجہ متعلق کرنے اصول قائم کردہ پریوی کونسل متعلق بہ شہادت رواج تجارتی مندرجہ مقدمہ مورز انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۲۶۳ - تجویز ہوا کہ ان مقدمات میں یا تو رواج مذکور کی موجودگی نسبت جائداد مالک اراضی کو ثابت کرنی ضرور ہے یا یہ کہ رواج مذکور اس قرب و جوار میں اس قدر رائج ہے کہ اس کا بطور مناسب جائداد مذکور کے متعلق موجود ہونا قیاس کیا جا سکتا ہے (۸)

رسم یا رواج ایک ضروری حصہ دہرم شاستر کا ہے

رسم یا رواج باوجود ہونے خلاف عام مسائل دہرم شاستر کے اوس کا

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۴ و نمبر ۵۲ سنہ ۱۸۶۹ء پنجاب ریکارڈ (۲) نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۴۲ - (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۴۳ - (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۶۸ (۶) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۵۰ و ۲۵۴ نیز ملاحظہ ہو بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۹۴ و مورس انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۴۳۶ و انڈین اپیلس جلد ۳ صفحہ ۲۸۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۷۶۹ (۷) ملاحظہ ہو دفعہ ۴۲ ایکٹ ہذا (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۷۹ -

ایک ضروری حصہ ہے اور قابل پابندی تصور کیا گیا ہے اسوجہ سے کہ رواج خود ایک شاخ قانون منو کی ہے اور منو کا قول ہے کہ رواج قدیم سب سے اعلے قانون ہے (۱) اور پریوی کونسل نے بھی تجویز کیا ہے کہ حسب احکام دہرم شاستر ثبوت کامل رواج کا لکھے ہوئے قانون کے الفاظ پر غالب ہے (۲) جسحال میں کہ ایک رواج موجود ہونا ثابت کیا گیا ہو تو وہ عام قانون پر حاوی ہوتا ہے جو گو کہ اون تمام پر جو تابع رواج مذکور نہیں ہوتے حاوی ہوتا ہے (۳) رواج عام قانون سے مختلف قائم کردہ عملدرآمد (دستور) ہوتا ہے۔ لہذا کسی ایسے کام کے کرنیکے متعلق کوئی رواج نہیں ہوسکتا۔ حسب مرضی خود کرنے یا نہ کرنے کے بارہ میں قانون نے کسی شخص کو اجازت دی ہو (۴)

کلاچار و دیساچار

رواج خاندانی کو کلاچار اور رواج مقامی کو دیساچار کہتے ہیں۔ قاعدہ جہانتک بروئے رواج خاندان موجود ہوسکتا ہے خواہ جائداد راج یا جاگیر نہ بھی ہو (۵)۔

نسبت خاندانی رواج مغائر دہرم شاستر کے ملاحظہ ہو انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۲۷۳۔

موقوفی رواج خاندانی کی

ایک نالش دخلیابی علاقہ میں جو بر بنا ایک ایسے رواج خاندان مظہرہ کے تھی کہ جسکی رو سے سوائے پسر کلاں کے اور کوئی لڑکا وارث علاقہ نہیں ہوسکتا تھا اور علاقہ قابل تقسیم یا انتقال نہ تھا یہ دریافت نہ ہوا کہ کیا صورت ابتداء قبضہ علاقہ مذکور کی تھی مگر یہ امر مسلم تھا کہ بوقت بندوبست استمراری کے سرکار نے اسکا بندوبست کر دیا تھا۔ بالغرض وجود رواج مذکور کے یہ تجویز ہوئی کہ اگرچہ حالات صورت قبضہ قدیم علاقہ مذکور کی نسبت ضمناً یہ پایا جاتا تھا کہ بوجہ بندوبست مذکور کے وے باقی نہ رہے تاہم اس حالت میں بھی کہ ابتداء رواج خاندان کی ثابت نہ ہوسکے خود بندوبست کی یہ تاثیر نہ تھی کہ رواج خاندان زائل ہو جاوے۔ سوال جس مقدمہ میں کہ دعویٰ صرف ایک رواج خاندان پر جو برابر چلا آیا ہو مبنی ہو اُس سے قانون ۱۱ سنہ ۱۸۹۳ء متعلق ہوگا یا قانون ۱۰ سنہ ۱۸۰۰ء ازروئے شہادت کے یہ تجویز ہوئی کہ افعال والیان خاندان سے پایا جاتا تھا کہ گو طریقہ وراثت علاقہ حسب مظہرہ جاری رہا تاہم والیان خاندان غالباً اس کو بطور رواج خاندان کے نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ منجملہ حالات یا شرائط متعلق قبضہ کے اسکو تصور کرتے تھے اور وقت بندوبست سرکار سے انہوں نے ان سب حالات کی نسبت تصور کیا کہ وے باقی نہیں رہے اور علاقہ کی نسبت بطور حقیت معمولی مقبوضہ بحکم سرکار و تابع قواعد وراثت معمولی کے عمل کیا۔ فرض کیا کہ رواج مذکور تھا تو وہ اس قسم کا تھا کہ بلا انفساخ قانون موقوف کیا جاسکتا تھا کوئی اصول یا نظیر واسطے اس

---

(۱) دہرم شاستر مین صاحب فقرہ ۴۰ و ۴۳ طبع ہفتم بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۲ و مدراس ہائیکورٹ جلد ۳ صفحہ ۵۰۔ (۲) بنگال لا رپورٹ جلد اول صفحہ ۱۲ و مقدمہ مذکور مورس انڈین اپیلس جلد ۱۲ صفحہ ۴۴۶ و جلد ۱۳ صفحہ ۳۹۰ بحوالہ مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۹ لیکن ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۱۲۴ (۳) مورس انڈین اپیلس جلد ۱۳ صفحہ ۵۴۲۔ (۴) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۷۸ و ۳۸۰ (۵) انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۶۔

تجویز کے پائی نہیں جاتی کہ طریقہ وراثت حقیقت معمولی کا جو صرف وراثت خاندان پر منحصر ہو اتفاقاً یا عمداً ایسا موقوف نہیں کیا جا سکتا کہ بجائے اوس کے قاعدہ معمولی وراثت پر عمل کیا جائے سوائے رواج خاندان و عمل رواج ملک سے مختلف ہیں کہ جو ایسا قانون مختص المقام ہے کہ اندر حدود اوس مقام کے جسمیں وہ جاری ہے پابندی اوسکی کل اشخاص پر ہوتی ہے (۱) بنسبت رواج وبصورت نقل مقام کرنے ایک ہندو تابع اختیار سماعت فرانسیسی ہندوستان کے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۶۵۰۔

واقعات تعریف کے متعلق ملاحظہ ہو دفعہ ۳ ایکٹ ہذا۔ خاص واقعات جو زیر دفعہ ہذا واقعہ متعلقہ ہیں ”معاملات“ اور ”نظائر“ ہیں۔

معاملات و نظائر معاملات و نظائر زیر دفعہ ہذا واقعات متعلقہ ہیں۔ ایکٹ ہذا میں کوئی تعریف اونکی نہیں کیگئی ”معاملہ“ کسی کار و بار کا کیا جانا یا انجام دیا جانا ہے یا کسی کار و بار کا انتظام کرنا یا انجام دینا یا جو کہ کیا گیا ہو۔ جیسا کہ معاملہ بیع یا سکہ زر معاملہ اوس کام کا کیا جانا ظاہر کرتا ہے جو کہ کیا گیا ہے اور ضرور ہے کہ وہ پہلے سے کیا گیا ہو اور مکمل ہو گیا ہو اور ضرور ہے کہ مابین دو اشخاص کے جانبین فعل سے عمل میں آیا ہو۔ عام معنوں میں وہ کوئی کار و بار یا لین دین ہے جو مابین دو یا زیادہ اشخاص کے عمل میں آیا ہو یا کیا گیا ہو۔ وہ نظائر شہادت میں قابل پذیرائی ہو سکتی ہیں جنمیں حق یا رواج مذکور کے متعلق نزاع ہوا ہو اور وہ تسلیم کیا گیا یا اوسکو نظر انداز کیا گیا ہو۔

کاغذات متعلق ابواب سرکار اور سندات نیلام و بیع شہادت متعلق معاملات اور نظائر کے اوس حد تک تسلیم کئے گئے ہیں جہانتک کہ اون میں حقوق مذکور کا بیان ہے اور وہ تسلیم کئے گئے ہیں (۲) دستاویزات جن سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ گورنمنٹ نے حق ہبہ تسلیم کیا ہے بشہادت میں مقبول ہو سکتی ہیں (۳) نقشہ تیار کردہ افسر سرکاری جو ایک خاص محال کا انچارج ہو در حالیکہ اوس وقت گورنمنٹ بطور ایک پرائیویٹ مالک کے اوسپر قابض تھی شہادت قبضہ یا بیان حق کی زیر دفعہ ہذا ہو سکتا ہے (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۴۱۹ تحت عنوان ”حق“ زیر دفعہ ہذا۔ اسبارہ میں فیصلجات میں اختلاف ہے کہ آیا سابقہ تجاویز اور ڈگریات مابین فریقین لفظ ”معاملہ“ میں داخل ہیں یا نہیں (۵) سابقہ تجاویز بذاتہٖ ہی معاملات نہیں ہیں لیکن وہ نالشات جنمیں کہ وہ صادر کیگئی ہوں معاملات ہیں (۶) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۷۰۔ یا آیا الفاظ ”نظائر خاص“ میں داخل ہیں (۷)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۸۶۔ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۲۹۳ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۳ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۸۷ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۳۴۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۷۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۴۳۴۔ رائے محمود صاحب جسٹس و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۸۳ و ۱۸۵ و ۱۸۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ اول بصفحہ ۱۴ و ۲۷ و ۲۸۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۴۴ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ اول بصفحہ ۲۵۔ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۸۳ و ۱۸۵ و ۱۸۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ اول بصفحہ ۱۴ و ۲۷ و ۲۸۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۴۴

یا نہیں (۱) اصل ذکر صرف تجویز بطور نظیر کے قابل پذیرائی ہوتی ہے (۲) بہتر رائے یہ معلوم ہوتی ہے کہ تجاویز و ڈگریات بنابریں معاملات یا نظائر نہیں ہیں - البتہ نالش جسمیں کہ وہ صادر کئے گئے ہوں معاملہ یا نظیر ہے بینرجی صاحب جسٹس نے ایک مقدمہ میں اظہار رائے یوں کیا ہے کہ اگر موجودگی تجویز حسب مراد ضمن (الف) دفعہ ۱۳ - ایکٹ معاملہ نہیں ہے تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک تنازعہ ایسا ہوا ہے جسکا خاتمہ ایک تجویز میں ہوا ہے اور تنازعہ مذکور بوجہ ایک معاملہ ہونیکے ضمن مذکور کے منشا کے ذیل میں آتا ہے جسکے ذریعہ حق متدعویہ مدعا علیہم بیان کیا گیا تھا - اور اسیطرح تنازعہ جسکا موجود ہونا تجویز سے ظاہر ہوتا ہو حسب مراد ضمن (ب) دفعہ ۱۳ - ایک خاص نظیر ہے جسمیں کہ مدعا علیہم نے حق متدعویہ حال کا دعویٰ کیا تھا (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ اول بصفحہ ۱۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۱۰ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۲ و جلد ۶ صفحہ ۳ -

مقبول ہونا شہادت میں تجاویز اور ڈگریات کا جو مابین فریقین نہ ہوں بطور معاملات یا نظائر کے

تجاویز جہانتک کہ تجاویز یا تصفیہ متعلق امور متنازعہ فیہ کے اور ثبوت اون خاص امورات کا ہیں جنکا کہ وہ فیصلہ کرتی ہیں صرف بطور (۱) امر تجویز شدہ سابقہ کے زیر دفعہ ۴۰ یا (۲) یا بطور فیصلہ اخیر کے زیر دفعہ ۴۱ یا (۳) بطور متعلق ہونے اعلانات نوع عام کے زیر دفعہ ۴۲ - ایکٹ ہذا شہادت میں قابل پذیرائی ہوتی ہیں - اول الذکر صورت میں وہ مابین اونہی فریق کے ہوتی ہیں - دوسری صورت میں وہ بروئے قانون قطعی ثبوت بمقابلہ جملہ اشخاص کے نسبت بعض معاملات کے ہوتی ہیں اور تیسری صورت میں گو کہ قطعی نہیں ہوتیں وہ بوجہ ہونے فیصلہ بخلاف اون اشخاص کے جو اون کے فریق نہیں ہیں امور متعلقہ ہوتی ہیں وجہ یہ ہے کہ معاملات متعلق حق عامہ خلایق میں دوسری کارروائی کا نیا فریق بطور ایک فرد عامہ خلایق کے دراصل سابقہ کارروائی کا فریق رہا ہے (۴) لیکن تجاویز و احکام اور ڈگریات جو علاوہ اون کے ہوں جو بروئے دفعات ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ - ایکٹ ہذا قابل پذیرائی ہیں زیر دفعہ ۴۳ - واقعہ متعلقہ ہوسکتی ہیں بشرطیکہ اونکی موجودگی امر تنقیح طلب ہو یا زیر کسی اور حکم ایکٹ ہذا کے واقعہ متعلقہ ہو (۵) دفعہ ہذا میں اسبات کی قید نہیں ہے کہ نالش فیمابین اونہی فریق کے ہو جو فریق اوس نالش کے ہیں جسمیں کہ تجویز یا ڈگری استعمال کئے جانیکی استدعا کیگئی ہے (۶) اُن دفعات میں جو متعلق تجاویز کے ہیں تجویز بطور رائے عدالت دربارہ اون سوالات کے شہادت میں قابل پذیرائی ہے جو اوس کے روبرو واسطے تصفیہ کے پیش ہوئے ہیں - عام طور پر تجاویز مابین اون اشخاص کے قابل پذیرائی نہیں ہیں جو کہ مقدمہ سابق میں فریق نہ تھے اور نہ بذریعہ فریقین کے دعویدار ہیں

---

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۳۴۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۳۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۹ - (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ اول بصفحہ ۱۴ و ۲۸ - رائے ایج صاحب چیف جسٹس و ٹرل صاحب جسٹس (۳) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ ۵۰۱ و ۵۰۴ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۳۴۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۳ (۵) ملاحظہ ہو دفعہ ۴۳ - ایکٹ ہذا -

(۶) ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۳۶۶ رائے کوچ صاحب چیف جسٹس -

لیکن اس عام قاعدہ کی مستثنیات بھی ہیں (۱) چنانچہ وہ فیصلجات جنمیں اشخاص غیر فریق ہوں لیکن جن میں بحث وجود یا عدم وجود رسم متنازعہ فیہ کی ہو شہادت میں داخل ہوسکتے ہیں ایک مقدمہ شفع میں تجویز ہوا کہ سابق کی کارروائیات عدالت (جوکہ مقدمات سابق میں جن کے حالات مقدمہ حال کے ہمشکل اور مشابہ تھے اور جن میں وجود حق شفع کا اقرار پایا تھا) بہ ثبوت شفع داخل ہوسکتی ہیں گو کہ وہ کارروائیات مابین فریقین حال کے نہ تھیں (۲) محض وجود رسم کی نسبت اعتبار رائے بیان کردینا زبردست شہادت رسم کی نہیں ہے بلکہ اُن خاص حالات کی شہادت پیش کرنا ہے جنمیں رسم پر عمل کیا گیا ہو یا اون عدالتی اور مال کے کاغذات پانچ کے حسابات اور رسیدات کا پیش کرنا جن سے رسم کے موافق عمل ہونیکا ثبوت پیدا ہوتا ہو (۳) ایسے مقدمات کی ڈگریاں جنمیں وجود رسم کا اثبات یا اوس سے انکار ہوا ہو اور جنمیں فیصلہ وجود رسم کے موافق ہوا ہو رسم کے وجود کے ثابت کرنے کے لیے قابل ادخال ہیں۔ رسم کے موافق عملدرآمد ہونیکی سب سے بہتر قابل اطمینان شہادت وہ آخری ڈگری ہے جو ویسی رسم کی بنا پر صادر ہوئی ہو۔ (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۳۴۳۔

دفعہ ۴۳ میں اوس قسم کے مقدمات کے متعلق غور کیا گیا ہے جنمیں تجویز نہ بطور امر تجویز شدہ سابق کے اور نہ بطور ایسی شہادت کے استعمال کیگئی ہے جو کم وبیش فریق مخالف پر بوجہ اوس فیصلہ کے جو اوس میں کیا گیا ہے قابل پابندی ہے (کیونکہ اوس قسم کی تجاویز کے متعلق کسی ایک یا دیگر مابعد کی دفعات میں کارروائی کیگئی ہے) لیکن مقدمات محولہ بر دفعہ ۴۳ ایسے ہیں جیسے کہ خود دفعہ مذکور کی تمثیلات میں بیان کئے گئے ہیں جبکہ امر واقعہ کسی خاص تجویز کا جو صادر کیگئی ہے مقدمہ مذکور میں امر قابل اثبات ہے (۵) دفعہ ۴۳۔ ایک منجملہ اون دفعات کے ہے جو تجاویز سے متعلق ہیں اور اس میں حکم قابل اطلاق مقدمات کے درج ہے جو بطور شہادت بمقابلہ اشخاص غیر کے تجاویز کے متعلق واقعات ہونیکے بارہ میں ہے (۶) بروئے دفعہ مذکور ایک فیصلہ (تجویز) اوسی طرح شہادت میں قابل پذیرائی ہوسکتا ہے جیسے کہ وہ بروئے کسی اور حکم ایکٹ ہذا کے واقعہ متعلقہ ہے۔ اسی طرح ایک فیصلہ زیر دفعہ ۱۸۔ ایکٹ ہذا قابل پذیرائی ہوسکتا ہے جہانکہ ایک سابقہ فیصلہ نہ بغرض ثابت کرنے کسی تصفیہ کے پذیرا کیا گیا ہو بلکہ بغرض ثابت کرنے اوس اقبال کے جو اوس فریق پیشرو ذی حق نے کیا ہو بمقابلہ جسکے دستاویز مذکور کے استعمال کئے جانیکی استدعا ہے (۷) اندریں صورت سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا اور اگر ایسا ہو تو کیونکر سابقہ تجاویز اور ڈگریات اور تنازعہ جسمیں کہ وہ صادر کئے گئے ہوں لیکن مابین اونہی فریق کے نہ ہوں بہ ثبوت حق" یا "رواج" لیکن اس سوال کے متعلق فیصلجات مخالف ہوتے رہے ہیں

---

(۱) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۵۳۰ رائے فیلڈ صاحب جسٹس۔ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۲۱۰۔ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۴ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۸۶۔ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۹۲۔ رائے ٹکارکھا صاحب چیف جسٹس۔ (۶) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ ۵۰ و ۵۰۵۔ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۷۳ و ۷۸۔

کلکتہ ہائیکورٹ میں سنہ ۱۸۶۸ء تک بیشتر فیصلجات شہادت میں پذیرا کئے گئے تھے کیونکہ لفظ "معاملہ" کارروائیات بنا الثبات سابق کو داخل کر لینے کے لئے کافی وسیع سمجھا گیا تھا گو کہ قطعی نہیں لیکن حسب اقتضائے رائے عدالت اونکو وقعت حاصل ہوتی تھی۔ اسی اصول پر سابقہ فیصلجات اور کارروائیات بنا الثبات بطور واقعہ متعلقہ کے شہادت میں پذیرا کئے گئے تھے (۱) سنہ ۱۸۸۶ء میں عدالت مذکور کے اجلاس کامل نے اس سوال پر حسب ذیل غور کیا:۔ نالش ہذا ایک نالش واسطے والاپانے قبضہ بعض جائداد کے ہے عدالت ماتحت نے مدعی کو بمقابلہ مدعاعلیہ ایک تجویز (فیصلہ) کے پیش کرنیکی اجازت دی ہے جو مابین مدعاعلیہ اور دیگر اشخاص کے تھی اور جسکا مدعی کوئی فریق نہ تھا۔ مدعاعلیہ کیطرف سے یہ بحث کیگئی کہ تجویز بمقدمہ سابق بطور شہادت اس نالش میں استعمال نہیں کیجا سکتی کیونکہ مدعی سابقہ کارروائیات میں کوئی فریق نہ تھا۔ حالانکہ مدعی نے بخلاف ازیں یہ بحث کی کہ زیر دفعہ ہذا سابقہ تجویز شہادت میں بطور ہونے ایک ایسے معاملہ کے قابل پذیرائی ہے جسکے ذریعہ حق متدعویہ بنالش ہذا منجانب مدعی کا ادعا کیا گیا تھا لیکن اوس سے انکار کیا گیا تھا۔ ہر دو عدالتہائے ماتحت نے فیصلہ کو شہادت میں پذیرا خیال کیا اور بظاہر اسکی تقویت پر بحق مدعی فیصلہ کیا۔ سوال متصوبہ از اجلاس کامل یہ تھا کہ آیا زیر دفعہ ۱۳ یا کسی اور دفعہ ایکٹ شہادت کے فیصلہ بمقدمہ سابق جبکہ پذیرا کر لیا گیا ہے اور جسپر مقدمہ ہذا میں بطور شہادت عمل کیا گیا ہے قابل پذیرائی تھا یا نہیں۔ باختلاف رائے متر صاحب جسٹس قرار دیا گیا کہ سابقہ فیصلہ نالش مابعد میں بطور شہادت قابل پذیرائی نہ تھا خواہ بطور ایک "معاملہ" زیر دفعہ ۱۳ یا بطور امر واقعہ زیر دفعہ ۱۱ یا بروئے کسی اور دفعہ ایکٹ شہادت کے۔ مزید برآں یہ قرار دیا گیا کہ فیصلہ سابق جو زیر دفعہ ۴۱ ایک فیصلہ اخیر نہیں ہے اور نہ زیر دفعہ ۴۲ متعلق معاملات از قسم نوع عام کے ہے ایک مابعد کی نالش میں خواہ بطور امر تجویز شدہ سابق کے خواہ بطور ثبوت امر خاص کے جسکا اس کے روسے فیصلہ کیا جاتا ہے شہادت میں قابل پذیرائی نہیں ہے الا اوس صورت میں کہ وہ مابین اونہی فریق کے یا اون اشخاص کے ہو جو اون کے ذریعہ دعویدار ہیں (۲) اس فیصلہ کی پیروی بمقدمات مندرجہ کلکتہ لارپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۵۰ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۶۲ و جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۷ کیگئی ہے نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۳۵۲۔ اجلاس کامل و جلد ۱۴ صفحہ ۳۵۰ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۹۶ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۹۹۳ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۳ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۳۔ اس مقدمہ کے ذریعہ کلی طور پر فیصلہ ہو گیا ہے کہ ماسوائے بصورت فیصلہ آخیر اور متعلق واقعات نوع عام کے ایک فیصلہ بغرض اس امر کے کہ شہادت ہو ایسا ہونا چاہئے جو بطور

---

(۱) ملاحظہ ہو بنگال لارپورٹ جلد ۶ صفحہ ۶۹ و ویکلی ریپورٹر جلد ۶ صفحہ ۲۳۲ و جلد ۲۰ صفحہ ۳۴۵ و جلد ۲۲ صفحہ ۳۶۵ و رائے متر صاحب جسٹس بمقدمہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۷۱ صفحہ ۱۷۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۹۹۳ و رائے گارتھ صاحب چیف جسٹس و ویکلی ریپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۳۶۶ و ۵۰۷ و جلد ۲۳ صفحہ ۱۶۲ و ۲۹۳ و جلد ۲۴ صفحہ ۲۶۵ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۷۱۔

امر مانع تقریر مخالف یا امر تجویز شدہ کے حامل ہو یا بالفاظ دیگر یہ کہ فیصلہ یا ڈگری زیر دفعہ ہذا قابل پذیرائی نہیں ہے (۱)
ایک نالش لگان میں تعداد اراضی مقبوضہ مدعا علیہ کی نسبت عذر کیا گیا اور یہ حجت کی گئی کہ اراضی کی پیمائش ۲۱-۵/۸ انچ
کے ہاتھ سے ہونی چاہئے اور نہ ۱۸ انچ کے ہاتھ سے جیسا کہ مدعی زمیندار دعویٰ کرتا ہے۔ چند ڈگریات جو زمیندار نے
بنام اسامیاں اسی پرگنہ کی نالشات میں حاصل کی تھیں جنمیں ۱۸ انچ کا ہاتھ قرار پایا تھا شہادت میں بتائید مدعی کی
اس ثبوت کے پیش کی گئیں کہ اس پرگنہ میں رواج ۱۸ انچ کے ہاتھ کا ہے تجویز ہوئی کہ اس قسم کی ڈگریات شہادت میں
حسب احکام دفعہ ۱۳ ایکٹ شہادت کے قابل پذیرائی ہیں کیونکہ اون سے شہادت خاص صورتوں کی جنمیں رواج مذکور کا
دعویٰ کیا گیا تھا حاصل ہوتی ہے (۲) اور ایسا ہی جبکہ امر تنقیح طلب یہ تھا کہ آیا بعض اراضی لاخراج تھی یا کہ مالگذار تو سابقہ
ڈگریہائے بغرض اظہار نوعیت اراضی کے پذیرا کی گئیں اور نیز بغرض اظہار اس امر کے کہ نسبت اوس اراضی کے جو لاخراج
ہونی بیان کی گئی ہے ایک سابقہ موقعہ پر کامیابی کے ساتھ ایک دعویٰ نسبت لگان کے کیا گیا تھا (۳) نیز ملاحظہ ہو
انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۳۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۴۷ و جلد ۱۳ صفحہ ۳۵۲ و جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۱
و جلد ۲۳ صفحہ ۶۶۳ وہ قاعدہ جو مقدمات مندرجہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۷۱ و جلد ۱۳ صفحہ ۳۵۲ میں
قرار دیا گیا ہے اہم طور پر بروئے فیصلجات پریوی کونسل بمقدمات انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۵۳۳ و لا رپورٹ
انڈین اپیل جلد ۲۲ صفحہ ۶۰ محدود کیا گیا ہے بعض واقعات کی موجودگی میں بعض صورتوں میں فیصلہ نالش ماسبق جسمیں
یکے از فریقین نالش مابعد فریق نہ ہو شہادت میں بعض اغراض کے واسطے اور بعض امور نالش مابعد کے لئے قابل پذیرائی ہے
اس صورت میں جہاں کہ نالش اول واسطے دلا پانے دو ثلث حصہ جائداد متنازعہ کے پیش کی گئی تھی اور نالش مابعد ایک اور
مدعی نے واسطے دلا پانے باقی ایک ثلث اوس جائداد کے دائر کی تجویز ہوا کہ فیصلہ نالش اول شہادت میں قابل پذیرائی
نہیں کیونکہ ہر دو نالشات کے امور متنازعہ یکساں نہ تھے (۴)

بمبئی ہائیکورٹ نے فیصلہ مصدرہ بمقدمہ رگھولال بنام فتح لال (۵) سے اتفاق رائے کیا ہے۔ اس مقدمہ میں مدعی نے
نالش واسطے دلا پانے باقیات لگان و کرایہ بعض دوکان کے بدیں بیان دائر کی کہ سالانہ لگان ما ۲۵ ہوتا ہے۔ مدعا علیہ
نے عذر کیا کہ صرف ۵ روپیہ تھا۔ بتائید اپنے بیان کے مدعی نے اپنے بھائی کی شہادت سے اور نیز مد اندراجات
دستخطی نامبردہ مندرجہ بہی کھاتہ دوکان سے جسکے کہ مدعی کا بھائی اور مدعا علیہ شریک تھے استدلال کیا۔ واسطے ثابت
کرنے نیک نیتی ان اندراجات کے مدعی نے شہادت میں ایک فیصلہ پیش کیا جو مدعی کے بھائی کے حق میں نالش متدائرہ
مدعا علیہ میں دیا گیا تھا جسمیں کہ اوسپر (مدعی کے بھائی پر) یہ الزام لگایا گیا تھا کہ اوس نے نامناسب طور پر ما ۲۵۰ روپیہ

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۵۲ و ۳۵۳ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۳۲۳ (۳) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ
۵۲۸ - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۵۲۲ - (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۷۱۔

بطور کرایہ دوکان کے اپنی دوکان کے نام درج کر دیا ہے۔ قرار دیا گیا کہ فیصلہ مذکور شہادت میں قابل پذیرائی تھا (۱)
لیکن فیصلجات جو مابین فریقین نالش نہ ہوں گو بطور امر تجویز شدہ کے قطعی نہیں ہیں تاہم زیر دفعہ ہذا بغرض اظہار طریق عمل
فریقین یا خاص تمثیلات متعلق استعمال کسی حق کے یا اون اختیارات کے جو فریقین یا اون کے پیشرو ذی استحقاق نے
کئے ہوں یا بغرض شناخت جائداد کے یا بغرض اظہار اس امر کے کہ اسکی نسبت سابق میں کیونکر کارروائی کیگئی ہے
شہادت میں قابل پذیرائی ہیں۔ الف و ب و ج ایک مشترکہ جائداد کے اراکین تھے اور ہر ایک کو جائداد
خاندانی میں ایک ثلث حصہ حاصل تھا۔ الف نے اپنا حق واقعہ جائداد مشترکہ بحق مدعیان منتقل کر دیا۔ جنہوں نے
نالش ہذا بغرض دلاپانے اپنے ۱/۳ حصہ کے بذریعہ تقسیم رجوع کی۔ ب و ج نے منجملہ دیگر عذرات کے یہ عذر کیا کہ
الف نے اپنا حصہ پہلے سے اون کے حق میں بذریعہ ایک فارغخطی مورخہ ۱۰ اگست سنہ ۱۸۸۵ء کے ترک کر دیا ہے تجویز
ہوا کہ فیصلجات بہ تنازعہ سابق گو مابین فریقین نالش نہ تھے تاہم زیر دفعہ ۱۳۔ ایکٹ شہادت قابل پذیرائی تھے (۲)
ایک نالش متدائرہ مدعی بغرض دلاپانے مکان بربنائے تقویت بیعنامہ میں مدعاعلیہم نے فیصلہ مصدرہ بنالش متدائرہ
بربنائے رہن نامہ پر بغرض ثبوت اس امر کے انحصار کیا کہ بیع مذکور ایک نیک نیت معاملہ نہیں ہے عدالت مرافعہ اولے
نے دعوی کو منظور کیا لیکن صاحب جج نے اپیل میں دعوی اس بناء پر خارج کر دیا کہ مدعی کے باپ سے مدعی کا خرید
کرنا نیک نیت ہونا ثابت نہیں ہوا۔ بر طبق اپیل دوم مدعی نے فیصلہ مصدرہ بنالش بربنائے رہن کے شہادت میں پذیرا
کئے جانیکے متعلق اعتراض کیا۔ رسل صاحب قائمقام چیف جسٹس نے قرار دیا کہ کارروائیات بنالش بربنائے رہن بطور
شہادت متعلقہ کے قابل پذیرائی تھیں کیونکہ مدعی اور مدعاعلیہم خواہ بحیثیت خود خواہ بذریعہ اپنے پیشروان ذی حق کے
نالش مذکور کے فریق تھے۔ کارروائیات مذکور الفاظ "خاص حالات جنمیں کہ حق کا دعوی کیا گیا ہو" مندرجہ دفعہ ۱۳۔
ایکٹ شہادت کی ذیل میں آتی ہیں۔ ہمین صاحب جسٹس نے تجویز کیا کہ فیصلہ مصدرہ بنالش رہن واسطے ثابت کرنے
اس امر کے قابل پذیرائی تہا کہ مدعی کے بیعنامہ کی اصلیت اُس وقت زیر بحث تھی۔ مگر وہ کسی خارجی غرض کے لئے
استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ (۳)

مدراس ہائیکورٹ نے بھی فیصلہ بمقدمہ گجولال بنام فتح لال (۴) سے اتفاق کیا ہے اپیلانٹ نے ایک درخواست واسطے
اس امر کے گذرانی کہ نقول مصدقہ بعض فیصلجات و ڈگریات کی جو عدالت ماتحت نے نامنظور کر دی تہیں شہادت میں
لیجاویں۔ اپیلانٹ نے یہ استدعا کی کہ یہ دستاویزات نہ بطور ایسی دستاویزات کے ہیں کہ جن میں امور متنازعہ درج
ہیں بلکہ بطور ایسی دستاویزات کے ہیں کہ اون میں خلاصہ بیانات اون اشخاص کے داخل ہیں جنکو استحکام جائداد
متدعویہ سے متعلق تہا اور بطور شہادت چال چلن کے استعمال کیجاویں تجویز ہوئی کہ دستاویز مذکور شہادت میں

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۳۹ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۵۹۱ - (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۴۲۳
(۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۷۱

نہیں لیجا سکتی ہیں (۱) ایک نالش میں جو منجانب امنا و منددر واسطے دلاپانے زر متدعویہ کے مالکان بعض اراضیات واقعہ بعض مواضع سے حسب استحقاق معینہ کے جو منددر کو واجب الوصول تھا دائر ہوئی تھی تجویز ہوئی کہ فیصلجات دیگر نالشات میں بمقابلہ دیگر اشخاص کے جنمیں دعاوی حسب اُس استحقاق کے بحق امنا و منددر ڈگری ہوئے تھے حسب دفعہ ۱۳۔ قانون شہادت کے متعلق ہیں کیونکہ وہ ایسے واقعات کی بابت داخل شہادت ہیں جنمیں حق متدعویہ پیش کیا گیا تھا (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۳۳۳ و ۳۴۲ و جلد ۱۹ صفحہ ۹۶ و ۹۰ و جلد ۱۸ صفحہ ۷۳ و ۷۷۔

الہ آباد ہائیکورٹ کے اجلاس کامل نے بجز براڈہرسٹ صاحب جسٹس فیصلہ مقدمہ گجولال بنام فتح لال (۳) سے اختلاف کیا ہے حالات اس مقدمہ کے یہ ہیں کہ پلک دھاری سنگھ نے پان کنور ایک ہندو بیوہ پر واسطے اثبات استحقاق وراثت نسبت چند مواضع از آن شوہر پان کنور کے اور واسطے استقرار اس امر کے کہ شوہر مسماۃ کالا ولد فوت ہو گیا اور مسماۃ نے ایک طفل کو جسکی ولدیت معلوم نہ تھی پسر اپنے شوہر کا غلط طور پر ظاہر کیا نالش کی۔ اسمیں صرف پان کنور مدعا علیہ تھی اور مدعا اوس نے یہ بیان کیا کہ طفل مذکور لڑکا اوسکا اسکے شوہر متوفی سے تھا عدالت مرافعہ اعلیٰ اور ہائیکورٹ نے بصیغہ اپیل اس نالش کو بنابر روئداد کے ڈسمس کیا۔ بعد وفات پان کنور کے پلک دھاری سنگھ نے دلیپ نرائن سنگھ پر جسکو کلکٹر نے بحیثیت مہتمم کورٹ آف وارڈس بطور پسر نابالغ پان کنور کے قبول کیا تھا اور کلکٹر پر بہ حیثیت مہتمم مذکور واسطے قبضہ مواضع مذکورہ کے اونہیں وجوہ پر جو نالش سابق میں پیش کیگئی تھیں نالش کی۔ اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ تجاویز عدالت مرافعہ اعلیٰ و ہائیکورٹ بمقدمہ سابق مقدمہ حال میں بطور امر تجویز شدہ کے موثر نہیں ہیں لیکن وہ مقدمہ حال میں شہادت میں منظور ہو سکتی ہیں۔ ایج صاحب چیف جسٹس و ٹرل صاحب جسٹس نے تجویز کیا کہ تجاویز مذکور حسب دفعہ ۸ یا ۹۔ ایکٹ شہادت قابل مقبولی نہیں ہیں اور نہ اون میں سے کوئی تجویز ایک معاملہ یا ایک واقعہ حسب منشاء دفعہ ۱۳ میں لیکن مسٹر [illegible] صرف تجاویز بمقدمہ سابق حسب دفعہ ۱۳ (ب) قطع نظر دفعہ ۴۳ کے بطور شہادت ایک خاص صورت کے جسمیں حق منظرہ ہوئی کا نسبت جائداد متنازعہ حال کے اس وقت متدعویہ اور متنازعہ تھا قابل مقبولی ہے (۴)

پنجاب چیفکورٹ نے قرار دیا ہے کہ فیصلجات جو مابین فریقین نہوں شہادت میں قابل پذیرائی ہوستے ہیں درصورتیکہ اون میں رواج کے سوال کا ذکر ہو (۵)

پریوی کونسل نے اون فیصلجات کو جو مابین اونہیں فریق کے نہ تھے شہادت میں پذیرا کیا ہے۔ ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۲۵ و جلد ۲۲ صفحہ ۳۳۵ و لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ ۹۔ مقدمہ مذکور کلکتہ ویکلی نوٹس جلد اول صفحہ ۲۶۵

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۱۶ و صفحہ ۲۲۳ و جلد ۲۱ صفحہ ۳۰۴۔ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۹۰ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۷۱۔ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ اول۔ اجلاس کامل۔ (۵) نمبر ۱۷۳ سنہ ۱۸۸۹ع پنجاب ریکارڈ۔

واقعات جن سے وجود حالت ذہنی یا حالت جسم یا جسم کی قوت حسی کا ظاہر ہوتا ہو

دفعہ ۱۴۔ واقعات جن سے ذہن کی کسی حالت کا ہونا مثلاً ارادہ یا علم یا نیک نیتی یا غفلت یا بے احتیاطی یا نارضامندی یا رضامندی کا ہونا نسبت کسی خاص شخص کے ظاہر ہوتا ہو یا موجودگی کسی حالت جسم یا جسم کی قوت حسی کی ظاہر ہوتی ہو واقعات متعلقہ ہیں جس حال میں کہ ذہن یا جسم یا جسم کی قوت حسی کی اس حالت کا موجود ہونا واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ ہو۔

نسبت بیانات متعلقہ حالت ذہنی یا حسی کے ملاحظہ ہو فقرہ ۲۔ دفعہ ۲۱۔ ایکٹ ہذا۔

(۱) واقعات دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جنکو جسمانی طور پر معلوم کیا جاتا ہے دوسرے وہ جنکو ذہن سے معلوم کیا جاتا ہے منجملہ اون واقعات کے جنکو حواس سے معلوم نہیں کیا جا سکتا۔ ارادہ (نیت) فریب۔ نیک نیتی اور علم ہیں۔ لیکن انسان کا ارادہ ایک ایسا امر واقعہ ہے جسکے لئے ثبوت درکار ہے۔ تمثیلات (ہ) و (ط) و (ی) ارادہ سے متعلق ہیں اور نسبت اس امر کے کہ آیا ایک فعل اتفاقیہ یا ارادتاً ہے ملاحظہ ہو دفعہ ۱۵۔ ایکٹ ہذا۔ تمثیلات (الف) و (ب) و (ج) و (د) علم سے اور تمثیلات (و) و (ز) و (ح) نیک نیتی سے اور تمثیل (ن) غفلت اور علم سے اور تمثیل (ک) (ل)، و (م) حالت ذہنی اور جسمانی سے و تمثیلات (ن) و (س) و (ع) تشریح ۱ کی تمثیلیں ہیں۔

گو ایسی نزاعوں میں جنمیں بحث کسی شخص کی حالت ذہنی کی بابت ہو غیر شخصوں کا طریق عمل نسبت اس شخص کے بذاتہ کسی سماعی شہادت سے اور قابل ادخال نہیں تاہم خود شخص مذکور کا عملدرآمد (جس سے کہ وہ اثر جو کہ اس طریق پر عمل اشخاص غیر سے شخص مذکور پر پیدا ہوا ہو واضح ہوتا ہے) شہادت قابل ادخال ہے اور طریق عمل اشخاص غیر کا جبکہ خود اس شخص کے طریق عمل سے متعلق ہو قابل ادخال شہادت ہے۔

بیانات ایک شخص کے جسکی حالت ذہنی کی بحث ہو گو بطور ذکر اس نے خود بیان کیا ہو قابل ادخال شہادت ہیں کیونکہ ایسے بیانات اسکی حالت ذہنی کے قدرتی نتائج ہیں مثلاً کوئی بیمار شخص اپنی طبیعت کا حال کسی سے بیان کرے تو وہ بیان شہادت میں داخل ہو سکتا ہے۔ (۲) ایک مقدمہ میں گارتھ صاحب چیف جسٹس نے تجویز کیا کہ دفعہ ہذا اون مقدمات اور حالات سے متعلق ہے جنمیں کہ ایک خاص فعل کا مجرمانہ یا خلاف قانون ہونا کسی خاص حالت ذہنی پر منحصر ہو مثلاً مقدمات ازالہ حیثیت عرفی میں یا جھوٹے دعویٰ یا الزام لگانیکے مقدمات میں بدنیتی اور عداوت کی شہادت قابل ادخال ہوتی ہے یعنے ایسے مقدمات میں مدعاعلیہ کا ایک خاص فعل اس وجہ سے مستوجب پاداش ہوتا ہے کہ اس نے بدنیتی سے کیا۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس نے وہی فعل نیک نیتی سے کیا تو وہ قابل پاداش نہیں ہوتا۔

جن مقدمات میں ثبوت جرم یا ثبوت بیگناہی اصلی واقعات پر منحصر ہو اور حالت ذہنی یا حالت حسی پر منحصر نہ ہو انمیں

---

(۱) ملاحظہ ہو دفعہ ۳۔ تمثیل (د)۔ (۲) شرح شہادت سید محمود صاحب۔

اس دفعہ کو ہرگز متعلق نہیں کرنا چاہئے اس امر کی شہادت پیش کرکے کہ زید نے اور اوقات میں چوری کا جرم کیا ہے یہ ثابت نہیں کیا جاسکتا کہ اس وقت بھی اس نے چوری کی ہے اسی اصول کے مطابق یہ تجویز کیا گیا کہ محض اس شہادت پر کہ ملزم کے قبضہ سے متعدد دستاویزات جنکی نسبت جعلی ہونیکا شبہ تھا برآمد ہوئیں اسے اس دستاویز کو جعلی بنانے کا مرتکب قرار نہیں دیا جاسکتا جسکی نسبت اسپر الزام تھا۔ (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۳۴۴ و جلد ۵ صفحہ ۲۲۳ و ۲۲۵ و جلد ۱۵ صفحہ ۵۰۲۔

ارادہ ایک حالت ذہنی ہے اور اون واقعات میں سے ہے جو بلا واسطہ یا حواس کے ذریعہ سے معلوم نہیں ہوسکتے۔ لیکن جیسے اور واقعات ثابت ہوسکتے ہیں۔ ایسے ہی ارادہ بھی ثابت ہوسکتا ہے۔ ایک مقدمہ میں شہادت یہ تھی کہ ملزم جو مستغیث سے کوئی تعلق نہ رکھتا تھا۔ رات کے وقت مستغیث کے سونے کے کمرے میں پکڑا گیا جب ملزم پکڑا گیا اور پیٹا گیا اور زمین پر گرایا گیا تو اس وقت اس نے کچھ حجت یا اظہار بیگناہی نہ کیا اور جب اس سے پوچھا گیا تو کہا کہ مجھ سے قصور ہوا معاف کرو۔ تجویز ہوا کہ گو کوئی بلا واسطہ شہادت مجرمانہ ارادہ کی نہیں ہے لیکن جو حالات اس وقت کی شہادت سے ثابت ہوتے ہیں ان سے پورے طور پر ملزم کا مجرمانہ ارادہ ثابت ہوتا ہے (۲) لیکن اس قسم کی شہادت صرف ایک خاص ارادہ یا حالت ذہنی کے ثابت کرنے کے لئے قابل ادخال ہے واقعات تنقیح طلب جو مقدمہ میں ہوں ان کے ثابت کرنے کے لئے اس قسم کی شہادت قابل ادخال نہیں ہے (۳) ملزم پر الزام دغا اس بات کا لگایا گیا کہ اس نے ایک شخص سے جھوٹ بیان کرکے کہ وہ ایک ریاست کا دیوان ہے اور منیجری ریاست کا عہدہ خالی ہے جس پر وہ اسکو نوکر کرادیگا کچھ روپیہ بطور بہانہ کردہ ضمانت کے حاصل کیا تو تجویز ہوئی کہ شہادت اسی قسم کے حالات یا تمثیلات ہمراہ دیگر اشخاص کی جو گو اس معاملہ سے متعلق نہ تھے اور اس جرم سے پہلے یا مابعد کے ہوئے تھے زیر دفعہ ۱۴ و ۱۵ ایکٹ شہادت امر واقعہ جرم کے ثابت کرنیکے لئے ثابت نہیں بلکہ یہ ثابت کرنے کے لئے کہ معاملہ زیر تنقیح ایک باقاعدہ سلسلہ فریبوں کا ہے اور اسبات کے لئے کہ نیت ملزم کی اس خاص موقعہ پر بدنیت اور فریبانہ تھی قابل پذیرائی ہے۔ (۴) ایسے امور جن سے علم مجرمانہ ثابت ہوتا ہو ثابت ہوسکتے ہیں۔ ایک مقدمہ میں ملزم پر یہ الزام تھا کہ اس نے ایک گرو رکھنے والے کے پاس ایک جھوٹے نگ کی انگوٹھی یہ کہکر گرو رکھی کہ وہ ہیرے کی ہے اور اسطرح دھوکہ دیکر اس سے روپیہ لیا۔ اس صورت میں یہ شہادت قابل ادخال قرار دی گئی کہ اس نے اس وقوعہ سے پیشتر اور گرو رکھنے والوں کے پاس بھی ایک گھڑی کی زنجیر کو سونے کی زنجیر بتا کر اور یا ملمع انگوٹھی کو ہیرے کی انگوٹھی ظاہر کرکے روپیہ لینا چاہا تھا۔ (۵)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۵ و ۵۹ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ سنہ ۱۸۶۴ع صفحہ ۹۰ تا ۹۱ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۳۹۱ و ۴۰۹ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۴۴۴ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۷۳ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۳۱۳۔

ایک شخص کی کسی فعل کے کرنے میں نیک نیتی عام طور پر اُن واقعات سے قیاس کیجا سکتی ہے جو ایسے فعل کو جائز قرار دیسکتے ہوں۔ (۱) ایک شخص کی کسی معاملہ کے متعلق نیک نیتی ثابت کرنیکے لئے یہ شہادت دیجا سکتی ہے کہ اس معاملہ کے متعلق اس کے علم کی کیا حالت تہی اور اسکی نسبت یقین کرنے کے لئے وہ معقول وجوہ رکھتا تھا (۲) فریب اسطرحپر ثابت ہو سکتا ہے کہ جو جھوٹا بیان کیا گیا وہ ۱۔ دیدہ و دانستہ تھا۔ ۲۔ بغیر اسکو سچا باور کئے کے کیا گیا ۳۔ بے پروائی کے ساتھ خواہ وہ سچا ہو یا جھوٹا۔ مدعا علیہ اپنی نیک نیتی ثابت کرنے کے لئے یہ شہادت دیسکتا ہے کہ جس یقین کی بناء پر اس نے بیان کیا تھا وہی یقین عام طور پر کسی فرقہ یا پیشہ کے لوگوں کا یا کثیر تعداد لوگوں کا ہے (تمثیل د دفعہ ہذا)۔:۔

ملزم پر یہ الزام لگایا گیا تھا کہ اوس نے جھوٹے بہانہ سے یہ بیان کرکے کہ اوسکی انگوٹھی میں ہیرا جڑا ہوا ہے ایک شخص کے پاس گرو رکھکر روپیہ حاصل کرنا چاہا ہے قرار دیا گیا کہ شہادت اسبات کی کہ ملزم نے دو یوم پہلے معاملہ زیربحث کے ایک زنجیر کو گرو کرکے روپیہ حاصل کیا ہے جسکو کہ اوس نے سونے کی بیان کیا تہا لیکن دراصل ایسی نہ تہی قابل پذیرائی ہے (۳)

ملزم پر مال بہ الاحتفاظ ناجائز لینے کا انتظامی کمپنی سے سنہ ۱۸۷۸ء میں تین اوقات خاص پر لگایا گیا۔ سنوات ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ و ۱۸۷۸ میں سی کمپنی بطور ٹھیکہ دار کمسریٹ کے کاروبار کرتی تہی اور ملزم کمسریٹ کے دفتر کا مہتمم تہا۔ تجویز ہوئی کہ شہادت حسب دفعہ ۱۴ قابل قبولیت نہ تہی۔ ازگارتھ صاحب چیف جسٹس۔ دفعہ ۱۴۔ اُن مقدمات سے متعلق ہے جنمیں کوئی خاص فعل مطابق حالت طبیعت یا خیالات اس شخص کے جو اُسکا مرتکب ہوا ہو کم و بیش جرم ہو یا قابل سزا ہو نہ اون مقدمات سے جنمیں بحث جرم یا بیجرمی امور واقعی پر منحصر ہو اور نہ اُس شخص کی حالت طبیعت یا خیالات پر۔ از متر صاحب جسٹس۔ اگر استحصال مال بہ الاحتفاظ ناجائز متذکرہ فرد قرارداد جرم دیگر شہادت سے ثابت خیال کیا جاوے اور اگر اس امر کا دریافت کرنا ضرور ہو کہ مجرم نے اُس مال بہ الاحتفاظ کو اپنے انجام کار منصبی میں بغرض اظہار رعایت لیا تو معاملات منظہرہ سنہ ۱۸۷۸ء از روئے دفعہ ۱۴ واقعات متعلقہ ہونگے لیکن وہ واقعات متعلقہ اس امر کے ثبوت کے واسطے نہ ہونگے کہ سنہ ۱۸۷۸ء میں روپیہ دیا گیا۔ (۴) جہاں کہ ملزم پر حسب دفعہ ۲۰۶ تعزیرات ہند الزام لگایا گیا تہا کہ اوس نے فریب سے تین جائداد کا انتقال بدست تین مختلف اشخاص کے ایک ہی دن واسطے باز رکھنے ایک اجراء ڈگری کے کردیا شہادت استغاثہ سے ثابت ہوا کہ اُس نے علاوہ ان انتقالات کے پانچ اور انتقالات قریب سے ایک ہی مدعا کی غرض سے کردیئے تہے اور بحث یہ پیدا ہوئی کہ آیا وہ انتقالات داخل شہادت اس مقدمہ میں ہیں

---

(۱) فلپس صاحب کا قانون شہادت صفحہ ۴۶۹ ڈوئیری بنام بیک جلد ۱۴ اپیل کیسز صفحہ ۳۳۷ (۲) قانون شہادت سید محمود صاحب (۳) کاکس کروان کیس جلد ۱۲ صفحہ ۶۱۲ و ۶۱۶۔ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۵۵۔

یا نہیں۔ تجویز ہوئی کہ اشتہارات مذکور حسب دفعات ۱۴ و ۱۵ قانون شہادت داخل شہادت ہو سکتے ہیں کہ یہ جملہ اشتہارات قریباً اوسی روز کئے گئے ہیں اور جز و ایک ہی معاملہ کے ہیں (۱) نسبت شہادت نیت کے جبکہ ڈکیتی کے ارتکاب کی غرض سے جمع ہوا جاوے۔ ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۱۲۴ و ۱۲۵۔ (۲) نسبت شہادت بدچلنی اور سابقہ تجویزات جرم کے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۱۳۹ و ۳۴۴ و نمبر ۷ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی زیر دفعہ ۵۴ ایکٹ ہذا۔

تشریح[۱] (۱) جس واقعہ متعلقہ سے وجود ذہن کیحالت متعلقہ مقدمہ کا ثابت ہوتا ہو اُس کے واسطے یہ ضرور ہے کہ وہ اُس حالت کے وجود کو نہ بالعموم ثابت کرے بلکہ بلحاظ خاص امر نزاعی کے۔

تشریح ہذا و تمثیل (ص) اون واقعات کو جو حالت ذہنی کی موجودگی ظاہر کرتے ہوں صرف اوس صورت میں واقعہ متعلقہ ٹھہراتی ہیں جبکہ اون سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ ایسی حالت ذہنی بلحاظ خاص امر تنقیح طلب کے موجود ہے (۲)

تشریح[۱] (۲) لیکن جبکہ بروقت تحقیقات ملزم نسبت کسی جرم کے ملزم کا سابقاً کسی جرم کا مرتکب ہونا حسب مفہوم دفعہ ہذا واقعہ متعلقہ ہو تو سابق کی سزایابی ایسے شخص کی بھی واقعہ متعلقہ ہوگی۔

تمثیلات

(الف) زید پر یہ الزام رکھا گیا کہ اُس نے مال مسروقہ کو مسروقہ جانکر لیا اور یہ ثابت ہوا کہ اس کے پاس ایک خاص شئے مسروقہ ہے پس یہ واقعہ کہ اُسی وقت اُس کے پاس اور کئی اشیاء مسروقہ بھی تھیں واقعہ متعلقہ ہے اس واسطے کہ اُس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ ہر شئے اور تمام اشیاء کو جو اوس کے پاس تھیں مسروقہ جانتا تھا۔

پرتھو داس پر جرم جعلسازی ایک پرامیسری نوٹ کا اور چار اور اشخاص پر اعانت جعلسازی کا جرم لگایا گیا ان چار اشخاص کے قبضہ میں اور بہت سے جعلی پرامیسری نوٹ پائے گئے۔ تجویز ہوئی کہ یہ کاغذات شہادت میں قابل ادخال ہیں (۳) اسیطرح جسصورت میں کہ بعض تقریریں الزام سڈیشن یعنے بغاوت کا امر مدعا بہا ہوں اور جبکہ تقریریں مذکور ایک ہی مضمون پر تقریروں یا لکچروں کا سلسلہ بناتی ہو اور تھوڑے ہی عرصہ کے اندر دئیے گئے ہوں تو وہ زیر دفعہ ہذا واسطے ثبوت نیت یا ارادہ بولنے والے کے نسبت اون تقریروں کے شہادت میں قابل پذیرائی ہونگی جو الزام کا امر مدعا بہا بناتی ہیں۔ (۴)

(ب)[۱] زید پر یہ الزام رکھا گیا کہ اوس نے فریباً دوسرے شخص کو ایک سکہ منقلب حوالہ کیا

---

[۱] بجائے تشریح سابقہ از روئے ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۹۱ء دفعہ ۱۔ یہ تشریحات قایم ہوئی ہیں۔

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۳ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۵۷۲ (سنہ ۱۹۰۹ء) (۳) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۹
(۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۳۔

جسے اوس وقت کہ وہ سکہ اُس نے حوالہ کیا منقلب جانتا تھا۔

یہ واقعہ کہ بروقت اُسکی حوالگی کے زید کے پاس اور کئی سکّے منقلب تھے واقعہ متعلقہ ہے۔

یہ امر واقعہ کہ زید پر سابق میں یہ جرم ثابت ہو چکا تھا کہ اوس نے ایک اور شخص کو منقلب سکّہ جسے وہ جانتا تھا کہ منقلب ہے بطور اصلی سکّہ کے حوالہ کیا تھا ایسا امر واقعہ متعلقہ ہے۔

تمثیل (ب) کو تمثیل (ج) دفعہ ۱۵ سے مقابلہ کرو۔ نیز ملاحظہ ہو۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۴۳ و جلد ۱۶ صفحہ ۴۱۴

ان ہر دو تمثیلات کے متعلق ثبوت کامل اس امر کا ہونا چاہئے کہ جو چیزیں قبضہ میں پائی گئیں وہ مسروقہ ہیں اور یہ کہ سکّہ جو قبضہ میں پایا گیا منقلب ہے۔ بلا ثبوت شئے کے مسروقہ ہونے یا سکّہ کے منقلب ہونیکے وجود ان اشیا یا سکّہ کا قابل ادخال شہادت واسطے تنقیح حالت ذہنی قابض کے نہیں ہے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ وہ اشیا نیک نیتی سے خریدی گئی ہوں

(ج) زید نے عمر پر اُس نقصان کی نالش کی جو اُسکو عمر کے کتّے سے ہوا تھا جسے عمر کٹکھنا جانتا تھا۔

یہ واقعات کہ اُس کتّے نے پہلے حامد محمود مسعود کو بھی کاٹا تھا اور انہوں نے عمر سے اس بات کی شکایت کی تھی واقعات متعلقہ ہیں۔

جو جانور قدرتی طور پر وحشی اور درندے ہیں جیسے شیر۔ چیتا۔ بندر وغیرہ ان کے پالنے والوں کی نسبت یہ قیاس کیا جاویگا کہ انکو علم تھا کہ یہ جانور خوفناک ہیں اگر ایسے جانور کسی کو نقصان پہنچاویں تو ان کا پالنے والا ہرجہ دینے کا مستوجب ہوگا لیکن ایسے جانوروں کے متعلق جیسے کتّے۔ گھوڑے وغیرہ ہیں پالنے والے کا علم ان کے خوفناک یا اندیشہ ناک ہونے کی بابت ثابت کرنا ضروری ہے۔ نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۲۸۹ تعزیرات ہند۔

(د) بحث اس امر کی ہے کہ زید ایک ہنڈی کا سکارنیوالا یہ بات جانتا تھا یا نہیں کہ نام اُس شخص کا جسکو روپیہ ملنا چاہیے جھوٹا ہے۔

یہ واقعہ کہ زید نے اور ہنڈیاں اوسی طرح کی لکھی ہوئی قبل ازانکہ وہ ہنڈیاں درصورت اصلیت اُس شخص کے جسکو روپیہ ملنے والا ہو زید کے پاس بھیجی جاسکتیں سکاری تھیں واقعہ متعلقہ ہے۔ اس واسطے کہ اُس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جسکو روپیہ ملنے والا ہے اوسکے شخص فرضی ہونیسے زید آگاہ تھا۔

(ہ) زید پر یہ الزام رکھا گیا کہ اوس نے عمرو کی بدنامی کرنیکے ارادہ سے ایک مضمون افترا آمیز چھاپکر عمر کا ازالہ حیثیت عرفی کیا۔

یہ واقعہ کہ زید نے پہلے بھی اشتہارات نسبت عمرو کے جن سے اُسکی بدخواہی بحق عمرو پائی جاتی تھی مشتہر کئے تھے واقعہ متعلقہ ہے کیونکہ اُس سے زید کی یہ نیت پائی جاتی ہے کہ اس خاص اشتہار متنازعہ فیہ کے

---

(۱) کوئنز بنچ ڈویژن جلد ۹ صفحہ ۱۱۲۔ سنہ ۹۰ بجائے تمثیل سابقہ تمثیل ہذا بروئے دفعہ ۱۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۹۱ء قائم ہوئی۔

ہ چھاپنے سے عمرو کی بدنامی ہو۔ ؛

یہ واقعات کہ اِس سے پہلے کوئی نزاع ابین زید اور عمرو کے نہ تھی اور زید نے اعادہ اُسی امر متنازعہ فیہ کا کیا جو کہ اُس نے سُنا تھا واقعات متعلقہ ہیں کیونکہ اُن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زید کی نیت میں عمرو کو بدنام کرنا نہ تھا۔

ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۳۲۔

(و) زید پر عمرو نے اسبات کی نالش کی کہ اُس نے عمرو سے فریبًا بیان کیا تھا کہ بکر ایک شخص مالدار ہے اور اسبات سے عمرو کے دل میں بکر کا اعتبار پیدا ہوا جو کہ ایک شخص دیوالیہ تہا اور عمرو کو اُس سے نقصان ہوا۔ ؛

یہ واقعہ کہ جس وقت زید نے بکر کا مالدار ہونا بیان کیا تھا بکر کو اُس کے ہمسائے اور وہ اشخاص جو اُس سے داد و ستد رکھتے تہے مالدار سمجھتے تھے واقعہ متعلقہ ہے کیونکہ اُس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زید نے وہ بیان نیک نیتی سے کیا تھا۔ ؛

ایسے مقدمات میں اصل بنیاد دعویٰ فریب دہی ہے اور مدعا علیہ ہمیشہ اس امر کی شہادت پیش کر سکتا ہے کہ اس کا بیان نیک نیتی سے تھا۔ ؛

(ز) زید پر عمرو نے اُس کام کی مزدوری کی نالش کی جو اُس نے زید کے گھر میں بکر ایک ٹھیکہ دار کے کہنے سے کیا تھا۔ ؛

زید کا عذر یہ ہے کہ عمرو کا ٹھیکہ بکر سے تھا۔

یہ واقعہ کہ زید نے بکر کو اُس کام کا روپیہ ادا کر دیا واقعہ متعلقہ ہے کیونکہ اُس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زید نے بہ نیک نیتی اُس کام کا اہتمام بکر کو سپرد کیا تھا پس بکر کو وہ منصب حاصل تھا کہ وہ خود اپنی طرف عمرو کے ساتھ معاملہ کرے اور وہ بطور کارندہ زید کے نہ تھا۔ ؛

(ح) زید پر الزام بدنیتی سے تصرف بیجا مال کا جو اُس نے پایا تھا کیا گیا اور اِس مقدمہ میں بحث یہ ہوئی کہ بروقت تصرف کے اُس نے نیک نیتی سے یہ بات باور کی یا نہیں کہ اصل مالک اِس مال کا نہیں مل سکتا ہے۔ ؛

یہ امر واقعہ کہ اشتہار اُس مال کے گم ہو جانیکا اس مقام پر کیا گیا تھا جہاں کہ زید تھا واقعہ متعلقہ ہے کیونکہ اُس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زید نے نیک نیتی سے یہ باور نہیں کیا کہ مال کا اصل مالک نہیں مل سکتا ہے۔ ؛

یہ امر واقعہ کہ زید کو معلوم تھا یا اِس امر کے باور کرنیکی وجہ تھی کہ بکر نے اُس مال کے گم ہو جانیکا حال سنکر فریبًا اشتہار کیا تھا اور یہ چاہا تھا کہ جھوٹا دعویٰ اسپر قائم کرے واقعہ متعلقہ ہے کیونکہ اُس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ

اُس اشتہار کے حال سے زید کا واقف ہونا باعث اوسکی نیک نیتی کے ابطال کا نہیں ہے۔ ؞

(ط) زید پر نالش ہوئی کہ اُس نے عمرو پر ہلاک کرنیکے ارادہ سے گولی چلائی پس زید کا ارادہ ثابت کرنے کے لئے جائز ہے کہ یہ واقعہ ثابت کیا جائے کہ زید نے پیشتر عمرو پر گولی چلائی تہی۔ ؞

(ی) زید پر یہ نالش کیگئی کہ اُس نے عمرو کو دہمکی کے خطوط لکھے تھے جایز ہے کہ جو دہمکی کے خطوط زید نے عمرو کو پیشتر لکھے تہے وہ ثابت کئے جائیں تاکہ اُن سے خطوط کا منشا ظاہر ہو۔ ؞

(ک) بحث اس امر کی ہے کہ زید اپنی زوجہ ہندہ پر تشدد کرنیکا قصور وار ہے یا نہیں۔

اُس تشدد مبینہ سے ذرا پہلے یا پیچھے اُن دونوں کے باہم جو کلام خصومت آمیز ہوئی وہ واقعات متعلقہ ہیں

اِس تمثیل میں مثال نارضامندی یا رضامندی کی شامل ہے۔ اور تمثیلات ل و م میں مثال حالت جسم کی ہے

(ل) بحث اِس امر کی ہے کہ زید کی وفات زہر سے ہوئی یا نہیں۔

جو بیانات کہ زید نے اپنی بیماری میں نسبت بیماری کی علامات کے کئے واقعات متعلقہ ہیں۔ ؞

(م) بحث اس امر کی ہے کہ جسوقت زید کی زندگی کا بیمہ کیا گیا اوسکی تندرستی کا کیا حال تہا۔

جو بیانات کہ زید نے اپنی تندرستی کی نسبت اُس زمانہ میں یا اُس کے قریب کئے واقعات متعلقہ ہیں۔ ؞

(ن) زید نے عمرو پر یہ نالش کی کہ اُس نے کرایہ کی ایسی گاڑی اُسکے واسطے نہیں دی جو عقلاً سواری کے لایق تھی اور اس سبب سے زید کو ضرر جسمانی پہنچا۔ ؞

یہ واقعہ کہ عمرو سے اور اوقات پر اُسی گاڑی کے ناقص ہونیکا ذکر کیا گیا تھا واقعہ متعلقہ ہے۔ ؞

یہ امر واقعہ کہ عمرو عادتاً کرایہ پر گاڑیوں کے دینے میں احتیاط نہیں کیا کرتا تہا واقعہ غیر متعلقہ ہے۔ ؞

(س) زید کی تجویز اس علت میں ہوئی کہ اُس نے عمرو پر عمداً گولی چلاکر اُس کا قتل عمد کیا۔ ؞

یہ واقعہ کہ زید نے اور اوقات پر عمرو پر گولی چلائی تھی واقعہ متعلقہ ہے کیونکہ اُس سے زید کا ارادہ عمرو پر گولی چلانے کا پایا جاتا ہے یہ واقعہ کہ زید لوگوں پر اُن کے قتل عمد کے ارادہ سے گولی چلایا کرتا تھا واقعہ غیر متعلقہ ہے۔ ؞

اِس تمثیل اور تمثیل (ط) کو ایک ساتھ پڑہنا چاہیے۔ ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۵۷۳۔ زیر تشریح اول۔ دفعہ ۱۴

(ع) زید کی تجویز بعلت ایک جرم کے ہوئی

یہ واقعہ کہ اُس نے کچھ کہا تھا جس سے اوس خاص جرم کے ارتکاب کا ارادہ ظاہر ہوتا تہا واقعہ متعلقہ ہے۔ ؞

یہ واقعہ کہ اوس نے کچھ کہا تھا جس سے اوس قسم کے جرایم کے ارتکاب کا عموماً اوس کا میلان خاطر پایا جاتا ہے واقعہ غیر متعلقہ ہے۔ ؞

واقعات جب بحث یہ ہو کہ فعل اتفاقی تھا یا ارادی یا خاص علم یا نیت سے کیا گیا تھا

دفعہ ۱۵ - جب بنسبت کسی فعل کے بحث اس امر کی ہو کہ وہ فعل اتفاقی تھا یا ارادی "یا ایک خاص[۱] علم یا نیت سے کیا گیا تھا" تو یہ واقعہ کہ وہ فعل جزو اُسی طرح کے چند افعال کا تھا جن میں سے ہر ایک سے فاعل اس فعل کا تعلق رکھتا تھا واقعہ متعلقہ ہے ۔

تمثیلات

(الف) زید پر الزام اسبات کا رکھا گیا کہ اوس نے اپنا گھر اسواسطے جلادیا کہ جس روپیہ پر اوس نے بیمہ اس گھر کا کیا تھا وہ اُس کو ملجائے یہ واقعات کہ زید متواتر چند مکانات میں رہا ۔ اور ہر ایک کا ان میں سے بیمہ کیا گیا تھا اور اُن میں سے ہر ایک میں آگ بھی لگی اور ہر مرتبہ آگ لگنے کے بعد زید نے بیمہ کے کارخانہ ہائے جداگانہ سے روپیہ وصول کیا واقعات متعلقہ ہیں کیونکہ اُن سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ہر مرتبہ آگ کا لگنا اتفاقی نہ تھا ۔

ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۳۳۴ ۔

(ب) زید عمر کے قرضداروں سے روپیہ کے وصول کرنے پر مامور تھا اور زید کی یہ خدمت تھی کہ جو روپیہ وصول کرے وہ ایک بہی میں داخل کر لیا کرے زید نے کچھ روپیہ داخل کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے ایک مرتبہ جتنا کہ فی الحقیقت وصول کیا تھا اوس سے کم لکھا ہے ۔

اس مقدمہ میں بحث اس امر کی ہے کہ یہ داخلہ دروغ اتفاقی تھا یا ارادی ۔

یہ امر واقعہ کہ دوسرے داخلے جو زید نے اُس کتاب میں کئے دروغ ہیں اور ہر داخلہ میں فائدہ زید کا ہے واقعہ متعلقہ ہے ۔

(ج) زید پر یہ الزام رکھا گیا کہ اوس نے عمرو کو فریباً ایک منقلب روپیہ دیا ۔

اس میں بحث اسبات کی ہے کہ اوس روپیہ کا دینا ایک امر اتفاقی ہے یا نہیں ۔

یہ واقعات کہ عمرو کو حوالہ کرنے سے تھوڑے عرصہ پہلے یا پیچھے زید نے منقلب روپیے بکر اور خالد اور ولید کو بھی دیئے تھے واقعات متعلقہ ہیں اسواسطے کہ اون سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ عمرو کو منقلب روپیہ کا دینا اتفاقی نہ تھا ۔

دفعہ ہذا اسی اصول پر مبنی ہے جس پر کہ دفعہ ۱۴ - دفعہ ہذا میں جو افعال متواتر کی نسبت شہادت متعلق قرار دی گئی ہے وہ اس بنا پر ہے کہ عقل انسانی یہ امر قبول نہیں کرتی کہ متواتر افعال ایک ہی قسم کے اتفاقیہ ہوں اور تجربہ انسان سے

---

[۱] الفاظ زیر "" بموجب دفعہ ۲ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۹۱ع ایزاد ہوئے ہیں ۔

یہ امر بعید ہے کہ ایسے افعال جن سے کہ اس فعل کے کرنیوالے کا کچھ فائدہ نکلے محض اتفاقی ہوں اور اتفاق سے متواتر صادر ہوئے ہوں مثلاً اگر کسی ہی کھاتہ میں پانچ چھ جگہ غلطی ہو اور ہر غلطی ایسی ہو کہ جس سے ہی کھاتہ والے کا فائدہ ہو تو ایسا تواتر مظہر نیت مالک ہی کھاتہ کے ہے لیکن اگر ان غلطیوں میں چند مفید ہوں اور چند مضر ہوں تو گو وقعت ہی کھاتہ میں کچھ فرق ہو لیکن فی نفسہ متواتر غلطیوں سے نیت مالک ہی کھاتہ پر چنداں الزام نہیں آتا(۱) دفعہ ہذا اسی عام قاعدہ کا اطلاق ہے جو دفعہ ۱۴ میں قائم کیا گیا ہے اور الفاظ دفعہ اور نیز تمثیل (الف) ظاہر کرتے ہیں کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ جملہ واقعات ایک ہی معاملہ کا جزو بناویں لیکن یہ ضروری ہے کہ وہ ایک سلسلہ ہمجولی قسم کے واقعات کا جزو بناتے ہوں (۲) یہ ہمیشہ معاملہ اختیار تمیزی کا ہوگا کہ آیا کافی اور معقول تعلق مابین واقعہ قابل اثبات اور واقعہ جسکی شہادت دیگئی ہے موجود ہے یا نہیں۔ اگر کوئی مشترک تعلق نہ ہو تو وہ ایک سلسلہ نہیں بناتے اور یہی معیار اطلاق دفعہ ہذا کا ہے۔

ایک مقدمہ میں بحث یہ تھی کہ آیا زبیدہ نے عمر (اپنے خاوند) کو ستمبر ۱۸۴۸ء میں زہر دیکر مار ڈالا یہ شہادت کہ خالد، بکر و ولید۔ (زبیدہ کے بیٹے) کو بھی دسمبر ۱۸۴۸ء و اپریل ۱۸۴۹ء میں اسی قسم کا زہر دیا گیا تھا۔ اور یہ کہ سب کا کھانا زبیدہ پکاتی تھی اس امر کے ثابت کرنے کے لئے داخل کیگئی کہ عمر کو جو زہر دیا گیا وہ امر اتفاقی نہ تھا(۳) ملزمہ پر یہ الزام تھا کہ اس نے اپنے بچے کو زہر دیکر مار ڈالا۔ جواب یہ تھا کہ زہر اتفاق سے دیا گیا۔ یہ شہادت کہ اس الزام سے پیشتر ملزمہ کے دو بچے اسیطرح زہر سے مرے اور ایک شخص جو ملزمہ کے مکان میں رہتا تھا وہ بھی زہر سے مرا داخل کیگئی (۴) ایک مقدمہ میں ملزمہ پر یہ الزام تھا کہ اس نے اپنے بچے کو دم گھونٹ کر مار ڈالا یہ شہادت کہ ملزمہ کے اور بچے بھی چھوٹی عمر میں مر گئے تھے داخل کیگئی گو شہادت سے یہ نہیں ظاہر ہوا کہ اور بچے کس سبب سے مرے۔ (۵) ایک مقدمہ میں ملزم پر یہ الزام تھا کہ اس نے ایک آلہ کا استعمال بغرض کرانے اسقاط کے کیا۔ اس امر کے ثبوت کے لئے کہ آیا اس کا ارادہ اسقاط کرانیکا تھا یا نہیں۔ یہ امر کہ ملزم نے مقدمہ مذکور سے پیشتر اور بعد بھی اور قسم کے آلات سے اسقاط کرائے واقعہ متعلقہ قرار دیا گیا۔ (۶) ملزم پر یہ الزام تھا کہ اس نے بالارادہ اپنے مالک کے مکان کو آگ لگائی یہ شہادت کہ پیشتر دو مرتبہ اسی مکان کے مختلف حصوں کو آگ لگانیکی کوشش کیگئی داخل کیگئی گو ملزم کا دونو مرتبہ کے اقدام سے کچھ تعلق ثابت نہ تھا۔ (۷)

---

(۱) شرح قانون شہادت سید محمود صاحب (۲) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۵۷۳ و انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۱۱۶ صفحہ ۴۴۴ دسمبر ۱۹۰۶ء و کاکس کرون کیسز جلد ۲ صفحہ ۱۲۸ و کوئینس بنچ ڈویژن جلد اول صفحہ ۷۷ و جلد ۲ صفحہ ۵۸۷ و کنگس بنچ ڈویژن جلد اول صفحہ ۱۸۱ و جلد ۲ صفحہ ۳۸۹ ۱۹۰۶ء و مقدمات اپیل ۱۸۹۴ء صفحہ ۵۷۔ (۳) لاجرنل مجسٹریٹ کیسز صفحہ ۲۱۵ و کاکس کرون کیسز جلد ۱۳ صفحہ ۶۱۵ (۴) کاکس کیسز جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۰ (۵) کاکس کیسز جلد ۱۲ صفحہ ۶۴۳ (۶) سرکار بنام ڈیل کاکس کیسز جلد ۱۹ صفحہ ۷۰۳ (۷) سرکار بنام ہی کاکس کیسز جلد ۲ صفحہ ۳۱۱۔

وجود سلسلہ کاروبار کب واقعہ متعلقہ ہے

دفعہ ۱۶- جب یہ بحث ہو کہ ایک خاص فعل کیا گیا تھا یا نہیں تو وجود کسی سلسلہ کاروبار کا جسکے مطابق وہ فعل خواہی نخواہی کیا جاتا واقعہ متعلقہ ہے۔

تمثیلات

(الف) بحث اس امر کی ہے کہ ایک خاص خط روانہ کیا گیا تھا یا نہیں۔

یہ واقعات کہ دستور معمولی کاروبار کا یہ تھا کہ تمام خطوط جو ایک خاص جگہ میں رکھے جائیں وہ ڈاکخانہ میں پہونچا دیئے جائیں اور وہ خط بھی اوس جگہ رکھدیا گیا تھا واقعات متعلقہ ہیں۔

(ب) بحث اس امر کی ہے کہ ایک خاص خط زید کے پاس پہونچا یا نہیں۔

یہ واقعات کہ وہ خط حسب معمول ڈاک میں ڈالا گیا اور ڈاک گھر سے واپس نہیں کیا واقعات متعلقہ ہیں۔

نسبت معنے سلسلہ کاروبار کے ملاحظہ ہو دفعہ ۳۲ ضمن (۲) معہ شرح ایکٹ ہذا۔

دفعہ ہذا ہر دو سرکاری اور پرائیویٹ دفاتر سے متعلق ہے۔

دراصل دفعہ ہذا اس قیاس پر مبنی ہے کہ جب کوئی کام ہمیشہ حسب دستور العمل ایک طرح پر ہوتا ہے تو اس سے بادی النظر میں یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کسی خاص حالت متنازعہ میں بھی ویسا ہی ہوا ہوگا۔ بروئے دفعہ ۱۱۴ ایکٹ ہذا عدالتوں کو سلسلہ کاروبار کی نسبت یہ قیاس قائم کرلینے کی اجازت ہے کہ معمولی طریقہ کاروبار کا خاص امور میں مرعی رکھا گیا ہے(۱) اور تمثیلات دفعہ ہذا سے واضح ہوتا ہے کہ کن حالتوں میں ایسا قیاس قائم ہو سکتا ہے۔ مثلاً اگر سلسلہ کاروبار یہ ثابت ہو کہ کسی شخص کا نوکر اوس شخص کے خطوط ڈاکخانہ سے لایا کرتا تھا تو اگر یہ ثابت ہو جاوے کہ اوس نوکر کو وہ چٹھی حوالہ کی گئی تو بادی النظر میں یہ قیاس ہو سکتا ہے کہ اوس نوکر نے اوس خط کو اپنے آقا کو دیدیا۔ اور اسیطرح پر اگر سلسلہ کاروبار یہ ثابت ہو جاوے کہ نوکر خطوط ڈاکخانہ میں لیجاکر ڈالتا ہے تو اگر یہ ثابت ہو جاوے کہ کوئی خاص خط نوکر کو دیا گیا تھا تو بادی النظر میں ثبوت اس خط کے ڈاکخانہ میں پڑنے کا ہوگا۔ لیکن اس امر کا تنقیح کرنا کہ سلسلہ کاروبار کے کیا معنے ہیں اور آیا کوئی نتیجہ معتدبہ بغرض شہادت ایسے سلسلہ کاروبار سے حاصل ہوتا ہے یا نہیں بالکل حاکم عدالت کی رائے پر منحصر ہے۔ مدعی نے دو خطوں کی چھپی ہوئی نقلیں اپنے دفتر سے پیش کیں اسبات کی کوئی شہادت نہیں تھی کہ وہ خط ڈاک میں ڈالے گئے یا ان خطوں پر پتہ لکھا تھا۔ کل شہادت یہ تھی کہ کمپنی کے نقلوں کے رجسٹر میں وہ درج تھے اور کمپنی کے ایک متوفی سیکریٹری کے ہاتھ کے لکھے ہوئے تھے۔ الہ آباد ہائیکورٹ نے تجویز کیا کہ یہ خطوط اسبات کے ثبوت میں پیش نہیں ہو سکتے کہ مدعا علیہ کو خطوں کی بابت اطلاع دیگئی (۲) مدعی نے رجسٹری شدہ لفافہ میں مدعا علیہ کے نام اطلاع نامہ بیدخلی کا بھیجا۔ اس خط کا ڈاک میں ڈالا جانا ثابت کردیا گیا اور نوٹس کو معہ

---

(۱) دیکھو تمثیل (د) دفعہ ۱۱۴۔ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۶۶۔

اس لفافہ کے جسمیں کہ وہ روانہ کیا گیا تھا پیش کیا گیا۔ لفافہ پر ڈاکخانہ والوں کا اندراج تھا کہ مکتوب الیہ نے خط لینے سے انکار کیا۔ ہائیکورٹ کلکتہ نے تجویز کیا کہ اس خط کا بھیجنا مدعی کیطرف سے مدعاعلیہ کے نام کافی نوٹس تھا (۱) جو قیاس اُن خطوط کے متعلق جو ڈاکخانہ کے ذریعہ سے بھیجے جاتے ہیں قانوناً کیا جاسکتا ہے وہی قیاس ان تاربرقی کی نسبت بھی ہو سکتا ہے جو بذریعہ ڈاکخانوں کے بھیجی جاتی ہیں۔ (۲) کسی کمپنی کے نام تعمیل نوٹس کے متعلق ملاحظہ ہو دفعہ ۹۰۔ ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۸۲ء (کمپنی) و دفعہ ۹۴۔ ایکٹ ۲۶ سنہ ۱۸۸۱ء (ہنڈیات)

اقبال

تعریف اقبال

دفعہ ۱۷۔ اقبال وہ بیان زبانی یا دستاویزی ہے جس سے کسی واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ پر کسیطرح کا استدلال کیا جائے اور وہ بیان کسی شخص نے اون حالات میں کیا ہو جن کا ذکر آگے کیا جاتا ہے۔

انگریزی میں دو لفظ ایڈمیشن اور کون فیشن۔ ایڈمیشن کے معنے اقرار یا تسلیم کے ہو سکتے ہیں۔ اور کون فیشن کے معنے اقبال کے۔ اردو میں ہر دو الفاظ کا ترجمہ اقبال ہی کیا گیا ہے جو درست نہیں ہے۔ دفعہ ۱۷ سے لیکر دفعہ ۲۳ و ۳۱ میں لفظ ایڈمیشن استعمال کیا گیا ہے اور دفعہ ۲۴ سے لیکر دفعہ ۳۰ تک لفظ کون فیشن استعمال کیا گیا ہے چنانچہ حال میں جو فیصلجات ہوئے ہیں اُن میں اس امر کو روا رکھا گیا ہے۔

جو تعریف اقبال کی دفعہ ہذا میں بیان ہوئی ہے وہ جبتک کہ دفعہ ہذا سے دفعہ ۳۱ تک نہ پڑھ لیجائیں ناکافی ہے۔ لیکن پوری اور حاوی تعریف اقبال کی بیان کرنی مشکل ہے۔ سید محمود صاحب اپنی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک تعریف اقبال کی یوں ہو سکتی ہے "اقبال وہ بیان واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ کا ہے کہ جسکے ذریعہ سے اس شخص کے مقابلہ میں جس نے وہ بیان کیا ہو ایک حجت الزامی بنسبت اس واقعہ کے قائم ہو سکے"۔ اگرچہ بعض صورتوں میں طریق عمل وقعت اقبال کی رکھتا ہے لیکن ایکٹ ہذا میں اقبال کی اصطلاح میں طریق عمل داخل نہیں رکھا اور اقبال صرف دو قسم کا قرار دیا گیا ہے ایک دستاویزی جیسے بہی کھاتہ کسی شخص کا۔ دوسرے زبانی یعنے بیان جو کسی شخص نے کیا ہو لیکن حسب دفعہ ۸۔ ایکٹ ہذا طریق عمل کے منشاء کی نسبت شہادت داخل ہو سکتی ہے اور عدالت اس سے نتیجہ نکال کر رائے قائم کر سکتی ہے۔

فی الحقیقت اقبال کوئی شہادت بلاواسطہ سچے ہونے اس امر کی جسکا کہ اقبال ہے نہیں ہے بلکہ اقبال کو سُنی سُنائی شہادت کی ایک قسم تصور کرنا چاہئے لیکن جب ایک شخص خود ایک امر کو جو کہ اس کے مضر ہے تسلیم کرتا ہے تو اوروں کو کیا غرض ہے کہ اسکی صداقت پر شک کریں۔ واضح رہے کہ اثر ایسے اقبال کا مضر اقبال کنندہ کے ہونا ضرور ہے ورنہ

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۸۱۔ (۲) راسکو صاحب کا قانون شہادت صفحہ ۴۳۔

اسکی نسبت شہادت داخل نہ ہوگی سوائے ان صورتوں کے جنکا ذکر دفعہ ۲۱ کی ضمن ۱ و ۲ و ۳ میں کیا گیا ہے۔

جبکہ کوئی اقبال ثابت کرنا ہو تو اس کل اقبال کی شہادت لیجائے گو ایک جزو اس کا مضر ہو اور ایک مفید کیونکہ جبتک کہ پورا بیان نہ سُنا جائے اس جزو کے جو کہ اس کے مضر ہے پورے معنے سمجھ میں نہیں آسکتے گو یہ ضرور نہیں کہ تمام بیان پر پورا یا برابر اعتبار ہو۔

اقبال دو قسم کے ہیں ایک وہ جو مقدمات دیوانی سے متعلق ہیں۔ دوسرے وہ جنکا تعلق فوجداری مقدمات سے ہے دیوانی اور فوجداری کے اقبال میں بہت فرق ہے۔ اقبال فوجداری کی وقعت دیوانی اقبال سے بہت زیادہ ہے یہانتک کہ قانوناً صرف بیان ملزم پر عدالت فوجداری جرم کو ثابت تصور کر کے سزا دیتی ہے۔ دیوانی اقبال اس اصول پر تسلیم نہیں کیا جاتا کہ دعوی ثابت ہے بلکہ اس اصول پر کہ جب مدعاعلیہ خود ایک ذمہ داری اپنے اوپر قبول کرتا ہے تو وہ کافی وجہ قائم ہو جانے اس ذمہ داری کی ہے لیکن اقبال فوجداری اسوجہ سے قائم کیا گیا ہے کہ یہ غالب قیاس ہوتا ہے کہ کوئی بے جرم شخص اپنی زندگی یا آزادی یا حرمت کو ایک ایسے بیان سے جو جھوٹ ہو خطرہ میں نہیں ڈالتا اور قانون نے اسبات کی خاص احتیاط کی ہے کہ اقبال فوجداری بوجہ کسی دہمکی یا اقرار یا کسی اور دباؤ ناجائز کے نہ کیا گیا ہو (۱) اور ایکٹ ہذا میں بھی ایسے اقبالات فوجداری جنکا کیا جانا کافی احتیاط سے نہ معلوم ہو غیر متعلق قرار دیئے گئے ہیں۔ (۲) لیکن یہ امر ملحوظ رہنا چاہیئے کہ اقبال فوجداری کے معنے صرف یہ ہیں کہ ملزم خود اپنی زبان سے بیان کرے کہ اس نے جرم کیا ہے اور ایسے اقبالات جو کہ متعلق اُن افعال ملزم کے ہوں جنمیں نیت جرم داخل نہیں گو وہ مقدمات فوجداری میں کئے گئے ہوں اقبال فوجداری نہیں ہیں۔ اقبال جو باضابطہ طور پر زیر دفعہ ۱۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری قلمبند اور تصدیق کیا گیا ہو بمقابلہ اقبال کنندہ کے شہادت میں قابل پذیرائی ہے بجز اوس صورت کے کہ بروئے احکام دفعہ ۲۴ ایکٹ ہذا ممنوع ہو محض مابعد میں اقبال مذکور سے دستکش ہونا جملہ صورتوں میں اس غرض کے لئے کافی نہیں ہے کہ وہ ناجائز ترغیب سے کیا گیا تھا (۳) فوجداری تجاویز میں صاحب جج کا فرض ہے کہ جوری کے روبرو اقبال پیش کرے اور ان واقعات کو بھی ظاہر کر دے جو اوس کے وزن کے حق میں یا اوس کے برخلاف ہوں لیکن اوسکی وقعت کے متعلق رائے قائم کرنا جوری کا کام ہے (۴)

ایک قسم اقبالوں کی وہ ہے جسکے ذریعہ سے دعوی تمادی کے اثر سے محفوظ رہتا ہے ان کے لئے ملاحظہ ہو دفعہ ۱۹ ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۸ع قانون میعاد۔ ایک بلا واسطہ اقرار قرضہ کا قابض ہنڈوی یا بل یا نوٹ کو جو کہ بوجہ ناقص اسٹامپ چسپاں شدہ ہونیکے شہادت میں ناقابل پذیرائی اور ناقص ہو بربنا بدل مذکور اوس شخص کے نام جس سے کر

---

(۱) دیکھو دفعہ ۱۶۳ و ۱۶۴ و ۳۶۴ و ۳۴۲ و ۳۴۳ ضابطہ فوجداری (۲) دیکھو دفعہ ۲۴ سے دفعہ ۳۰ تک (۳) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۶۸ (۴) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۴۵۲ و ۴۶۱ و ۴۷۸ و ۴۸۰ و جلد ۱۰ صفحہ ۴۹۷ و ۵۰۳۔

اوس نے حاصل کیا ہو نالش کر سکتا ہے گو کہ وہ بل کو بتائید نالش خود استعمال نہیں کر سکتا اور اقرار منجانب وکیل اگر وہ از روئے قانون غلط ہو تو اوس کے موکل کو پابند نہیں کر سکتا (۱)

ہر ایک بیان زبانی یا تحریری جو کسی امر واقعہ کے نتیجہ کو جو عمل میں آنیوالا ہو یا آچکا ہو ظاہر کرے جسکو ایک شخص ملزم نے کیا ہو حسب دفعہ ۱۷ و ۲۱ - ایکٹ شہادت ایک اقرار ہے - اور حسب دفعہ ۱۹ - ایک اقرار شخص اقرار کنندہ کے برخلاف ثابت کیا جا سکتا ہے جبتک ایکٹ شہادت کی کسی اور شرط یا قانون سے اسے ناقابل پذیرائی نہ ٹھہرایا جاوے حسب دفعہ ۲۴ تا ۲۶ بیانات شخص ملزم ناقابل پذیرائی ہیں - باعانت شرائط مندرجہ دفعہ ۲۷ و ۲۹ - جبکہ ایسے بیانات اقبال ہوتے ہیں ہر ایک اقرار شخص ملزم کا بنظر قانون اقبال نہیں ہے نہ یہ قرار دیا جا سکتا ہے کہ اقرارات کے معنے صرف وہ بیانات ہیں جو کارروائی دیوانی کے فریقہائے کریں اور اُن میں وہ بیانات شامل نہیں ہیں جو فریقہائے ملزم فوجداری کارروائی میں کریں - واضعان قانون نے کسی تعریف کے نہ ملنے کیحالت میں ایک اقبال کی بزبان سر فٹز سٹیفن کے یہ تعریف کیجا سکتی ہے "وہ ایک اقرار ہے - جو ایک شخص نے بوقت اوس پر الزام لگائے جانیکے کیا ہو جسکے ذریعے وہ نتیجہ ارتکاب جرم کا ظاہر کرے - یا بیان کرے" ایکٹ ہذا میں اقرار اور اقبال میں فرق ہے (۲) اگر مراتب دستاویز اقبال کی حدتک نہ پہونچتے ہوں تو دستاویز ہذا بطور اقرار کے زیر دفعہ ۲۱ واقعہ متعلقہ ہوگی (۳) ہائیکورٹ الہ آباد و بمبئی نے اس فرق کے متعلق غور کیا ہے چنانچہ ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۰۹ و ۵۳۹ و جلد ۷ صفحہ ۴۴۶ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۳۴ و جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۰ و ۲۶۳ جملہ اقرارات اقبالات نہیں ہیں لیکن جملہ اقبالات اقرارات ہیں چنانچہ ایک بیان جو زیر دفعات ۲۴ لغایت ۳۰ فوجداری کارروائیات میں اقبال کی حدتک پہونچتا ہو زیر دفعہ ۲۱ - ایکٹ ہذا کارروائی دیوانی میں اقرار ہو سکتا ہے - ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۳۱ و ۱۳۴ -

یہ امر کہ آیا ایک خاص بیان شخص ملزم کا صرف ایک اقرار ہے - یا اقرار بمنزلہ اقبال ہے ہمیشہ اس خاص بیان کے الفاظ سے تحقیق کیا جانا چاہیے - جب الزام میں ایک شہادت نسبت بیانات شخص ملزم کے زبانی یا تحریری پائیجاوے جبکہ وہ بغرض تحقیقات کمٹنگ (سپرد کنندہ) مجسٹریٹ کے سامنے نہ ہو (جو ایک خاص استعادہ بنا پر ہے) تو اوسکے قابل پذیرائی ہونیکا سوال صاحب جج کے واسطے ایک قانونی سوال ہے - آیا کہ بیان واقعہ میں کیا گیا تھا اور آیا کہ یہ سچ ہے نسبت اس کے مضمون کے یہ واقعاتی سوال ہیں - اس امر کی بشرط تسلیم کئے جانیکے اس سے تحقیق ہوتی ہے اگر وہ بیان جسکی نسبت شہادت دیگئی ہے اس امر واقعہ کی نسبت جو عمل میں آنیوالا ہو یا آچکا ہو کوئی نتیجہ ظاہر کرے تو یہ ایک اقرار ہے اور ثابت کیا جا سکتا ہے - جبتک کہ وہ اقبال بروئے قانون ناقابل پذیرائی نہ ہو

---

(۱) انڈین ریپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۳۶۰ (۲) بنگال لارپورٹ جلد ۱۰ اپنڈکس ۲ و انڈین لا ریپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۵۰ و جلد ۱۵ صفحہ ۵۸۹ و ۵۹۳ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۵۹۵ -

کیا ایک خاص اقرار شخص ملزم کا شہادت میں بطور اقبال کے حسب قواعد شہادت جو اقبال پر عائد ہوتے ہیں ناقابل پذیرائی ہے۔ اس بیان کی درستی یا نادرستی پر منحصر نہیں ہے جبکہ بیان واقعات کی موجودگی ظاہر کرے لیکن سوال کا جواب اثبات میں اُس وقت دیا جاسکتا ہے جبکہ بیان بذات خود ایک خاص الزام کے متعلق ارتکاب جرم کے نتیجہ کو ظاہر کرے اور اثبات میں نہیں دیا جاسکتا جبکہ بیان بذات خود انہیں واقعات کو ظاہر کردے جو بشرط صحیح ہونیکے ایسے الزام کے متعلق نتیجہ ارتکاب جرم نہیں ظاہر کرتا۔ (۱) دفعہ ۱۶۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی یہ صحیح تعبیر نہیں ہے کہ باستثناء اس صورت کے جسکی شرط دفعہ ۲۷ ایکٹ شہادت میں لگیگئی ہے (جو اُس خبر کی نسبت ہے جو باعث اُن حالات کے دریافت ہونیکی نسبت بوجہ اس خبر کے شہادت دیجائے) وہ بیانات جنہیں کوئی شخص ملزم ایسے افسر پولیس سے کرے جو حسب باب ۱۴ مجموعہ مذکور تحقیقات کر رہا ہو اس کے برخلاف ثابت نہیں کئے جاسکتے خواہ وہ بیانات ضبط تحریر میں لائے جائیں یا نہیں۔ صحیح تعبیر یہ ہے کہ وہ بیان جو حسب دفعہ ۱۶۱ ضبط تحریر میں آوے۔ یعنی وہ تجویز جسمیں بیان مذکور مندرج ہو بطور شہادت خلاف ملزم استعمال نہ کیجاویگی اور یہ مراد نہیں ہے کہ شخص ملزم کا کیا ہوا بیان ثابت نہ ہوگا (۲) ٹھیکہ دہندہ نے ایک اراضی ٹھیکہ دار کو بذریعہ اقرار زبانی کے دی اور ٹھیکہ دار نے قبضہ لیا۔ بعدازاں اثناء قبضہ ٹھیکہ دار میں ایک تحریر باندراج مقدار اراضی اور شرح لگان کے جو اسکی بابت واجب الادا تہا۔ ٹھیکہ دار کی کتاب میں لکھیگئی اور اور اوسپر ٹھیکہ دار نے دستخط کر دیئے۔ ایک نالش میں جو بعدازاں ٹھیکہ دہندہ نے ٹھیکہ دار پر بابت باقیات لگان کے دائر کی۔ ٹھیکہ دار نے گو اس امر سے انکار نہ کیا کہ میں ٹھیکہ دہندہ کا اسامی ہوں لیکن نسبت مقدار اراضی اور شرح لگان کے اعتراض کیا۔ **تجویز ہوئی** کہ تحریر مندرجہ کتاب ٹھیکہ دہندہ گو اوسپر ٹھیکہ دار کے دستخط ہیں پٹہ یا اقرار کی حد تک نہیں پہونچتی ہے۔ بلکہ صرف اقبال کی حد تک پہنچتی ہے۔ لہذا وہ ٹھیکہ دار کے مقابلہ میں گو نہ اوسپر اشٹامپ ہے۔ اور نہ اُسکی رجسٹری ہوئی ہے بطور شہادت کے استعمال کیجاسکتی ہے (۳) خط پر اسٹامپ کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ ایک اقرار ہے (۴) ایک مقدمہ میں ایک جنم پتری جسپر مدعا علیہ نے استدلال کیا تہا بطور اقبال کے خیال کیگئی (۵)

اقبال بجانب فریق کارروائی یا اوس کے مختار کے

دفعہ ۱۸۔ بیانات جو کسی کارروائی کے فریق نے یا فریق مذکور کے ایسے مختار نے کئے ہوں جن کو عدالت بحسب حالات مقدمہ یہ تصور کرتی ہو کہ صراحتاً یا بحسب مفہوم وہ مختار اوس کیطرف سے اُن بیانات کے کرنیکا مجاز ہے اقبال میں داخل ہیں۔

فریق

جبکہ ایک فریق اصالتاً نالش کرے یا اوسپر نالش کیجاوے تو کوئی اقرار جو اوس نے کسی پہلے موقع پر کیا ہو بمقابلہ اوس کے شہادت میں پیش کیا جاسکتا ہے۔ اگر نابالغ نے ایسا اقرار کیا ہو تو وہ اوس کے مقابلہ میں پیش نہیں کیا جاسکتا

---

(۱) نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ فوجداری (۲) نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ فوجداری و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۵۷۔ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۶۴ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۲۳ صفحہ ۳۲۵ و نمبر ۲۴ سنہ ۱۸۸۰ء پنجاب ریکارڈ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۱۴۲

الا اوس صورت میں کہ اوس نے بالغ ہوکر اوسکی تصدیق نہ کی ہو (۱) یہ ضروری نہیں کہ سابقہ تنازعہ مابین انہیں فریق کے ہو اور اس بارہ میں مابین اون بیانات کے جو زیر دفعات ۱۷ لغایت ۲۰ قابل ادخال شہادت ہوں اور اون بیانات کے جو زیر دفعہ ۳۳ قابل پذیرائی ہوں امتیاز کیا جانا ضروری ہے۔ چنانچہ بیان ایک شخص کا ایک نالش میں جسمیں کہ وہ کوئی فریق نہ ہو ایک مابعد کی نالش میں جسمیں کہ وہ مدعا علیہ ہو بمقابلہ اوس کے اور اون کے جو اوس کے ذریعہ سے دعویدار ہوں یا جنہوں نے اوس سے خرید کی ہو شہادت ہوتا ہے گو کہ وہ زندہ ہو اور بطور گواہ طلب نہ کیا گیا ہو۔ دفعہ ۳۳۔ ایسے بیان سے متعلق نہیں ہوتی جو زیر دفعہ ہذا شہادت میں قابل پذیرائی ہو گو کہ یہ ثابت کیا گیا ہو کہ واقعات اون واقعات سے مختلف تھے جو اون سے سابقہ مقدمہ میں وجود ہوتے ظاہر ہوئے تھے (۲) ایک نالش میں، جو گورنمنٹ نے واسطے تشخیص اراضیات کے دائر کی ہو یہ اقرار منجانب جاگیردار کہ اراضیات مذکور ایک زمینداری میں شامل تھیں اک نالش منجانب زمیندار برائے ضبطی اراضیات مذکور میں شہادت واقعہ مذکور کی ہے (۳) اقرارات فریقین جو اونہوں نے ایک سابقہ ثالثی میں کئے ہوں ایک نالش مابعد میں شہادت میں استعمال کئے جاسکتی ہیں (۴) زیر دفعہ ہذا و دفعہ ۲۱۔ اقبالات شخص ملزم کے کارروائیات فوجداری میں قابل ادخال ہونگے (۵)

شریک مدعا علیہم اقرار یا اقبال دعویٰ منجملہ ایک منجملہ چند مدعا علیہم کے بمقابلہ دیگر مدعا علیہ کوئی شہادت نہیں ہے (۶) یہ ایک بنیادی اصول ہے کہ مدعی اپنے حق سے زیادہ کی بابت نالش نہیں کرسکتا اور کہ کوئی مدعا علیہ بذریعہ اقرار یا رضامندی کے اپنے حصہ واقعہ جائداد سے زیادہ کی بابت کوئی حق منتقل نہیں کرسکتا اور نہ کسی کو اوس سے زیادہ کا اختیار نیابتاً دیسکتا ہے (۷) عموماً جوابدعویٰ ایک مدعا علیہ کا اوس کے شریک مدعا علیہ کے حق میں یا اوس کے برخلاف شہادت میں نہیں پڑھا جاسکتا اور نہ ایک مدعا علیہ نے جو جواب بند سوالات کا دیا ہو شہادت میں پڑھا جاسکتا ہے مگر صرف اوسی مدعا علیہ کے برخلاف۔ وجہ یہ ہے کہ چونکہ کوئی تنقیح مابین اون کے نہیں ہوتی اسلئے سوالات جرح کا کوئی موقعہ ایک کو دوسرے پر کرنیکا حاصل نہیں ہوسکتا لیکن اگر اون کا حق مشترک بطور شرکاء کے ہو تو صورت دگرگوں ہوگی اور ایک کا اقرار بمقابلہ دوسرے کے بہتر شہادت ہوگا (۸) مدعا علیہ شریک مزارعان یا شرکیہ معاہدین کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۸۸۔ اسی طرح ایک رسپانڈنٹ کا اقرار یا بیان

---

(۱) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۴۳۱ (۲) بنگال لارپورٹ جلد ۱۴ اپنڈکس ۳ مقدمہ مذکور و ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۱۴۱۔

(۳) بنگال لارپورٹ جلد ۵ صفحہ ۵۲۹ مقدمہ مذکور مورس انڈین اپیلس جلد ۱۳ صفحہ ۴۳۸ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۲۴۹۔

(۵) قانون شہادت سید امیر علی صاحب زیر دفعہ ۱۷ تا ۲۰۔ (۶) بنگال لارپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۱ و مقدمہ مذکور لارپورٹ انڈین

بمقابلہ دوسرے شریک رسپانڈنٹ کے شہادت میں ناقابل پذیرائی ہے۔ اور نہ ان فریقوں کے جو مشترک ٹارٹ یا مشترک جرم میں شامل ہوں (۱)

ایجنٹ اسٹوری صاحب فرماتے ہیں کہ عمل ایجنٹ کا اصل مالک کو پابند کرتا ہے چنانچہ وہ ایک مثال تحریر کرتے ہیں کہ ایک مقدمہ میں ایک مسافر نے ریل کی کمپنی پر واسطے ہرجہ اپنے اسباب تلف شدہ کے دعویٰ کیا تھا اور جب اُس مسافر نے ریل سے اُترتے وقت ملازم ریلوے کمپنی سے جسکا کام اسباب کی خبرداری کرنیکا تھا نسبت اپنے اسباب کے حال دریافت کیا کہ کیونکر تلف ہوا۔ تو جو بیانات اُس ملازم ریلوے نے اُسی وقت اس مسافر سے کئے بمقابلہ ریلوے کمپنی کے اقبال متصور ہو کر قابل ادخال قرار پائے (۲) الفاظ "جسکو عدالت بحسب حالات مقدمہ یہ تصور کرتی ہو کہ صراحتاً یا بحسب مفہوم وہ بیان کرنیکا مجاز تھا" عدالت پر چھوڑتے ہیں کہ وہ حسب حالات ہر ایک مقدمہ میں تجویز کرے۔ اسٹوری صاحب کی شروح اگرچہ ہندوستان میں قابل پابندی نہیں ہیں لیکن وہ عام اصول ملک کے ظاہر کرنے کے لئے بیش بہا ہیں۔ وہ تحریر کرتے ہیں کہ بطور ایک اصول عام کے انگلینڈ اور امریکہ میں مختار کا فعل مالک کو پابند کرتا ہے اگر وہ دوران مختارکاری اور اس کے حد اختیار کے اندر کیا جائے اور بیان مختار کا شخص ناقابل کو پابند نہیں کرتا کیونکہ شخص ناقابل ایجنٹ مقرر نہیں کر سکتا۔ پیشتر اس سے کہ ایک ایجنٹ کا اقبال شہادت میں داخل کیا جائے اس کے ایجنٹ ہونیکا ثبوت ضروری ہے ایک ایجنٹ کا اقبال تب ہی شہادت ہو سکتا ہے جبکہ وہ اُن امور کے متعلق ہو جنکی نسبت وہ مختار ہو۔ (۳) زوجہ کا اقرار اوسکے شوہر کو پابند نہیں کرتا الا اوس صورت میں کہ ایک کو دوسرے طرف سے صریح اختیار حاصل ہو (۴) اور نہ فوجداری کارروائیات میں ایجنٹ کا بیان مالک کو ذمہ دار ٹھہرانے کے لئے شہادت ہو سکتا ہے (۵)

خاندان مشترک ایک ہندو خاندان کا منیجر یا کرتا سب خاندان والوں کیطرف سے ایجنٹ ہوتا ہے اور اس کو اختیار ہے کہ سب کیطرف سے ایسی کارروائی کرے جو سب کی ضرورت اور فائدے کے لئے ہو (۶) خاندان مشترکہ کا منیجر سب کی طرف سے مختار ہوتا ہے اور اگر اس نے دغا یا فریب نہ کیا ہو تو تمام خاندان والے اس کی کارروائی کے پابند ہیں (۷) لیکن خاندان والے منیجر پر حساب فہمی کی نالش کر سکتے ہیں گو جس زمانہ کی بابت حساب فہمی کی نالش ہو اس زمانہ میں عیال نابالغ ہی کیوں نہ ہوں۔ (۸) خاندان مشترکہ کا منیجر خاندان والوں کی طرف سے قرضہ کا اقبال کر سکتا ہے لیکن ایسے قرضوں کو جن پر تمادی عارض ہو بغیر خاص اجازت اور اختیار کے تازہ نہیں کر سکتا۔ (۹)

---

(۱) قانون شہادت سید امیر علی صاحب (۲) قانون شہادت فیلڈ صاحب صفحہ ۱۰۹ (۳) قانون شہادت سید امیر علی صاحب (۴) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۷۶۶ (۵) قانون شہادت نارٹن صاحب صفحہ ۱۴۵ (۶) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۴۵ و ویکلی رپورٹر

وکیل اور سالسٹر

سالسٹر اور وکیل ایسے ایجنٹ ہیں جو اپنے موکلوں کو بذریعہ بیانات کے پابند کر سکتے ہیں۔ (۱) مقدمات دیوانی میں ایک وکیل مجاز ہے کہ اپنے موکل کیطرف سے مقدمہ کے دائر ہونیکی حالت اور زمانہ میں امور واقعاتی کے متعلق اقبال کرے جسکا موکل پابند ہوگا۔ لیکن موکل ایسے اقبال کا پابند نہ ہوگا جو امور قانونی کے متعلق ہو (۲) اگر وکیل کا اقرار قانوناً غلط ہو تو وہ اوس کے موکل کو پابند نہیں کریگا (۳) بیرسٹر اور سالسٹر مجاز ہیں کہ بزمانہ دائری مقدمہ اپنے موکلوں کی طرف سے عدالت میں یا خط و کتابت میں جو متعلق مقدمہ ہو اقبال کریں لیکن انکا کوئی بیان کسی موکل کیطرف سے محض اسوجہ سے کہ اگر موکل خود ایسا بیان کرتا تو وہ اقبال ہوتا اقبال تصور نہ کیا جائیگا (۴) اگر بحث کے وقت کوئی وکیل اپنے موکل کے خلاف کوئی رائے ظاہر کرے تو موکل اسکا پابند نہیں ہے نہ اور فریق اسکے پابند ہیں۔ (۵) ایک بیان جو وکیل نے اپنے موکل کیطرف سے ایک مقدمہ میں کیا تھا ایک دوسرے مقدمہ میں جسمیں وہی موکل فریق تھا اس موکل کے خلاف داخل شہادت کیا گیا۔ (۶) اور وکیل جسکو پیروی مقدمہ کا عام اختیار ہو کسی تنقیح کو جسپر وہ زور دینا مناسب نہیں سمجھتا ترک کر سکتا ہے (۷) فوجداری مقدمہ میں ایجنٹ یا مختار کا اقبال اصل کے مقابلہ میں کبھی استعمال نہیں ہو سکتا۔ (۸) اپیل ہونے پر فریقین نے راضینامہ کر لیا جو بعد میں اسوجہ پر منسوخ کیا گیا کہ ایک فریق کے ایجنٹ کو راضینامہ کرنیکا اختیار نہ تھا۔ (۹) نیز دیکھو نمبر ۳۴ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

شرکاء ایک دوسرے کے واسطے ایجنٹ ہیں

یہ اصول قانون شراکت کا ہے کہ جب چند اشخاص ملکر ایک عام مقصد کی غرض سے ایک تجارتی شراکت کو قائم کریں تو بیان ہر ایک شریک کا نسبت اس مقصد عام کے اقبال بمقابلہ اوروں کے تصور ہوگا۔ ایسی صورت میں گویا ہر ایک شریک دوسرے کا مختار مجاز ہے۔ (۱۰) ایک شریک دوسرے شریک کے واسطے تصفیہ حساب شراکت کے وقت مختارکاری کر سکتا ہے کچھ ضرورت مختارنامہ تحریری کی نہیں بلکہ زبانی مان لینے سے بھی ہو سکتا ہے (۱۱) شراکت ثابت ہو جانے پر ایک شریک کا اقبال متعلق کام یا متعلقہ شراکت کے بمقابلہ دیگر شرکاء شہادت میں لیا جا سکتا ہے گو اقبال کنندہ فریق مقدمہ نہ بھی ہو۔ (۱۲) ایک نالش میں جو مابین زمیندار اور اوس کے اجارہ داران کے بابت لگان کے تھی ایک شخص جو یکے از چند جوت داران محال کے تھا بطور گواہ منجانب زمیندار طلب کیا گیا اور اُس نے یہ بات تسلیم کی کہ ایک ایسا انتظام موجود تھا جسکے ذریعہ سے اوس نے اور اُس کے جوت داران شرکایہ نے

---

(۱) قانون شہادت فیلڈ صاحب صفحہ ۱۱۰ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۳۵۹ و ۳۶۷ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۶۰ (۴) اسٹیفن ڈائیجسٹ دفعہ ۱۷ (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۳۷ و ۸۳ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۱۳۵۔ (۷) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۳۶۷ و جلد ۲۲ صفحہ ۵۳۸۔ (۸) قانون شہادت سید امیر علی صاحب۔ (۹) نمبر ۸۳ سنہ ۱۸۷۷ء پنجاب ریکارڈ۔ (۱۰) قانون شہادت فیلڈ صاحب صفحہ ۱۱۰ (۱۱) نمبر ۴۸ سنہ ۱۸۶۷ء پنجاب ریکارڈ (۱۲) قانون شہادت ٹیلر صاحب صفحہ ۳۷۴۔

یہ معاہدہ کیا تہا کہ لگان سید صاحب زمیندار کو ادا کرینگے۔ یہ نالش بحق زمینداری فیصل ہوئی۔ تب اجارہ داراں نے نالش بنام جوت داران جنہیں گواہ مذکور بالا داخل تہا واسطے دلاپانے ایک رقم کے جسکا جوت داران کو سید صاحب زمیندار کو ادا کرنا چاہئے تھا اور جس کے ادا کرنیکی ڈگری اجارہ داراں پر ہوگئی تہی رجوع کی۔ جوت داران نے ذمہ داری ادائے لگان سے اجارہ داراں کو بالکل انکار کیا۔ اس نالش میں جو شہادت جوت داران نے نالش زمیندار میں دی تہی بطور شہادت منجانب مدعیان بمقابلہ جملہ مدعاعلیہم مقبول کیگئی۔ تجویز ہوا کہ شہادت مذکور قابل پذیرائی تہی (۱) لیکن دفعات ۱۹ و ۲۰ ایکٹ ۹ سنہ ۱۹۰۸ء کی کسی عبارت سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ منجملہ چند شریک معاہدہ کرنیوالوں کے یا شرکار یا اوصیاء یا مرتہناں کے ایک پر مطالبہ محض اسوجہ سے عائد ہو کہ اقرار تحریری ان میں سے کسی دوسرے یا دوسروں کے مختار کا دستخطی ہو یا کسی دوسرے یا دوسروں نے یا کسی دوسرے یا دوسروں کے مختار نے کچھ ادا کیا ہو (۲)

ایک دوکاندار نے اپنا کاروبار ۱۸۸۲ء میں بند کر دیا۔ ۱۸۸۳ء میں حیدر علی ایک شریک نے مدعی کے حق میں ایک باقی نکالی۔ قرار پایا کہ چونکہ اوس وقت کاروبار شراکت جاری نہ تھا۔ بلکہ شراکت محض کاروبار بند کرنیکے لئے جاری رکھی گئی ہوئی تہی۔ اس لئے جو باقی حیدر علی نے نکالی اُس کے دیگر شرکار ذمہ وار اور پابند نہ تھے۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ حیدر علی حسب ضابطہ اجازت یافتہ کارندہ دوکان کا تہا۔ دوسرے یہ عذر کیا گیا کہ حیدر علی کے اقرار کا نوبت رائے ایک اور شریک پابند تہا جس نے ترغیب دیکر حیدر علی کو اقرار دینے کا مشورہ دیا تہا۔ نوبت رائے نے عذر کیا کہ حیدر علی کو اقرار کر دینے کا مشورہ دیا تہا۔ اور کہ حیدر علی کو دوکان کیطرف سے اقرار کرنیکی اجازت تہی اور یہ کہ جو کچھ بشمولیت دیگر شرکار میرے ذمہ ثابت ہو اس کے میں ادا کرنیکو تیار ہوں۔ قرار پایا کہ اوس کے اقبال کی ایسی تعبیر نہ کیجانی چاہئے جس سے اوس کا اثر وہ ہو جو اوس کے ارادہ میں بالکل نہ تہا۔ نوبت رائے کے اقبال کا اصلی اثر یہ تہا کہ وہ ذمہ وار ہوگا درصورتیکہ شراکت کی مشترک ذمہ داری ثابت ہو جائے جو ایک شرط مقدم ہے۔ چونکہ یہ ثابت نہ ہوا اسلئے صاف ظاہر ہے کہ حیدر علی کے دستخط منجانب نوبت رائے نہ تھے اور اسواسطے نوبت رائے ذمہ وار نہ تھا۔ دوکان کے جملہ شرکار مقدمہ کے فریق بنائے جانے چاہئیں (۳)

ایک اقرار یا ایک اقبال فیصلہ میں مدعاعلیہ کا منجملہ بہت سے مدعاعلیہم کے ایک نالش میں کوئی شہادت برخلاف دیگر مدعاعلیہم کے نہیں ہے (۴) کیونکہ اصول یہ ہے کہ نہ تو مدعی اپنے حق سے زیادہ دعوی کر سکتا ہے اور نہ کوئی مدعاعلیہ اپنے حق سے زیادہ کی نسبت اقبال کر سکتا ہے (۵)

ایک عام شکل کا اقرار ایک بیان ہے جو کوئی فریق کرے پہلی نالش میں خواہ بذریعہ تحریری بیان کے یا بطور

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۰۸ (۲) دفعہ ۲۱۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۹۰۸ء قانون میعاد (۳) نمبر ۱۴۱ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ۔ (۴) لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۱۲۹۔ (۵) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۵۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۶۳۵۔

شہادت کے (۱) ایسے تحریری بیانات کا جبکہ از روئے قانون قلمبند ہونا ضروری ہو تو قابل مقبولی ہونے کیلئے ضرور ہے کہ وہ حسب منشائے اُس قانون کے قلمبند کئے گئے ہوں (۲)

اقبال منجانب دعویدار بحیثیت قائم مقامی

بیانات اُن فریق کے جو بہ قائم مقامی کسی شخص کے مدعی یا مدعا علیہ ہوں اقبال نہیں ہیں الا اوس حال میں کہ وہ بیانات اُس وقت کئے جائیں جبکہ فریق مقبل حیثیت قائم مقامی کی رکھتا ہو۔

مندرجہ ذیل مثالیں قائم مقامی کی فیلڈ صاحب نے اپنے قانون شہادت کے صفحہ ۱۱۱ میں بیان کی ہیں۔ اوّل ایسا شخص دیوالیہ۔ دوم مہتمم یا منتظم جائداد متوفی کا۔ سوم مہتمم یا منتظم جائداد نابالغ کا بذریعہ سرٹیفکیٹ زیر ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۹۰ء ایڈمنسٹریٹر اور اکسی کیوٹر زیر ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء و ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸ء - ایکٹ وصیت نامجات ہنود

ولی نابالغ

بموجب دہرم شاستر ایک ولی کو نابالغ کی جائداد پر تصرف کرنیکا ایک محدود اختیار ہے۔ ولی ضرورت کیحالت میں نابالغ کی جائداد کو فروخت کرسکتا ہے۔ رہن کرسکتا یا پٹہ پر دیسکتا ہے لیکن نابالغ ولی کے اعمال کا کلیتاً پابند نہیں ہے اگر جائداد بلاضرورت تصرف میں لائی گئی ہے تو نابالغ بالغ ہونے پر اسکی نسبت دعوے کرکے واپس لے سکتا ہے اور اگر ولی بلا سرٹیفکٹ کے ہے تو اسبات کا بار ثبوت کہ تصرف حسب ضرورت قانون تھا عموماً ولی پر ہوگا (۳) ولی نابالغ کیطرف سے ایسے قرضہ کا جسپر تمادی عارض ہو اقبال کرسکتا ہے (۴) اور اقرار ذمہ واری پر دستخط کرسکتا ہے جس سے کہ بمقابلہ نابالغ کے عرصہ میعاد وسیع ہوجاتا ہے (۵) نیز ملاحظہ ہو انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۴۱ بصفحہ ۲۸۶۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۳۰۶ و انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۶۸۶ و جلد ۱۴ صفحہ ۵۶۲ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۳۰۳ و انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۸۷ و انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۴۰۷ و انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۸۶۴ و انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۳۹۴ و انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۴۱۵ و انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۴۳۳ و جلد ۲۷ صفحہ ۲۸۷ و انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۵۸۵ و انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۲۲۔

بیانات جو اشخاص مفصلہ ذیل نے کئے ہوں یعنے

اقبال منجانب فریق جو کسی کارروائی کے امر متنازعہ سے تعلق رکھتا ہو

(۱) اون اشخاص نے جو کسی کارروائی کے امر متنازعہ میں

---

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۳ و صفحہ ۳۰۴ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۱۱۴ (۳) ملاحظہ ہو انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۵۴۵ و ۵۰۰ و قانون دہرم شاستر مین صاحب دفعات ۲۱۸ و ۲۱۹ طبع ہفتم (۴) انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۲۲۱ و جلد ۱۸ صفحہ ۴۵۶ و جلد ۲۶ صفحہ ۳۳۰ و نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۷ء و نمبر ۴ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۲۲۴ بخلاف ملاحظہ ہو انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۵۹۸ و انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۷۴۶ و جلد ۲۶ صفحہ ۱۱۵ و جلد ۱۳ صفحہ ۲۹۲۔ (۵) انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۳۲۱۔

حق کسی ملکیت یا زر نقد کار کھتے ہوں اور منصب رکھنے اوس حق کے اون بیانات کو کریں۔

اقبال اشخاص جن جن سے کہ حق حاصل ہوا۔

(۲) اُن اشخاص سے جن سے فریق مقدمہ نے اپنی حقیت شئے متنازعہ مقدمہ مذکور حاصل کی ہو۔

یہ بیانات اقبال میں داخل ہیں مگر اس شرط پر کہ وہ اُس زمانہ میں کئے گئے ہوں جبکہ اُن بیانات کے کرنیوالے اشخاص وہ حقیت رکھتے تھے۔

جن سے فریق مقدمہ نے اپنی حقیت حاصل کی ہو

مشتری نیلام جائداد بعلت بقایا مالگذاری سرکار کو کوئی تعلق اصل مالک سے نہیں ہوتا او وہ مالک سابق سے اپنی حقیت حاصل نہیں کرتا اور اسوجہ سے وہ پابند مالک سابق کے افعال یا قصوروں کا نہیں ہے (۱) اور نہ اوسکے اقرار کا (۲) اور نہ ڈگری کا جو اوس کے خلاف صادر ہوئی ہو (۳) لیکن پرائیویٹ خرید بایفائے ڈگری اور نیلام بعلت اجرائے ڈگری میں فرق ہے۔ اول الذکر صورت میں خریدار بائعہ سے استحقاق حاصل کرتا ہے اور بائعہ کے استحقاق سے بہتر حاصل نہیں کرسکتا حالانکہ بصورت موخرالذکر خریدار باوجودیکہ وہ محض حق وحقوق ومرافق مدیون ڈگری کے حاصل کرتا ہے استحقاق مذکور بذریعہ عمل قانون کے مدیون کے مخالف حاصل کرتا ہے اور جملہ انتقالات یا ذمہ واریہائے سے جو کہ بعد قرقی جائداد نیلام شدہ بصیغہ اجرا اوس نے عائد کی ہوں بری ہوتا ہے (۴) خریدار بیع خانگی مدیون ڈگری کا قائم مقام ہوتا ہے نہ کہ خریدار بصیغہ اجرائے ڈگری (۵) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۲ و ۶۷ و جلد ۲۲ صفحہ ۹۰۹ و ۹۱۹ نسبت معنے الفاظ "قائمقام" اور "قائم مقام قانونی" کے ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۴۸۳ و ۴۸۰ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۲ و ۱۷ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۲۹۰ و جلد ۱۶ صفحہ ۲۱ - مرتہن کیطرف سے بعلت اجرائے ڈگری محصلہ بربنائے رہن خود حق وحقوق ومرافق راہن کا خرید کرنا جو بمقابلہ بعض فریقہائے کے استحقاق خود واقعہ جائداد کے پیش کرنے سے مقتنع تھا مرتہن مذکور کو بلحاظ امر مانع تقریر مخالف کے بہتر حیثیت میں نہیں کرتا جو باوجود خرید مذکور کے اوسپر قابل پابندی ہے (۶) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۸۸ و ۱۹۸ و مقدمہ مذکور برطبق اپیل انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۹۰۹ پریوی کونسل - و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۱۳ و ۱۸

---

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۲۲۳ و صفحہ ۱۶۲ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۸۲ و فقرہ ۱ اول دفعہ ۶۷ - ایکٹ نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۸۷

(۲) ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۱۹۷ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۸۲ و ۹۰ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۰۷ و ۱۱۸ پریوی کونسل نیز ملاحظہ ہو بنگال لارپورٹ پریوی کونسل جلد ۸ صفحہ ۱۲۲ و ۱۲۷ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۹۳ و ۲۰۵ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۲۰۰ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۰۰ و ۴۰۵ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۱ و ۴۲۳ و جلد ۲۰ صفحہ ۲۳۶ و ۲۳۹ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۳۵۵ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۴۸۳ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۶۵ پریوی کونسل۔

ایک شخص اپنے آپ کو اپنے اقرار سے پابند کر سکتا ہے لیکن اون اشخاص کو نہیں کر سکتا جو اوس کے ذریعہ سے دعویدار نہیں ہیں بلکہ جنہوں نے قبل از اقرار مذکور ایک حق حاصل کر لیا ہو (۱)

سنہ ۱۸۷۰ء میں (ش)، نے بدعویٰ ہونے پسر متبنےٰ (م) کے (ل) بیوہ (م) پر نالش واسطے دلاپانے اسکی جائداد کے دائر کی۔ (ل) نے تنبیت سے انکار کیا (ش) کچھ شہادت پیش نہ کر سکا نالش ڈسمس ہوئی سنہ ۱۸۸۲ء میں بذریعہ اقرارنامہ کے جو مابین (ل) اور (ش) کے ہوا (ل) نے (ش) کا استحقاق بحیثیت پسر متبنیٰ (م) کے قبول کیا (ل) مرگئی ایک نالش (ش) کے نام (م) کے وارث قریب نے واسطے دلاپانے قبضہ جائداد کے دائر کی تجویز ہوئی کہ ڈگری مقدمہ سابق مانع اسکی ہے کہ (ش) اپنا دعویٰ بطور پسر متبنےٰ بمقابلہ مدعی کے پیش کرے اور اقرار مابعد جو درمیان (ل) اور (ش) کے ہوا اوسکا اثر مدعی کے حق پر نہیں پہنچا۔ (۲) پیشتر رہن کے اگر جائداد کا گرو ہونا یا اجارہ پر دیا جانا ظاہر ہو تو مرتہن کا حق رہن یا اجارہ اول کے متعلق متصور ہوگا اور جائداد متعلقہ رہن کی نسبت پیشتر رہن کے کوئی عقد منعقد ہونیکی صورت میں مرتہن اسکو مسترد نہیں کر سکتا۔ (۳)

جہانکہ ایک مرتہن جو کہ قبضہ کا مستحق کیا گیا ہو معلوم کرتا ہے کہ مقرری پٹہ جو رہن کے تھوڑے عرصہ پیشتر عطا کیا گیا ہے ایک تیسرے فریق کے قبضہ میں ہے اور بدیں بیان نالش کرتا ہے کہ مقرری مرتہن کو دھوکہ دینے کے واسطے لکہی گئی تہی۔ اس واسطے برخلاف اوسکے پابند نہیں کیا جاتا مرتہن کو بطور مدعی کے پٹہ کے منسوخ کرانیکے واسطے شہادت دینی چاہیے۔ اور اگر وہ ایک عمدہ بادی النظری مقدمہ مقرری کے جواز کے منسوخ کرنیکے لئے دائر کرے تو بار ثبوت بذمہ مقرری دار کے عائد ہوتا ہے کہ یہ ثابت کرے کہ پٹہ پیشتر رہن کے لکہا گیا تہا اور نیک نیتی سے اصلی معاملہ تہا اور یہ ارادہ تہا کہ پٹہ کے عطا کرنیوالے کے برخلاف استعمال کیا جاوے۔ (۴)

ایک مالک جائداد نے جائداد میں کچھ وظیفہ سالانہ اس شرط سے مقرر کیا کہ اگر اوس کے ادا میں قصور واقع ہو تو موہوب لہا اور اوس کے ورثا مستحق ہونگے کہ جائداد مذکور پر قبضہ حاصل کریں مالک نے بعد ازاں جائداد مذکور بذریعہ ایک دستاویز کے رہن کی جسمیں یہ لکھا تہا کہ وہ جائداد اوسکی ملکیت قطعی ہے اس کے بعد وہ وظیفہ سالانہ مذکور تا وفات موہوب لہا جسکا وہ وارث تہا ادا کرتا رہا مرتہنان نے ایک ڈگری بربنائے اپنے رہن کے حاصل کی اور اجرا میں خود خرید کر کے قبضہ حاصل کیا۔ ورثائے راہن نے ڈگریداران پر نالش دلاپانے قبضہ اور باقیات وظیفہ سالانہ بموجب شرط عطیہ دائر کی۔ تجویز ہوئی کہ مطالبہ مذکور شامل ہو کر زائل ہوگیا اور چونکہ راہن نے بیان کیا تہا کہ وہ جائداد مذکور بحق مرتہنان بری از مواخذہ منتقل کرتا ہے اُسپر لازم تہا کہ جائداد مذکور کو بری از مواخذہ کے

---

(۱) چانسری ڈویژن جلد ۲۴ صفحہ ۸۵ و ۳۶۳ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۸۴ (۳) صدر عدالت دیوانی سنہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۱۸۴۳ و صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۸۵۳ء صفحہ ۱۵ و سنہ ۱۸۵۴ء صفحہ ۳۶۶ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۱ پریوی کونسل

اور وہ یا اوس کے ورثا یہ منصب نہیں رکھتے کہ دعویٰ مطالبہ مذکور کا بمقابلہ مرتہنان یا اون کے مشتریان کے کریں (۱)۔ (ل) نے (ب) کی جائداد غیر منقولہ فروخت کی اور مشتری نے اقرار کیا کہ وہ بایع کو مبلغ ۲۵ع سالانہ بطور مالکانہ کے ادا کریگا۔ بعد ازاں (ب) نے اراضی مذکور پاس (ج) کے رہن کر دی۔ اور (ج) نے ادا کرنا ع سالیانہ کا موقوف کر دیا۔ قرار پایا کہ مرتہن نیک نیت بلا اطلاع تصور نہیں کیا جا سکتا اسکو مضمون بیعنامہ کی اطلاع تہی۔ اسلئے نامبردہ ذمہ دار ادائے ۲۵ع سالیانہ (ل) کو ہے (۲) ایک رہننامہ کے باضابطہ لکھے جانیکے دو روز بعد مرتہن نے راہن کو یہ اقرار لکھدیا تہا کہ وہ بوجہ خوراکی راہن کو ایک سو دس روپیہ دیوینگے۔ لیکن نہ تو اس میں رہننامہ کا کچھ ذکر تہا اور نہ رہننامہ میں اس اقرار نامہ کا کچھ ذکر تہا۔ بعد ازاں مرتہن نے مطابق رہن نامہ کے اپنی حقیت کو ایک تیسرے فریق کے پاس منتقل کر دیا۔ اس میں قرار پایا کہ تیسرا فریق زر خوراکی کا ذمہ دار نہیں ہے کیونکہ رہن نامہ کے ساتھ اقرار نامہ مابعد کا کچھ تعلق نہیں ہے اور نہ کوئی خصوصیت درمیان راہن و تیسرے فریق کے بذریعہ ثبوت یا قرائن کے مستنبط ہو سکتی ہے (۳)

عطرا نے اپنی اراضی کا ایک جزو مدعی کے پاس رہن کیا اور اقرار کیا کہ وہ اسے ایک صد من غلہ سالانہ بطور سود کے دیا کریگا بعد ازان عطرا نے اراضی مرہونہ کو بدست مدعا علیہ فروخت کر دیا۔ مدعی نے نالش بابت غلہ کے مدعا علیہم پر دائر کی قرار پایا کہ جو اقرار عطرا نے نسبت ادائے سود بذریعہ غلہ کے کیا تہا وہ اراضی کے ساتھ قائم نہیں تہا۔ صرف وہ اقرار ذات خاص کا مابین مدعی اور عطرا کے تہا۔ (۴)

ایسا ہی تجویز ہوا ہے کہ ایک ڈگری جو نالش برخلاف راہن میں حاصل کیگئی ہو جسمیں یہ ظاہر کیا گیا ہو کہ جائداد مرہونہ ایک مقرری پٹہ کے تابع ہے جو ایک فریق ثالث کے حق میں تہا کسیطرح سے مرتہن کو پابند نہیں کر سکتی (۵) عمرو نے بکر پر نالش واسطے استقرار اس امر کے دائر کی کہ بکر کو کوئی حق راستہ اوسکی اراضیات پر نہیں ہے یہ نالش ڈسمس ہوئی اور بکر نے ڈگری مشعر ثبوت اپنے حق کے حاصل کی قبل ارجاع نالش ہذا کے عمرو نے اراضیات مذکور کو زید کے پاس رہن کیا تہا اور اُس نے اراضیات مذکور کو بمطالبہ اپنے رہن کے نیلام کرایا تہا اور نیلام میں خود خرید کیا۔ ایک نالش میں جو زید نے بکر پر واسطے استقرار اس امر کے دائر کی کہ اس قسم کا کوئی حق راستہ اراضیات مذکور پر موجود نہیں ہے تجویز ہوئی کہ زید کو بوجہ فیصلہ ماسبق کے جو خلاف عمرو اُس کے راہن کے صادر ہوا تہا از سر نو بحث جواز حق راستہ کی اوپر اراضیات مذکور کے کرنی ممنوع نہیں ہے (۶) ایک نالش باقیات لگان میں جو منجانب مقرریدار اپنے

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۸۴۴۔ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۹۱ (۳) صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی ۱۸۵۶ء صفحہ ۶۔ (۴) پنجاب ریکارڈ نمبر ۶۶ ۱۸۷۶ء (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۲۔

(۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۹۲۔

ور مقرریدار پر تہی ڈگری مشعر بیدخلی شخص آخرالذکر کے صادر ہوئی اور اسوجہ سے حقیت ور مقرریدار کیجاتی رہی تجویز ہوئی کہ مرتہن ور مقرریدار جس نے قبل نالش لگان کے بربناء اپنے رہن کے ڈگری حاصل کی اور نیلام میں خود خریداری کی۔ اور جو نالش لگان میں فریق نہیں بنایا گیا تہا مستحق اسبات کا تہا کہ بذریعہ نالش کے نسبت جواز اس ڈگری کے اعتراض کرے جو نالش لگان میں حاصل کیگئی جسمیں یہ حکم تہا کہ ور مقرریدار بیدخل کیا جاوے (۱)

افعال راہن ماقبل تاریخ رہن مرتہن پر واجب التعمیل ہیں مگر اُس کے افعال مابعد واجب التعمیل نہیں ہیں بجز اُس صورت کے کہ راہن نے وہ افعال بحیثیت کارندہ مرتہن کیے ہوں۔ (س) نے جو تین شرکار جائداد خاندان ہنود غیر منقسمہ میں سے ایک تہا اپنا حصہ واقع جائداد غیر منقولہ خاندان (ل) کے پاس رہن کیا۔ رہن نامہ میں یہ ذکر تہا کہ روپیہ اس واسطے لیا گیا ہے کہ (س) اپنے شرکا پر واسطے تقسیم جائداد خاندان اور قبضہ اپنی حصہ جائداد مذکور کے نالش کر سکے (س) نے بعد ازاں اپنے شرکا پر نالش بغرض مذکور دائر کی مگر عدم پیروی میں اس کو ڈسمس ہونے دیا۔ (ل) نے اب (س) اور اس کے شرکا پر واسطے قبضہ حصہ (س) واقعہ جائداد خاندان مذکور کے نالش کی۔ تجویز ہوئی کہ چونکہ یہ ثابت نہیں کیا کہ (س) نے جو اپنی نالش دائر کی سو یہ فعل اوسکا بحیثیت کارندہ (ل) اور حسب کہنے (ل) کے عمل میں آیا تہا لہذا (ل) کی نالش بوجہ ڈسمس ہونے نالش (س) کے ممنوع السماعت نہیں ہے۔ یہ تجویز بہی ہوئی۔ کہ عرضی دعویٰ (ل) کی کہ اُس نے دعوے قبضہ کا کیا ہے غلط طور پر مرتب ہوئی۔ مگر (ل) کو بعض شرائط پر یہ اجازت دیگئی کہ اپنے عرضی دعوے کو اسطرح پر ترمیم کرے کہ نالش اُسکی نالش تقسیم ہو۔ (۲)

اقبال منجانب اشخاص کے جن کا منصب برخلاف فریق مقدمہ ثابت کرنا ضرور ہے

دفعہ ۱۹۔ بیانات ایسے اشخاص کے جنکا منصب یا ذمہ واری بمقابلہ کسی فریق مقدمہ کے ثابت کرنی ضرور ہو اقبال میں داخل ہیں مگر بایں شرط کہ وہ بیانات نسبت اوس منصب یا ذمہ واری کے اون اشخاص کی طرف سے یا ان کے نام مقدمہ کے دائر ہونے کی صورت میں واقعات متعلقہ سمجھے جاتے اور ایسے زمانہ میں اونہوں نے وہ بیان کئے ہوں کہ وہ منصب اونکو حاصل ہو یا وہ ذمہ واری اونپر عائد ہوتی ہو۔

تمثیل

زید نے عمرو کی طرف سے لگان کا تحصیل کرنا اپنے ذمہ لیا۔

عمرو نے زید پر یہ نالش کی کہ جو لگان عمرو کو بکر سے یافتنی تہا وہ زید نے تحصیل نہیں کیا۔

زید نے بیان کیا کہ عمرو کو بکر سے کچھ لگان پانا نہ تہا۔

یہ بیان بکر کا کہ مجہے عمرو کو لگان دینا ہے ایک اقبال ہے اور واقعہ متعلقہ ہے جبکہ زید یہ بیان کرتا ہے کہ بکر سے عمرو کو لگان یافتنی نہیں ہے۔

---

(۱) انڈین لاءرپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۲۰۔ (۲) انڈین لاءرپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۹۶۔

ایک دوسری مثال اسطرح پر ہے کہ (الف) اور (ب) اجمالی ذمہ وار ادائے زر یافتنی (ج) کے ہیں جس نے (الف) پر صرف نالش کی (الف) نے یہ عذر کیا کہ وہ تنہا ذمہ وار نہیں قرار دیا جاسکتا بلکہ (ب) کو بھی مدعا علیہ گروا ننا چاہیئے۔ ایک اقرار (ب) کا در باب ذمہ واری مشترکہ بین (الف) اور (ج) کے متعلق مقدمہ ہے[1]

اقبالات کا بدوران جاری رہنے تو مذکور کے کیا جانا ضروری ہے

بیانات خواہ فریق و اسطہ داران نے کیے ہوں خواہ اون اشخاص نے جن سے فریقین نالش نے اپنا استحقاق حاصل کیا ہو صرف اوس صورت میں اقبالات ہوتے ہیں اگر بدوران جاری رہنے حق شخص بیان کنندہ کے کیے گئے ہوں (۲) یہ بالکل ناواجب ہوگا کہ ایک شخص کو جسکو جائداد میں کوئی حق حاصل نہ رہا ہو اس امر کا اختیار دیا جاوے کہ ایک دوسرے شخص کے حق کو بذریعہ ایک ایسے بیان کے جسکا کرنا اوسکی مرضی پر منحصر ہو چھین لے (۳) لہذا اقبال اوس مدیون کا جسکی جائداد نیلام ہوچکی ہو بعد نیلام مذکور کے کوئی شہادت بمقابلہ خریدار جائداد کے نہیں ہے (۴) بیان متعلق جائداد اوس وقت کا جبکہ بیان کنندہ قابض جائداد مذکور رہو بمقابلہ خود اوس کے اور اون جملہ اشخاص کے جو بعد بیان مذکور اوس سے جائداد حاصل کریں شہادت ہوسکتا ہے لیکن بیان منجانب مالک سابق کہ اوس نے جائداد ایک خاص شخص کے نام منتقل کردی ہے بمقابلہ اشخاص ثالث شہادت نہیں ہوسکتا۔ اگر ایسی شہادت قابل پذیرائی ہوتی تو کسی شخص کی جائداد محفوظ نہ ہوسکتی (۵) اقرار منجانب ایک شریک قبل از شراکت بمقابلہ اوس کے شریک حصہ دار کے شہادت نہیں ہے (۶) اور نہ وہ بیان جو بعد فسخ شراکت کیا گیا ہو لیکن انگلستان اور امریکہ میں قرار دیا جاچکا ہے کہ اقرار ایک شریک کا بعد فسخ ہونے شراکت کے معمولی کاروبار کو بھی تجارتی میں قابل ادخال شہادت برخلاف تمام شرکا کے ہے (۷) یہ عادلانہ مسئلہ بائع اور مشتری معطی اور معطی لہ اور بالعموم جملہ صور تہائے حق محصلہ بنیابت متعلق قبل کرنے بیان زیر بحث سے متعلق ہے (۸)

ایک مقدمہ میں اپیلانٹ کی کامیابی کا دارمدار اس بات پر تہا کہ اوسکی والدہ نے ایک پہلے خاوند عید اسے طلاق حاصل کرکے دوسرا خاوند مسمی غلام علی کرلیا تہا جسکے پاس وہ پہلے ملازم تہی اور جسکی جائداد کے حصول کا دعوے اپیلانٹ کا بطور دختر غلام علی کے تہا۔ رسپانڈنٹان نے ایک اظہار پیش کیا جو اپیلانٹ کی والدہ نے بعد تولد اپیلانٹ کے ایک فوجداری مقدمہ میں دیا تہا۔ اظہار کی پیشانی حسب ذیل تہی۔ "غفورن زوجہ عید اقوم شیخ عمر ۴۰ سال

---

(۱) قانون شہادت فیلڈ صاحب صفحہ ۱۱۲۔ (۲) دفعہ ۱۸ ضمن (۱) و (۲) ایکٹ ہذا و قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۷۹۴ و ۵۹۸ و ۵۹۹۔ (۳) اڈلفس و ایلس رپورٹ جلد اول صفحہ ۷۴۰ و ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۲۶۸ و قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۷۹۴ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۲۶۸ (۵) ویکلی رپورٹر اجلاس کامل ۱۸۶۳ء جلد ۲۰ و مقدمہ مذکور مارشل رپورٹ صفحہ ۷۰۵۔ (۶) رپورٹ اسٹارکی صاحب جلد ۳ صفحہ ۳۳ (۷) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۵۹۸ و ۵۹۹

(۸) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۷۹۴۔

ساکن دیوا۔ باقرار صالح" اوراس میں گواہ کا بیان تہا۔ "میں غلام علی کے ساتھ عرصہ ۱۲ یا ۱۴ سال سے رہتی ہوں۔ میں اوس کے ہمراہ رہتی تہی اسکی بیوی کے مرنے سے دو سال پہلے سے" تجویز ہوا (بمنسوخی فیصلہ جوڈیشل کمشنر) کہ پیشانی میں گواہ کا صرف حلیہ درج تہا۔ اوراس بیان کا جزو نہ تہا جو باقرار صالح دیا گیا تہا۔ غالبًا یہ حلیہ گواہ کا غلط تہا اور اُس کا بیان بمنزلہ اقبال زناکاری کے نہیں ہے اور اگر اقبال مذکور قابل ادخال بہی ہے تو بہی اوسکا کوئی وزن نہیں ہوسکتا (۱)

ثبوت اقبال اقبالات منجانب اشخاص ثالث چونکہ اپنا قانونی اثر فریق بیان کنندہ کے متعلق ہمراہ جائداد متنازعہ فیہ سے حاصل کرتے ہیں اسلئے وہ اس گواہ سے ثابت کئے جاسکتے ہیں جس نے اونکو سنا ہے بدوں اسکے کہ اوس فریق کو طلب کیا جاوے جس نے کہ وہ کئے ہیں۔ سوال یہ ہوتا ہے کہ آیا اوس نے اقبال مذکور کیا ہے یا نہیں نہ کہ یہ کہ آیا امر واقعہ ایسا ہے یا نہیں جیسا کہ اوس نے ہونا تسلیم کیا ہے اوس کا راست ہونا جہانتک اقبال قطعی نہ ہو اور ایسا کبھی بہی نہیں ہوتا دیگر شہادت سے اور نیز خود فریق مذکور کے طلب کرنے سے تردید کیا جاسکتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ اوسکو پیش کیا جائے کیونکہ اوس کے بیانات جبکہ قابل پذیرائی ہوں بطور اصل شہادت کے لئے جاویں گے نہ کہ بطور شہادت سماعی کے (۲)

اقبالات منجانب اشخاص اجنبی بیانات اون اشخاص کے جو فریق کارروائی نہ ہوں۔ بالعموم بخلاف فریقین متعلق نہیں ہوتے (۳) لیکن بعض صورتوں میں اقبالات اشخاص ثالث جو کوئی فریق نالش نہ ہوں قابل ادخال ہوتے ہیں (۴) یہ مستثنیات عام قاعدہ کی اُس وقت پیدا ہوتی ہیں جبکہ دراصل تنقیح اسبارہ میں ہو کہ ایک خاص وقت پر اشخاص مذکور کے باہمی حقوق کیا کچھ ہیں۔ ایسی صورتوں میں بالعموم ایسی شہادت داخل کرلیجاتی ہے اوسیطرح کہ جسطرح کہ ایک نالش مابین خود فریقین میں قانونًا قابل پذیرائی ہوتی۔ چنانچہ اقبالات ایک شخص دیوالیہ کے جو قبل از دیوالہ اوس نے کئے ہوں بثبوت قرضہ دائن سائل کے قابل پذیرائی ہیں (۵) لیکن اگر فعل دیوالہ کے بعد کئے گئے ہوں گو برخلاف خود اوسکے قابل پذیرائی ہیں۔ تاہم وہ امین کے برخلاف کوئی شہادت نہیں ہوسکتے کیونکہ دائناں کے حقوق کے مزاحم اور باعث خوف فریب کا ہوسکتی ہیں (۶) نالشات منجانب امنا اشخاص دیوالیہ میں اقبال شخص دیوالیہ دربارہ قرضہ دائن درخواست کنندہ بمقابلہ مدعا علیہا متعلقہ متصور کیا گیا ہے (۷) اقبالات ایسے شخص کے جسکی حیثیت بہ تعلق جائداد متنازعہ کے ضرور ہے کہ ایک فریق دوسرے کے مقابلہ میں ثابت کرے دراصل شہادت اصلی ہیں نہ کہ سماعی گو ایسا گواہ زندہ ہو اور بطور گواہ طلب نہ کرایا گیا ہو (۸)

---

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۰۸۔ (۲) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۷۹۳۔ (۳) ڈائجسٹ اسٹیفن صاحب صہ ۱۰ و اکسچیکر رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۸۳ و قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۸۰۰۔۸۰۷۔ (۴) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۷۵۹۔ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰ (۵) اکسچکر رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۸۵ (۶) قانون شہادت سیلڈ مین صاحب (۷) ڈائجسٹ اسٹیفن صاحب صہ ۱۸ (۸) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۳۹۔

اقبالات منجانب اشخاص جنپر فریق مقدمہ نے صراحتًا انحصار کیا ہو

دفعہ ۲۰۔ بیانات اون اشخاص کے جنپر کسی شخص فریق مقدمہ نے صراحتًا درباب مسئلے متنازعہ کے دریافت حال کے لیئے انحصار کیا ہو اقبال میں داخل ہیں۔

تمثیل

بحث اس امر کی ہے کہ جس گھوڑے کو زید نے عمرو کے ہاتھ بیچا وہ صحیح و سالم ہے یا نہیں۔

زید نے عمرو سے کہا کہ تم جاؤ اور بکر سے پوچھو کہ وہ اُس کا سب حال جانتا ہے بکر کا بیان اقبال میں داخل ہے۔

اقبالات شخص ثالث بمقابلہ اوس فریق کے شہادت میں قابل پذیرائی ہیں جنپر کسی شخص فریق مقدمہ نے صراحتًا بغرض حصول اطلاع متعلق ایک غیر محقق یا متنازعہ امر کے انحصار کیا ہو۔ ایسی صورتوں میں فریق مذکور شخص منحصر علیہ کے بیانات کا اوسیطرح اور اوسی حدتک پابند ہے گویا کہ اقبالات مذکور خود اوسی فریق نے کئے ہیں (۱) چنانچہ ایک نالش برخلاف اوصیار میں مدعا علیہم نے مدعیہ کو لکھا کہ اگر وہ مال و اسباب کے متعلق مزید اطلاع حاصل کرنی چاہتی ہے تو وہ فلان سوداگر سے حاصل کر سکتی ہے لہذا سوداگر مذکور کا جواب بمقابلہ اوصیار قابل پذیرائی قرار دیا گیا (۲) ایک مقدمہ میں ملزم نے کنسٹبل کو بتایا کہ اوسکی زوجہ بعض جائداد کی فہرست بنا دیگی بعد میں اوسکی زوجہ نے ایک فہرست شوہر کی موجودگی میں بنا کر کنسٹبل کے حوالہ کر دی تجویز ہوئی کہ فہرست مذکور برخلاف شوہر قابل پذیرائی ہے (۳) اصول ہذا کے اطلاق میں اس سے کچھ فرق نہیں آتا کہ آیا سوال مستفسرہ ایک سوال قانونی ہے یا واقعاتی اور آیا کہ شخص منحصر علیہ کو اسبارہ میں کوئی خاص علم ہے یا نہیں یا آیا کہ بیانات شخص منحصر علیہ ایک نالش بربنائے معاہدہ یا نالش ہرجہ میں شہادت میں پیش کئے گئے ہیں یا نہیں (۴) بغرض اس امر کے کہ اظہارات شخص منحصر علیہ فریق مذکور کے اپنے اقبال کے مساوی ہوں یہ ضروری نہیں ہے کہ استفسار صریح الفاظ میں کیا جائے یہ کافی ہوگا اگر فریق مذکور نے بذریعہ طریق عمل خود بیانات مذکور پر بطور صحیح ہونیکے حصر کرنیکا ارادہ خاموشی سے ظاہر کیا ہے لہذا جسحال میں کہ بذریعہ مترجم کے سوال کئے جانے پر ایک شخص نے اوسی کے توسل سے اپنے جوابات دیئے ہوں تو قرار دیا گیا کہ عبارت مترجم کی بطور عبارت فریق مذکور کے متصور کیجانی چاہئے اور چنانچہ وہ کسی شخص سے ثابت کیجا سکتی ہے جس نے کہ اوسے سنا ہو بدون اس کے کہ خود مترجم کو بطور گواہ طلب کیا جاوے (۵) اسی اصول پر دگوکر

---

(۱) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۷۶۰۔ قانون شہادت راسکو صاحب صفحہ ۶۹ و ڈائجسٹ اسٹیفن صاحب ۱۹۱۔ (۲) کیمبل رپورٹ جلد اول صفحہ ۴۰۳ (۳) کاکس کروان کیسز جلد ۱۵ صفحہ ۵۸۴۔ (۴) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۷۶۱۔ (۵) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۷۶۳۔

بطور قاعدہ عام بیانات حلفی۔ بیانات تحریری یا زبانی کسی فریق کے گواہ کے بمقابلہ اوس کے مابعد کی کارروایات میں قابل پذیرائی نہیں، تاہم دستاویزات یا شہادت جو کسی فریق نے جوڈیشل کارروائی میں صراحتاً پیش کرائی ہو یا جسکو اوس نے بطور صحیح ہونیکے ارادتاً استعمال کیا ہو بغرض ثابت کرنے ایک خاص امر واقعہ کے بمقابلہ اوس کے مابعد کی کارروائیات میں واسطے ثابت کرنے واقعہ مذکور کے اشخاص اجنب کیطرف سے بھی شہادت ہوتی ہیں (۱) بیانات شخص منحصر علیہ کے قابل ادخال شہادت ہیں خواہ منحصر علیہ فی الواقعہ مضمون منحصرہ سے کوئی خاص واقفیت رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو مثلاً ایک مقدمہ میں جسمیں کہ دعوے واسطے دلاپانے قیمت اشیاء مبیعہ کے کیا گیا تھا۔ مدعا علیہ نے تنقیح اس امر کی کہ شئے مبیعہ اس تک پہونچی یا نہیں ایک گاڑی بان کے بیان پر منحصر کی یہ کہکر کہ اگر گاڑی بان یہ کہدے کہ وہ شئے مدعا علیہ کو پہنچی تو میں اوسکی قیمت ادا کرونگا۔ بیان گاڑی بان کا بمقابلہ حصر کنندہ کے قابل ادخال تصور ہوگا بلکہ اس بیان کے نتیجوں کا وہ پابند ہوگا۔ اسیطرح اگر ایک فریق مقدمہ کسی شخص منجملہ گواہان یا فریق مقدمہ کے کسی بیان حلفی پر حصر کرے تو بیان حلفی شخص منحصر علیہ کا بمقابلہ حصر کنندہ کے بموجب دفعات ۹ و ۱۰ و ۱۱۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ء ثبوت قطعی تصور ہوگا (۲) لیکن ایک مقدمہ میں ہائیکورٹ الہ آباد نے یہ تجویز کیا ہے کہ اگر قبل لئے جانے ایسے بیان حلفی شخص منحصر علیہ کے انحصار کنندہ اپنے حصر سے منکر ہو جاوے تو جو بیان بعد انکار کیا گیا ہو وہ ثبوت قطعی قرار نہیں پا سکتا۔ (۳) نیز دیکھو دفعہ ۱۳۱۔ ایکٹ ہذا۔ +

داخل بحث ہونا اقبالات کا برخلاف یا بحق اشخاص متعلقہ

دفعہ ۲۱۔ اقبال واقعہ متعلقہ ہے اور جو شخص اقبال کرے اوس کے یا اوس کے قائم مقام حقیت کے مقابلہ میں اوسکو ثابت کرنا جائز ہے مگر وہ شخص جسکا کہ وہ اقبال ہو خود یا اوسکی طرف سے کوئی اور یا اوس کا قائم مقام حقیت ثابت نہ کریگا الا صورتہائے مفصلہ ذیل میں۔ +

(۱) جس شخص نے کہ اقبال کیا ہو وہ خود یا اوسکی طرف سے کوئی اور اس صورت میں اس اقبال کو ثابت کر سکتا ہے جبکہ وہ اقبال اس نوع کا ہو کہ اگر شخص مقبل فوت ہو جائے تو وہ اقبال ما بین اشخاص ثالث کے حسب دفعہ ۳۲۔ واقعہ متعلقہ ہو۔ +

(۲) جس شخص نے اقبال کیا ہو وہ خود یا اوسکی طرف سے کوئی اور اوس صورت میں اوس اقبال کو ثابت کر سکتا ہے جبکہ وہ اقبال ایک بیان کسی حالت عقلی یا جسمانی متعلقہ مقدمہ یا واقعہ تنقیحی کے موجود ہونیکا

---

(۱) قانون شہادت سید امیر علی صاحب و لا جرنل کامن پلیز جلد ۲۰ صفحہ ۱۶۱ و کامن بنچ جلد ۱ صفحہ ۵۹۴۔ و قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرات ۷۶۳ و ۷۶۴۔ (۲) صدر دیوانی عدالت کلکتہ مورخہ ۲۹ راگست سنہ ۱۸۶۳ء۔ صدر دیوانی عدالت ممالک مغربی و شمالی ۳۰ راگست سنہ ۱۸۶۳ء۔ (۳) اپیل نمبر ۹۲۵ خاص منفصلہ ۱۲ ردسمبر سنہ ۱۸۶۳ء

اور ایسے وقت یا ایسے وقت کے قریب کیا گیا ہو جبکہ وہ حالت عقل یا جسم کی موجود ہو اور اس کے ساتھ ایسا عمل بھی ہوا ہو جس سے کہ اوس کا دروغ خارج از قیاس ہوتا ہو۔

(۳) جو شخص اقبال کرے وہ خود یا اوس کی طرف سے کوئی اور اوس اقبال کو اِس شرط پر ثابت کرسکتا ہے کہ بجز اقبال ہونیکے اور طور پر وہ واقعہ متعلقہ ہو۔

تمثیلات

(الف) امر متنازعہ مابین زید اور عمرو کے یہ ہے کہ فلان وثیقہ جعلی ہے یا نہیں زید بیان کرتا ہی کہ اصلی ہے اور عمرو اوس کو جعلی بتاتا ہے۔

جائز ہے کہ زید یہ ثابت کرے کہ عمرو نے اوس وثیقہ کا اصلی ہونا بیان کیا تھا اور عمرو اسبات کا ثبوت دے کہ زید نے اوس کا جعلی ہونا ظاہر کیا تھا لیکن زید کو اپنے اوس بیان کے ثابت کرنیکا منصب نہیں ہے جو اوس نے اوس وثیقہ کے اصلی ہونیکا کیا ہو اور نہ عمرو کو اپنے اوس بیان کے ثابت کرنے کا منصب ہے جو اوس نے اوس کے جعلی ہونیکی نسبت کیا ہو۔

(ب) زید ایک جہاز کے کپتان کی تجویز بعلت اسبات کے ہوئی کہ اوس نے جہاز کو تباہی میں ڈالا شہادت اس امر کی پیش کیگئی کہ وہ جہاز راستہ سے باہر پایا گیا۔

زید نے ایک کتاب جو اپنے کام کے انصرام کی مرتب رکھتا تھا پیش کی اور اوسمیں وہ مشاہدے لکھے ہیں جنکو اوس نے بیان کیا کہ میں نے روز روز کیئے اور اون سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جہاز اپنے راہ مناسب سے باہر نہیں گیا زید کو جائز ہے کہ اِن بیانات کو ثابت کرے کیونکہ اگر وہ فوت ہو جاتا تو مابین اشخاص ثالث کے وہ حسب دفعہ ۳۲ ضمن ۲ کے ثبوت میں داخل ہونیکے قابل ہوتے۔

(ج) زید پر یہ الزام کیا گیا کہ اوس نے ایک جرم کا ارتکاب کلکتہ میں کیا۔

اوس نے ایک چٹھی اپنی لکھی ہوئی پیش کی اور اوس میں اوسی تاریخ کو روانگی کا مقام لاہور لکھا ہوا ہے اور وہی تاریخ لاہور کے ڈاکخانہ کی مہر میں بھی ثبت ہے۔

تحریر تاریخ چٹھی کی ثبوت میں داخل ہونے کے قابل ہے اِسواسطے کہ اگر زید فوت ہوگیا ہوتا تو وہ بموجب دفعہ ۳۲ ضمن ۲ کے ثبوت میں داخل ہونیکے قابل تھی۔

(د) زید پر الزام شئے مسروقہ کو مسروقہ جانکر لینے کا کیا گیا اوس نے یہ ثبوت پیش کرنا چاہا کہ اوس نے اس شئے کو اوسکی قیمت سے کم بیچنے پر انکار کیا۔

زید اِن بیانات کو ثابت کرسکتا ہے اگرچہ وہ داخل اقبال ہیں اس واسطے کہ اون سے توجیہ اوس

عمل کی ہوتی ہے جو واقعات تنقیحی سے متاثر ہوا۔ ؞

(ڈ) زید پر یہ الزام کیا گیا کہ وہ فریبًا اپنے پاس ایسا سکہ منقلب رکھتا ہے جسکے منقلب ہونیکا اوسکو علم تھا۔ وہ یہ ثبوت پیش کرتا ہے کہ مین نے ایک شخص ماہر سے اوسکے پرکھنے کو کہا تہا۔ اس لئے کہ مجھکو اوس کے منقلب یا غیر منقلب ہونے میں شک تھا اور اوس شخص نے اوسکو پرکھا اور مجھسے کہا کہ یہ سکہ کھرا ہے۔ ؞

جائز ہے کہ زید ان واقعات کو اسوجہ سے جو مثال مرقومہ بالا میں لکھی گئی ثابت کرے۔ ؞

دفعہ ۱۷ میں اقبال کی تعریف بیان کیگئی ہے اور دفعہ ۱۸ میں چار صورتیں اقبال کی اور دفعات ۱۹ و ۲۰ میں ایک ایک صورت اقبال کی بیان ہوئی ہے لیکن تینوں دفعات مذکور میں کہیں صریح ذکر اقبال کے شہادت میں داخل کئے جانیکا نہیں ہے دفعہ ہذا میں اقبال کے شہادت میں داخل کئے جانیکا بیان ہے۔ اور اسمیں اِس مشہور اصول کو منظور کیا گیا ہے کہ ایک فریق کا اقبال بمقابلہ صرف خود اوسی شخص کے اور اون کے جو اوس کے ذریعہ سے دعویدار ہوں نہ بمقابلہ اشخاص اجنبی کے شہادت ہوسکتا ہے مگر اوس کے حق میں داخل نہیں ہوسکتا۔ لفظ "مقابلہ" کے معنے مخالف مدعا تصور کرنے چاہئیں لیکن اسکی مستثنیات بھی ہیں جنکے لئے ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۳۲۔ وشرح زیر دفعہ ہذا تحت عنوان مستثنیات۔

دفعہ ہذا تابع خاص احکام متعلق اقبالات مندرجہ دفعات ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ کے ہے۔ (۱)

جو شخص بیان کرے اوس کے مقابلہ میں

الفاظ مندرجہ عنوان سے مراد "بمقابلہ اوس شخص کے جن سے یا جنکی طرف سے بیانات کئے گئے ہوں" ہے (۲)، چنانچہ اگر اقبالات شخص منحصر علیہ نے کئے ہوں تو وہ بالعموم بمقابلہ اوس کے بطور "اوس شخص کے جن سے کہ وہ کئے ہیں" واقعہ متعلقہ نہ ہونگے بلکہ بمقابلہ شخص انحصار کنندہ کے ہونگے جسکی طرف سے اور بطور جس کے ایجنٹ کے وہ کئے گئے ہیں۔ لہذا عبارت "جو شخص بیان کرے" سے مراد وہ شخص ہے جو بیانات مذکور کرے خواہ اصالتًا خود خواہ بذریعہ دیگر اشخاص کے جن کے کہ اقبال کا وہ پابند ہے۔ بجز مستثنیات مندرجہ شرح دفعات ماسبق کے کلیتًا قاعدہ یہ ہے کہ اقبال بمقابلہ صرف اوس فریق کے جس نے کہ وہ کیا ہے اور نیز اوس فریق قائم مقام استحقاق کے پڑہا جا سکتا ہے (۳) لیکن ملحوظ رہے کہ اقبالات مندرجہ دفعہ ۳۲۔ تمام دنیا کے مقابلہ میں شہادت میں قابل پذیرائی ہیں (۴) قانون کا یہ بہتر طور پر قائم کردہ قاعدہ ہے کہ امور مانع تقریر مخالف فریقین اور اون کے قائم مقامان کو پابند کرتے ہیں نہ کہ اشخاص اجنب اور یہی قاعدہ جملہ اقبالات سے متعلق ہے نہ کہ صرف امر مانع تقریر مخالف سے (۵)

---

(۱) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۷۰۔ (۲) ڈائجسٹ اسٹیفن صاحب آرٹیکل ۱۵ (۳) لا رپورٹ چانسری ڈویژن جلد اول صفحہ ۵۵۸ و ۵۶۴۔ (۴) قانون شہادت نارٹن صاحب صفحہ ۱۴۳۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۱۰۵۔ (۵) پرنیوال ورکرسوال رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۵۷۷ و ۵۸۶ و قانون شہادت پاول صاحب صفحہ ۲۴۷۔

جہانکہ مدعی اور بعض مدعاعلیہم چند جائداد ہائے میں شریک مالکان تھے اور سوال زیر تنقیح یہ تھا کہ ان کے مابین تقسیم عمل میں آئی تھی اور کہ آیا بروئے تقسیم مذکور کے مدعاعلیہم کسی خاص جائداد کے قابض بعوض اپنے حصہ کل جائداد ہا کے ہوگئے تھے ایک درخواست و جواب دعویٰ تحریری جو مدعاعلیہم نے بعض سابقہ نالشات میں تقسیم کو اور خاص جائداد کے قطعی حصول کو تسلیم کرکے داخل کئے تھے مدعاعلیہم مذکور کے مقابلہ میں زیر دفعہ ۲۱ ضمن (۲) و دفعہ ۲۱ ضمن (۳) قابل پذیرائی قرار دیئے گئے۔ (۱)

(الف) نے جو ایک جہاز کا کپتان ہے اور جو بحری سفر پر روانہ ہونیکے وقت جہاز کو احتیاط سے دیکھ لیتا ہے اپنا یقین ظاہر کیا کہ جہاز سفر کرنیکے قابل ہے جسپر (ب) بمعہ اپنے عیال و اطفال و اسباب کے بلا بیمہ کرانیکے سوار ہوا۔ جہاز ڈوب گیا۔ ایک نالش میں جو مالکان نے بربنائے بیمہ جہاز کے کی یہ حجت کیگئی کہ جہاز جسوقت بندر سے روانہ ہوا قابل سفر نہ تھا۔ (الف) کا یہ بیان زیر فقرہ۔ ۱۱ دفعہ ۲ قابل مقبولی ہے۔ شخص ملزم کے بیانات جن سے اوسکا جرم اخذ ہوسکتا ہو بمنزلہ اقبال کے نہیں اور اسی واسطے ثبوت مؤید ہیں اور پس ایکٹ شہادت کی دفعہ ۲۱ کے بموجب ثابت کئے جاسکتے ہیں بشرطیکہ کوئی روک حائل نہ ہو۔ (۲)

ملزم کیجانب سے ایسا زبانی اقبال کہ جسپر ایکٹ شہادت کی دفعات ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ کی مستثنیٰ عائد نہ ہوتی ہو بطور اقبال اوسکی جانب سے امر متعلقہ واقعہ ہے اور بروقت تجویز ملزم کے حسب دفعہ ۲۱ ثابت ہوسکتا ہے۔ اور اسی واسطے ایسا اقبال اگر مجسٹریٹ کے روبرو کیا جاوے تو امر واقعہ متعلقہ ہے اور مجسٹریٹ کی شہادت سے ثابت ہوسکتا ہے (۳)

جب کبھی اقبال داخل شہادت ہو تو لازم ہے کہ کل الفاظ اس اقبال کے شہادت میں داخل کئے جاویں گو یہ ضرور نہیں ہے کہ کل اجزا اقبال کا پورا پورا اعتبار ہو۔ (۴)

ایک مقدمہ میں جسمیں کہ بیان تحریری مدعاعلیہ بطریق اقبال شہادت میں منجانب مدعی داخل ہوا تھا۔ کل بیان تحریری شہادت تصور ہوا اور تجویز ہوا کہ عدالت کو منصب ہے کہ جسقدر چاہے اسقدر اعتبار مختلف اجزا اقبال پر کرے (۵)

اگر کوئی شخص کوئی بیان بشرائط خاص کرے تو ان شرائط خاص کے متعلق کئے بغیر وہ اقبال شہادت میں داخل نہیں ہوسکتا (۶)

بیانات تحریری جو مقدمات میں داخل ہوتے ہیں حسب ایکٹ ہذا اقبال ہیں لیکن اگر کسی مقدمہ میں ایک فریق مقدمہ کوئی امر بیان کرے اور فریق ثانی اس امر کے انکار کرنے سے ساکت رہے تو ایسا سکوت بمنزلہ اقبال کے تصور نہ ہوگا (۷)

جن صورتوں میں کہ اقبال اثر مانع تقریر مخالف کا نہیں رکھتا تو اوس کا اثر صرف اسقدر ہوتا ہے کہ فریق اقبال کنندہ کو

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۲۱۰۔ (۲) نمبر ۳۳ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ فوجداری (۳) نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ فوجداری۔ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۹ و جلد ۵ صفحہ ۷۰ و جلد ۱۱ صفحہ ۵۲۵ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۹۰ و ۱۳۰ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۹۰۔ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۹ پریوی کونسل

بار ثبوت تکذیب مضمون اپنے اقبال کا پڑتا ہے۔ (۱) مضمون مندرجہ وثیقہ یا دیگر دستاویز بعض صورتوں میں قطعی ہوتا ہے اور جملہ صورتوں میں وہ شہادت بمقابلہ اُن اشخاص کے ہے جو اُسے پیش کریں اور وہ بلحاظ حالات اُن کے مقابلہ میں زیادہ یا کم وقعت رکھتا ہے یا زیادہ یا کم قطعی ہوتا ہے۔ وہ ایک ایسا بیان ہے جسکو اشخاص مذکور بعد غور و تامل کرتے ہیں اور وہ مثل اور بیانات کے بمقابلہ ان اشخاص کے جو اوسے کرتے ہیں ہمیشہ شہادت ہوتا ہے لیکن بمقابلہ اشخاص غیر اُس سے زیادہ شہادت نہیں ہے۔ جیسا کہ اور کوئی بیان ہو۔ مقدمہ چودہری دیبی پرشاد بنام چودہری دولت سنگھ (اپیلہائے ہند مولفہ مور صاحب جلد ۳ صفحہ ۳۴۷) کی توضیح کیگئی مقدمہ رادہاناتھ بزجی بنام جادوناتھ سنگھ (ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۴۱) کی نسبت تمسک کیا گیا (۲) جو بیان دستاویز میں ہے وہ بادی النظر میں شہادت بمقابلہ خریداران اور اون اشخاص کے ہے جو اوس کے ذریعہ سے دعویدار ہوں (۳) خود مذکورہ اغراض بیع مندرجہ دستاویز شہادت ضرورت انتقال کی نہیں ہے۔ (۴) جن صورتوں میں کہ کوئی اقبال عورت پردہ نشین کا کسی کارروائی عدالت میں داخل ہو اور اوس اقبال کو بمقابلہ مسمات کے کسی دوسرے مقدمہ کی شہادت میں پیش کرنا ہو تو ثبوت اس امر کا ہونا چاہئے کہ وہ اقبال واقع میں مسماۃ پردہ نشین نے کیا تھا یا اُسکی طرف سے کسی شخص مجاز نے فی نفسہٖ ایسے اقبال کا وجود ایک بیان تحریری میں جو کہ مسمات کیطرف سے کسی مقدمہ میں داخل ہوا ہو ثبوت کافی اس امر کا نہیں ہے کہ اوس مسمات نے واقع میں اقبال کیا تھا (۵) مدعی نے گواہ کو قبل تصفیہ کے یہ اطلاع دی تھی کہ دستاویزات متعلق باراضی اس وقت اسکے پاس بطور کفالت کے اس شخص نے حوالہ کی تہیں جو بعد میں دیوالیہ ہوگیا تہا اور جو نالش میں مدعا علیہ نمبر ۱ تہا۔ تجویز ہوا کہ یہ ایک اقبال منجانب ایک فریق کے حسب منشائے دفعہ ہذا ہے اور وہ بطور شہادت کے بحق مدعی استعمال نہیں کیا جا سکتا (۶) ایک نالش نالش منجانب اپیلانٹاں واسطے تقسیم جائداد بربنائے اس وجہ میں کہ جائداد مذکور خاندانی جائداد مشترکہ اور تابع عام قانون دہرم شاستر تہا گزرانی ہے جوابدعوے یہ تہا کہ رواج شاخ جہالنسی خاندان میں رائج ہے جسکے رو سے قبل از عملداری انگریزی جائداد ہمیشہ سب سے بڑے بیٹے کو وراثتاً ملتی آئی ہے اور چہوٹے لڑکین خاندان صرف گذارہ کے مستحق ہیں نہ کہ کسی حصہ اراضی کے۔ صرف قابل اعتماد شہادت متعلق حیثیت خاندان بعہد زمانہ حکومت دیسی سرداران قبل از عہد حکومت برٹش وہ پرانی دستاویزات تہیں جن سے ظاہر ہوتا تہا کہ کئی نسلوں سے عہدہ چودہری پر ایک رکن خاندان کا قابض رہتا آیا ہے اور کہ قابض عہدہ مذکور کو بعض اراضیات جنکو نانکر

---

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۵۲۹۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۸۶۴ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۴۷۹ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۷۴ و بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۷۰۔ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۶۸ و نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ۔ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۷۶ منفصلہ پریوی کونسل۔

کہا جاتا ہے بطور جز و اوس کے معاوضہ کے دیجاتی رہی ہیں جوڈیشل کمیٹی نے قرار دیا۔ کہ شہادت رواج کے قائم کرنے کے لئے کافی نہیں ہے اور یہ شہادت رواج کو تحقیق کا درجہ دینے میں بالکل ناکامیاب رہی ہے جو کہ اوسکے جواز کے لئے ضروری امر ہے (۱)

قائم مقام ملاحظہ ہو شرح زیر دفعات ۱۷ لغایت ۲۰۔ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۲۶ و ۱۷، و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۳۸۳ و ۸۴ و ۸۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۱۸۶۔

مستثنیات دفعہ ہذا میں اون صورتوں کو بیان کیا گیا ہے جنمیں عام قاعدہ کی مستثنےٰ روا رکھی گئی ہے اور اقبالات جو ایک شخص کے اپنے حق میں مفید ہوں شہادت میں قابل پذیرائی ہوتے ہیں۔ ضمن (۱) کے متعلق دفعہ ۳۲ کے تحت میں غور کیا گیا ہے جسکو ہمراہ اوس کے پڑہنا چاہیئے۔ تمثیلات (ب) و (ج) اس ضمن سے متعلق ہیں۔ ضمن (۲) کے متعلق ایکٹ میں کوئی تمثیل نہیں دیگئی غالبًا اسوجہ سے کہ اوس کے متعلق کافی طور پر شرح دفعہ ۱۴ و تمثیلات (ک) و (ل) و (م) میں ذکر کیا گیا ہے۔ دفعہ ۱۴ محض یہ ظاہر کرتی ہے کہ ایسے واقعات امور متعلقہ ہیں۔ ضمن (۲) یہ ظاہر کرتا ہے کہ ایسے واقعات یا بیانات اوس شخص کیطرف سے ثابت کئے جا سکتے ہیں جس نے کہ وہ کئے ہوں باوجود اس عام قاعدہ کے کہ لوگ جو کچھ کہنا پسند کریں اوس کو اپنے لئے شہادت نہیں بنا سکتے (۲) ضمن (۳) میں یہ حکم ہے کہ وہ امر واقعہ جو زیر دفعہ ۶ یا کسی اور مابعد کی دفعہ کے واقعہ متعلقہ ہے محض اسوجہ سے نامنظور نہ کیا جائیگا کہ ایک اقبال کی شکل کا ہے (۳) نیز ملاحظہ ہو شرح زیر دفعات ۸ و ۱۴۔ ایکٹ ہذا۔ تمثیل (د) و (ہ) متعلق اس ضمن کے ہیں۔

ایک مقدمہ میں مدعا علیہم ع۲ و ع۳ نے ایک جوت مدعا علیہ ع۱ کے ہاتھ فروخت کی اور ازاں بعد مدعی کے ساتھ سازش کر کے اوس تقسیم سے انکار کر دیا جو عمل میں آچکی تھی اور امر واقعہ بیع سے بھی انکار کیا۔ تو وہ بیانات جو اونہوں نے پہلے کئے ہوئے تھے اور جن سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ تقسیم ہو چکی ہوئی ہے اور اونہوں نے اپنی حیثیت تبدیل کر لی تھی، زیر ضمن (۳) دفعہ ۲۱ و دفعہ ۱۱ (۲)۔ ایکٹ ہذا شہادت میں قابل پذیرائی قرار دیئے گئے (۴) نالش بر خلاف شخص دیوالیہ اور آفیشل آسائنی بغرض نیلام جائداد مرہونہ میں اس امر کے ثابت کرنیکا بار مدعی پر ہے کہ دستاویزات استحقاق بقبضہ نامبردہ بعد دیوالیہ اوس کے پاس بطور کفالت قبل از تصفیہ امانت رکھی گئی تھیں شہادت اوسکے اقبالات کی جو تصفیہ سے پہلے کے ہوں اور جو بدیں مضمون ہوں کہ دستاویزات اوس وقت تک اوس کے قبضہ میں تھیں زیر دفعہ ہذا بوجہ اوس کے ناقابل پذیرائی ہے کیونکہ وہ کسی مستثنےٰ متعلق ناقابل پذیرائی مندرجہ دفعہ ہذا کی ذیل میں نہیں آتی ہیں محض یہ امر کہ غلطی سے ایسی شہادت کے متعلق اعتراض نہیں کیا گیا

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۹۵ منفصلہ پریوی کونسل (۲) قانون شہادت نارٹن صاحب صفحہ ۲۱۵ (۳) قانون شہادت نارٹن صاحب صفحہ ۲۳۳۔ (۴) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۹۱۔

اوسکو قابل پذیرائی نہیں ٹھہراتا (۱)

اقبالات زبانی درباب مضامین دستاویز کے کب واقعہ متعلق ہیں

دفعہ ۲۲- زبانی اقبال نسبت مضامین کسی دستاویز کے واقعہ متعلقہ نہیں ہے اِلّا اس حال میں اور اوس وقت تک کہ جو فریق اوس کو ثابت کیا چاہتا ہے یہ ثبوت کو پہنچاوے کہ وہ مستحق ادائے شہادت منقولی کا بابت مضمون اوس دستاویز کے اون قواعد کے بموجب ہے جو ایکٹ ہذا میں بعد ازیں مندرج ہیں یا اوس حال میں کہ دستاویز پیش شدہ کی اصلیت معرض بحث میں ہو۔

جیسا کہ شرح دفعہ ۱۷ میں لکھا جا چکا ہے اقبال فی الحقیقت ایک شہادت با واسطہ یعنے سُنی سنائی شہادت کی قسم ہے اور دفعہ ۶۰ میں شہادت بلا واسطہ کا ذکر ہے اور شہادت با واسطہ یعنے سُنی سُنائی شہادت کا کہیں ذکر نہیں کیونکہ ایکٹ ہذا میں صرف اس شہادت کا ذکر کیا گیا ہے جو قابل ادخال ہے۔ ناقابل دخال شہادت کا کچھ ذکر نہیں کیا گیا اسوجہ سے کہ یہ ایکٹ اصول اخراج شہادت پر مبنی ہے پس ہر شہادت جسکا ذکر اس ایکٹ میں نہیں ہے ناقابل ادخال ہے۔ قانون نے اقبال کو وقعت شہادت بلا واسطہ مندرجہ دفعہ ۶۰ کی دی ہے لیکن شہادت بلا واسطہ جسکا ذکر دفعہ ۶۰ میں منجملہ اقسام شہادت درجہ دوم کے جسکا ذکر دفعہ ۶۳ ضمن ۵ میں ہے قرار دی گئی ہے پس ظاہر ہے کہ اقبال نسبت مضمون کسی دستاویز کے شہادت درجہ دوم تصور کیا جاتا ہے اور اس وجہ سے حسب منشاء دفعہ ۶۴ و ۹۱ قابل ادخال نہیں ہے۔ اور دفعہ ہذا میں بھی ممانعت داخل کرنے اقبالوں کی نسبت مضامین دستاویز کے مندرج ہے۔ دفعہ ۶۵ و ۶۶ میں وہ صورتیں بیان کیگئی ہیں جنمیں شہادت درجہ دوم نسبت مضامین مندرجہ دستاویز کے داخل ہو سکتی ہے اور دفعہ ہذا میں ان الفاظ سے "قواعد جو ایکٹ ہذا میں بعد ازیں مندرج ہیں" دفعہ ۶۵ و ۶۶ مراد ہے۔ دفعہ ہذا اون اقبالوں کو خارج نہیں کرتی جن کے کرنے کے متعلق بوقت تجویز فریقین اتفاق کریں جبصورت میں کہ اسطرح تسلیم شدہ واقعہ کا ثابت کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔

حفاظت عطا کردہ دفعہ ہذا فوجداری مقدمات تک وسیع نہیں ہے۔

اصول عام اصول یہ ہے کہ مضامین ایک تحریری دستاویز کے جو پیش کئے جانیکے قابل ہے خود دستاویز مذکور سے ثابت کئے جانے چاہئیں نہ کہ زبانی شہادت سے (۲)۔ ایک استثنٰے اس قاعدہ کے مطابق قانون انگلستان کے موجود ہے جس کے رو سے زبانی اقبال ایک فریق کا داخل کر لیا جاتا ہے۔ چونکہ اقبالات اصلی شہادت برخلاف ایک فریق کے ہوتے ہیں اور نیز برخلاف اون اشخاص کے جو اوس کے ذریعہ سے دعویدار ہوں اس لئے وہ بدوں اس کے کہ پیش کرنیکا نوٹس دیا جاوے یا کہ اصل کی عدم موجودگی کی وجہ سے ظاہر کیا جاوے مراتب دستاویزات کے

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۷۰ منفصلہ پریوی کونسل (۲) قانون شہادت ٹیلر حصہ ۱ فقرہ ۳۹۶ و دفعات ۵۹ و ۱۴۴ و ۹۱۔

ثابت کرنیکے لئے قابل پذیرائی ہوتے ہیں۔ (۱) اصول پر بنا جس کے ایسی شہادت قابل پذیرائی ہے یہ ہے کہ جو کچھ ایک فریق صحیح ہونا تسلیم کرتا ہے اوسکی نسبت معقول طور پر قیاس کیا جاتا ہے کہ وہ ویسا ہی ہے اور اس لئے ایسی شہادت کے متعلق وہ اعتراض نہیں ہوسکتا جو اوس شہادت زبانی کے متعلق ہوسکتا ہے جو اور ذرائع سے حاصل ہوئی ہو جبکہ تحریری شہادت پیش کیجا سکتی تھی (۲)

مضامین دستاویز

جبکہ وجود یا حالت یا مضامین مندرجہ اصل دستاویز کی نسبت ثابت ہوچکا ہو کہ بذریعہ تحریر کے اوس شخص نے جسکے مقابلہ میں وہ ثابت کیگئی ہے یا اوس کے قائم مقام حقیت نے اوسکو تسلیم کیا ہے تو تحریری اقبال مذکور قابل پذیرائی ہوتا ہے (۳) لیکن زبانی اقبالات بجز صورتہائے متذکرہ صدر کے دفعہ ہذا کے رو سے خارج کئے گئے ہیں۔ وہ حالات جنکی موجودگی میں ایک فریق شہادت درجہ دوم نسبت ایک دستاویز کے دینے کا مستحق ہے دفعات ۶۵ و ۶۶ ایکٹ ہذا میں مندرج ہیں۔ جبکہ سوال یہ نہ ہو کہ دستاویز کے مضامین کیا کچھ ہیں بلکہ یہ ہو کہ آیا دستاویز مذکور بذاتہ اصلی ہے یا نہیں یعنے کہ آیا دستاویز مذکور اوس فریق کی دستخطی ہے یا نہیں جسکی تحریری یا دستخطی ہونی بیان کیگئی ہے تو بیشک شہادت اوسکے جعلی ہونے یا نہ ہونیکے متعلق دیجا سکتی ہے۔ فریق مذکور بروئے دفعہ ۲۱ و ۷۰ یا تصدیق کنندہ گواہ بروئے دفعہ ۶۸۔ بذریعہ حلف دینے گواہاں کے جو دستخط سے واقف ہوں یا ماہران سے بروئے دفعہ ۴۵ یا بذریعہ مقابلہ دستخط کے بروئے دفعہ ۷۳، ثابت یا غیر ثابت کیجا سکتی ہے۔

یا اوس حال میں کہ دستاویز پیش شدہ کی اصلیت معرض بحث میں ہو

فقرہ مذکور سے یہ مراد معلوم ہوتی ہے کہ اگر ایک ایسی دستاویز پیش کیگئی ہو تو اقبالات فریقین دستاویز مذکور نسبت اس امر کے کہ وہ اصلی ہے یا نہیں (گو کہ اقبالات مذکور میں مضامین دستاویز کے متعلق بیان بہی ہو پذیرا ہوسکتے ہیں (۴)

کب اقبالات مقدمات دیوانی میں واقعات متعلقہ ہیں

دفعہ ۲۳۔ دیوانی مقدمات میں کوئی ایسا اقبال واقعہ متعلقہ نہیں ہے جو صریحاً اس شرط پر کیا گیا ہو کہ اوس کی شہادت پیش نہ کیجائیگی یا ایسے حالات میں کیا گیا ہو جن سے عدالت یہ استدلال کرسکے کہ فریقین نے باہم یہ ٹھہرالیا تہا کہ اوسکی شہادت نہ ہونی چاہئے۔

تشریح۔ دفعہ ہذا کی کسی عبارت سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ کوئی بیرسٹر یا شخص مجاز سوال و جواب یا اٹرنی یا وکیل کسی ایسے امر کی شہادت دینے سے مستثنے ہے جس کی ادائے شہادت کے لئے وہ حسب دفعہ ۱۲۶

---

(۱) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۴۱۰ و قانون شہادت راسکو صاحب صفحہ ۶۳ و بیسٹ صاحب فقرہ ۵۲۵ و ۵۲۶ و مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۵۸ و ۱۶۰۔ (۲) قانون شہادت سید امیر علی صاحب زیر دفعہ ۲۲۔ (۳) دفعہ ۶۵ ضمن (ب)۔ ایکٹ ہذا۔ (۴) قانون شہادت نارٹن صاحب صفحہ ۱۵۳۔

کے مجبور کیا جا سکتا ہے۔۔

مسودہ ایکٹ میں بجائے الفاظ جن سے عدالت یہ استدلال کر سکے الخ۔ یہ الفاظ درج تھے کہ "عدالت یہ مستنبط کر سکے کہ اہالی مقدمہ کی یہ نیت تھی کہ اس اقبال کی شہادت نہ گذرنی چاہیے" لیکن بعد ازاں کونسل قانونی نے یہ قرار دیا کہ فی نفسہ نیت وجہ کافی غیر متعلق کرنے اقبال کی نہ ہوگی بلکہ ایک صریح یا ضمنی عہد مابین فریقین کے ہونا ضرور ہے۔ منجملہ اصول مسلمہ قانون کے ایک یہ اصول بھی ہے کہ "خلایق کا فائدہ اسی میں ہے کہ نالشات کم ہوں" جو اقبال کہ اہالی مقدمے آپس میں صلح کرنیکے ارادہ سے ایک دوسرے سے گفتگو کے اثنا میں کئے ہوں شہادت میں داخل نہیں ہو سکتے ورنہ آپس میں صلح کی گفتگو کرنے میں سخت دشواری ہوتی اور کوئی تجویز بنسبت صلح کے پیش نہ ہو سکتی۔ جبکہ ایک شخص کسی دعوی کی نسبت مصالحت کرنیکی درخواست کرتا ہے تو یہ نہیں سمجھا جا سکتا ہے کہ اس نے دعوئی کو تسلیم کر لیا ہے بلکہ فقط یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ جو کچھ وہ دینا چاہتا ہے اس غرض سے دیتا ہے کہ نالش سے مخلصی پا جائے (۱) بموجب دفعہ ہذا عدالت اقبالات مندرجہ راضینامہ کا استعمال کرنے سے ممنوع ہے (۲) اور یہ نہایت ضروری ہے کہ راضینامہ کرنیکا دروازہ مسدود نہ کیا جائے (۳)

اقبال خواہ زبانی یا تحریری جو بطریق راضینامہ یا بدوران عہد و پیمان اگر حالات متذکرہ دفعہ ہذا میں کیا گیا ہو تو محفوظ ہوگا۔ عموماً نہ تو خطوط جو بدوں مضرت احدے لکھے گئے ہوں اور نہ اونکے جوابات گو کہ اوسیطرح محفوظ نہیں ہیں بطور شہادت بمقابلہ فریقین تحریر کنندہ کے استعمال کئے جا سکتے ہیں (۴)، چنانچہ خط جسپر "بدون مضرت احدے" لکھا ہو مابعد کے اور نیز سابقہ خطوط کو جو اوسی خط و کتابت میں لکھے گئے ہوں محفوظ رکھتا ہے (۵)، مگر ایسے خطوط صرف اوس صورت میں محفوظ ہیں اگر نیک نیتی سے بنظر راضینامہ لکھے گئے ہوں۔ چنانچہ خط "بدوں مضرت احدے" جسمیں مکتوب الیہ کو دہمکی دیگئی تھی درحالیکہ وہ درخواست قبول نہ کرے دہمکی مذکور کے ثبوت میں قابل پذیرائی قرار دیا گیا (۶) محض یہ امر واقعہ کہ ایک دستاویز کی بابت بیان کیا گیا ہے کہ وہ بدون مضرت احدے لکھی گئی ہے اس کو خارج نہ کریگا۔ قاعدہ جو اون دستاویزات کو خارج رکھتا ہے جنپر الفاظ "بدوں مضرت احدے" لکھے ہوں متعلق نہیں ہوتا الا اوس صورت میں کہ کوئی خاص شخص دوسرے کے ساتھ نزاع کرتا ہو یا خط و کتابت رکھتا ہو اور شرائط واسطے تصفیہ تنازعہ یا خط و کتابت کے پیش کیگئی ہوں (۷) علاوہ بریں اقبال جو بدوں مضرت احدے کیا گیا ہو

---

(۱) قانون شہادت ٹیلر صاحب صفحہ ۷۲۰ (۲) نمبر ۳۰ ۱۸۷۵ء پنجاب ریکارڈ۔ (۳) کوئینس بنچ ڈویژن جلد ۲۳ صفحہ ۳۳۵ و ۳۳۷ راے لارڈ بوون صاحب (۴) قانون شہادت راسکو صاحب صفحہ ۶۲۔ میگناٹن و گرینجر رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۴۰۳ و بیون رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۲۷۸ و ۲۱۳ مندرجہ قانون شہادت سید امیر علی صاحب (۵) قانون شہادت سید امیر علی صاحب زیر دفعہ ۲۳ (۶) قانون شہادت سید امیر علی صاحب۔ (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۳ صفحہ ۱۷۷ و ۱۸۰۔

اقبال کنندہ کے مقابلہ میں استعمال کیا جاسکتا۔ ہے جہانکہ وہ تابع اس شرط کے کیا گیا ہو جسکو دوسرے فریق نے پورا کردیا ہو۔ چنانچہ ایک نالش بربنائے بل آف ایکسچنج میں جہانکہ مدعا علیہ نے مدعی کو ایک چٹھی میں لکھا تھا کہ اوس کو بل مذکور کے نہ سکارے جانے کی کوئی اطلاع نہیں ہے لیکن یہ کہ اگر قرضہ بلا خرچہ قبول کیا جائے تو وہ مدعی کو اوس قدر کا چک دیدیگا۔ وسپر مدعی نے خرچہ ادا کرکے نالش کو آیندہ کے لئے نہ چلایا قرار دیا گیا کہ مدعی دوسری نالش بربنائے بل مذکور میں چٹھی مذکور کو بہ ثبوت اس امر کے کہ نوٹس نہ سکارے جانے سے دست برداری کیگئی تھی پیش کرنیکا مستحق ہے۔ مانالش اول سے چونکہ دوسری نالش کے شروع ہونے سے پہلے دست برداری کیگئی تھی اسلئے شرطیہ ترک نوٹس قطعی ہوگیا لہذا چٹھی مذکور شہادت میں قابل پذیرائی ہے (۱)

بعدا و خال نالش منجانب مدعی بمقابلہ چند مدعا علیہم کے جنمیں سے ایک نابالغ تھا ایک درخواست صلحنامہ جو مابین فریقین بالغ کے عمل میں آیا تھا گذرانی گئی۔ درخواست میں شرائط انتظام بیان کیگئی تھیں اور نیز یہ بیان کیا گیا تھا کہ ایک درخواست منجانب ولی نابالغ بدیں استدعا پیش کیجاویگی کہ عدالت صلحنامہ مذکور کی منجانب نابالغ کے تعمیل کی اجازت دے۔ ۱ یوم بعد داخل ہونے سوال صلحنامہ کے مدعا علیہ اول اور مدعی نے عدالت میں عرائض مشعر دست برداری صلحنامہ مذکور کے گذرانیں اور یہ استدعا کی کہ نالش میں کارروائی عمل میں آوے۔ مدعا علیہ دوم نے ایک درخواست بدیں استدعا گذرانی کہ صلحنامہ قلمبند کیا جاوے اور ڈگری بموجب شرائط صلحنامہ مذکور صادر ہو۔ عدالت نے ڈگری بموجب استدعائے عرضی مدعا علیہ دوم کے صادر کی۔ مدعا علیہ اول نے اپیل کیا۔ تجویز ہوا کہ اپیل ہو سکتا تھا۔ اور یہ کہ عدالت ماتحت نے صلحنامہ کو بدرخواست مدعا علیہ دوم نافذ کرنے میں غلطی کی۔ تجویز ضمنی۔ دفعہ ۳۷۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی محض اُن مقدمات پر حاوی ہے جنمیں کل فریق اسبات پر رضامند ہوں کہ صلحنامہ عمل میں آوے۔ اور اس کا عملدرآمد ہو۔ اور تجویز قلمبند کیجاوے۔ مقدمہ منشی لالجی بنام پوری بائی (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۳۴۴) کی نسبت بحث کیگئی (۲)

جبکہ ایک مقدمہ زیر تجویز میں ایک راضی نامہ بغیر کسی شرط کے کیا گیا ہو تو کسی فریق کو بھی اپنی رضامندی پھیر لینے کا اختیار نہیں ہوتا جبکہ دوسرا فریق عدالت کو راضی نامہ زیر دفعہ ۳۷۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی قلمبند کرنیکے لئے تحریک کرے (۳)

از روئے ایک اقرار نامہ تحریری نے قبل سماعت مقدمہ کے فریقین نالش نے مصالحت کی اور مدعی نے بالعوض ایک بل کے نالش سے دست برداری کرنیکا اقرار کیا جب مقدمہ واسطے سماعت کے پیش ہوا مدعی نے اپنے وعدہ کے ایفاء سے انکار کیا۔ مدعا علیہ نے اقرار نامہ پیش کیا منصف نے یہ تجویز کی کہ اوس کا نفاذ ہونا چاہئے اور نالش کو ڈسمس کیا۔ بر طبق اپیل صاحب جج نے یہ تجویز کی کہ اقرار نامہ بطور صلحنامہ کے متصور نہیں ہو سکتا کیونکہ مدعی نے رضامندی ظاہر نہیں کی اور مقدمہ کو بازہ بہ نمبر سابق واپس بھیجا۔ تجویز ہوئی کہ اقرار نامہ کا نفاذ ہو سکتا ہے مقدمہ منشی لالجی بنام

---

(۱) وکلی رپورٹر جلد ۹ (انگلینڈ) صفحہ ۷۹۸ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۵۰ - (۳) نمبر ۱۸۲ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی

پوری پائی (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۳۰۴) پسند کیا گیا۔ (۱)

بعد اس کے کہ مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی مدعیان اور مدعا علیہم کے باہم مصالحت ہوئی اور اوس کی رو سے جملہ معاملات نزاعی باہمی فریقین مقدمہ طے ہوئے صلحنامہ تحریری تھا اور اوس کا ایک فقرہ متعلق نزاع منشاء نالش کے تھا اور دوسرا فقرہ ایک اور نزاع قدیم سے جو فریقین کے باہم بھی متعلق تھا اور اُس سے اور اُس نالش سے کچھ علاقہ نہ تھا مدعی بعدہٗ اس امر پر رضامند نہ ہوا کہ ڈگری بعبارت اول فقرہ صلحنامہ کے حاصل کیجاوے مدعا علیہم نے حکم اظہار وجہ اس مضمون کا حاصل کیا کہ مدعیان وجہ ظاہر کریں کہ کیوں صلحنامہ شامل مثل عدالت نہ کیا جاوے اور کیوں اوس کے مطابق عدالت ڈگری حسب فحوائے دفعہ ۳۷۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع) (حال آرڈر ۲۳ رول ۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ع) صادر نہ کرے۔ اس حکم کی نسبت بحث بر بنائے بیانات حلفی فریقین عمل میں آئی۔ مدعیان نے یہ عذر کیا کہ دفعہ مذکورہ بالا ایسے مقدمہ سے کہ جیسا مقدمہ حال ہے متعلق نہیں ہے اور بہر حال یہ معاملہ از روئے بیانات حلفی کے نہیں طے ہو سکتا۔ بلکہ شہادت کا لینا ضرور ہے۔ تجویز ہوئی کہ دفعہ ۳۷۵ کی رو سے عدالت کو اختیار دیا گیا ہے کہ ایسے مقدمہ میں جیسا یہ ہے حسب منشاء عملدرآمد کرے اور اس مقدمہ میں استعمال اس قسم کے اختیار کا مناسب ہے اور بلحاظ حالات مقدمہ بوجہ اس کے کہ کوئی ضابطہ از روئے مجموعہ کے نہیں مقرر کیا گیا ہے۔ معاملہ بطور مناسب بر بنائے بیانات حلفی فیصل کیا جا سکتا ہے چنانچہ حکم مذکور قطعی کیا گیا (۲)

حسب منشائے دفعہ ۱۲۶ ایکٹ ہذا جس کا تشریح دفعہ ہذا میں ذکر ہے۔ وہ اقبالات جو موکل نے اپنے وکیل سے کئے ہوں قابل ادخال شہادت نہیں ہیں۔ سوائے مستثنیات (۱) و (۲) دفعہ مذکور کے جو کہ ایسی تحقیقات سے متعلق ہیں جو نسبت وقوع جرم کے ہو۔ ٭

اقبال جو کسی رعب یا دھمکی یا وعدہ کے باعث کیا گیا ہو واقعہ متعلقہ نہیں

دفعہ ۲۴۔ اقبال شخص ملزم کا مقدمہ فوجداری میں اوس صورت میں واقعہ متعلقہ نہیں ہے جبکہ وہ اقبال عدالت کے نزدیک ایسا معلوم ہوتا ہو کہ وہ کسی شخص ذی منصب کی ایسی ترغیب یا دھمکی یا وعدہ سے باعث کیا گیا جو شخص ملزم کے الزام سے علاقہ رکھتا ہو اور عدالت کی رائے میں اس امر کے واسطے کافی ہو کہ شخص ملزم کو عقلاً اس خیال کے پیدا ہونیکی وجہ پائی جائے کہ اگر وہ ایسا اقبال کریگا تو اوس مقدمہ میں جو اوس پر ہے سردست کچھ فائدہ حاصل ہوگا یا کسی نہج کی خرابی سے بچ جائیگا۔ ٭

دفعہ ۱۷ میں تعریف اقبال کی کی گئی ہے وہ اقبالات فوجداری و دیوانی دونوں سے متعلق ہے۔ اور کل احکام جو دفعہ مذکور سے دفعہ ۳۲ تک میں مندرج ہیں کار روائی دیوانی و مقدمات فوجداری دونوں پر باستثنائے مستثنائے قانون کے حاوی ہیں

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۴۸۳۔ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۳۰۴۔

دفعہ ہذا میں اُن اقبالات فوجداری کا ذکر ہے جو بمقابلہ ملزم کے مقدمات فوجداری میں مستعمل ہو سکتے ہیں بعض حالتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ملزم جھوٹ جرم کا اقبال کرتا ہے چنانچہ نارٹن صاحب اپنی کتاب میں ایک مقدمہ کا ذکر کرتے ہیں جسمیں مدعی نے مدعا علیہا پر فوجداری میں اس بات کا دعویٰ کیا کہ اونہوں نے بذریعہ جادو کے مدعی کے ساتھ جسکو دس مہینے کا حمل تھا زنا بالجبر کیا اور اس کے پیٹ میں سے کچھ نکال کر ایک کھال لپٹی ہوئی ٹھلیا اسمیں گھسیڑ دی جسکی وجہ سے وہ مرگئی مدعا علیہا نے اقبال جرم کیا لیکن عدالت نے باوجود ایسے اقبال کے اسکو اس بناء پر رہا کیا کہ قد ٹھلیا کا اسقدر بڑا ہے کہ اس کا داخل ہونا محال ہے ایک اور مقدمہ میں ملزم جس نے اپنے باپ کے قتل کا اقبال کیا تھا اِس بناء پر رہا کیا گیا کہ فی نفسہٖ ثبوت اِس امر کا نہیں ہے کہ مدعا علیہ کا باپ زندہ ہے یا مرگیا اور اقبال مدعا علیہ نے جنون اور بدحواسی کے عالم میں کیا ہے۔ علاوہ ان شاذ و نادر صورتوں کے اور ایسی وجوہات ہوتی ہیں جن سے ملزم جھوٹا اقبال کرتا ہے مثلاً۔ ۱۔ جبکہ اقبال جرم سے ملزم ایک ایسے تکلیف سے چھوٹ جانیکی توقع رکھتا ہو جسکی وہ برداشت نہیں کرسکتا اور جو ایسے اقبال حاصل کرنیکے لئے پہنچائی جاتی ہے۔ ۲۔ جبکہ ملزم کوئی بڑا جرم کرچکا ہو لیکن مقدمہ حال میں اسپر کسی چھوٹے جرم کا الزام لگایا گیا ہو تو اس غرض سے کہ اس چھوٹے الزام کو قبول کرنے سے بڑے جرم کی تحقیقات نہ ہوگی اقبال جرم کرتا ہے۔ ۳۔ بعض دفعہ آدمی اپنی زندگی سے عاری ہو جاتا ہے اور تنگ آکر موت کو پسند کرتا ہے۔ ۴۔ بعض دفعہ شیخی اور غرور سے ملزم ایک جھوٹے جرم کا اقبال کرتا ہے۔ ۵۔ جبکہ دوسرے کا فائدہ منظور خاطر ہو۔ ۶۔ جبکہ کینہ کی وجہ سے دوسرے کو ضرر پہنچانا منظور ہو۔ لہذا مقدمات فوجداری میں دو امر ہمیشہ قابل تنقیح ہوتے ہیں۔ **اوّل**۔ آیا جرم سرزد ہوا یا نہیں۔ **دوم** یہ کہ ملزم اس جرم کا مرتکب ہوا یا نہیں۔ اگر فی نفسہٖ وقوع جرم کا کوئی ثبوت نہیں۔ تو اقبال کچھ موثر نہ ہوگا۔ بعض دفعہ گو ملزم کو جھوٹ بولنا منظور نہیں ہوتا لیکن وہ اقبال جرم واقعات کی نسبت غلط یقین ہونیکی وجہ سے کرتا ہے۔ مثلاً ایک مقدمہ میں ایک لڑکی کے باپ پر اس لڑکی کے قتل کا الزام لگایا گیا ملزم نے اقبال کیا۔ اس یقین سے کہ لڑکی اس کے مارنے کی وجہ سے مرگئی ہے۔ لیکن ڈاکٹر نے جسم کی تشریح سے یہ ثابت کیا کہ لڑکی مارنے کی وجہ سے نہیں مری بلکہ بوجہ زہر کے جو اس نے خود قبل پٹنے کے کھا لیا تھا، مرگئی اور ملزم نے دراصل محض بہ نیت تادیب لڑکی کو کچھ مارا تھا۔ اسیطرح پر بعض صورتوں میں جبکہ فرد قرار داد جرم میں ملزم پر ایک جرم قائم کیا جاتا ہے اور ملزم اس جرم کا تو نہیں بلکہ ایک ادنے جرم کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ بلا سمجھنے اسکے کہ نوعیت جرم کیا ہے اقبال کرلیتا ہے ایسی صورتوں میں ملزم کو سزا اس جرم کی نہیں ملسکتی جو کہ فرد قرار داد جرم میں مندرج ہے مثلاً کسی ملزم پر (جو کہ فی الحقیقت حسب دفعہ ۱۵۹ تعزیرات ہند ہنگامہ کا مرتکب ہے جسکی سزا حسب دفعہ ۱۶۰ ایک مہینہ قید ہے) فرد قرار داد جرم میں بلوہ کا الزام لگایا جاوے (جسکی سزا حسب دفعہ ۱۴۷ دو سال کی قید ہو سکتی ہے) اور ملزم کو یہ اصول قانون معلوم نہیں کہ حسب دفعہ ۱۴۱ بلوہ کے لئے کم سے کم پانچ شخصوں کا

ہم ارادہ ہوکر دنگہ کرنا ضروری ہے اور اس شخص کے ساتھ صرف دو شخصوں نے ملکر دنگہ کیا ہے اس وجہ سے اس کا جرم ہنگامہ ہے نہ بلوہ۔ اور اقبال جرم کرے تو اسکو سزا حسب دفعہ ۱۶۰ دیجائیگی نہ حسب دفعہ ۱۴۷۔

وجہ بر بنا جس کے اقبالات مانند دیگر اقرارات کے پذیرا کئے جاتے ہیں یہ قیاس ہے کہ کوئی شخص دیدہ و دانستہ ایسا بیان نہیں کریگا جو اوس کے فائدہ کے خلاف ہو الا اوس صورت میں کہ وہ صحیح ہو (۱) لیکن اقبال کا اثر اوس کے خوش برضا کرنیکی نوعیت پر موقوف ہے (۲) اخراج اقبالات کے متعلق جو قاعدہ ہے اوس کا مدعا یہ ہے کہ ان جملہ اقبالات کو خارج کیا جاوے جو قیدی نے اس خیال سے کئے ہوں کہ اوس کے لئے بہتر یہی ہے کہ خود بخود جرم کا مجرم ہونا قبول کرے جسکا کہ اوس نے دراصل ارتکاب نہیں کیا (۳) خوف اسبات کا ہے کہ شخص ملزم اپنے آپ کو جھوٹے طور پر مجرم ٹھہرائیگا۔ مزید برآن ایسی شہادت کا داخل کیا جانا طبعی طور پر اہلکاران پولیس کو اسبات پر آمادہ کریگا کہ بجائے اس کے کہ ہوشیاری اور محنت سے کام کریں وہ ملزمان پر تشدد کر کے اونکو دھمکایا کرینگے اس امید میں کہ اون سے ایسا اقبال کرالیا جاوے جو کہ وہ کرنا نہ چاہتے ہوں (۴)

لیکن زیر دفعہ ہذا ایک اقبال کو غیر متعلق ٹھہرانیکے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ اسمیں ایک ایسا بیان ایزاد کیا گیا ہے جسکی نا واجب طور پر بذریعہ دھمکی یا وعدہ کی ترغیب دیگئی ہے۔ بغرض اس کے کہ ایک اقبال کو غیر متعلق ٹھہرایا جاوے یہ ثابت کیا جانا چاہئے کہ اقبال کی بذاتہ نا واجب طور پر ترغیب دیگئی تھی۔ ایک شخص پ پر جو جنرل پوسٹ آفس بمبئی میں کلرک اندراج تھا یہ الزام لگایا کہ اوس نے ایک رجسٹری شدہ چٹھی کے متعلق سرقہ کا ارتکاب کیا ہے۔ اوس کے ایک دوست مسمی تس نے پولیس افسر کے روبرو بیان کیا جو کہ اوس نے قلمبند کر لیا۔ بر وقت تجویز تس نے بیان مذکور کے کرنے سے انکار کیا جسپر کہ حاکم اجلاس فرمانے بیان مذکور شہادت تامیں تس کو بے اعتبار ٹھہرانیکے لئے اور نیز بطور شہادت بخلاف پ کے داخل کر لیا جسمیں کہ وہ بیانات مندرج تھے جو پولیس کے روبرو کئے گئے تھے اور جن سے اقبالات پ کی تائید ہوتی تھی۔ بیانات مذکور بر خلاف پ بھی شہادت میں استعمال کئے گئے تھے۔ وکیل ملزم کیطرف سے یہ اعتراض کئے جانے پر کہ آیا اقبالات ملزم زیر دفعہ ۲۴۔ ایکٹ شہادت ہند غیر متعلقہ تھے قرار دیا گیا کہ اقبالات مذکور صحیح طور پر شہادت میں داخل کیگئی تھیں (۵)

دو اقسام اقبال۔ غیر جوڈیشل اور جوڈیشل اقبال دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک غیر جوڈیشل جو مجسٹریٹ یا عدالت کے سوا کسی اور کے روبرو کیا جاوے۔ اور دوسرا جوڈیشل جو مجسٹریٹ یا عدالت کے روبرو کیا جاوے۔ غیر جوڈیشل اقبالات کی نسبت دیکھو

---

(۱) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۸۶۵ و بسٹ صاحب فقرہ ۵۲۴ و روسکو صاحب صفحہ ۱۰۲۔ (۲) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۸۷۲ و ۸۸۴ و لا رپورٹ کوئینس بنچ جلد ۲ صفحہ ۱۵ اسٹیٹسمن ۶ ۱۸۹۳ء (۳) قانون فوجداری رسل صاحب جلد ۳ صفحہ ۴۴۲ و کر منگٹن و پینیز رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۸۶ و ڈینسن کرون کیسز جلد ۲ صفحہ ۴۳۰ (۴) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۸۷۲۔ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۱۔

فیصلجات زیر دفعہ ۲۴ - ایکٹ ہذا - جو اقبال کہ عدالت کے نزدیک ایسا معلوم ہوتا ہو کہ کسی شخص ذی منصب کی ترغیب یا دہمکی یا وعدہ کے باعث کیا گیا ہے وہ نامنظور کیا جائیگا -

(۱) اشخاص ذی منصب اہلکاران پولیس اشخاص ذی منصب میں داخل ہیں مثلاً پولیس پاٹیل (۲) مجسٹریٹ (۳) آنریری مجسٹریٹ (۴) ولیج مجسٹریٹ (۵) صاحب سشن جج - ماسٹر جہاز (۶) مستغیث اور نیز وہ اشخاص ہیں جو ملزم کی گرفتاری یا حراست پر اختیار رکھتے یا بیان لینے کے مجاز ہوں اور اوس کے برخلاف استغاثہ کرنے میں تعلق رکھتے ہوں اشخاص ذی منصب ہیں۔ کوئی اہلکار پولیس یا اور شخص ذی اختیار مجاز نہ ہوگا کہ کسی شخص ملزم کو بسبب مصرحہ دفعہ ۲۴ - ایکٹ شہادت ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ء کے کسی طرح کی ترغیب یا دہمکی دے یا اوس کے ساتھ وعدہ کرے یا ترغیب یا تخویف دلائے یا وعدہ کرائے۔ مگر کوئی اہلکار پولیس یا اور شخص کسی شخص کو بذریعہ کسی تنبیہہ کے یا اور طور پر دوران کسی تحقیقات متعلقہ باب ہذا ایسا بیان کرنے سے منع نہ کریگا جو وہ اپنی خوشی سے بلا اجبار ظاہر کرنا چاہتا ہو۔ (۷) مستغیثوں میں سے ایک کی بیوی جسکو انتظام کاروبار میں واسطہ ہو شخص ذی منصب ہے اور ٹریولنگ آڈیٹر ریلوے کمپنی کا بھی (۸) انگریزی قانون کے بموجب اشخاص ذی منصب میں آقا اور ماسٹر قیدی اور کانسٹیبل یا اور افسر جنکی حراست میں قیدی ہو داخل ہیں۔ "پنچایت" کے روبرو معاملہ پیش تھا کہ آیا موہن لال و کشن لال نے بھگوانداس کو مارڈالا ہے کہ جس کے باعث سے وہ آیندہ اپنے دیگر اہالیان برادری کے ساتھ تعلق رکھنے کے قابل نہیں ہے یا نہیں۔ موہن لال اور کشن لال نے پنچایت کے روبرو کچھ بیانات کئے۔ بعد ازاں اس امر کی کوشش ہوئی کہ بوقت تجویز نامبردگان بابت قتل بھگوان داس کے بیانات مذکور کو بطور اقبال موید شہادت گواہ سرکار کے ثابت کریں جو گواہان واسطے ثبوت اقبال کے طلب ہوئے اونہوں نے خاصکر یہ بیان نہیں کیا کہ موہن لال و کشن لال نے پنچایت کے روبرو کیا کہا تہا۔ ایک گواہ اہل پنچایت نے یہ بیان کیا کہ موہن لال نے اقبال کیا۔ اور کشن لال ملزم ہے ایک اور گواہ نے کہ وہ بھی پنچایت میں شریک تہا یہ کہا کہ "موہن لال و کشن لال پر یہ الزام لگایا گیا تہا کہ اونہوں نے بھگوداس کا گھر لیلیا ہے اور اوسپر دونوں نے اقبال بھگوانداس کے مارڈالنے کا کیا" اسی گواہ نے یہ بھی بیان کیا کہ "اقرارات لکھہ نہیں لئے گئے تہے" معلوم ہوتا ہے کہ چھٹے جلسہ پنچایت میں کہ جب موہن لال و کشن لال کو یہ دہمکی دی گئی کہ

---

(۱) پنجاب ریکارڈ فوجداری نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۸۵ء و رپورٹ ممالک مغربی شمالی ہائیکورٹ جلد ۵ صفحہ ۸۶ و کرنگٹن و بینیز رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۹۷ و قانون شہادت سید امیر علی صاحب (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۲ - (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۴۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۷ - (۴) ویکلی رپورٹر فوجداری جلد اول صفحہ ۴۴ - (۵) کرنگٹن و بینیز رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۴۰ - (۶) بنگال لا رپورٹ جلد ۱ - اپنڈکس اول - (۷) دفعہ ۱۶۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری -

(۸) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۷۸ -

تمام عمر کیلیئے ذات سے خارج کردیئے جائینگے۔ تب نامبردگان نے بیانات مذکور کئے۔ تجویز ہوئی کہ اگر وہ بیانات جو موہن لال و کشن لال سے منسوب کئے گئے ہیں واقعی کئے گئے اور منظور کئے گئے اور یہ امر حسب ضابطہ ثابت ہوگیا ہے تو احکام دفعہ ۲۴- ایکٹ ۱ ۱۸۷۲ء انکی عدم مقبولیت کی نسبت اس بنا پر پیش نہیں کئے جا سکتے کہ بیانات مذکور دہمکی مذکور کی وجہ سے کئے گئے تھے کیونکہ حسب مراد دفعہ مذکور اہالیان پنچایت ایسے اشخاص ذی منصب نہ تھے جنکو موہن لال و کشن لال پر اختیار ہو اور نہ بابت کسی جرم کے جسکا الزام اُنپر تھا کوئی دہمکی دیگئی تھی۔ لیکن بیانات مذکور بنفسہ واسطے تائید شہادت گواہ سرکاری خواہ تجویز ثبوت جرم نسبت موہن لال و کشن لال کے بغرض ثبوت قتل عمد بیگواہ اسکے تسلیم نہیں ہوسکتے ہیں۔ بیانات بعبارت عام کئے گئے تھے اور اون بیانات سے صرف وہ خیال ظاہر ہوتا ہے جو گواہان کے دل میں بیانات سے گذرا ہو یہ امر ہمیشہ لازمی ہے۔ کہ عدالت جسقدر زیادہ ممکن ہو یہ بات دریافت کرے کہ کیا الفاظ مقبلان مفروضہ نے استعمال کئے تھے اور کیا امور اور معاملات تھے جنکی نسبت وہ کئے گئے تھے ممکن ہے کہ جو الفاظ موہن لال و کشن لال سے منسوب کئے گئے تھے وہ بلحاظ سوالات مستفسرہ و دخل امر تحقیقات طلب کے اس جرم کی بابت اقبال کی حد تک نہ پہونچے ہوں کہ جسکے اقبال کا سامعین کو باور ہوا۔ (۱)

ترغیب۔ دہمکی۔ وعدہ

دفعہ ہذا اور مابعد کی دفعات لغایت ۳۰ میں اوس خاص نمونہ کے اقرارات کی بابت کارروائی کیگئی جو اقبالات کے نام سے مشہور ہیں۔ لیکن اس سے پہلی کی دفعات لغایت اور بشمول دفعہ ۲۲ میں اون اقبالات کی کا ذکر ہے جو بالعموم ہر دو دیوانی و فوجداری میں کئے جاتے ہیں۔ لہذا دفعہ ۲۴ جملہ اقبالات کو بجز اون کے قابل پذیرائی ٹھہراتی ہے جو غیر متعلقہ یا جو بروئے دفعہ ہذا اور مابعد کی دفعات کے ممنوع قرار دیئے گئے ہیں۔ دفعات ۲۴ لغایت ۲۶ سے واضعان قانون نے یہ مراد رکھی ہے کہ ملزمان کو حفاظت دیجاوے (۲)

ترغیب کافی ہونی چاہیئے

قانون نے نسبت ترغیب۔ دہمکی۔ وعدہ کے کوئی خاص قاعدہ مقرر نہیں کیا۔ (۳) ترغیب دہمکی یا وعدہ کافی ہونا چاہیئے۔ اور اس امر کو بالکل عدالت کی رائے پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ اس امر کی تجویز کرے کہ کونسی ترغیب کافی ہے اور یہ امر ملحوظ رہنا چاہیئے کہ اقبال بذریعہ دینے فائدہ کے یا دور کرنیکے کسی نقصان دنیاوی کے بہ تعلق کارروائی کے جو برخلاف اسکے کیگئی ہو حاصل کیا گیا ہو۔

مقدمات میں جنکی تجویز بشرکت جوری ہو قابل ادخال تجویز کرنا اقبال کا جج کے متعلق ہے فائدہ جو حاصل کیا گیا ہو یا نقصان جو دور کرایا گیا ہو۔ (الف) دنیاوی قسم کا ہونا چاہیئے۔

مثلاً ایسی ترغیب کہ سچ بولنے سے ثواب ہوگا اور جھوٹ بولنے سے عذاب یا جرم کے اقبال کرنے سے خدا عاقبت میں

---

(۱) انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۶۔ (۲) انڈین لاریپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۲ و ۱۷ و مدراس لا جرنل بابت ماہ جنوری و فروری ۱۸۹۵ء صفحہ ۱۲ لغایت ۱۴۔ (۳) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۶۸۔

معاف کردیگا ایسی ترغیب یا وعدہ یا دہمکی نہیں جسکی وجہ سے اقبال ناقابل ادخال ہوجائے ۔ پھر جبکہ ایک آدمی نے ایک لڑکے ملزم قتل عمد کو یہ کہا کہ اب گھنٹے ٹھیک دو میں تم سے ایک سخت سوال پوچھنے والا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ تم خدا کو حاضر ناظر جانکر سچ بتلاوگے اور لڑکے نے ایک بیان کیا۔ تو تجویز ہوا کہ ایسا بیان سختی سے قابل ادخال ہے۔ (۱) ایک ڈپٹی مجسٹریٹ نے قبل قلمبند کرنے بیان ایسے شخص کے جسکو پولیس نے روبرو حاکم موصوف حاضر کیا تھا اُس کاغذ پر جسپر . . . . حاکم موصوف بیان قلمبند کرنیکو تھا الفاظ مندرجہ ذیل جو حاکم موصوف نے عہدہ داران پولیس کو اپنے روبرو سے ہٹجانے کے بعد زبانی ملزم سے سنے تھے تحریر کئے۔ "میں نے اُن عہدہ داران پولیس کو اپنے روبرو سے ہٹجانے کے بعد جو ملزم کو میرے روبرو لائے تھے ملزم کو آگاہ کیا کہ جو کچھ وہ کہیگا وہ شہادت اُس کے مقابلہ میں ہوگی پس بہتر ہے کہ وہ سچ کہے" تجویز ہوئی کہ ایسی عبارت کا استعمال کرنا بمنزلہ قیدی کو یہ ترغیب دینے کے ہے کہ وہ اقبال کرے اور بدیں وجہ ایسا اقبال شہادت میں بمقابلہ اوس کے ناقابل پذیرائی ہے (۲)

جبکہ ملزم پولیس کی حراست میں ہو اور اس نے ایک اقبال کیا ہو تو یہ ضروری ہے کہ مجسٹریٹ قبل قلمبند کرنے اقبال مذکور کے زیر دفعہ ۱۶۴ ضابطہ فوجداری یہ معلوم کرے کہ کس قدر عرصہ ملزم حراست میں رہا ہے اگر کوئی تجویز امر واقعہ مذکور کے متعلق موجود نہ ہو تو سشن جج پر لازم ہے کہ قبل اقبال مذکور کو زیر دفعہ ہذا واقعہ متعلقہ سمجھنے کے مجسٹریٹ کو طلب کرکے اپنا اطمینان امر مذکور کے متعلق کرے۔ (۳) مسٹر جسٹس سمائیتھ صاحب کی رائے ہے (گو مسٹر جسٹس اسمی صاحب کو اس امر میں شک تھا) کہ گو دفعہ ۲۴ قانون شہادت بلحاظ الفاظ کے صرف اقبال سے متعلق ہے۔ اور ایکٹ مذکور نے اقبال اور تسلیم میں فرق رکھا ہے مگر تاہم دفعہ ۲۷۔ ایکٹ مذکور کے الفاظ کو اور نیز دفعات ۱۶۲ و ۱۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کو دفعہ مذکور کے ساتھ پڑھنے سے لا کلام منشاء واضعان قانون کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسی تسلیم کو بھی غیر متعلق سمجھا جاوے جو کسی ملزم نے افسر پولیس تفتیش کنندہ کی اس ترغیب سے ظاہر کیا ہو کہ ملزم مخلصی پاجاویگا۔ الا اوس صورت میں کہ ایسے اظہار کی وجہ سے کوئی امر واقع ظاہر ہوا ہو اور اُس حالت میں بھی اوسی حد تک جہانتک کہ اس امر واقع شدہ کا تعلق ہے۔ مسٹر جسٹس اسمی صاحب کی رائے میں مجموعہ ضابطہ فوجداری یا قانون شہادت میں ایسا کوئی امر نہیں کہ جس سے ایسی تسلیم جو اقبال کے درجہ تک نہ پہنچتی ہو ضرور ہی شہادت میں قبول ہوسکتی گو پولیس کا ترغیب دیکر ایسی تسلیم کرانا کیسا ہی ناواجب اور ناجائز ہو (۴)

ایک مقدمہ میں مجسٹریٹ نے ملزم سے کہا کہ صاحب مجسٹریٹ ضلع نے یہ کہا ہے کہ اگر ملزم مذکور نے پورا بیان کیا تو وہ معافی کے معاملہ پر غور کرینگے۔ اور مجسٹریٹ مذکور نے عدالت میں دو اشخاص کو کہدیا تھا کہ ممکن ہے ملزم کو معافی دیجاوے اگر اس نے دیگر اشخاص کے برخلاف جرم ثابت کردیا۔ تجویز ہوا کہ وہ اقبال جو ملزم نے کیا بوجہ اس ترغیب کے جو نامبردہ کو اس مجسٹریٹ نے دی تھی جسکے روبرو اقبال کیا گیا تھا غیر موثر ہے۔ (۵)

---

(۱) قانون شہادت فیلڈ صاحب صفحہ ۱۲۰ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۷۷۵ - (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۴۴ -
(۴) پنجاب ریکارڈ فوجداری نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۲ء - (۵) نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ فوجداری۔

(ب) متعلق کارروائی کے ہو جو برخلاف ملزم کے ہو۔

اگر دھمکی یا ترغیب یا وعدہ ایسی چیز سے کیا جاوے جو متعلق بجرم نہیں تو اسکی وجہ سے اقبال ناقابل ادخال متصور نہ کیا جاویگا مثلاً مدعا علیہ سے یہ کہنا کہ ہم مٹھائی کھلاوینگے یا آرام سے رکھینگے کوئی ترغیب باعث ناجوازی اقبال کی نہیں۔ لیکن یہ کہ اگر اقبال کردیگا تو جیل میں نہ جاویگا اور نہ اوسپر کوئی مصیبت آئیگی اور کہ اس کے رہا کرانیکی تدبیر کیجاویگی یا کہ اوسکو معاف کیا جائیگا باعث ناجوازی اقبال ہونگے (۱) لیکن ملاحظہ ہو دفعہ ۳۴۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری۔

اقبالات جو قابل مقبولی تجویز ہوئے

کار آمد خیال کر کے چند تمثیلیں اقبالات کی جو قبول کر لئے گئے اور جو رد کئے گئے بیان کیجاتی ہیں۔ مندرجہ ذیل تمثیلیں وہ ہیں جنہیں کہ اقبال قبول کیا گیا۔

دو لڑکے ایک ریلوے ٹرین کے مزاحم ہونیکے مجرم قرار دیئے گئے جب وہ گرفتار کئے گئے تو انہوں نے اقبال کیا کہ انمیں سے ایک کی ماں نے ایک پولیس مین کی موجودگی میں یہ کہا تہا کہ ”تم عمدہ لڑکوں کیطرح اچھی طرح سلوک کئے جاؤگے سچ بتاؤ“ (ملکہ معظمہ بنام ریوانیڈ ہنڈکوک۔ آئی۔ سی۔ بی صفحہ ۳۶۲)۔

قیدی نے ایک بیان کیا جبکہ وہ اپنے اُستاد کیجانب سے بلایا گیا اور جسنے کہا ”تم دو افسران پولیس کے روبرو ہو اور میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ جو سوال تمپر کیا جائے اُس کا تم راستی سے جواب دو لیکن اگر تم نے کوئی گناہ کیا ہے تو اسمیں کوئی جھوٹ مت ملاؤ“ اُستاد نے اس کے بعد حسب ذیل کہا ”خبردار ہو تمہاری نسبت ہم زیادہ جانتے ہیں“ (ملکہ معظمہ بنام جارڈس۔ آئی۔ سی۔ سی۔ صفحہ ۱۹۶)۔

ایک خدمتگار لڑکی پر یہ جرم لگا کر اوس کو حوالات میں کیا گیا کہ اُس نے اپنے مالک کے احاطہ میں آگ لگادی تہی جہاں کہ وہ اپنے مالک کی لڑکی کے ساتھ کپڑے بدلنے کو گئی تہی۔ مالک کی لڑکی نے اُس سے کہا کہ سچ بتاؤ کہ آیا تم نے یہ کیا ہے یا نہیں۔ اس نے جواب دیا کہ ”میں بے گناہ ہوں“ مالک کی لڑکی نے جواب دیا ”اپنی روح کو زیادہ گناہوں میں مت ڈالو“ اُسپر خدمتگار نے پورا اقبال کیا۔ (د آر بنام سلیمان ۱۷ جورسٹ صفحہ ۱۰۸۲)۔

پنجاب چیفکورٹ نے قرار دیا کہ کسی شخص ملزم کو صرف سچ بولنے کی نصیحت کرنیکی یہ تعبیر نہیں ہوسکتی کہ وہ ایک ترغیب یا دھمکی یا وعدہ ہے اور ایک غلط اقبال کرنیکی ترغیب تو ہرگز ہی نہیں ہے اور کسی ایسے اقبال کے شہادت سے خارج کرنیکے لئے مکتفی نہیں ہے جسکی کسی اور طرح پر نامناسب طور پر ترغیب نہ دیگئی ہو۔ (۲) اقبال جسکی بابت بیضابطہ طور پر ترغیب دیگئی ہو ناقابل پذیرائی شہادت ہے لیکن تاحد اس امر واقعہ کے کہ ایک واقعہ متعلقہ بباعث اس اطلاع کے معلوم ہوا ہے

---

(۱) ہندوستان میں یہ قابل مقبولی نہ ہوگا۔ دیکھو دفعہ ۲۶۔ (۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۰۴ و بنگال لا رپورٹ جلد ۱۰ اپنڈکس اول و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۸۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۲ و ویکلی رپورٹر فوجداری جلد اول صفحہ ۲۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۶۰ و ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۵۳ و جلد ۹ صفحہ ۱۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۸۰ و ۲۱۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۶۱۱

(۲) نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ فوجداری۔

جو شخص ملزم سے حاصل ہوئی تھی اگر وہ دریافت اسکی اطلاع پر بجائے خود کوئی واقعہ متعلقہ ہے تو بدون دیئے جانے شہادت کسی جزو ایک ناقابل پذیرائی اقبال کے ثابت کئے جانیکے لائق ہے یہ امر واقعہ کہ ایک ملزم نے ایک خاص بیان دیا ہے اور بوجہ جس کے ایک گواہ ایک خاص جگہ پر گیا اور چند اشخاص سے تحقیق کیا واقعات متعلقہ ہیں اور برخلاف شخص ملزم ثابت کئے جا سکتے ہیں۔ (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۵۹۲ زیر دفعہ ۲۷۔ ایکٹ ہذا۔

اقبالات جو قبول نہ کئے گئے مندرجہ ذیل اقبالات ناقابل مقبولی تجویز ہوئے۔ جبکہ قیدی کو یہ کہا گیا کہ اس کے لئے بہتر ہے کہ روپیہ کو ادا کر دے بہ نسبت اس کے کہ جیلخانہ کو جائے اور یہ کہ اس کے لئے انسب ہے کہ وہ سچ بتلائے (تاج بنام نوروجی دادا بہائی بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۶۹)۔

اگر تم مجھکو قابل اطمینان حساب نہ دوگے تو میں تمکو مجسٹریٹ کے روبرو پیش کرونگا (تاج بنام تہامسن آئی۔ پی صفحہ ۲۹۱)

اگر تم مجھے بتلادوگے کہ میرا اسباب کہاں ہے تو میں تمپر مہربان ہونگا۔ (تاج بنام کاس۔ آئی۔ پی صفحہ ۲۹۳)۔

گہڑی ملگئی ہے اور اگر تم مجھے نہ بتلادوگے کہ تمہارا کون شریک تہا تو میں تمکو جیل میں بہیجدونگا (تاج بنام ہرٹ۔ سی پی جلد ۳ صفحہ ۵۷)

بہتر تہا کہ تم چہوڑ دیتے اور ان تمام کو اجازت نہ دیتے (تاج بنام تہامسن۔ سی۔ دی۔ جلد ۹ صفحہ ۳۵۳)۔

میں فقط اپنا روپیہ مانگتا ہوں۔ اگر تم مجھکو وہ دیدو پہر خواہ تم جہنم میں جاؤ۔ (تاج بنام جالنس آر اینڈ آر صفحہ ۱۵۲)

جبکہ مجرم ایک ملاح کو کپتان نے بہری ہوئی بندوق سے دہمکی دی اور اوسکو مطیع کر کے بیڑیاں لگالیں (ملکہ معظمہ بنام ہکس بنگال لاء رپورٹ جلد ۱۰ ضمیمہ ۱)۔

جبکہ ایک قیدی نے یہ معلوم کر کے اقبال کیا کہ انعام اور معافی ہر شخص کے لئے تجویز کیگئی ہے سوائے اصلی مجرم کے اور قابل یقین واقعات کے رو سے اسکا بیان انعام پانیکی امید پر مبنی تہا اور اوسکو اجازت ملگئی تہی کہ وہ تاج کیطرف سے بطور گواہ کے پیش ہوگا۔ تجویز ہوا کہ اس کا بیان ناقابل مقبولی ہے۔ (ریج بنام بلیک برن۔ کاکس۔ سی۔ سی صفحہ ۳۳۳)۔

لیکن محض علم ایسے انعام اور وعدہ معافی کا تجویز ہوا کہ اقبال کو غیر قابل مقبولی نہیں کر دیتا جبکہ یہ معلوم نہ ہو کہ کسی تحریک کی رو سے قیدی نے اقبال کیا ہے (ریج بنام بوسول کار اینڈ ایم صفحہ ۵۸۴ ریج بنام ڈنگلے آئی سی ایل اینڈ کے صفحہ ۳۴۴)

بمقدمہ قیصر ہند بنام راونا تہ دو سد (دیکہو رپورٹ فوجداری ردل جلد ۱۰ صفحہ ۵۳) قیدی نے حسب وعدہ معافی ایک بیان کیا تہا اور پہر حوالات سے بہاگ گیا تہا لیکن پہر وہ گرفتار ہوگیا اور یہ تجویز ہوا کہ بروقت اسکی تجویز کے اس کا بیان اسکے برخلاف شہادت میں نہیں لیا جا سکتا۔ ضابطہ فوجداری جو فی الحال نافذ ہے (دفعہ ۳۳۹) کی رو سے جبکہ کوئی معافی اس وجہ سے ہٹالیجائے کہ شخص جسکو ایسی معافی دیگئی ہے اس نے شرائط معافی کو پورا نہ کیا خواہ دیدہ دانستہ کسی ضروری امر کو اخفا کر کے یا جہوٹی شہادت دے کے، بیان جو ایسا شخص بر وعدہ معافی دے اس کے برخلاف شہادت میں لیا جا سکتا ہے دفعہ ۳۴۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری کو اس دفعہ کے ساتھ پڑہنا چاہیئے جسکا مضمون یہ ہے

---

(۱) نمبر ۳۴ سنہ ۱۸۹۶ع پنجاب ریکارڈ فوجداری۔

کہ بجز اس کارروائی کے جو دفعات ۳۳۷-اور ۳۳۸ میں مقرر ہوئی ہے جائز نہیں ہے کہ شخص ملزم پر بذریعہ وعدہ یا تخویف یا اور طور پر اس امر کی ترغیب دینے کے لئے کسی طرح کا دباؤ ڈالا جائے کہ وہ کسی امر کو جس سے اسکو واقفیت ہو ظاہر کرے یا مخفی کرے۔

درحالیکہ مجسٹریٹ نے ایک شخص کو جسکی نسبت یہ تصور کیا گیا تہا کہ وہ دیگر اشخاص کے ساتہہ ایسے جرائم میں شریک تہا جنمیں سے کوئی بہی محض قابل تجویز عدالت سشن نہیں تہا اور شخص مذکور کا اظہار بطور گواہ کے اس مقدمہ میں لیا گیا تہا تجویز ہوئی کہ چونکہ معافی سزا کا ایسے شخص کو دینا ازروئے دفعہ ۱۳۲-۳-ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ء (دفعہ ۳۳۷-ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) جائز نہیں ہے لہذا اوس کا اظہار حلف سے نہیں لیا جا سکتا تہا اسکی شہادت ناقابل پذیرائی تہی یہ بہی تجویز ہوئی کہ لحاظ دفعہ ۳۳۷ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ء (دفعہ ۳۴۳-ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) اور دفعہ ۱۳۳-ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ء کے بیان ایسے شخص کا بطور اقبال کے غیر متعلق اور غیر قابل پذیرائی ہے (۱) (ب) اور (غ) ہر دو پر یہ شبہ تہا کہ وہ ایک قتل عمد میں شریک تہے صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے (ب) کو معافی دی۔ جب مقدمہ صاحب مجسٹریٹ مفوض کے روبرو پیش ہوا تو (ب) اپنے بیان سے قطعاً منحرف ہوگیا۔ اسپر صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے وہ معافی جو اسکو دیگئی تہی واپس لے لی خاتمہ تجویز کا انتظار کئے بغیر ہر دو ملزمان اسپر کمٹ کئے گئے۔ صاحب سشن جج (ب) کے ماخوذ کرنیوالے بیان کو جو بحیثیت گواہ سرکاری کیا گیا تہا صرف اس کے برخلاف استعمال میں لائے لیکن اسکے اول اقبال کو جس کی رو سے وہ اور نیز (غ) ماخوذ کیا گیا تہا اور جو بامید حصول معافی کیا گیا تہا ہر دو ملزمان کے برخلاف استعمال میں لائے۔ قرار دیا گیا کہ ضابطہ بالا سراسر بے قاعدہ تہا حکام کے اختیار میں دو طریقے تہے یا تو تجویز کو صرف (غ) کے برخلاف بروے ایسی بلا واسطہ شہادت کے جو موجود ہوتی عمل میں لاتے۔ اور (ب) کو اسپر چہوڑ دیتے کہ اپنی حالت پر مکرر غور کرے جبکہ اس کا اظہار بحیثیت گواہ عدالت سشن میں حسب ضمن (۲) دفعہ ۳۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری لیا گیا اور ان بعد اگر انکو ایسی صلاح دیجاتی تو نامبردہ کے برخلاف حسب دفعہ ۳۳۹ کارروائی کرتے اگر نامبردہ اس بیان سے جو اس نے بحیثیت گواہ سرکاری پہلے کیا تہا انکار کرنے پر اصرار کرتا۔ اور یا (ب) اور (غ) ہر دو کی تجویز کو مشترک طور پر از سر نو شروع کرتے بعد واپس لینے اس معافی کے جو (ب) کو دیگئی تہی اور ایسی صورت میں کوئی جزو بیان (ب) کا بحیثیت گواہ سرکاری برخلاف اس کے یا برخلاف کسی اور شخص کے جسکے ساتھ اسکی تجویز مشترکاً ہو رہی ہو کار آمد نہیں ہو سکتا کیونکہ ایسا بیان حسب دفعہ ۲۴-ایکٹ شہادت غیر متعلق ہے باوجود خاص حکم ضمن (۲) دفعہ ۳۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے۔ (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۶۸۹-

دو دن بعد اس وقت کے جبکہ ایک ڈاکہ کا ارتکاب بعض موضع میں ہوا تہا (ت) موضع مذکور کے مجسٹریٹ دیہہ کے

---

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۶۰ نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۵۰ (۲) نمبر ۴ سنہ ۱۹۰۳ء پنجاب ریکارڈ فوجداری

پاس گیا جو ڈاکہ کے متعلق تفتیش کر رہا تھا اور اس سے یہ رپورٹ کرنیکی استدعا کی کہ (ق) کا کوئی تعلق ڈاکہ کے ساتھہ نہ تھا مجسٹریٹ دیہہ نے یہ جواب دیا کہ (ق) کے برخلاف پہلے سے سخت شور و غوغا ہو رہا ہے لیکن اگر (ق) سچ سچ کہہ دیگا تو وہ ہیڈ کنسٹیبل کے ساتھہ مشورہ کرکے یہ انتظام کر دیگا کہ (ق) بطور گواہ کے رکھا جاوے (ق) نے اولاً ڈاکہ کے علم سے انکار کیا مگر بالآخر اس نے ایک اقبال دیا۔ (ق) پر بشمول دیگر اشخاص کے ڈاکہ زنی کا الزام لگایا گیا تھا اور اسکے اقبال کا ذکر اس کے برخلاف مجسٹریٹ دیہہ نے کیا تھا۔ تجویز ہوئی کہ مجسٹریٹ دیہہ ایک با اختیار شخص حسب منشاء دفعہ ۲۴۔ ایکٹ شہادت تھا اور چونکہ وہ انتظام جسکا وعدہ اس نے قبل اقبال کے کیا تھا صحیح طور پر بدیں غرض کیا گیا تھا کہ وہ ایسا ہے جس سے ملزم بصورت اقبال کے استغاثہ سے محفوظ ہو جائیگا اس لئے اقبال مذکور زیر دفعہ مذکور واقعہ غیر متعلق تھا۔ (۱)

ایک اقبال جو حسب ضابطہ طور پر قلمبند کیا گیا ہو اور جسکی تصدیق زیر دفعہ ۱۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کیگئی ہو اس شخص کے مقابلہ میں جس نے کیا ہو قابل پذیرائی شہادت ہے الا جبکہ وہ بروئے احکام دفعہ ہذا کے خارج کیا گیا ہو۔ محض مابعد کی ایسی اس اقبال کی جو حسب ضابطہ طور پر قلمبند کیا گیا ہو اور جسکی تصدیق ایک مجسٹریٹ نے کی ہو جملہ صورتوں میں یہ ظاہر کرنیکے واسطے کافی نہیں ہے کہ اسکی ناجائز طور پر ترغیب دیگئی ہے (۲) ہر مجسٹریٹ جو افسر پولیس نہو مجاز ہے کہ کسی ایسے بیان یا اقبال کو قلمبند کرے جو اسکے روبرو اثنائے تفتیش مقتضیہ باب ہذا میں یا کسی وقت مابعد پر قبل شروع ہونے تحقیقات یا تجویز کے کیا گیا ہو ایسے بیانات منجملہ اون طریقوں کے جو بعد ازیں شہادت کے قلمبند کرنیکے لئے محکوم ہیں کسی طریقہ سے جو اسکی رائے میں بنظر حالات مقدمہ احسن ہو تحریر کئے جائینگے۔ اور ایسے اقبالات جرم اوسیطرح قلمبند ہونگے اور اونپر دستخط اسیطرح ہونگے جسطرح دفعہ ۳۶۴ میں ہے اور بعد اوس کے اوس مجسٹریٹ کے پاس مرسل کئے جائینگے جسکے روبرو مقدمہ کی تحقیقات یا تجویز ہونیوالی ہو۔ کوئی مجسٹریٹ ایسا اقبال جرم قلمبند کرنیکا مجاز نہ ہوگا الا اس صورت میں کہ شخص اقبال کنندہ سے استفسار کرنے پر مجسٹریٹ کو اس یقین کرنیکی وجہ ہو کہ وہ اقبال خوشی سے کیا گیا تھا اور مجسٹریٹ موصوف جب ایسا اقبال لکھے تو اوسکی ذیل میں ایک یادداشت اس عبارت سے لکھدیگا کہ "مجھکو یقین ہے کہ یہ اقبال جرم بلا جبر و اکراہ کے عمل میں آیا ہے یہ بیان میرے روبرو اور میری سماعت میں کیا گیا اور اس شخص کے سامنے پڑھا گیا جس نے اوسکو ادا کیا تھا اور اس نے اسکی صحت تسلیم کی اور اسمیں پورا اور صحیح صحیح حال اس بیان کا ہے جو اس نے کہا" (دستخط) الف ب مجسٹریٹ (۳) یہ ضروری ہے کہ مجسٹریٹ قبل اس کے کہ شخص ملزم کا اقبال قلمبند کرے جو اوس وقت زیر حراست پولیس ہے یہ معلوم کرے کہ کتنی مدت سے ملزم زیر حراست ہے۔ اگر اس امر واقعہ کے متعلق کوئی ریکارڈ نہ ہو تو صاحب سشن جج کو قبل اس کے کہ اقبال کو زیر دفعہ ہذا متعلق قرار دے مجسٹریٹ کو طلب کرنا چاہیئے

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۳۸۔ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۱۶۸۔ (۳) دفعہ ۱۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری۔

اور اسبارہ میں اپنا اطمینان کرنا چاہیے۔ (۱)

جب کسی شخص ملزم کا اظہار معرفت کسی مجسٹریٹ یا اور عدالت کے سوائے عدالت ہائیکورٹ کے جو مطابق سند شاہی کے مقرر ہوئی ہے یا سوائے چیفکورٹ پنجاب کے لیا جائے وہ تمام اظہارات معہ جملہ سوالات کے جو ملزم سے کیے جاویں اور نیز جملہ جوابات کے جو وہ دے لفظ بلفظ اوس زبان میں قلمبند کیے جائینگے جسمیں کہ اوسکا اظہار لیا جاوے یا اگر غیر ممکن ہو تو عدالت کی زبان میں یا بزبان انگریزی تحریر ہو کر اوس کا معاینہ کرایا جاویگا یا اوسکے روبرو پڑھا جاویگا اور اگر وہ اوس زبان کو نہ سمجھتا ہو جسمیں کہ اظہار لکھا گیا ہو تو اوس زبان میں جسکو وہ سمجھتا ہو ترجمہ ہو کر اوسکو سنا دیا جاویگا اوسکو اختیار ہوگا کہ اپنے جواب کی توضیح کرے یا کچھ اور بیان لکھوا دے۔ جب تمام تحریر اوس بیان کے موافق ہو جاوے جسکو وہ سچ ظاہر کرتا ہو تب ملزم کے دستخط اور مجسٹریٹ یا ایسی عدالت کے جج کے دستخط اظہار پر ثبت ہونگے اور ایسا مجسٹریٹ یا جج اپنے ہاتھ سے اس امر کی تصدیق لکھیگا کہ وہ اظہار اوس کے مواجہ اور اوسکی سماعت میں قلمبند کیا گیا اور اس میں شخص ملزم کا تمام بیان صحیح و درست مندرج ہے جن مقدمات میں کہ اظہار شخص ملزم کا مجسٹریٹ یا سشن جج کی معرفت قلمبند نہ کیا جاوے تو مجسٹریٹ یا جج کو لازم ہے بجز اوس صورت کے کہ وہ مجسٹریٹ پریزیڈنسی ہو کر جیسے جیسے گواہ کا اظہار ہوتا جائے اظہار کی ایک یادداشت بزبان مستعملہ عدالت یا بزبان انگریزی کی لکھتا جائے اگر وہ زبان انگریزی سے بقدر کافی واقف ہو اور مجسٹریٹ یا جج مذکور کو چاہیئے کہ ایسی یادداشت اپنی قلم خاص سے لکھے اور اوسپر اپنے دستخط ثبت کرے اور وہ یادداشت شامل مثل کیجائیگی اگر مجسٹریٹ یا جج مذکور ایسی یادداشت کے لکھنے سے معذور ہو تو اوسکو لازم ہے کہ اپنی معذوری کی وجہ لکھے۔ کوئی عبارت اس دفعہ کی شخص ملزم کے اظہار سے متعلق نہ ہوگی جو حسب دفعہ ۲۶۳ کے لیا جاوے۔ (۲)

اقبالی محض اس وجہ سے غیر متعلق نہیں ہو جاتا کہ یادداشت جسکا قانوناً اقبال مذکور میں لکھنا مجسٹریٹ اقبال گیرندہ پر لازم ہے ٹھیک ٹھیک مطابق طریقہ محکومہ کے نہیں لکھی گئی۔ (۳)

جبکہ اقبال قیدی کا حسب دفعہ ۳۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے اوس طریق پر نہیں لیا گیا تھا کہ جس طریق پر دفعہ ۳۶۴ میں محکوم ہے اور اسوجہ سے ناقص تھا۔ تجویز ہوئی کہ شہادت عہدہ دار تجویز کنندہ کی کہ اقبال مذکور فی الواقع کیا گیا واسطے رفع نقص کے قابل پذیرائی ہے مقدمہ ملکہ معظمہ بنام بائی تین در رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۶) کی تقلید کیگئی (۴)

کسی ایک روز اقبال ایک شخص ملزم کا صاحب مجسٹریٹ نے قلمبند کیا اور اس کے دوسرے روز مجسٹریٹ موصوف نے جو حکم اونکو ایسا اختیار حاصل تھا گواہان ثبوت کے اظہارات لئے۔ اور بالآخر ملزم کو سپرد سشن کے کیا۔ بحوالہ مقدمہ ملکہ معظمہ

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۴۵ (۲) دفعہ ۳۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری۔ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۳۸ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۵۔ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۹۶۔

بنام اننت رام سنگھ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۵۴) تجویز ہوئی کہ اقبال مذکور جو ایسے مجسٹریٹ کے روبرو کیا گیا کہ جو خود مجاز تجویز کا تھا اور جو در اصل اس وقت تحقیقات ابتدائی قبل سپردگی کے کرتا تھا داخل دفعہ ۱۹۳ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ء یا دفعہ ۳۶۴ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء کے متصور ہونا چاہیے اور اس صورت میں وہ تابع قیود مندرجہ دفعات ۳۴۶ - ایکٹ اوّل الذکر یا دفعہ ۳۶۴ - ایکٹ آخر الذکر کے ہے۔ (۱)

جو اقبال کہ ایسے مجسٹریٹ نے قلمبند کیا ہو کہ جو بعد ازاں تحقیقات قبل سپردگی کرے اور اسکو اختیار ایسی تحقیقات کرنیکا حاصل ہو تو وہ ایک اظہار حسب دفعہ ۱۹۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری تصور کیا جائیگا اور نہ ایسا اقبال کہ جو حسب دفعہ ۱۲۲ قلمبند کیا گیا ہو گو کہ قیدی مجسٹریٹ کے روبرو قبل اختتام تحقیقات پولیس کے حاضر کیا گیا ہو لہذا ایسے اقبال سے احکام اخیر فقرہ دفعہ ۳۴۶ کے متعلق ہیں۔ دفعہ ۱۲۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں ایسے مقدمات سے مقصود ہے اور ایسے مقدمات کی نسبت اس میں حکم ہے کہ جنمیں اقبالات کسی ایسے مجسٹریٹ نے قلمبند کئے ہوں کہ وہ مجسٹریٹ تحقیقات کنندہ یا مجوز مقدمہ نہ ہو مقدمہ قیصرہ ہند بنام منو تنبولی (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۹۶) ممیز کیا گیا۔ (۲)

ملزم کیجانب سے ایسا زبانی اقبال کہ جسپر ایکٹ شہادت کی دفعات ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ کی مستثنیات عاید ہوتی ہوں بطور اقبال اوسکی جانب سے امر متعلقہ واقعہ ہے اور بروقت تجویز ملزم کے حسب دفعہ ۲۱ ثابت ہو سکتا ہے اور اسی واسطے ایسا اقبال اگر مجسٹریٹ کے روبرو کیا جائے تو امر متعلقہ واقعہ ہے اور مجسٹریٹ کی شہادت سے ثابت ہو سکتا ہے اگر اقبال مجسٹریٹ نے حسب قواعد دفعہ ۱۲۲ و ۳۴۶ ضابطہ فوجداری خود قلمبند کیا ہو تو وہ دستاویز ایکٹ شہادت کی دفعہ ۸۰ کے مطابق بغیر ثبوت مزید کے شہادت میں پیش ہو سکتی ہے اگر وہ مجسٹریٹ نے خود قلمبند کیا ہو مگر قلمبند کرنیمیں مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعات ۱۲۲ و ۳۴۶ کے تو اعد کی تعمیل نہ کی ہو تو وہ دستاویز مجسٹریٹ کے اس قسم کی شہادت سے ثابت ہو سکتی ہے کہ ملزم نے اوسکو صحیح جانکر دستخط کئے تھے یا اوسکو دکھایا گیا تھا یا مجسٹریٹ کے روبرو اوسکو سنایا گیا تھا اور ملزم نے صحیح مان لیا تھا کہ یہ درست ہے، اگر اوسپر ملزم کے دستخط نہوں یا اُس نے اوسکو صحیح نہ مانا ہو تو اوسکو دکھانے یا سنانے سے وہ دستاویز اوسکے برخلاف شہادت میں پیش نہیں ہو سکتی مگر وہ دستاویز حسب دفعہ ۵۹ - ایکٹ شہادت ملزم کے بیان کی نسبت مجسٹریٹ کی یادداشت تازہ کرنیکے واسطے مستعمل ہو سکتی ہے جس دستاویز پر کہ ملزم کی یا مجسٹریٹ کی تصدیق ثبت نہیں ہوئی یا کہ اوسپر سارٹیفکٹ یا یادداشت نہیں لکھی گئی یا جبکہ اظہار ملزم کا سوال و جواب کی شکل میں ہوا ہو اوسپر سوال و جواب درج ہوئے پس ایسی حالت میں ضابطہ فوجداری کی دفعات ۱۲۲ و ۳۴۶ کے بعض مراتب کی عدم موجودگی وزن شہادت کے باب میں قابل لحاظ نہیں اور ملزم کیجانب سے بطور اقبال تحریری شہادت میں ہونیکے واسطے جائز عذرات نہیں ہیں (۳)

ملزم کا بیان جو اوس نے قبل از شروع ہونے کارروائی مجسٹریٹی روبروے مجسٹریٹ کیا تھا بوقت تحقیقات سیشن

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۵۳ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۵۴ - (۳) نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ فوجداری

بدون ثبوت پذیرا کرلیا گیا تھا اُسکا اول جزو جسکا یہ منشا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک اقبال ہے اسکے بعد ایک یادداشت درج تھی جسکا یہ مضمون ہے کہ بیان مندرجہ بالا ملزم کو پڑھکر سُنایا گیا اور اُس نے صحیح ہونا بتلایا مگر اسپر ملزم کے دستخط نہ تھے اس بیان کے مؤخر الذکر جزو سے مختلف بیان شامل تھے جنمیں ملزم نے خود مجرم ہونے سے انکار کیا ہے اور تصدیق جو کل بیان کے نیچے مندرج ہے وہ بھی متعلق شروع کے جزو سے ہے اور اس سے منشا دفعہ ۳۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری پورا ہوگیا ہے۔ اجلاس کامل سے یہ تجویز ہوا کہ دستاویز مندرجہ بالا کا یہ منشا معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اقبال از جانب کسی ملزم کے جو مطابق قانون قلمبند کیا جائے ہے کیونکہ دستاویز مذکور پر تصدیق جو دفعہ ۳۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں واسطے اقبال کے درج ہے ثبت نہیں کیگئی پس دستاویز مذکور شہادت میں زیر دفعہ ۸۰۔ ایکٹ شہادت صرف پیش کرنے پر سوائے اس کے جزو مابعد کے مقبول نہیں ہوسکتی اور قبل اس کے کہ اوس کا پہلا جزو شہادت میں پذیرا ہوسکتا تھا کوئی اور شہادت سوائے خود دستاویز کے ضروری نہ تھی۔ نیز یہ تجویز ہوا کہ اول جزو دستاویز مذکور شہادت میں (بہ قیود و حیلہ ٹھیک مستثنیات زیر دفعہ ۳۳ ایکٹ شہادت یا کسی اور طور پر) بطور صحیح تحریر ایک بیان کے جو ملزم نے روبرو مجسٹریٹ کیا مجسٹریٹ کے اس امر کی بابت اظہار دینے پر کہ دستاویز مذکور میں وہ بیان اسکا لکھا ہوا درج ہے جو ملزم کو پڑھکر سُنا دیا گیا تھا اور اُس نے صحیح مان لیا تھا پذیرا ہوسکتا ہے اور عدم موجودگی دستخط ملزم پر دستاویز مذکور اوسکی پذیرائی کی مانع نہ ہوگی۔ (۱) بروئے دفعہ ۲۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) جج اجلاس کنندہ اپنی اقتضائے رائے سے ایک گواہ کی شہادت کو جو ملزم کے مواجہہ میں مجسٹریٹ کے روبرو لیگئی ہو بطور ثبوت کے مقدمہ میں تصور کرسکتا ہے حکم بالا جج کو اختیار دیتا ہے کہ وہ اس اظہار کو جسمیں ایسی شہادت شامل ہے یا ایسے حصہ کو جو ایک گواہ کی تصدیق کرنیکے لیئے یا واجب دستوروں کا لحاظ رکھکر کسی گواہ کی تردید کرنیکے لیئے اور پیروکار خواہ ملزم کو انمیں سے کسی غرض کیواسطے اسے استعمال کرنیکی اجازت دینے کے لیئے ضروری ہو۔ مزید برآں جج کو یہ اختیار بھی اس سے ملتا ہے کہ وہ اُسکو بطور جزو اُس سامان کے تصور کرے جسپر وہ اختتام تجویز پر خلاصہ حال جوری یا اسیسروں پر (جیسی کہ صورت ہو) حسب دفعہ ۲۹۷ یا دفعہ ۳۰۹ مجموعہ مذکور ظاہر کرتا ہے اس موخر الذکر غرض کے لیئے اظہار یا اسکا وہ جزو جو بطور ثبوت تصور کیا جانے جوری یا اسیسروں پر اسیطرح سے ظاہر کردینا چاہیئے جسطرح دوسری دستاویزی شہادت ظاہر کیجاتی ہے یعنی کل یا ایسا جزو جوری یا اسیسروں کو پڑھکر سُنا دیا جاوے اور اگر ضرورت ہو تو انہیں اوسکو دکھلا بھی دیا جائے۔ علاوہ ازیں واجب طریقہ ایسی صورتوں میں یہ ہوگا کہ خود اظہار کو بغرض اطلاع عدالت بالادست مثل تجویز کے ساتھ رکھدیا جائے اور اون مقدمات میں جنکی تجویز ایک ماتحت عدالت کرے تو جسطرح ممکن ہو لیکن کوئی چیز دفعہ مذکور میں نہیں ہے جو اس وقعت یا وزن کو مقرر کرتی ہے جو اسطرح پر قبول کی ہوئی شہادت کو دیا جائے یہ ایک معاملہ ہے جو حیطہ دفعہ مذکور سے بالکل خارج ہے جیسا کہ قانون شہادت سے بالکل خارج ہے اور ایک خاص سوال مقدمہ میں جوری

---

(۱) نمبر ۳۶ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ فوجداری۔

یا اسیسروں کے لئے بپابندی اُن ہدایات کے جو صاحب جج خلاصہ بیان کرنے میں کرے یا صاحب جج کے لئے اُن مقدمات میں ہے جسمیں وہ امر واقع کا جج ہے۔ ہر کسی عدالت کو اختیار رہے کہ وہ زیر دفعہ ۲۴ قانون شہادت ایک اقبال جو استغاثہ پیش کرے نامنظور کر دے اگر کوئی وجہ اخراج مصرحہ دفعہ مذکور معلوم ہو۔ باوجود اس امر کے کہ اقبال مذکور باضابطہ حسب دفعہ ۱۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری قلمبند کیا گیا تھا اور باوجود اس امر کے کہ وقت قلمبند کرنیکے یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ اقبال خوشی سے کیا گیا ہے لیکن یہ امر کہ وہ اقبال خوشی سے کیا گیا تھا ایک ایسا امر ہے کہ جو قابل لحاظ ہے اور ایک ایسا امر واقعہ ہے جس کے قابل اطمینان جواب کی شخص ملزم سے بطور واجب توقع کر سکتے ہیں۔ (۱)

فوجداری مقدمہ میں دراثنائے تحقیقات تمہیدی شخص ملزم سے حلف یا اقرار صالح لینا۔ اگرچہ بیانات مندرجہ دفعہ ۳۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے صریحاً خلاف ہے تاہم اوس سے بالضرور نہیں لازم آتا کہ تجویز میں بیان مذکور دونوں یعنے بخلاف ملزم اور بخلاف شریک ملزم کے ثابت نہیں ہو سکتا۔ شخص ملزم کے بیانات جن سے اُس کا جرم اخذ ہو سکتا ہے بمنزلہ اقبال کے ہیں اور اسی واسطے ثبوت موثر ہیں اور پس ایکٹ شہادت کی دفعہ ۲۱ کے بموجب ثابت کئے جا سکتے ہیں بشرطیکہ کوئی روک حائل نہ ہو جس امر کا اقبال کہ ایک شخص ملزم نے کیا ہو وہ ایکٹ شہادت کی دفعہ ۲۴ یا مجموعہ ضابطہ فوجداری یا کسی اور ایکٹ کے احکام کے بموجب محض اسوجہ سے غیر تائیدی نہیں قرار پا سکتا کہ شخص ملزم مذکور سے حلف یا اقرار صالح لے لیا گیا تھا (۲) نیز ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۲۷۔ ایکٹ ہذا۔

اقبال جو کسی اہلکار پولیس کے روبرو کیا جائے بطور ثبوت نہ ہوگا۔

دفعہ ۲۵۔ جو اقبال کہ کسی اہلکار پولیس[ل] کے روبرو کیا جائے وہ بمقابلہ مدعا علیہم کسی جرم کے ثابت نہ کیا جائیگا۔

چونکہ بسا اوقات اختیارات پولیس بیجا طور پر بغرض جبر اور تشدد کے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اسلئے وہ اقبالات جو پولیس نے داب ناجائز سے حاصل کئے ہوں بمقابلہ ملزم کے استعمال نہ کئے جانے چاہئیں۔ دفعہ ہذا کی غرض ہی یہی ہے کہ ایسے اقبالات بمقابلہ ملزم شہادت میں پذیرا نہ کئے جاتے چاہئیں (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۲ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۹۸ و ۲۰۴۔ اگر کوئی اقبال روبرو پولیس افسر کے کیا جائے تو قانون حکم دیتا ہے کہ اقبال مذکور قطعی طور پر شہادت سے خارج کیا جاویگا کیونکہ وہ شخص جس کے روبرو وہ کیا گیا ہے واسطے ثابت کرنے اقبال مذکور کے قابل انحصار نہیں ہے اور مزید براں اس امر کا اشتباہ ہوتا ہے کہ وہ اقبال مذکور کے حاصل کرنے میں تشدد کو ضرور کام میں لایا ہوگا (۴) علاوہ مندرجہ دفعہ ہذا میں کوئی قید نہیں لگائی گئی اور اقبال جو کسی

[ل] اپر برما میں دفعہ ۲۵ ایسی پڑھی جانی چاہئے کہ گویا الفاظ "جو کہ مجسٹریٹ نہیں ہے" بعد لفظ "اہلکار پولیس" کے ایزاد کئے گئے ہیں ملاحظہ ہو اپر برما لاز ایکٹ ۲۰ ۱۸۸۶ء دفعہ ۶ ضمن (د)۔ (۱) نمبر ۱۵ ۱۸۸۵ء و نمبر ۱۵ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ فوجداری (۲) نمبر ۳ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ فوجداری۔ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۰۷ و ۲۱۵ و ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۵ صفحہ ۳۶۔ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۰۹ و ۵۱۳ و ۵۳۲ و ۵۴۵۔

پولیس افسر کے روبرو کیا گیا ہو شہادت میں ناقابل پذیرائی ہے بجز اوس قدر کے جسکی بابت دفعہ ۲۷۔ ایکٹ ہذا میں حکم کیا گیا ہے (۱) دفعہ ہذا کی تعبیر وسیع طور پر کیجانی چاہیے (۲) اور امتناع مندرجہ دفعہ ہذا کو سختی سے متعلق کیا جانا چاہیے (۳) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۹۸ و ۲۰۳۔

احکام دفعہ ہذا حکمی ہیں اور اقبال جو روبرو پولیس افسر کے کیا گیا ہو بہرکیف شہادت میں ناقابل پذیرائی ہے۔

دفعہ ۲۶۔ دفعہ ہذا کو محدود نہیں کرتی بلکہ اوس سے مراد یہ ہے کہ اقبال جو کسی شخص نے بحالت ہونے زیر حراست کسی افسر پولیس کے کیا ہو وہ بمقابلہ اوس شخص کے ثابت نہ کیا جاویگا الا اوس حال میں کہ اوس نے خود مجسٹریٹ کے روبرو کیا ہو (۴) اور نہ دفعہ ۲۶ کو دفعہ ہذا کی استثنے یا شرط سمجھنا چاہیے۔

دفعہ ہذا ہر ایک عہدہ دار پولیس سے متعلق ہے اور صرف باضابطہ عہدہ داران پولیس تک محدود نہیں۔ چنانچہ ایک مقدمہ میں قرار دیا گیا کہ چوکیدار کے روبرو اقبال کرنا ایک اقبال روبروئے عہدہ دار پولیس ہے اور قابل پذیرائی شہادت نہیں۔ (۵) اور لفظ عہدہ دار پولیس کے عام معنے لئے جانے چاہئیں چنانچہ ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۵۰۴ و ۶۲۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۷۶ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۲۳۵ اور اقبال جو کلکتہ میں روبرو ڈپٹی کمشنر پولیس لیا گیا قابل پذیرائی قرار دیا گیا (۶) چنانچہ پاٹل پولیس سب انسپکٹر تھانہ سب انسپکٹر پولیس۔ پولیس کنسٹبل۔ پولیس ہیڈ کنسٹبل۔ چوکیدار اور سبھوں قسم کے لوگ عہدہ دار پولیس ہیں (۷) اور اس میں دیسی ریاست کا عہدہ دار پولیس بھی داخل ہے (۸)

دفعہ ہذا اس امر کی مانع نہیں ہے کہ ایک شخص ملزم اوس اقبال کو ثابت کرے جو کسی اہلکار پولیس کے روبرو دوسرے شخص ملزم نے جسکی تجویز مشترکا ساتھہ اوس کے ہوتی ہو کیا ہو ایسا اقبال بمقابلہ اوس شخص کے جس نے وہ اقبال کیا ہو بطور شہادت کے مقبول نہ ہوگا بلکہ محض بطور شہادت منجانب دوسرے شخص کے متصور ہو سکیگا (۹) منصف دیہہ افسر پولیس نہیں ہے اور اسی واسطے وہ اقبال جو مجسٹریٹ دیہہ کے روبرو کیا جائے ایکٹ شہادت کی دفعہ ۲۵ کی وجہ سے شہادت میں ناقابل پذیرائی نہیں ہے۔ (۱۰) ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۴۸۵ و ۴۸۶

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۲ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۰۹ و مدراس لاجرنل بابت ماہ جنوری و فروری سنہ ۱۸۹۵ء صفحہ ۱ تا ۳۰۔ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۰۷ و ۲۱۵ و ۲۱۶ و ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۲۵ صفحہ ۳۶۔ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۳۵ و ۶۴۱ (۴) دفعہ ۲۶ ایکٹ ہذا و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۰۹ و ۵۳۲۔ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۵۶۹ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۰۷ و ۲۱۵۔ (۷) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۹۵ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۹۸ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۲ و ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۹ صفحہ ۵۱ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۵ و بنگال لارپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۱ و جلد ۶ صفحہ ۴۳ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۰۹ و شمال مغربی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۸۶ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۱۹ (۸) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۲۳۵ (۹) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۱ (۱۰) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۸۷

اور نہ چوکیدار دیہہ حسب مراد دفعہ ۵۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری عہدہ دار پولیس ہے (۱)۔

بیانات جو روبروئے پولیس کے اشخاص ملزم نسبت ملکیت اُس جائداد کے جو شئے متنازعہ کارروایات مخالف نامبردگان کے ہوا کریں اگرچہ وے بمقابلہ اُن کے بطور شہادت کے وقت تجویز اُس جرم کے جسکا الزام اُنپر لگایا جاوے قابل قبول کے نہیں ہیں۔ مگر بیانات مذکور بلحاظ ملکیت جائداد کے اس تحقیقات میں جو مجسٹریٹ حسب دفعہ ۵۲۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے کرے قابل مقبولی کے ہیں۔ (۲)

جو اقبال کہ ملزم نے قبل گرفتاری کے کیا ہو شہادت میں قابل مقبولی کے ہے (۳) جو اقبال پولیس کے روبرو کیا جائے ملزم کے برخلاف شہادت نہیں ہو سکتا۔ (۴) ایک مقدمہ میں ایک اسسٹنٹ کمشنر نے جو اپنی انتظامی حیثیت میں کام کر رہا تھا ایک شخص کو بحالت اشتباہ زیر حراست پولیس تھا معافی کا وعدہ دیا۔ تجویز ہوا کہ جو بیان بوجہ وعدہ معافی شخص مذکور نے کیا وہ اس کے برخلاف شہادت میں قابل پذیرائی نہیں ہے۔ (۵) پولیس پٹیل ایک عہدہ دار پولیس حسب منشار دفعہ ۲۵ و ۲۶ قانون شہادت کے ہے اور اقبال جو روبرو پولیس پٹیل کے کیا جاوے وہ ناقابل منظوری شہادت کے ہے (۶) اور مجرم ٹھہرانیوالا بیان بھی جو ایک شخص ملزم نے ایک عہدہ دار پولیس کے روبرو کیا ہو بوجہ جسکے کچھ معلوم نہ ہوا ہو زیر دفعہ ہذا بمقابلہ نامبردہ ناقابل پذیرائی ہے (۷) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۲۱ سنہ ۱۹۰۵ع پنجاب ریکارڈ فوجداری زیر دفعہ ۲۶ ایکٹ ہذا۔

اگر ایک شخص بحالت زیر حراست ہونے پولیس کے بطور ملزم دوسرے مقدمہ کے مستغیث کے متعلق کچھ اطلاع دے تو اوس کا وہ بیان بھی بروقت اوسکی تجویز کے بمقابلہ اوس کے بطور شہادت استعمال نہ کیا جاویگا (۸) بیان جو ملزم نے روبرو پولیس افسر کیا ہو درحالیکہ وہ حراست پولیس میں ہو اگر اوسکو ماخوذ کرنیوالا ہے تو زیر دفعہ ہذا و دفعہ ۲۶ کے شہادت میں پذیرا نہیں کیا جا سکتا۔ (۹) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۲۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۳۴ و جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۰ و ۲۶۷ و جلد ۱۹ صفحہ ۳۶۳۔

کوئی بیان علاوہ بیان وقت نزع کے جو کسی شخص نے دوران تفتیش متعلقہ باب ۱۴ پولیس افسر کے روبرو کیا ہو شخص ملزم کے مقابلہ میں بطور شہادت مستعمل نہ کیا جائیگا۔ یا اگر وہ ضبط تحریر کیا ہو تو اُسپر اُس شخص کے جس نے بیان مذکور کیا دستخط ثبت نہ کئے جائینگے اس دفعہ کی کسی عبارت سے ایکٹ شہادت ہند سنہ ۱۸۷۲ع کی دفعہ ۲۷ کی شرائط میں کچھ خلل نہ پہنچیگا۔ (۱۰)

---

(۱) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ ۲۵۲۔ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۳۱۔ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۳۰ (۴) نمبر ۳۱ سنہ ۱۸۹۸ع و نمبر ۴۳ سنہ ۱۸۹۴ع پنجاب ریکارڈ فوجداری و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۵۸۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۳۶۳ و انڈین لا رپورٹ الٰہ آباد جلد ۷ صفحہ ۶۴۶۔ (۵) نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۵ع پنجاب ریکارڈ فوجداری (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷، صفحہ ۸۵۴۔ (۷) نمبر ۱۶ سنہ ۱۹۰۶ع پنجاب ریکارڈ فوجداری۔ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۳۹۲۔ (۹) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۳۶۳ و ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۳ صفحہ ۲۱۔ (۱۰) دفعہ ۱۶۲ ضابطہ فوجداری۔

جب کسی مقدمہ کی بابت اہالیان پولیس کسی مجسٹریٹ کو رپورٹ کریں اور مجسٹریٹ مذکور سے وعدہ معافی کی درخواست کیجاوے اور وعدہ معافی دیا جاوے تو اندرون مراد دفعہ ۳۳۷ ضابطہ فوجداری یہ ایک تحقیقات ہے بنابریں وہ بیان جو ملزم نے کیا حسب دفعہ ۳۳۹ ضابطہ فوجداری اس کے برخلاف شہادت میں قابل پذیرائی ہے (۱) نیز ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۲۶ و ۲۷۔ ایکٹ ہذا۔

اقرار منجانب ملزم بحالت حراست پولیس بطور ثبوت نہ ہوگا

دفعہ ۲۶۔ اقرار جو کسی شخص نے کسی اہلکار پولیس کی حراست کے وقت میں کیا ہو وہ بمقابلہ اوس شخص کے ثابت نہ کیا جائیگا اِلّا اوس حال میں کہ اوس نے خود مجسٹریٹ کے روبرو کیا ہو۔

تشریح۱؎ - اس دفعہ میں لفظ "مجسٹریٹ" میں وہ نمبردار دیہہ داخل نہیں ہے جو احاطہ سینٹ جارج میں یا برہما میں یا اور جگہ مجسٹریٹ کے فرائض منصبی انجام دیتا ہو تاوقتیکہ ایسا نمبردار ایک ایسا مجسٹریٹ نہ ہو جو مجسٹریٹ کے اختیارات مجموعۂ ضابطہ فوجداری مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ء کے بموجب استعمال کرتا ہو۔

منشاء دفعہ ہذا مانند دفعہ ۲۵ کے یہ ہے کہ پولیس کو اوس کے اختیارات کے بیجا استعمال سے روکا جاوے (۲) دفعہ ۲۵ کے روسے اون اقبالات کو خارج کیا گیا ہے جو پولیس کے روبرو خواہ کسی حالات میں کئے گئے ہوں۔ دفعہ ہذا کے روسے وہ اقبالات (اقرارات) خارج کئے گئے ہیں جو ملزم نے کسی اور شخص کے روبرو کئے ہوں درحالیکہ وہ حراست پولیس میں ہو اِلّا اوس صورت میں کہ وہ آزادی سے اور خوش برضا اوس نے خود کسی مجسٹریٹ کے روبرو کئے ہوں جس صورت میں کہ اقبال کنندہ کو اسبات کا موقعہ ملتا ہے کہ پولیس کے کسی خوف میں نہ آکر بیان کرے (۳) دفعہ ہذا اسبارہ میں امر یہ ہے کہ اگر کوئی بیان شخص ملزم بحالت ہونے زیر حراست پولیس کے ایسا کرے جو اوسکو ماخوذ کرنیوالا ہو تو وہ شہادت میں پذیرا نہ کیا جائیگا (۴) اور یہ امتناع سختی سے متعلق کیا جانا چاہیے (۵)

اہلکار پولیس کی حراست

الفاظ "اہلکار پولیس" مندرجہ دفعہ ہذا میں اہلکاران پولیس ریاست ہائے دیسی اور برٹش انڈیا کے داخل ہیں (۶)، الفاظ مذکور کی تعبیر اصطلاحی معنوں میں نہ کرنی چاہیے بلکہ زیادہ وسیع اور عام فہم معنے میں کرنی چاہیے چنانچہ جس صورت میں کہ ایک انسپکٹر نے جسکی حفاظت میں ملزم تھا ایک اقبال ملزم قلمبند کیا جسپر کہ بعد ازاں قیدی نے روبرو ڈپٹی کمشنر پولیس کچہری پولیس ہی دستخط کئے اور اوس کا اقرار کیا اور ڈپٹی کمشنر نے بحیثیت مجسٹریٹ و جسٹس آف دی پیس تصدیق کیا تو اقبال مذکور ناقابل پذیرائی قرار دیا گیا۔ (۷) اگر کوئی بیان دوران حراست

۱؎ یہ تشریح بموجب ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۹۱ء دفعہ ۳ جدید قائم ہوئی ہے۔

(۱) نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۷ء پنجاب ریکارڈ فوجداری۔ (۲) ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۲ صفحہ ۳۳ و ۳۶ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۳۱ و ۲۰۷ و ۲۱۵ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۲۲ و ۱۰۲۳۔ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۹۸ و ۲۰۰ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۲۳۵۔ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۰۷۔

پولیس میں عہدہ دار پولیس کی عارضی عدم حاضری میں کیا جائے تو وہ بھی داخل دفعہ ہذا ہے چنانچہ جہانکہ ایک عورت زیرحراست بعلت جرم قتل عمد کے ایک مقام سے دوسرے مقام میں بسواری ٹانگہ جارہی تہی اور اسکا ایک دوست اس کے ساتھ سوار تہا دوران سفر میں پولیس کا سوار ٹانگہ سے اُترکر نزدیک کے گاؤں میں گھوڑا بدلنے کے لئے گیا اور اوسکی عدم حاضری میں ملزمہ نے اپنے دوست سے بسینہ جرم کی نسبت گفتگو کی تو تجویز ہوا کہ باوجود عارضی عدم موجودگی پولیس مین کے ملزمہ حراست پولیس میں تہی (۱) اسیطرح جہانکہ قیدیاں منجملہ بعض اشخاص کے تہے جنکو پولیس پاٹل نے اشتباہ پر جمع کیا تہا اور پولیس پاٹل نے اونکو جرم مذکور میں شامل سمجھکر ملزم گردانا تہا تو ملزمان حراست پولیس میں متصور کئے گئے (۲) لیکن ایک مقدمہ میں قرار دیا گیا کہ ریاست دیسی میں محافظ جیل کی حراست جو کہ پولیس افسر نہیں ہے، اہلکار پولیس کی حراست نہیں ہو جاتی محض اسوجہ سے کہ اوس کے ماتحت وارڈران جیل ریاست مذکور کے پولیس کے اراکین ہیں (۳)

مجسٹریٹ کے روبرو مدراس پریذیڈنسی میں منصف دیہہ حسب مراد دفعہ ہذا مجسٹریٹ ہے (۴) لفظ "مجسٹریٹ"، مندرجہ دفعہ ہذا میں مجسٹریٹان ریاستہائے دیسی و برٹش انڈیا شامل ہیں لہذا وہ اقبال جو ملزم نے اوس وقت جبکہ وہ حراست پولیس میں تہا مجسٹریٹ درجہ اول ریاست دیسی کے روبرو کیا ہو اور جسے حسب ضابطہ مجسٹریٹ مذکور نے قلمبند کیا ہو قابل پذیرائی شہادت ہے (۵) اقبال جو قیدی نے روبرو دیسی ریاست کے مجسٹریٹ کے کیا ہو وہ شہادت میں بموقع اوس تجویز کے قابل پذیرائی ہے جو برٹش انڈیا میں کیجاوے بشرطیکہ اقبال مذکور اون کارروائی ہائے میں جو بروئے مجموعہ ضابطہ فوجداری کیگئی ہوں باضابطہ قلمبند کیا جاوے اور ایسے طریق پر جو بموجب مجموعہ مذکور مطلوب ہے (۶) جب کوئی نتیجہ حق تلفی کا اخذ نہ ہوتا ہو تو ایسا اقبال جو روبرو کسی مجسٹریٹ ریاست دیسی کے کیا گیا ہو اور جو ہر دیگر مراتب میں باضابطہ طور پر تحریر کیا گیا ہو نا قابل پذیرائی شہادت برخلاف اقبال کنندہ محض اسوجہ سے نہیں ہو جاتا کہ اوسکو سررشتہ دار مجسٹریٹ نے تحریر کیا تہا (۷) اگر اقبال ایک شخص ثالث سے کیا جائے تو مجسٹریٹ کی موجودگی ضروری ہے تاکہ زیر دفعہ ہذا اقبال مذکور شہادت میں قابل پذیرائی ہو سکے لیکن اقبال جو خود مجسٹریٹ کے روبرو کیا جائے ضروریات دفعہ ہذا کو پورا کرتا ہے اور قابل پذیرائی ہے گو کہ فریق اقبال کنندہ اوس وقت زیرحراست پولیس ہو (۸)

---

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۱۶۵ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۹۵ و ۵۹۶ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۷۹۵ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۵ - (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۲۳۵ - (۶) نمبر ۸ سنہ ۱۹۰۷ع پنجاب ریکارڈ فوجداری و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۹۵ - (۷) نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۶ع پنجاب ریکارڈ فوجداری -

(۸) ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۴ صفحہ ۳۳ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۵۹۵ -

اقبال یا اقرار لفظ "اقبال یا اقرار" مستعملہ دفعات قانون شہادت متعلقہ اقبال کی تعبیر بمنزلہ محض ایک تسلیم الزامی کے ہونی ضرور نہیں ہے کہ جو تسلیم جرم کی حد تک نہیں پہونچتی۔ (۱) ایسا وعدہ جو ملزم نے جبکہ وہ حراست پولیس میں تہا اسبارہ میں کیا ہو کہ مال مسروقہ کو واپس دیدیگا چونکہ ایک ماخوذ کرنیوالا بیان ہے جس سے اس نتیجہ کا ایما ہوتا ہے کہ قیدی اس جرم کے ارتکاب میں شریک ہوا تہا اسلئے اقرار کی ذیل میں آتا ہے اور اسوجہ سے ملزم کے برخلاف حسب دفعات ۲۵ و ۲۶ ۔ ایکٹ شہادت ناقابل پذیرائی شہادت ہے اور نیز کہ یہ امر کہ ملزم کی اطلاع پر مسروقہ بیلوں میں سے ایک کی کہال ایسے چہپر میں مدفونہ پائی گئی جو ملکیت و مقبوضہ متعدد اشخاص ماسوائے ملزم کے تہا ملزم کے جرم کی قطعی شہادت نہ تہا (۲) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۱۶ سنہ ۱۹۰۶ع زیر دفعہ ۲۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۵۹۲ زیر دفعہ ۲۷ ۔ ایکٹ ہذا۔

ایک ملزم نے جو اُس وقت حراست میں تہا روبرو مجسٹریٹ کلکتہ کے دراثنائے تفتیش پولیس جو بمقام کلکتہ ہوئی بیان باقبال اِس امر کے کیا کہ اُس نے اپنے باپ کو قتل کیا ملزم انگریزی بولتا اور سمجہتا تہا اور مجسٹریٹ نے اُس سے انگریزی ہی میں سوال کئے اور وہ ان کا جواب انگریزی زبان میں اور کبہی بنگالی میں دیتا گیا۔ جب جوابات انگریزی میں دیئے گئے وہ انگریزی میں قلمبند ہوئے جب بنگالی میں دیئے گئے وہ بہی انگریزی میں لکہے گئے اور اُسی زبان میں ملزم کو سنائے گئے جس نے اُس انگریزی کی نسبت یہ تسلیم کیا کہ وہ معنی اُسی بیان کے تہے جو اُس نے کیا تہا اور کاغذ مذکور پر مجسٹریٹ کے روبرو دستخط کردیئے جس نے اوسپر معمولی سارٹیفکٹ ثبت کردیا اس اقبال کے تحریر کرنے میں مجسٹریٹ نے ظاہرا حسب دفعات ۱۶۴ و ۳۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے عمل کیا بوقت تجویز اس کے اقبال مذکور شہادت میں حسب دفعہ ۸۰ ۔ ایکٹ شہادت کے مقبول ہوا مجسٹریٹ بطور گواہ طلب ہوا اور واقعات مندرجہ صدر بنسبت اس بیان کے جسمیں اقبال لیا گیا اور جس طرح پر وہ قلمبند کیا گیا بیان کئے اجلاس کامل سے اِس امر کی نسبت استصواب ہونے پر کہ آیا اقبال مذکور شہادت میں اسوجہ سے ناقابل پذیرائی ہے یا نہیں کہ بعض جوابات بنگالی میں دیئے گئے تہے لیکن انگریزی میں قلمبند ہوئے تجویز ہوئی کہ احکام دفعہ ۱۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے اُن بیانات سے متعلق نہیں ہیں جو باثنائے اُس تفتیش پولیس کے قلمبند کئے جائیں جو شہر کلکتہ میں کیجائے اور بدینوجہ دفعات ۳۶۴ و ۵۳۳ مجموعہ مذکور متعلق نہیں ہیں۔ باین ہمہ تجویز ہوئی کہ کاغذ مذکور بربنائے شہادت مجسٹریٹ حسب احکام دفعہ ۲۶ ۔ ایکٹ شہادت صحیح طور پر مقبول ہوا۔ تجویز ضمنی تعمیل احکام دفعہ ۱۶۴ کی جسکو شمول دفعہ ۳۶۴ کے پڑہنا چاہیے اس صورت میں نہیں ہوتی ہے کہ ملزم مجسٹریٹ کو جوابات ایک

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۶۴۶ ۔ (۲) نمبر ۲۰ سنہ ۱۹۰۵ع پنجاب ریکارڈ فوجداری بحوالہ و بپیروی ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۷۰۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۰۲۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۵۴۲

زبان میں دے اور دوسری زبان میں قلمبند کئے جائیں جیسیں وہ دیئے گئے اور اس امر میں نہایت شک ہے کہ نقص مذکور کی اصلاح دفعہ ۵۳۳ سے ہو سکتی ہے۔ (۱)

یہ ضروری ہے کہ مجسٹریٹ قبل اس کے کہ شخص ملزم کا اقبال قلمبند کرے جو اوسوقت زیر حراست پولیس ہے یہ معلوم کرے کہ کتنی مدت سے ملزم زیر حراست ہے اگر اس امر واقع کے متعلق کوئی ریکارڈ نہ ہو تو صاحب سشن جج کو قبل اس کے کہ اقبال مذکور زیر دفعہ ۲۴۔ ایکٹ شہادت متعلق قرار دے مجسٹریٹ کو طلب کرنا چاہیے اور اس بارہ میں اپنا اطمینان کرنا چاہیے۔ (۲)

جسقدر بیان یا اقرار منجانب ملزم متعلق واقعہ ظاہر شدہ ہے وہ ثابت کیا جاسکتا ہے

دفعہ ۲۷ ۔ مگر شرط یہ ہے کہ جب کسی امر واقعہ کی نسبت اظہار اثبات کا دیا جائے کہ جو حال اہلکار پولیس کی حراست میں کسی جرم کے مدعا علیہ سے معلوم ہوا اوس سے وہ واقعہ ظاہر ہوا ہے تو جسقدر وہ حال صراحتاً اس واقعہ سے علاقہ رکھتا ہے جو کہ اوس سے ظاہر ہوا عام اس سے کہ وہ اقرار کی حد پر پہنچا ہو یا نہیں جائز ہے کہ وہ ثابت کیا جائے۔

بڑی اہم وجہ اسبات کی کہ جو اقبالات بوجہ ترغیب کئے گئے ہوں یا جو روبرو اہلکار پولیس یا کسی اور شخص کے کئے گئے ہوں درحالیکہ ملزم زیر حراست ہو شہادت میں داخل نہ کئے جانے چاہئیں یہ ہے کہ اگر ایسا کرنے دیا جاوے تو جھوٹے اقبالات داخل ہو جایا کرینگے۔

یہ دفعہ اون حالتوں سے متعلق ہے جنمیں گو بیان کسی طرح کیا گیا ہو تاہم اس قدر جزو اس بیان کا جس کے ذریعہ سے کسی امر متعلقہ مقدمہ کی نسبت اطلاع حاصل ہوتی ہو قابل ادخال شہادت قرار دیا گیا ہے۔ واضعان قانون نے کوئی تمثیل اس دفعہ کے متعلق بیان نہیں کی لیکن فادٹن صاحب نے بحوالہ المقدمہ ملکہ بنام پورہ یہ تحریر کیا ہے کہ مدعا علیہ سے بوسائل ناجائز یہ دریافت کر لیا گیا کہ مال مسروقہ کہاں ہے اور وہ مال مسروقہ وہاں ملا تو بیان ملزم جس سے کہ وہ حال دریافت ہوا قابل ادخال شہادت قرار دیا گیا اگر ملزم کے بیان سے وہ مال نہ ملے تو وہ بیان قابل ادخال نہیں ہے جو کچھ کہ مدعا علیہ اپنے ہاتھ سے مال مسروقہ دیتے وقت بیان کرے وہ قابل ادخال شہادت ہوگا کیونکہ وہ ایک قسم کا طرز عمل ہے گو وہ بحیثیت ایک اقبال کی کہا ہو چنانچہ جس صورت میں کہ ہم پر ایک لڑکی کے قتل عمد کا الزام لگایا گیا تو وہ اس امید میں کہ اوسکو معافی دیا گیا ہے پولیس کو ایک خاص جگہ پر لیگئی اور بتلا کر چند زیورات نکال دیئے جو کہ متوفیہ بوقت وفات خود پہنے ہوئے تھی تجویز ہوئی کہ شہادت بہ ثبوت اس امر کے قابل پذیرائی ہے کہ ملزمہ ایک خاص جگہ پر گئی اور وہاں اوس نے بعض زیورات نکال دیئے اور ایسی شہادت زیر دفعہ ۸۔ ایکٹ شہادت بلا لحاظ اسبات کے کہ آیا طریق عمل ملزمہ کا نتیجہ اوس ترغیب کا تھا جو پولیس نے دی تھی قابل پذیرائی ہوتی ہے (۳) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ فوجداری۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۹۵۔ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۵۴۳ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۵۹۲

سوال یہ ہے کہ ایسی قانونی شہادت موجود ہے جسکی رو سے ملزم پر ثبوت جرم کیا جائے مختصراً بحث طلب یہ امر ہے کہ ممانعت مندرجہ دفعہ ۲۴ ایکٹ شہادت درصورتیکہ اقرار جرم ناجائز ترغیب سے عہدہ دار پولیس نے کرایا ہو۔ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۲۷ کے مخالف پڑتی ہے یا اوس کے موافق ہماری دانست میں جواب یہ ہونا چاہیے کہ دفعہ ۲۴ دفعہ ۲۷ کے متعلق نہیں ہوتی اور یہ کہ جو اقرار جرم اس دفعہ کے بموجب غیر متعلق ہو اسوجہ سے قابل ثبوت نہیں ہو جاتا کہ ایک ایسے امر واقعہ کا اظہار کیا گیا ہے جو بسبب ایک اطلاع کے دریافت ہوا جو کہ ملزم شخص سے اوس کے عہدہ دار پولیس کی حفاظت میں ہونیکی وقت ملی تھی۔

گو کہ الفاظ "اہلکار پولیس کی حراست" میں یہ ظاہر کرتے ہوئے معلوم دیتے ہیں کہ دفعہ ہذا سے صرف دفعہ ۲۶ کی شرط ہونا مقصود تھا اور یہ کہ اوس صورت میں متعلق نہیں ہو سکتی جبکہ اطلاع متعلق امر واقعہ کے جو اس کے ذریعہ سے معلوم ہوا ایک ایسا اقبال بناتی ہو جو اہلکار پولیس کے روبرو کیا گیا ہو۔ تاہم یہ قرار دیا گیا ہے کہ دفعہ ہذا نہ صرف دفعہ ۲۶ کی شرط ہے بلکہ دفعہ ۲۵ کی بھی ہے اور کہ اس لئے اوسقدر اطلاع (دریافت حال) جو ایک شخص ملزم نے اہلکار پولیس کو دی ہو خواہ اقبال کی حد تک پہنچتی ہو یا نہیں لیکن صراحتاً اون واقعات سے متعلق ہو جو اوس کے ذریعہ سے معلوم ہوئے ہیں ثابت کیجا سکتی ہے (۱) لیکن دفعہ ہذا صرف دفعہ ۲۵ کو محدود کرتی ہے جبکہ شخص ملزم زیر حراست پولیس ہو اسلئے اقبالات اون اشخاص کے جو ملزم ہوں لیکن زیر حراست نہ ہوں یا زیر حراست ہوں لیکن ملزم نہ ہوں یا جو نہ ملزم ہوں اور نہ زیر حراست ہوں دفعہ ہذا کی ذیل میں نہیں آتے (۲) دفعہ ہذا دفعہ ۲۴ کو بھی محدود کرتی ہے۔

نسبت اون اقرارات جرم کے جو کسی عہدہ دار ذی منصب کی ترغیب ناجائز سے حسب مراد دفعہ مذکور کئے گئے ہوں درصورتیکہ ملزم شخص عہدہ دار پولیس کی حراست میں نہ ہو اگر ترغیب ناجائز ایک قانونی ملازم کو دی جو پولیس کے عہدہ دار کی حراست میں نہ تھا تو دفعہ ۲۷ صریحاً متعلق نہ ہو گی اطلاع جو دیگئی ہو اسپر چاہے کچھ ہی دریافت ہوا اقرار جرم غیر موثر ہو گا۔ یہ ہمیشہ بھی خیال کیا جا سکتا ہے کہ واضعان قانون کا یہ منشاء تھا کہ اگر ملزم شخص گرفتار ہو چکا ہو تو حوالات میں جو بیان وہ کرے وہ قابل ثبوت ہونا چاہیے حالانکہ وہ بیان جو وہ بحالت رہائی کرے غیر متعلق ہو۔۔

دفعہ ۲۴۔ اپنی عبارت سے کمل اور امتناعی ہے وہ اون تمام اقرارات جرم کو مستثنے کرتی ہے جو ذی منصب اشخاص کی ترغیب ناجائز سے اشخاص ملزم نے کئے ہوں مستثنے کرینگی وجہ ترغیب ناجائز ہے اسکی رو سے وہ شخص جسکی

---

(۱) قانون شہادت فیلڈ صاحب صفحہ ۱۴۵ و ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۱۹ صفحہ ۵۱ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۹۸ و جلد ۶ صفحہ ۵۰۹۔ اجلاس کامل و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ ۳۵ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۵۹۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۴۰۔ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۰۹ و ۵۱۳ و ۵۳۳ و ۵۳۴۔ اجلاس کامل رائے محمود صاحب و اولڈفیلڈ صاحب جسٹسان۔

اقرار جرم کیا جائے اور یہ بات کہ آیا شخص ملزم اِس وقت حوالات میں ہے یا نہیں غیر اہم ہے دفعہ ۲۵ کی رو سے دونوں آخرالذکر باتیں اور وجہ اقرار جرم غیر اہم ہے مستثنےٰ کرنیکی وجہ یہ ہے کہ وہ شخص جس سے اقرار کیا گیا ہے ایک عہدہ دار پولیس ہے یہ دفعہ بھی مکمل اور امتناعی ہے ۔ دفعہ ۲۶ - اس سے بھی بڑھکر اور نیز بلحاظ وجہ اقرار جرم یا اُس شخص کے جس سے وہ کیا گیا یا ملزم شخص کے ہر ایک اقرار جرم کو جو علین بحاضری مجسٹریٹ کیا گیا ہو مستثنےٰ کرتی ہے وجہ مستثنےٰ کرنیکی یہ ہے کہ وہ شخص عہدہ دار پولیس کی حفاظت میں ہے ۔ پھر دفعہ ۲۷ میں تعریف جو اپنی شرائط کے بموجب صرف اُن اشخاص سے متعلق ہے جو عہدہ دار پولیس کی حراست میں ہوں ۔ اگر دفعہ ۲۷ میں سے یہ الفاظ نکال ڈالے جاتے تو پھر ہماری دانست میں یہ قرار دینا ممکن ہوتا کہ دفعہ مذکور دفعہ ۲۴ و ۲۵ و نیز دفعہ ۲۶ کے متعلق کیجاتی ہے ۔ جو عبارت واقعی ایکٹ شہادت ہند میں استعمال کیگئی ہے وہ ہمکو اس نتیجہ کیطرف لیجاتی ہوئی معلوم ہوتی ہے کہ قانون انگلستان سے دیدہ دانستہ انحراف کیا گیا ہے دفعہ ۲۴ میں ذی منصب اشخاص میں سے اہلکارانِ پولیس کو صریحاً مستثنےٰ نہیں کیا گیا ہے دفعہ ۲۵ و ۲۶ قانون انگلستان میں اپنا بدل نہیں رکھتی ۔ دفعہ ۲۷ صریحاً اُن اشخاص پر محدود کیگئی ہے جو ایک جرم کے ملزم ہو کر اہلکاران پولیس کی حراست میں ہوں ۔ یہ باور کرنا کسی طرح محال نہیں ہے کہ چونکہ واضعان قانون ماتحت اہلکاران پولیس کے جبراً اقرارات جرم کرانیکے میلان کا انسداد کرنیکی ضرورت سے واقف تھے اس لئے اون کا یہ ارادہ ہوا ہوگا کہ ہر ایک اقرار جرم جو ناجائز طور پر لیا جائے شہادت سے خارج رکھنا چاہئے عام اس سے کہ اس میں کوئی ایسی اطلاع شامل ہو یا نہو جس سے امور اہم دریافت ہوتے ہوں ۔ اگر یہ بھی فرض کیا جائے کہ اقرار جرم ناجائز طور پر لیا گیا تھا تاہم فقط یہ امر واقعہ کہ انسپکٹر پولیس نے ڈکیتی کا ارتکاب ملزم کی معرفت خبر حاصل کر کے معلوم کیا صرف اسقدر شہادت ہوتا کہ ملزم ڈکیتی سے واقف تھا مگر اس سے یہ نہیں ۔ کہ اس نے واقعی ڈکیتی کا ارتکاب کیا یا اسمیں واسطہ رکھتا تھا ۔ (۱) ملزم نے درحالیکہ وہ زیر حراست پولیس تھا ایک شخص نبی خاں کے روبرو اور بعد ازاں مکرر پولیس و نمبرداراں کے روبرو اس امر کا کامل اقبال کیا کہ اس نے ایک خاص لڑکے کو مار ڈالا تھا اور وہ جگہ بتانیکے لئے کہا جہاں کہ اُس نے لاش ڈالی تھی ۔ زاں بعد ملزم پولیس اور نمبرداران کو اس جگہ پر جو اُس نے بتائی تھی لیگیا اور خود لاش مدفونہ کو نکالا جو گمشدہ لڑکے کی لاش سے مطابقت کھاتی تھی سیشن جج نے قرار دیا کہ یہ حصص اقبال ملزم جن سے اقبال قتل لڑکے کا بلا واسطہ تسلیم ہوا ہے زیر دفعہ ۲۷ شہادت میں قابل ادخال ہیں ۔ بہ پیروی فیصلہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۰ قرار دیا گیا کہ امر واقعہ جو بمقدمہ حال معلوم ہوا ہے لڑکے کے لاش تھی جو اس جگہ دفن ہوئی تھی جو کہ بتائی گئی تھی اور اطلاع جو ملزم سے پہونچی وہ صحیح طور پر امر مذکور سے متعلق تھی کہ ملزم دکھا دیگا جہاں کہ لاش دفن ہے ۔ پس یہ اطلاع کہ ملزم نے لڑکے کو مار ڈالا تھا لاش کی

---

(۱) تحریرات مسٹر جسٹس بلوڈن صاحب از فیصلہ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۸۵ء پنجاب ریکارڈ فوجداری ۔

دریافت سے "صریح طور سے متعلق" نہیں ہوتی اور زیر دفعہ ۲۷ قابل منظوری نہ تھی۔ نمبر ۱۵ و ۳۰ سنہ ۱۸۸۵ع پنجاب ریکارڈ فوجداری کا حوالہ دیا گیا۔ (۱)

بابو لعل ورگھوبر نے جنپر جرائم حسب دفعہ ۴۱۴ تعزیرات ہند کا الزام لگایا گیا پولیس کے روبرو ایک ایسا حال بیان کیا کہ جس سے مال مسروقہ ظاہر ہوا اور وہ مال یہ تھا کہ ملزمان نے گائے اور بچھڑا چرایا تھا اور ایک خاص شخص کے ہاتھ ایک مقام پر فروخت کردیا تھا۔ تجویز ہوئی کہ دفعہ ۲۷۔ ایکٹ شہادت ہند ایک شرط نہ صرف متعلقہ دفعہ ۲۶ بلکہ متعلقہ دفعہ ۲۵ بھی ہے پس جو حال اہلکار پولیس کے روبرو ملزمان نے بیان کیا اس میں سے جسقدر صراحتًا ان واقعات سے علاقہ رکھتا ہو جو کہ اس سے ظاہر ہوئے عام اس سے کہ وہ اقبال کی حد تک پہنچا ہو یا نہیں جائز ہے کہ ثابت کیا جاوے۔ محمود صاحب جسٹس نے قرار دیا کہ دفعہ ۲۷ ایکٹ شہادت ہند ایک شرط متعلقہ دفعہ ۲۵ نہیں ہے۔ بلکہ صرف متعلق دفعہ ۲۶ ہے پس بیانات مابہ البحث کلیتًا ناقابل قبول شہادت ہیں۔ (۲) زیر دفعہ ۲۷ و ۳۰ اقبال جو ایک شخص ملزم نے کیا ہو اوسپر بمقابلہ دوسرے ملزم کے غور کیا جا سکتا ہے جبکہ اقبال مذکور بلا واسطہ سبب دریافت کسی امر واقعہ کا متعلقہ بمقابلہ دوسرے ملزم مذکور کے ہو (۳)۔

ملزمان نے پولیس کو کچھ خبر دی جسکی وجہ سے انکو ان مقامات پر لیجایا گیا جہاں کہ اونہوں نے پتہ دیا تھا اور وہاں تلاشی کرنے سے مال ملگیا۔ عدالت چیف کورٹ نے قرار دیا کہ یہ مال حسب منشاء دفعہ ۲۷ قانون شہادت کے ملزمان کے خبر دینے کے ذریعہ سے دستیاب ہوا۔ پس اُس خبر کا وہ جزو جو خاص واقعات ظاہر شدہ کے متعلق تھا ثابت کیا جا سکتا ہے گو وہ خبر اسوقت دیگئی جبکہ ملزمان پولیس کی حراست میں تھے اور وے موجود تھے جب انکی خبر کے مطابق تلاشی ہوئی تھی (۴)

ملزم پر الزام حسب دفعہ ۴۱۱ مجموعہ تعزیرات ہند کے بددیانتی سے لینے کسی مال مسروقہ کا لگایا گیا تھا بوقت تحقیقات کے پولیس نے ملزم سے دریافت کیا کہ وہ مال کہاں ہے اوس نے بیان کیا کہ ہمنے اسکو چھپا رکھا ہے اور وہ اُس کو دکھلا دیگا اور اُس نے یہ بیان کیا کہ اس نے مال کو کھیت میں گاڑ دیا ہے پھر وہ پولیس کو اوس موقع پر لیگیا جہاں پر کہ مال چھپا ہوا تھا اور اپنے خاص ہاتھ سے اس مٹی کے برتن کو کھودا جسمیں کہ مال رکھا ہوا تھا اوس نے دوسرا بیان جبکہ وہ جگہ کو بتلا رہا تھا یہ کیا کہ اوس نے اس مال کو دفن کیا ہے بحث یہ کیگئی تھی کہ چونکہ یہ بیانات ملزم نے اُس وقت میں کئے جبکہ وہ حراست پولیس میں تھا اسلئے وہ قابل قبول نہیں تجویز ہوا۔ اوّل یہ کہ بیانات متذکرہ بالا صاف صاف اقبال کی قسم سے ہیں کیونکہ ان سے یہ قیاس قائم ہوتا ہے کہ قیدی نے جرم کیا تھا اور اگرچہ ملزم کا یہ مقصود نہ تھا کہ یہ بیان بطور اقبال جرم کے خیال کیا جاوے تاہم وہ ایک اقبال ان حالات مجرمانہ کا ہے جو کہ بطور ایک سلسلہ نتیجہ کے ہو

---

(۱) نمبر ۸۴ سنہ ۱۸۹۳ع پنجاب ریکارڈ فوجداری۔ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۰۹۔ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۷۔ (۴) نمبر ۳۰ سنہ ۱۸۸۵ع پنجاب ریکارڈ فوجداری۔

بمقابلہ ملزم تصور کیجاوے اور اوس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ مال بہ نیک نیتی قبضہ ملزم میں نہیں آیا تھا اور پس بلحاظ اس قاعدہ کے کہ جسکی رو سے وہ اقبالات جو کوئی شخص بحالت حراست پولیس کے کرتا ہے ناقابل قبول ہوتا ہے یہ بیانات بھی داخل ہیں۔ دوم یہ کہ کوئی بیانات متذکرہ بالا قابل مقبولی شہادت حسب تشریح اول دفعہ ۸ قانون شہادت نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ع بہ ثبوت طریقہ ملزم کے نہیں ہیں، دفعہ ۸ کی رو سے جہانتک کہ وہ بیانات جو لفظاً طریق عمل میں داخل ہو کر مقبول ہو سکتے ہیں وہ ضرور متعلق دفعات ۲۵ و ۲۶ کے قابل پڑھنے کے ہیں اور وہ بیانات کبھی داخل شہادت ہو کر مقبول نہیں ہو سکتے ہیں جو کہ دفعات سے علیحدہ ہیں تیسرے یہ کہ بیان ملزم کا کہ اس نے مال کو کھیت میں گاڑ دیا ہے حسب دفعہ ۲۷ ایکٹ شہادت کے قابل قبول ہے کیونکہ اسکی رو سے پولیس کو تحریک ہوئی کہ وہ مال کو برآمد کر سکے اسی طرح وہ بیان بھی حسب دفعہ ۲۷ قابل قبول ہے عام اس سے کہ وہ بیان ایسا مفصل ہو کہ جسکی رو سے پولیس خود بخود مال کو برآمد کر سکے یا اس قسم کا ہو کہ بدون ملزم وہ موقع دریافت کیا جا سکے جہاں مال پوشیدہ کیا گیا (۱) یہ امر غیر ضروری ہے کہ آیا بیان مذکور پولیس کو خود تحقیقات کرنیکے قابل بنانے کے لئے کافی تھا یا اسکی نوعیت صرف ایسی ہے جس سے ملزم کی مزید امداد امر واقعہ کے معلوم کرنیکے واسطے ضروری تھی۔ مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۹۸ سے اختلاف کیا گیا انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۰ کی پیروی کی گئی اور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۳۵ کا حوالہ دیا گیا۔ (۲)

حسب دفعہ ۲۷ ایکٹ شہادت کے معیار قابل تسلیم ہونے اُس حال کے جو شخص ملزم سے کسی اہلکار پولیس کی حراست کے وقت میں ملا ہو عام اس سے کہ وہ اقبال کی حد تک پہنچا ہو یا نہیں یہ ہے " وہ واقعہ اس حال کی وجہ سے ظاہر ہوا ہو اور کس قدر وہ حال صراحتاً باعث اس واقعہ ظاہر شدہ کا تھا اور یہ بوجہ ایک واقعہ متعلقہ ہے یا نہیں " (۳) عمرو و زید بغرض تجویز عدالت سشن میں سپرد کئے گئے عمرو بالزام قتل عمد اور زید باعانت الزام قتل عمد بروقت تجویز مقدمہ عمرو نے جواب مجرمیت کا دیا اور منجانب استغاثہ یہ سعی کیگئی کہ زید کا جرم بذریعہ اس اقبال کے جو عمرو نے کیا تھا اور بذریعہ ایک بیان کے ثابت کیا جاوے جو زید نے روبرو پولیس کے ان واقعات کی نسبت کیا تھا جن کا اسکو پہلے سے علم تھا قرار دیا گیا کہ عمرو کی تجویز موقوف ہو گئی تھی اور اس کے اقبال پر زید کے برخلاف حسب دفعہ ۳۰۔ ایکٹ ہذا لحاظ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ مزید برآں یہ قرار دیا گیا کہ چونکہ یہ ٹھیک معلوم نہیں ہوا کہ آیا بوجہ اس خبر کے جو زید نے دی تھی کوئی چیز برآمد ہوئی پس بیان مذکور کا استعمال برخلاف نامبردہ حسب دفعہ ۲۷ نہیں کیا جا سکتا تھا (۴) ملزمان پر الزام سرقہ کسی قدر جوار کا لگایا تھا اثنائے تحقیقات پولیس میں ملزمان نے تسلیم کیا کہ انہوں نے غلہ لیا اور انہوں نے گھڑی میں کہ جسکو وہ نہوں نے اسی وقت پیش کیا چھپا دیا تھا جو جوار کہ اسطرح چرلی اور جو جوار کہ چوری گئی تھی اون

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۰ و نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۹۴ع پنجاب ریکارڈ فوجداری (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۱۴۳

(۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۳۔ (۴) نمبر ۱۱ سنہ ۱۹۰۰ع پنجاب ریکارڈ فوجداری

دونوں کا ایک ہونا حسب اطمینان مجسٹریٹ مجوزہ کے بجز بذریعہ اُن اقبالات کے ثابت نہیں ہوا اور بربنائے اون اقبالات کے ملزمان پر جرم سرقہ کا ثابت قرار دیا گیا تجویز ہوئی کہ جب خود قیدیان نے جوار کو پیش کیا تو برآمد ہونا خود اُن کے فعل سے وقوع میں آیا اور نہ بذریعہ کسی اطلاع کے جو نامبردگان نے دی ہو لیس دفعہ ۲۷۔ ایکٹ شہادت متعلق نہیں ہے، اور کو پیش کرنا مال کا ثابت ہوا اگر اقبال مشمولہ جو روبرو پولیس کے کیا گیا شہادت میں قابل مقبولی نہیں ہے، (۱) پنجم نے جسکی نسبت الزام قتل ایک لڑکی کا لگایا گیا تہا ایک اہلکار پولیس کو جا تو یہ کہہ دیا کہ اسی سے میں نے قتل کیا ہے اُس نے یہ بھی کہا کہ مینے لڑکی کے کپڑوں کو موقع واردات پر پھینکدیا ہے اور اونکو بتلادونگا۔ دوسرے روز نامبردہ اہلکار پولیس کے ساتھ اُس مقام پر گیا جہاں لاش لڑکی کی ملی تہی اور کپڑوں کو دکھلادیا تجویز ہوئی کہ چونکہ بیانات اقبال روبرو اہلکار پولیس کے تہے جن سے کوئی واقعہ ظاہر نہیں ہوا اسلئے بمقابلہ پنجم کے ثابت نہیں کیے جا سکتے تجویزات نسبت استعمال اقبال روبرو اہلکاران پولیس بمقدمہ سرکار بنام جورا ہاسجی (رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۲) و قیصر ہند بنام رام براپیا (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۲) کا حوالہ دیا گیا۔

(۲) کسی حاکم عدالت کو جو حسب احکام دفعہ ۲۷۔ ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ء عمل کرتا ہو کسی عہدہ دار پولیس کو جو تفصیل کسی ایسے بیان کی کرتا ہو جو اس کے روبرو کسی ملزم نے کیا ہو اور جسکی وجہ سے اوس نے کوئی امر واقع معلوم کیا ہو ایک لفظ بھی اُس سے زیادہ کہنے کی اجازت نہیں دینا چاہیے۔ جتنا واسطے اظہار اس امر کے نہایت ضروری ہو کہ کسطرح پر وہ امر جو معلوم ہوا ملزم سے اسطرح پر متعلق ہے کہ وہ بنفسہ امر متعلقہ بمقابلہ اس کے ہے۔ دفعہ ۲۷ کا یہ مقصود نہیں ہے کہ اقبال کل کو منظور کیا جائے بلکہ اس کا صرف وہ جزو خاص لیا جائے جس سے اوس شخص کو جس کے روبرو کیا گیا تحریک ہوئی اور اوسکو ترغیب متحقق کرنے اس واقعہ یا واقعات کی ہوئی جسکی وہ شہادت دیتا ہے۔ قیصر ہند بنام پنجم (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۹۸) و ملکہ قیصر ہند بنام بابولال (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۰۹) پر بحث کیگئی اور انکی توضیح کیگئی۔ مثلاً جب ایک عہدہ دار پولیس نے بیان کیا کہ ایک ملزم نے اُس سے یہ کہا تہا کہ اس نے کرشنو رشی کے للعـ روپیہ چرائے جنمیں سے اُس نے للعـ صرف کر دیئے اور للعـ اس کے پاس ہیں اور اُس نے عہدہ دار مذکور کو للعـ حوالہ کر دیئے تجویز ہوئی کہ یہ بیان کہ اس نے کرشنو رشی کے للعـ روپیہ چرائے خواہ مخواہ تمہید حوالگی للعـ کا نہیں ہے اور وہ بمقابلہ اس کے شہادت میں پذیرا نہیں ہو سکتا۔ نیز جبکہ ایک عہدہ دار پولیس نے یہ اظہار دیا کہ ملزم نے جسپر الزام قتل عمد لگایا گیا اُس سے کہا تہا کہ اُس نے اور کرشنو رشی نے چند چمڑے راج چندر رشی کے چرائے تہے اور اس بیان پر اُس نے راج چندر رشی کو بلایا اور اوس کا بیان قلمبند کیا تہا۔ اور جب معلوم ہوا کہ راج چندر رشی امر سرقہ کی اطلاع پولیس کو دے چکا ہے گو گواہ کو اس کا علم نہ تھا۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۹۔ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۹۸۔

تجویز ہوئی کہ بیان مذکور اس وجہ سے ناقابل پذیرائی ہے کہ یہ امر نہایت خطرناک ہوگا کہ احکام دفعہ ۲۷ کی توسیع کیجائے اور اوس عہدہ دار پولیس کو جو مقدمہ کی تحقیقات کر رہا ہو اجازت ثابت کرنے اس اطلاع کی جو ایسے شخص ملزم سے جو حراست عہدہ دار پولیس مذکور میں ہو کسی جرم کی اس بنا پر دیجائے کہ اس کے ذریعہ سے کوئی ایسا امر اوس نے دریافت کیا جو دوسرے عہدہ دار پولیس کو پیشتر سے معلوم تھا۔ گو بعض حالات میں الزام قتل عمد بحال رکھا جائے جبکہ اوس شخص کی لاش کا جسکا قتل کیا جانا بیان کیا گیا ہو پتہ نہ لگتا ہو تاہم جب ایسی صورت ہو قبل اس کے کہ ملزم کی نسبت تجویز ثبوت جرم کیجاوے اس امر پر اصرار کرنا چاہیئے کہ امر قتل کی قوی تر شہادت ممکن الوصول حاصل کیجائے جس حال میں کہ ایک ملزم کی نسبت جسپر الزام قتل عمد لگایا گیا تھا بیان کیا گیا کہ وہ اسجگہ سے جہاں مالک کشتی نے کشتی کو باندھا کشتی کو لیگیا اور اوس نے کچھ دور چلکر کشتی کو چھوڑ دیا اور جس حال میں کہ اوسپر الزام سرقہ کشتی کا لگایا گیا تجویز ہوئی الزام اس وجہ سے ناقابل بحالی ہے کہ صریحاً اوسکی نیت نہ تھی کہ کشتی کو اپنے استعمال میں مبدل کرے اور اوسکو ہمیشہ کے لئے اپنی ملکیت بنائے بلکہ اوسکی محض یہ نیت تھی کہ بغرض بھاگ جانے میں مدد لینے کے اسکو استعمال کرے۔ (۱)

عمر اور زید کی تجویز یکجا مجسٹریٹ باختیار دفعہ ۳۰ ضابطہ فوجداری نے کی۔ ہر دو ملزماں نے جرم سے اون اشخاص کے روبرو اقبال کیا جو تفتیش میں پولیس کے مددگار تھے۔ عمر پولیس و دیگر اشخاص کے ساتھ مکان خود کو گیا جہاں سے بعض مال مسروقہ برآمد ہوا۔ زید کو برآمدگی کے بعد تک مکان مذکور کو نہیں لیگئے۔ تجویز یہ ہوا کہ زید کا اقبال جبکہ وہ حراست پولیس میں تھا اسکے برخلاف حسب دفعہ ۲۶ موثر نہیں کیا جا سکتا۔ اور عمر کا اقبال برخلاف زید حسب دفعہ ۲۷ ناقابل پذیرائی تھا۔ پس حکم سزا برخلاف زید قائم نہیں رکھا جا سکتا۔ (۲) یہ امر و واقعہ کہ ایک شخص ملزم نے ایک خاص بیان دیا تھا اور بوجہ جسکے وہ ایک خاص جگہ پر گیا اور چند اشخاص سے تحقیق کیا۔ واقعات متعلقہ ہیں اور برخلاف شخص ملزم ثابت کئے جا سکتے ہیں۔ (۳)

اقرار جو بعد جاتے رہنے اثر ترغیب یا دہمکی یا وعدہ کے کیا گیا ہو واقعہ متعلقہ ہے

دفعہ ۲۸۔ اگر ایسا اقرار جس کا ذکر دفعہ ۲۴ میں ہوا اوس وقت کیا جائے جبکہ عدالت کی رائے میں اوس ترغیب یا دہمکی یا وعدہ کا اثر شخص ملزم کے دل سے بالکل جاتا رہا ہو تو وہ واقعہ متعلقہ ہے۔

اگر اقبال شخص ملزم سے بذریعہ وسائل ناجائز کے حاصل کیا گیا ہے تو کوئی بیان جو اوس نے بعد میں اقبال مذکور کے واپس کیا ہو بطور شہادت پذیرا نہیں کیا جا سکتا۔ اقبال جسکا ذکر دفعہ ہذا میں کیا گیا ہے خوشی برضا ہونا چاہیئے اور اوسپر اصل خوف یا وعدہ کا کوئی اثر نہ پڑا ہو (۴) دفعہ ہذا قانون محکومہ دفعہ ۲۴ کی استثنےٰ ہے اور بوجہ ہونے متعلق دفعہ مذکور کے اوس کے ساتھ پڑہی جانی چاہیئے (۵)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۲۵۔ (۲) نمبر ۱۲ سنہ ۱۹۰۰ء پنجاب ریکارڈ فوجداری (۳) نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۹۷ء پنجاب ریکارڈ فوجداری۔ (۴) قانون شہادت سید امیر علی صاحب۔ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۸ بصفحہ ۲۰۱۔

جبتک پورا ثبوت اس امر کا نہ ہو کہ اثر ترغیب وغیرہ کا ذہن سے ملزم کے بالکل جاتا رہا اوس کے اقبالات قابل ادخال نہیں ہیں۔ چنانچہ نارٹن صاحب نے بحوالہ مقدمہ قیصر ہند بنام شیرنگٹن ایک فقرہ چیف جسٹس کے فیصلہ سے نقل کیا ہے اور وہ یہ ہے۔ لازم ہے کہ مظبوط شہادت اس امر کی ہو کہ اثر ترغیب وغیرہ کا جسکی وجہ سے ملزم نے پہلے اقبال کیا تھا پورے طور پر اوس کے ذہن سے جاتا رہا تھا قبل اس کے کہ ملزم کا اقبال ثانی شہادت میں داخل ہو سکتا ہے میری یہ رائے ہے کہ اس مقدمہ میں چونکہ کافی عرصہ نہیں گزرا ہے تو ملزم کا دوبارہ اقبال کرنا اسی اثر کی وجہ سے ہے جسکی وجہ سے اس نے پہلے اقبال کیا تھا اور مقدمہ قیصر ہند بنام ہورٹن یہ قرار پایا کہ جب حاکم کو پورے طور پر یہ یقین ہو جائے کہ اثر ترغیب اقبل کا پورے طور پر ذہن سے ملزم کے رفع ہو گیا تو اوس کا اقبال جرم قابل ادخال شہادت ہے۔ (۱)

اقرار جو اور نہج پر واقع متعلق ہو اس سبب سے غیر متعلق نہو جائیگا کہ وہ بوجہ کسی وعدہ اخفا وغیرہ کے کیا گیا ہے

دفعہ ۲۹۔ اگر ایسا اقرار اور نہج سے واقعہ متعلق ہو تو وہ محض اسوجہ سے غیر متعلق نہ ہو جائیگا کہ وہ بوجہ کسی وعدہ اخفاء راز یا بسبب کسی فریب دہی کے کیا گیا ہے جو اوس اقرار کے حاصل کرنے کے واسطے شخص ملزم کی نسبت کیجائے یا اوس حال میں کیا گیا ہے جبکہ وہ ملزم نشہ میں تھا اور نہ اس وجہ سے کہ وہ ایسے سوالات کے جواب میں کیا گیا ہے جنکا جواب دینا اوس کو ضرور نہ تھا گو وہ سوالات کسی شکل پر کئے گئے ہوں یا وہ اسبات سے متنبہ نہیں کیا گیا تھا کہ اوسپر ایسا اقرار کرنا لازم نہیں ہے اور وہی اقرار بمقابلہ اوس کے شہادت ہو جائیگا۔

سوائے اون وجوہات کے جنکی تصریح دفعات ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ میں مندرج ہے کوئی ایسے اقبالات نہیں ہیں جو قابل ادخال شہادت تصور نہ ہوں۔ اون تینوں دفعات کا خلاصہ یہ ہے کہ ملزم اقبال کنندہ کے دل پر جبکہ امید بہتری کی یا خوف خرابی کا ہو اور اون حالات میں وہ کوئی اقبال کرے تو وہ ناقابل ادخال ہے۔ دفعہ ہذا میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اگر اقبال جرم سوائے تحریکات مندرجہ دفعات مذکورہ کے اور کسی تحریک کے ذریعہ سے حاصل کیا گیا ہو تو وہ قابل ادخال شہادت ہے۔ دفعہ ہذا میں یہ صریح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ وجوہ مفصلہ ذیل اقبال کو ناقابل ادخال شہادت نہ کرینگے:۔

ا۔ وعدہ اخفاء راز۔ یعنی اگر اقبال کنندہ کسی شخص سے اسی شرط پر اقبال کرے کہ وہ شخص اوسکو افشا نہ کریگا تب بھی گو وہ شخص اقبال کنندہ بغیر وعدہ اخفاء کے اقبال نہ کرتا تاہم وہ اقبال قابل ادخال شہادت ہے اور ولایت کے مقدمات میں بار بار تجویز ہو چکا ہے کہ اگر کوئی شخص دوسرے سے اخفاء کی قسم لیکر بھی بیان کرے تب بھی وہ اقبال بہ تحریک ناجائز تصور نہ ہوگا۔ (۲)

---

(۱) قانون شہادت فیلڈ صاحب۔ (۲) قانون شہادت فیلڈ صاحب صفحہ ۱۲۹۔

۲- فریب دہی ایک شخص نے اس دہوکے سے ایک چٹھی لی کہ اسکو ڈاک میں ڈال دیگا۔ اُسکو ڈاک میں نہ ڈالا تو باوجود اس دہوکہ دہی کے اقبال مندرجہ چٹھی قابل ادخال تصور ہوا۔ اسی طرح پر جو بیان کہ چھپکر سنا گیا ہو گو وہ بھی ایک قسم کا دہوکا ہے قابل ادخال بطور اقبال ہے (۱) ۳- حالت نشہ- جو اقبال کہ نشہ کی حالت میں کیا گیا ہو گو وہ منشی چیز ملزم نے اپنی خوشی سے پی ہو یا اسکو اس نیت سے کہ دہوکا دیکے اقبال کرالے پلائی گئی ہو قابل ادخال ہے کیونکہ اس میں ملزم کو کوئی صورت امید و بیم کی نہیں ہے جسکی وجہ سے اقبال حسب دفعہ ۲۴ بے وقعت ہو جائے (۲)

۴- ہونا سوال و جواب حسب دفعہ ۳۴۲ ضابطہ فوجداری (نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ع) حکام کو اختیار پوچھنے سوالات کا ملزم سے دیا گیا ہے :- بدین غرض کہ شخص ملزم کو ایسے مراتب کے صاف کر دینے کا موقع ملے جو شہادت میں ظاہرا اس کے خلاف مراد ہوں تحقیقات یا تجویز کی کسی نوبت پر عدالت کو اختیار ہے کہ بغیر پیشتر مطلع کرنے شخص ملزم کے ملزم سے ایسے سوالات کرے جو عدالت کو ضروری معلوم ہوں۔ اور عدالت کو لازم ہے کہ اُسی غرض سے بعد قلمبندی بیانات گواہان جانب مدعی اور قبل اس کے کہ شخص ملزم کو جوابدہی کرنے کی اجازت ہو عموماً مقدمہ کی بابت اوس سے استفسار کرے شخص ملزم اس وجہ سے مستوجب سزا نہ ہوگا کہ اوس نے ایسے سوالات کا جواب دینے سے انکار کیا یا ان کا جواب جھوٹا بیان کیا۔ مگر عدالت اور اہالی جوری کو (اگر کوئی ہوں) اختیار ہوگا کہ ایسے انکار یا جھوٹے جواب سے ضمناً وہ نتیجہ اخذ کریں جو مقتضائے انصاف معلوم ہو۔ جائز ہے کہ جوابات شخص ملزم پر نہ صرف ایسی تحقیقات یا تجویز میں لحاظ کیا جائے اور وہ از طرف یا بمقابلہ شخص ملزم وجہ ثبوت میں داخل کئے جائیں۔ بلکہ کسی اور تحقیقات یا تجویز میں بھی جو متعلق کسی اور جرم سے ہو جسکا سرزد ہونا اوس کے جواب سے پایا جاتا ہو قابل لحاظ اور ثبوت میں داخل ہونیکے لائق ہونگے شخص ملزم کو کسی طرح کا حلف نہ دیا جائیگا (۳) ملزم سے وہ سوال جو اس کے مضر ہو دریافت نہیں کیا جا سکتا۔ (۴)

اس اختیار میں جو جج کو نسبت اظہار ملزم کے دیا گیا ہے یہ بات داخل نہیں ہے کہ اس سے سوالات جرح کئے جاویں۔ نہ صاحب جج اسبات کی کوشش کر سکتے ہیں کہ بذریعہ متعدد سوالات جرح کے ملزم سے اقبال کرا دیں۔ (۵) جب صاحب جج کسی ملزم کا اظہار بموجب دفعہ ۳۴۲ ضابطہ فوجداری کے لے رہے ہوں تو اون کا ملزم پر سوالات جرح کرنا نامناسب ہے صرف جو سوالات قابل اجازت ہیں وہ ایسے ہونے چاہئیں جن سے ملزم کوئی حالات اُس شہادت میں بیان کر سکے جو اس کے برخلاف ہو (۶) نسبت گواہان دیکھو دفعہ ۱۳۲۔ ایکٹ ہذا

---

(۱) قانون شہادت فیلڈ صاحب صفحہ ۱۲۹- (۲) قانون شہادت فیلڈ صاحب صفحہ ۱۲۹- (۳) دفعہ ۳۴۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری- (۴) نمبر ۴۳ سنہ ۱۸۸۳ع پنجاب ریکارڈ فوجداری- (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۹۶- (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۰۔

اقبال جو قیدی نے خانگی گفتگو میں کیا جو سنی جاتی تھی قابل ادخال تجویز کیا گیا۔ (۱)

۵۔ متنبہ نہ کیا جانا۔ یہ ظاہر ہے کہ متنبہ نہ کرنے کی وجہ سے اقبال کی وسعت میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا بلکہ اگر اپنی خوشی سے کوئی شخص اقبال کرے تو اوسکی صداقت پر زیادہ دلیل ہو سکتی ہے (۲) شخص ملزم کو یہ کہنا کہ اگر کوئی بات تم کہو گے تو اوس کے خلاف شہادت ہوگی مجسٹریٹ کا فرض نہیں ہے (۳) مجموعہ ضابطہ فوجداری نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۱۶۳ میں حکم ہے کہ نہ کوئی اہلکار پولیس اور نہ کوئی اور شخص کسی شخص کو بذریعہ کسی احتیاط کے یا بہ نہج دیگر بدوران تفتیش زیر باب ۱۴ کسی بیان کے کرنے سے روکیگا جسکو کہ وہ اپنی خوشی سے بیان کرنا چاہے۔

غور نسبت اوس اقرار اثبات شدہ کے جو موثر شخص مقبل اور اشخاص دیگر ہو جو بالاشتراک ایک ہی جرم میں زیر تجویز ہوں

دفعہ ۳۰۔ جب کئی اشخاص کی تجویز بالاشتراک ایک ہی جرم کی بابت ہو اور اقرار جو اون اشخاص میں سے ایک نے نسبت اپنے اور اون اشخاص میں سے نسبت کسی اور کے کیا ہو ثابت ہو جائے تو عدالت کو اختیار ہے کہ اوس اقرار پر نسبت اوس دوسرے شخص کے اور نیز نسبت اس شخص کے جس نے وہ اقرار کیا غور کرے۔

تشریح [۱]۔ لفظ جرم میں جس طرح کہ وہ اس دفعہ میں استعمال کیا گیا ہے جرم مذکور کے ارتکاب میں اعانت کرنا یا اوس کے ارتکاب کا اقدام کرنا داخل ہے۔

تمثیلات

(الف) زید اور عمرو کی تجویز بالاشتراک بعلت قتل عمد بکر کے ہوئی اور زید کا یہ کہنا ثابت کیا گیا کہ عمرو نے اور میں نے بکر کو قتل کیا ہے پس عدالت کو جائز ہے کہ عمرو کی نسبت اس اقرار کی تاثیر پر غور کرے۔

(ب) زید کی تجویز بعلت قتل عمد بکر کے ہو رہی ہے اور شہادت اس امر کی موجود ہے کہ بکر کو زید اور عمرو نے قتل کیا اور عمرو نے یہ کہا کہ زید نے اور میں نے بکر کو مارا ہے۔

جائز ہے کہ اس بیان پر عدالت نسبت زید کے غور نہ کرے کیونکہ تجویز عمرو کی بالاشتراک زید کے نہیں ہے۔

جب ایک شخص ایسا اقبال کرتا ہے جو خود اوس پر اور دوسرے پر موثر ہو تو اوس کا اپنے آپ کو پھنسانا حلف کی بجا سمجھا جا سکتا ہے یا زیادہ تر الزام بخلاف دیگر کی نسبت سچائی کی ذمہ داری کا کام دیسکتا ہے (۴) کیونکہ

---

[۱] یہ تشریح بموجب ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۹۱ء دفعہ ۴ جدید قائم ہوئی ہے۔ (۱) ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۵ صفحہ ۳۸ – (۲) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۸۸۱ و ۸۸۲ و قانون شہادت فیلڈ صاحب صفحہ ۱۵۷ و ۱۵۸ و بنگال لا رپورٹ جلد اول صفحہ ۵ فوجداری (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۷۷۵ و ۷۷۶۔ (۴) ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۱۹ صفحہ ۷۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۴۶ و ۴۸۔

جب ایک شخص اپنے قصور کو تسلیم کرتا ہے اور اپنے آپ کو تکالیف اور سزاؤں کا مورد بناتا ہے تو اوسکی سچائی کی ذمہ واری ہو جاتی ہے (۱) لیکن ممکن ہے کہ اقبال اوس حد تک صحیح اور سچا ہو جہانتک کہ اقبال کنندہ سے متعلق ہے اور دوسرے شخص کے خلاف محض انتقام یا دشمنی کیخاطر جھوٹا بنایا گیا ہو اسی واسطے دفعہ ہذا میں حکم کیا گیا ہے کہ عدالت کو ایسے اقبال پر غور کرنیکا اختیار رہیگا لیکن وہ قطعی ثبوت برخلاف شریک مجرم نہ ہوگا (۲)

بروئے دفعہ ہذا ایک شریک جرم کے اقبال کو دوسرے شریک جرم کے مقابلہ پر وقعت قانونی اقبال جرم کی نہیں ہے دفعہ ہذا میں صرف عدالت کو اختیار اقبال شریک جرم پر غور کرنیکا بمقابلہ دوسرے شریک جرم کے دیا گیا ہے پس اقبال شریک جرم بمقابلہ دوسرے شریک کے صرف ایک قسم کی شہادت ہے (۳) جسکی تائید کسی اور کافی شہادت سے ہونی چاہیئے (۴) الفاظ "غور کرے (لحاظ کرے)" مندرجہ دفعہ ہذا سے یہ مراد نہیں ہے کہ بیان محولہ دفعہ ہذا کو شہادت حلفی کی وقعت دیجائے نہ بیان مذکور حسب تعریف مندرجہ دفعہ ۳ ایکٹ ہذا شہادت ہے لہذا تنہا بیان مذکور کی بنا پر تجویز ثبوت جرم نہیں ہو سکتی (۵) دفعہ ہذا کو دفعات ۲۴ لغایت ۲۶ کے ساتھ اور اونکے تابع پڑھنا چاہیئے۔

لفظ اقبال مستعملہ دفعات قانون شہادت (یعنے ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۳۰) متعلقہ اقبال کی تعبیر بمنزلہ محض ایک تسلیم الزام کی کے ہونا ضرور نہیں ہے کہ جو تسلیم جرم کی حد تک نہیں پہونچتی۔ (۶)

مشترک تجویز یہ کافی نہیں ہے کہ شریک ملزم کی تجویز فی الواقعہ مشترک ہو بلکہ یہ ضروری ہے کہ قانوناً تجویز مشترک ہو (۷) دفعہ ہذا صرف اون صورتوں میں متعلق ہوتی ہے جنمیں اقبال اوس ملزم نے کیا ہو جسکی تجویز ایک ہی وقت میں ہمراہ اوس ملزم کے ہوئی ہو جس کے کہ مقابلہ میں اقبال مذکور استعمال کیا جاتا ہے (۸) جہاں سائل اور ملزم کی یکجا بعلت نقب زنی تجویز ہوگئی اور سائل گو صرف نقب زنی کی اعانت کرنیکا قصوروار تہا مگر بروقت نقب زنی کے حاضر پایا گیا اس صورت میں حکام چیفکورٹ نے تجویز کی کہ مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۱۴ کے بموجب سائل اوسی حیثیت میں تہا گویا کہ اوس نے بذات خود نقب زنی کا ارتکاب کیا اور اسواسطے بعلت جرم نقب زنی ملزم شریک کے ساتھ اسکی تجویز کرنی بجا تہی۔ اور ملزم شریک نے ایسی تجویز پر جو اقبال کیا اسپر ایکٹ شہادت کی دفعہ ۳۰ کے بموجب سائل کے برخلاف غور ہو سکتا ہے۔ فیصلہ فوجداری نمبر ۳۰ سنہ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ کی پیروی کیگئی۔ (۹)

ملزم شریک کا بیان اپنے ہمراہی قیدی کے برخلاف بمنزلہ شہادت نہیں ہوتا ہے۔ لیکن اس مقدمہ میں بلاواسطہ ایسے بیان کے خود ملزم کے بیان میں یہ ثابت کرنیکے واسطے کافی مادہ موجود تہا اور اس واسطے مجموعہ تعزیرات ہند کی

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۸۸ و ۲۹۱ (۲) ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۱۲ صفحہ ۶۹ و ۷۰ (۳) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۰۳ و ۳۰۴ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۵ و ۱۴۶ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۴۴ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۴ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۵۰ و ۲۷۳ و ۳۷۷ (۸) ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ فوجداری صفحہ ۷۵ (۹) نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ فوجداری

دفعہ ۱۴۱ کے بموجب اوسکی نسبت تصور کرنا چاہئے کہ اوس نے قتل عمد کا ارتکاب کیا تہا۔ (۱)

مطابق فیصلہ نمبر ۴ سنہ ۱۸۷۶ء پنجاب ریکارڈ فوجداری کے عدالت چیفکورٹ نے یہ قرار دیا کہ جسحالت میں دو یا زیادہ اشخاص کی نسبت یکجا تجویز ہوئی ہو اور انپر ایک ہی جرم کا الزام ہو تو اون میں ایک کے اقبال پر جسکی رو سے دوسرے کا اشتراک بہی ایسے اقبال میں پایا جاتا ہو جو اعانت کی حد تک پہنچے ہوں اور دفعہ ۱۴۱ قانون شہادت متعلق نہو۔ دوسرے کی نسبت دفعہ ۳۰ قانون شہادت کی رو سے غور نہیں ہو سکتی۔ (۲) نیز ایسا بیان مستعمل نہیں ہو سکتا جسصورت میں کہ ایک شخص کی نسبت تجویز بابت اعانت کرنے اوس جرم کے عمل میں آوے۔ جس کی بابت دوسرے شخص کی تجویز عمل میں آئی ہو۔ (۳) چونکہ اب بروئے تشریح جدید اعانت و اقدام جرم اوسی جرم کی تعریف میں داخل ہیں لہذا فیصلجات متعلقہ مضمون مذکور کارآمد نہیں۔ الفاظ "ایک ہی جرم کی بابت" سے مراد وہ ایک جرم ہے جو ایک قانونی تعریف کی ذیل میں (۴) یا ایک ہی اصل جرم کی ذیل میں (۵) یا ایک ہی قسم کے جرم کی ذیل میں (۶) آتا ہو۔

صاحب مجسٹریٹ نے موہنی ملزم کے برخلاف جسپر الزام امداد و اخفا یا انتقال مال مسروقہ کا تہا دو ملزموں کے اقبالوں کو جنپر الزام سرقہ مال کا تہا شہادت میں قبول کیا عدالت چیفکورٹ نے قرار دیا کہ دفعہ ۳۰۔ قانون شہادت کی رو سے یہ اقبال موہنی کی نسبت قابل التسلیم نہ تہے کیونکہ موہنی پر اوس جرم کا الزام نہ تہا علاوہ براں یہ بہی تجویز ہوا۔ کہ ملزم کا بعوض انعام کے مال مسروقہ کے پتہ لگانے کا ذمہ لینا کچھہ بہی شہادت اِس امر کی نہیں ہے کہ اس نے بذات خود متعلق اوس مال کے کسی جرم کا ارتکاب کیا۔ (۷)

زید و بکر تجویز کے لئے تفویض کئے گئے جنمیں شخص اول الذکر بعلت ڈکیتی زیر دفعہ ۳۹۵ مجموعہ تعزیرات ہند اور دوسرا شخص زیر دفعہ ۴۱۲ مجموعہ مذکور بعلت لینے مال مسروقہ کے اوسکو مسروقہ جانکر ماخوذ ہوا تہا۔ زید نے دو اقبال کئے اور دونوں میں نامبردہ نے یہ بیان کیا کہ مینے کچھہ ٹکڑے سونے اور چاندی کے جو ڈکیتی کے وقت چورائے گئے تہے بکر کے حوالہ کئے۔ بکر کی گرفتاری کے وقت ایک انگشتری طلائی اور ایک کڑا نقرئی اوس سے دستیاب ہوا۔ تجویز کے وقت زید نے ملزم ہونیکا اقبال کیا اور بکر نے کہا کہ میری نسبت تجویز کیجائے۔ ایک زرگر نے یہ اظہار دیا کہ جو انگوٹہی و کڑا بکر کے پاس سے دستیاب ہوئے ہیں وہ اوس سونے اور چاندی کے ٹکڑوں سے میں نے بنائے ہیں جو اس غرض کیلئے بکر نے مجھکو دیئے تہے۔ بربنا اس شہادت اور اون اقبالوں کے جو زید نے کئے صاحب سشن جج نے بکر کی نسبت تجویز ثبوت جرم کی کی۔ عندالاپیل ہائیکورٹ سے قرار پایا کہ چونکہ زید اور بکر کی نسبت تجویز مشترک بابت جرم واحد کے نہیں ہوئی

---

(۱) نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۶۶ء پنجاب ریکارڈ فوجداری (۲) نمبر ۹۳ سنہ ۱۸۸۵ء پنجاب ریکارڈ فوجداری (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۵۷ فوجداری رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۹۷ (۴) انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۱۲ صفحہ ۱۹ و ۲۰ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۲۴ و ۲۲۶ (۵) وائرڈ ڈائجسٹ طبع سوم صفحہ ۹۹ (الف) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۲ و ۱۴۳ (۶) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۵۰۹ و وائرڈ ڈائجسٹ طبع سوم صفحہ ۹۵ (۷) نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۵ء پنجاب ریکارڈ فوجداری

پس زید کا اقبال بطور شہادت بمقابلہ بکر قابل پذیرائی نہیں اسلئے کوئی شہادت اسبات کی نہیں ہے کہ جو مال بکر کے قبضہ میں پایا گیا وہ وہی ہے جو ڈکیتی کے وقت چورایا گیا تھا پس بمقابلہ اس کے مقدمہ ساقط ہوتا ہے (۱)

ایپلانٹ زیر دفعہ ۴۱۱ تعزیرات ہند مال مسروقہ لینے کے جرم میں اُسے مسروقہ جانکر مجرم ٹھہرایا گیا تھا۔ ایک ہی وقت میں چوری کا اور ایک شخص مسمی پ کی تحقیقات کیگئی تھی جسپر کہ دفعہ ۴۱۱ تعزیرات ہند کے بموجب چور سے مال مسروقہ لینے کے سبب جو اسی چوری کا ماحصل تھا اگرچہ مال مختلف تھا جرم لگایا گیا تھا۔ تجویز ہوا کہ ایپلانٹ اور مسمی پ کی ایک ہی جرم کے واسطے مشترکہ تجویز نہیں کیگئی تھی۔ بلکہ اونکی مشترکہ تحقیقات مختلف جرائم میں ہوئی تھی جو ایک ہی دفعہ کے بموجب قابل سزا تھے۔ اور اسی واسطے اقرار پ قانوناً خلاف ایپلانٹ نہیں سمجھا جا سکتا (۲) آ و ب پر قتل کا الزام لگایا گیا۔ آ نے جرم کا اقبال کیا اور وہ اپنے شریک جرم ب کی تحقیقات کے اختتام تک نہ مجرم قرار دیا گیا نہ اسکو سزا دیگئی۔ سیشن جج نے یہ تجویز کر کے کہ ہر دو ملزماں کی ایک ہی جرم میں مشترک تحقیقات ہو رہی تھی۔ آ کے اقبال جرم کو ب کے خلاف سمجھکر دونوں کو بعلت قتل مجرم قرار دیا۔ تجویز ہوا کہ جب آ نے اقبال جرم کر لیا تو وہ ب کے ساتھ زیر مشترک تحقیقات نہیں سمجھا جا سکتا۔ لہذا آ کا اقبال زیر دفعہ ۳۰ ب کے برخلاف قابل سماعت نہ تھا (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۰۲۔ اُس قیدی کی نسبت جو دوران تجویز میں قبل از مرتب ہونے فرد قرار داد جرم کے حراست سے فرار ہو گیا ہو اور جسکی بعد مکرر گرفتاری کے جداگانہ تجویز کیگئی ہو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اسکی تجویز مشترک طور پر اس شخص کے ساتھ کیگئی ہے جسکی تجویز بوجہ فرار ہو جانے قیدی مذکور کے جداگانہ کیگئی تھی۔ لہذا اقبال شریک جرم مذکور کا جسکی تجویز پہلے کیگئی ہو بمقابلہ قیدی کے ناقابل پذیرائی ہے کیونکہ تجویز دونوں کی بالاشتراک نہ ہوئی تھی (۴) جہانکہ ایک سے زیادہ اشخاص کی مشترک تجویز ایک ہی جرم میں ہو رہی ہو اور ایک ان میں سے مجرم ہونیکا اقبال کرے تو شخص مذکور تجویز مذکور میں شامل نہیں رہتا اور اسکی نسبت یہ تصور نہیں کیا جا سکتا کہ اسکی تجویز بالاشتراک دیگر اشخاص کے کیگئی ہے۔ لہذا اقبال جو شخص مذکور نے اپنے اور دیگر اشخاص کے متعلق کیا ہو اُن دیگر اشخاص کے مقابلہ میں زیر دفعہ ہذا ملحوظ نہیں رکھا جا سکتا۔ (۵)

ایک ملزم کی تجویز فی نفسہ ختم نہیں ہو جاتی اگر وہ مجرم ہونیکا اعتراف کرے۔ زیر دفعہ ۲۷۱ ضابطہ فوجداری جب ایک ملزم مجرم ہونیکا عذر کرے تو "عذر مذکور قلمبند کیا جانا چاہیے" اور ملزم پر "تجویز ثبوت جرم کیجا سکتی ہے" جب

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۳ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۴۹۷ و ۴۹۹۔ (۲) نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ فوجداری (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۱۹۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۲۴ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۶ و نمبر ۱ سنہ ۱۹ء پنجاب ریکارڈ فوجداری۔ لیکن ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۰۴ و ۳۰۹۔

(۴) نمبر ۲۹ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ فوجداری۔ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۴۹۱۔

ایسا ضابطہ اختیار کیا گیا ہو تو تجویز عذر مجرمیت کے ساتھ ہی ختم نہیں ہو جاتی اسلئے اقبال اس شخص کا جس نے ایسا عذر کیا ہو زیر دفعہ ۳۰۔ ایکٹ شہادت اس دوسرے شخص کے برخلاف ملحوظ رکھا جا سکتا ہے جسکی کہ تجویز اسکے ساتھ مشترک طور پر بعلت ایک ہی جرم کے کیجاتی ہو ایک تجویز بہ تحت تعبیر اس وقت تک ختم نہیں ہو جاتی جب تک کہ یا تو ملزم پر تجویز ثبوت جرم لگگئی ہو یا وہ بری یا رہا کیا گیا ہو (۱) لیکن الہ آباد ہائیکورٹ نے قرار دیا کہ جسحال میں چند ملزمان نے جنکی تجویز بالاشتراک بعلت ایک ہی جرم کے لگگئی ہو اور ان میں سے چند نے مجرم ہونیکا اقبال کیا ہو تو یہ نامناسب اور خلاف قانون ہے کہ ان ملزموں کے مجرم قرار دینے میں جنھوں نے اقبال جرم کیا ہے محض اس غرض سے التواء کیا جائے کہ ان کے اقبالات کو بمقابلہ دیگر ملزمان کے استعمال کیا جا سکے (۲)

مقبول ہونا اقبال کا بمقابلہ مجرم شریک

زیر دفعہ ہذا دفعہ ۲۷ - اقبال جو ایک شخص ملزم نے کیا ہو دوسرے بمقابلہ دوسرے ملزم کے غور کیا جا سکتا ہے جبکہ اقبال مذکور بلا واسطہ بسبب دریافت کسی امر واقعہ متعلقہ کا بمقابلہ دوسرے ملزم مذکور کے ہو (۳) درحالیکہ ایک سے زیادہ اشخاص کی نسبت تجویز مشترک بابت ایک ہی جرم کے کیجائے تو وہ اقبال جو ان میں سے کسی ایک نے کیا ہو اگر شہادت میں مقبول ہو سکتا ہے تو وہ بمقابلہ جملہ ملزمان کے لحاظ کرنا چاہیے نہ بمقابلہ صرف اسی شخص کے جس نے اقبال مذکور کیا ہے (۴) ایک ایسے اقبال پر جس سے اقبال کنندہ منحرف ہو گیا ہو غور کیا جا سکتا ہے یعنے بطور شہادت استعمال کیا جا سکتا ہے نہ بمقابلہ صرف اوس شخص کے جس نے کہ اقبال کو رد کیا ہو بلکہ بمقابلہ اون اشخاص کے بھی جنکی تجویز اقبال کنندہ ملزم کے ساتھ بعلت اوسی جرم کے مشترک ہوئی ہو۔ بلحاظ شخص اقبال کنندہ کے ایک واپس لیا ہوا اقبال بدون کسی تائیدی شہادت کے بنا تجویز ثبوت جرم ہو سکتا ہے اور بلحاظ دیگر شریک ملزمان گو تائیدی شہادت ضروری ہے تاہم یہ ضروری نہیں کہ ایسی تائیدی شہادت بذاتہ کافی واسطے تائید ثبوت جرم کے ہو اور کہ تجویز ثبوت جرم جو ایک غیر تائید یافتہ اقبال شریک ملزم پر مبنی ہو ناجائز نہ ہوگی - (۵) ایکٹ شہادت کی دفعہ ۳۰ کے ان احکام کی نسبت بحث ہوئی کہ جب کوئی اقرار یا اقبال ثابت ہو جائے تو ایسے اقرار پر خلاف اسی شخص کے جو اسکو کرے اور نیز برخلاف کسی دوسرے شخص کے جسکی نسبت اسی جرم کی علت میں بالاشتراک تجویز ہو رہی ہے - لحاظ کیا جا سکتا ہے مسٹر انڈرتھ صاحب بہادر کی رائے کے مطابق - اقرار مذکورہ پر دیگر شہادت کے ساتھ غور ہو سکتا ہے - اور اگر عدالت اُن سب پر بالاجمال لحاظ کر اور اوس معاملہ پر جو اوس کے روبرو پیش ہے غور کرکے یہ یقین کرے کہ واقعات مفصلہ کچھ وجود رکھتے تھے یا اون کا موجود ہونا ایسا غالب ہے کہ ایک محتاط شخص ایک خاص مقدمہ کے حالات میں اس قیاس پر عمل کریگا کہ

---

(۱) آئی۔ انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۱۵۱ - (۲) آئی۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۵۳ و جلد ۳۰ صفحہ ۵۴ (۳) آئی۔ انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۴۲۶ (۴) آئی۔ انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳۰ صفحہ ۱۲۰ - (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۴۳۴ و جلد ۳۰ صفحہ ۴۴۳

کہ وہ واقعات موجود ہیں تو پھر عدالت کو چاہئے کہ واقعات مبینہ کو ثابت شدہ قرار دے۔ راٹگین صاحب بہادر جج کی رائے کے مطابق ایک قیدی کے اقبال پر اگرچہ برخلاف دوسرے قیدی کے جسکی نسبت اُس جرم کی بابت بالاشتراک تجویز ہو رہی ہے لحاظ کرنیکی اجازت دینے میں قانون کی مصلحت یا حکمت عملی اس صریح امر کے تسلیم کرنے پر منحصر معلوم ہوتی ہے کہ ایسا اقرار جج کے دل پر نقش پیدا کئے بغیر نہیں رہ سکتا پس اُسکا معقول حد کے اندر رکھنا بہتر تھا بہ نسبت اس کے کہ اوسکو بالکل نظرانداز کر دیا جاتا۔ کسی قیدی پر جرم ثابت کرنیکے واسطے جسقدر تائید اقبال مذکور کے ساتھ کافی ہوگی وہ ضرور ہے کہ ہر خاص مقدمہ کے حالات پر منحصر ہو یہی عام طریق از نالش کا بلحاظ دیگر تمام شہادت کے ملزم شریک کے اقرارات سے متعلق کرنا چاہئے۔ جبکہ اُنکو سوائے اُن اشخاص کے جنہوں نے کہ وہ کئے ہوں۔ غیر اشخاص کے برخلاف استعمال کرنا مدنظر ہو مگر یہ بات فراموش نہ کرنی چاہئے۔ کہ اقبال کرنیوالا قیدی اپنے اظہار از روئے حلف نہیں دیتا ہے اور نہ اُس کے ساتھی قیدی کو اُس سے سوالات جرح کرنیکی آزادی حاصل ہوتی ہے اور اسی طرح وہ اُس کے جھوٹ کو ظاہر نہیں کر سکتا۔ جو اقبال کہ شریک قیدیوں کے برخلاف قابل پذیرائی قرار دیا جائے وہ ضرور ہے کہ اقبال کرنیوالے پر بھی اسی قدر موثر ہو جسقدر کہ دوسروں کی نسبت مگر جبتک اس سے یہ شرط پوری ہوتی ہے اور بشرطیکہ شہادت جو تائید میں پیش کیجائے محض اقبال کرنیوالے قیدی کی داستان سے ہی متعلق نہو بلکہ اُس داستان کے اُن امور سے بھی متعلق ہو جو ملزم شریک موتہم ہوتے ہوں واقعی زور جو اقبال پر دیا جائیگا وہ ہر مقدمہ کے حالات پر منحصر ہوگا۔ (۱)

از روئے دفعہ ۳۰۔ ایکٹ شہادت ایسا اقبال قیدی کا جو خود اُسپر اور ایسے دوسرے قیدی پر جسپر وہی الزام لگایا گیا ہے موثر ہو جب حسب ضابطہ ثابت ہو جائے بمقابلہ دونوں کے بطور شہادت قابل پذیرائی ہے۔ اِلا اُس دوسرے شخص کی نسبت جب اُس کے مقابلہ میں اوس کی شہادت تائیدی نہو قانوناً تجویز ثبوت جرم نہیں ہو سکتی۔ از گارتھ صاحب چیف جسٹس۔ ایسی شہادت کی نسبت عدالت کو اُسی طریق پر عمل کرنا چاہئے جیسا کسی اور شہادت کی نسبت اور یہ امر کہ آیا وہ فی نفسہ قانوناً واسطے جواز تجویز ثبوت جرم کے کافی ہے یا نہیں ایک امر واسطے تجویز حاکم کے ہے مگر جب اوسکی تائید میں اور شہادت نہ ہو تو اسکو ضعیف ترین قسم کی شہادت تصور کرنا چاہئے کیونکہ وہ محض ایک شخص ثالث کا ایسا بیان ہے جو حلف یا اقرار صالح کے اوپر نہیں کیا گیا ہے۔ اگر ایسے اقبال کی دیگر شہادت سے تائید ہوئی ہو تو یہ امر غیر اہم ہے کہ تجویز کے وقت مقدمہ کے ثابت کرنے میں اقبال دیگر شہادت سے پہلے ہوا یا دیگر شہادت کے بعد اقبال ہوا۔ از جیکسن صاحب جسٹس۔ (میکڈونل صاحب جسٹس متفق الرائے) اِس قسم کی شہادت واسطے تائید تجویز ثبوت جرم کے کافی نہیں ہے۔ گو اسکی تائید شہادت واقعاتی سے ہوتی ہو بجز اس کے کہ وہ حالات جن سے تائید

---

(۱) نمبر ۲۹ سنہ ۱۸۸۰ء پنجاب ریکارڈ فوجداری۔

تائید ہوتی ہو ایسے ہوں کہ اگر ان کا وجود باور کیا جاوے تو اُن سے تائید ثبوت جرم کی ہوتی ہو۔ (۱) جب کسی شریک جرم کو وعدہ معافی سزا کا دیا جاوے تو اُس کا اظہار بمقابلہ دیگر ملزماں قابل قبول ہے (۲) جہانکہ صرف ایک ہی شہادت بخلاف ملزمان کے جنپر قتل عمد کا الزام لگایا گیا تھا جس سے بلاواسطہ طور پر اُن کا ارتکاب جرم مذکور ظاہر ہوتا تھا یہ تھی کہ انہوں نے مجسٹریٹ سپرد کنندہ کے روبرو اقبال کیا جسکو انہوں نے بعد میں واپس لے لیا۔ بیانات اقبالی مذکور کی تائید اہم امور میں دیگر شہادت مندرجہ مسل سے ہوتی تھی **تجویز ہوا**۔ کہ شہادت مذکور ایک تجویز ثبوت جرم کی تائید کے لئے کافی تھی (۳) نیز دیکھو نمبر ۲۹ سنہ ۱۸۷۳ء پنجاب ریکارڈ فوجداری زیر دفعہ ۱۱۸۔ و نیز دیکھو دفعہ ۱۳۳۔ ایکٹ ہذا۔ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۶۹ و جلد ۲۲ صفحہ ۴۹۱ و ۴۹۳۔

شریک جرم کا بیان اپنے ہمراہی قیدی کے برخلاف بمنزلہ شہادت نہیں ہوتا

ایک شخص کی نسبت تجویز ثبوت جرم جس کی بشمول دیگر اشخاص بابت جرم واحد کے تجویز ہو رہی ہو محض بربنائے ایک بیان غیر مؤید مندرجہ اقبالی ایک شخص منجملہ دیگر اشخاص مذکور کے عمل میں نہیں آسکتی۔ (۴)

قانوناً ایک شخص شریک جرم کی شہادت پر مجرم قرار دینے کے واسطے تصدیق کی ضرورت نہیں ہے لیکن ایک عدالت کو بروئے قاعدہ اس امر پر غور کرنا چاہئے کہ ایک شخص شریک جرم کا بیان ناقابل اعتبار ہے جبتک اہم واقعات میں اسکی تصدیق نہ کیجائے۔ (۵)

اگر سارٹیفکٹ محکومہ دفعہ ۱۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ء) بدین مضمون کہ اقبال برضا و رغبت کیا گیا مجسٹریٹ بوقت کئے جانے اقبال کے یا بہر حال اس روز کہ جس روز وہ قلمبند کیا جائے تحریر نہ کرے تو اقبال مذکور ناقص اور شہادت میں ناقابل پذیرائی ہے بغرض اس امر کے کہ بیان ایک ایسے شخص کا کہ جسکی تجویز بشمول دوسرے شخص کے بابت ایک ہی جرم کے عمل میں آئی ہو بمقابلہ اُس دوسرے شخص کے قابل لحاظ ہو یہ لازم ہے کہ بیان مذکور اس جرم کے اقبال صریح کی حد تک پہنچتا ہو جسکا الزام لگایا گیا۔ (۶) چنانچہ جس صورت میں کہ دو ملزماں کی تجویز باہم شامل بابت دو مختلف جرائم کے ہوئی ہو جنکا ایک ہی واحد معاملہ میں ارتکاب کیا گیا ہو یہ نامناسب و خلاف قانون ہے کہ ایک ملزم کا بیان بطور گواہ کے بخلاف دوسرے کے لیا جاوے (۷)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۸۳۔ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۴۰۔ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۴۸۲ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۹۴۳ و ۶۶۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۶۳۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۴۷۴ و جلد ۲ صفحہ ۳۱۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۴۴۔ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۰۲۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۷۹ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۳۔ نمبر ۳۹ سنہ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ فوجداری۔ (۵) نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ فوجداری۔ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۸۸ (۷) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۵۷ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد اول صفحہ ۳۵۔

تائید ثبوت تجویز ثبوت جرم نسبت کسی شخص کے جسکی تجویز شامل دیگر اشخاص کے اسی جرم کی بابت کیگئی ہو محض بربنائے اقبال غیر موید کسی ایک منجملہ دیگر اشخاص مذکور کے نہیں ہو سکتی۔ ملزم کی نسبت تجویز جرم نقب زنی وقت شب بہ نیت ارتکاب سرقہ کے عمل میں آئی اور شہادت بمقابلہ اُس کے محض قیدی شریک کا اقبال تھا تا مبروہ نے مال مسروقہ کا چند ماہ بعد ارتکاب جرم کے نشان دیا۔ تجویز ہوئی کہ صرف پیش کرنا مال مسروقہ کا منجانب ملزم کے کافی تائید اقبال دیگر قیدی کی نہیں ہے (۱)

اقبال جو غیر حاضری میں کیا جائے صاحب جج کو یہ اختیار ہے کہ جوری کو ہدایت کرنیں آخر ایک جزو شہادت کی نسبت اپنی رائے ظاہر کرے۔ مگر ہمیشہ اوسکو اسبات کی احتیاط رکھنی چاہیے کہ یہ بھی کہدے کہ جوری کو خود اپنی رائے قائم کرنی چاہیے چند بیانات کی تفصیل میں جو کسی گواہ سرکاری نے اثنائے تجویز میں کئے ہوں مطابقت کلی ہونا ایسی شہادت تائیدی نہیں ہے کہ جو عموماً اس غرض سے مطلوب ہے کہ کسی خاص قیدی کی نسبت تجویز ثبوت جرم بلا اندیشہ کیجائے۔ اقبالات قیدیوں کے بمقابلہ ان کے ساتھی قیدیوں کے جو بوقت کئے جانے اقبال کے حاضر نہ ہوں۔ ایسی شہادت تائیدی بیان گواہ سرکاری کی نہیں ہے کہ جسکی بنا پر تجویز ثبوت جرم دیگر قیدیاں کی جائز ہو چند اشخاص مجرم میں سے دو شخصوں کے اقبالات جو دوسرے قیدیوں کی غیر حاضری میں کئے جائیں بمقابلہ اشخاص آخر الذکر کے کچھ وقعت نہیں رکھتے۔ ایسے اقبالات و نیز بیانات گواہان سرکاری ہمیشہ معیوب سمجھے جاتے ہیں۔ کیونکہ بلحاظ حیثیت اُن اشخاص کے کہ جو اقبالات کرتے ہیں۔ اقبالات مذکور کی وہی وقعت نہیں ہوتی کہ جو شہادت گواہان معمولی کی ہوتی ہے کسی ملزم پر فرض نہیں ہے کہ اپنی آمد و رفت بوقت یا قریب زمانہ ارتکاب جرم کی وجہ بتلائے بجز اسکے کہ شہادت قانونی بادی النظر میں اوس کے اوپر تجویز ثبوت جرم کے لئے کافی دیجائے (۲)

چند اشخاص پر الزام جرائم دفعات ۱۴۸ و ۳۰۲ و ۳۲۴ و ۳۲۶ بانضمام دفعہ ۱۴۹ مجموعہ تعزیرات ہند کے لگایا گیا سشن جج نے جبکہ وہ قیدیان کا بیان قلمبند کرنیوالے تھے سوائے اوس قیدی کے جسکا بیان ہوتا تھا اور سب قیدیوں کو عدالت سے علیحدہ ہوجانیکی ہدایت کی تاوقتیکہ ان کی باری بیان لکھے جانے کی آوے اور جج موصوف نے ہر قیدی کو بربنائے اوس بیان کے مجرم قرار دیا جو اُس کے قیدیان شریک نے بااثنائے اُسکی غیر حاضری کے عدالت سے کیا۔ تجویز ہوا کہ وہ شہادت جو اسطرح پر دیگئی ناقابل پذیرائی تھی۔ (۳)

دو ملزمان کی تجویز مشترک روبرو سشن جج بعلت قتل عمد عمل میں آئی تھی۔ سشن جج نے ہر ایک ملزم کا اظہار دوسرے کی غیر حاضری میں اسطرح لیا کہ ایک کو بوقت اظہار دوسرے کے عدالت سے باہر کر دیا۔ گو وکلائے ملزمان نے اسپر اعتراض نہیں کیا۔ تجویز ہوئی کہ اظہار ہر شخص ملزم کا خود بمقابلہ اس کے کام میں لایا جا سکتا ہے۔ نہ بمقابلہ اس کے ملزم شریک کے مقدمہ قیصر ہند بنام جبندر ناتھ سرکار (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۵) کی تقلید کیگئی (۴)

---

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۳۱ - (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۹۷۸ - (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۵ -
(۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۲ -

عدالت لفظ ”عدالت“ موقوعہ دفعہ ہذا سے مراد نہ صرف جج سے ایسی تجویز میں ہے جو جج بامداد اہل جوری کرے بلکہ اس میں جج اور اہل جوری دونوں داخل ہیں (۱)

اقبال ثبوت قطعی نہیں لیکن بطور مانع تقریر مخالف اثر کرسکتا ہے

دفعہ ۳۱۔ اقبال ثبوت قطعی اون امور کا نہیں ہے جنکی نسبت کیا جائے مگر بموجب اون احکام کے جو ایکٹ ہذا میں بعد ازیں مندرج ہیں بطور مانع تقریر مخالف کے اثر کرسکتا ہے۔

دفعہ ۳۱ میں بھی لفظ ”ایڈمیشن“ استعمال کیا گیا ہے جسکے معنے اقرار کے ہیں۔ مانع تقریر مخالف کی نسبت دیکھو دفعہ ۱۱۵۔ ایکٹ ہذا۔ مصلحت قانونی یہ ہے کہ ہر ایک امر میں راستی ہو اور مسئلہ مانع تقریر مخالف اسی کا ایک استثناء ہے جو فریب کے دور کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ امر مانع تقریر مخالف کو صدق و کذب واقعہ سے کچھ تعلق نہیں ہے اور اون دلائل سے متجاوز وسعت پذیر نہ ہوگا جسپر کہ وہ مبنی ہے (۲) اسلئے اقبال (اقرار) خواہ تحریری ہو یا زبانی جو بطور امر مانع تقریر مخالف کے عامل نہ ہو صرف بادی النظری اور قابل تردید شہادت بمقابلہ اقرار کرنیوالے اور اون اشخاص کے بناتا ہے جو اوسکی ذریعہ دعویدار ہیں اوسی طرح سے گویا کہ وہ امین اون کے اور دیگران کے ہے (۳)

دفعہ ہذا میں جو اشارہ نسبت ”اون احکام کے جو ایکٹ ہذا میں بعد ازیں مندرج ہیں“ ہے وہ دفعات ۱۱۵-۱۱۶ و ۱۱۷ سے تعلق رکھتا ہے اور سوائے اون دفعات کے اور کسی جگہ ایکٹ ہذا میں اقبال کو صراحتاً یا کلی وقعت مانع تقریر مخالف کی نہیں دیگئی۔ گو مانع تقریر مخالف اور ثبوت قطعی میں فرق ہے لیکن اثر اور نتیجہ دونوں کا بمقابلہ شخص خاص کے ایک ہی ہوتا ہے یعنے ان کے مضمون کے خلاف شہادت داخل نہیں ہوسکتی۔ لیکن ثبوت قطعی تمام اشخاص کے مقابلہ پر بلا لحاظ فریق ہونے مقدمہ کے ناطق شہادت ہے اور مانع تقریر مخالف صرف اس شخص کے مقابلہ پر ناطق ہے جسکے فعل کی وجہ سے مانع تقریر مخالف قائم ہوا۔ مثلاً ایام ازدواج میں زید کا پیدا ہونا یا گورنمنٹ گزٹ کا اشتہار تمام دنیا کے مقابلہ پر ثبوت قطعی ہے لیکن تمثیل دفعہ ۱۱۵ میں بیعنامہ میں زید کا یہ لکھدینا کہ جائداد مبیعہ اسکی تھی صرف زید کے مقابلہ پر ایک ایسے مقدمہ میں جو کہ وہ بمقابلہ مشتری عمرو کے واسطے دلا پانے اس جائداد کے دائر کرے مانع تقریر مخالف ہے۔ اور اثر ثبوت قطعی کا رکھتا ہے لیکن اشخاص غیر کو اختیار ہے کہ کسی مقدمہ میں اس امر کی شہادت دیسکیں کہ زید کو وقت بیع کے اوس جائداد پر ملکیت حاصل نہ تھی۔ الغرض ثبوت قطعی مبنی ہوتا ہے قیاس صداقت پر اور مانع تقریر مخالف حجت الزامی بلا لحاظ صداقت کے ہے۔

دفعہ ہذا میں اقبال کے قطعی ہونیکے اثر کے متعلق جبکہ وہ ثابت کیا گیا ہو ذکر ہے۔ ہر اقبال بمقابلہ اوسی شخص کے جسنے کہ وہ کیا ہو شہادت ہوتا ہے لیکن یہ غور کرنا عدالت کا کام ہے کہ کیا کچھ وزن اوسکو یا کسی اور شہادت کو دیا جانا

---

(۱) انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۸۴ (۲) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۸۱۷ (۳) قانون شہادت پاول صاحب صفحہ ۲۸۸

محض اسوجہ سے کہ وہ قانوناً قابل پذیرائی ہے قطعی نہیں ہوتا (۱)، یہ صرف بعض صورتوں میں ایسا ہوتا ہے بطور مثال جہانکہ اوسپر اوس فریق نے عمل کیا ہو جسکے روبرو کردہ کیا گیا ہے (۲) ایک اقبال جو ایک فریق نے اور مقدمات میں کیا ہو بمقابلہ اوس کے شہادت میں لیا جا سکتا ہے لیکن اوس کے مقابلہ میں بطور امر مانع تقریر مخالف اوس مقدمہ میں عامل نہیں ہو سکتا جسمیں اس کے مخالفین ایسے اشخاص ہوں جن کے روبرو وہ اقبال مذکور نہ کیا گیا ہو اور نہ اونکی نسبت یہ ثابت کیا گیا ہو کہ اونہوں نے اسکو سنا ہے یا جسکو اوس کے باعث کوئی غلطی نہیں ہوئی یا اونہوں نے اوسپر حصر رکھکر کوئی عمل نہیں کیا۔ (۳) گو اقبالات بمقابلہ فریق کرنیوالے کے ثابت کئے جا سکتے ہیں لیکن وہ یہ ثابت کرنیکا ہمیشہ مجاز ہے کہ بیانات کے متعلق غلطی ہوئی ہے یا کہ وہ غیر صحیح ہیں بجز اون صورتوں کے جنمیں کہ وہ بطور امر مانع تقریر مخالف کے عامل ہوں۔ ملاحظہ ہو دفعہ ۱۱۵۔ ایکٹ ہذا بنسبت اون اقبالات کے جو بطور امر مانع تقریر مخالف عامل ہوتے قرار دیئے گئے ہیں یا نہیں۔ قانون کا یہ بہتر طور پر قاعدہ ہے کہ امر مانع تقریر مخالف صرف فریقین یا اونکو جو اون کے ذریعہ سے دعویدار ہیں پابند کرتا ہے نہ کہ اشخاص اجنب کو (۴) جسحال میں کہ مدعا علیہم چاہیں کہ اون بیانات کو استعمال کریں جو کہ شہادت میں پیش کئے گئے ہیں اور اونکو بطور اقبالات مدعی کے متصور کریں جس نے کہ اونکو پیش کیا ہے تو مدعی یہ ثابت کرنیکا مجاز ہوتا ہے کہ اصل نوعیت معاملہ جس سے کہ وہ متعلق ہیں کیا کچھ ہے اور ظاہری اقبالات کے اثر سے مخلصی حاصل کر سکتا ہے (۵) پریوی کونسل نے قرار دیا ہے کہ یہ امر واقعہ کہ ایک فریق نے ایک دستاویز کا تحریر کرنا سابقہ نالش میں تسلیم کیا ہے اوسکو اوس معاملہ کی ناجوازی کی تردید کرنے سے نہیں روکتا جو دستاویز مذکور سے ظاہر ہوتا ہے اور نیز یہ ثابت کرنے سے کہ وہ جعلی ہے نہ کہ اصلی (۶) گو کہ ایک اقبال فریبانہ غرض کے لئے کیا گیا ہو اوسکے کرنیوالا فریق ثابت کر سکتا ہے کہ واقعات کی اصلی حالت کیا کچھ تھی۔ (۷)

اقبال ہر صورت میں مانع تقریر مخالف نہیں ایک اقبال ثبوت امر واقعہ مبیّنہ کا ہے اور بلاشبہ اکثر بہت مستحکم ثبوت ہے مگر وہ قطعی نہیں اور سوائے اس کے کہ شخص اقبال کرنیوالا بروئے احکام دفعہ ۱۱۵ تا ۱۱۷ ممنوع ہو

---

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۶۔ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۳۴۷ و جلد ۲۰ صفحہ ۲۲۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۳۱۲ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۲۰۹ و مورس انڈین اپیلز جلد ۱۳ صفحہ ۵۸۵ و ۶۰۰۔ (۴) ملاحظہ ہو ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۳۴۷ و جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۶ و مورس انڈین اپیلیں جلد ۱۳ صفحہ ۵۵۱ و بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴۔ اپنڈکس ۳ و ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۱۲ و ۲۲۳ و جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۴ و مورس انڈین اپیلیں جلد ۱۳ صفحہ ۵۸۵ و ۵۹۹ و ۶۰۰۔ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۴۸۵ و ۴۹۳ و ۴۹۴۔ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۱۱۸۔ (۷) مورس انڈین اپیلیں جلد ۱۳ صفحہ ۵۵۱ و ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۱۲ و ۲۲۳ و ۲۲۴ و جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۴۔

اُس کو اختیار ہے کہ اگر ہو سکتا ہے تو برخلاف اس کے ثبوت دیوے۔

دو مدعا علیہم کے برخلاف ایک تیسرے شخص نے نالش کی اُنہوں نے جواب دیا کہ ایک نے دوسرے کے حق میں رہن شرطی کیا ہوا ہے بعدازاں اُن دونوں میں مقدمہ ہوا **تجویز ہوا** کہ بیان راہن کا مانع تقریر مخالف نہیں ہے کیونکہ وہ بغرض بچاؤ جائداد کے کیا گیا تھا کہ ایک تیسرے شخص کے ہاتھ میں نہ جائے اور حکام پریوی کونسل نے تجویز کیا کہ جیسا بیان مابین دو مدعا علیہم کے مانع تقریر مخالف نہیں ہے ایسا ہی ایک اور مدعی کے مقابلہ میں نہیں ہو سکتا (۱)

جبکہ دو شخصوں نے بمکر بغرض مغلوب کرنے ایک شخص ثالث کے کوئی بیانات ایک مقدمہ میں کئے ہوں اور بعدازاں ان دو شخصوں کے مابین کوئی نالش ہو تو ہر ایک فریق کو اختیار ہے کہ اس نالش میں یہ امر ثابت کرے کہ ان کا بیان سابق جھوٹا تھا اور بغرض فریب دینے اور مغلوب کرنے شخص ثالث کے کیا گیا تھا پس اقبال سابق ایسی صورت میں ہر فریق اقبال کنندہ کے برخلاف مقدمہ ثانی میں وقعت مانع تقریر مخالف کے نہیں رکھتا اور اُس کے خلاف شہادت داخل ہو سکتی ہے (۲)

ایک مقدمہ میں امر تنقیح طلب یہ تھا کہ آیا جائداد کا مالک اصلی مدعی ہے یا اُسکی ماں مدعی نے چند مقدمات سابقہ میں اقبال کیا تھا کہ اُسکی ماں اصلی مالک ہے اور مقدموں میں جو کہ اُسکی ماں نے واسطے لگان کے اس بنا پر کہ اُسنے اپنے بیٹے مدعی سے جائداد خرید لی ہے دائر کئے تھے۔ مدعی نے بطور اپنی ماں کے مختار کے اس کے دستخط کئے تھے ایک ایسی ڈگری میں جو بمقابلہ مسماۃ کے تھی وہ جائداد نیلام ہوئی اور مدعی نے واسطے دلاپانے جائداد کے اس بنا پر نالش کی کہ اُس نے جائداد کو صرف رہن اپنی ماں کے پاس کیا تھا اور زر رہن ادا ہو چکا ہے سو اس مقدمہ میں یہ تجویز ہوا کہ اقبالات مدعی بمقدمات سابق مذکور بطور شہادت کے اس کے مقابلہ میں داخل ہو سکتے ہیں لیکن ان اقبالات کی وقعت مانع تقریر مخالف کی نہیں ہے کیونکہ وہ اقبال مشتری سے نہیں کئے گئے تھے۔ اور نہ کوئی ایسا ثبوت ہے کہ ان فریقوں کو جو کہ اُن اقبالوں کو مانع تقریر مخالف ٹھہرانا چاہتے ہیں۔ خبر ان اقبالوں کی ملی یا اونکی وجہ سے کسی قسم کا اونکو دہوکا ہوا یا اونہوں نے ان اقبالوں کے بھروسہ پر جائداد خریدی (۳)

ایک ہندو مالک اصلی جائداد متنازعہ فیہ ایک بیوہ اور ایک پسر نابالغ چھوڑ کر مر گیا۔ اُس کے بعد پسر نابالغ بھی فوت ہو گیا اور بیوہ نے دعوئے اوسکے حصہ وراثت کا کیا لیکن دوسرے پسر کی عورت کی طرف سے (جو بحیات پدر فوت ہو چکا تھا) یہ عذر پیش ہوا کہ قبل اس نزاع کے بیوہ نے حصہ کی نسبت میرا حق بذریعہ ایک عرضی کے تسلیم کیا ہوا ہے اور اپنے حق سے دستبرداری کر چکی ہے **تجویز ہوا**۔ کہ چونکہ عرضی مذکور بیوہ نے بغرض رفع کرنے عذر مرتہناں کے مقدمہ انفکاک رہن میں دی تھی اُس کا اثر یہ نہیں ہو سکتا کہ بیوہ کو مقدمہ ہذا میں منصب اثبات کا

---

(۱) مورز انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۱۔ (۲) ویکلی رپورٹ جلد اول صفحہ ۱۵۶ و جلد ۲ صفحہ ۱۱۲ و جلد ۷ صفحہ ۲۲۴ و جلد ۲۰ صفحہ ۲۲۳۔

(۳) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۰۵ دیوانی۔

باقی نہ رہے کہ اس جائداد کو اپنا قرار دے کر دعویٰ کرے اور مانع تقریر مخالف اس کے مقابلہ پر عائد نہیں ہے۔ (۱) یہ فیصلہ پریوی کونسل سے اپیل پر بحال رہا۔ (۲) اقبال بائع نسبت وصولیابی زرثمن کے متن دستاویز میں یا روبرو حاکم رجسٹری (۳) یا کسی راضینامہ میں نسبت وصولیابی زرمعاوضہ کے۔ (۴) مانع تقریر مخالف کی وقعت نہیں رکہتا اور بائع کو خود کسی نالش میں اختیار اس امر کا ہے کہ اپنے اقبال کی تکذیب کرے اور اوس کے لئے شہادت پیش کرے اور اسی طرح دینا ایک حصہ منافع کا مدعا علیہ یا ایک پٹواری کے روزنامچہ میں جسمیں مدعا علیہ کا نام بطور مشتری کے لکھا ہوا ہے دستخط کرنا ایسا اقرار نہیں ہے کہ جسکی وقعت مانع تقریر مخالف کی ہو (۵)

زید ایک ہندو اپنی ماں اور تین بہن چھوڑ کر فوت ہوا زید کا ایک بہائی بکر اور تہا جسکو اس کے ماموں نے متبنی کر لیا تہا، بعد مرجانے زید کے اسکی کل جائداد بقبضہ اوسکی ماں کے آئی جس نے پاس مدعا علیہ کے گروی کی اس رہن نامہ پر گواہی بکر کی ہوئی تہی اور بکر نے اس میں اپنے آپ کو پسر متبنےٰ اپنے ماموں کا بیان کیا تہا۔ اس رہن نامہ کی بنیاد پر مدعا علیہ نے بہ نفاذ کفالت ڈگری حاصل کی اور خود خریدار اُس جائداد کا ہوا۔ اب زید کی بہنوں نے یہ دعوے بدیں بیان دائر کیا کہ خریدار مدعا علیہ صرف حق حین حیاتی کا خریدار ہے اور مدعیات مستحق جائداد کی بحیثیت وارثان مابعد کے تہیں۔ مدعا علیہ خریدار کا یہ عذر تہا کہ مدعیات کو منصب نالش نہیں ہے کیونکہ زید کا بہائی بکر موجود ہے اور تبنیت اسکی اُس کے ماموں نے کی ہے وہ ناجائز ہے۔ عدالتہائے ماتحت نے یہ تجویز کیا کہ مدعا علیہ و راہن کو جس نے گواہی رہن نامہ پر بکر سے کرائی منصب اس امر کے کہنے کا نہیں ہے کہ تبنیت بکر کی ناجائز ہے اور مدعیات کو منصب نالش کا نہیں ہے دفعات ۳۱ و ۱۱۵ ایکٹ شہادت پر استدلال کیا جاتا ہے **تجویز ہوئی** کہ مدعا علیہ اس عذر کرنے سے ممنوع نہیں ہے کوئی شہادت اقبال محض تحریری گواہی نہیں ہے اور اگر گواہی بطور اقبال در تسلیم تبنیت کے سمجھی بہی جاوے تاہم وہ ثبوت قطعی تبنیت کا نہیں ہے۔ دیکھو دفعہ ۳۱۔ ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ء و دفعہ ۱۱۵۔ اصول مانع تقریر مخالف کا تعلق اس مقدمہ سے نہیں ہے کیونکہ مدعیات کو مدعا علیہ نے کسی امر کا یقین نہیں دلایا نہ اس یقین پر مدعیات نے کوئی عمل کیا۔ (۶)

جو انعام کہ بذریعہ عطیہ موقوعہ سنہ ۱۸۱۱ء قائم تہا اوسکی بابت سنہ ۱۸۶۳ء میں مابین اوس زمیندار کے جس نے زمینداری بوراثت عطا کنندہ کے پائی اور انعامدار کے تصفیہ ہوا نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ خواہ عطیہ ابتدائی بشرائط زیادہ تر مفید زمیندار کے بحال رہا عطیہ جدید جو ہر صورت سے (بجز لگان) کے بشکل حقیقت موجودہ سابق کے جو کاشتکاری

---

(۱) نورتھ ویسٹ پروونس رپورٹ فل بنچ جلد ۱ صفحہ ۲۳۔ (۲) مورز انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۶۰۰۔ (۳) اپیل نمبری ۹۴۳ منفصلہ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی مورخہ ۱۵ اگست سنہ ۱۸۶۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۸۷۵ء و نمبر ۱۵۳ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۸۹ء (۴) مورز انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۲۴۱ و ۳۰۔ (۵) اپیل نمبری ۱۲۰ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی ۲۹ نومبر سنہ ۱۸۶۶ء (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۳۱۲۔

استمراری تہی عمل میں آیا۔ ایک نالش میں جو چند مرتہناں نے بنام انعام داران واسطے نفاذ حقوق مرتہنی کے جو سنہ ۱۸۴۲ء سے قائم تہی دائر کی تہی یہ جواب دہی کیگئی کہ قبضہ اراضیات انعام کا کلکٹر نے سنہ ۱۸۴۵ء میں لے لیا تہا۔ لہذا ابتدائی حقوق انعام و نیز کفالت مرتہناں واقعہ اراضیات مذکور باقی نہیں رہی۔ زمیندار حال و پسر وارث عطا کنندہ سنہ ۱۸۶۳ء کا اب دعویٰ کرتا ہے کہ حق مقابضت کو اُس نے بذریعہ اطلاعنامہ بیدخلی کے موقوف کر دیا ہے۔

تجویز ہوئی کہ امر مذکورہ بالا مثل کسی امر مانع فیما بین مدعی اور انعامداران کے مؤثر نہیں ہوا اِس لئے کہ زمیندار فریق نالش نہیں تہا بلکہ وہ امر محض اقبال ہے جو مختتم نہیں ہے۔ (۱)

مقدمہ کی سماعت اول کے وقت عدالت مدعا علیہ یا اوس کے وکیل سے دریافت کریگی کہ وہ بیانات واقعہ مندرجہ عرضی دعویٰ کو تسلیم کرتا ہے یا اُن سے انکار کرتا ہے اور ہر فریق یا اوس کے وکیل سے نسبت اُن بیانات واقعہ کے جو فریق ثانی کے بیان تحریری میں (اگر کوئی بیان تحریری ہو) لکھے گئے ہوں۔ اور جن کو صراحتاً یا از روئے مفہوم لازمی کے اوس فریق نے جسکے مقابل وہ لکھے گئے تہے نہیں تسلیم کیا یا اُن سے انکار نہیں کیا یہ استفسار کریگی کہ تم انکو تسلیم کرتے ہو یا اُن سے انکار کرتے ہو اور اُس تسلیم یا انکار کو عدالت قلمبند کریگی۔ (۲) اِس امر کے متعلق دیکہو دفعہ ۵۸۔ ایکٹ ہذا۔

جو شخص مجاز نہیں ہیں وہ ایجنٹ مقرر نہیں کر سکتا اور ایجنٹ جو اوسکی طرف سے کام کرتا ہو اُس کے اقرار کا ناقابل پابند نہیں ہے لیکن اقرار جو ناقابل شخص نے کیا ہو بعد دور ہو جانے ناقابلیت کے برخلاف اوسکے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ایسا اقرار متعلق وصولی اسباب یا اور اشیاء کے ہو سکتا ہے لیکن کوئی معاہدہ جو نابالغ نے کیا ہو اور جس سے اوس پر کوئی ذمہ واری عائد ہوتی ہو تا وقتیکہ وہ بعد بلوغ کے منظور نہ کرے کچھہ اثر نہیں رکھتا۔ (۳) دیکہو دفعہ ۱۱۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء۔

اقرار بذریعہ عمل مثلاً بہی کہاتہ میں کسی خاص شخص کے لیکہے میں ایک رقم کا لکہا جانا اپنی حیثیت کے موافق اقبال منجانب مالک بہی کہاتہ کے اس امر کا ہے کہ وہ رقم اس شخص کے حساب سے متعلق ہے جس کے لیکہے میں لکہی گئی ہے نہ دوسرے شخص کے۔ اسیطرح جب وصی کا ایک موصی لہ کو شئے موہوبہ کا دیدینا بادی النظر میں اقبال اس امر کا ہے کہ وصی کے قبضہ میں کافی جائداد متوفی کی ہے جس میں سے تمام موصیٰ لہم کو اُن کے حصص موافق وصیت کے مل سکتے ہیں۔ نسبت اس کے دیکہو تمثیل (و)، و (ز)، و (ح) و (ط) دفعہ ۸ و دفعہ ۱۱۔ اور تمثیل (ز) و (ح) دفعہ ۱۴۔ ایکٹ ہذا۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۰۷۔ (۲) رول ۱۔ آرڈر ۱۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء

(۳) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۳۱۸۔ قانون شہادت ٹیلر صاحب صفحہ ۵۸۱ و ۶۶۹۔

بیانات اون اشخاص کے جو گواہی مین طلب نہین ہو سکتے ہیں۔

وہ صورتیں جن میں بیان واقعہ متعلقہ منجانب اس شخص کے جو فوت ہوگیا ہو یا پایا نہیں جا سکتا واقعہ متعلقہ ہے

دفعہ ۳۲ - بیانات تحریری یا زبانی واقعات متعلقہ کے جو کسی شخص متوفی نے کئے ہوں یا ایسے شخص نے جو کہ پایا نہیں جاتا ہے یا ناقابل ادائے شہادت کے ہوگیا ہے یا بدوں کسی قدر توقف یا خرچ کے جسکو روا رکھنا نظر بحالات مقدمہ عدالت کو نامناسب معلوم ہو عدالت میں حاضر نہیں کیا جا سکتا ہے فی نفسہ صورت ہائے مفصلہ ذیل میں واقعات متعلقہ ہیں۔

عام وجہ شہادت متذکرہ دفعہ ہذا کے ادخال کی یہ ہے کہ صور تہائے زیر بحث مندرجہ دفعہ ہذا میں کوئی بہتر شہادت نہیں مل سکتی۔ (۱)

بطور قاعدہ عام زبانی شہادت بلا واسطہ ہونی چاہیے یعنی سنی سنائی شہادت اصول عام قانون شہادت کے موافق قابل ادخال نہیں ہے - دیکھو دفعہ ۶۰ - ایکٹ ہذا - دوسرے الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ اگر شہادت نسبت ایسے واقعہ کے ہو جسے دیکھہ سکتے ہیں تو لازم ہے کہ وہ شہادت ایسے گواہ کی ہو جو یہ کہے کہ مینے اس واقعہ کو دیکھا اور اگر نسبت ایسے واقعہ کے ہو جسے سن سکتے ہیں تو وہ شہادت ایسے گواہ کی شہادت ہونی چاہئے جو یہ کہے کہ مینے اس واقعہ کو سنا اور اگر نسبت ایسے واقعہ کے ہو جو کسی اور حس سے یا اور کسی طور پر محسوس ہو سکتا ہے تو شہادت ایسے گواہ کی ہونی چاہیے جو یہ کہے کہ مینے اسکو اس حس سے یا ایسے طور پر محسوس کیا - لیکن بعض صورتیں ایسی واقع ہوتی ہیں جن قاعدہ عام مندرجہ دفعہ ۶۰ سے مستثنے ہیں اور جن صورتوں میں سنی سنائی شہادت خواہ بطور بیان زبانی کے ہو یا تحریری کے قابل ادخال تصور کیگئی ہے - وہی صورتیں اس دفعہ میں بیان کیگئی ہیں اور ان میں بھی وہی شہادت قابل ادخال قرار دیگئی ہے جو متعلق واقعہ متعلقہ کے ہو - ایسا اتفاق ہو سکتا ہے کہ گواہ جس نے روبرو عدالت گواہی دی ہے مرگیا ہو یا پایا نہ جاتا ہو - یا ناقابل ادائے شہادت ہوگیا ہو یا جسحال میں کہ اُس کا حاضر کرنا بغیر ایسے درنگ یا صرف کے ممکن نہ ہو جسکا روا رکھنا نظر بحالات مقدمہ عدالت کے نزدیک نامناسب ہو تو ایسی صورت میں بیانات اُن اشخاص کے (خواہ تحریری ہوں یا زبانی) قابل ادخال شہادت ہیں بشرطیکہ وہ آٹھہ صورت ہائے مندرجہ دفعہ ہذا میں سے کسی نہ کسی میں داخل ہوں - وہ بیانات جو متوفی مزارعان نے اُن کاغذات ابواب میں کئے ہوں جو اونہوں نے حقیت کے متعلق داخل کئے ہوں زیر دفعہ ہذا قابل پذیرائی شہادت نہیں (۲)

جو کسی شخص متوفی نے کیا ہو یا ایسے شخص نے جو کہ پایا نہیں جاتا ہے

لفظ "شخص" کو بطور "اشخاص" کے نہ پڑھنا چاہئے اگر ایک

---

(۱) دیباچہ اسٹیفن صاحب صفحہ ۱۶۵ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۸۳۲ -

بیان خواہ زبانی یا تحریری چند اشخاص کیطرف سے کیا گیا ہو اور ایک یا چند اون میں سے فوت ہو گیا ہو یا ہو گئے ہوں اور ایک یا دیگراں زندہ ہو یا ہوں تو بیان شخص یا اشخاص متوفی کا زیر دفعہ ہذا قابل پذیرائی ہوتا ہے باوجود اس امر کے کہ دیگر شخص یا اشخاص جنہوں نے بھی بیان مذکور کیا ہو زندہ ہو یا ہوں۔ ایسی صورت میں بیان مذکور ایک بیان نہیں ہوتا بلکہ ہر شخص کی نسبت جس نے کہ بیان مذکور کیا ہو یہ متصور کیا جانا چاہیئے کہ اوس نے اپنی طرف سے بیان مذکور کیا ہوا ہے اور اگر کوئی بیان کنندگان مذکورین میں سے فوت ہو گیا ہو تو بیان جو شخص مذکور نے کیا ہو زیر دفعہ ہذا شہادت میں قابل پذیرائی ہوتا ہے بشرطیکہ وہ کسی ایک ضمن دفعہ ہذا کی ذیل میں آتا ہو کیونکہ اسطرح سے وہ اوس شخص کا بیان ہے جو کہ فوت ہو گیا ہوا ہے۔ مگر ایسی صورت میں یہ امر جائز طور پر بابالبحث ہو سکتا ہے کہ بیان شخص متوفی کا احتیاط سے داخل کیا جانا چاہیئے اگر فریق پیش کنندہ بیان مذکور نے بدوں کسی جائز عذر کے بیان مذکور کے کرنیوالے یا کرنیوالوں کو جو تا حال زندہ ہو یا ہوں اوسکی صحت ظاہر کرنیکے واسطے طلب نہ کیا ہو مگر اس معاملہ کو اس سے زیادہ وقعت نہیں دی جاسکتی (۱)۔

ناقابل ادائے شہادت کے ہوگیا ہو

ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۳۳۔ ایکٹ ہذا۔

بدوں کسی توقف یا خرچ کے

ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۳۳۔ ایکٹ ہذا۔

جبکہ وہ وجہ وفات سے متعلق ہو

(۱) جبکہ بیان ایسے شخص کا بابت وجہ اوسکی وفات کے ہو یا بابت کسی حالات اوس معاملہ کے ہو جو منتج اسکی وفات کا ہوا ہو اور ایسے مقدمات میں ہو جنمیں کہ وجہ اوس شخص کی وفات کی زیر تجویز ہو۔

ایسے بیانات واقعات متعلقہ ہیں عام اس سے کہ اون بیانات کا کرنیوالا شخص بروقت اون کے ظاہر کرنیکے اندیشہ اپنی وفات کا رکھتا ہو یا نہیں اور عام اوس سے کہ کسی نہج کی نوعیت اوس کارروائی کی ہو جس میں کہ وجہ اسکی وفات کی زیر تجویز ہے۔

ضمن ہذا میں یہ صاف طور پر بیان کر دیا گیا ہے کہ ایسے بیانات متعلق شمار کئے جاوینگے خواہ شخص متوفی بیان کنندہ کو وقت بیان کے توقع موت کی ہو یا نہو اور مقدمہ جسمیں کہ وہ بیانات داخل کرنے منظور ہیں کسی قسم کا مقدمہ ہو تمثیل (الف) سے ظاہر ہے کہ دیوانی اور فوجداری دونوں قسم کے مقدمات سے یہ ضمن متعلق ہے۔ قانون انگلستان کے رو سے اس قسم کی شہادت صرف فوجداری مقدمات قتل انسان سے متعلق ہے۔ یہ شہادت ہر قسم کے مقدمہ میں قابل ادخال نہیں ہوتی بلکہ اس قسم کے مقدمہ میں قابل ادخال ہوتی ہے جسمیں یہ بات دریافت طلب ہو کہ بیان کنندہ کی وجہ وفات کیا تھی۔ اور دوسرے بیان مذکورہ بابت وجہ اوس کی وفات کے یا بابت کسی حالات ایسے معاملہ کے ہو جو منتج اوسکی وفات کا ہوا ہو۔ پیشتر اس کے کہ بیانات اشخاص متوفی داخل شہادت ہوں اس امر کا ثابت ہونا لازم ہے

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۳۶۔

کہ بیان کنندہ فوت ہوگیا ہے۔ (دفعہ ۱۰۴۔ ایکٹ ہذا)۔

بیان بوقت مرگ صرف اوس صورت میں قابل پذیرائی ہوتا ہے جبکہ متوفی کی وفات کے متعلق الزام ہو اور وفات مذکور کے حالات اُس بیان بوقت مرگ کے متعلق ہوں۔ اور اگر کسی شخص متوفی نے (جس نے ملزم پر اپنے آپ کو مجروح کرنیکا الزام خود نہیں لگایا تھا) یہ بیان کیا ہو کہ ملزم نے ایک اور شخص کو جو فوت ہوگیا ہے مجروح کیا تھا تو وہ بیان حسب احکام ضمن ہذا ناقابل پذیرائی شہادت ہے (۱) ایک مقدمہ ڈاکہ زنی میں سب سے اہم شہادت از طرف استغاثہ ایک بیان تھا جو بہ نوعیت اظہار بوقت مرگ جمعدار پولیس کے روبرو شخص متوفی نے دیا تھا جسکو دوران ڈاکہ میں ضربیں لگی تھیں اور جو قبل شروع ہونے تجویز کے فوت ہوگیا تھا تجویز ہوا کہ متوفی کا بیان بصورت عدم موجودگی ایسی شہادت کے پذیرا نہ کیا جانا چاہیے کہ اوسکی وفات کی وجہ وہ زخم ہائے تھے جو کہ ڈاکہ میں لگے تھے یا کہ ڈاکہ ایک ایسا معاملہ تھا جسکا کہ انجام اسکی ہلاکت میں ہوا تھا۔ (۲) وقت تجویز الزام قتل کے یہ ظاہر ہوا کہ متوفیہ سے تھوڑا عرصہ قبل اسکی وفات کے مختلف اشخاص نے سوال نسبت اُن حالات کے کہ کس طرح صدمات اُس کے جسم پر پہنچائے گئے اور نامبردہ اُس وقت گفتگو نہیں کرسکتی تھی لیکن ہوش میں تھی اور اشارہ کر سکتی تھی۔ شہادت مدعی کیجانب سے پیش ہوئی اور بغرض ثبوت اُن سوالات کے جو متوفیہ سے کئے گئے تھے اور اون اشاروں کے جو اوس نے بجواب سوالات مذکور کے کئے سشن جج نے قبول کی۔ اجلاس کامل (محمود صاحب جسٹس مختلف الرائے تھے) سے تجویز ہوئی کہ سوالات و اشارات ملکر بیان زبانی ایک شخص کی نسبت وجوہات وفات کے از روئے معنی دفعہ ۳۲ کے قانون شہادت کے متصور ہو سکتے تھے اور اسی وجہ سے از روئے دفعہ مذکور شہادت میں قابل قبول تھے۔ از اسٹریٹ صاحب جسٹس۔ بیانات گواہان نسبت اس امر کے کہ اشاروں سے کیا منشاء تھا ناقابل قبول تھے اور خارج ہونے چاہئیں مگر فرض کرکے کہ جو سوالات متوفیہ سے کئے گئے اونکا جواب نامبردہ نے اسی طور پر دیا جس سے کوئی شبہ عدالت کے دل میں اوس کے منشاء کی نسبت نہیں رہا۔ تجویز ہوئی کہ حالات داخل دفعہ ۳۲ ہو سکتے ہیں و دفعہ مذکور کی تعبیر کھینچا نہیں ہے۔ از محمود صاحب جسٹس۔ الفاظ "بیانات زبانی" مندرجہ دفعہ ۳۲ محدود اون بیانات پر ہونے چاہئیں جو بذریعہ لفظ یا الفاظ کے بیان ہوئے ہوں اور اشارات جو متوفیہ نے کئے اس صورت میں داخل بیانات زبانی کے نہیں ہیں اور قابل قبول شہادت میں از روئے دفعہ مذکور نہیں ہیں۔ از پیتھرام صاحب چیف جسٹس۔ اشارات بطور عمل کے از روئے معنی دفعہ ۳ قانون شہادت کے ثابت نہیں ہو سکتے ہیں کسواسطے کہ اگر وہ نیز تنہا اور بلا تعلق اُن سوالات کے جن بابت اشارات ہوئے ملاحظہ کیا جائے تو کوئی ایسا امر نہیں ہے جس سے اُنکو تعلق سبب وفات سے ہو اور وہ متعلق ہو جاویں اور سوالات از روئے تشریح ۲ دفعہ ۸ کے یا از روئے دفعہ ۹ کے ثابت نہیں ہو سکتے تھے

---

(۱) نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۹۱ع پنجاب ریکارڈ فوجداری۔ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۵۰۴۔

کس واسطے کہ شرط مقدم نسبت مقبولی بیانات مذکور کا شہادت میں ازروئے حکم کسی حکم منجملہ اون احکام کے متعلق ہونا عمل کا تھا جسکی نسبت ان کا موثر ہونا بیان کیا گیا یا اُن واقعات کا تھا جنکی صراحت کی منشاء سوالات سے ہو جو عمل کہ ازروئے دفعہ ۸ کے واقعہ متعلقہ کیا گیا ہے وہ عمل ہے جسکا باعث بلا توسط کوئی واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ ہو اور اُس میں وہ افعال داخل نہیں ہیں جو درمیانی وجہ سے پیدا ہوئے ہوں مثلاً سوالات یا ایما منجانب دیگر اشخاص کے۔ از محمود صاحب جسٹس۔ لفظ عمل مستعملہ دفعہ ۸ سے نہ صرف وہ عمل مقصود ہے جو بلاواسطہ اور معاً کسی واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ سے پیدا ہوا ہو اور اشارے جو متوفیہ نے کئے عمل ایسے شخص کا تھا جسکے مقابلہ میں کوئی جرم کارروائی ہونے کی بنا پر ہو اور اسطرح پر واقعہ متعلقہ ازروئے دفعہ ۸ کے تھے اور جو سوالات کہ اُس سے ہوئے وہ شہادت میں قابل قبول ازروئے تشریح ۲- دفعہ مذکور خواہ ازروئے دفعہ ۹ بطور تشریح معنے اشارات کے ہیں۔ (۱) مرتے وقت کے اظہار جو بجواب سوالات بذریعہ اشارات دیئے جاویں قابل اندراج شہادت ہوتے ہیں لیکن اس مقدمہ میں یہ نہایت ضروری ہے کہ اظہار واقعے کے صحیح کیفیت کا مجموعہ ہوں۔ اور ان سوالوں کو معہ جوابات کے جو اُس نے بذریعہ اشارات دیئے ہوں بجنسہٖ ظاہر کرتے ہوں۔ اظہار لینے والے حاکم کو بھی ایسے مقدمہ میں بطور گواہ طلب کرنا چاہئے (۲) مرتے وقت کے اظہارات کا تحریری اندراج شہادت میں ناقابل پذیرائی نہیں ہوتا بدیں وجہ کہ غیر موجودگی ملزم میں تحریر کئے گئے ہوں ایسی تحریر حسب دفعہ ۳۲- (۱) ایکٹ شہادت قابل پذیرائی ہوتی ہے مگر ایک معمولی طریقہ سے ثابت کیجانی چاہئے (۳) بیان وقت نزع کے کسی شخص کا موجودگی میں ملزم کے ہونا چاہئے اگر اس طریق پر نہ لیا جائے تو تحریر واسطے ثبوت بیان مذکور کے قابل پذیرائی نہیں ہو سکتی۔ بیان مذکور کا ثبوت معمولی طور پر بذریعہ اُس شخص کے ہو سکتا ہے جس نے بیان مذکور کو سُنا ہو اور تحریر مذکور بغرض تازہ کرنے یادداشت گواہ کے مستعمل ہو سکتی ہے (۴) عرضی استغاثہ اور اظہار مستغیث جو زیر دفعہ ۲۰۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری حلف پر لیا گیا ہو بطور بیانات بوقت مرگ کے شہادت میں قابل پذیرائی ہیں اور ایسے ہونے کے باعث ازروئے قانون ضروری نہیں ہے کہ ہر شکل دستاویز حسب مراد دفعہ ۹۱- ایکٹ ہذا قلمبند کئے جاویں تاکہ اون کے الفاظ کے متعلق شہادت زبانی خارج رہے جو شہادت میں قابل پذیرائی ہیں جبکہ ملزم کی غیر حاضری میں کئے گئے ہوں زبانی بیان شخص متوفی کا ہے نہ کہ اوسکی مسل اور ایسا زبانی بیان اوس شخص سے ثابت کیا جانا چاہئے جس نے کہ وہ قلمبند کیا یا جس نے اوسکو کرتے سُنا۔ (۵)

جبکہ اپیل پر جو اثبات جرم قتل پر تھی یہ ظاہر ہوا کہ قیدیان کے برخلاف بطور شہادت بیان وقت مرگ کا استعمال کیا گیا ہے

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۸۵ (۲) نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۸۶ع پنجاب ریکارڈ فوجداری (۳) نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۶ع پنجاب ریکارڈ فوجداری (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۱۱- (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۶۵۹ و جلد ۸ صفحہ ۱۳۰ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۴۲

یہ بیان مجسٹریٹ تفویض کنندہ نے نہیں لیا تہا بلکہ ایک اَور مجسٹریٹ نے اور اُس نے اپنی تصدیق میں یہ تحریر نہیں کیا کہ بیان مذکور قیدیاں کی موجودگی میں لیا گیا تہا چیفکورٹ نے یہ قرار دیا کہ یہ ضروری تہا کہ مجسٹریٹ اُس اظہار کی عدالت میں تصدیق کرنے کے لیے طلب کیا جاتا جو اس نے قلمبند کیا تہا۔ مقدمہ کو صاحب سشن جج کے پاس واپس کیا کہ وہ مجسٹریٹ کو طلب کریں اور بعد حصول اُسکی تصدیق کے اوس کا اظہار بموجودگی قیدیاں نسبت اُن حالات کے لیں جنمیں کہ وہ بیان تحریر کیا گیا تہا۔ (۱)

جن مقدمات میں قتل انسان مستلزم السزا کا جرم عائد کیا گیا ہو اور تاریخ تیاری صورت حال و تاریخ امتحان اللاش بعد مرگ کے مابین لاش اسقدر بگڑنی شروع ہو جاوے کہ علامات قتل مٹ جانے لگیں تو صورت حال تیار کرنیوالے عہدہ دار کو بلا ناغہ ہمیشہ بطور گواہ منجانب استغاثہ طلب کرنا چاہیے۔ (۲)

حسب دفعہ ۱۶۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری پولیس کا افسر بیان وقت وفات کی نسبت شہادت دیسکتا ہے جو اظہار حالت نزع میں بغیر حاضری جوڈیشل افسر کے کیا جاوے شہادت میں مقبول ہو سکتا ہے اگرچہ در صورت امکان جوڈیشل افسر کو چاہیے کہ ایسے اظہار کو بطور اوسکی صداقت کے خیال کرے۔ (۳)

اقرارات وقت نزع جملہ مقدمات فوجداری میں شہادت میں قابل منظوری ہیں بشرطیکہ کل شرائط جو اسکی منظوری سے متعلق ہیں پوری ہو جاویں اور اُن مقدمات پر محدود نہیں ہیں جنمیں صرف مظلوم فریق کی موت وجہ تحقیقات کی ہے بلکہ شہادت متوفی کی حالت کی جو بوقت اقرار کرنیکے ہو ضروری ہونی چاہیے مجسٹریٹ جو اقرار وقت نزع قلمبند کرے اسکو چاہیے کہ مقر کا جواب بابت ایسے سوال کے جو اُس کے علم یا اعتقاد اُسکے عنقریب موت سے متعلق ہو قلمبند کرے (۴)

جبکہ وہ اثناء کاروبار میں کیا گیا ہے

(۲) جبکہ وہ بیان اوس شخص نے اپنے معمولی کاروبار کے اثناء میں کیا ہو اور بالخصوص اوس صورت میں جبکہ وہ کوئی ایسا داخلہ یا یادداشت ہو جو اوس نے اپنے کاروبار یا پیشہ کے کام کی معمولی بہی جات میں لکہی ہو یا رسیدات ہوں جو اوس نے بابت وصولیابی زر نقد یا مال یا کفالت المال یا کسی قسم کی جائداد کے لکہی ہوں یا اوپر اپنے دستخط کئے ہوں یا دستاویزات مستعملہ تجارت ہوں اور اُس نے اُن کو لکہا ہو یا اوپر دستخط کئے ہوں یا کسی خط یا اور ایسی دستاویز کی تاریخ ہو جسپر بقاعدہ معمولی تاریخ لکہی جاتی ہے اور اوس کو اوس نے لکہا ہو یا اوسپر دستخط ہوں۔ ✤

بیانات تحریری یا زبانی واقعہ متعلقہ میں جنہیں در اثنائے معمولی کاروبار کے اُن اشخاص نے کیا ہو جو فوت ہو گئے ہیں یا جو پائے نہیں جاتے یا ناقابل ادائے شہادت ہو گئے ہوں یا جو بدوں کسیقدر توقف یا خرچ کے جسکو روا رکھنا

---

(۱) نمبر ۲۹ سنہ ۱۸۸۶ع پنجاب ریکارڈ فوجداری (۲) نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۸ع پنجاب ریکارڈ فوجداری (۳) نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۶ع پنجاب ریکارڈ فوجداری۔ (۴) رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی منفصلہ در اگست سنہ ۱۸۷۱ع جلد ۳ صفحہ ۲۱۲۔

نظر بحالات مقدمہ عدالت کو مناسب معلوم ہو حاضر نہیں کئے جا سکتے۔ سو وجہ اس قسم کی شہادت کے ادخال کی یہ ہے کہ بصورت نہ ہونے کسی بدنیتی کے ایک قیاس غالب اس امر کا پیدا ہوتا ہے کہ جو اندراج روزمرہ کے معمولی کاروبار پیشہ میں کئے جاتے ہیں وہ صحیح ہیں۔ اسلئے کہ روزمرہ کے کاروبار میں جسمیں صحت حساب کی منظور ہوتی ہے سچ لکھنا زیادہ آسان ہے بہ نسبت ایک جھوٹ امر ایجاد کرکے لکھنے کے۔ علاوہ اس کے ایسے اندراج ایک سلسلہ ہوتے ہیں اور اندراجات میں سے اگر ایک میں بھی غلطی ہو تو کل حساب میں غلطی ہوجاتی ہے اور چونکہ اکثر اندراجات کی مطابقت مختلف اشخاص کیا کرتے ہیں تو غلطی آسانی سے کھل جاتی ہے۔ تمثیلات (ب) و (ج) و (د) و (ز) اور (ی) دفعہ ہذا اس ضمن سے متعلق ہیں۔ اور نیز تمثیلات (ب) و (ج) دفعہ ۲۱۔ ایکٹ ہذا۔ ٭

حساب و کتاب فروخت بادی النظری شہادت زر وصول کردہ بذریعہ فروخت اسباب کی ہے۔ (۱) مدعی نے اپنے متوفی خاوند کے ہاتھ کے کئے ہوئے اندراجات پر حصر کیا جو دوراثنائے کاروبار معمولی کئے گئے تھے تجویز ہوا کہ حساب کتاب کے متعلق جو اندراجات زیر دفعہ ۳۴۔ ایکٹ شہادت ۱۸۷۲ء واقعہ متعلقہ ہوتے ہیں محض وہی کسی شخص کو ذمہ دار گردانے کے لئے کافی نہیں ہیں۔ اور وہ تائیدی شہادت کے محتاج ہیں۔ مگر جہاں حسابات زیر دفعہ ۳۲ (۲) بھی متعلق ہوں وہ قانوناً بذاتہ کافی شہادت ہیں۔ اور ان کے لئے ایسی تائیدی شہادت کی ضرورت نہیں جو زیر دفعہ ۳۴ مطلوب ہوتی ہے۔ ایک ہی مقدمہ میں اندراجات حساب ہر دو دفعات کے بموجب متعلق ہو سکتے ہیں اور جہاں ایسی صورت ہو۔ وہاں چونکہ وہ اندراجات زیر دفعہ ۳۲ (۲) بھی متعلق ہیں۔ اس لئے دفعہ ۳۴ کے شہادت تائیدی کی ضرورت نہیں ہوتی اگرچہ حسابات جو زیر دفعہ ۳۲ (۲) متعلق ہوتے ہیں۔ ایسے نہیں ہوتے کہ اونکی تائیدی شہادت کی ضرورت ہو۔ مگر جج کے ذمہ لازم نہیں ہے کہ وہ انکو بدوں تائیدی شہادت کے مان لیوے۔ اور یہ ایسا معاملہ ہے کہ اس میں اسکو بلحاظ جج واقعات اپنے اقتضائے رائے سے کام لینے کا اختیار ہے۔ (۲) ملزماں پر ۲۷ جرم قائم ہو کر تجویز نسبت اُن کے عمل میں آئی۔ ان جرائم میں سرقہ و امانت سرقہ اور لینا مال مسروقہ و نیز دینا و لینا مابہ الاختلاط کا ملازماں سرکاری کو شامل تھے۔ تجویز ہوئی کہ کتب حساب جنمیں ایسی تحریرات داخل ہوں جو ایسے شخص نے نہ کی ہوں اور نہ اُس کے کہنے سے کیگئی ہوں۔ جسکو واقفیت ذاتی نسبت صحت واقعات تحریر شدہ کے ہو تو درصورتیکہ وے باضابطہ طور پر اجرائے کاروبار میں کیگئی ہوں۔ حسب دفعہ ۳۴ قانون شہادت ہذا اور نیز بموجب دفعہ ۳۲۔ (۲) کے شہادت میں قابل مقبول ہونیکے ہیں اگرچہ یہ ثابت نہ ہو کہ کتب حساب حسب معمول اجرائے کاروبار میں مرتب رکھی گئی ہیں بلکہ یہ ثابت ہو کہ وہ منجانب ایک جماعت شراکتی ٹھیکہ داراں کے اُن کے ملازماں یا گماشتگاں نے جو اس کام کے لئے مقرر تھے مرتب کی ہیں

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۲۰۹ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۲۹ و بمبئی لا رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۵۰۔

تاہم وے بطور اقبال کے بمقابلہ ثمرکار کوٹہی متعلق تسلیم ہو سکتے ہیں (۱)

رجسٹر شادی اہل اسلام جو مجتہد کے پاس رکہا ہوتا ہے اور جسمیں تعداد مہر درج ہو شہادت میں بطور شہادت تعداد مقررہ کے قابل پذیرائی ہے رجسٹر مذکور حسب منشار دفعہ ۳۲ ضمن (۲) ایکٹ شہادت ایک اندراج اس کتاب کا ہے جو اسی غرض کی انجام دہی کے لئے رکہی گئی ہے (۲)

ایک بیعنامہ شہادت میں پیش کیا گیا جسپر نشانی گنی بائی کی بطور بائعہ کے بنی ہوئی تہی اور جسپر باضابطہ چار گواہوں کی گواہی ہوئی تہی مگر گنی بائی نے کہا کہ اوس نے ہرگز دستاویز کو تحریر نہیں کیا تہا اور یہ کہا کہ نشانی مذکور اوسکی نہیں تہی گواہان حاشیہ سب مر گئے تہے ایک گواہ طلب کیا گیا جو گواہان حاشیہ میں سے ایک کے دستخط پہچانتا تہا اور اوسنے حلف سے بیان کیا کہ دستخط اس گواہ کے بنسبت تصدیق مضمون دستاویز کے اصلی ہے بسند مقدمہ ڈیٹ لاک بنام مسکرود (در رپورٹ کرامپٹن ولسین صاحبان جلد ۲ صفحہ ۱۵۱) کے یہ تجویز ہوئی کہ دستاویز مذکور شہادت میں قابل پذیرائی کے تہی کیونکہ تحریر اوسکی منجانب گنی بائی کے کافی طور پر ثابت ہوئی۔ (۳)

انفکاک رہن کے ایک مقدمہ میں مدعا علیہ کی تکرار یہ تہی کہ نقل رہن نامہ بدست بزرگان مدعا علیہ جسکو مدعی نے پیش کیا تہا اور جسکے مطابق اوسکے دعوی کی ڈگری دیگئی تہی شہادت میں قابل پذیرائی نہیں معلوم ہوا کہ نقل مذکور کی تصدیق بذریعہ ایک سرٹیفکیٹ کے کیگئی تہی جسپر قاضی کی مہر تہی اور وہ اسی غرض سے ثبت کیگئی تہی کہ گویا رہن نامہ متنازعہ کی نقل صحیح مطابق اصل کے ہے اور خود اسی نقل پر بہی اس قاضی کی مہر ثبت تہی اور بعض خاص گواہان مصرحہ نے تصدیق کی ہوئی تہی اور یہ بہی اقبال کیا گیا تہا کہ دستاویزوں کو تصدیق کرنا قاضی مذکور کے (جو مر گیا ہے) معمولی کام کا جزو تہا اسلئے سارٹیفکیٹ مذکور ایکٹ شہادت کی دفعہ ۳۲ - (۲) کے بموجب بطور خود اوس کے بیان کے شہادت میں قابل پذیرائی تہا (۴) چٹہی اطلاعی کو بطور شہادت کے عدالت نے قبول نہیں کیا (۵) دیکہو تمثیل (د) دفعہ ۱۱۴ - ایکٹ ہذا۔

یا بیان کنندہ کے حق کے خلاف ہو

(۳) جب وہ بیان شخص بیان کنندہ کے حق میں بہ نسبت زر نقد یا ملکیت جائداد کے مضر ہو یا جب راست ہونے کی تقدیر میں بیان مذکور اوس کو مقدمہ فوجداری یا نالش ہرجہ کا مورد گرداننے یا گردانتا۔

بیانات یا داخلجات جو کہ مضر حق کسی شخص بیان کنندہ کے ہوں (جو کہ منجملہ ان اشخاص کے ہو جنکا ذکر متن دفعہ ہذا میں کیا گیا ہے) قابل دخال شہادت ہیں اصول اس فقرہ کا مبنی ہے اس قیاس غالب پر کہ کوئی شخص مخالف اپنے فائدہ کے

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۹۱۰ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۶۸۹ - (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۴۹ (۴) نمبر ۹۹ سنہ ۱۸۸۲ع پنجاب ریکارڈ دیوانی - (۵) بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۳۴ -

کوئی بیان نہیں کریگا۔ اس قسم کے بیانات اس اصول پر قابل ادخال ہیں جسپر کہ اقبالات کو شہادت میں داخل ہونیکے قابل قانون نے قرار دیا ہے لیکن اقبالات اور اس قسم کے بیانات مضر حق بیان کنندہ میں یہ فرق ہے کہ اقبالات صرف بمقابلہ اشخاص اقبال کنندہ یا اوس کے قائممقام کے قابل ادخال شہادت ہیں۔ (دفعہ ۲۱۔ ایکٹ ہذا) اور بیانات اس قسم کے جن کا فقرہ ہذا میں ذکر ہے بمقابلہ اشخاص غیر کے بھی قابل ادخال ہیں خواہ وہ قائم مقام اقبال کرنیوالے کے ہوں یا نہ ہوں۔ واضح رہے کہ فقرہ ہذا میں بیانات جب تک کہ مفصلہ ذیل اقسام میں سے کسی میں نہ آتے ہوں قابل ادخال نہیں ہیں:۔

اوّل۔ مضر حق متعلقہ زر۔ **دوم**۔ مضر حق ملکیت۔ **سوم**۔ جس سے مستوجب نالش فوجداری کا ہو۔

چہارم۔ جس سے مستوجب نالش ہرجہ کا ہو۔

قسم اوّل۔ میں وہ داخلہ جات ہیں جو کہ بہی کھاتہ حساب میں بمد وصول ڈالے جاویں۔

قسم دوم۔ وہ بیانات یا داخلہ جات جن سے نوعیت قبضہ جایداد غیر منقولہ کی کم حیثیت قرار پائے مثلاً بیان معافیدار کا کہ اسکی زمین مالگذاری ہے یا شریک کا بیان کہ وہ رعیت ہے یا کاشتکار موروثی کا بیان کہ وہ غیر موروثی ہے۔

سنہ ۱۸۴۸ء میں ہندہ ایک ہندو بیوہ نے ایک وارث پتر (دستاویز وراثت) زید کے نام تحریر کی اور بموجب اوس وارث پتر کے زید نے جائداد مندرجہ پر قبضہ کیا اور تا حیات اسپر قابض رہا بعد اُس کی وفات کے اُس کے گماشتہ نے انتظام اُس کا واسطے اور منجانب بکر اس کے پسر نابالغ کے کیا۔ سنہ ۱۸۸۱ء میں بکر نے نالش واسطے انفکاک ایک مکان و باغ منجملہ جائداد مندرجہ وارث پتر کے جو شوہر ہندہ نے سنہ ۱۸۳۱ء میں کی تھی دائر کی۔ اس نالش کی جوابدہی میں ایک عذر یہ بھی کیا گیا ہے کہ بکر خواہ اوس کا باپ وارث اصل راہن کا نہیں ہے۔ لہذا بکر جائداد متنازعہ کا انفکاک نہیں کرا سکتا وقت تجویز مقدمہ بکر نے وارث پتر سنہ ۱۸۴۸ء کا بتائید اپنے استحقاق کے بابت بیان پیش کیا کہ وہ اس کو اپنے باپ گماشتہ سابق کے کاغذات میں جو اُس کے ایام نابالغی میں انتظام اُس کے کاروبار کا کرتا تھا ملا۔ تجویز ہوئی کہ وارث پتر مذکور بموجب دفعہ ۳۲ (۳) ایکٹ شہادت کے قابل منظوری ہے اسوجہ سے کہ اقرار ہندہ کا خلاف اپنے حق ملکیت کے ہے کیونکہ بذریعہ اُس کے مسماۃ نے اپنے حق بوگی واقع جائداد سے اپنے تئیں محروم کیا۔ (۱) مدعی نے سنہ ۱۸۹۳ء میں ایک نالش واسطے دلا پانے قبضہ بعض اراضی کے رجوع کی۔ مدعا علیہم نے مدعی کے استحقاق سے انکار کیا مدعی نے شہادت میں ایک رجسٹری شدہ رہن نامہ متصلہ اراضی کا تحریر کردہ سنہ ۱۸۶۰ء پیش کیا جسمیں اس اراضی کی حدود درج تھیں جو رہن میں شامل تھی اور بطور یکے از حدود مذکور کے اراضی متنازعہ کا ذکر بطور ملکیت مدعی کے کیا گیا تھا تاریخ تحریر دستاویز پر کوئی تنازعہ مابین متنازعین حال کے نہ تھا اور کہ تاریخ نالش حال راہن فوت ہو چکا تھا۔ تجویز ہوئی کہ بیان مندرجہ دستاویز مذکور ضمن ہذا بطور ایک بیان بخلاف مالی یا مالکانہ

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۸۹۔

استحقاق راہن کے قابل پذیرائی ہے (۱) باوجود احکام دفعہ ۲۱ و دفعہ ہذا کے کاغذات متعلق ابواب یہ دفعہ ۹۵۔ ایکٹ ابواب بورڈ بطور شہادت بحق اوس شخص کے جس نے کہ وہ پیش کئے ہوں استعمال نہیں کئے جاسکتے (۲) نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۲۰۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۹۰۸ء (قانون میعاد سماعت ہند)

یا درخصوص استحقاق یا رسم عام یا معاملہ متعلق نفع عامہ کے اظہار رائے ہو

(۴) جب بیان مشتمل اوپر رائے کسی ویسے شخص کے درخصوص وجود کسی ایسے استحقاق یا رسم عام یا معاملہ متعلقہ نفع عام یا عامہ کے ہو جس کی موجودگی سے وہ ویسی موجودگی کی صورت میں غالباً واقف ہوتا اور جب بیان مذکور اس استحقاق یا رسم معاملہ کی نسبت کسی نزاع کے پیدا ہونے سے پیشتر کیا گیا ہو۔

تمثیل (ط) اُن حصص ممالک سے لیگئی ہے جنمیں رواج گاؤں جاری ہے اور اس سے معلوم ہوگا کہ عام حقوق کس طرح کے ہوتے ہیں مثلاً بطور مثال کے زمیندار کا حق منجملہ قیمت درختوں کی وصول کرنیکا (۳) یا حق چہارم زمیندار نسبت زرثمن اُن بیعوں کے جو بلا رضامندی مالک کے کیجائیں۔ مثلاً وہ بیع جو کہ اجرائے ڈگری میں ہوئی ہو (۴) کوئی رقم بابت ابواب کے وصول نہیں ہوسکتی اِلّا جبکہ مثل بندوبست میں درج ہو۔ (۵) بموجب رواج جائز ہو۔ (۶) عدالت ماتحت نے شہادت میں ایک بیان جسپر چند گواہاں کے دستخط ہے اور جو اس مضمون کا تھا کہ بیوہ۔ قوم گوڑ واکنی مطابق رواج قوم کے تبنیت بلا صریح حکم اپنے شوہر کے نہیں کرسکتی تسلیم کیا۔ تجویز ہوئی کہ دفعہ ۳۲۔(۴) ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ء متعلق نہیں ہے۔ کیونکہ شہادت امر متنازعہ کے ثبوت کے واسطے مطلوب تھی اور نہ محض واسطے امر متعلقہ کے لہذا بیان واسطے ثبوت رواج مبینہ کے قابل تسلیم نہیں ہے۔ (۷) ضمن ہذا پرائیویٹ اشخاص کے حقوق بخلاف عام الناس سے متعلق نہیں (۸) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۲۵۸ و ۲۹۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۰ و ۱۸۶ و ۱۸۷۔

یا وجود رشتہ داری سے متعلق ہو

(۵) جب بیان ہذا باب موجود رہنے کسی رشتہ داری کے بذریعہ[1] علاقہ خون یا ازدواج یا تبنیت کے باہمدیگر ایسے اشخاص کے ہو جنکی رشتہ داری ’’بذریعہ[1] علاقہ خون یا ازدواج

---

[1] یہ الفاظ دفعہ ہذا کے ضمن ہائے (۵) و (۶) میں بذریعہ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ء کی دفعہ ۴ کے داخل کئے گئے۔

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۲ صفحہ ۴۳۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۸۳۲ و ۸۳۸ (۳) نورتھ ویسٹ پروونس رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۳۹۔ (۴) نورتھ ویسٹ پروونس رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۰۴۔ (۵) پنجاب رکارڈ نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۶۸ء و نمبر ۶۵ سنہ ۱۸۶۳ء دیوانی (۶) پنجاب رکارڈ نمبر ۹۳ سنہ ۱۸۶۷ء و نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۷۵ء و نمبر ۲۷ سنہ ۱۸۶۷ء و نمبر ۵۴ سنہ ۱۸۶۸ء و نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۹ء و نمبر ۱۱۸ سنہ ۱۸۷۹ء و نمبر ۱۳۶ سنہ ۱۸۷۹ء دیوانی۔ (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۵۶۵۔ (۸) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۳۳۴۔

یا تبنیت اُسکی بابت بیان کرنیوالے کو واقف ہونیکے ذرائع خاص حاصل تھے اور جب بیان مذکور امر متنازعہ فیہ کی نسبت بحث پیدا ہونے سے پیشتر کیا گیا ہو

بیانات اشخاص متوفی بروئے ضمن ہٰذا اس صورت میں واقعہ متعلقہ ہیں جبکہ وہ رشتہ کے متعلق ہوں اور شخص بیان کنندہ کو خاص وسائل اس رشتہ کے معلوم کرنیکے حاصل ہوں۔ اور کہ بیانات مذکور قبل پیدا ہونے نزاع کے کئے گئے ہوں۔ چنانچہ بپابندی ان امور کے ایک خاندان کے متوفی رشتہ داران و ملازمان کے بیانات قابل پذیرائی شہادت ہیں (۱) اور بیانات مندرجہ شجرہ نسب جو ایک رکن خاندان نے جو کہ فوت ہو چکا ہو درج کئے اولاد دوسرے رکن خاندان کے داخل کیا ہو قبل اس کے کہ موخر الذکر کے متعلق نزاع پیدا ہو زیر ضمن ہٰذا قابل پذیرائی ہیں۔ (۲)

مدعی اور اُسکی ایک گواہ نے وہ بیانات ظاہر کئے جو اون کے روبرو مدعی کے رشتہ داروں نے جو اس وقت فوت ہو چکے تھے) بہ تعلق تاریخ پیدائش مدعی کے کئے تھے۔ تجویز ہوئی کہ ایسے بیانات حسب دفعہ ۳۲ کے ضمن۔ ۵۔ ایکٹ شہادت قابل پذیرائی شہادت ہیں (۳) شہادت گواہان مجاز نسبت اس امر کے کہ اونہوں نے بعض موقعوں اور رسومات پر مدعی کے خاندان کے اراکین کو موروثان اعلیٰ کا نام لیتے سنا ہے بتائید اوس شجرہ نسب کے قابل پذیرائی ہے جسپر کہ مدعی نے اپنا دعویٰ مبنی کیا ہو اور یہ امر واقعہ کہ ایک منجملہ اشخاص مذکور کے علاوہ مدعی کا رشتہ دار ہونیکے مقدمہ میں مدعی کی امداد کر رہا ہے اور کہ دیگر گواہان اس شخص کے رشتہ دار یا ملازمان ہیں اون کی شہادت کو ناقابل اعتماد ٹھہرانیکے لئے کافی نہیں ہے۔ (۴) بیان متعلق بہ عمر مدعی جو اسکی ہمشیرہ نے دیا بعد اسکی وفات کے زیر دفعہ ۳۲ (۵) قابل پذیرائی ہے تاریخ پیدائش رشتہ خون کی ابتدا تھی اس لئے اوس کا تعلق حسب منشائے دفعہ مذکور رشتہ مذکور کی موجودگی کے ساتھ تھا۔ (۵)

تجویز ایک عدالت اپیل کی بمنسوخی تجویز عدالت مرافعہ اولیٰ کے نسبت امر ہونے رشتہ داری کے خاصکر ایک ایسے بیان پر مبنی تھی جو کارروائیات بندوبست سابق میں ایک ایسے شخص نے کیا تھا جو بعد ازاں فوت ہوا اور جسکو اسمیں بعض اشخاص خاندان نے مختار مقرر کیا تھا۔ تجویز اپیل دوم میں عدالت مذکورۃ الصدر نے اسی بنا پر منسوخ کی کہ بیان مذکور اس وجہ سے ناقابل پذیرائی ہے کہ وہ داخل مراد ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ء دفعہ ۳۲ ضمن ۵ بطور بیان ایسے شخص کے نہیں ہوتا ہے کہ جسکو وسائل خاص واقفیت نسبت امر مذکور کے تھے۔ تجویز ہوئی کہ بیان مذکور اس وجہ سے ناقابل پذیرائی تھا کہ یہ واضح ہوا کہ اوسکو وسائل واقفیت کے صرف یہی تھے کہ اسکو بحیثیت مختار ہدایت کیگئی تھی اور وہ نہ رکن خاندان نہ تھا نہ خاندان مذکور سے اسکو تعلق قریب تھا نہ اس کو کوئی وسائل خاص اُس کے تعلقات سے واقف ہونے کے تھے۔ یہ بھی تجویز ہوئی کہ عدالت اپیل دوم نے یہ امر صحیح کیا کہ مقدمہ کو واسطے لینے

---

(۱) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۳۷۔ (۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۶۔ (۳) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۵۸۱ بمنسوخی انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۴۴ (۴) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۴۸۔ (۵) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۱۸۳۔

شہادت اس امر کے واپس نہیں بہیجا گیا یا اوسکو تحریر وسایل واقفیت حاصل تہے یا نہیں۔ (۱) ایک نالش میں جو واسطے تقسیم جائداد ایک ایسی شاخ منقسم خاندان فریقین کے تہی جسمیں کوئی نہیں رہا تہا۔ اور جس خاندان سے قانون الیاسنتان متعلق تہا ایک اقرار تحریری جو عدالت سے بمقابلہ مدعا علیہم منسوخ ہوچکا تہا مدعی نے شہادت میں بثبوت اس امر کے پیش کیا کہ فریقین مساوی درجہ کے رشتہ دار ہیں اور اوس صورت میں مسلمگا تقسیم ہوسکتی تہی۔ تجویز ہوئی کہ اقرار تحریری مذکور شہادت میں نسبت شجرہ کے قابل پذیرائی تہا اور مدعی مستحق ڈگری متدعویہ کا ہے۔ (۲) مدعی نے اپنے استحقاق کے ثابت کرنے میں ایک ایسے شجرہ نسبت پر حصر کیا جو کسی پیش کردہ دستاویز میں جو خاندان میں نالش ہذا سے پہلے موجود تہی بیان نہیں کیا گیا تہا۔ مگر جو اس شجرہ کے مطابق تہا جسے اس کے باپ نے ایک دفعہ سے زیادہ جائداد راج کے دو مواضعات پر اپنا استحقاق ظاہر کرتے وقت بیان کیا تہا اور راجہ نے جو کارروائیات بندوبست میں جوابدہی کے لئے طلب کیا گیا تہا اس مبینہ رشتہ داری سے کوئی بلا واسطہ انکار نہیں کیا تہا۔ مدعا علیہم کے اس عذر پر کہ شجرہ نسبت میں چند ایسے اندراج تہے جن کی بابت شہادت پیش کردہ میں قانون شہادت کی دفعہ ۳۲ کے معنوں میں ایک متوفی شخص کے بیانات کا ثبوت جو وسائل علم رکہتا تہا یا دیگر بیانات کے ثبوت شامل نہیں تہے اور جنکی بابت شہادت ناکافی تہی۔ تجویز ہوا کہ زبانی اور دستاویزی شہادت باہم ملکر یہ ثابت کرنیکو کافی تہی کہ اپیلانٹ جیسا کہ اوس نے دعوی کیا ہے متوفی راجہ کا رشتہ دار تہا اور کہ وہ اپیلانٹ بطور اس کے وارث کے بیوہ کی وفات پر جائداد راج کے وارث ہونیکا مستحق تہا۔ (۳) ایک درخواست چٹہیات مہتممی میں اس امر کی بابت عذر کیا جاتا کہ سائلاں میں سے متوفی کا کون شخص قریب ترین وارث ہے وہی ثبوت پر منحصر تہا کہ رشتہ مابین اونکے پڑدادا اور متوفی کی پڑدادی کے بہن وبہائی کا تہا۔ اس امر کے ثابت کئے جانے کے لئے ایک کرسی نامہ یعنے شجرہ نسب جو متوفی کی مورث اعلیٰ نے اپنے گماشتہ کی قلم سے بنوایا تہا اور جسکی نسبت بیان کیا گیا تہا کہ سنہ ۱۸۵۲ء میں ایک نالش میں واسطے ثابت کرنے اوسی امر واقعہ کے داخل کیا گیا تہا اور ایک مصدقہ نقل عرضی مدعی یعنے دستاویز تبادلہ مورخہ ۱۷ جنوری سنہ ۱۸۵۲ء کی جسکے ذریعہ کرسی نامہ متعلق رشتہ داری کی تائید ہوتی تہی سائلاں کیطرف سے پیش کیا گیا تہا۔ عدالت مرافعہ اولی نے اسکو بدوں کسی اعتراض کے داخل کر لیا تہا حکام پریوی کونسل نے قرار دیا کہ ہر دو دستاویزات قابل پذیرائی شہادت تہیں (۴) مدعیان نے واسطے دلا پانے جائداد غیر منقولہ ایک شخص گور سہائے کے بحیثیت ہمزاد قریب ترین ہم نسل والد خود نالش کی۔ اصلی مدعا علیہ گور سہائے کی ہمشیرہ کا بیٹا تہا۔ مدعیان کی زبانی شہادت پر اور بعض شجرہ ہائے نسب پیش کردہ نامبردگان پر سبارڈینیٹ جج کی یہ رائے ہوئی کہ گور سہائے اور مدعیان کا والد ایک ہی مورث اعلیٰ کے اولاد تہے جس سے کہ وے ساتویں درجہ پر تہے اور کہ اون کا دعویٰ ثابت ہو گیا ہے مدعا علیہ نے

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۹۔ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۲۔ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۶۹
(۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۱۰۵۹۔

ایک شجرہ نسب پیش کیا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ گورسہائے اور مورث کی اولاد تھا علاوہ اوس کے جو مدعیان کے شجرہ نسب میں بیان کیا گیا تھا اور مورث اعلیٰ سے پندرہویں درجہ پر تھا اور مدعیان کا باپ سولہویں درجہ پر تھا اور اونہوں نے یہ عذر کیا کہ مطابق دھرم شاستر کے وراثت چودھویں درجہ سے آگے نہیں جاتی اور کہ اس لئے اس کو گو کہ وہ ہمشیرہ کا بیٹا ہے اسقدر بعیدی رشتہ داراں پر بطور وارث کے ترجیح دیجانی چاہیے عندالاپیل صاحب جوڈیشیل کمشنر کا فیصلہ بعد ایک طویل اور مخالفانہ نکتہ چینی اوپر شہادت مدعیان کے حسب ذیل تھا:- پس زبانی شہادت واسطے ثابت کرنے شجرہ نسب مندرجہ عرضیدعوی کے میری رائے میں اوسیقدر کم وقعت ہے جیسی کہ شہادت دستاویزی جسپر کہ مدعیان نے حصر کیا ہے اور بروقت سماعت اپیل کے کسی طور پر کوئی کوشش واسطے تائید قرارداد سبارڈینیٹ جج کے نہیں کیگئی۔ صرف عذر یہ ہے کہ اگر شجرہ نسبت مدخلہ اپیلانٹ (مدعاعلیہ) قبول کیا جائے تو مدعیان گورسہائے کے ورثا ہیں کیونکہ مطابق اوس کے وہ سمانودکان ہیں اور اس لئے بعدم موجودگی کسی اور قریبی ورثا کے مدعاعلیہ کو جو گورسہائے کی ہمشیرہ کا بیٹا ہے خارج کرتے ہیں۔ قرار دیا گیا کہ شجرہ ہائے نسب پیش کردہ مدعیان پرانے خاندانی ریکارڈ نہ تھے جو نسلاً بعد نسلاً ایک سے دوسرے کو حوالہ ہوتے رہے اور اس میں بطور رکن خاندان کے جو مرتے یا پیدا ہوتے رہے اندراج ہوتے رہے لیکن ایسی دستاویزات ہیں جو خاص موقعوں پر خاص اغراض کے لئے اراکین خاندان سے مرتب کیجاتی رہی ہیں اور چنانچہ بطور محض اقرارات (بیانات) اون اشخاص کے جنہوں نے اونکو مرتب کیا یا اونکو اختیار کیا متصور کئے جانے تھے منجملہ شجرہ ہائے نسب کے ایک کو جو مورخہ ۱۸۹۲ء تھا عدالت صاحب جوڈیشیل کمشنر نے شہادت میں ناقابل پذیرائی قرار دیا اس وجہ پر کہ وہ آغاز تنازعہ کے بعد بنایا گیا تھا گو کہ تنازعہ جو سنہ ۱۸۹۱ء میں پیدا ہوا تھا گورسہائے کی وراثت کے بارہ میں نہ تھا بلکہ ایک بالکل مختلف معاملہ سے متعلق تھا۔ قرار دیا گیا کہ وہ بطور شہادت غلطی سے نامنظور کیا گیا ہے۔ ایک بیان کو اس وجہ پر ناقابل شہادت ٹھہرانے کے لئے کہ وہ آغاز تنازعہ کے بعد کیا گیا ہے یہ ضروری ہے کہ وہی شئے بیان مذکورہ کے کئے جانے سے پہلے اور بعد امر مدعا بہا کے متنازعہ ہو۔ ایک شجرہ نسب جو عدالت جوڈیشیل کمشنر سے ناقابل پذیرائی شہادت قرار دیا گیا تھا خاندان مدعیان کے ایک متوفی رکن کا دستخط شدہ تھا لیکن تحریر کردہ اوس کے پسر کا تھا جسکی نسبت بیان کیا گیا تھا کہ اس کے باپ نے بطور بیان اولاد خاندانی کے بغرض اس امر کے حاصل کیا تھا کہ بعض فوجداری کارروائیات میں شہادت میں پیش کیا جاوے۔ قرار دیا گیا کہ شجرہ مذکور خاندان کے رکن متوفی نے اختیار کیا تھا اور چونکہ یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ وہ آغاز تنازعہ کے بعد بنایا گیا تھا اسلئے شہادت میں قابل پذیرائی تھا (۱) قرار دیا گیا کہ پرانی رپورٹ ہائے پنچایت جو معاملہ داران کے ریکارڈ دول میں محفوظ ہوں معاملات متعلق شجرہ نسب خاندان کے لئے مضبوط شہادت ہیں۔ (۲)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۳۰۵ منفصلہ پریوی کونسل۔ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ اول۔

ایک نالش منجانب اپیلانٹاں واسطے تقسیم جائداد بربنائے اسوجہ ہی کہ جائداد مذکورہ خاندانی جائداد مشترکہ اور تابع عام قانون دہرم شاستر متاکشرا کے ہے جواب دعویٰ یہ تہا کہ رواج شاخ چہٹانسی خاندان میں رائج ہے جسکے رو سے قبل از عملداری انگریزی جائداد ہمیشہ سب سے بڑے بیٹے کو وراثتاً ملتی آئی ہے اور چہوٹے اراکین خاندان صرف گذارہ کے مستحق ہیں نہ کہ کسی حصہ اراضی کے۔ صرف قابل اعتماد شہادت متعلق حیثیت خاندان بدوران زمانہ حکومت دیسی سرداران قبل از عہد حکومت برٹش وہ پرانی دستاویزات تہیں جن سے ظاہر ہوتا تہا کہ کئی نسلوں سے عہدہ چودہری ہمیشہ ایک ہی خاندان کا قابض رہتا آیا ہے اور کہ قابض عہدہ مذکورہ کو بعض اراضیات جنکو "ٹانکہ" کہا جاتا ہے بطور جزو اوس کے معاوضہ کے دی جاتی رہی ہیں جوڈیشل کمیٹی نے قرار دیا کہ شہادت رواج کے قائم کرنے کے لئے ناکافی ہے اور یہ شہادت رواج درجہ تحقیق کا دینے میں بالکل ناکامیاب رہی ہے جو کہ اوس کے ثبوت کے لئے ضروری امر ہے (۱) جہاں کہ ایک شخص جسپر وقت ختم کرنے بیان دعویٰ مدعی کے زندہ تہا بطور گواہ کے طلب نہ کیا گیا تہا تو بیانات تحریری شخص مذکور کے جو قبل اس کی وفات کے بتائید دعویٰ مدعی کے داخل کئے گئے تہے حکام پریوی کونسل نے بطور بیانات شخص متوفی کے ناقابل پذیرائی شہادت قرار دیئے۔ ایک شجرہ نسب جو ایک ایسے شخص کیطرف سے تحریر کیا جانا مقصود تہا جو فوت ہو چکا تہا مگر جو صرف ایسی دستاویز ثابت کیا گیا تہا جو اس شخص پر واسطے اغراض پہلی نالش کے قابل پذیرائی تہی اسوجہ سے ناقابل پذیرائی شہادت قرار دیا گیا تہا کہ وہ بغیر ذاتی علم اور یقین کے لکہا گیا تہا جو کہ کسی قابل پذیرائی بیان شخص متوفی میں پایا جانا یا قیاس کیا جانا ضروری ہے (۲) دفعہ ۳۲ ضمن (۵) ایکٹ شہادت نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء ایسے بیانات سے متعلق نہیں ہے جو تنازعہ کے نزع میں ان اشخاص نے جنکو تعلق ہو بانکار شجرہ ہائے نسب مظہرہ اپنے مخالفان کے کئے ہوں۔ (۳) وہ مقدمہ جسمیں عرضی دعویٰ نالش ما قبل متوفی رکن خاندان نے تصدیق کیا تہا اور اس حیثیت سے اسے خاص وسائل علم حاصل تہے زیر ضمن ہذا اس ترتیب کے ثابت کرنیکے لئے قابل پذیرائی قرار دیا گیا تہا جس میں چند اشخاص پیدا ہوئے تہے اور جس سے انکی عمریں ظاہر ہوتی تہیں۔ (۴) ایک بیان متعلق نہ موجودگی کسی رشتہ کے جو ایک ایسی دستاویز میں مذکور ہو جسپر چند اشخاص نے دستخط کئے ہوں جنمیں سے بعض فوت ہو گئے ہوں زیر ضمن ہذا قابل پذیرائی شہادت ہے۔ (۵) دیکہو نمبر ۵ سنہ ۱۸۶۶ء پنجاب ریکارڈ زیر دفعہ ۹۰۔ دفعہ ہذا کی تمثیل (ب) اس فقرہ کے متعلق ہے۔ نیز متعلق دفعہ ہذا ملاحظہ ہو انڈین لاریپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۳۴ زیر دفعہ ۱۱۳۔ ایکٹ ہذا۔

یا وصیت نامہ یا کسی نوشتہ متعلق امور خاندانی میں کیا گیا ہو

(۶) جب بیان درباب موجود رہنے کسی رشتہ داری کے

---

(۱) انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۵۹۰ منفصلہ پریوی کونسل (۲) انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۳۴۴ (۳) انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۷۴۔ (۴) انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۴۰۵ (۵) انڈین لا ریپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۳۶۔

بذریعہ[۱] علاقہ خون یا ازدواج یا تبنیت کے باہم دیگر اشخاص متوفی کے ہو اور کسی ایسے وصیت نامہ یا نوشتہ میں مندرج ہو جو کسی ویسے شخص متوفی کے خاندان کے امور سے متعلق ہے یا کسی خاندانی نسب نامہ میں یا کسی کتابہ قبر میں یا خاندانی تصویر یا اور چیز میں جس پر ایسے بیانات معمولاً مرقوم کئے جاتے ہوں تحریر پایا ہو اور جب بیان مذکور امر متنازعہ فیہ کی نسبت بحث پیدا ہونے سے پیشتر کیا گیا ہو۔

بیانات جو زیر ضمن ہائے (۵) و (۶) قابل پذیرائی ہیں ضرور نہیں کہ رشتہ داران حقیقی یا ازدواجی نے کئے ہوں شرط صرف یہ ہے کہ اشخاص مذکور کو خاص وسائل علم رشتہ داری جس سے کہ بیان مذکور کا تعلق ہے حاصل ہوں اور قبل از پذیرا کئے جانے بیان مذکور کے خاص وسائل علم کا ثبوت ضروری ہے اور یہ اوس فریق کو دینا چاہیے جو کہ ایسی شہادت دلوانا چاہتا ہے (۱) یہ علم بذریعہ ثبوت اس امر کے ثابت کیا جا سکتا ہے کہ بیان کنندہ ایک رکن خاندان مذکور تھا یا کہ خاندان مذکور سے اچھی طرح تعلق رکھتا تھا یا کہ اوسکو معاملات خاندان کے متعلق خاص وسائل علم حاصل تھے (۲) چنانچہ خاندان کا پروہت ایسا شخص ہے جسکو خاص وسائل علم رشتہ داری اراکین خاندان کے حاصل ہیں (۳) لیکن وہ شخص جو صرف مختار ہو ایسا نہیں (۴)

ایک نالش میں جو بر بنائے تنسیخ ڈگری نابالغی کی وجہ پر ہوئی مدعی نے جنم پترا کا حوالہ اپنی عمر کے ثبوت میں دیا تجویز ہوئی کہ جنم پترا حسب دفعہ ۳۲۔ (۶) ایکٹ شہادت قابل پذیرائی نہیں۔ (۵) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۳۴۳، و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۷۔

ایک نالش میں جو واسطے دلاپانے قبضہ جائداد غیر منقولہ کے تھی مدعی نے ایک جنم پتری شہادت میں پیش کی جسکی نسبت اوس نے یہ بیان کیا کہ اوس کی ماں نے اوسکو دی تھی اور اوس کے خاندان کے اشخاص نے دیکھی تھی اور اوسکی شادی کے وقت وہ کام میں آئی تھی نامبردہ یہ نہیں بتا سکا کہ اوس جنم پتری کو یا اوسکی عبارت ظہری کو جسمیں اوسکا نام لکھا تھا کس نے لکھا تھا۔ تجویز ہوئی کہ جنم پتری حسب دفعہ ۳۲ ضمن (۶) ایکٹ شہادت کے منظور نہیں ہو سکتی (۶) ایک فقرہ مندرجہ وصیت نامہ جسمیں صرف گذشتہ واقعات بیان کئے گئے ہوں اگر بیان مذکور ثابت کیا جائے زیر ضمن ہذا قابل پذیرائی ہے (۷) نالش وراثت میں مدعیان بدیں بیان دعوے دار تھے کہ نامبردگان آخری

---

[۱] یہ الفاظ دفعہ ہذا کے ضمن ہائے (۵) و (۶) میں بذریعہ ایکٹ ۱۸ بابت ۱۸۷۲ء کی دفعہ ۲ کے داخل کئے گئے۔

(۱) دفعہ ۱۰۴ ایکٹ ہذا و قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۶۴۰ و قانون شہادت وس صاحب صفحہ ۱۹۰ و ۱۹۱۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۹ و ۲۲۳ و لا رپورٹ انڈین اپیلیں جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۳ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۵۹ (۳) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۷۳۔ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۹ و ۲۲۳۔ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۹۴۴ و جلد ۹ صفحہ ۳۱۳ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۲۳ (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۶۲

مالک مذکور کے یکجدی رشتہ دار اور ورثا بذریعہ ایک مورث اعلیٰ کے تھے جو کہ مالک مذکور اور ان کا جد مشترک تھا۔ عدالت اول نے ایک شجرہ نسب کو شہادت میں پذیرا کیا۔ وہ اشخاص جن کے بیانات سے جو بہت دیر کے نہ تھے شجرہ نسب مذکور مرتب کیا گیا تھا موجود نہ تھے اور نہ عدالت مذکور میں یہ ثابت کیا گیا تھا کہ ایسا کسی وجہ یا وجوہات مندرجہ دفعہ ۳۲۔ ایکٹ شہادت کے باعث کیا گیا تھا تجویز ہوا کہ عدالت اپیل نے درست طور پر دستاویز مذکور کو بوجہ ہونے ناقابل پذیرائی زیر دفعہ مذکور کے نامنظور کیا تھا (۱) بیانات جو امر نزاعی کے پیدا ہونے کے بعد کئے گئے ہوں ناقابل پذیرائی شہادت ہیں (۲) نیز وہ بیانات بھی جو بدوران تنازعہ فریق واسطہ داران نے بانکار شجرہ ہائے نسب پیش فریق مخالف کئے ہوں (۳) بیانات مندرجہ وصیت نامہ یا دستاویزات کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۵۶۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۲۔

یا ایسی دستاویز میں کیا گیا ہو جو ایسے معاملہ سے متعلق ہو جس کا دفعہ ۱۳ ضمن (الف) میں ذکر ہے

جب وہ بیان کسی ایسے نوشتہ یا وصیت نامہ یا اور کسی دستاویز میں مندرج ہو جو کسی ایسے معاملہ سے علاقہ رکھتا ہو جسکا دفعہ ۱۳ ضمن (الف) میں ذکر ہے۔

بیانات جو کسی دستاویز یا وصیت نامہ یا کسی اور دستاویز میں درج ہوں جو کہ کسی ایسے معاملہ سے متعلق ہو جسکا ذکر دفعہ ۱۳ (الف) میں کیا گیا ہے یعنے کسی ایسے معاملہ سے جس سے حق یا رسم متنازعہ پیدا ہوئی ہو یا اوس کا دعویٰ کیا گیا ہو یا اسمیں تبدیلی ہوئی ہو جس سے اوسکی تسلیم یا اوسکا اظہار یا انکار ہوا ہو یا جو اوس کے وجود کا نقیض ہو زیر ضمن ہذا ثابت کئے جا سکتے ہیں۔ دفعہ ۱۳ جسکو ضمن ہذا کے ساتھ ملا کر پڑھنا چاہئے حقوق اور رسوم عام خلائق اور پرائیویٹ ہر دو سے متعلق ہے۔ لہذا ضمن ہذا ہر دو پرائیویٹ اور عام خلائق کے حقوق اور رسومات سے متعلق ہے (۴) ایک نالش منجانب زمینداران جو واسطے دلا پانے بعض قطعات جنگل کے سرکار سے تھی مدعی نے بعض حساب و کتاب پر جنکو حسابات ایاکت کہتے ہیں حصر کیا اس غرض سے کہ قطعات مذکور اوسکی زمینداری کے اندر واقع ہیں قرار دیا گیا کہ چونکہ وہ وقتاً فوقتاً انتظامی اغراض کے لئے افسران دیہی سے تیار کئے جاتے رہے ہیں اور مناسب حفاظت سے پیش کئے گئے ہیں اور سب طرح سے کافی طور پر اصلی ہونے ثابت کئے گئے ہیں لہذا وہ بطور شہادت ۱۳ و ۳۲ کے قابل پذیرائی ہیں (۵) لیکن مزید براں دفعہ ہذا میں عام طور پر حقوق و رسومات کے متعلق ذکر کیا گیا ہے اور پرائیویٹ حقوق و رسومات اسمیں شامل سمجھی جانی چاہئیں۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۲۲۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۴۹ و جلد ۳۰ صفحہ ۱۵۔ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۷۴۔ (۴) ملاحظہ ہو بنگال لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۳۹۴۔ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۸۵۔

یا اسے چند شخصوں نے کیا ہو اور اس سے ایسی کیفیت دلی ظاہر ہوتی ہو جو معاملہ متنازعہ فیہ کی نسبت واقع موثر ہے،	(ھ) جب وہ بیان چند اشخاص نے کیا ہو اور اوس سے اونکی ایسی کیفیت دلی یا خیالات ظاہر ہوتے ہوں

جو معاملہ متنازعہ فیہ کی نسبت واقع موثر ہیں۔

بیانات جو ایک تعداد اشخاص نے کئے ہوں اور اُن سے اون کے ایسے حالات یا خیالات دلی ظاہر ہوتے ہوں جو معاملہ متنازعہ فیہ سے متعلق ہوں واقعہ متعلقہ ہیں اور اون اشخاص کی شہادت سے ثابت کئے جاسکتے ہیں جو علاوہ اون کے ہوں جنہوں نے کہ بیانات مذکورہ کئے ہوں جبکہ اشخاص مذکورہ فوت ہوگئے ہوں یا پائے نہ جاسکتے ہوں یا شہادت دینے کے ناقابل ہوگئے ہوں یا جبکہ اونکی حاضری بدوں توقف اور خرچ کے حاصل نہ ہوسکتی ہو جو عدالت کو بنظر بحالات مقدمہ مناسب نہ معلوم ہوتے ہوں۔ ضمن ہذا اون بیانات سے متعلق ہے جن سے حالات یا خیالات دلی ظاہر ہوتے ہوں نہ صرف ایک واحد شخص کے بلکہ ایک مجموعہ اشخاص کے مثلاً کسی گروہ کے۔ شہادت اسوجہ سے قابل قبول قرار دی گئی ہے کہ جملہ اشخاص کی حاضری بہت مشکل یا ناممکن ہوتی ہے لہذا دفعہ ہذا اوس صورت اہلکار پولیس سے متعلق نہیں ہے جو ادہر ادہر سے جاکر ایک کثیر تعداد بیانات بہت سے اشخاص سے مختلف مقامات سے فراہم کرا دے اور نہ ایسے بیانات کو بطور شہادت موثر کیا جاسکتا ہے (۱)

تمثیلات

(الف) تکرار اس امر کی ہے کہ عمرو ہندہ کے قتل کا مرتکب ہوا یا نہیں یا ہندہ اُن صدموں سے جو اس کو اس معاملہ میں پہنچے جس کے اثناء میں اوسکا ازالۂ بکارت کیا گیا تھا مرگئی اور اس مقدمہ میں تکرار اس امر پر ہے کہ عمرو نے ازالۂ بکارت کیا تھا یا نہیں۔

یا تکرار اس پر ہے کہ آیا زید کو عمرو نے ایسی حالت میں قتل کیا نہیں جسکی بناء پر زید کی بیوہ کی طرف سے عمرو پر نالش ہوسکتی ہے۔

تو وہ بیانات جو ہندہ یا زید نے اپنی وجہ موت کے باب میں بنسبت قتل اور زنا بالجبر اور فعل بیجا قابل نالش کے جو زیر تجویز ہے کئے ہوں واقعات موثر ہیں۔

(ب) تکرار در باب زید کی تاریخ ولادت کے ہے تو ڈاکٹر متوفی کے ایسے روزنامچہ کا کوئی داخلہ جو وہ اپنے اجرائے کار کے طریق پر حسب قاعدہ رکھا کرتا تھا مشتمل اوپر اس بیان کے کہ میں فلان روز زید کی والدہ کے پاس گیا اور اُس کا بیٹا جنا یا واقعہ موثر ہے۔

(ج) تکرار اس امر پر ہے کہ آیا فلان تاریخ کو زید کلکتہ میں تہا یا نہیں۔

---

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۳۵ فوجداری۔

توکسی وکیل متوفی کے کسی ایسے روزنامچہ کا کوئی بیان مندرجہ جو وہ اپنے اجرائے کار کے طریق پر حسب قاعدہ مرتب رکھتا تھا مشتمل اوپر اسبات کے کہ میں فلان روز بمقام فلان واقعہ کلکتہ فلان کام کے باب میں مشورہ کرنے کے لئے زید کے پاس گیا تھا واقعہ موثر ہے۔

(د) تکرار اس امر پر ہے کہ آیا فلان جہاز بندرگاہ بمبئی سے فلان تاریخ کو روانہ ہوا تھا یا نہیں تو جس کوٹھی تجارت نے جہاز کو کرایہ کیا اس کے کسی شریک متوفی کا لکھا ہوا خط کوٹھی مذکور کے اُن اڑھتیوں کے نام جو لنڈن میں مقیم ہیں اور جن کے پاس اموال محولہ جہاز بھیجے جاتے تھے بدیں مضمون کہ وہ جہاز بتاریخ فلاں بندرگاہ بمبئی سے روانہ ہوا واقعہ موثر ہے۔

(ہ) تکرار اسبات پر ہے کہ آیا زرلگان بابت فلان اراضی کے زید کو ادا کیا گیا تھا یا نہیں۔
تو ایک خط زید کے گماشتہ متوفی کا زید کے نام بدیں اظہار کہ اوس نے زرلگان زید کے نام سے پایا اور اس کو بتبعیت حکم زید اپنے قبضے میں رکھتا ہے واقعہ موثر ہے۔

(و) تکرار اسبات پر ہے کہ آیا زید اور ہندہ کے درمیان حسب قانون نکاح ہوا یا نہیں۔
تو بیان ایک متوفی پادری کا کہ اُس نے ایسے حالات میں ان کا نکاح پڑھا تھا جن میں اُسکا پڑھنا جرم ہوتا واقعہ موثر ہے۔

(ز) تکرار اس امر کی ہے کہ آیا زید نے جو مل نہیں سکتا ہے ایک چٹھی فلان تاریخ کو لکھی تھی یا نہیں تو یہ واقعہ کہ اسکی لکھی ہوئی چٹھی پر وہی تاریخ ثبت ہے واقعہ موثر ہے۔

(ح) تکرار اس امر کی ہے کہ فلان جہاز کس باعث سے تباہ ہوا۔
تو ایک پروٹسٹ یعنے اظہار لکھا ہوا اُس کے ناخدا کا جسکو اب حاضر نہیں کیا جاسکتا ہے واقعہ موثر ہے۔

(ط) تکرار اسبات پر ہے کہ آیا فلاں راہ شارع عام ہے یا نہیں۔
تو گاؤں کا متوفی مکھیا مسمی زید کا بیان باین مضمون کہ راہ مذکور شارع عام ہے واقعہ موثر ہے۔

(ی) تکرار اسبات پر ہے کہ غلہ کا نرخ فلاں تاریخ کو فلاں منڈی میں کیا تھا تو اس صورت میں بیان ایک متوفی بنئے کا جو اُس نے بابت نرخ کے اپنے معمولی کاروبار کے اثنا میں کیا تھا واقعہ موثر ہے۔

(یا) اس امر کی تکرار ہے کہ آیا زید متوفی عمرو کا باپ تھا یا نہیں
تو زید کا یہ بیان کہ عمرو ہمارا بیٹا ہے واقعہ موثر ہے۔

(یب) تکرار اس بات پر ہے کہ زید کی ولادت کی کونسی تاریخ ہے۔

زید کے پدر متوفی کا وہ خط واقعہ موثر ہے جس میں اُس نے اپنے کسی دوست کو لکھا تھا کہ زید فلاں تاریخ کو پیدا ہوا۔

(ج) تکرار اسبات کی ہے کہ آیا زید اور ہندہ کی ترویج ہوئی یا نہیں اور اگر ہوئی تو کب ہوئی۔ تو وہ داخلہ جو بکر ہندہ کے پدر متوفی نے اپنی یادداشت کی بہی میں بدیں مضمون لکھا تہا کہ فلاں تاریخ کو میری لڑکی ہندہ کی شادی زید کے ساتھ ہوئی واقعہ موثر ہے۔

(د) زید نے ازالہ حیثیت عرفی کی نالش عمرو پر رجوع کی جو ازالہ حیثیت عرفی زید کی ایسی ایک تصویر تضحیکی سے ہوئی جو ایک دکان کی کھڑکی میں کھلی ہوئی رکھی گئی تھی اور تکرار دربارہ مشابہت اس تصویر تضحیکی کے اور اس کے ہتک خیز ہونے کے ہے تو جو باتیں تماشائیوں نے اُن امور کی نسبت کی ہوں وہ ثابت کیجا سکتی ہیں۔

جہاں عدالتہائے ابتدائی نے بعض گواہوں کے شہادت کو اس بنا پر نامنظور کیا تہا کہ وہ سماعی ہے۔ اور انہوں نے دفعہ ۳۲۔ ایکٹ شہادت کی تبعیت نہ کی تہی۔ اور بعض اوقات ظاہر شہادت سے معلوم نہ ہوتا تہا کہ آیا گواہ اپنے علم سے شہادت دے رہے ہیں۔ یا سنی ہوئی باتیں بیان کرتے ہیں۔ اور عدالت نے ان دونوں پہلوؤں پر غور کرنیکے بعد تجویز کیا تہا کہ ایسی شہادت قابل ادخال نہیں ہے۔ پریوی کونسل کے جوڈیشل کمیٹی کو عدالت ہائے ماتحت کی رائے سے جو انہوں نے دربارہ اعتبار گواہاں قائم کی تہی اختلاف کرنیکی کوئی وجہ نظر نہ آئی۔ کمیٹی مذکور نے اسبارہ میں کوئی اعتراض کیا کہ عدالت ہائے ماتحت نے دفعہ ۳۲ کا اطلاق کس طرح کیا۔(۱)

بعض شہادت کا موثر ہونا واسطے ثابت کرنے کسی کارروائی مابعد میں اُن واقعات کی صحت کے جو اُس میں بیان کئے گئے ہیں۔

دفعہ ۳۳۔ جو شہادت کسی گواہ نے کسی کارروائی عدالت میں یا روبرو ایسے شخص کے جسے از روئے قانون کے اختیار اُس کے لینے کا ہے دی ہو وہ اُس کے بعد کی کسی کارروائی عدالت میں یا اُسی کارروائی عدالت کے کسی درجہ مابعد میں اون واقعات کی صحت کے ثابت کرنے کے لیے جو اسمیں بیان کئے گئے ہیں واقعہ موثر ہے جبکہ گواہ مرگیا ہو یا نہ ملتا ہو یا ادائے شہادت کے قابل نہ رہا ہو یا فریق مخالف نے اسکو الگ کردیا ہو یا اوس کا حاضر کرنا بغیر ایسی تاخیر یا خرچ کے ممکن نہ ہو جو بنظر حالات مقدمہ عدالت کی رائے میں نامناسب ہے۔

مگر شرط یہ ہے :۔

کہ کارروائی مابین انہیں فریقین کے یا ان کے قائم مقامان حقیت کے ہو۔

اور یہ کہ پہلی کارروائی کے فریق مخالف کو گواہ سے سوالات جرح کرنیکا استحقاق اور موقع حاصل رہا ہو۔

اور یہ کہ پہلی اور دوسری کارروائی میں امور تنقیح طلب اصل میں ایک ہی ہوں۔

---

(۱) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۸۱۔

تشریح فوجداری تجویز یا تحقیقات اس دفعہ کے منشاء کے مطابق کارروائی فیما بین مدعی اور مدعا علیہ کے متصور ہوگی۔

دفعہ ہذا دونوں دیوانی و فوجداری کارروائی سے متعلق ہے۔

عام قاعدہ یہ ہے کہ سب سے بہتر شہادت دیجانی چاہئے۔ کوئی شہادت پذیرا نہ ہوگی جو اپنی نوعیت میں محض قائم مقام اصل کی ہو جبتک کہ اصل شہادت قابل حصول ہے۔ چنانچہ بیانات عام طور پر صرف بعد ثبوت اس امر کے قابل پذیرائی ہیں کہ وہ فریق جنہوں نے بیانات مذکور کئے ہیں پیش نہیں کئے جا سکتے دفعہ ہذا میں وہ حالات بیان کئے گئے ہیں جن کے بموجب زبانی شہادت کی شہادت درجہ دوم دیجا سکتی ہے۔ اندریں حالات اصلی شہادت کا پیش کرنا کلاً (مثلاً اگر گواہ فوت ہوگیا ہو یا پایا نہ جا سکتا ہو یا ناقابل ادائے شہادت ہوگیا ہو یا الگ کر دیا گیا ہو) یا جزواً (مثلاً اوس کا حاضر کرنا بغیر درنگ یا صرف کے ممکن نہ ہو) فریق مذکور کے اختیار سے باہر ہو جاتا ہے۔ لیکن ایسی شہادت درجہ دوم کا استعمال کیا جانا تین شرائط مندرجہ دفعہ ہذا کے تابع قرار دیا گیا ہے جو اون شرائط کے مشابہ ہیں جو فیصلجات عدالتی سے متعلق ہیں۔

عام قاعدہ مقدمات دیوانی اور فوجداری میں یہ ہے کہ شہادت بمواجہ فریقین یا اون کے وکلا کے لیجاتی ہے۔ گواہ سے اوّل سوال وہ فریق کرتا ہے۔ جو اُسے طلب کراتا ہے سوالات جرح دوسرا فریق کرتا ہے۔ اور مکرر سوال پھر فریق اول کرتا ہے (دیکھو دفعہ ۱۳۷۔ ایکٹ ہذا) دفعہ ہذا مستثنےٰ اُس قاعدہ کی ہے۔ اس قسم کی شہادت کے قابل ادخال ہونے کے لئے لازم ہے کہ:۔

اوّل وہ بحلف ہو۔(۱) اس معاملہ کے متعلق دیکھو دفعہ ۸۰۔ ایکٹ ہذا۔ و دفعہ ۱۳۔ ایکٹ حلف نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ء مصدرہ شہادت گواہ کی جو ایسی کارروائی میں گذری ہو کہ جسکی نسبت یہ قرار دیا گیا ہو کہ وہ روبروئے عدالت مجاز کے نہیں ہوئی تجویز از سرِ نو میں جو روبرو عدالت مجاز عمل میں آوے زیر دفعہ ہذا استعمال نہیں کیجا سکتی (۲)

دوم کہ شہادت کارروائی عدالتی میں دیگئی ہو (اور یہ بذریعہ اصل ریکارڈ کے ثابت کیا جا سکتا ہے ملاحظہ ہو فقرہ ۷ دفعہ ۵۷ و دفعہ ۸۰ تشریح اول و دفعہ ۹۱۔ ایکٹ ہذا) یا روبرو اوس شخص کے جو قانوناً شہادت لینے کا مجاز ہو مثلاً اہل کمیشن۔ چنانچہ جبکہ ایک قیدی کو جسپر ارتکاب جرم کا الزام بمقام زنگبار لگایا گیا تھا برٹش کانسل زنگبار نے بغرض اوسکی تجویز کے روبرو ہائیکورٹ بمبئی بھیجا لیکن کانسل گواہاں کو بمقام بمبئی حاضر ہونے کے مجبور نہ کر سکا اُس نے ہائیکورٹ کو وہ اظہارات جو اُس نے تحقیقات میں نسبت ارتکاب جرم مظہرہ کے لئے تھے روانہ کئے۔ بحالت عدم موجودگی گواہاں کے یہ اظہارات بروقت تجویز بطور شہادت کے

---

(۱) نمبر ۲۶ سنہ ۱۸۸۵ء پنجاب ریکارڈ فوجداری و دفعہ ۵۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ء (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۴۸

بمبئی میں پیش کئے گئے تھے تجویز ہوئی کہ برٹش کانسل زنگبار اظہارات لینے کا مجاز تھا اور وہ اظہارات بموجب دفعہ ۳۳ قانون شہادت (ا سنہ ۱۸۷۲ء) کے بروقت تجویز ثبوت میں لئے جاسکتے تھے (۱) متعلق اجرائے کمیشن کے ملاحظہ ہو آرڈر ۲۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء مشرح مولف و دفعات ۵۰۳ لغایت ۵۰۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ء و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۷۴۹ و ۷۵۷ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۶۲۶ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۰۷ و جلد ۳ صفحہ ۹۳۴ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۲۸ اجراء کمیشن تمام تر تابع احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی و مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ہے۔ گو کہ مقدمہ فہرست مقدمات روزمرہ میں درج کیا گیا ہو تاہم کمیشن جاری ہوسکتا ہے بشرطیکہ اجرائے کمیشن کی وجہ سے فریق ثانی کی حق تلفی نہ ہوتی ہو اور نہ اوسکو نقصان اور کوئی تکلیف ہوتی ہو (۲) کمیشن واسطے لینے اظہار گواہ کے جاری ہوسکتا ہے (الف) جبکہ گواہ برٹش انڈیا سے باہر رہتا ہو (۳) اور برٹش علاقہ ہائے ملک غیر کی عدالت سے درخواست اجراء کرسکتی ہیں یا خود اہل کمیشن ملک غیر میں شہادت لینے کے لئے مقرر کرسکتی ہے (۴) نمونہ لٹر آف ریکوسٹ کے لئے ملاحظہ ہو اپنڈکس (ح) فارم نمبر ۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء۔ (ب) جبکہ وہ شخص جسکا اظہار لینا منظور ہو برٹش انڈیا کے اندر رہتا ہو مگر عدالت کے حدود مقامی سے باہر ہو (۵) جبکہ گواہ مقامی حدود کے اندر ہو لیکن حدود ارضی مذکور سے باہر جانیوالا ہو (۶) گو کہ ابھی جوابدعوی نہ داخل کیا گیا ہو ایسے گواہ کے اظہار کے لئے درخواست ہوسکتی ہے (۷) اور جبکہ گواہ باہر جانیوالا نہ ہو مگر قطعی طور پر حاضری عدالت سے معاف ہو مثلاً پردہ نشین مستورات (۸) اور پردہ نشین عورت کا اظہار بذریعہ کمیشن لینا چاہئے خواہ اوسکی نسبت ادعا ہو کہ وہ بدچلن ہے (۹) یا خواہ وہ اس سے پہلے باہر آتی جاتی رہی ہو (۱۰) یا دیگر اشخاص ذی رتبہ کی صورت میں جو بروئے دفعہ ۱۳۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء [illegible] حاضری عدالت سے مستثنےٰ ہیں یا وہ اشخاص جو علاقہ اختیار سماعت سے باہر ہوں مگر زیر آرڈر ۱۶ قاعدہ ۱۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی حاضری سے پابند نہ ہوں۔ سرکاری عہدہ داران ملکی اور جنگی جنکا عدالت میں حاضر ہونا جج کی دانست میں موجب ہرج کار سرکار ہو (۱۱) اور اشخاص جو بوجہ بیماری یا ضعف جسمانی کے حاضر عدالت نہ ہوسکیں (۱۲)

---

(۱) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۳۴ (۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۶۵۰۔ (۳) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۹۳۴۔ (۴) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۹۳۴ (۵) ملاحظہ ہو قاعدہ ۴ ضمن (الف) آرڈر ۲۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی۔ (۶) ملاحظہ ہو قاعدہ ۴ ضمن (ب) آرڈر ۲۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی۔ (۷) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۳ صفحہ ۶۷۔ (۸) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۷۵۰ و ۷۵۱ و ۷۵۳ (۹) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۳۲ (۱۰) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۴۵۰ (۱۱) قاعدہ ۴ ضمن (ج) آرڈر ۲۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی۔ (۱۲) قاعدہ اول آرڈر ۲۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء۔

اظہار گواہ بذریعہ کمیشن کی وہی نوعیت ہوتی ہے جو ایک ایسے اظہار کی ہوتی ہے جو کھلی عدالت میں لیا گیا ہو لیکن اٹرنی عدالت ہائیکورٹ کے صیغہ ابتدائی کے عملدرآمد کے مطابق اہل کمیشن کے روبرو سوالات جرح نہیں کر سکتا (۱) شہادت مدعا علیہ جو بذریعہ کمیشن لیگئی ہو مدعی کیطرف سے بدوں اس کے کہ بطور جزو مقدمہ مدعی کے پیش کیجا دے پڑہی جا سکتی ہے (۲) لیکن زیر مجموعہ ضابطہ فوجداری شہادت گواہ کی جو بذریعہ کمیشن لیگئی ہو مقدمہ فوجداری میں بطور شہادت کے نہیں پڑہی جا سکتی بجز اس کے کہ کمیشن خود عدالت مذکور نے جاری کیا ہو یا بجز اس کے کہ شہادت مذکور زیر دفعہ ہذا قابل پذیرائی ہو (۳) بیانات جو مقدمات فوجداری میں بذریعہ کمیشن لئے گئے ہوں گو کہ زیر باب ۴۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری ناقابل پذیرائی شہادت ہوں زیر دفعہ ہذا پذیرا کئے جا سکتے ہیں بشرطیکہ ضروریات مطلوبہ شرائط دفعہ ہذا کی تعمیل ہوگئی ہو (۴) نسبت اختیار لوکل گورنمنٹ دربارہ پذیرا کر لینے شہادت میں بعض نقول بیانات اور دستاویزات کے بعض جرائم میں جنکا ارتکاب رعایا سرکار انگریزی نے برٹش کے باہر کیا ہو ملاحظہ ہو دفعہ ۱۸۸ و ۱۸۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ء-

جبکہ مدعا علیہ کا بیان بذریعہ کمیشن لیا گیا ہو اور رپورٹ کمیشن عدالت میں بھیجی گئی ہو اور مدعی نے اپنے مقدمہ کے افتتاح کے وقت یہ دعویٰ کیا ہو کہ اوس شہادت کا جو بذریعہ کمیشن لیگئی ہے بطور جزو مسل مقدمہ کے حوالہ دے لیکن مدعا علیہ نے بدیں عذر اعتراض کیا کہ اگر مدعی اوسکو پڑھ دے تو مجکو بطور اپنی شہادت کے پڑہانے کا بہر حال حق ہونا چاہئے قرار دیا گیا کہ مدعی بطور جزو مسل کے شہادت مذکور کا حوالہ دینے کا مستحق ہے (۵) محض یہ امر کہ بیان پڑہا نہیں گیا اور نہ اوسپر حسب معمول دستخط کئے گئے ہیں بذاتہ مانع پذیرائی شہادت نہ ہوگا (۶) یاگورز ریانتالشہ۔

سوم - یہ ظاہر ہونا چاہئے کہ۔

(الف) گواہ فوت ہوگیا ہے (۷) کسی قدر ثبوت وفات کا پیش کیا جانا چاہئے اور کہ یہ ثابت کیا جانا چاہئے کہ مناسب تحقیقات کیگئی ہے اس بارہ میں احکام دفعات ۱۰۷ و ۱۰۸ - ایکٹ ہذا ملاحظہ ہوں - کارروائیات روبروئے مجسٹریٹ میں بربنائے ایک الزام پہنچانے ضرر شدید کے منجملہ دیگر گواہ کے دو گواہاں جن میں سے ایک شخص ضرر رسیدہ بوجہ ان ضربات کے جو اس کو پہنچے تھے فوت ہوگیا بوقت سماعت روبرو سشن جج کے الزامات قتل عمد و قتل انسان مستلزم السزا جو قتل عمد کی حد تک نہ پہنچتا ہو - الزام ضرر شدید میں بڑہا ئے گئے۔

---

(۱) بنگال لاریورٹ جلد ۸ - اپنڈکس ۱۰۱ (۲) بنگال لاریورٹ جلد ۸ - اپنڈکس ۱۰۲ و کلکتہ لاریورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۱۲ - (۳) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۳۲ و جلد ۱۹ صفحہ ۱۱۳ و دفعات ۵۰۳ لغایت ۵۰۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۴) انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۷۴۹ (۵) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۹۱ (۶) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۲۴ (۷) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۴۴۱ و انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۲۴ -

اظہار گواہ متوفی کا بوقت سماعت سشن پیش کیا گیا اور پڑھا گیا۔ تجویز ہوا کہ باوجود ان الزامات مزید کے جو عدالت سشن میں پیش تھے شہادت مذکور یا تو بموجب دفعہ ۳۲ ضمن اول یا دفعہ ۳۳ ۔ ایکٹ شہادت قابل پذیرائی تھی (۱) اور

(ب) پایا نہیں جاتا۔ یہ ثابت کیا جانا چاہئے کہ گواہ کے پانے کے لئے معقول کوشش کیگئی ہے (۲) جبکہ مسل میں کوئی امر یہ ظاہر کرنے کے لئے نہ ہو کہ معمولی احتیاط و توجہ اور وسائل سے کوشش کیگئی لیکن گواہ نہیں پایا گیا تو شہادت نامنظور ہوگی (۳) بوقت سماعت مقدمہ یہ ثابت کیا گیا کہ وہ دوسرا گواہ جسکا اظہار روبرو مجسٹریٹ کے لیا گیا تھا۔ غائب ہوگیا۔ اور اوسپر تعمیل سمن کی کرانا ناممکن معلوم ہوا۔ اس کا اظہار پیش کیا گیا اور پڑھا گیا۔ تجویز ہوا کہ وہ مناسب طور پر حسب دفعہ ۳۳ پذیرا کیا گیا۔ (۴) اور

(ج) وہ ناقابل ادائے شہادت کے ہوگیا ہے۔ ناقابلیت ادائے شہادت کا جسکا ذکر دفعہ ۳۳ میں آیا ہے خواہ مخواہ دائمی ہونا ضرور نہیں ہے (۵) اور

(د) جسکو فریق مخالف نے الگ کردیا ہے۔ اور

(ہ) ایسا شخص ہو جسکا حاضر کرنا بغیر ایسے درنگ یا صرف کے ممکن نہ ہو جسکا روا رکھنا نظر بحالات مقدمہ عدالت کے نزدیک نامناسب ہو۔ (۶) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۰

یہ بات صرف انتہا درجہ کے توقف و صرف کی صورت میں ہوسکتی ہے کہ اصالتاً حاضری گواہ کی روبرو عدالت سشن کے موقوف رکھی جاوے۔ اور جو شہادت کہ اوس نے روبرو مجسٹریٹ سپرد کنندہ کے دی ہو وہ ملاحظہ کیجائے (۷)

عدالت سشن نے قانون شہادت ۱۸۷۲ء کے بموجب ایک آدمی کی تحقیقات کے وقت جسپر تعزیرات ہند کی دفعہ ۴۱۱ کے بموجب جرم لگایا گیا تھا مالک جائداد اور اوسکی عورت کی گواہی جسکی تحقیقات کے لئے کمیشن مقرر کیا گیا تھا بابت ان امور کے جنپر جرم قائم کیا گیا تھا لی۔ اور نیز اون اشخاص کے نوکروں کی گواہی بغرض تحقیقات اور مالک جائداد کی گواہی ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۵۰۳ کے بموجب بذریعہ کمیشن کے جو سشن جج نے دی حاصل کیگئی وہ وجوہات جنکی رو سے سشن جج نے گواہی کو بوقت تحقیقات منظور کیا۔ یہ ہیں کہ گواہ بلا خرچ مبلغ پانسو روپیہ کے جو نامناسب رقم ہے حاضر نہیں ہوسکتے اور گواہ تکلیف اٹھاوینگے اور بلحاظ اوس مال کے ظاہر ہو جانے کے جسکی بابت جرم لگایا گیا ہے اُن کا بذات خود حاضر ہونا مجرم کے لئے کچھ فائدہ مند نہیں ہے تجویز ہوئی کہ

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۴۲ ۔ (۲) ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۲۴ صفحہ ۱۹ (۳) ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۴ صفحہ ۶۹ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۲ ۔ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۷۷۴ (۶) ویکلی رپورٹ فوجداری جلد ۲۱ صفحہ ۵۶ و جلد ۲۳ صفحہ ۲۴۲ و ۳۴۳ و جلد ۲۴ صفحہ ۱۸ ۔ (۷) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۴۹ ۔

سشن جج نے نامناسب طور سے ایسی گواہی کو تسلیم کیا۔ قانون شہادت کی دفعہ ۳۳ میں گواہوں کی تکلیف کی بابت کچھ ذکر نہیں ہے۔ اور شناخت مال کا سوال ایک ضروری ہے اور گواہان مذکور شدہ کی گواہی نہایت ہی لابدی تھی اور تمام مقدمہ اُسی پر منحصر ہے اور خرچ کی بابت رقم کو نامناسب خیال کرنا ناممکن ہے کیونکہ تمام مقدمہ اُن گواہوں کی گواہی کے متعلق ہے اور مجرم نے اُن آدمیوں کے اظہار پر جرح نہیں کی جنکی گواہی بذریعہ کمیشن لیگئی اور نہ وہ حالت کے موافق اُن کے اظہار یکطرفہ کے لئے بندوبست کر سکا۔ یہ بھی تجویز ہوئی کہ ایسی وجوہات سے سشن جج ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۵۰۳ کے بموجب کمیشن کرنیکا مجاز نہ تھا۔ (۱)

جبکہ کوئی شخص ملزم کسی مجسٹریٹ کے روبرو اثنائے ایسی تحقیقات میں جو قبل اس کے کرے کہ مقدمہ میں عہدہ دار سپرد کنندہ کارروائی شروع کرے کوئی بیان کرے اور اوسکو حاکم موصوف نے بحیثیت محض ایک عہدہ دار تحریر کنندہ کے قلمبند کیا ہو تو وہ ٹھیک ٹھیک مطابق احکام دفعات ۱۲۲[۱] و ۳۴۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے قلمبند ہونا چاہیئے۔ اگر عہدہ دار تحریر کنندہ نے احکام دفعات ہذا کی تعمیل پوری نہ کی ہو تو عدالت سشن اسبات کی شہادت لے سکتی ہے کہ شخص ملزم نے وہ بیان کہ جو قلمبند کیا گیا باضابطہ کیا تھا۔ لیکن عدالت سشن کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اُس اظہار کو جو مثل کے ساتھ بھیجا گیا ہو اور عہدہ دار تحریر کنندہ نے روبرو عہدہ دار سپرد کنندہ کے بدیں بیان کیا ہو کہ شخص ملزم نے وہ بیان کیا کہ جو بطور شہادت امر مذکور کے قلمبند ہوا ہے فی الواقعہ باضابطہ اُس کے روبرو کیا گیا تھا ایسی صورت میں عدالت سشن کو لازم ہے کہ خود عہدہ دار تحریر کنندہ کو طلب کرے اور اُس کا اظہار لے۔ بجز اُن صورتوں کے جنمیں عہدہ دار تحریر کنندہ بلا اس قدر توقف یا صرف کے حاضر نہیں کیا جا سکتا ہے۔ کہ جو بلحاظ حالات مقدمہ کے عدالت سشن کے نزدیک نامناسب ہو (۲)

بارِ ثبوت اُن واقعات کے ثابت کرنیکا اُس شخص پر پڑتا ہے جو ایسی گواہی پیش کیا چاہتا ہو۔ (دیکھو دفعہ ۱۰۴۔ ایکٹ ہذا)

اگر ثابت کیا جائے کہ شخص ملزم مفرور ہو گیا ہے اور اوسکی گرفتار کرنے کی سردست کوئی امید نہ ہو تو وہ عدالت جو ایسے شخص کو بعلت جرم قرار دادہ تجویز کرنے یا تجویز کے لئے سپرد کرنیکا اختیار رکھتی ہے مجاز ہوگی کہ اوسکی غیر حاضری میں اون گواہوں سے (اگر کوئی ہوں) سوال وجواب کرکے اون کے اظہارات قلمبند کرے جو تائید استغاثہ پیش کئے جاویں اور جائز ہے کہ اگر اظہار دہندہ فوت ہو گیا یا شہادت دینے کے قابل نہ رہا ہو یا اوس کا حاضر کرنا بلا گوارا اس قدر توقف اور خرچ اور تکلیف کے ناممکن ہو جو بہ نظر حالات مقدمہ نامعقول معلوم ہو تو اوس کا اظہار بروقت گرفتاری شخص ملزم کے تجویز یا تحقیقات جرم کے وقت جو بعلت جرم قرار داد کے

---

[۱] بجائے دفعہ ۱۲۲ ا دفعہ ۱۶۴ او بجائے دفعہ ۳۴۶ دفعہ ۳۶۴ ضابطہ حال قائم ہوئی ہیں۔

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۳۴۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۵۸۔

عمل میں آئے اوس کے مقابل کے ثبوت میں داخل کیا جائے (۱) جائز ہے کہ ہر نوشتہ جس سے یہ مفہوم ہوتا ہو کہ وہ رپورٹ دستخطی کسی ممتحن صاحب کیمیا سرکاری یا اسسٹنٹ ممتحن کیمیا بابت ایسی مادہ یا چیز کے ہے جو اوس کے پاس حسب ضابطہ امتحان یا تحلیل اور تحریر رپورٹ کے لئے کسی کارروائی کے دوران میں بھیجی گئی ہو جو اُس مجموعہ کے مطابق عمل میں آئے ہر ایک تحقیقات یا تجویز یا اور کارروائی متعلقہ مجموعہ ہذا میں بطور ثبوت کے داخل کیا جائے (۲)

مزید برآں مفصلہ ذیل شرائط لازمی ہیں :-

(اوّل) وہ مقدمہ فیمابین اُنہیں اشخاص (۳) یا اُن کے قائم مقاماں حقیت کے ہو۔ لفظ قائم مقامان حقیت میں ورثا اور مفوض الیہم اور پٹہ دار اور منتظم اور وصی شامل ہیں اور کہ منتقل الیہ حقیت اور مشتری نیلام اجرائے ڈگری میں اسباب میں کچھ فرق نہیں ہے۔ (۴) نسبت قائم مقاماں حقیت دیکھو دفعہ ۱۸- ایکٹ ہذا۔

ایک ہندو بیوہ جس نے متبنٰی بنایا ہو وہ قائم مقام حقیت نہیں بناتی۔ اس دفعہ کے منشا میں دوسرے متبنی کو جو بعد فوت ہو جانے متبنٰے اول کے ہوا ہو (۵) یہ امر ظاہر ہے کہ یہ لازمی نہیں ہے کہ مقدمہ سابق میں جسمیں کہ اظہارات لئے گئے تھے اگر ایک فریق مدعی تھا تو دوسرے مقدمہ میں بھی وہ مدعی ہو یا یہ کہ پہلے میں مدعا علیہ ہو تو دوسرے میں بھی مدعا علیہ ہو لیکن یہ ضرور ہے کہ فریقین مقدمہ موجودہ مقدمہ سابق میں ایک دوسرے کے مخالف ہوں بغرض تعمیل احکام دفعہ ۳۳- ایکٹ شہادت کے دونوں نالشات منجانب یا بنام فریقین مابعد یا اُن کے قائم مقامان حق وحقوق کے اسیوقت دائر ہونی چاہئیں کہ جب نالشات میں کارروائی ہوتی ہو اور شہادت دیجاتی ہو (۶) لیکن اگر ایک شخص منجملہ فریقین کارروائی مابعد کے کارروائی سابقہ میں کوئی فریق یا اوس قائمقام حقیت نہ رہا ہو تو شہادت بمقدمہ اول دوسرے مقدمہ میں ناقابل پذیرائی ہوگی (۷)

(دوم) پہلے مقدمہ کا فریق مخالف گواہ سے استحقاق جرح کرنیکا رکھتا ہو۔ مضمون قانون سے معلوم ہوتا ہے کہ فریق مخالف مقدمہ سابق کا گواہ سے استحقاق اور موقع سوال جرح کرنیکا رکھتا ہو اور چونکہ سوال جرح اس کو کہتے ہیں جو ایک فریق کے گواہ سے فریق مخالف سوال کرے اس لئے یہ امر ظاہر ہے کہ اگر مقدمہ سابق میں فریقین مقدمہ حال دونوں ایک جانب ہوں یعنی دونوں مدعی ہوں یا مدعا علیہ تو اُن کو اپنے شریک مدعی یا شریک مدعا علیہ پیش کردہ گواہ کا اظہار مقدمہ موجودہ میں داخل کرنیکا منصب نہیں ہے۔ سنہ ۱۸۷۲ء میں پانچ منجملہ چھ کس جن کے نام لئے گئے کہ وہ مرتکب جرم قتل عمد کے ہوئے گرفتار ہوئے۔ اور بعد تحقیقات روبرو مجسٹریٹ کے اُن کی تجویز روبرو

---

(۱) دفعہ ۵۱۲- مجموعہ ضابطہ فوجداری نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ء (۲) دفعہ ۵۱۰- مجموعہ ضابطہ فوجداری نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ء (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۴۱۴- (۴) بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۷۸ پریوی کونسل (۵) بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۵ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۷- (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۷۶ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۴۸ و بنگال لا رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۶۹۵-

عدالت سشن کے ہوئی اور ان کی نسبت تجویز ثبوت جرم قتل عمد عمل میں آئی اور بروقت تحقیقات مجسٹریٹ کے چھٹا ملزم فرار ہوا کہ جو امر مجسٹریٹ نے تحریر کیا ہے اپنے اظہار روبرو دئے مجسٹریٹ میں گواہاں نے بیان کیا کہ اسامی مفرور احد الشرکاء اس جرم کا تھا۔ جسکا الزام ان قیدیاں پر لگایا گیا تھا جو اس وقت زیر تجویز تھے۔ عدالت سشن میں صاحب جج نے یہ تحریر نہیں کیا کہ چھٹا ملزم فرار ہو گیا تھا اور شہادت خلاف صرف اون قیدیاں کے جنکی نسبت اسوقت تجویز ہو رہی تھی قلمبند کیگئی تھی سنہ ۱۸۸۶ع میں شخص مفرور گرفتار ہوا اسکی نسبت تجویز عدالت سشن میں بربنائے الزام قتل عمد کے عمل میں آئی۔ اسوقت اکثر گواہاں سابق فوت ہو گئے تھے۔ اور سشن جج نے بحوالہ دفعہ ۳۳۔ ایکٹ شہادت کے شہادت میں خلاف قیدی کے وہ اظہارات پذیرا کئے جو سنہ ۱۸۷۶ع میں روبرو مجسٹریٹ اور عدالت سشن کے ہوئے تھے حاکم موصوف نے اظہار ایک گواہ باقیماندہ کا بھی جو سنہ ۱۸۷۶ع میں روبرو سشن جج کے دیا گیا تھا پذیرا کیا۔ اس گواہ نے اب بھی شہادت خلاف قیدی کے دی۔ تجویز ہوئی کہ اظہارات مذکور حسب دفعہ ۳۳۔ ایکٹ شہادت کے شہادت میں قابل پذیرائی نہ تھے۔ کیونکہ قیدی فریق کار روائیات سابق میں نہ تھا اور اس کو اس وقت گواہاں سے موقع سوالات جرح کرنیکا نہیں ملا تھا (۱)

ملزم کی نسبت تجویز بجرم قتل اپنی زوجہ کے ہوئی جسکی تاریخ وقوعہ ۱۲ اگست سنہ ۱۸۶۱ع تھی۔ صاحب سشن جج نے اسپر الزام زیر دفعہ ۱۳۔ باب ہفتم مجموعہ تعزیرات پنجاب مجریہ سنہ ۱۸۶۱ع کے لگایا۔ اس بنیاد پر کہ مجموعہ تعزیرات کا عملدرآمد یکم جنوری سنہ ۱۸۶۲ع سے پہلے نہ تھا۔ بنیاد اثبات جرم کی اوپر بیانات چند اشخاص کے تھی جو بوقت تجویز مرچکے ہوئے تھے۔ یہ بیانات سنہ ۱۸۶۱ع میں قلمبند ہوئے تھے اور نیز دو گواہوں کے بیانات حال جن کے بیانات سنہ ۱۸۶۱ع میں بھی لکھے گئے تھے۔ صاحب سشن جج نے اس خیال پر کہ مراتبات دفعہ ۵۱۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۸۲ع کے بیانات متذکرہ صدر پر بھی موثر ہیں۔ اُن بیانات کو شہادت میں پذیرا کر لیا تھا۔ عدالت چیفکورٹ نے قرار دیا کہ چونکہ دفعہ ۳۹ قوانین پنجاب کی رو سے مجموعہ تعزیرات ہند کا اطلاق نسبت اُن جرائم کے جو یکم جنوری سنہ ۱۸۶۲ع سے پہلے وقوع ہوں ہو چکا ہے اس لئے بجرم مجموعہ تعزیرات ہند کا لگنا چاہئے تھا نہ کہ مجموعہ تعزیرات پنجاب کی رو سے علاوہ برآن یہ بھی قرار دیا گیا کہ چونکہ مراتبات مندرجہ دفعہ ۵۱۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے مجموعہ تعزیرات پنجاب میں داخل نہ تھے۔ یہ مراتبات کنایۃً مجموعہ تعزیرات پنجاب میں شمار نہیں ہو سکتے۔ اس لئے جو بیانات کہ سنہ ۱۸۶۱ع میں قلمبند ہوئے وہ شہادت میں ناقابل پذیرائی کے تھے۔ یہ بیانات دفعہ ۳۳ قانون شہادت کی رو سے بھی واجب التسلیم نہ تھے۔ کیونکہ کل بیان کنندگاں کے بیانات بحلف یا باقرار صالح تحریر نہیں ہوئے تھے اور ملزم کو موقع سوالات جرح کا بھی نہیں ملا تھا۔ (۲) نسبت جواز شہادت بذریعہ اشارات کے دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۵

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۷۶ و (۲) نمبر ۲۶ سنہ ۱۸۸۵ع پنجاب ریکارڈ فوجداری۔

الفاظ "موقع سوالات جرح کرنیکا" مندرجہ شرط دفعہ ۳۳ کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ جرح کنندہ فریق یا اس کے ایجنٹ کی واقعی حاضری عدالت گیرندہ شہادت کے روبرو ضروری ہے۔ نیز زیر دفعہ ہذا شہادت کو قابل پذیرائی بنانے کے لئے یہ امر کہ اسے پورا موقع جرح کرنیکا تھا اگر تسلیم نہ کیا گیا ہو تو ثابت کرنا ضروری ہے فوجداری مقدمات میں جو بیانات بذریعہ کمیشن کئے جاویں وہ اگرچہ زیر باب ۴۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری ناقابل پذیرائی ہیں تاہم وہ زیر دفعہ ہذا قبول کئے جاسکتے ہیں اگر دفعہ کے لوازمات پورے کر دیئے گئے ہوں (۱) لیکن ملاحظہ ہو رائے جارڈین صاحب جسٹس۔

یہ کچھ ضرور نہیں ہے کہ فی الواقع فریق مخالف نے سوال جرح گواہ سے کیا ہو بلکہ اس کو موقع اور حق حاصل ہونا کافی ہے چنانچہ ایک مقدمہ میں جس میں کہ نصف اظہار غیر حاضری میں ملزم کے لکھا گیا تھا اور نصف اس کی موجودگی میں تو صرف اوس جزو اظہار کے داخل ہونیکی اجازت دیگئی جو بموجودگی ملزم کے لکھا گیا۔ جہانکہ ایک گواہ استغاثہ کا بیان سپرد کنندہ مجسٹریٹ کے روبرو لیا گیا تھا مگر اسپر جرح نہ کیگئی تھی اور وہ مقدمہ کے عدالت سشن میں بغرض تجویز پیش ہونے سے پہلے فوت ہوگیا تھا اور اس کا بیان بوقت تجویز کے شہادت میں پیش کیا گیا تھا۔ **تجویز ہوئی** کہ بیان مذکور زیر دفعہ ۳۳ قابل پذیرائی تھا (۲)

(سوم) امور تنقیح طلب پہلے مقدمہ میں اسی مطلب کے ہوں جو کہ دوسرے مقدمہ میں ہیں (۳) جہانکہ ہر دو نالشات کے امور تنقیح یکساں نہ تھے تو فیصلہ نالش اول شہادت میں ناقابل پذیرائی قرار دیا گیا۔ (۴) یہ امر کہ دفعہ ۳۳۔ ایکٹ شہادت متعلق ہے یعنی یہ کہ آیا امور تنقیحی فی الاصل وہی ہیں۔ اس امر پر منحصر ہے کہ آیا وہی شہادت متعلق ہے گو اس فعل سے مختلف نتیجہ پیدا ہوسکتے ہیں۔ (۵)

لہذا اگر ایک مقدمہ متعلق اراضیات میں کوئی امر بلا واسطہ طور پر زیر تنقیح ہو تو شہادت جو متعلق امر مذکور کے دیگئی ہو واسطے ثابت کرنے اوسی امر کے دوسری نالش مابین فریقین مذکور یا اون کے قائم مقاماں میں قابل پذیرائی ہے گو کہ آخر الذکر نالش دیگر اراضیات سے متعلق ہو (۶) اسیطرح کارروائیات روبرو مجسٹریٹ بربنائے الزام پہونچانے ضرب شدید میں منجملہ دیگراں کے دو گواہاں کا اظہار منجانب استغاثہ لیا گیا تھا جنہیں سے کہ ایک پر حملہ کیا گیا تھا۔ ملزماں برائے تجویز سپرد کئے گئے تھے بعد میں وہ شخص جسپر کہ حملہ کیا گیا تھا بوجہ ضربات جو اوسکو پہونچی تہیں فوت ہوگیا تجویز روبرو صاحب سشن جج میں الزامات قتل عمد اور قتل انسان مستلزم السزا

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۷۰۹ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۱۶۸ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۴۴۱ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۵۲۲۔ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۴۲ (۶) اڈلفس ویس رپورٹ جلد اول صفحہ ۱۰۷ محولہ بمقدمہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۵۸۔

جو قتل عمد کی حد تک نہیں پہونچتا الزام ضرب شدید میں ایزاد کئے گئے تھے۔ تجویز روبرو عدالت سشن میں گواہ متوفی کا بیان پیش کیا جا کر پڑھا گیا تجویز ہوا کہ شہادت خواہ زیر دفعہ ۳۲ ضمن (۱) خواہ زیر دفعہ ہذا باوجودیکہ عدالت سشن کے روبرو الزامات اور ایزاد کئے گئے تھے قابل پذیرائی تھی (۱) لفظ "امور" مستعملہ دفعہ ہذا سے گو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسجگہ بصیغہ جمع استعمال کیا گیا ہے اور اس سے یہ مراد ہے کہ جملہ امورات تنقیح طلب جو ایک کارروائی میں ہوں وہی دوسری میں ہونے چاہئیں لیکن قانون کا یہ منشا نہیں ہے لہذا اگر ہر دو کارروائیات میں جسقدر امور تنقیح طلب مشترک ہوں اون کے متعلق ایک کی شہادت دوسری میں گذر سکتی ہے (۲) بغرض فیصل کرنے اس امر کے کہ آیا امور تنقیح طلب اہم طور پر وہی ہیں یہ معلوم کرنا مفید ہے کہ آیا ایک ہی شہادت سے امر تنقیح مذکور ہر دو کارروائیات میں مثبت طور پر ثابت کیا جاویگا (۳)

وہ بیانات جو حالات خاص میں کئے جائیں

بہی جات حساب کے داخلجات کب واقعہ موثر ہیں۔

دفعہ ۳۴۔ داخلجات ان بہی جات حساب کے جو اجرائے کار کے طریق پر حسب قاعدہ رکھی رہیں واقعہ موثر ہیں جب وہ کسی ایسے معاملہ کے متعلق ہوں جس کی تحقیقات عدالت کو کرنی ہے مگر محض ویسے بیانات کسی شخص پر ذمہ داری عائد کرنے کے لئے شہادت کافی نہیں ہونگے۔

تمثیل

زید نے عمرو پر ایکہزار روپیہ کی نالش کی اور اپنے بہی کھاتہ کے داخلجات دکھائے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ عمرو اوس کا اسقدر روپیہ دھارتا ہے تو یہ داخلجات واقعات موثر ہیں مگر بدوں اور شہادت کے دین ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں۔

دفعہ ہذا میں صرف اس امر کی قید لگائی گئی ہے کہ بیانات جو اس قسم کی دستاویزات میں مندرج ہوں تنہا کسی شخص کو ذمہ وار گروانے کے لئے کافی نہ ہونگے لیکن واقعہ متعلقہ ہو سکتے ہیں اوس صورت میں کہ وہ کسی معاملہ کی بابت ہوں جسکی تحقیقات عدالت کرتی ہو۔

بہی حساب

اگرچہ حسب دفعہ ہذا داخلہ واقعی بہی جات حساب جو باجرائے کاروبار بطور معمول رکھی گئی ہوں تا حد مندرجہ دفعہ مذکور واقعہ متعلقہ ہے تاہم ایسی بہی خود اسقدر واقعہ متعلقہ نہیں ہے کہ اوس میں کسی داخلہ

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۴۔ (۲) قانون شہادت فیلڈ صاحب صفحہ ۲۰۲ و ۲۰۳۔

(۳) قانون شہادت نارٹن صاحب صفحہ ۱۹۷ و ۱۹۸۔

متعلقہ کسی خاص معاملہ کے ہونے سے کوئی نتیجہ نکالا جاوے (۱) کاغذات حساب زمینداری بہی حسب منشاء دفعہ ہذا قابل ادخال شہادت ہو سکتے ہیں الاوہ بہی صرف بطور شہادت تائیدی کے خیال کئے جاسکتے ہیں اور جبکہ شہادت پیش کرنا منظور ہو تو وہ کل تکملہ کرنا چاہئے جو کہ بصورت نہ ہونے اون کاغذات کے کرنا چاہئے تہا چنانچہ ایک مقدمہ میں ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی نے کاغذات جمعبندی کو ایک شہادت بادی النظری تصور کیا اور نہ نفس ثبوت کافی جسکی بنا پر ڈگری صادر ہو سکے (۲) دستاویزات (کاغذات جمع واصل باقی) جو زیر دفعہ ہذا قابل پذیرائی شہادت ہیں گو کہ ایک شخص کو ذمہ وار گرداننے کے لئے تنہا کافی نہیں ہیں تاہم ایک شخص کو معمولی ذمہ واری ایک مزارعہ سے بری کرنے کے لئے کافی جواب ہو سکتی ہیں یعنے ایک نالش اضافہ لگان میں واسطے تردید اوس قیاس کے جو ۲۳ سال تک یکساں ادائگی سے پیدا ہوتا ہو (۳) اور جبکہ بہی جات حساب کسی شخص کو (دیوانی یا فوجداری طور پر) ذمہ وار گرداننے کے لئے نہ استعمال کیجاویں تو بطور بلاواسطہ شہادت کے استعمال کیجا سکتی ہیں جن کے لئے کسی تائید کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن اگر ذمہ وار گرداننے کے لئے استعمال کیجاویں تو اوس صورت میں اونکی تائید دیگر اصلی شہادت بلاواسطہ سے ہونی چاہئے اور ان معنوں میں کتب حساب زیر دفعہ ہذا صرف شہادت تائیدی ہوتی ہیں اور بطور بلاواسطہ اصلی شہادت ادائگی اون رقوم کے جو اندراج میں مندرج ہوں استعمال نہیں کیجا سکتیں (۴) ایک مقدمہ میں جسمیں ایک کوٹہی مہاجنی نے دعوی واسطے دلاپانے بقایا حساب یافتنی مدعی ذمگی مدعا علیہ کے کیا اور بثبوت دعوی خود کے صرف بہی کہاتہ پیش کیا تو پریوی کونسل نے یہ تجویز کیا کہ گو بہی کہاتہ کتنا ہی معتبر ہو تاہم وہ صرف ایک تائیدی شہادت ہے جو بغیر اور شہادت کے کافی ثبوت نہیں (۵) اور اسی طرح ایک اور مقدمہ میں یہ تجویز کیا کہ ایک شخص بذریعہ اپنے بہی کہاتہ کے دوسرے کو پابند نہیں کر سکتا۔ (۶) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۳۴ ہائیکورٹ نے بمطابق ایک امر تنقیح طلب کے کہ آیا بعض ہنڈویات اصل ہیں یا جعلی تجویز عدالت مرافعہ اولی کو مسترد کر دیا تہا۔ حسب دفعہ ہذا کتب حساب مدعی بطور شہادت متعلقہ مدعی کیطرف سے پیش کیگئی تہیں جنپر بطور تائیدی شہادت کے حصر کیا گیا۔ کتب کا امتحان بذریعہ حوالہ اندراجات مطابق دیگر آزادانہ شہادت کے کیا گیا جوڈیشل کمیٹی نے بربنائے کل شہادت کے فیصلہ ہائیکورٹ بحال رکہا کہ ہنڈویات اصلی ہیں (۷) بنسبت حساب

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۲۴ (۲) نمبر ۱۱۴۷ خاص منفصلہ ۱۲ دسمبر سنہ ۱۸۶۶ء رپورٹ ہائیکورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۵۴۹ و جلد ۵ صفحہ ۳۳۸ و جلد ۱۰ صفحہ ۹۳؛ و مارشل رپورٹ صفحہ ۲۱۹۔ (۴) ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۳ صفحہ ۷۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۹۲۔ (۵) مورس انڈین اپیلس جلد ۵ صفحہ ۳۲۴ و بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۳ (۶) مورس انڈین اپیلس جلد اول صفحہ ۴۷۔ اپنڈکس (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۱۵۷۔

وکتاب کمپنی بعد مسدودی کار و بار کے ملاحظہ ہو دفعہ ۱۹۸ - ایکٹ کمپنی ہائے ہند نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۲ء۔

علاوہ اس کے کہ اندراجات مندرجہ بہی جات حساب بطور شہادت تائیدی کے زیر دفعہ ہذا استعمال کیجاویں وہ حسب شرائط مندرجہ دفعہ ۱۵۹ ایکٹ ہذا واسطے تازہ کرنے یادداشت کے استعمال کئے جا سکتے ہیں یا بطور قبالاجات تحریری

جو باجرائے کار و بار بطور معمولی رکھی گئی ہو

صرف وہ بہی جات جنہیں معاملات جس طرح پر کہ وہ ہوتے جاتے ہیں درج ہوتے جاتے ہیں وہ بہی جات ہیں جو حسب مراد دفعہ ۳۴ - ایکٹ شہادت ہند بطور معمولی باجرائے کار و بار رکھی ہوئی متصور ہو سکتی ہیں (۱) بروئے دفعہ ۳۴ - اُن بہی جات کا قابل پذیرائی شہادت ہونا، جو باجرائے کار و بار معمولی مرتب رکھی گئی ہوں اُن بہی جات تک محدود نہیں ہے جنہیں کہ اندراج روزانہ ساعت بساعت جیسے کہ معاملات ہوتے رہے ہوں کیا گیا ہو۔ اندراجات کئے جانیکا وقت اون کی وقعت میں خلل انداز ہو سکتا ہے لیکن اگر وہ بطور معمولی دوران کار و بار میں کئے گئے ہوں تو وہ غیر متعلق نہیں ہو جاتیں۔

طریق کار و بار حساب وکتاب کے دفتر علاقہ تعلقداری میں رکھنے کا یہ تھا کہ ماہانہ حساب وکتاب کارندگان کی طرف سے دفتر اعلیٰ میں ارسال کیا جاتا تھا جہاں کہ اس کا اقتباس کیا جا کر وہ بہی جات میں بذیل تاریخ اندراج درج کیا جاتا تھا اور یہ اندراج بعض صورتوں میں بہت دنوں بعد اصلی معاملہ اور وصولی کے کیا جاتا تھا لیکن اندراجات مناسب ترتیب کے مطابق کئے جاتے تھے اس افسر کے حکم پر جسکا فرض روپیہ کا وصول اور ادا کرنا تھا۔ تجویز ہوا کہ اندراج مندرجہ بہی جات زبانی شہادت متعلق بایں امر کی تائید میں قابل پذیرائی تھا کہ روپیہ ادا کیا گیا ہے کیونکہ عذر صرف اس کے موازنہ کے متعلق کیا گیا تھا نہ اس کے زیر دفعہ ۳۴ قابل پذیرائی ہونے کے متعلق وہ راے جو فیصلہ انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۷۶ میں بخلاف ایک ایسی بہی کے پذیرا کئے جانے کے ظاہر کیگئی ہے جسمیں ایسا اندراج درج ہو جو بروقت وقوع میں آنے معاملہ کے نکیا گیا ہو پسندیدہ نگیگئی۔ (۲) بہی جات جو باضابطہ طور سے دوران کار و بار میں رکھی جاویں بروئے ایکٹ ہذا نہ صرف گواہ کی یادداشت کو از سر نو تازہ کرنے کی غرض سے بلکہ نیز بطور تائیدی شہادت اس حکایت کے بھی استعمال کیجا سکتی ہیں جو گواہ مذکور نے بیان کی ہو۔ (۳)

عدالت مطالبہ خفیفہ نے مدعی کو ڈگری اس کی بہیات کے رو سے اور اس کے نویسندہ بہی کی شہادت پر دی جس نے یہ اظہار دیا کہ بہیات کو نامبردہ بحوالہ اُن یادداشت ہا کے رکھتا تھا جو اس کو مدعی بہم پہونچاتا تھا اور بہیات میں اندراجات اُن تاریخوں پر کئے جاتے تھے جبکہ یادداشت ہا بہم پہونچائی جاتی تہیں مدعی نے اپنے دعوی کی تائید میں خود گواہی نہیں دی اور نہ اسباب اس کی وجہ بیان کی کہ مدعی بحیثیت گواہ کیوں حاضر نہیں ہوا

---

(۱) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۷۶ (۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۱۰۱ (۳) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۳۳۳ (پریوی کونسل)

تجویز ہوا کہ چونکہ مدعی نے اپنے دعویٰ کی تائید بذریعہ بہترین شہادت کے جو میسر ہو سکتی تہی نہیں کی لہذا وہ کامیاب ہونیکا مستحق نہ تہا۔ (۱) حسب دفعہ ہذا کتب حساب کو بطور واقعہ متعلقہ منظور کرنے کے لئے بطور شرط اقبل کے یہ ثابت کیا جانا ضروری نہیں کہ حساب کیونکر لکہا گیا اور کہ وہ دوران کاروبار میں باضابطہ طور پر رکہا گیا تہا۔ گو یہ ضروری ہے کہ اس ذمہ داری کی تائید میں دیگر شہادت موجود ہو جسکا اس کے ذریعہ سے ثابت کرنا مقصود ہو۔ لہذا جب اس گماشتہ کا جس نے کتب کو رکہا تہا اور کوٹہی کے ایک رکن کا بطور گواہان اظہار لیا گیا اور انہوں نے یہ شہادت دی کہ کتب باضابطہ رکہی جاتی تہیں تو قرار دیا گیا کہ گو نامبردگان نے شہادت خود بہ حیثیت گواہان مدعا علیہ دی تہی تاہم انکی شہادت سے بعدم موجودگی کسی شہادت بمضمون خلاف کے حساب کی بطور حساب مجموعی کے کافی تائید ہوتی ہتی۔ (۲) نیز دیکہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۶۱۰ و جلد ۲۱ صفحہ ۲۹۴ زیر دفعہ ۳۲ (۲) ایکٹ ہذا۔

ثبوت حساب وکتاب بہی جات وحسابات کے ثابت کرنے کے لئے ضروری ہے کہ کلارک یعنے منشی جو حساب وکتاب مذکور رکہتا ہو یا کوئی اور شخص جو واقعات مذکور کی نسبت بیان دیسکے واسطے ثابت کرنے اس امر کے طلب کیا جائے کہ وہ باضابطہ طور پر رکہے گئے ہیں اور وہ بالعموم درست ہیں (۳) لیکن اگر مدعا علیہ اقبال کردے تو ایسے سخت ثبوت کی ضرورت نہیں رہتی چنانچہ جسصورت میں کہ ایک کوٹہی مہاجنی نے دوسری کوٹہی مہاجنی پر واسطے دلاپانے زر باقی کے بربناء بہی کہاتہ دعویٰ کیا اور مہاجران بہی نے اسبات کی تصدیق کی کہ بہی کہاتہ مدعی مطابق تہا اوس حساب سے جو کہ مدعا علیہ نے مدعی کو لکہکر دیا تہا۔ لیکن مدعی نے واسطے ثابت کرنے اسبات کے کہ بہی کہاتہ مسلسل طور پر اجراء کاروبار معمولی میں لکہا گیا تہا کوئی گواہ پیش نہیں کیا اور نہ نسبت خاص رقوم کے کوئی شہادت دی لیکن اقبال مدعا علیہ نسبت درستی ہونے حساب مستدلہ کے شہادت سے ثابت کیا اور مدعا علیہ نے مدعی کے بہی کہاتہ کے درست ہونے سے اپنے جوابدعویٰ میں انکار نہ کیا بلکہ صرف دو رقوم پر عذر کیا کہ اوس کو مجرا ملنی چاہئیں لیکن کوئی شہادت بتائید اپنے عذر کے پیش نہیں کی حکام پریوی کونسل نے یہ تجویز کیا کہ گو بہی کہاتہ مدعی ثبوت قطعی درستی حساب کا نہیں ہے اور مدعی کو شہادت نسبت درستی اپنے بہی کہاتہ کے دینی لازم تہی تاہم چونکہ مدعا علیہ نے بہی کہاتہ کے درست ہونیکا اقبال کر لیا اور کوئی شہادت اوس کے غلط ہونے کی پیش نہیں کی تو کوئی ضرورت اور قسم کے ثبوت کی نہ رہی (۴) نسبت پیش کرنے بہی کہاتہ کے ملاحظہ ہو رول ۱۷ آرڈر ۷ و نسبت جانچ حساب وکتاب بذریعہ کمیشن کے ملاحظہ ہو رول ۱۱ و ۱۲ آرڈر ۲۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبرہ ۵ بابت ۱۹۰۸ء

---

(۱) نمبر ۶۳ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) نمبرہ ۵۴ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۳) مورس انڈین اپیلس جلد ۶ صفحہ ۸۸ بصفحہ ۹۸۔ (۴) مورس انڈین اپیلس جلد ۶ صفحہ ۸۸۔

اور نسبت بہی جات بینکراں یعنے صرافاں اور کتب ڈاکخانہ وسیونگ بنک ومنی آرڈراں کے ملاحظہ ہو ایکٹ نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۹۱ء ترمیمہ بروئے ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۹۳ء۔

کاغذات جمع واصلباقی جمع واصلباقی وہ کاغذات حساب وکتاب ہیں جو خاتمہ مال پر بغرض اظہار اس امر کے تیار کئے جاتے ہیں کہ سال رواں کی بابت ہر ایک رعیت سے کل لگان واجب الطلب کس قدر ہے بقایا سال ماقبل کسقدر ہے۔ سال مذکور میں کسقدر لگان فراہم ہوا ہے اور اختتام سال پر کسقدر بقایا واجب الوصول ہے، اور بعض اوقات زمین اور لگان کا بھی حساب وکتاب معلوم کرتے ہیں (۱) اونکو صرف ایسی کتب جو دوران کاروبار میں رکھی گئی ہوں متصور کرنا چاہئے نہ کہ زیادہ (۲) بذاتہ وہ بطور بلا واسطہ شہادت تعداد لگان مندرجہ کے قابل پذیرائی نہیں ہیں۔ لیکن یہ کامل طور پر صحیح ہے کہ اوس شخص کو جس نے کہ وصولی لگان پر کاغذات مذکور تیار کئے ہوں بوقت دینے شہادت نسبت تعداد لگان واجب الادا کے کاغذات مذکور سے اپنی یادداشت تازہ کر لینی چاہئے۔ ایسی صورتمیں اونکی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ بطور شہادت بلا واسطہ کے استعمال کئے گئے ہیں (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۹۲۶ بصفحہ ۹۳۱ رائے گارتھ صاحب چیف جسٹس۔

اور بطور شہادت تائیدی کے کام دیتے ہیں (۴) لیکن رعیتیں اونکی پابند نہیں ہو سکتیں (۵)

جمعبندی و دیگر کاغذات جمعبندی سے تعداد اراضی مقبوضہ ہر ایک اسامی معہ قسم اراضی و فصل و شرح لگان بابت اراضی و فصل مذکور و کل لگان یافتنی بابت کل اراضی قسموار مقبوضہ ہر ایک اسامی اور کل میزان جملہ اراضیات اقسام مختلف مقبوضہ نامبردہ اور مالگذاری سرکاری یافتنی از ہر مالک اراضی کے ظاہر ہوتی ہے (۶) چونکہ وہ تیار ومرتب وتصدیق کردہ عہدہ داران سرکاری ہوتی ہے اور اونہی کی حفاظت میں ہوتی ہے اسلئے وہ سرکاری دستاویز ہے (۷)، اور بطور بلا واسطہ شہادت کے متصور ہوتی ہے۔ اور اوس عہدہ دار کو پیش کرنی چاہئے جسکی کہ حفاظت میں ہے۔ اور اوس کے غیر جعلی ہونیکا قیاس کیا جاتا ہے لیکن قطعی شہادت نہیں ہے دیگر کاغذات مثلاً مسل حقیت رجسٹر انتقالات شجرہ کشتوار شجرہ نسب وغیرہ کو بھی اسیقدر وقعت حاصل ہے ملاحظہ ہوں دفعات ۳۵ و ۷۴ و ۹۰۔ ایکٹ ہذا ونمبر ۴۷ سنہ ۱۸۸۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی ونمبر ۷ سنہ ۱۸۹۵ء ونمبر ۴ سنہ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ صیغہ مال و دفعہ ۱۳۵ ڈائجسٹ سول لا پنجاب مولفہ راٹیگن صاحب و دفعات ۴۴ و ۳۷۔ ایکٹ نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۸۷ء۔

---

(۱) قانون شہادت فیلڈ صاحب اینڈ ڈکس۔ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۲۸۰ وجلد ۹ صفحہ ۵۳۳ وجلد ۱۰ صفحہ ۲۹۱۔ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۸۴۲ وجلد ۱۱ صفحہ ۹۰۴ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۵۴۹ رائے پرنسپ صاحب و بوس صاحب جسٹسان (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۳۸ و ۴۸ (۶) قانون شہادت فیلڈ صاحب بایڈ ڈکس بصفحہ ۳۹، (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۹ و دفعہ ۷۴۔ ایکٹ ہذا۔

سرکاری ریکارڈ کا داخلہ جو خدمت منصبی کی انجام دہی میں کیا جائے واقعہ موثر ہے

دفعہ ۳۵ - جو داخلہ سرکاری یا اور کسی سررشتہ کی بہی یا رجسٹر یا ریکارڈ میں متضمن بیان کسی واقعہ تنقیح طلب یا واقعہ موثر کے کسی ملازم سرکاری نے بانجام دہی اپنی خدمت منصبی کے یا کسی اور شخص نے بانصرام کسی خدمت کے جو خاصتہً اس ملک کے قانون کے بموجب واجب ولازم ہو کہ جسمیں وہ بہی یا رجسٹر یا ریکارڈ مرتب رکھا جاتا ہے - کیا ہو وہ بنفسہ واقعہ موثر ہے -

اصول بربنائے جس کے اندراجات مندرجہ دفعہ ہذا شہادت میں قبول کئے جاتے ہیں اوس شخص کے فرض یعنے خدمت منصبی پر منحصر ہے جو بہی یا رجسٹر یا ریکارڈ مذکور کو واسطے کرنے اندراجات مذکور کے بعد اس کے کہ اوس کا اونکی سچائی کے متعلق اطمینان ہو جائے اپنے پاس رکھتا ہے - لکھنے والا اونکو ساتھ ساتھ یا اپنے علم سے صحیح نہیں کر سکتا کیونکہ کوئی شخص پرائیویٹ حیثیت سے ایسے اندراجات نہیں کر سکتا - چنانچہ اندراجات جو حسب ایکٹ بنگال نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۶ء صاحب کلکٹر نے ایک رجسٹر میں کئے ہوں ایسے اندراجات ہیں جو ایک سرکاری رجسٹر میں منجانب سرکاری ملازم کے حسب شرائط کسی قانون کے کئے گئے ہیں اور ایسے اندراجات کی سارٹیفکٹ اس امر کے لیے جس کے کہ وہ لایق ہیں شہادت میں قابل پذیرائی ہیں (۱) بخلاف ازیں ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۲۱۴ و جلد ۸ صفحہ ۸۵۳ - اور گو اونکی تصدیق بذریعہ حلف یا سوالات جرح کے نہ کیگئی ہو شہادت میں قابل پذیرائی ہوتے ہیں جزوًا اسوجہ سے کہ قانوناً اون کے محفوظ رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے اور اشخاص مجاز اور معتبر سے جو اس غرض کے لیے اور بذریعہ اجازت حاکم اعلے کے مقرر کئے گئے ہوتے ہیں کئے جاتے ہیں اور جزوًا اسوجہ سے کہ شئے مدعا بہا نوعیت عامہ رکھتی ہے اور بعض صورت میں بوجہ انکی قدامت کے ضروری ہو جاتا، مزید برآں چونکہ واقعات مندرجہ اندراجات مذکور نوعیت عامہ رکھتے ہیں اس لئے اون کے لئے اون کا ثابت کرنا بذریعہ گواہان بحلف کے مشکل ہو جاتا ہے (۲) لہذا ایسے اندراجات مندرجہ کھیوٹ و کھتونی ہائے جو بروقت بندوبست زیر ریگولیشن نمبر ۷ سنہ ۱۸۲۲ء کئے گئے ہوں زیر دفعہ ہذا شہادت میں قابل پذیرائی ہیں (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۲۷۱ بصفحہ ۲۸۱ -

سرکاری یا سررشتہ کی بہی یا رجسٹر یا کاغذات

چند تمثیلات درج ذیل کیجاتی ہیں :-

(۱) رجسٹر ازدواج (نکاح) - ملاحظہ ہوں دفعات ۷ و ۸ و ضمیمہ ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۶۵ء و دفعات ۱۳ و ۱۳ (الف) و ۱۴ و ضمیمہ سوم - ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۷۲ء و دفعات ۲۸ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ لغایت ۳۷ و ۵۴

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۰۹ - (۲) قانون شہادت اسٹارکی صفحہ فقرہ ۲۷۲-۵ و ۲۷۳ و ۲۷۴ و اظہار رائے بہ پریوی کونسل منجانب مورس انڈین اپیلس جلد ۹ بصفحہ ۲۴۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۳۴۰ و ۳۴۷ - (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۴

و ۲۳ و ۶۲ و ۷۹ و ۸۰ و ضمیمہ سوم و چہارم ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۷۲ء و دفعات ۷ و ۹ و ۳۲ لغایت ۳۵ (الف) ایکٹ نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۶ء (رجسٹر پیدائش و اموات و شادی) ایکٹ نمبر ا سنہ ۱۸۷۶ء (بنگال کونسل)۔ (ازدواج مسلمانان) (۱) (۲) رجسٹر پیدائش و اموات۔ ملاحظہ ہوں دفعات ۷ و ۹ و ۱۸ و ۲۲ و ۲۵ و ۲۸ و ۳۲ لغایت ۳۵ (الف)۔ (۳) رجسٹر یا ریکارڈ بپتسمہ۔ تقرر نام۔ وقف و تجہیز و تدفین۔ ملاحظہ ہوں دفعات ۲۲ لغایت ۳۵ (الف) ایکٹ نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۶ء۔ (۴) بہی جات رجسٹری جن کے رکھے جانے کی نسبت ایکٹ رجسٹری میں حکم ہے۔ ملاحظہ ہو باب ۲ ایکٹ رجسٹری نمبر ۱۶ سنہ ۱۹۰۸ء جس کے رو سے ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۷۷ء منسوخ کیا گیا ہے۔ (۵) روزنامچہ جہاز۔ ملاحظہ ہوں دفعات ۱۰۳ لغایت ۱۰۸۔ ایکٹ نمبر ا سنہ ۱۸۵۹ء۔ (ایکٹ تجاران جہازی) و دفعات ۲۸۰ و ۲۸۵ قانون ۱۷ و ۱۸ وکٹوریا باب ۱۰۴ (ایکٹ جہازرانی تجاراں)۔ (۶) رجسٹر مطابع و اخبارات و کتب مطبوعہ بہ ملک ہندوستان دفعات ۶ لغایت ۸۔ ایکٹ نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء۔ (۷) رجسٹر کاپی اسٹیٹ۔ ملاحظہ ہوں دفعات ۳ و ۵ و ۹ و ۱۱ و ۱۴۔ ایکٹ نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۴۷ء (۸) رجسٹر ایجاد و اختراع۔ ملاحظہ ہوں دفعات ۱۲ لغایت ۱۴ و ۵۲ و ۶۱۔ ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۸ء (۹) رجسٹر سوسائٹی ہائے خیراتی و تعلیمی و علمی۔ ملاحظہ ہو ایکٹ نمبر ۲۱ سنہ ۱۸۶۰ء۔ (۱۰) رجسٹر ہائے کمپنی ملاحظہ ہوں دفعات ۷، ۴۰ و ۶۰ و ۸۹ و ۲۰۰، حصہ پنجم۔ ایکٹ نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۲ء۔ نیز انڈین لارپورٹ الٰہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۶۶۔ (۱۱) رجسٹر جہازان سرکار انگریزی دفعہ ۴۔ ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۴۱ء (ایکٹ رجسٹری جہازاں) (۱۲) مسلہ جات حقیقت ملاحظہ ہو ایکٹ نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۸۷ء پنجاب و ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء ممالک مغربی و شمالی و اودھ و دفعہ ۱۳۵۔ سول لا ڈائجسٹ رائیگن صاحب طبع سنہ ۱۹۰۹ء۔ (۱۳) مسل بندوبست۔ ملاحظہ ہو دفعہ ۹ ضمن (۹) بنگال ریگولیشن نمبر ۷ سنہ ۱۸۲۲ء و ایکٹ نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۸۷ء مالگذاری پنجاب (۱۴) رجسٹر حقیت ہائے ملاحظہ ہو ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۸۶۹ء (ایکٹ متعلق حقیت چھوٹا ناگپور) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۹۹ و جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۲۔ (۱۵) رجسٹر ہائے رجسٹری خاص و عام۔ ملاحظہ ہو دفعہ ۹ و ۳۰۔ ایکٹ نمبر ا سنہ ۱۸۵۹ء و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۱۶۔

سرکاری ملازم ملاحظہ ہو دفعہ ۲۱ مجموعہ تعزیرات ہند نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء و انڈین لارپورٹ الٰہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۱۲۷ و دفعہ ۱۴۱۔ ایکٹ نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۶ء و دفعہ ۸۴۔ ایکٹ رجسٹری دستاویزات نمبر ۱۶ سنہ ۱۹۰۸ء و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۳۲۴

سرکاری یا سررشتہ کی دستاویزات ملاحظہ ہوں دفعات ۷۴، ۷۶، ۷۷۔ ایکٹ ہذا۔ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۳۶۶۔

اطلاق دفعہ بغرض اطلاق دفعہ ہذا یہ ضروری ہے کہ بہی یا رجسٹر یا کاغذات سرکاری یا کسی سررشتہ کے ہوں اور جس کا رکھنا واسطے فائدہ یا اطلاع پبلک کے بروئے قانون ضروری ہو۔ (۲) لیکن یہ ضروری نہیں کہ تمام دنیا کی وہاں تک رسائی ہو صرف پبلک کی گو کہ ایک حد کے اندر ہو رسائی اُس بہی یا رجسٹر یا کاغذات تک

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۰۷ (۲) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۱۵۹۲۔

ہوتی کافی ہے (۱) رجسٹرہائے جو بروئے اختیار غیر سرکاری کے یا واسطے فائدہ یا اطلاع پرائیویٹ اشخاص کے رکھے گئے ہوں شہادت میں ناقابل پذیرائی ہیں (۲) چنانچہ تیس خانہ رجسٹر جو پٹواری بموجب قواعد مرتبہ بورڈ آف روینیو حسب دفعہ ۱۶- آئین ۱۲ سنہ ۱۸۷۱ء تیار کرتا ہے ایک سرکاری دستاویز نہیں ہے اور نہ پٹواری جو اسکو تیار کرتا ہے ملازم سرکاری ہے (۳) اموات و پیدائیش کا رجسٹر جو چوکیدار دیہہ رکھتا ہے بجائے خود اوس کے مضمون کا قطعی ثبوت نہیں ہوتا۔ یہ رجسٹرہائے مختلف ملکی و انتظامی اغراض کے واسطے رکھے جاتے ہیں مگر پھر بھی وہ تاریخوں کی بابت چنداں وزنی شہادت تصور نہیں کئے جاسکتے اور اون میں نہایت آسانی سے تحریف کیجاسکتی ہے (۴)

اندراجات جنکی بابت دفعہ ہذا میں غور کیا گیا ہے دو قسم کے ہیں:-

ایک وہ جو سرکاری ملازمان نے بانصرام اپنی خدمت منصبی کے کئے ہوں۔ دوسرے وہ جو کسی اور اشخاص نے بانجام دہی کسی خدمت کے جو اوسپر اوس ملک کے قانون کے رو سے عائد کیگئی ہو جیسے کہ وہ بہی یا رجسٹر یا کاغذ مرتب رکھا جاتا ہے۔ پس اس صورت میں ثابت ہوتا ہے کہ دفعہ ہذا میں رجسٹرہائے برٹش انڈیا اور ریاستہائے غیر و نوآبادیہائے کے شامل ہیں (۵) لیکن مدراس ہائیکورٹ نے ایک مقدمہ میں اس بارہ میں سوال کیا ہوا ہے کہ آیا دفعہ ہذا اوس رجسٹر یا ریکارڈ سے متعلق ہے یا نہیں جو بیروں از برٹش انڈیا رکھے گئے ہوں۔ ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۴۹۹-

تحریری بیان جو ایک افسر پولیس نے دوران تفتیش میں قلمبند کیا ہو تعریف لفظ کاغذ مندرجہ دفعہ ہذا کی ذیل میں نہیں آتا اس لئے زیر دفعہ ہذا ناقابل پذیرائی شہادت میں ہے (۶)

چٹھہ جات ضبطی گورنمنٹ بحالت نہ ہونے کارروائیات ضبطی کے شہادت قطعی استحقاق کی بمقابلہ اشخاص غیر کے نہیں ہیں (۷) چٹھہ جات جو گورنمنٹ نے واسطے اپنے ذاتی استعمال کے تیار کئے ہوں بجز ایسی دستاویزات کے اور کچھ نہیں ہیں جو واسطے اطلاع صاحب کلکٹر کے تیار ہوئے ہوں اور شہادت بمقابلہ کسی شخص کے بغرض ثبوت اس امر کے نہیں ہیں کہ اراضیات مندرجہ چٹھہ فلاں قسم یا نوعیت کی ہیں یا نہیں۔ (۸)

بموجب دفعہ ۳۵- ایکٹ شہادت کے کوئی بیان عہدہ دار پیمایش کا مشعر اس امر کے کہ نام اوس شخص یا اون اشخاص کا بطور قابض کے درج کیا گیا تھا قابل پذیرائی ہوگا۔ اور اگر وہ واقعہ متعلقہ ہے لیکن وہ ثبوت

---

(۱) مقدمات اپیل جلد ۵ صفحہ ۴۲۳۰۶- (۲) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۱۵۹۲- (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۵۳۴ و جلد ۲۳ صفحہ ۳۶۶- (۴) نمبر ۱۵ سنہ ۱۹۰۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و نمبر ۱۲ سنہ ۱۹۰۵ء پنجاب ریکارڈ فوجداری۔ (۵) قانون شہادت سید امیر علی صاحب۔ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۳۴۸-

(۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۲۰- (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۴۷-

وجوہ اندراج مذکور کے بطور امور واقعہ کے دوسرے مقدمہ میں قابل پذیرائی نہ ہوگا (۱) سرٹیفکٹ ولایت ایک ایسی دستاویز ہے جو ایک ایسے شخص کے نام جاری کیجاتی ہے جو اپنے آپ کو ایک دوسرے شخص کا ولی مقرر کرتا ہے اسوجہ پر کہ وہ نابالغ ہے لیکن چونکہ ایسا سارٹیفکٹ نہ تو بہی اور نہ رجسٹر اور نہ کاغذ ہوتا ہے جو مطابق قانون کوئی عہدہ دار رکھتا ہے اس لئے وہ دفعہ ہذا کی ذیل میں نہیں آتا اور نہ کوئی شہادت نابالغیت کی ہوتا ہے (۲)

صرف ایک امر قابل تجویز متعلق حدود و تعلقات کے تہا صاحب جج نے مقدمہ کی سماعت کی اور ایک نقشہ ٹہاک بست کے نافذ کرنے سے انکار کیا جو سنہ ۱۸۵۹ع میں تیار کیا گیا تہا اور جس کے ملاحظہ سے حدود و تعلقات کے جو اسوقت بہی تہے اور جنکو اُن اشخاص نے تسلیم کیا تہا جو اسوقت مالک تعلقات کے تہے ظاہر ہوتے تہے ایسی کوئی شہادت پیش نہیں کیگئی تہی کہ جس سے یہ ظاہر ہو کہ یہ حدود کبہی تبدیل کئے گئے تہے **تجویز ہوئی** کہ نقشہ مذکور صریحاً ثبوت اس امر کا ہے کہ کیا حدود اون حصوں کی بوقت بندوبست استمراری تہے اور نیز یہ کہ سنہ ۱۸۵۹ع میں کیا حدود مسلمہ تہے (۳)

ایک مقدمہ میں، جو واسطے اثبات حق مدعی کے نسبت ایک اراضی کے تہا مدعی نے شہادت میں کاغذات ذیل پیش کئے۔ **اوّل**۔ ایک بیع نامہ جو بحق پدر مدعی ہوا تہا۔ **دوم**۔ ایک قبالہ نیلام جسکے ذریعہ سے اراضی مذکور کے بایع بدست پدر مدعی نے اراضی مذکور کو خرید کیا تہا۔ **سوم**۔ ایک اجرائے ڈگری کے مقدمہ کا سوال عذرداری جسمیں مدعی کے باپ نے عذرداری کی تہی **چہارم**۔ تجویز ایک مقدمہ کی جسمیں مدعی کے باپ کا عدالت سے ثابت ہوا تہا۔ ان دستاویزات کا کوئی فریق مدعاعلیہ یا مورث اس کا نہ تہا بحث یہ تہی کہ آیا دستاویزات مذکورۂ بالا بمقابلہ مدعاعلیہ کے داخل شہادت ہوسکتی ہیں یا نہیں۔ تجویز ہوا کہ یہ جملہ دستاویزات داخل شہادت ہیں (۴)

ایک مقدمہ میں سوال متنازعہ یہ تہا کہ ایک شخص کی عمر ایک خاص وقت پر کس قدر تہی۔ تجویز ہوا کہ اس شخص کا حلیہ و نام جو ایک عہدہ دار سرکاری نے مطابق قانون نافذ الوقت مرتب کیا تہا اور پٹواری کا بیان درباب اندراج کاغذات مال اور اموات کا رجسٹر حسب دفعہ ۳۵ واقعہ متعلقہ تہے (۵) ایک خسرہ بٹوارہ یا کاغذ پیمایش تیار کردہ زیر دفعہ ۵۴۔ ایکٹ تقسیم محالات بنگال نمبر ۸ سنہ ۱۸۷۶ع حسب منشا دفعہ ۳۵۔ ایک مسل نہیں ہے لہذا وہ اندراج جو اسمیں درباب نام مزارعہ قابض کے کیا گیا ہو زیر دفعہ مذکور قابل پذیرائی شہادت نہیں۔ کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۹ کا حوالہ دیا گیا۔ (۶) اور چٹہ پیمایش مال بہی قابل پذیرائی ہے (۷) ایک نالش ملاپانے حق ماہی گیری میں مدعی نے اسبات کی کوشش کی کہ شہادت میں ایک قبال داخل کرے جسکی نسبت بیان کیا گیا کہ سنہ ۱۸۱۵ع میں مدعاعلیہ کے

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۴۵۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۹۴۸ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۸ و (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۸۶ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۱۲۔ (۵) نمبر ۵۹ سنہ ۱۹۰۹ع پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۹۰۔ (۷) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد اول صفحہ ۵۳ و ۵۳۳۔

پیشتر وحق تے بیان تحریری نالش سابق میں وہ اقبال کیا تہا۔ صرف شہادت اقبال اسیقدر رہی جو ڈگری مقدمہ سابق میں مندرج تہی جسکے معمولی جزو کے عنوان میں مختصر حال، سوال وجواب نالش کا مندرج تہا مطابق عملدرآمد سابق عدالتہائے مفصل کے عدالت پر فرض تہا کہ ڈگری میں خلاصہ سوال وجواب ہر مقدمہ کا لکہے۔ تجویز ہوئی کہ بیان مندرجہ ڈگری حسب دفعہ ۳۵۔ ایکٹ شہادت ۱ ۱۸۷۲ء کے شہادت اقبال ہے۔ مقدمہ لیکہراج کنور بنام مہپال سنگہ (انڈین لاء رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۴۴) کا حوالہ دیا گیا۔ (۱) ایک نالش منجانب میکانم دار بنابر انفکاک ودسی کانم میں دستاویز کانم کی نسبت یہ ثابت کیا گیا کہ وہ گم ہو گئی ہے۔ یہ معلوم ہوا کہ نالش پیشتر جسمیں نے بنابر انفکاک ودسی کانم کے دائر کی تہی۔ اور تجویز اس نالش کی جسمیں یہ مندرج تہا کہ مدعا علیہم کو انکی حیثیت بطور کانم داراں کے تسلیم ہے شہادت میں واسطے ثابت کرنے استحقاق جسمی کے پیش کیگئی۔ تجویز ہوئی کہ تجویز مذکور شہادت میں قابل پذیرائی تہی۔ (۲) اپیلانٹاں نے ایک درخواست واسطے امر کے گذرانی کہ نقول مصدقہ بعض فیصلجات وڈگریات کی جو عدالت ماتحت نے نامنظور کردی تہیں شہادت میں لیجاویں۔ اپیلانٹاں نے یہ استدعا کی کہ یہ دستاویزات نہ بطور ایسی دستاویزات کے ہیں کہ جن میں امور متنازعہ تجویز شدہ درج ہیں بلکہ بطور ایسی دستاویزات کے ہیں کہ اُن میں خلاصہ بیانات اون اشخاص کے داخل ہیں جنکو انتظام جائداد متدعویہ سے تعلق تہا اور بطور شہادت چال چلن کے استعمال کیجاویں۔ تجویز ہوئی کہ دستاویزات مذکور شہادت میں نہیں لیجا سکتی ہیں۔ (۳) مدعی نے بحیثیت کرناون ایک میلاتارواد کے نالش واسطے دلا پانے اراضیات مقبوضہ مدعا علیہم کے جنہیں ایک موہوب لہٗ کرناون سابق کا اور اولاد کرناون مذکور کی اور ان کی اسامی ہے۔ دائر کی۔ ایک تنقیح نسبت اس امر کے قائم کیگئی کہ آیا حقوق فریقین تابع قانون مکتایم کے یا مرو مکتایم کے تہے۔ اور ایک حکم منصف ضلع کا جسمیں تذکرہ ایک درخواست کا مندرج تہا کہ جسمیں کرناون سابق مظہرہ ایک فریق تہا شہادت میں اس امر کے اثبات کے لئے پیش کیا گیا کہ نامبردہ نے ایک صورت خاص میں بحیثیت کرناون ایک مرو مکتایم تارواد کے عمل کیا تہا۔ مسودہ ایک عرضیدعویٰ کا جو کرناون سابق مظہرہ نے داخل کیا تہا شہادت میں اس امر کے ثابت کرنے کے لئے پیش کیا گیا کہ نامبردہ نے ایک ایسے طریقہ پر منتقل کرنا جائداد کا تسلیم کیا تہا جو مخالف دعویٰ نسبت تارواد نامبردہ کے ہوگا۔ تجویز ہوئی کہ حکم و مسودہ عرضیدعویٰ واسطے اغراض مذکورہ بالا کے شہادت میں قابل منظوری تہا۔ (۴)

نسبت اس بحث کے کہ آیا قوم بوہرہ لیا اودہ میں یہ رواج تہا یا نہیں کہ دختراں ترکہ پانے سے محروم ہیں۔ تجویز ہوئی

---

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۸۶۔ (۲) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۸، ۳۰۔ (۳) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۶۔ (۴) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۱۹۔

کرواجب العرض موضع اس تعلقہ کی جسمیں رواج قوم بہرولیا نسبت ترکہ کے ذکر ہے ازروئے دفعہ ۳۵ قانون شہادت مجریہ ہند کے بطور مناسب شہادت میں مقبول ہوئی تہی۔ یہ بہی تجویز ہوئی کہ یہ رواج اس قسم کا تہا جسکا دریافت کرنا اور تحریر کرنا ازروئے آئین ۷ سنہ ۱۸۲۲ء حکام پر ضرور تہا اور یہ عذر جائز نہ تہا کہ واجب العرض کو ترتیب وتصدیق افسران ماتحت حاکم بندوبست نے کیا تہا۔ (۱) شجرہ نسبت مرتبہ حکام بندوبست کی نسبت احتمال صحت کا پیدا ہوتا ہے (۲) کاغذات پنجسالہ شہادت میں قابل پذیرائی ہیں (۳)

وہ بیانات امور واقعہ جو افسر بندوبست نے دہاربیترک کے خانہ کیفیت میں درج کئے ہوں گو اسکی کیفیت نسبت بیانات مذکور کے خواہ وہ بیانات مذکور کے مطابق ہی ہو جسکی تحقیقات کرنا اس کا فرض نہو۔ بطور ایسے اندراجات مسل سرکاری کے قابل پذیرائی شہادت ہیں جنمیں امور واقعہ کا بیان کیا گیا ہو اور جو ایک عہدہ دار سرکاری نے بتعمیل اپنے فرائض کے حسب منشاء دفعہ ۳۵۔ قانون شہادت کے کئے ہوں (۴) رجسٹرہائے مال مروجہ پریذیڈنسی مدراس و فیصلجات اور دیگر سرکاری کاغذات بہی شہادت میں قابل پذیرائی قرار دیئے گئے (۵)

یہ تنازعہ بابت کسی قدر جائداد کے تہا جسپر مدعا علیہ بحیثیت فرزند متبنٰے ایک متوفی کے دعویدار تہا عدالت ہائے ماتحت نے تبنیت کو اس وجہ سے ناجائز قرار دیا کہ مدعا علیہ بوقت تبنیت کے مرد جوان پچیس سال کا تہا۔ عدالت ماتحت اپیل نے یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ رواج عام متعلقہ فریقین میں یہ قید درج ہے کہ پندرہ سال سے زیادہ عمر کا لڑکا متبنٰے نہیں ہوسکتا اور رواج عام مذکور بندوبست ثانی کا جزو تہا۔ دفعہ ۱۶۔ ایکٹ مالگذاری پنجاب کی روسے تاوقتیکہ ثبوت برعکس اس کے نگذرے قیاس پیدا ہوتا ہے کہ اندراج مذکور صحیح ہے۔ عدالت چیفکورٹ نے قرار دیا کہ اگر بالفرض تبنیت مدعا علیہ کی وقوع میں نہ آئی پیشتر ازانکہ اسکی عمر پچیس سال کی ہوگئی تاہم رواج عام کے اندراج سے کوئی قیاس برخلاف مدعا علیہ کے پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ فقرہ آخری دفعہ ۱۶۔ ایکٹ مذکور کا تعلق اُن کاغذات حقیت مشمولہ مسل بندوبست سے ہے جو بموجب دفعہ ۱۴ کسی خاص موضع یا مقام کے واسطے تیار ہوئے نہ کہ رواج عام سے جو کل ضلع کے واسطے نہ کہ کسی خاص موضع محال کے واسطے مرتب ہوا ہے۔ مقدمہ واپس بہیجا گیا واسطے تصفیہ اس امر کے کہ آیا مدعا علیہ جوازاً متبنٰے یا وارث مالک متوفی کا بنایا گیا (۶) ایک نالش تقسیم جائداد خاندانی میں مدعی کو یہ ثابت کرنا تہا کہ اس کا دادا ایک شخص مسمی (الف) سے تبنیت میں لیا گیا تہا۔ اس نے شہادت میں وہ فیصلجات پیش کئے جنسے یہ ظاہر ہوتا تہا کہ (الف) کے بہائی نے جو مدعا علیہ نمبر ۱ کا دادا تہا (الف) پر اس روپیہ کی وصولی کی نالش دائر کی تہی جو (الف) کے

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۴۷ (۲) نمبر ۴۷ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ۔ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۹۴۲
(۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۵ و ۹۹ (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۴۲ و ۲۵۲۔ (۶) نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی

واجب الادا تھا تا نالش مذکور ہیں یہ بیان کیا گیا تھا کہ مدعا علیہ نمبر ۱ کا باپ ایک شخص مسمی (د) سے تبنیت میں لیا گیا تھا۔ اور اس کے ثابت کرنے کے لئے مدعا علیہ نمبر ۱ نے شہادت میں وہ ڈگریات پیش کیں جنہیں کہ مبینہ پسر تبنے اسی نام سے موسوم کیا گیا تھا اور دیگر دستاویزات بھی پیش کیگئیں جنہیں کہ وہ اسی حیثیت سے موصوف تھا تجویز ہوا کہ دستاویزات مذکور جو بروے تبنیت ہائے مذکور کی شہادت میں پیش کیگئی تھیں شہادت میں قبول ہوسکتی ہیں۔ (۱) واجب العرض کے وہ مقامات جو رواج کے متعلق ہیں وہ ایسے احکام نہیں ہیں کہ صرف ایک محدود عرصہ کے لئے ان کو نافذ رکھنے کا ارادہ کیا گیا ہو۔ وہ بیانات بدیں مضمون ہیں کہ ایک خاص رواج موجود ہے۔ ممکن ہے کہ یہ بیان صحیح ہو یا نہ ہو لیکن اگر وہ صحیح ہو تو قیاس غالب طبعی طور پر یہ ہے کہ رواج بدستور رہا ہے اور اس امر کا بار ثبوت کہ اس رواج میں کچھ تغیر واقع ہوا ہے اُن کے ذمہ ہے جو اُسے بیان کریں۔ بیشک زمانہ قریب کی واجب العرض کا پیش کرنا جس کے اندراجات زمانہ بعید کی واجب العرض کے اندراجات کے مخالف ہوں ایسے تغیر کا کسی قدر ثبوت ہے لیکن اسی صورت میں ہر دو طرف کی شہادت صرف یکساں ہوتی ہے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ واجب العرض مابعد نے واجب العرض ماقبل کو منسوخ اور متروک العمل کر دیا ہے پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۰۷ سنہ ۱۸۸۷ء کا ملاحظہ کیا گیا (۲) واجب العرض بادی النظری شہادت رواج کی ہے اس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ موجودہ مقامی رواجات کی ریکارڈ لینے کا غذات مسلسل بہم پہنچیں چنانچہ ملاحظہ ہوں مقدمات مندرجہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۸۷۶ و جلد ۸ صفحہ ۴۳۴ و جلد ۱۲ صفحہ ۲۵۷ و جلد ۵ صفحہ ۱۸۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۴۰۔ واجب العرض چونکہ ایک ریکارڈ سررشتہ دیہی کا ہوتا ہے اسلئے ہمیشہ شہادت میں قابل پذیرائی ہے گو اوس کی وقعت مطابق واقعات کے کم و بیش ہو (۳)

مقدمہ نمبر ۴۲ سنہ ۱۸۸۴ء میں صرف یہ فیصل کیا گیا تھا کہ رواج عام کی نسبت صحیح ہونیکا ظن غالب اتنا نہیں ہوسکتا جتنا کہ کاغذات حقیت دیہی کا حسب دفعہ ۱۶۔ ایکٹ ۳۳ سنہ ۱۸۷۱ء ہوتا ہے مگر اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ کسی ضلع یا حصہ ضلع کا رواج عام جسکو مہتمم بندوبست نے بروقت بندوبست مرتب کیا ہو شہادت متعلقہ نہیں ہے۔ جو رواج عام ہمارے روبرو ہے وہ حسب دفعہ ۳۵۔ ایکٹ شہادت ہند شہادت متعلقہ اُن رایوں کے ہے جو اوسمیں باگری جاٹاں تحصیل سرسہ کے رسوم کے بارے میں درج ہیں اور وہ رائیں حسب دفعہ ۴۸ شہادت متعلقہ ہیں گو کہ حسب دفعہ ۳۲۔ ایکٹ مذکور شہادت متعلقہ نہ بھی ہوں عدالت ہذا نے فیصلہ دیوانی نمبر ۶۸ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۵ء میں ایسے رواج عام پر عمل کیا (۴)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۷ (۲) نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۳) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۵۳ (۴) راے مسٹر جسٹس پلوڈن صاحب بہادر جج فیصلہ نمبر ۱۸ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۹۱ء دیوانی۔

مدعی ایک استحقاق شفعہ کا دعویٰ در بارہ ایک حصہ بعض موضع واقع ضلع گورکھپور کے کرتا تہا اُس نے زیادہ تر واجب العرض سنہ ۱۸۶۶ع پر انحصار کیا تہا جس سے کہ رواج شفعہ کے موضع مذکور میں رائج ہونیکی شہادت ملتی تہی۔ مدعا علیہم نے یہ عذر کیا تہا کہ واجب العرض سنہ ۱۸۶۶ع صرف ایک معاہدہ کی شہادت تہی نہ کہ ایک رواج کی۔ نیز انہوں نے ایک یادداشت رواج ہائے دیہہ تیار کردہ بوقت بندوبست سنہ ۸۶ و ۸۷ع بااظہار اس امر کے پیش کی تہی کہ استحقاق شفع بروئے رواج یا معاہدہ کے اب موجود نہیں ہے۔ واجب العرض سنہ ۱۸۶۶ع میں استحقاق شفع کے متعلق ذیل کی شرط درج تہی۔ "ہر ایک حصہ دار مستحق ہے کہ بذریعہ بیع یا رہن کے انتقال کرے مگر اُس کے ایسا کرنے میں یہ شرط ہے کہ جو شخص انتقال کرنا چاہے اُس کو چاہیے کہ اولاً بحق نزدیکی حصہ داران کے منتقل کرلے اور زاں بعد بحق دیگر حصہ داران تہوک کے اور زاں بعد بحق اجنب اشخاص کے"۔

یادداشت کے رواج ہائے دیہہ تیار کردہ سنہ ۸۶ و ۸۷ع اُن قواعد کے تابع تیار کیگئی تہی جو بورڈ مال نے واسطے بندوبست اضلاع گورکھپور و بستی کے مرتب کئے تہے۔ قواعد مذکور کا وہ جزو جو مقدمہ حال سے متعلق ضروری ہے، حسب ذیل ہے:- "(۴) ایک یادداشت رواجہائے دیہہ ہر ایک کہیوٹ کے ساتھ از طرف اسسٹنٹ افسر بندوبست کے ملحق کیجائیگی جبکہ وہ جمعبندی کی تصدیق کرے اور وہ بجائے اُس دستاویز کے متصور ہوگی جو تا حال واجب العرض کے نام سے موسوم ہے..... (۵) در بارہ کسی رواج مختص بہ محال مذکور کے امور ذیل قابل لحاظ ہیں (جماعت (د) دفعہ ۲۵)] (الف) شفع (در بارہ اُن محالات کے جو ماسوائے اہل اسلام کے دیگر مالکان کی ملکیت ہوں) جبکہ مالکان صریح طور پر یہ مطالبہ کریں کہ اسکا ذکر کیا جانا چاہیے اور وہ قطعی طور پر ثابت کردیں کہ رواج مذکور موجود ہے"۔ یادداشت رواج دیہہ تیار کردہ بوقت بندوبست سنہ ۸۶ع میں صرف یہی اندراج در بارہ شفع کے لفظ "ندارد" تہا تجویز ہوئی کہ در بارہ واجب العرض سنہ ۱۸۶۶ع بصورت عدم موجودگی کسی شہادت با اظہار اس امر کے کہ استحقاق شفع بروئے اقرار نامہ یا معاہدہ کے پیدا ہوا تہا معقول یہ مانا جا سکتا ہے کہ وہ استحقاق تلف ہو گیا ہے [illegible] جو استحقاق تہا۔ ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۹۶ع صفحہ ۱۲۳ وانا طین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۷۸ و جلد ۸ صفحہ ۴۴۴ کو حوالہ دیا گیا۔

در بارہ اس اثر کے جو اندراج مابعد کی یادداشت رواجہائے دیہہ میں لفظ "ندارد" کے استعمال سے کیا جائیگا یہ بیان کیا گیا تہا کہ وہ بطور شہادت ترک کئے جانیکے رواج یا معاہدہ شفع کے تہا قرار دیا گیا کہ لفظ "ندارد" جو بصورت عدم موجودگی اُس شہادت کے جس سے ظاہر ہو کہ فی الواقع رواج مذکور ترک کیا گیا تہا مراد رکہتا ہے کہ رواج شفع اُس وقت موجود نہ تہا اور اسکا اثر وہی تہا جو بصورت کسی لفظ کے استعمال نہ کئے جانیکے اور کچھ بیان نہ کئے جانیکے ہوتا اور زیادہ سے زیادہ یہ امر مرجح ہے کہ رواج مذکور ترک ہوگیا تہا یا موجود نہ رہا تہا۔ نظیر لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۴ و ویکلی نوٹس سنہ ۱۹۰۱ع صفحہ ۲۹۔ اپیل دوم نمبر ۱۹۸ سنہ ۱۹۰۱ع فیصلہ ۱۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ع منفصلہ ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۰۴ع منسوخ کئے گئے۔ اگر لفظ ندارد کے دو معنے ہوتے جیسا کہ عذر کیا گیا ہے اور اس سے یہ ظاہر ہوتا کہ استحقاق شفع اب موجود نہ تہا تو وہ ایک ایسا اندراج تہا جو اُن فرائض سے زائد تہا جو افسران بندوبست ضلع مذکور کے واسطے مقرر کئے گئے تہے اسلئے اُس کو کوئی شہادتی وقعت نہ عطا کیجا سکتی تہی۔ کلکتہ لا رپورٹ

جلد ۷ صفحہ ۳۵۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۲۴ کا حوالہ دیا گیا۔ مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۰ و لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۱۴۳ کا حوالہ تجویز ناکس صاحب جسٹس میں دیا گیا۔ (۱) اندراجات واجب العرض جو ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء کے نافذ ہونے سے پہلے ہو چکے ہوں اور متعلق مقامی رواج کاشت زمین کے ہوں زیر دفعہ ہذا واقعہ متعلق ہیں (۲) نیز ملاحظہ ہو ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۳ و دفعہ ۱۳۵ سول لا ڈائیجیسٹ راٹیگن صاحب طبع سنہ ۱۹۰۹ء۔

فرق مابین دفعہ ۳۵۔ اور دفعہ ۳۲ (۲)

فرق مابین دفعہ ہذا اور ضمن (۲) دفعہ ۳۲ کے یہ ہے کہ داخلہ جات متذکرہ دفعہ ہذا بلالحاظ اس امر کے کہ اُن داخلہ جات کا تحریر کرنیوالا زندہ اور قابل ادائے شہادت ہو یا نہ ہو اور اسکو بطور گواہ کے طلب کیا ہو یا نہ کیا ہو قابل ادخال شہادت ہیں اور دفعہ ۳۲ میں بلاوجود اُن شرائط کے جن کا اس میں ذکر کیا ہے ایسے داخلہ جات قابل ادخال شہادت نہیں ہیں گو داخلہ جات متذکرہ دفعہ ۳۲ (۲) اور دفعہ ہذا دونوں بلا حلف ہوتے ہیں لیکن چونکہ داخلہ جات دفعہ ۳۲ (۲) متعلق امور خانگی کے ہیں اور داخلہ جات متذکرہ دفعہ ہذا متعلق امور سرکاری کے ہیں لہذا قانون نے داخلہ جات متذکرہ دفعہ ہذا کو داخلہ جات متذکرہ دفعہ ۳۲ (۲) پر ترجیح دی ہے اور اُن کو بلا اون شرائط کے جو دفعہ ۳۲ کے داخلہ جات کے لئے لازمی ہیں قابل ادخال شہادت گردانا ہے (۳)

بیانات جو نقشجات ارضی اور نقشہ جات بحری اور نقشجات عمارت میں کئے جائیں۔ واقعہ موثر ہیں

دفعہ ۳۶ - جو بیانات متضمن واقعات تنقیح طلب یا واقعات موثر کے اُن نقشجات ارضی یا بحری مشتہرہ میں جو عموماً کھلے بازار بیچے جاتے ہوں یا ایسے نقشجات ارضی یا عمارتی ہوں جو گورنمنٹ کے حکم سے تیار ہوئے ہوں درخصوص ایسے امور کئے گئے ہوں جو معمولاً نقشجات ارضی یا بحری یا عمارتی میں ظاہر کئے جاتے یا ان میں لکھے جاتے ہیں بنفسہم واقعات موثر ہیں۔

دفعہ ہذا میں دو قسم کے نقشجات بیان ہوئے ہیں یعنے اول وہ نقشجات جو عموماً نیلام سرکاری میں لوگوں کی خریداری کے لئے مشتہر کئے جائیں۔ اور دوم وہ نقشجات زمین یا عمارت جو بحکم گورنمنٹ مرتب کئے گئے ہوں۔ اوّل قسم کے نقشجات چونکہ بلا کسی غرض اور قبل شروع ہونے نزاع کے بنائے جاتے ہیں اور بغرض رفاہ عام کے مشتہر ہوتے ہیں اور ہر کس و ناکس اونکو دیکھتا ہے اس وجہ سے اُن کے صحیح ہونیکا قیاس غالب ہے۔ (ملاحظہ ہو دفعہ ۸۳ - ایکٹ ہذا -) چنانچہ ایک مقدمہ میں جسمیں نزاع سرحد کی تھی حکام پریوی کونسل نے یہ تجویز کیا

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۹۰ - (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۵۴۹ و ویکلی نوٹ الہ آباد صفحہ ۱۲۸ ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۰۴ء (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۵۳۴-

کریہ شہادت اس قسم کی نقشہ ہندوستان کی معتبر ہے (۱) قسم دوم کی وقعت قسم اول سے زیادہ ہے اور حسب دفعہ ۸۳۔ ایکٹ ہذا عدالت کو اُنکی صحت قیاس کرنی لازم ہے اس قسم کے نقشجات میں وہ نقشجات داخل ہیں کہ جو بغرض پیمائش اور بندوبست اراضی کے بحکم گورنمنٹ مختلف اضلاع اور مواضع میں سروے ڈیپارٹمنٹ نے تیار کئے ہیں۔ دفعہ ۱۳۔ ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۸۵۸ء کے احکام حسب ذیل ہیں :-

(۱) بجز اس کے جسکی نسبت اور طرح پر اسباب میں حکم ہے ہر محال کے لئے ایک مثل حقیت تیار ہوگی۔

(۲) محال کی مثل حقیت میں دستاویزات ذیل داخل ہونگی یعنے

(الف) نقشہ جات جن سے جہانتک ممکن ہو نیچے کی لکھی ہوئی باتیں ظاہر ہوں :-

(اولاً) وہ اشخاص جو محال مذکور میں مالکان زمین یا رعیت یا معاملہ زمین کے مفوض الیہم ہیں یا جو محال مذکور کے کسی لگان یا منافع یا پیداوار کے پانے کے یا زمین کے قبضہ کے مستحق ہیں۔ اور

(ثانیاً) اشخاص مذکور کے حقوق کی نوعیت اور مقدار اور ذمہ واریاں جو حقوق مذکور کے متعلق ہیں۔ اور

(ثالثاً) لگان یا معاملہ زمین یا ریٹ یا حبوب یا دیگر رقوم واجب الادا جو اشخاص مذکور کے ہر ایک سے اور اشخاص مذکور کے ہر ایک کو اور گورنمنٹ کو واجب الطلب ہیں۔

(ب) نقشہ رواجات متعلق اون حقوق اور ذمہ واریوں کے جو محال میں ہوں۔ اور

(ج) محال مذکور کا شجرہ کشتوار۔ اور

(د) وہ اور دستاویزات جو فنانشل کمشنر لوکل گورنمنٹ کی منظوری پیشتر حاصل کر کے مقرر کردیں۔

ایسے نقشہ جات صرف اُن امور کی شہادت ہیں کہ جن اغراض کے لئے گورنمنٹ نے حکم اُن کی تیاری کا دیا ہو اور خواہ مخواہ شہادت حقوق مالکانہ کی نہیں تصور کیجاتی اسلئے کہ نقشہ بناتے وقت نقشہ بنانیوالوں کو صرف اُن امور پر لحاظ رہتا ہے جنکا کہ اُنکو گورنمنٹ سے حکم ہوا ہے (۲) لیکن بعض صورتوں میں شہادت قبضہ تصور کیجاکر نسبت استحقاق کے بھی ان سے نتیجہ نکلتا ہے۔ (۳) ایک نقشہ جو ڈپٹی کلکٹر نے بغرض بندوبست اُس اراضی کے بنایا ہو جو تیلی تہ دریا کی بناتی ہو ایسا نقشہ نہیں ہے جو زیر دفعہ ۳۶ و ۸۳۔ ایکٹ ہذا قابل پذیرائی شہادت ہو بلکہ وہ ایک ایسا نقشہ ہے جسکی درستی ثابت کیجانی چاہیے (۴) نقشہ جو ایک غرض کے لئے تیار کیا گیا ہو اوس نالش میں جو کسی اور غرض کے لئے دائر کیگئی قابل پذیرائی نہیں ہوتا (۵) مسل کارروائیات اور نقشجات پیمائش چونکہ سرکاری دستاویزات ہیں بذریعہ نقول مصدقہ کے

---

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱۱ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۰۰۔ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۴۳ و بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۰۵ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۳۳۵۔ (۵) ملاحظہ ہو دفعہ ۸۳۔ ایکٹ ہذا۔

ثابت کیجا سکتی ہیں (۱) نقشجات جو بحکم گورنمنٹ بنائے گئے ہوں اون کا صحیح ہونا قیاس کیا جا سکتا ہے لیکن نقشجات جو کسی مقدمہ کی غرض سے بنائے گئے ہوں ویسے ہونے ثابت کرنے چاہئیں (۲) نقشجات پیمایش کی صحت کا قیاس کیا جانا چاہئیے اور اس امر کا بھی کہ فریقین کو پیمایش کئے جانیکا علم ہے اور وہ اون کے موجودگی میں کیگئی ہے الا اوس صورت میں کہ اس کے خلاف ثابت کیا جاوے اس لئے نقشجات مذکور جہانتک کہ غیر فریقین مقدمہ سے اون کا تعلق ہے شہادت ہوتے ہیں (۳) اور وہ بہتر شہادت قبضہ کی ہوتے ہیں (۴) جبکہ سوال محض متعلق استحقاق کے ہو اور شہادت تو بہم پہونچ سکتی ہو ایک خاص وقت پر ثبوت قبضہ کا ہو تو نقشہ پیمایش بہت قوی شہادت ہوتی ہے اور ہونی چاہئیے (۵) لیکن وہ قطعی شہادت قبضہ کی نہیں ہے (۶) نقشہ پیمایش شہادت قبضہ اس وقت کی ہوتا ہے جبکہ پیمایش کیگئی ہو (۷) مگر شہادت قبضہ شہادت استحقاق ہوتی ہے خواہ کتنی ہی خفیف ہو اور جبکہ وہ ایسی ہے تو بہر حال نقشہ پیمایش شہادت استحقاق ہے (۸) لیکن وہ بلا واسطہ شہادت استحقاق نہیں ہے (۹) مگر ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۳۵۳۔ نقشہ ٹہاک بست صرف شہادت ہی نہیں ہوتا بلکہ نہایت عمدہ شہادت نسبت حدود جائداد کے ہوتا ہے جو اوسکی بروقت بندوبست دوامی کے تہیں اور نیز اون حدود کی جو بروقت تیاری نقشہ مذکور کے تہیں (۱۰) یہ چہٹا پیمایش صیغہ مال ایک پبلک ریکارڈ ہے (۱۰) اس لئے شہادت میں قابل پذیرائی ہے (۱۱) کاغذات پیمایش دہ سالہ۔ چہٹا پیمایش ایک خاص محال کا جو گورنمنٹ نے بحیثیت زمیندار بنایا ہو (۱۲) اور چہٹا پیمایش جو ایک پرائیویٹ زمیندار نے اسوقت جبکہ اوس کے اور اوس کی رعیت کے مابین تعلقات دوستانہ ہوں بنایا ہو (۱۳) شہادت میں قابل پذیرائی ہیں۔

---

(۱) دفعات ۷۴ لغایت ۷۷۔ ایکٹ ہذا۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۳۳۵ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۲ و جلد ۲۰ صفحہ ۳۴۲ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۳ و ۳۴۳ و بنگال لا رپورٹ پریوی کونسل جلد ۲ صفحہ ۱۴۱ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۳ و جلد ۲۰ صفحہ ۳۴۲ و جلد ۲۳ صفحہ ۲۷ و جلد ۲۴ صفحہ ۳۱۷ و جلد ۲۵ صفحہ ۴۵ و ۳۵۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۱۲ و جلد ۱۵ صفحہ ۳۵۳ و جلد ۸ صفحہ ۹۸۳ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۱۲۔ راے جکسن صاحب (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۲۶۷ و جلد ۱۵ صفحہ ۳ و جلد ۲۵ صفحہ ۳۵۴۔ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۳۵۳۔ (۸) ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۳۴۳ و جلد ۶ صفحہ ۲۸۲ جلد ۱۳ صفحہ ۵ و جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۲ و جلد ۲۵ صفحہ ۳۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۳۵۳ و جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۲ و ۲۵۸ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۲۷۰ (۹) بنگال لا رپورٹ جلد اول صفحہ ۵ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۸ و جلد ۹ صفحہ ۲۰۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۱۲۔ (۱۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۸۶ و جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۲ و ۲۵۸۔ (۱۰) ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۱۹۲ (۱۱) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد اول صفحہ ۵۳۳ و ۵۳۳۔ (۱۲) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۸۰ و جلد ۹ صفحہ ۱۸۷ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۵۶ (۱۳) شرح قانون شہادت سید امیر علی صاحب

موثر ہونا بیان کا درخصوص ایسے واقعہ قسم عام کے جو بعض ایکٹوں یا اشتہاروں میں مندرج ہو

دفعہ ۳۷۔ جب عدالت کو کسی واقعہ قسم عام کی موجودگی کی بابت اپنی رائے قائم کرنی ہو تو جو بیان اس باب میں کسی ایکٹ مصدرہ پارلیمنٹ یا جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل یا جناب نواب گورنران بہادر مدراس یا بمبئی باجلاس کونسل یا جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر بنگالہ باجلاس کونسل کی یا کسی اشتہار گورنمنٹ مطبوعہ گزٹ آف انڈیا کی یا کسی لوکل گورنمنٹ کی گزٹ کی یا کسی ایسے کاغذ مطبوعہ کی جو بادی النظر میں لنڈن گزٹ یا کسی نوآبادی یا ملک مقبوضہ ملکہ معظمہ کا سرکاری گزٹ معلوم ہو کسی عبارت میں کیا گیا ہو وہ واقعہ موثر ہے۔

[1] دفعہ ہذا جناب لفٹننٹ گورنران بہادر باجلاس کونسل ممالک مغربی شمالی و اودھ و پنجاب و برہما کے ہر ایک ایکٹ سے بھی متعلق ہوگی۔

دستاویزات مندرجہ دفعہ ہذا اوسی قسم کی وجوہات پر شہادت میں قابل پذیرائی ہیں بر بنا جن کے اندراجات بہ کاغذات سرکاری قابل پذیرائی ہیں۔ یہ دستاویزات نوع عام کی ہیں جنکو سرکاری مجاز ایجنٹاں بدوران انجام دہی فرائض منصبی خود حسب الحکم اور زیر نگرانی سرکار بناتے اور شائع کرتے ہیں اور واقعات جو اونمیں مندرج ہوتے ہیں نوع عام کے ہوتے ہیں اور اس لئے شہرت عامہ رکھتے ہیں لیکن بسا اوقات اس قسم کے واقعات کو بذریعہ حلفی گواہاں کے ثابت کرنا دشوار ہوگا۔ (۱)

واقعہ جسکی موجودگی کے متعلق عدالت کو اپنی رائے قائم کرنی ہے ایک نوع عام کا ہونا چاہئے۔ گزٹ آف انڈیا اولاً صرف ۱۸۶۳ء میں شائع کیا گیا تہا۔ قبل ازیں اشتہارات گورنمنٹ آف انڈیا لوکل گورنمنٹ کے گزٹوں میں حسب ضرورت شائع ہوتے تہے۔ بروئے دفعہ اول۔ ایکٹ نمبر ۳۱ سنہ ۱۸۶۳ء سے گزٹ آف انڈیا میں اشاعت کا ہونا ویسا ہی موثر قرار دیا گیا جیسا کہ قبل ازیں لوکل گزٹوں میں اشاعت کا ہونا بروئے قانون موثر تہا۔

گزٹ آف انڈیا اور کلکتہ گزٹ جسمیں سرکاری چٹھیاں نسبت لڑائی سرکار انگریزی اور بعض مسلمانان کے مندرج ہیں قابل ادخال شہادت تصور کیگئیں اور نیز ایک چٹھی مطبوعہ سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب کیطرف سے بنام سکریٹری گورنمنٹ ہند بطور دستاویز مندرجہ حوالہ کے قابل ادخال کے تصور کیگئی (۲) دفعہ ۵۷ و ۷۸ و ۸۷ ہمراہ اس دفعہ کے پڑہی جاویں۔

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ گزٹ بطور شہادت کسی امر خانگی کے پیش کیا جاتا ہے لیکن جبتک کہ وہ امر جسکی بابت

---

[1] فقرہ ہذا بروئے دفعہ ۲۔ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۹ء ایزاد ہوا ہے۔ (۱) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۱۵۹۱۔ و قانون شہادت اسٹارکی صاحب صفحہ ۲۷۲ و ۲۷۳۔ (۲) بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۹۳۔

پیش کیا جائے نوع عام کا نہ ہو وہ گزٹ قابل ادخال شہادت نہیں ہے۔ بعض مقدمات میں جنمیں کہ غرض فریق ثانی کی اطلاع یابی ثابت کرنی ہوتی ہے شہادت میں اخبار و گزٹ پیش کئے جاتے ہیں۔ لیکن جبتک کہ ثابت نہ کیا جائے کہ اس اخبار یا گزٹ کو فریق ثانی نے دیکھا ہے یا پڑھا ہے وہ شہادت اطلاع یابی کی نہیں ہیں لیکن ایسا گزٹ جسمیں ایک اشتہار نسبت منقطع ہونے شراکت کسی کوٹھی تجارت کے مندرج ہو اون اشخاص کے مقابلہ میں جنکو کہ اوس کوٹھی سے لین دین تھا شہادت منقطع ہونے شراکت کی ہے ایسا اشتہار کوٹھی کے اون شرکار کو جو کہ اب شریک نہ رہے ہوں اون مطالبات سے جو بوجہ کسی معاملہ مابعد اشتہار مذکور کے ہیں بری الذمہ کر دیتا ہے۔ لیکن اشتہار مذکور اون شرکار کو بمقابلہ اون اشخاص کے جو پہلے سے کوٹھی سے معاملہ رکھتے تھے بری الذمہ نہ کریگا۔ جبتک کہ یہ ثابت نہ کیا جاوے کہ اون کو خاص اطلاع اس انقطاع شراکت کی پہونچی۔

دیکھو دفعہ ۲۶۴ قانون معاہدہ۔

موثر ہونا بیانات کا در خصوص کسی قانون کے جو قانون کی کتابوں میں مندرج ہے

دفعہ ۳۸۔ جب عدالت کو کسی ملک کے قانون کی بابت رائے قائم کرنی ہو تو قانون مذکور کا کوئی ایسا بیان جو کسی ایسی کتاب میں مندرج رہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ وہ حسب الحکم گورنمنٹ ملک مذکور کے چھپی یا مشتہر ہوئی ہے اور اس میں ویسا قانون مندرج ہے اور محکمات عدالت ملک مذکور کی تجویز کی کوئی رپورٹ جو ایسی کتاب میں مندرج ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ وہ ویسی تجویزات کی رپورٹ ہے۔ واقعہ موثر ہے۔

لفظ ملک میں ہندوستان اور انگلستان اور ریاست ہائے غیر بھی شامل ہیں۔ کتابیں رپورٹیں وغیرہ ہر وقت بموجب قانون اوس ملک کے داخل شہادت ہو سکتی ہیں۔

ایک بیان جو ایک غیر مستند ترجمہ مجموعہ نپولین میں دربارہ اس امر کے متعلق قانون فرانس کیا ہے زیر دفعہ ہذا واقعہ متعلقہ نہیں ہے(۱) واسطے ثابت کرنے قانون ملک غیر کے ملاحظہ ہو دفعہ ۵۷ و ۸۴۔ ایکٹ ہذا۔

گو کہ عدالتیں اون قوانین کا جوڈیشیل طور پر لحاظ کرینگی جسکو کہ وہ برتتی ہیں تاہم قانون ملک غیر یا نو آبادی کو بہر حال ثابت کرنا چاہئے۔ اور وہ بذریعہ پیش کرنے کسی گواہ یا شخص ماہر کے جو اوس واقعہ سے واقف ہو ثابت کیا جا سکتا ہے

اگر ایک جزو گفتگو پر بطور اقبال کے حصر کیا گیا ہو تو فریق مخالف صرف اوسقدر گفتگو کے متعلق شہادت دے سکتا ہے جو معاہدہ روبرو عدالت کے توضیح یا تشریح کر سکے (۲) نسبت خطوط کے یہ قرار دیا گیا ہے کہ ایک فریق اوس قدر خطوط پیش کر سکتا ہے جسقدر کہ اوس کے مخالف نے لکھے ہوں بدوں اس کے کہ اون خطوط کو پیش کیا جاوے جن کے کہ وہ جوابات ہیں یا اون کے پیش کرنے کے لئے مطالبہ کیا جاوے۔ کیونکہ ایسی صورت میں خطوط جنکو

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۱ ۹۳ (۲) اولفنس و اسپی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۷، ۴۳ و ۴۴ و ۵۵ و ۳۴۰، و قانون شہادت ٹیلر جلد ۱ فقرہ ۷۳۳۔

جوابات خطوط پیش کردہ ہیں دستخطی فریق مخالف ہوستے ہیں اور وہ اونکو واسطے توضیح معاملہ مذکور پیش کرسکتا ہے بشرطیکہ وہ انکو ضروری سمجھے۔ (۱)

بیان کو کہاں تک ثابت کرنا چاہیے

کیسی شہادت گذرانی جائیگی جبکہ بیان کسی گفتگو یا دستاویز یا کتاب یا سلسلہ خطوط یا کاغذات سلسلہ وار کا جزو ہو

دفعہ ۳۹۔ جب کوئی بیان جس کی نسبت شہادت پیش ہوئی ہے کسی بیان طول وطویل یا کسی گفتگو یا الگ دستاویز کا جزو ہو یا ایسی ایک دستاویز میں مندرج رہے جو کسی کتاب یا خطوط یا کاغذات سلسلہ وار کا ایک جزو ہو تو شہادت صرف اسی قدر حصہ بیان یا گفتگو یا دستاویز یا کتاب یا خطوط یا کاغذات سلسلہ وار کی نسبت اور نہ اس سے زیادہ کی نسبت گذرانی جائیگی جو عدالت اس مقدمہ خاص میں بغرض کماحقہ دریافت کرنے نوعیت اور تاثیر بیان مذکور اور اون حالات کے جن میں وہ کیا گیا تھا ضروری سمجھے۔

ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۲۱۔ یہ دفعہ دیوانی اور فوجداری دونوں سے متعلق ہے اور نیز زبانی اور تحریری بیانات دونوں سے علاقہ رکھتی ہے۔ اگر ہر جزو بیان جبکہ کہ لینا ضروری ہو یا غیر ضروری قابل دخال شہادت تصور کیا جائے تو عدالت کے سامنے بہت سا ایسا فضول مادہ اور بیانات داخل ہو جاوینگے جن سے سوائے پریشانی کے اور کچھ نتیجہ نہ ہو۔ لہذا حسب دفعہ ہذا عدالت کو اختیار دیا گیا ہے کہ جسقدر جزو بیان کو مناسب سمجھے شہادت میں داخل کرنے کی اجازت دے۔ اگر خاص ڈائری کا استعمال عدالت نے واسطے تردید بیان پولیس افسر کے کیا ہو اگر پولیس افسر نے اس کا استعمال اپنی یادداشت کے تازہ کرنیکی غرض سے کیا ہو تو ملزم یا اس کے ایجنٹ کو حق حاصل ہے کہ اس جزو ڈائری کا معائنہ کرے جبکہ کہ حوالہ کسی غرض مذکور کے لئے دیا گیا لیکن اس سے زیادہ کا مستحق نہیں ہے۔ (۱)

فیصلہ جات عدالت کس وقت واقعات موثر ہیں

مطابق عام قاعدہ درباره متعلق ہونے واقعات کے وہ معاملہ جو امور واقعہ تنقیحی سے غیر متعلق ہوں شہادت میں ناقابل پذیرائی ہوتے ہیں۔ مگر فیصلہ جات عدالتہائے انصاف اور موقعوں پر بعض صورتوں میں اون معاملات کی شہادت کے اخراج کے لئے جنکا امور تنقیحی سے بالخصوص کوئی تعلق نہ ہو استثنے قائم کرتے ہیں۔ دفعات ۴۰ لغایت ۴۴ ظاہر کرتی ہیں کہ کب اور کس طریق سے فیصلہ جات واحکام و ڈگریہائے قابل پذیرائی شہادت ہیں۔ فیصلہ جات واحکام اور ڈگریہائے

---

(۱) قانون شہادت سید امیر علی صاحب۔ (۲) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۲۶۰

علاوہ اون کے جنکا کہ ذکر دفعات مذکورہ میں کیا گیا ہے غیر متعلق ہوتے ہیں۔ الا اوس صورت میں کہ موجودگی فیصلہ یا حکم یا ڈگری مذکور کی ایک امر زیر تنقیح ہو یا از روئے کسی اور حکم ایکٹ ہذا کے متعلق ہو (۱) فیصلجات یا تو برٹش انڈیا کے ہوتے ہیں یا ملک غیر کے اور بالتعمیم ہوتے ہیں یا بالتشخیص۔

عام قواعد متعلق فیصلجات حسب ذیل ہیں:۔

(۱) اولاً جملہ فیصلجات قطع نظر اس کے کہ وہ صحیح ہیں اپنے وجود کے لئے قطعی ہوتے ہیں۔

(۲) جملہ فیصلجات اپنی سچائی بحق حاکم کے لئے قطعی ہوتے ہیں یعنے بغرض محفوظ کرنے اوس شخص کے جس نے کہ اوسکو صادر کیا ہو اور عہدہ داراں کے جنہوں نے کہ اوسکو نافذ کیا ہو۔

(۳) فیصلجات کا اثر اور اون کا شہادت میں قابل پذیرائی ہونا جبکہ بطور شہادت اونکی سچائی کے پیش کئے گئے ہوں۔ یعنے بطور شہادت معاملات فیصلشدہ یا وجوہات فیصلہ کے تاکہ فریق مخالف معاملات تجویز شدہ پر مجبور کر سکے فیصلجات مذکور کی عمومیت یا تخصیص کے مطابق تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

عموماً فیصلہ بالتعمیم وہ ہوتا ہے جو تمام دنیا کو پابند کرتا ہو نہ کہ صرف فریقین نالش یا اون کے قائم مقاماں کو جسمیں کہ وہ صادر کیا گیا ہے اور فیصلہ بالتشخیص وہ ہوتا ہے جو خاص شخص یا اشخاص کو پابند کرتا ہو معہ اون کے قائم مقاماں کے۔

فیصلجات سابق نالش یا تجویز ثانی کے ممنوع السماعت کر دینے میں موثر ہیں

دفعہ ۴۰۔ وجود کسی ایسے فیصلہ یا حکم یا ڈگری کا جو از روئے قانون کسی عدالت کو کسی نالش کی سماعت کرنے یا کسی تجویز کے عمل میں لانیکا مانع ہو۔ واقعہ موثر ہے درحالیکہ تکرار اسباب پر ہو کہ آیا عدالت موصوف کو چاہئے یا نہیں کہ نالش مذکور کی سماعت کرے یا تجویز مزبور عمل میں لائے۔

دفعہ ہذا اور مابعد کی چار دفعات اس مضمون سے متعلق ہیں کہ فیصلہ جات عدالت کس صورت میں واقعہ متعلقہ ہوتے ہیں لیکن یہ مطلق بیان نہیں کیا گیا کہ قانوناً کن کن صورتوں میں فیصلہ یا ڈگری ماقبل متنازع مابعد کی سماعت اور تجویز کے مانع ہوتے ہیں۔ نہ فصل ۱۸۔ ایکٹ ہذا میں جسمیں مانع تقریر مخالف کا بیان ہے اس کے متعلق کچھ ذکر کیا گیا ہے۔ دراصل یہ بحث کہ کن صورتوں میں بوجہ موجود ہونے ایک فیصلہ یا ڈگری سابق کے تجویز اور سماعت ممنوع ہوتی ہے متعلق ضابطہ کے ہے اسلئے قانون بذریعہ جسکے پہلا فیصلہ۔ یا حکم یا ڈگری عدالت دیوانی کی سماعت نالش مانع ہے۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی ہیں اور وہ قانون جسکے رو سے پہلا فیصلہ یا حکم ملزم کی تجویز کا مانع ہے مجموعہ ضابطہ فوجداری میں درج ہے انگلستان کے شارحین اس مضمون کے فیصلجات کو شہادت کی سرخی میں درج کرتے ہیں لیکن ہندوستان کے مصنف اونکو ضابطہ کی سرخی میں لکھتے ہیں۔ ہم نے بھی فیصلجات مذکور کو ضابطوں ہی میں درج کیا ہے۔ لیکن چند امور جو مضامین دفعہ ہذا کی

---

(۱) ملاحظہ ہو دفعہ ۴۳۔ ایکٹ ہذا۔

تشریح کے لئے ضروری ہیں یہاں درج کئے جاتے ہیں :۔

یہ دفعہ دیوانی اور فوجداری دونوں سے متعلق ہے اور بظاہر لفظ مقدمہ سے مراد مقدمہ دیوانی اور لفظ تجویز سے مراد تجویز فوجداری ہے

امر تجویز شدہ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں اس بارہ میں حسب ذیل حکم کیا گیا ہے :۔ "کوئی عدالت کسی ایسے مقدمہ یا بحث کی تجویز نہ کریگی جسمیں وہ امر جو صریحًا اور دراصل تنقیح طلب ہو کسی مقدمہ سابق میں مابین فریقین حال یا ایسے فریقین کے جن کے ذریعہ سے متخاصمین حال یا بعض اون میں سے دعویدار ہیں اور اوسی استحقاق پر خصومت قائم کرتے ہیں۔ ایسی عدالت میں صریحًا اور دراصل تنقیح پاکر اوسکی معرفت مسموع اور قطعًا طے ہوچکا ہو جو مقدمہ مرجوعہ مابعد یا اوس مقدمہ کے تجویز کرنیکی مجاز ہو جسمیں بحث مذکور بار ثانی پیش کیجائے۔ تشریح (۱) الفاظ "مقدمہ سابق" سے وہ مقدمہ مراد ہے جو مقدمہ متنازعہ سے پہلے فیصلہ پاچکا ہو خواہ اوس سے پہلے رجوع کیا گیا ہو یا نہ۔ تشریح (۲) دفعہ ہذا کی اغراض کے لئے یہ امر کہ آیا فلان عدالت فلان مقدمہ کی تجویز کی مجاز ہے بلا لحاظ کسی سوال نسبت حق ارجاع اپیل بناراضی فیصلہ عدالت مذکور کے طے کیا جائیگا۔ تشریح (۳) ضرور ہے کہ مقدمہ سابق میں امر متذکرہ صدر کو ایک فریق نے بیان کیا ہو اور دوسرے فریق نے صراحتًا یا معنًا اوس سے انکار یا اقبال کیا ہو۔ تشریح (۴) ہر امر جو اوس مقدمہ سابق میں جواب یا دعوی کی بناء قرار دیا جاسکتا تھا اور قرار دینا چاہیئے تھا سمجھا جائیگا کہ وہ مقدمہ مذکور میں ایک امر صریحًا اور دراصل تنقیح طلب تھا۔ تشریح (۵) جس دادرسی کا دعوی عرضی دعوی میں کیا گیا ہو اور وہ ڈگری میں صراحتًا منظور نہ کیگئی ہو وہ اس دفعہ کی اغراض کے لئے سمجھی جائیگی کہ منظور نہیں ہوئی۔ تشریح (۶) جسحال میں کہ اشخاص بابت کسی حق عام یا کسی ذاتی حق کے جسکا دعوی وہ واسطے اپنے اور دیگر اشخاص کے بشرکت کرتے ہوں بنیک نیتی عدالت میں نزاع رجوع کریں وہ تمام اشخاص جو اوس حق میں غرض رکھتے ہیں واسطے مطالب اس دفعہ کے دعویدار بذریعہ اون اشخاص کے سمجھے جائینگے جنہوں نے ایسی نزاع رجوع کی (۱) جب کوئی مدعی کسی قاعدہ کی رو سے کوئی جدید مقدمہ نسبت کسی خاص بنائے مخاصمت کے دائر کرنے سے ممنوع کیا جائے تو وہ کوئی مقدمہ نسبت بنائے مخاصمت مذکور کے کسی عدالت دیوانی میں جس سے مجموعہ ہذا متعلق ہے دائر نہیں کرسکیگا (۲) تجویز ریاست غیر ایسے امر کی نسبت قطعی ہوگی جو صریحًا اوسکی رو سے درمیان اونہی فریقین کے یا درمیان اون کے جن کے ذریعہ سے متخاصمین حال یا بعض اون میں سے دعویدار ہوں اور اوسی استحقاق پر خصومت کرتے ہوں فیصل ہوچکا ہو سوائے صورت ہائے مفصلہ ذیل کے یعنے :۔ (الف) اگر عدالت مجاز نے اوسکو نہ سنا ہو۔ (ب) اگر وہ حسب روئداد مقدمہ نہ کیگئی ہو (ج) اگر کارروائی سے بادی النظر میں معلوم ہو

---

(۱) دفعہ ۱۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء۔ (۲) دفعہ ۱۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء

کردہ تجویز اوپر غلط فہمی کسی ایسے قانون کے مبنی ہے جو درمیان مختلف اقوام کے واجب التعمیل ہو یا ان صورتوں میں جہاں قانون نافذہ برٹش انڈیا کا تعلق ہو تو تجویز سے قانون مذکور کا تسلیم کیا جانا نہ پایا جاتا ہو (د) اگروہ کارروائی جسمیں تجویز حاصل کیگئی ہو خلاف انصاف اصلی کے ہو۔ (ہ) اگروہ تجویز فریب سے حاصل کیگئی ہو (و) اگروہ موید ایسے دعوئی کی ہو جو کسی قانون مجاریہ برٹش انڈیا کی عدول حکمی پر مبنی ہو (۱) اگر صورتہائے متذکرہ ضمن ہائے (الف) و (ب) و (ج) و (د) و (ہ) موجود نہ ہوں تو تجویز ریاست غیر ہندوستان میں اثر امر فیصل شدہ کا رکھتی ہے (۲)

جو امر اس طرح پر طے ہو چکا ہو اُسکو امر تجویز شدہ کہتے ہیں اور مسئلہ امر تجویز شدہ مفصلہ ذیل اصولوں پر مبنی ہے ۱۔ جو امر کہ عدالت نے تجویز کر دیا وہی صحیح اور درست ہے۔ ۲۔ خلائق کا فائدہ اس میں ہے کہ نالشات کم ہوں اور مصلحت عامہ کا مقصود بھی یہی ہے۔ ۳۔ کسی شخص کو ایک ہی بناء مخاصمت کی بابت دو دفعہ تکلیف دینی نہیں چاہئے۔ یا دو مرتبہ سزا نہ دیجانی چاہئے (۳)

عذر امر تجویز شدہ کے پورے طور پر عارض ہونے کے لئے مفصلہ ذیل شرائط لازمی ہیں۔ اوّل۔ تجویز عدالت مجاز کی ہو۔ دوم تجویز خاص امر متنازعہ فیہ مقصود بالذات کی ہو۔ سوم۔ فریقین وہی ہوں یا اُن کے قائم مقام چہارم۔ تجویز متعلق اُس شئے کے ہو کہ جس سے فیصلہ سابق متعلق ہو۔

عدالت مجازہ اُس کو کہتے ہیں جسکو قانوناً اس قسم کے مقدمات فیصل کرنیکا اختیار ہو۔ دونوں عدالتوں کے اختیارات نسبت مالیت مقدمہ و نوعیت مقدمہ یکساں ہونے چاہئیں (۴) وسعت اختیارات کے لئے اس عدالت کے اختیارات دیکھنے چاہئیں جسمیں پہلے مقدمہ دائر ہوا ہے۔ (۵) اور حد اختیار عدالت ایسی چیز نہیں جو رضامندی فریقین پر منحصر ہو یا جسپر عدالت صرف کسی فریق کے عذر پر غور کر سکے بلکہ ایک قانونی حکم ہے کہ بلا لحاظ اس امر کے کہ کوئی فریق ایسا عذر پیش کرے یا نہیں عدالت کو اوسپر خود غور کرنا چاہئے بغرض طے کرنے اس امر کے کہ آیا مقدمہ حد اختیار کسی عدالت خاص میں ہے یا نہیں۔ امور مفصلہ ذیل قابل لحاظ ہوتے ہیں۔ ۱۔ نوعیت چارہ کار جسکا مدعی مستدعی ہو۔ ۲۔ مقدار شئے متنازعہ فیہ۔ ۳۔ حدود ملکی اختیار سماعت عدالت۔

نسبت دادرسی اور چارہ کار کے جن کے متعلق مدعی نے سابقہ نالش میں ترک کیا ہو مجموعہ ضابطہ دیوانی میں

---

(۱) دفعہ ۱۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۴ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۹۱ و مقدمات اپیل جلد ۲ صفحہ ۵۱۹۔ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۹۴ و جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۱ و جلد ۲۳ صفحہ ۴۱۵ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۱۸۳ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۸۳۔ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۴۷۰ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۷۵ و جلد ۱۵ صفحہ ۴۰۱ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۱۱۱ و جلد ۲۴ صفحہ ۲۷۵۔

حسب ذیل حکم کیا گیا ہے:- (۱) ہر نالش میں وہ تمام دعویٰ شامل کیا جائیگا جس کے پیش کرنیکا استحقاق بناء دعوے مذکور کی بابت مدعی رکھتا ہو مگر مدعی کو اختیار ہے کہ مقدمہ کو کسی عدالت کی سماعت کے لایق کرنیکی غرض سے اپنے دعوے میں سے جسقدر جزو چاہے چھوڑ دے۔ (۲) اگر مدعی اپنے دعوے میں سے کسی جزو کی بابت نالش نکرے یا عمداً اوسکی نالش کرنے سے باز آئے تو آیندہ اس جزو کی بابت جو اسطور پر متروک رہا ہو یا جس کے دعوے کرنیسے مدعی باز رہا ہو نالش نہ کرسکیگا۔ (۳) جس شخص کو ایک ہی بناء دعویٰ کی نسبت کئی چارہ جوئیوں کا استحقاق ہو اوسے اختیار ہے کہ اون تمام چارہ جوئیوں کی یا اون میں سے کسی کی نالش کرے لیکن جس حال میں کہ بجز اجازت عدالت کے اون تمام چارہ جوئیون میں سے کسی کی نالش ترک کرے تو من بعد بابت کسی چارہ جوئی کے جو ترک کیگئی ہو مجاز نالش نہ ہوگا۔ تشریح۔ اس قاعدہ کی اغراض کے لیئے دستاویز معاہدہ اور کفالت نامہ جو اوسکی تعمیل کے اطمینان کے لیئے لکھا جاوے اور متواتر دعاوی جو دستاویز مذکور کی رو سے پیدا ہوں یہ سب بمنزلہ بناء دعویٰ کے۔

بروئے ضابطہ دیوانی عدالتون کو تمام نالشات قسم دیوانی کی تجویز کرنیکا اختیار ہے بجز اُن نالشات کے جو کسی قانون نافذ الوقت کے رو سے ممنوع السماعت ہوں۔ کُل مقدمات جو عدالت دیوانی میں دائر ہوسکتے ہیں دو قسم کے ہوتے ہیں۔ اوّل وہ مقدمات جو بغرض برقرار رکھنے یا حاصل کرنے حقوق کے ہوں مثلاً استقرار حق یا قبضہ جائداد ۲۔ وہ مقدمات جو کہ واسطے دلاپانے معاوضہ اس ضرر کے ہوں جو کہ کسی شخص کے اپنے حق سے محروم کئے جانیکی وجہ سے پیدا ہوئے ہوں۔ مثلاً دعویٰ ازالہ حیثیت عُرفی یا دیگر قسم کے ہرجہ کے۔

قاعدہ امر مانع تقریر مخالف بذریعہ فیصلہ یا امر تجویز شدہ یہ ہے کہ جو واقعات فی الواقعہ ایک نالش میں بذریعہ ایک امر تنقیح کے فیصل ہوگئے ہوں اون کے متعلق اونہی فریقین کے مابین پہر نزاع نہیں ہوسکتا اور بغرض ختم ہونے نزاع مذکور کے مابین اون کے قطعی ہوتے ہیں (۲) امر مانع تقریر مخالف بذریعہ فیصلہ ایک ایسے معاملہ سے پیدا ہوتا ہے جو صریحاً اور دراصل ایک سابقہ نالش میں تنقیح طلب پاکر مسموع اور قطعاً طے ہوچکا ہو (۳) امتناع مذکور کے ثابت کرنے کے لیئے ضروری ہے کہ جس فیصلہ یا حکم یا ڈگری سے امتناع لازم آتا ہو اوس کی نقل یا شہادت پیش کیجائے اور شامل مسل رکھی جاوے۔ (۴)

مدعی ایک مسلمان نے ایک نالش برخلاف اپنے بہائی اور اوسکی زوجہ اور ایک بیوہ برادر متوفی کے واسطے دلاپانے قبضہ ایک مکان کے بربنائے تقویت ایک رجسٹری شدہ بیعنامہ کے دائر کی جو مدعی کے حق میں اوسکے متوفی والد نے

---

(۱) قاعدہ ۲۔ آرڈر ۲۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ع۔ (۲) ایکسچکر رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۶۶۵ و ۶۸۱ و اٹکنس رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۶۲۵ و بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۰۳۔ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۷۳ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۶ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۴۴۔

تحریر کر دیا ہوا تھا بیع بحق مدعی کے بعد بعض مرتہناں از طرف والد متوفی نے ایک نالش بربنائے رہن خود بخلاف مدعی اور اوس کے والد اور ماں کے دائر کی جسمیں بیع بحق مدعی معاملہ فرضی قرار دیا جاکر حکم دیا گیا کہ مدعی کو زر رہن ادا کرنا ہوگا اوس نالش میں جو مدعی نے واسطے دلاپانے مکان بربنائے بیعنامہ بحق خود کے دائر کی مدعا علیہم نے فیصلہ بنالش بربنائے رہن پر بغرض اظہار اس امر کے انحصار کیا کہ بیع مذکور ایک فریبانہ معاملہ تھا برطبق اپیل دوم منجانب مدعی یہ اعتراض کیا گیا کہ فیصلہ بنالش بربنائے رہن شہادت میں قابل پذیرائی نہ تھا۔ ڈیسل صاحب قائم مقام چیف جسٹس نے تجویز کیا کہ کارروائیات بنالش بربنائے رہن بطور شہادت متعلقہ ہونے کے قابل پذیرائی نہیں کیونکہ مدعی اور مدعا علیہم خواہ بذات خود خواہ بذریعہ اپنے پیشروان ذی حق کے نالش مذکور کے فریق تھے اور کارروائیات مذکور الفاظ "حالات خاص جن میں حق مذکورہ کا دعویٰ کیا گیا" مندرجہ دفعہ ۱۳ ایکٹ شہادت کی ذیل میں آتی ہیں۔ اور بیمن صاحب جسٹس نے قرار دیا کہ فیصلہ بنالش بربنائے رہن واسطے ثابت کرنے اس امر کے کہ مدعی کے بیعنامہ کی اصلیت پر اُس وقت اعتراض کیا گیا تھا شہادت میں قابل پذیرائی تھا لیکن کسی اور خارجی غرض کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا (۱)، نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۵۴۷ و جلد ۲۱ صفحہ ۲۴۵ و ۲۴۱ و ۴۵۰۵ و ۹۰۵۔

اصول امر تجویز شدہ مقدمات فوجداری سے بھی متعلق ہے

یہ ایک عام اصول ہے کہ کسی شخص کو ایک جرم کے لئے دو دفعہ سزا نہیں ملنی چاہئے۔ چار شرطیں جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے اصولاً نہ کہ فروعاً مقدمات فوجداری سے بھی متعلق ہیں چنانچہ ۱۔ عدالت کا مجاز ہونا مقدمات فوجداری میں ایسا ہی لازمی ہے جیسا کہ دیوانی میں۔ ۲۔ یہ بھی ضروری ہے کہ جرم کی صفائی تجویز ہو گئی ہو اگر بموجب وارنٹ گرفتاری کے جو گورنر جنرل نے حسب قانون ۳ سنہ ۱۸۱۸ء صادر کیا ہو کوئی شخص پکڑا جائے تو وہ فعل گورنر جنرل کا چونکہ فعل عدالتی نہیں ہے اور نہ گورنر جنرل کا حکم قید عدالتی حکم سمجھا جا سکتا ہے اسلئے ملزم یہ عذر نہیں کر سکتا کہ اُسکو سزا مل چکی ہے۔ (۲) البتہ بڑے جرم میں چھوٹا جرم داخل ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کو اگر چوری کی سزا ایک دفعہ مل چکی ہے تو دوبارہ اُسکو ایسی چوری کی اعانت کی سزا نہیں مل سکتی۔ ۳۔ مدعا علیہ یعنے ملزم مقدمہ سابق اور مقدمہ حال کا ایک ہونا چاہئے۔ ۴۔ یہ شئے متنازعہ فیہ یعنے جرم ایک ہی ہونا چاہئے۔ اگر جرم دوسرا ہے تو اسکی دوبارہ سماعت ہو سکتی ہے۔ ملاحظہ ہو دفعہ ۴۰۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ء مفصل تشریح کے لئے ملاحظہ ہو مجموعہ ضابطہ دیوانی و مجموعہ ضابطہ فوجداری شرح مؤلف۔

بعض فیصلہجات کا موثر ہونا پروبیٹ وغیرہ کے متعلق اختیار میں

دفعہ ۴۱۔ وہ اخیر فیصلہ یا حکم یا ڈگری جو کسی عدالت مقتدرہ نے اپنے اختیار صیغہ پروبیٹ یا ازدواج یا اڈمیرلٹی یا دیوالیہ میں

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۱ صفحہ ۱۴۳، (۲) بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۶ ملکہ معظمہ بنام امیر خان۔

صادر کی ہو اور کسی شخص کو کوئی حیثیت قانونی بخشی ہو یا اوس سے اوس کو محروم کرتی ہو یا کسی شخص کو ویسی حیثیت یا کسی خاص شئے کا مستحق نہ بمقابلہ کسی شخص خاص کے بلکہ مطلقاً قرار دیتی ہو۔ وہ واقعہ موثر ہے اس حالت میں کہ جب ویسی کسی حیثیت قانونی کا وجود یا ویسے کسی شخص کی حقیت ویسی شئے کی نسبت واقع موثر ہو۔

فیصلہ یا حکم یا ڈگری مذکور ثبوت قطعی ان باتوں کا ہو۔

کہ وہ حیثیت قانونی جو اسکے رو سے بخشی گئی ہے فیصلہ یا حکم یا ڈگری مذکور کے نافذ العمل ہونیکے وقت حاصل ہوئی۔

اور نیز یہ کہ وہ حیثیت قانونی جسکا کسی ویسے شخص کا مستحق ہونا اوس کے رو سے قرار دیا گیا ہے شخص مذکور کو اس وقت حاصل ہوئی کہ جس وقت حسب قرارداد فیصلہ" یا حکم[1] یا ڈگری" مذکور اُس حیثیت کا اس شخص کو حاصل ہونا ثابت ہوا۔

اور یہ کہ وہ حیثیت قانونی جس سے کوئی ویسا شخص اُسکے رو سے محروم کر دیا گیا ہے اس وقت موقوف ہو گئی کہ جس وقت سے اُس کا حسب مضمون فیصلہ" یا حکم یا ڈگری" مذکور حال آئندہ کے لئے موقوف ہونا قرار پایا اور یہ کہ وہ شئے جسکا اسکی رو سے کوئی شخص حسب مذکورہ بالا مستحق قرار دیا گیا ہے اس وقت سے ملک شخص مذکور کی ہوئی کہ جس وقت سے اُس کا حسب مضمون فیصلہ" یا حکم[1] یا ڈگری" مذکور حال یا آئندہ کے لئے شخص مذکور کا ملک ہونا قرار پایا۔

فیصلجات متذکرہ دفعہ ہذا کی وقعت بہ نسبت اُن فیصلجات کے جنکا ذکر دفعہ ۴۰ میں ہے بہت زیادہ ہے۔ اور شرائط جو دفعہ ۴۰ کے لئے لازمی ہیں وہ کل دفعہ ہذا کے فیصلے کے لئے لازمی نہیں ہیں۔ دفعہ ہذا میں صرف امور مفصلہ ذیل قابل لحاظ ہیں۔

اوّل یہ کہ فیصلہ یا حکم یا ڈگری ایک عدالت مجاز کا ہو اور منصب ذیل صادر ہوا ہو۔ ۱۔ عطائے پروبیٹ۔ ۲۔ مقدمہ ازدواج۔ ۳۔ مقدمہ اڈمرلٹی۔ ۴۔ مقدمہ دیوالیہ۔ دوم۔ فیصلہ یا حکم یا ڈگری کے مفصلہ ذیل منشاء ہوں۔ ۱۔ اس کے رو سے کسیکو کوئی منصب حاصل ہوتا ہو۔ ۲۔ زائل ہوتا ہو۔ ۳۔ جسمیں یہ قرار دیا گیا ہو کہ کوئی شخص ایسے منصب کا مستحق ہے۔ ۴۔ یا کسی خاص شئے کا استحقاق رکھیگا۔ سوم۔ وہ استحقاق کسی خاص شخص کے مقابلہ میں ہو بلکہ عام۔ پس جب امور مفصلہ بالا کے مطابق کوئی فیصلہ صادر ہو چکا ہو تو وہ ناطق ہوتا ہے نہ صرف مقابلہ ان اشخاص کے جو مقدمہ مذکور کے فریق ہیں بلکہ بمقابلہ تمام دنیا کے۔ اس سے ظاہر ہے کہ فیصلجات متذکرہ دفعہ ۴۰ صرف بمقابلہ فریقین کے ناطق ہیں اور فیصلجات متذکرہ دفعہ ہذا تمام دنیا کے مقابلہ پر ناطق ہیں۔

---

[1] یہ " " الفاظ دفعہ ہذا میں بذریعہ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ع کے دفعہ ۴ کے داخل کئے گئے۔

فیصلہ ان ریم

سلکٹ کمیٹی واضعان قانون ہذا نے اِس ایکٹ کے مسودہ پر اپنی رپورٹ میں یہ تجویز کیا کہ دفعہ ہذا سر بارنس پیکاک چیف جسٹس کے ایک فیصلہ (۱) پر مبنی ہے اور وہ فیصلہ حسب ذیل ہے کہ جسمیں اور تمام ججوں نے اتفاق کیا تھا یہ مقدمہ گنہیا لال نے بوراثت رام نرائن سنگھ واسطے استقرار حق وراثت اور واسطے حصول قبضہ اراضی معہ واصلات کے دائر کیا ہے اور دیگر مدعیان بحیثیت مشتری جزو حقیقت گنہیا لال کے دعویدار ہیں۔ مدعی نے یہ بیان کیا کہ رام نرائن نے اپنی جائداد چھوٹک لال اپنے نانا سے بذریعہ ہبہ نامہ حاصل کی تھی اور یہ کہ رام نرائن لاولد اپنی بیوہ مسماۃ دیوکنور کی وفات پر جائداد مدعی کو بحیثیت برادرزادہ وارث رام نرائن کے پہنچی کیونکہ وہ بیٹا ہے رام نرائن کے بھائی کا اور پوتا ہے اوس کے باپ کا۔ اصل مدعا علیہ رادھا چرن مدعی کے حق وراثت رام نرائن سے منکر ہے وہ بیان کرتا ہے کہ رام نرائن کو چھوٹک لال نے متبنےٰ کیا تھا اور رام نرائن کے لاولد مرنے پر حق وراثت مجھکو بوجہ قرابت نسبی چھوٹک لال کے پہونچا اور مدعی کو بحیثیت پسر برادر صلبی رام نرائن کے کوئی حق نہیں پہنچا۔ دیگر مدعا علیہا بحیثیت خریداران جزو حقیقت رادھا چرن کے فریق ہیں۔ مدعیان کو رام نرائن کے چھوٹک لال کے متبنےٰ ہونے سے انکار ہے مدعا علیہا بتائید اپنے بیان تبنیت کے ایک ڈگری پر بھروسہ کرتے ہیں جو کہ رادھا چرن مدعا علیہ نے ایک مقدمہ میں بنام مسماۃ دیوکنور بیوہ رام نرائن کے حاصل کی تھی اور اس نالش میں مدعا علیہا نے واسطے تنسیخ چند انتقالات کے جو بیوہ نے کیئے تھے اور نیز واسطے استقرار حق اپنی وراثت مابعد کے دعویٰ دائر کیا تھا۔ اُس نالش کی جوابدہی مسماۃ دیوکنور نے بدیں بیان کی تھی کہ اوس کا شوہر متبنےٰ نہیں تھا اور جائداد اُس نے بذریعہ ہبہ نامہ چھوٹک لال سے حاصل کی تھی اور اس لئے رادھا چرن وارث مابعد نہیں ہے۔ اور اُس مقدمہ میں مدعی مقدمہ حال نے ایک عرضی پیش کی تھی جسمیں اپنا حق اسی بنا پر ظاہر کیا تھا جس بنا پر کہ وہ اب دعویدار ہے لیکن عدالت نے یہ تجویز کیا کہ اسکی عرضی پر کچھ حکم دینا ضرور نہیں ہے اور اس لئے اسکو فریق نہ بنایا۔ عدالت نے اس مقدمہ میں یہ تجویز کیا کہ رام نرائن کو چھوٹک لال نے متبنےٰ کیا تھا اور نیز یہ کہ رادھا چرن جو کہ اوس مقدمہ میں مدعی تھا اور اس مقدمہ میں مدعا علیہ ہے وارث مابعد ہے۔ فیصلہ اپیل سے سنہ ۱۸۵۳ء میں بحال رہا۔ مقدمہ ہذا میں منجانب مدعا علیہ یہ بحث پیش کیگئی کہ فیصلہ مذکور ایسا ہی فیصلہ ہے جو کہ نسبت امر تبنیت کے فیصلہ ان ریم ہے بوقت سماعت مقدمہ ہذا جج نے بحوالہ مقدمہ ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۴۱ یہ تجویز کیا کہ فیصلہ سابق ایک ایسا فیصلہ ہے جو کہ تبنیت کی نسبت ہر ایک شخص کے مقابلہ میں ناطق ہے اور قطعی نسبت امر مذکور کے ہے اجلاس اوّل نے جس کے روبرو یہ مقدمہ پیش ہوا یہ امر مناسب سمجھا کہ بوجہ نظیر مذکورہ بالا اجلاس کامل کے سامنے یہ بحث پیش ہو کہ آیا فیصلہ مطلوبہ شہادت کے بمقابلہ مدعی کے داخل ہو سکتا ہے یا نہیں اور اگر ہو سکتا ہے تو وہ شہادت قطعی ہے یا محض بادی النظر کی

---

(۱) ویکلی رپورٹ فیصلجات دیوانی جلد ۷ صفحہ ۳۳۹۔

ہمارے روبرو نہایت کامل طور پر اس امر میں بحث ہوئی ہے اور ہماری یہ رائے ہے کہ فیصلہ مذکور ایسا فیصلہ نہیں ہے جو بمقابلہ ہر شخص کے ناطق ہو اور نہ وہ بطور شہادت کے بمقابلہ مدعی داخل ہو سکتا ہے - یہ بحث کہ فیصلہ ان ریم کیا ہے مسٹر جسٹس مالوی صاحب نے مدراس کے اپیل عام نمبر ۱۸۴ سنہ ۱۸۶۶ء جلد ۲ سٹوکس اور اسمونی ونس رپورٹ صفحہ ۱۰۷ میں پورے طور کی ہے - اگرچہ میں تمام دلائل مالوی صاحب سے متفق نہیں ہوں لیکن اس پوری تحقیقات سے جو کہ انہوں نے اس مقدمہ میں کی ایک نہایت بڑا فائدہ یہ ہوا ہے کہ بہت سی غلطیاں نسبت اس مضمون کے رفع ہوگئی ہیں - میں ان سے اس رائے میں بالکل متفق ہوں کہ ایک فیصلہ عدالت مجاز کا بہ تجویز اس امر کے کہ ہندو خاندان مشترکہ اور غیر منقسم ہے نسبت صحیح النسبی یا قابل تقسیم ہونے جائداد کے یا نسبت قاعدہ جانشینی کسی خاص خاندان کے یا کسی اور اس قسم کی بحث میں جو ایک مقدمہ مابین فریقین میں صادر ہوا ہو ایک ایسا فیصلہ نہیں ہے جو کہ ان اشخاص غیر پر جو کہ نہ تو فریق مقدمہ تھے اور نہ اوس کے قائم مقام تھے ناطق ہو - میں اس سے بڑھکر کہتا ہوں کہ ایک ڈگری ایک ایسے مقدمہ کی بمقابلہ اشخاص غیر کے شہادت میں بھی داخل نہ ہونی چاہیے -

اس میں شک نہیں ہے کہ ڈگریات عدالتہائے مجاز نسبت تنسیخ نکاح اشخاص ثالث غیر فریق مقدمہ پر بھی قابل پابندی اور ناطق ہیں اگر عدالت مجاز کوئی ڈگری طلاق کی صادر کرے یا ایک نکاح مابین ہندوؤں یا مسلمانوں کے فسخ کردے تو اس سے رشتہ زن و شوہر ختم ہو جاتا ہے - اور اس امر کی پابندی کہ تاریخ ڈگری سے زن و شوہر کا رشتہ ختم ہو گیا تمام اشخاص پر لازمی ہے -

میری رائے میں یہ اس اصول پر مبنی نہیں ہے کہ قیاس کر لیا جاتا ہے کہ ہر شخص کو اس مقدمہ کی اطلاع پہونچی ہو کیونکہ اگر انکو اطلاع پہونچتی بھی تو وہ بذریعہ کسی عذرداری کے اس مقدمہ میں کچھ دست اندازی نہیں کر سکتے تھے - بلکہ اس اصول پر مبنی ہے کہ جبکہ ایک عدالت مجاز ایک نکاح کو فسخ کر دیتی ہے تو وہ نکاح معدوم ہو جاتا ہے نہ صرف ان فریقین کے لئے بلکہ تمام اشخاص کے لئے - ایک نکاح صحیح سے رشتہ زن و شوہر کا پیدا ہوتا ہے نہ صرف واسطے فریقین نکاح کے بلکہ نیز تمام دنیا کے لئے - پس ایک صحیح تنسیخ نکاح سے خواہ تنسیخ شرعی ہو جیسے طلاق یا بوجہ فعل عدالت مجاز کے جسکو تنسیخ کا اختیار ہو وہ رشتہ تمام دنیا کے لئے منقطع ہو جاتا ہے - ایک ڈگری واسطے طلاق کے یا اور قسم کی ڈگری شہادت ہے کہ ایسی ڈگری صادر ہوئی اور ڈگری جس سے طلاق عطا ہو اس سے رشتہ زن و شوہر منقطع ہو جاتا ہے وہ تمام اشخاص کے مقابلہ پر اس امر کے لئے ناطق ہے کہ فریقین زن و شوہر نہ رہے لیکن وہ شہادت قطعی نہیں ہے بلکہ شہادت بادی النظری بھی مقابلہ اشخاص غیر کے اس امر کے لئے نہیں ہو سکتی کہ وہ وجہ جس کے سبب سے ڈگری عطا ہوئی فی الواقع موجود تھی - مثلاً اگر ایک ڈگری مابین (الف) و (ب) کے اس بنا پر کہ (ب) نے (ج) کے ساتھ زنا کیا عطا ہوئی ہو - وہ ڈگری نسبت طلاق کے

ناطق ہوگی لیکن نسبت اس امر کے کہ (ج) (ب) کے ساتھ زنا کرنیکا مجرم تہا شہادت بادی النظری کی بہی وقعت نہیں رکہتی۔ اگر (ج) فریق مقدمہ نہ تہا۔ اسی طرحپر اگر کوئی نکاح مابین مسلمانوں کے بوجہ رشتہ نسبتی یا سببی کے منسوخ کیا جائے۔ مثلاً ایک نکاح جو کہ ایک مسلمان نے اپنی زندہ جورو کی بہن کے ساتھ کرلیا ہو تو ڈگری اس امر کی نسبت کہ نکاح منسوخ ہوگیا تمام دنیا کے مقابلہ میں ناطق ہے اور اس امر کی نسبت بہی کہ رشتہ زن و شوہر کا موقوف ہوگیا لیکن وہ ڈگری بحیثیت وراثت بمقابلہ اشخاص غیر کے کچھ شہادت اسبات کی نہیں ہے کہ دونوں عورتیں بہنیں تہیں۔

یہ صاف ظاہر ہے کہ عدالتہائے مفصل کو اختیار صادر کرنے ججمنٹ ان ریم کا نہیں ہے اور یہ کہ بطور قاعدہ عام کے ڈگریات عدالتہائے مذکور بمقابلہ اشخاص غیر کے بغرض ثابت کرنے صداقت کسی ایسے امر کے جو کہ فیصلہ مذکور میں خواہ صراحتاً یا ضمناً تجویز ہوچکا ہو یا بجواب کسی امر تنقیح طلب کے جو کہ اس مقدمہ میں نسبت منصب کسی شخص کے یا نسبت کسی جائداد کی نوعیت کے یا کسی اور معاملہ کے طے ہوچکا ہو بطور شہادت قطعی بلکہ بطور شہادت بادی النظری کے بہی قابل ادخال نہیں ہے۔ اگر ایک فیصلہ ایک ایسے مقدمہ میں جو کہ مابین (الف) اور (ب) کے ہوا ہو اور جسمیں یہ تجویز ہوا ہو کہ جائداد متنازعہ فیہ (ب) کی ملکیت ہے اسوجہ سے کہ وہ متبنّے بیٹا (ج) کا ہے ایسا فیصلہ تصور کیا جائے کہ جو بمقابلہ اشخاص غیر کے نسبت ہونے تبنیت اور نسبت وجود و صحت تبنیت کے ناطق ہو تو حد سے زیادہ موجب ناانصافی اور بدانتظامی کا ہو۔ تمثیل کے طور پر فرض کرو کہ ایک ہندو جو کہ منجملہ چار بہائیوں کے ہے مستحق بڑی زمینداری کا ہو جسکی سالانہ آمدنی دو لاکھ روپیہ ہو اور نیز ایک چھوٹے ٹکڑے اراضی کا مستحق ہو اور وہ اراضی زمینداری بعد میں واقع ہو اور نیز یہ فرض کیا جائے کہ وہ لاولد اور بلا چھوڑنے بیوہ کے مرجائے اور اوس کے بہائی جو کہ زندہ ہیں بطور اوس کے وارثوں کے کل اراضی پر وارث ہوجائیں اور اوس چھوٹے ٹکڑے اراضی کو بیچ ڈالیں اور بعد ازاں ایک شخص بدعوئی ہونے متبنّے بیٹے متوفی کے مشتری اراضی مذکور پر دعوے کرے اور دعوئی منصف کی عدالت میں بدین بیان دائر کرے کہ برادران متوفی کے غیر مجاز انتقال تہے مشتری شائد غریب آدمی ہو جو کہ نہ گواہ طلب کراسکتا ہے نہ پوری جوابدہی مقدمہ کی کرسکتا ہے اور یہ شخص دعویدار بلا کسی سازش کے اس مقدمہ میں اس امر کے طے کرانے میں کامیاب ہو کہ مدعی متبنّے ہے اور اس بنا پر قبضہ اراضی مذکور کا حاصل کرے اور مشتری کو وسائل اپیل کے نہیں۔ پس اگر یہ فیصلہ ججمنٹ ان ریم قرار دیدیا جاوے اور متوفی کے بہائیوں پر نسبت منصب ڈگریدار جو کہ اوسکو بوجہ تبنیت حاصل ہوا ہے ناطق تصور کیا جائے تو ایک ایسی نالش میں جو کہ وہ شخص نسبت کل زمینداری کے کرے ان کو کچھ وسائل اپنی ملکیت بچانے کے نہ ہوں گے گو کتنی ہی صاف شہادت اسبات کی دیسکتے ہوں کہ تبنیت نہیں ہوئی تہی فرض کرو.

کہ مشتری جسپر کہ منصف کی عدالت میں ڈگری ہوچکی ہے ایک جائداد کا نیک نیت خریدار تھا۔ اور یہ کہ عدالت منصف کی ایک عدالت مجاز بحیثیت وقوع فروخت جائداد کی تھی۔ پس اگر وہ ڈگری ججمنٹ ان ریم ہوتی تو کوئی وسیلہ منصف کی ڈگری سے بچنے کا نہ تھا اور اسطرح پر ڈگری منصف کی عدالت کی جو کہ نسبت اراضی موقوعہ اندرون اس کے اختیار کے ہے ایک قطعی اور ناطق طور پر ہے مگر زمینداری کی نسبت بمقابلہ ان اشخاص کے جنھوں نے کہ منصف کے مقدمہ کا ذکر بھی نہ سنا ہو ناطق نہیں ہوسکتی اور نہ کوئی دلیل اس امر کی ہے کہ وہ ڈگری بطور شہادت بادی النظری کے بھی اس مقدمہ میں داخل ہوسکے۔

ایسا فیصلہ یا تو بحیثیت ہونے ججمنٹ ان ریم کے داخل ہوتا ہے یا بطور اور فیصلجات کے لیکن نسبت امر تبنیت کے مطلق قابل ادخال نہیں ہے کیونکہ اگر بطور شہادت بادی النظری کے بھی اسکو داخل ہونے دیں تو بار ثبوت مدعا علیہ پر پڑکر ایک سخت ناانصافی ہو کیونکہ مدعا علیہ کو ایک نفی ثابت کرنی پڑی بدیں مضمون کہ مدعی کی تبنیت نہیں ہوئی اور ممکن ہے کہ بعد انقضائے مدت دراز کے ایسا ثابت کرنا سخت دشوار ہو۔

اصل یہ ہے کہ منصف ایک ایسے مقدمہ میں حقوق فریقین نسبت جائداد متنازعہ فیہ کے تجویز کرنیکا مجاز ہے اور ایک عارضی طور پر تبنیت کو بھی طے کرسکتا ہے لیکن اسکو ایسی نالش کے سننے کا جو کہ صرف واسطے قائم کرنے منصب کے ہو اختیار نہیں ہے۔ پس ہم کو کچھ تامل اس امر کے بیان کرنے میں نہیں ہے کہ فیصلہ سابق سنہ ۱۸۵۳ء نسبت امر تبنیت کے نہ بطور شہادت قطعی کے داخل ہوسکتا ہے نہ بطور شہادت بادی النظری کے۔

یہ فیصلہ بالکل مطابق فیصلہ پریوی کونسل ہے۔ اس مقدمہ میں حکام پریوی کونسل نے تجویز کیا کہ ایک ایسا فیصلہ جو ایک ایسے مقدمہ میں ہوا ہو جو کہ (الف) نے (ک) پر واسطے حصول قبضہ جائداد کے دائر کیا ہو اور اس میں ایک امر تنقیح طلب قرار پاکر کسی شخص کی یا خاندان کی حیثیت قرار دیگئی ہو تو ایسا فیصلہ ججمنٹ ان ریم تصور نہیں ہوسکتا۔ یہ صاف ہے کہ ایسا فیصلہ صرف ایک فیصلہ ناطق مابین فریقین ہے۔ (۱)

فیصلہ جو منجملہ چند شرکا در پٹہ کے ایک کے خلاف اس بنا پر کہ پٹہ جعلی ہے صادر ہو ججمنٹ ان ریم نہیں ہے اور کسی دوسرے شریک کے مقابلہ میں جو کہ مقدمہ سابق میں فریق نہ ہو قابل ادخال شہادت نہیں ہے اور ایسا فریق دعوے واسطے استقرار اپنے حق کے بر بنا پٹہ مذکور کے کرسکتا ہے (۲)

ججمنٹ ان ریم وہ فیصلہ ہے جو تمام اشخاص کو پابند کرتا ہے نہ صرف ان اشخاص کو جو فریقین مقدمہ میں یا اُن کے قائم مقام ہیں اس دفعہ کے بموجب فیصلہ جسکا یہ اثر ہو عدالت مجاز کا ہونا چاہیئے اور در باب عطائے پروبیٹ یا ازدواج ایڈمرلٹی اور دیوالیہ کے ہونا چاہیئے۔ اور وہ قطعی ہونا چاہیئے۔ فیصلجات ان ریم عدالت

---

(۱) مورز انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۵۳۹۔ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۴۔

فوجداری میں بھی بموجب نسخہ ہذا داخل ہوسکتی ہیں جیسا کہ عدالت دیوانی میں اور اونہیں امور مندرجہ کی بابت شہادت قطعی و ناطق تصور ہوتے ہیں

پروبیٹ پروبیٹ اس اختیار کا نام ہے جس سے عدالت کو منصب دینے اجازت کا کسی خاص شخص کو نسبت ثبوت صحت کسی شخص متوفی کے وصیت نامہ کے حاصل ہوتا ہے اور جبکہ پروبیٹ کسی وصی کو یا اختیار منتظمی کسی شخص کو ملجاتا ہو تو نسبت صحت وصیت نامہ کے ثبوت قطعی متصور ہوتا ہے اور بعد ازاں صحت وصیت نامہ کی نسبت کوئی عذر پیش نہیں ہوسکتا لیکن یہ عذر پیش ہوسکتا ہے کہ وہ اجازت جو کہ اسطور پر دیگئی تھی واپس لیگئی ہے یا یہ کہ وہ اجازت جعلی ہے یا یہ کہ عدالت صادر کنندہ کو منصب عطائے پروبیٹ نہ تھا۔

ہندوستان میں عدالتہائے دیوانی بجز ہائیکورٹ زیر ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء (دیکھو حصہ ۳۱) دفعہ ۲۴۳ – اختیار عطائے پروبیٹ کا رکھتی ہیں۔ نیز دیکھو ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ء۔ ہندوؤں سے متعلق دیکھو ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء دفعہ ۴۱ – ایکٹ شہادت اُن پروبیٹ ہائے سے متعلق ہے جو قبل صدور ایکٹ وصیت نامجات اہل ہنود عطا ہوئی ہوں (۱) جبکہ پروبیٹ کسی وصی کو یا اختیار منتظمی کسی شخص کو ملجاتا ہے تو اوسکی رو سے اوس وصی یا منتظم کو وہ منصب تمام دنیا کے مقابلہ میں حاصل ہوجاتا ہے اور بسبب صحت وصیت نامہ کے قطعی متصور ہوتا ہے اور بعد ازاں صحت وصیت نامہ کی نسبت اعتراض نہیں ہوسکتا لیکن یہ عذر پیش ہوسکتا ہے کہ وہ اجازت جو کہ اسطور پر دیگئی ہے وہ واپس لیگئی یا یہ کہ وہ اجازت جعلی ہے یا یہ کہ عدالت صادر کنندہ کو منصب عطائے پروبیٹ کا نہ تھا۔ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی نے بتاریخ ۹ فروری سنہ ۱۸۹۰ء حسب دفعہ ۱۹ – ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ء اس سوال کے تجویز کرنیمیں کہ آیا چند اشخاص چٹھیات ہتھمی منسلکہ وصیت نامہ کے مستحق تھے وصی کی وصیت کی تعبیر کی۔ اور یہ تجویز اس امر کے کہ سالانہ پسماندہ موصی لہٗ بموجب وصیت کے تھے یہ تجویز کیا کہ نامبردگان چٹھیات ہتھمی مذکور کے مستحق تھے تب بیوہ شخص وصی نے جس نے عطائے چٹھیات میں مزاحمت کی تھی ایک نالش عدالت سبارڈینٹ جج پیلی بھیت پرگنہ میں (منجملہ دیگر امور کے) واسطے تعبیر وصیت نامہ اپنے شوہر متوفی کے رجوع کی۔ برطبق اپیل نالش مذکور تجویز ہوئی کہ درخواست واسطے چٹھیات ہتھمی مناسب طریق سے کوئی ایسی نالش نہ تھی اور چونکہ تجویز بر بنائے تعبیر وصیت مذکور منجانب عدالت مغربی و شمالی اتفاقی تھی اور بغرض تجویز سوال استحقاق قائم مقامی سالانہ تھی لہذا وہ ایسی نہ تھی جو مدعیہ کو بوجہ امر تجویز شدہ کے نالش متدائرہ خود میں تعبیر وصیت کرانے سے مانع ہو۔ (۲) برطبق ایک درخواست کے جو واسطے پروبیٹ ایک وصیت کے دیگئی تھی اور جسکا مقابلہ بیوہ وصی اور اوس کے باپ نے کیا تھا یہ ظاہر ہوا کہ سابق میں ایک درخواست منجانب بیوہ بموجب ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۶۱ء (نابالغان) واسطے استقرار وصی امر کے دیگئی تھی کہ نامبردہ وصی مذکور کے نابالغ بیٹے کی جائداد اور ذات کی ولیہ تھی اور کہ درخواست مذکور کی سالان

---

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۸۷۱ – (۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۸۸ – ۹۰

حال نے مزاحمت کی تھی جنہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ وے بروئے وصیت جائداد مذکور کے سارٹیفکٹ یافتہ اولیا تھے۔ اور کہ اس وقت وصیت کا جعلی ہونا تجویز ہوا تھا۔ تجویز ہوئی کہ بحث نسبت اصل ہونے وصیت کے بغرض کارروائیات حسب ایکٹ پروبیٹ کوئی امر تجویز شدہ نہ تھا۔ (۱)

فیصلہ عدالت مشعر انکار پروبیٹ اوسی قدر فیصلہ اِن ریم (بالتعمیم) ہوتا ہے جیسا کہ وہ فیصلہ جس کے روسے پروبیٹ عطا کیا گیا ہو۔ ایسا فیصلہ اوصیا مندرجہ وصیت سے قانونی منصب اوصیا سے اور موصی لہم اور موتس لہم سے اون کا قانونی منصب چھین لیتا ہے اور نتیجہ بمقابلہ اون اشخاص کے جو از روئے وصیت نامہ حقداران ہیں قطعی ہوتا ہے (۲) لیکن ہر انکار عطائے پروبیٹ سے قطعی طور پر یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ وصیت پیش آمدہ موصی کی اصلی وصیت نہیں ہے۔ عطائے پروبیٹ سے انکار کرنے سے فی نفسہ یہ مستنبط نہیں ہوتا کہ عدالت کی سامنے میں وصیت پیش آمدہ موصی کی اصلی وصیت نہیں ہے۔ بالغرض اس امر کے کہ وہ قطعی طور پر موثر ہو وصیت کے اصلی ہونے کے خلاف پہلے سے ایک آخری فیصلہ موجود ہونا چاہئے۔ محض یہ قرارداد کہ تحریر وصیت کے متعلق کافی شہادت نہیں دیگئی اوصیا کیطرف سے پروبیٹ کے لئے جدید درخواست کرنیکا مانع نہ ہوگا درحالیکہ وہ نہایت مکمل ثبوت سے اوسکی تائید کرنیکے قابل ہوں (۳) جسحال میں کہ وصیت کی اصلیت کی نسبت کوئی نزاع نہ ہو اور مسائل قانونا ناقابل نہ ہو تو عدالت کو پروبیٹ سے انکار کرنیکا کوئی اختیار تمیزی حاصل نہیں ہے (۴) فیصلہ عدالت پروبیٹ مشعر عطائے یا انکار پروبیٹ ایک فیصلہ ان ریم ہوتا ہے اور اس لئے فیصلہ کسی اور عدالت کا کسی کارروائی مابین فریقین میں ایک تحقیقات بعدالت پروبیٹ میں بہ تعلق معاملہ وصیت پیش آمدہ روبرو عدالت مذکور کے بطور امتناع کے پیش نہیں کیا جاسکتا۔ صرف فیصلہ جو عدالت پروبیٹ میں بتائید عذر امر تجویز شدہ کے پیش کیا جا سکتا ہے ایک فیصلہ مجاز عدالت پروبیٹ کا ہے (۵) حکم صاحب جج جو کہ زیر دفعہ ۴۷۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری صادر کیا گیا ہو خلاف اختیار ہوتا ہے جبتک کہ پروبیٹ وصیت جس کے جعلی ہونیکا الزام لگایا گیا ہو منسوخ نہ کیا جائے۔ یہ فیصلہ کرنا عدالت دیوانی کا کام ہے کہ آیا وصیت اصلی ہے یا نہیں اور عدالت فوجداری مجاز نہیں کہ خلاف اس کے قرار دے یا کسی شخص کو جعلی وصیت رکھنے کا مجرم قرار دے جو کہ عدالت مجاز سے اصلی ہونے قرار دیجا چکی ہو اور کہ دفعہ ہذا مقتضے اسی امر کی ہے کہ ایسے معاملہ میں قرارداد عدالت دیوانی قطعی ہوتی ہے (۶) کارروائی برطبق درخواست پروبیٹ وصیت میں سوال جو عدالت کو فیصلہ کرنا ہوتا ہے صرف یہ ہوتا ہے کہ آیا وصیت

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۸۰۔ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۳۸۰ بصفحہ ۳۸۳ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۵۶۳ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۹۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۸۹۔ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۳۸۰ بصفحہ ۳۸۳ و ۳۸۴۔ (۶) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۷۶۔

صحیح ہے یا نہیں عدالت کا یہ کام نہیں ہے کہ کسی سوال متعلق استحقاق جائداد تابع وصیت کے متعلق فیصلہ کرے(۱)

اختیار ازدواج ہندوستان میں عدالتہائے دیوانی بجز ہائیکورٹ کے بموجب ایکٹ ہائے ذیل جو اینک رائج ہیں اختیار متعلق ازدواج کے رکھتی ہیں۔ یعنے ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۶۹ء (قانون طلاق عیسائیاں) ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۶۵ء (پارسیاں)، ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۶۶ء (نو مسیحیاں) ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۲ء (قانون نکاح مسیحیاں) ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۲ء (قانون نکاح اشخاص لا مذہب)

بغرض اس امر کے کہ شرط مندرجہ دفعہ ۷۔ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۶۹ء (طلاق ہند) ایک ڈگری مشعر کالعدم قرار دینے ازدواج سے متعلق ہو سکتی ہے ایک ڈگری مصدرہ ہائیکورٹ مشعر بحالی ڈگری مذکور قبل اس کے کہ عرصہ چھ ماہ منقضی ہو گیا ہو بربنائے وجہ مذکور حسب مراد دفعات ۴۱ و ۴۴۔ ایکٹ شہادت ایسی متصور نہیں کیجا سکتی کہ گویا وہ اس عدالت نے صادر کی تھی جو اس کے صادر کرنیکی مجاز نہ تھی۔ اور معہذا زیر دفعہ ۴۱ قطعی ثبوت اس امر کا ہے کہ ازدواج کالعدم اور ناجائز تھا۔(۲)۔

اختیار ایڈمرلٹی در باب اختیارات ہائیکورٹ نسبت ایڈمرلٹی دیکھو دفعہ ۳۲ و ۳۳۔ لیٹرس پٹینٹ سنہ ۱۸۶۵ء واسطے کلکتہ ہائیکورٹ کے اور موافق دفعات دوسری لیٹرس پیٹنٹ کے۔ دوسری ہائیکورٹوں کے واسطے اور عدالتہائے مفصل کے ایڈمرلٹی اختیارات کی نسبت دیکھو دفعات ۱۲ و ۱۳ وکٹوریہ باب ۹۶۔ اور ۲۳ اور ۲۴ وکٹوریا باب ۸۸۔ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۱۔

یہ وہ اختیار ہے کہ جس سے ایام لڑائی میں کوئی جہاز لوٹ لیا جائے تو عدالت مجاز کو اوس کے حالات سنکر یہ فیصلہ کرنیکا اختیار رہتا ہے کہ وہ جہاز لوٹ کا ہے اور بعد ازاں کوئی نزاع اسکی نسبت پیش نہیں ہو سکتی

دیوالیہ قانون دیوالیہ ہائیکورٹ دیکھو دفعہ ۱۱ و ۱۲ وکٹوریا باب ۲۱ اور کلکتہ ہائیکورٹ کے واسطے دفعہ ۱۸ لیٹرس پیٹنٹ سنہ ۱۸۶۵ء۔ اور مفصل کے واسطے ملاحظہ ہو ایکٹ دیوالہ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۷ء

ایسے فیصلجات یا احکام یا ڈگریوں کا اثر اور نتیجہ جو وہ نہوں جنکا دفعہ ۴۱ میں ذکر ہے

دفعہ ۴۲۔ ماسوائے فیصلجات یا احکام یا ڈگریات مندکرہ دفعہ ۴۱ کے فیصلجات یا احکام یا ڈگریات واقعہ موثر ہیں اگر وہ غیر خانگی قسم کے ان معاملات سے علاقہ رکھتے ہوں جو موثر تحقیقات ہیں مگر فیصلجات یا احکام یا ڈگریات مذکور ثبوت قطعی اُن امور کے نہیں ہیں جو ان میں مذکور رہوں۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۸۸۸ بصفحہ ۸۹۴ و ۸۹۵ و جلد ۴ صفحہ ۱ و جلد ۲۵ صفحہ ۴۸۷ و ۳۴۳ و ۳۴۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۴۔ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۲۷۰۔

تمثیل

زید نے عمرو پر بعلت اسبات کے نالش کی کہ اس نے اس کی زمین پر مداخلت بیجا کی اور عمرو کا یہ جواب ہے کہ عامہ کو زمین مذکور کی راہ سے ہوکر جانیکا حق حاصل ہے مگر زید اسبات سے انکار کرتا ہے تو اس ڈگری کی موجودگی جو مدعا علیہ کے حق میں اوس نالش میں صادر ہوئی جو زید نے بکر پر بعلت مداخلت بیجا اسی زمین کے رجوع کی تھی اور جسمیں بکر نے بیان کیا تھا کہ ویسا ہی حق راہ چلنے کا حاصل ہے واقعہ موثرہ ہے مگر ثبوت قطعی اسبات کا نہیں ہے کہ واقع میں راہ چلنے کا حق ہے۔

دفعہ ہذا بھی اس عام قاعدہ کی ایک استثنا ہے کہ کسی شخص کے خلاف ایسے فیصلجات مؤثر نہ ہونگے یا اوسکی حق تلفی کا باعث نہ ہونگے جنمیں کہ وہ کوئی فریق نہیں یا اون کا قائم مقام نہیں۔ زیر دفعہ ہذا فیصلجات نہ بطور امر تجویز شدہ کے بلکہ بطور شہادت کے متعلق ہوتے ہیں خواہ مابین فریقین ہوں یا نہ ہوں (۱) مگر معاملات استحقاق عامہ میں جدید فریق یہ کارروائی ثانی بحیثیت عامہ خلایق کے فی الحقیقت سابقہ کارروائیات کا فریق ہوتا ہے (۲) اس قسم کے فیصلجات (جو بطور ایک قسم کے شہرت کے متصور کئے جاتے ہوں اونہی وجوہات پر بطور شہادت شہرت کے قابل پذیرائی ہوتے ہیں جو کہ معاملات از قسم نوع عام یا سرکاری کے قابل پذیرائی ہوتی ہیں (۳) لیکن سابقہ فیصلہ قطعی نہیں ہوتا اور اصطلاحی ملحوظات جن کے ذریعہ قاعدہ متعلق امر تجویز شدہ کو محدود کیا گیا ہے ایسے جملہ اثرات کو زائل کر دیتے ہیں جبکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ آیا فیصلہ مذکور نہ بطور امتناع کے بلکہ محض بطور شہادت مقدمہ کے استعمال کیا جا سکتا ہے یا نہیں (۴) انگریزی قاعدہ جو دفعہ ہذا میں بیان کیا گیا ہے یہ ہے کہ بر طبق سوالات متعلق استحقاق عام یا عامہ خلائق کے جہانکہ شہرت شہادت ہو فیصلہ یا ڈگری یا حکم عدالت مجاز کا گو کہ مابین اشخاص غیر کے ہو قابل پذیرائی ہوتا ہے نہ اس غرض کے لئے کہ کسی خاص واقعہ کو ثابت کرے جو کہ اسوقت موجود ہو بلکہ بطور بہترین شہادت ایک تصفیہ کے جو کہ بلحاظ حالت واقعات اور سوال رسم بروقت کے ہو چکا ہے (۵) فیصلہ مذکور کا اثر جبکہ داخل کر لیا جائے اس حد تک تبدیل ہو جاتا ہے کہ اگر فریقین ہر دو نالشات کے ایک ہی ہوں تو وہ سابقہ فیصلہ کے پابند ہونگے لیکن اگر ایسا نہ ہو تو فیصلہ مذکور گو قابل پذیرائی ہے تاہم قطعی نہیں ہوتا (۶) سابقہ فیصلہ سے صاف طور پر یہ ظاہر ہونا چاہیے کہ سوال رواج کا تصفیہ ہو چکا ہے (۷) ڈگری کے بہ تعلق فیصلہ پڑھے جانے کے بارہ میں ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۴۱۳

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۷۱ صفحہ ۱۸۴ و ۱۹۱ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۷۱ و ۱۸۳ رائے پائیکس صاحب جسٹس

(۳) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرات ۱۶۸۲ و ۱۶۸۳ و قانون شہادت نارٹن صاحب صفحہ ۲۱۶ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۲۴۲

(۵) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۶۴-۶۲ (۶) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۱۶۸۳ (۷) آگرہ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۲۰ و ۱۲۱۔

نہایت ہی قابل اطمینان شہادت نسبت نفاذ ایک رواج کے وہ قطعی ڈگری ہوتی ہے جو کہ رواج مذکور پر مبنی ہو (۱) رواج مقامی مثلاً حق شفع کا موجود ہونا ایک معاملہ از نوع عام ہے اور یہ ثبوت اوس کے سابقہ فیصلجات زیر دفعہ ۱۳ قابل پذیرائی ہونگے (۲) رواجات زمینداری بھی اسی نوعیت کے ہوسکتے ہیں (۳) جسحال میں کہ ایک رواج کی بابت جسکی نسبت یہ بیان کیا جاتا ہو کہ ایک خاص جماعت اشخاص سے پیروی کیا جاتا ہے نزاع ہو تو وجود مشتمل فیصلجات جنمیں رواج مذکور بطور رواج جماعت مابہ البحث کے تسلیم کیا گیا ہے رواج مذکور کی موجودگی بہتر شہادت ہیں (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۹ و انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۶۲۵ و انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۵۳ و ۵۷ و ۵۸ ۔

نسبت معاملات نوع عام اور اس امر کے کہ کن صورتوں میں فیصلجات متعلقہ ان کے قابل دخل ہیں ملاحظہ ہو دفعہ ۱۳ ایکٹ ہذا مدعی نے نالش بغرض وصولیابی بقایا کرایہ ایک دوکان کے سالانہ کرایہ مبلغ ماعہ بیان کرکے دائر کی۔ مدعا علیہ نے حجت کی کہ کرایہ صرف مبلغ ٹ ہے مدعا علیہ اور برادر مدعی کاروبار میں شریک تھے اور مدعی نے اپنے بھائی کی شہادت اور بہی جات کوٹھی کے دو عبارت نوشتہ اپنے بھائی پر استدلال کیا۔ ان عبارتوں کی نکتہ چینی ثابت کرنے کے لیئے مدعی نے ایک فیصلہ شہادت میں داخل کیا جو بمقابلہ مدعا علیہ ایک نالش میں صادر ہوا جسکو نامبردہ نے بنام برادر مدعی بدیں الزام دائر کیا تھا کہ اوس نے بطور جائز اپنی کوٹھی کے خرچ میں مبلغ ماعہ کرایہ دوکان درج کیا ہے۔ **تجویز ہوئی** کہ فیصلہ مذکور نالشی ہذا میں بطور شہادت بمقابلہ مدعا علیہ قابل منظوری نہیں ہے۔ مقدمہ نارنجی بھیکا بھائی بنام ویہیا امید (انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳) کا حوالہ دیا گیا۔ اور ممیز کیا گیا۔ (۵)

ایسی تجاویز و ڈگریات جن میں مابین فریقین نالش یا مابین ایسے اشخاص کے جن کے وے قائم مقاماں ہیں تجویز حقوق ہوئی ہے گو وے ایکٹ شہادت مجریہ ہند (ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ء) کے بموجب شہادت قطعی نہیں ہیں جیسے کہ قبل نفاذ ایکٹ مذکور کے تھیں۔ تاہم حسب دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور کے باوجود اس کے کہ فریقین نالش سابق بالکل غیر ہوں اب بھی شہادت میں قابل پذیرائی ہیں۔ درحالیکہ فریقین وہی ہیں جو نالش سابق میں تھے یا اون کے قائم مقاماں ہیں تو اس قسم کی تجاویز و ڈگریات ایسی شہادت قریب قطعی کے متصور ہونگی کہ جب وہ اوس فریق کی جانب سے پیش ہوں جس کے حق میں وہ صادر ہوئیں تب بار ثبوت بعوض اسکے اوس کے مخالف پر عائد ہو (۶)

---

(۱) انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۸۵ و جلد ۱ صفحہ ۴۴ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۲۱۰ و آگرہ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۲۰ و انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۸۵ و جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۷ (۳) انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۴ و ۴۱۴ و جلد ۱ صفحہ ۴ و جلد ۲ صفحہ ۹۴ و جلد ۱ صفحہ ۳۷۳ و جلد ۷ صفحہ ۸۸۰ (۴) انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۳۷۹ و انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۹۳۷ ۔ (۵) انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۹۴ ۔ (۶) انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳ ۔

از گارتھ صاحب چیف جسٹس و جیکسن صاحب و پانٹیفکس صاحب و مارس صاحب جسٹساں (متر صاحب جسٹس مختلف الرائے) ایک تجویز سابق جو تجویز ان ریم نہ ہو (یعنے وہ تجویز بمقابلہ عوام کے نہ ہو) اور نہ معاملات قسم عام سے متعلق ہو نالش مابعد میں بطور شہادت مقبول نہیں ہو سکتی خواہ وہ بطور امر فیصل شدہ کے ہو یا بطور ثبوت اس امر خاص کے جسکا اُس سے تصفیہ ہوتا ہو الّا اوس حال میں کہ مابین انہیں فریقین یا اُن اشخاص کے جو اُن کے ذریعہ سے دعویٰ کرتے ہوں۔ ایک نالش میں جو مابین عمرو اور بکر کے تھی یہ بحث تھی کہ خالد وارث حامد کا ہے یا محمود۔ اگر خالد وارث حامد کا ہو تو عمرو مستحق وراثت کا ہو اور دوسری صورت میں نہیں۔ امر مذکور ایک نالش سابق میں جو احمد نے بنام عمرو دائر کی تھی پیش ہوا تھا اور تجویز بخلاف عمرو صادر ہوئی اور یہ فیصلہ سابق نالش مابین عمرو اور بکر میں بطور شہادت کے قبول کیا گیا اور عدالت ہائے ماتحت نے یہ خیال کیا کہ وہ شہادت قطعی امر منفصلہ کی نسبت بخلاف عمرو کے ہے۔ **تجویز ہوئی** (متر صاحب جسٹس مختلف الرائے) کہ فیصلہ سابق بطور شہادت نالش مابین عمرو و بکر میں نہ بطور معاملہ حسب دفعہ ۱۳- اور نہ بطور واقعہ حسب دفعہ ۱۱ یا کسی دوسری دفعہ ایکٹ شہادت کے مقبول ہو سکتا ہے (۱) مدعیان نے بحیثیت مشتریاں حصہ ایک محال کے نالش دلاپانے اپنے حصہ لگان بعض حقیتوں کے جنپر محال مذکور میں مدعا علیہم قابض تھے دائر کی۔ مدعا علیہم نے اِس امر سے انکار کیا کہ جیسا کہ بیان ہوا ہے وہ قابض ہیں۔ ایک اور شریک اسی محال نے پیشتر نالش بنام انہیں مدعا علیہم کے بابت لگان انہیں حقیتوں کے کی تھی اور اس نالش میں مدعیان حال اور دیگر شرکائے محال مدعا علیہم بنائے گئے تھے اور اس نالش میں یہ تجویز ہوئی تھی کہ مدعا علیہم حال قابض تھے اور اُس شخص کو جو اوس وقت میں مدعی تھا اور اُس کا حصہ ادا کرنے کے ذمہ دار تھے **تجویز ہوئی** (متر صاحب جسٹس مختلف الرائے) کہ ڈگری مصدورہ نالش امر تجویز شدہ یا قابل مقبولی بھی شہادت نالش ہذا میں نہیں تھی (۲) ایک نالش میں جو واسطے قبضہ خاص اراضی کے اس بیان سے دائر ہوئی کہ مدعا علیہ نے قبضہ چھوڑنے یا لگان اراضی کے ادا کرنے سے انکار کیا۔ ایک ڈگری مشعر استقرار اس امر کے کہ اراضی متنازعہ مستوجب لگان ہے شہادت میں پیش کی گئی۔ ڈگری مذکور مشتری نیلام نے بنام مدعا علیہم حاصل کی تھی لیکن مدعی نے دعویٰ حق مذکور بذریعہ اُس مشتری نیلام کے نہیں کیا جو نفس الواقع مداخلت بیجا کنندہ متصور ہو کر بیدخل کیا گیا۔ تجویز ہوئی کہ تجویز مقدمہ گجولال بنام فتح لال (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۷۱) مقدمہ سے متعلق ہے۔ اور ڈگری مذکور شہادت میں ناقابل پذیرائی ہے گو مقدمہ ہیرا لال پال بنام ہس (کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۵۲۸) میں یہ تجویز ہوئی ہے کہ بعض صورتوں میں ایسی تجاویز جو مابین فریقین کے نہ ہوں شہادت میں لیجا سکتی ہیں۔ اس میں یہ قرار نہیں دیا گیا ہے کہ ایسی تجاویز بابت اُن امور کے جنکی تنقیح

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۷۱- (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۳۵۲-

اُن میں تجویز ہوئی ہو شہادت قطعی تصور کیجائیگی۔ (۱)

ایک نالش لگان میں مدعی نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ مستحق لگان نقدی وجنس دونوں کا ہے اور بغرض ثبوت اسبات کے کہ وہ مستحق لگان جنس ہے مدعی نے دو ڈگریات یکطرفہ پیش کیں۔ جو اوس کے پیشرواں نے بنام اون اشخاص کے حاصل کی تہیں جن کے نام بوقت صدور ڈگریات مذکور بطور اسامی کاشت کے درج رجسٹر تہے اور ڈگریات مذکور بابت لگان نقدی وجنس دونوں کے تہیں واضح ہوا کہ مدعا علیہ بوقت صدور ڈگریات مذکور کے مالک کاشت کا تہا۔ اور اُس نے کاشت مذکور کو بذریعہ بیعنامجات کے حاصل کیا تہا۔ اگرچہ اُس نے انتقال کو درج رجسٹر مدعیان نہیں کرایا تہا اور وہ اُن نالشات میں فریق نہیں گردانا گیا تہا۔ جنمیں ڈگریات مذکور صادر ہوئی تہیں تجویز ہوا کہ چونکہ مدعا علیہ فریق اُن نالشات کا نہ تہا جنمیں ڈگریات مذکور حاصل کیگئی تہیں۔ اور بذریعہ اُن اشخاص کے دعویدار نہ تہا جن کے مقابلہ میں ڈگریات مذکور صادر ہوئی تہیں لہذا وہ بمقابلہ اس کے بطور وجہ ثبوت نالش میں قابل پذیرائی نہیں ہیں۔ فیصلہ مقدمہ شام چند کنڈو بنام رگوناتہ پال چودہری ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۹۴ میں یہ قرار نہیں دیا گیا ہے کہ جو ڈگری بمقابلہ اسامی درج رجسٹر حاصل کیجائے وہ ہمیشہ کارروائیات آیندہ میں بمقابلہ منتقل الیہ غیر مندرج رجسٹر کے جو فریق ڈگری مذکور نہیں ہے شہادت ہوگی بلکہ اُس مقدمہ میں جو کچہ کہ فیصل کیا گیا ہے یہ ہے کہ بغرض ہدایت اُس خاص ڈگری کے منتقل الیہ غیر درج رجسٹر پابند اوس کا ہے۔ خواہ فریق نالش تہا یا نہیں۔ کیونکہ کاشتکار ذمہ دار لگان ہے۔ (۲)

ایک نالش میں جو مابین زمیندار اور اوس کے اجارہ داران کے بابت لگان کے تہی ایک شخص جو کہ از چند جوت داران محال کے تہا۔ بطور گواہ منجانب زمیندار طلب کیا گیا اور اُس نے یہ بات تسلیم کی کہ ایک ایسا انتظام موجود تہا جس کے ذریعہ سے اوس نے اور اوس کے جوت داران شرکا نے یہ معاہدہ کیا تہا کہ لگان سیدہا زمیندار کو ادا کریں گے۔ یہ نالش بحق زمیندار فیصل ہوئی تب اجارہ داروں نے نالش بنام جوت داران جن میں گواہ مذکورہ بالا داخل تہا واسطے دلاپانے ایک رقم کے جسے جوت داران کو سیدہا زمیندار کو ادا کرنا چاہیے تہا اور جس سے ادا کرنیکی ڈگری اجارہ داران پر ہوگئی تہی۔ رجوع کی۔ جوت داران نے ذمہ داری ادائے لگان سے اجارہ داران کو بالکل انکار کیا۔ اس نالش میں جو شہادت جوت دار نے نالش زمینداری میں دی تہی بطور شہادت منجانب مدعیان بمقابلہ جملہ مدعا علیہم مقبول کیگئی تجویز ہوا کہ شہادت مذکور قابل پذیرائی تہی۔ (۳) ایک نالش میں جو منجانب صاحبان زمین بغرض باز رکہنے بیع حقیت وخیلکاری اور بیدخلی مشتری حقیت مذکور کے دائر کیگئی تہی منجملہ سوالات کے ایک سوال متعلق

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۷ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۱۲ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۸۸؎

موجودگی رسم یا رواج کے تہا جسکی روسے رعیت ایسی اراضی کو فروخت کرنیکی مستحق تہی تجویز ہوا۔ کہ تجویز ہائیکورٹ نسبت قابل انتقال ٹھہرانے حقیت ہائے ہمچو قسم واقعہ بدیہیات متصلہ کے بطور شہادت ایسے رواج کے بروئے دفعہ ہذا قابل پذیرائی ہے۔ (۱)

نالش دخلیابی اراضی ہیں مدعا علیہ نے اپنے قبضہ کی نوعیت ظاہر کرنیکو شہادت میں ایک فیصلہ جو اس نے ایک مقدمہ میں حاصل کیا جس میں مدعی یا اوس کے پیشروان باعتبار استحقاق فریق نہ تہے پیش کیا تجویز ہوئی کہ فیصلہ مذکور شہادت میں قابل منظوری ہے (۲) دیکہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۔ زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ ہذا فیصلہ ریاست غیر زیر دفعہ ہذا بمقابلہ اوس شخص کے جو اوس نالش کا کوئی فریق نہیں جسمیں کہ فیصلہ مذکور دیا گیا ہو ناقابل پذیرائی ہوتا ہے (۳)

فیصلجات وغیرہ ماسوا اُن کے جنکا دفعات ۴۰ سے ۴۲ تک میں ذکر ہے کب موثر ہیں

دفعہ ۴۳۔ ماسوائے فیصلجات یا احکام یا ڈگریات متذکرہ دفعات ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ کے فیصلجات یا احکام یا ڈگریات واقعہ موثر نہیں ہیں الاجبکہ ویسے فیصلہ یا حکم یا ڈگری کا وجود واقعہ تنقیح طلب ہو۔ یا ایکٹ ہذا کے کسی اور حکم کے روسے واقعہ موثر ہو۔

تمثیلات

(الف) زید اور عمرو نے بعلت کسی مضمون ہتک آمیز کے جو اُن میں سے ہر ایک پر عائد ہوتا ہے۔ بکر کے نام پر الگ الگ نالش رجوع کی اور بکر ہر مقدمہ میں یہی کہتا ہے کہ وہ مضمون جسکا ہتک آمیز ہونا اظہار کیا گیا ہے راست ہے اور حالات ایسے ہیں کہ اُن کے روسے یا تو اس مضمون کا ہر مقدمہ میں راست ہونا محتمل ہے یا دونوں میں سے کسی ایک میں اُس کا راست ہونا غیر محتمل ہے۔

اور زید نے بکر پر ایک ڈگری ہرجہ کی اس بنیاد پر حاصل کی کہ بکر اپنی حرکت کے جواز کو ثابت نہ کرسکا تو یہ واقعہ فیما بین عمرو اور بکر کے واقعہ موثر نہیں ہے۔

(ب) زید نے عمرو پر ہندہ کے ساتھ جو زید کی زوجہ ہے زناکاری کی علت میں نالش کی عمرو کہتا ہے کہ ہندہ زید کی زوجہ نہیں ہے مگر عدالت نے عمرو کو زناکاری کا مجرم ٹھہرایا۔

بعد ازیں ہندہ پر بعلت نکاح کرنے ساتھ عمرو کے حین حیات زید کے دوشوہرداری کے جرم کی علت میں نالش رجوع ہوئی اور ہندہ بولی کہ میں عمرو کی زوجہ کبھی نہ تہی۔

تو وہ فیصلہ جو عمرو کے خلاف میں صادر ہوا تہا بمقابلہ ہندہ واقعہ موثر نہیں ہے

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۲۴۷ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۴۷۔ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۳۳ و ۴۴۱

(ج) زید نے عمرو پر بعلت چرالیجانے اپنی گائے کے نالش کی اور عمرو مجرم ٹھہرا۔ بعد ازاں زید نے بکر پر بابت اس گائے کے جو عمرو نے مجرم ٹھہرنے کے پیشتر بکر کے ہاتھ بیچڈالی تھی نالش کی تو وہ فیصلہ جو عمرو کے خلاف میں صادر ہوا تھا فیمابین زید اور بکر کے واقعہ موثر نہیں ہے۔

(د) زید نے عمرو کے نام پر قبضہ اراضی کی ڈگری حاصل کی اور اسوجہ سے عمرو کے بیٹے بکر نے زید کو قتل کیا تو فیصلہ مذکور کی موجودگی واقعہ موثر ہے کیونکہ اس سے وجہ جرم ظاہر ہوتی ہے۔

(ہ)[1] زید پر سرقہ کا الزام لگایا گیا اور یہ کہ وہ سابق میں بھی بعلت سرقہ مجرم ٹھہرا تھا تو سابق کا مجرم ٹھہرنا بصورت واقعہ تنقیح طلب کے موثر ہے۔

(و)[1] زید کے مقدمہ کی بعلت قتل عمرو تجویز ہو رہی ہے تو یہ واقعہ کہ عمرو نے زید پر بعلت استعمال الفاظ ہتک آمیز کے نالش کی تھی اور زید مجرم ٹھہرا اور سزایاب ہوا تھا حسب دفعہ ۸ واقعہ موثر ہے کیونکہ اس سے واقع تنقیح طلب کا ارادہ ظاہر ہوتا ہے

بجز اوس صورت کے کہ موجودگی ایک فیصلہ یا تشخیص کی جو معاملات نوع عام سے متعلق نہ ہو واقعہ تنقیحی ہو یا بروئے کسی اور حکم ایکٹ ہذا کے متعلق ہو وہ کوئی شہادت سچائی فیصلہ یا اوسکی وجوہات کی جو کہ مابین اشخاص اجنب یا ایک فریق اور ایک شخص اجنب کے ہو نہیں ہوتا اور بروئے دفعہ ہذا غیر متعلق قرار دیا گیا ہے۔ ایسے فیصلجات جبکہ بمقابلہ اشخاص غیر کے پیش کئے جاتے ہیں بعض اوقات بطور ہونے رائے کے اور بعض اوقات بطور ہونے شہادت سماعی کے خارج رکھے جاتے ہیں (۱) دفعہ ہذا کے رو سے یہ حکم کیا گیا ہے کہ فیصلجات یا احکام یا ڈگریاں ماسوائے اون کے جنکا ذکر دفعات ۴۰ لغایت ۴۲ میں کیا گیا ہے بذاتہ غیر متعلقہ ہیں الا اوس صورت میں کہ وہ بطور تصفیہ یا ثبوت خاص امورات کے پیش کئے جاویں جنکا کہ اون کے رو سے فیصلہ ہوتا ہو (۲) لیکن ما نمائے ظاہر کردہ بہ فیصلہ سابق حسب مراد ایکٹ ہذا واقعہ متعلقہ نہیں ہے (۳) گو کہ فیصلجات علاوہ فیصلجات متذکرہ دفعات ۴۰ لغایت ۴۲ کے جہانتک کہ وہ فیصلے ہیں غیر متعلقہ ہیں تاہم دفعہ ہذا اونکو قطعی طور پر ناقابل ادخال نہیں ٹھہراتی جبکہ وہ بہترین شہادت کسی امر کی ہوں جو کہ کسی اور طرح ثابت کیا جا سکتا ہو (۴) موجودگی ایسے فیصلہ کی علاوہ اوس کی اپنی نوعیت فیصلہ کے ایک واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ

---

[1] یہ تمثیل بذریعہ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۹۱ء کی دفعہ ۵ کے بڑھائی گئی۔

(۱) کومنس بینچ جلد ۱۱ صفحہ ۲۸ و ۱۰۲ و ۵۰۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۷۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۸۱ بصفحہ ۱۸۸۔ رائے کارتھ صاحب چیف جسٹس و ڈائجسٹ اسٹیفن صاحب آرٹیکل ۱۴۔ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱ و ۲۰۵۔ اجلاس کامل۔ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۷۷ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱ و ۲۵۱۔ اجلاس کامل

ہوسکتی ہے (۱) نسبت معاملات نوع عام اور اس امر کے کہ کن صورتوں میں فیصلجات متعلقہ اون کے قابل ادخال ہیں ملاحظہ ہو دفعہ ۱۳ - ایکٹ ہذا۔ فیصلہ مذکور کی تاریخ اور اوس کے قانونی نتائج ثابت کرنے کے لئے اصل مسل یا نقل مصدقہ پیش کرنی چاہیے اور وہ قطعی شہادت واقعات مذکور کی بمقابلہ تمام دنیا کے ہوتا ہے (۲) واسطے ثابت کرنے فیصلہ کے دیکھو دفعہ ۷۱ - ایکٹ ہذا۔ و نسبت شہادت پیش کردہ بذریعہ امسلہ سابقہ کے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۹۱ - اور نسبت قابل پذیرائی ہونے فیصلجات کے جو مابین فریقین نالش نہ ہوں۔ ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۹۱ زیر دفعہ ۱۳ - ایکٹ ہذا۔ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۴۳ زیر دفعہ ۴۰ - ایکٹ ہذا۔

اگر کوئی شخص اپنے کارندہ پر بوجہ غفلت کارندہ نالش ولا پانے ہرجہ کی دائر کرے تو ایک ڈگری جو اصل پر ایک شخص ثالث نے حاصل کر کے جاری کرائی تہی واسطے ثبوت مقدمہ ہرجہ کے قابل ادخال ہے نہ واسطے غفلت کے اور اگر کوئی ڈگری بمقابلہ ضامن ہو چکی ہو تو وہ اس نالش میں جو کہ ضامن اصل قرضدار پر کرے واسطے ثبوت مقدار اُس روپیہ کے جو ضامن کو دینا پڑے قابل ادخال ہے لیکن وہ ڈگری شہادت اس امر کی نہیں ہے کہ اصلی قرضدار کی غفلت کی وجہ سے ضامن کو روپیہ دینا پڑا اور نہ شہادت اس امر کی ہے کہ ضامن قانوناً ذمہ وار ادائے زر مذکور کا تہا اور اگر چند اشخاص جو مشترک طور پر قرضہ لیکر تمسک لکہدیں اور اُن میں سے ایک پر دائن کُل کی ڈگری حاصل کرے اور یہ مدیون جس پر ڈگری ہوئی تہی روپیہ ادا کر کے اپنے شرکاء لکہنے والوں پر دعوے ولا پانے حصہ رسدی کا کرے تو وہ ڈگری جو مدیون پر ہوئی تہی واسطے ثبوت تعداد روپیہ کے جو اُس نے ادا کیا ہے قابل ادخال ہے لیکن نسبت صحت تمسک و مقدار حصہ رسدی کے کوئی شہادت نہیں ہے۔ (الف)۔ (ب)۔ (س) کچھ اراضی کے مشترک مالک تہے۔ بایام نابالغی (س) (الف) اور (ب) نے ایک موروثی پٹہ (ج) کو دیا (س) نے بعد اپنے بلوغ کے (الف) (ب) اور (ج) پر نالش کر کے پٹہ منسوخ کرا دیا۔ اسپر (ج) نے (الف)۔ (ب) پر ایک ثلث زر ثمن کا دعویٰ کیا جو معاوضہ حصہ (س) کا تہا اور اپنے دعوے کی تائید میں (الف)۔ (ب) کا دہوکہ دینا بیان کیا۔ تجویز ہوئی کہ فیصلہ سابق فی نفسہ کوئی شہادت فریب کی تصور نہیں ہوسکتا۔ بمقدمہ تحقیقات حلف دروغی وہ مثل جس میں اظہار مندرج ہو قابل ادخال شہادت ہے کہ وہ اظہار کارروائی جوڈیشل میں دیا گیا تہا اور جو دعوے واسطے تنسیخ انتقال جائداد ہندو بیوہ کے ہو کہ آیا کوئی ضرورت قانونی واسطے انتقال جائداد کے موجود تہی یا نہیں۔ اُس کے ثابت کرنے کے واسطے ڈگریات قرضہ قابل شہادت ہیں لیکن ان سے موجودگی ضرورت ثابت نہیں ہوتی۔ (۳)

---

(۱) ملاحظہ ہو تمثیل (ج) و (د) و (ہ) دفعہ ہذا و دفعہ ۵۴ تشریح (۲) - ایکٹ ہذا - (۲) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ - ۱۶۶۷ -

(۳) قانون شہادت فیلڈ صاحب صفحہ ۲۳۰ و ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۳ طبع سوم۔

مدعی نے جو موضع حاجی پور ضلع کرنال کا جاگیردار اور مالک ہے۔ مدعا علیہ یعنے اپنے مزارعان پر محصول چرائی کے لئے نالش دائر کی اور اپنے دعویٰ کی بنا رواجب العرض سنہ ۱۸۵۶ء کو اور اُن ڈگریوں کو قرار دیا جو اس نے محصول چرائی کے بابت مدعا علیہم پر پیشتر حاصل کی تھیں سنہ ۱۸۴۷ء کے بندوبست قانونی میں موضع مذکور کے باشندے خصوصاً مال چرائی دینے سے بری تھے اور یہ شرط سنہ ۱۸۵۶ء تک قائم رہی۔ جبکہ اسکی ترمیم ہوگئی اور محصول چرائی قائم کیا گیا حکام چیفکورٹ نے قرار دیا کہ مدعی کا حق محصول کی نسبت رواج یا واجب العرض سنہ ۱۸۵۶ء سے قائم نہیں ہوا۔ کیونکہ وہ حقوق جو کسی مزارعہ نے بندوبست سابق میں حاصل کئے ہوں یا درج بندوبست ہوگئے ہوں وہ بندوبست جدید میں اس سے چھینے نہیں جاسکتے اور نیز یہ قرار دیا کہ جو ڈگریاں پہلے مقدمات کی تھیں۔ وہ حسب دفعہ ہذا تائیدی ثبوت تھیں مگر وہ اون کے پابند کرنیکو کتفی نہیں جو ان مقدمات میں فریق نہیں تھے۔ مگر اُن ڈگریوں سے مدعی کا استحقاق برخلاف ان مدعا علیہم کے قائم ہوتا ہے جو فریق تھے۔ (۱)

مدعیان نے بحیثیت مشتریان حصہ ایک محال کے نالش دلا پانے اپنے حصہ لگان بعض اراضیات جنپر محال مذکور میں مدعا علیہم قابض تھے دائر کی مدعا علیہم نے قابض ہونے سے جیسا کہ دعویٰ ہوا تھا انکار کیا۔ ایک اور شریک حصہ دار اسی محال نے پیشتر نالش بنام انہیں مدعا علیہم کے بابت لگان اُنہیں حقیتوں کے کی تھی جسمیں مدعیان حال اور دیگر شرکار محال شریک مدعا علیہم بنائے گئے تھے۔ اور اس نالش میں یہ تجویز ہوا تھا کہ مدعا علیہم حال قابض تھے۔ اور اس شخص کو جو اس وقت مدعی تھا اسکا حصہ ادا کرنے کے ذمہ وار تھے تجویز ہوا کہ ڈگری مصدرہ نالش مذکور نالش ہذا میں بطور شہادت غیر قابل قبول ہے (۲) اپیلانٹوں نے اسبات کی درخواست کی کہ بعض فیصلوں اور ڈگریوں کی مصدقہ نقلیں جنکو عدالت ماتحت نے نامنظور کیا تھا شہادت میں لیجاویں نہ اس غرض سے کہ وہ نقلیں اس امر کا ثبوت ہیں کہ امور متنازعہ فیہ۔ امور فیصل شدہ درس جو ڈگری گئیاں ہیں بلکہ اس حیثیت سے کہ ان میں خلاصہ بیانات اُن فریق ہائے کا درج ہے جنکو انتظام جائداد ہائے متذکرہ عرضیہ دعویٰ میں دخل تھا اور نیز اس حیثیت سے کہ وہ نقلیں برتاؤ کی شہادت ہیں۔ تجویز ہوا کہ نقول مذکور شہادت میں نہیں لیجا سکتیں۔ (۳)

فیصلہ فوجداری کا دیوانی میں اور دیوانی کا فوجداری میں قابل پذیرائی ہونا۔

یہ ایک عام اصول ہے کہ فیصلجات فوجداری بہ ثبوت اُن امور کے جن کی بناء پر وہ صادر کئے جاتے ہیں۔ مقدمات دیوانی میں اُن واقعات کے ثابت کرانے کے لئے جنکی بناء پر فوجداری میں مقدمہ فیصل ہوا تھا قابل داخل نہیں ہیں چنانچہ نالش ہرجہ میں باوجود عدالت فوجداری کے فیصلہ کے کہ مدعا علیہم مرتکب حملہ ہوئے تھے۔ عدالت

---

(۱) نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۵۲۔ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۲۔

دیوانی نے یہ تجویز کیا کہ کوئی حملہ نہیں ہوا تھا اور عدالت ہائیکورٹ نے تجویز کیا کہ سزا بمقدمہ فوجداری ایک مقدمہ دیوانی میں جو کہ واسطے دلا پانے ہرجہ ایسی فعل کے دائر کیا جائے ثبوت نہیں ہے - (۱) اسی طرح جو عدالت دیوانی پابند اس امر کی نہیں ہے کہ جس دستاویز کو بحیثیت فوجداری مجسٹریٹ نے صحیح تصور کیا ہو اس کو خواہ مخواہ وہ بھی صحیح تصور کرے اسے اختیار ہے کہ جس دستاویز کو مجسٹریٹ نے سچا سمجھا ہو اسکو جھوٹا سمجھے (۲) اور واقعات متعلقہ کی خود تجویز کرے (۳) ایک غیر رجسٹری شدہ درخواست راضی نامہ جو مدعی کے دعویٰ اضافہ لگان کی بنا تھی اور سابقہ فوجداری کارروائیات میں داخل کیگئی تھی حکم مصدرہ بکارروائیات مذکورہ میں درج نہ کیگئی تھی تجویز ہوئی کہ وہ مابعد کی نالش دیوانی میں قابل پذیرائی نہیں ہے (۴) جیسا کہ مقدمات دیوانی میں فیصلجات فوجداری ثبوت ان واقعات کا نہیں ہیں جنپر کہ فیصلہ فوجداری ثابت کیا جاوے اسی طرح فیصلجات دیوانی عدالتہائے فوجداری پر ناطق نہیں تصور کیے جا سکتے - تاہم مقدمہ فوجداری میں اگر اس مدعا علیہ نے اقرار جرم کیا ہو تو وہ بطور اقبال حسب دفعہ ۱۸ - ایکٹ ہذا قابل ادخال شہادت مقدمات دیوانی میں ہے - اگرچہ فیصلجات فوجداری مقدمات دیوانی میں ان واقعات مستدلہ کا ثبوت نہیں ہیں جنپر کہ فیصلہ فوجداری صادر کیا جاوے اور نہ فیصلہ دیوانی مقدمہ فوجداری میں ثبوت ہے تاہم مفصلہ ذیل مقاصد کیلئے فیصلجات فوجداری قابل ادخال ہیں - فیصلہ براءت بمقدمہ فوجداری ایک ایسے مقدمہ میں جو کہ مدعا علیہ بری شدہ واسطے ہرجہ کے دائر کرے صرف اس امر کے لئے قابل ادخال شہادت ہے کہ مدعی مقدمہ دیوانی فوجداری سے بری قرار دیا گیا لیکن وہ اس امر کا ثبوت نہیں ہے کہ مدعا علیہ مقدمہ دیوانی کا مدعی فوجداری کے مقدمہ کا تھا نہ یہ کہ اُس نے بدنیتی سے فوجداری میں نالش کی تھی نہ یہ کہ بلا وجہ کافی نالش کی تھی - اور نہ یہ کہ مدعی مقدمہ دیوانی واقع میں بے قصور تھا - اس لیئے اگر ایک شخص جس کے نام نالش کسی جرم کی کیگئی ہو بری کیا گیا ہو اور مستغیث کے نام استغاثہ عداوتی کی بابت نالش کرے تو مسل مذکور مدعی کی بریت کے امر واقعہ کو ثابت کرنے کے لیئے قطعی شہادت ہے گو کہ نالش دیوانی میں فریقین وہی نہ ہوں جو کہ نالش فوجداری میں تھے (۵) لیکن وہ اس امر کی کوئی شہادت نہیں ہے کہ مدعا علیہ مستغیث تھا گو کہ اوسکا نام عرضی فوجداری کی پشت پر مندرج ہو اور نہ اوس کی عداوت یا نہ ہونے وجہ اغلب کی (۶) یہ امر واقعہ کہ مدعی مجرم قرار دیا گیا تھا گو کہ وہ اپیل میں بری ہو گیا تھا شہادت معقول اور اغلب وجہ کی ہے (۷) اگر الف ایک

---

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۵ دیوانی - و بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۳۰ دیوانی - (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۲۶ دیوانی - (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۵۵ دیوانی - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۵ صفحہ ۱۰۱۰ - (۵) ایسٹ رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۳۰۲ (۶) قانون شہادت سید امیر علی صاحب - (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۲۶ -

جرم کا اقبال کرے اور اوس کا مجرم قرار دیا جاوے تو مسل فیصلہ مذکور بخلاف اوس کے مقدمہ دیوانی میں بطور ایک اقبال امر واقعہ کے قابل پذیرائی ہے (۱) لیکن اگر الف جرم کا اقبال نہ کرے لیکن مجرم قرار دیا جاوے تو اس صورت میں فیصلہ مذکور بخلاف اوس کے مقدمہ دیوانی میں بطور اقبال واسطے ثابت کرنے اوس کے جرم کے قابل پذیرائی نہ ہوگا (۲) علے ہذالقیاس مسل مقدمہ دیوانی مقدمہ فوجداری میں بر ثبوت اس امر کے شہادت میں پذیرا ہو سکتی ہے کہ مدعا علیہ نے جسپر کہ حلف دروغی کا الزام لگایا گیا ایک اظہار حلفی دیا اور اظہار کارروائی عدالت میں دیا گیا۔ لیکن فیصلہ عدالت دیوانی مقدمہ فوجداری میں کوئی ثبوت اس امر کا نہیں ہے کہ اظہار مدعا علیہ (جو کہ فوجداری میں ملزم ہے) دروغ تھا۔ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۰ ایک ہندو نے نالش بابت معاوضہ زیان خدمات دختر کے جو مدعا علیہ کے بھگا لیجانے کے باعث سے واقع ہوا اور واسطے دلایانے اوس خرچہ کے جو نامبردہ کا استغاثہ فوجداری میں جو بنام مدعا علیہ بابت بھگا لیجانے کے کیا گیا تھا پڑا تھا، رجوع کی۔ نالش فوجداری مذکور میں مدعا علیہ کو سزا ہوئی تھی **تجویز ہوئی** ۔ کہ فیصلہ عدالت فوجداری کا حسب دفعہ ۱۳۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۷ء یہ اثر نہیں ہے کہ اس سے نالش ہذا میں تجویز اس امر کی کہ آیا مدعا علیہ دختر مدعی کو بھگا لیگیا یا نہیں ممنوع ہو۔ (۳) مدعی حال نے زیر دفعہ ۴۹۸ تعزیرات ہند مدعا علیہ حال پر اپنی عورت کے بہ نیت مجرمانہ پھسلا لیجانے کا دعوی کیا۔ مجسٹریٹ نے مدعا علیہ (ملزم) کو رہا کر دیا کہ نکاح نہ ہوا تھا۔ اسپر مدعی نے اپنی عورت کے بازو کا دعوی کیا۔ تجویز ہوا کہ مسئلہ شادی ”ایک امر تجویز شدہ“ نہ تھا۔ اسوجہ سے کہ مجسٹریٹ نے مقدمہ فوجداری میں اسکو معلوم کیا (۴) زید نے دعوی بازو اپنی عورت کا کیا جس نے عذر بدسلوکی کا کیا۔ شہادت جو مقدمہ میں لیگئی تھی فقط وہ فیصلہ تھا جسکی رو سے بموجب دفعہ ۵۳۶ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ء ڈگری گذارہ بحق اوسکی جورو کے ہوئی تھی اور اس سے ثابت تھا کہ وہ باعث بدسلوکی زید سے علیحدہ رہتی تھی۔ قرار پایا کہ اگر وہ فیصلہ ثبوت میں لئے جانے کے قابل تھا تو قطعی ثبوت نہ تھا۔ مسٹر جسٹس **لنڈزی** صاحب کی بھی یہ رائے ہوئی کہ عدالت ملاحظہ مقدمہ فوجداری کا بموجب دفعہ ۱۳۸۔ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء کر سکتی ہے (۵) ایک نالش میں جو عمرو نے بنام مقراں تمسک رجوع کی تھی۔ عدالت نے بلحاظ وجوہ متذکرہ اپنے فیصلہ کے یہ تجویز کی کہ دستخط مقراں کے صحیح نہ تھے اور یہ ہدایت کی کہ عمرو پر الزام جعلسازی کا استغاثہ کیا جاوے۔ بوقت تجویز عمرو روبروئے جوری کے فیصلہ عدالت دیوانی منجانب گواہاں ثبوت شہادت میں پیش کیا گیا اور اس ہدایت میں جو صاحب سشن جج نے جوری کو کی فیصلہ مذکور کے مضامین کی تشریح کی۔

---

(۱) کوئنس بنچ ڈویژن جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۸۔ (۲) ۳۳۔ ۱۰ (۲) قانون شہادت سید امیر علی صاحب (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۹۰۔ (۴) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۵۶ سنہ ۱۸۸۲ء۔ (۵) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۲ سنہ ۱۸۷۲ء۔

تجویز ہوئی کہ فیصلہ مذکور بطور ناجائز منظور رہا تھا۔ (۱)

فریب یا سازش سے فیصلہ کا حاصل ہونا یا عدالت کا عدم اختیار ثابت کیا جاسکتا ہے

دفعہ ۴۴۔ نالش یا دیگر کارروائی کا ہر فریق یہ دکھا سکتا ہے کہ وہ فیصلہ یا حکم یا ڈگری جو از روئے دفعہ ۴۰ یا ۴۱ یا ۴۲ کے واقعہ موثر ہے اور جسے فریق مخالف نے پایۂ ثبوت کو پہنچایا ہے ایک ایسی عدالت سے صادر ہوئی جس کو اُس کے صادر کرنیکا اختیار نہ تھا یا فریب یا سازش سے حاصل ہوئی تھی

فیصلہ جو کسی عدالت غیر مجاز نے صادر کیا ہو خواہ بلحاظ اس امر کے کہ اسکو فریقین مقدمہ پر خواہ نسبتے مدعا بہا نالش پر اختیار سماعت حاصل تھا محض کالعدم ہوتا ہے (۲) گو کہ یہ مقولہ قانون بہت سخت ہے کہ کوئی شخص بخلاف کسی مسل مقدمہ کے کچھ نہیں کہہ سکتا تاہم بروئے دفعہ ہذا کوئی فریق یہ ثابت کرسکتا ہے کہ فیصلہ جو فریق ثانی نے حسب شرائط دفعہ ۴۰ یا ۴۱ یا ۴۲ داخل کیا ہے وہ فریباً حاصل کیا گیا ہے (۳) اور اوس فریق کو اس قسم کی شہادت داخل کرنیکا اختیار ہے لیکن اُن فیصلجات کی نسبت جو حسب دفعہ ۴۳ قابل ادخال ہیں اس قسم کی شہادت نہیں دیجا سکتی۔ بروئے اصول متعارفہ تمام ڈگریوں اور فیصلوں کی نسبت یہ قیاس ہوتا ہے کہ وہ عدالت مجاز نے صادر کئے ہیں۔ لہذا بار ثبوت اس امر کا کہ عدالت مجاز نے صادر نہیں کی اوس شخص کے ذمہ ہے جو اس کو شہادت سے خارج کرایا چاہتا ہے (۴) اور بلا کافی وجہ کے فریب قیاس نہیں کیا جاتا۔ (۵)

سازش کی صورت میں بھی مقولہ مندرجہ بالا متعلق نہیں ہوتا اور کوئی فریق سازش ثابت کرسکتا ہے۔ مثلاً جبکہ ڈگری مابین ایسے فریقین کے صادر کی گئی ہو جنکو ایک دوسرے سے کوئی نزاع نہ ہو (۶) فریب جملہ جوڈیشیل افعال کو برطرف کر دیتا ہے اور جملہ کارروائی عدالت ہائے انصاف کو منسوخ کر دیتا ہے۔ اور عدالتیں فریب کے معلوم ہونے پر اپنے فیصلجات کو بھی منسوخ کر دیتی ہیں اور کر دینا چاہیے (۷) یہ امر غیر اہم ہے کہ آیا فیصلہ صادر کردہ عدالت ادنے یا اعلے ہے جملہ صورتوں میں ہر ایک عدالت کو خواہ وہ اعلے ہو یا ادنے جبکہ صاف طور پر یہ معلوم ہو جاوے کہ فیصلہ بذریعہ فریب کے حاصل کیا گیا ہے لازم ہے کہ فیصلہ مذکور کو منسوخ کر دے (۸) نسبت ضابطہ کے جو واسطے مسترد کرنے ایک ڈگری کے اختیار کیا جاتا چاہیے جو بذریعہ فریب یا سازش کے حاصل کی گئی ہو ملاحظہ ہو بنگال لارپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۱۱ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۱۲ و ۳۵۷ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۷۰ و ۳۴۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۹۰

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۴۴۔ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۸ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۲۰۵ و ۲۱۲۔ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۳۰۔ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۸۔ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۳۲۵۔ (۶) کلارکس فنلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۵۱۔ (۷) اسمتھ لیڈنگ کیسز جلد ۲ و ڈاڈسن ایلیٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۵۸۷ و ۶۰۵ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۴۸۔ (۸) قانون شہادت سید امیر علی صاحب

لیکن ڈگری برضا برطبق درخواست تحریک اسوجہ پر منسوخ نہیں کیجا سکتی کہ وہ بذریعہ فریب اور غلط بیانی کے حاصل کیگئی تھی۔ غرض مذکورہ کے لئے جداگانہ نالش دائر کرنی چاہیئے (۱) ڈگری اور حکم کی صورت میں بھی یہی اصول متعلق کیا جانا چاہیئے (۲) جبکہ ایک فریق نالش شہادت میں کوئی فیصلہ یا ڈگری یا حکم زیر دفعہ ۴۰ یا ۴۱ یا ۴۲ پیش کرے تو فریق ثانی بروئے دفعہ ہذا مجاز ہے کہ بربنائے کسی ایک وجہ منجملہ تین وجوہ کے اوس کے اثر سے بچے اور وہ حسب ذیل ہیں:- (الف) کہ عدالت کو اختیار سماعت اوس کے صادر کرنیکا حاصل نہ تھا (ب) کہ وہ فریب سے۔ یا (ج) سازش سے حاصل کیا گیا ہے (۳)

عدالت غیر مجاز فیصلہ جو کسی عدالت غیر مجاز نے صادر کیا ہو محض کالعدم ہوتا ہے اور مابین فریقین اوسکو کوئی اثر حاصل نہیں ہوتا (۴) چنانچہ جسحال میں کسی جرم کی بابت ایک ایسی عدالت نے تجویز کی ہو جسکو اختیار سماعت حاصل نہ ہو تو کارروائیات مذکورہ کالعدم ہوتی ہیں اور اگر ملزم بری کیا گیا ہو تو مکرر تجویز کیا جا سکتا ہے (۵) الفاظ "عدالت غیر مجاز" سے مراد وہ عدالت ہے جسکو اختیار سماعت حاصل نہ ہو (۶) لفظ "قابلیت" مترادف "اختیار سماعت" کے ہے اور بعض اوقات الفاظ "ناقابلیت" بجائے "بلا اختیار سماعت" کے استعمال کئے جاتے ہیں (۷) گو کہ ایک عدالت دوسری عدالت کی کارروائیات کو منسوخ نہیں کر سکتی تاہم اوسکو اختیار ہے کہ دوسری عدالت کے اختیار سماعت کے متعلق دریافت کرے (۸) اور ہر ایک شخص خواہ فیصلہ مذکور کا فریق ہو یا نہ ہو جس کے خلاف ایک مابعد کی نالش میں سابقہ فیصلہ استعمال کیا جاتا ہے مجاز ہے کہ نالش مذکور میں بوجہ نقص اختیار سماعت عدالت صادر کنندہ فیصلہ مذکور کے اعتراض کرے (۹)

اس عنوان کے متعلق ملاحظہ ہو شرح دفعہ ۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء مشرح مؤلف جسمیں عدالت دیوانی کے اختیار سماعت و عدم اختیار سماعت کے متعلق نہایت تفصیل کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔

قیدی دفعہ ۱۵ ایکٹ قمار بازی نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۷ء کی رو سے سزایاب ہوئے کہ وہ پیشتر بھی سزایاب ہو چکے تھے انکی جانب سے یہ بحث تھی کہ اُن کا مجرم قرار دیا جانا اور سزایاب کیا جانا قانوناً ناقص ہے۔ اس وجہ سے کہ جسوقت وہ پیشتر سزایاب ہوئے تھے۔ ایکٹ مذکور کی دفعات ۳ و ۴ شہر امرتسر سے جیسا کہ دفعہ ۲ کی رو سے چاہیئے متعلق نہیں ہوئی تھیں۔ اور اس لئے عدالت کو اس امر کا خود بخود وجہ ثبوت بھی تسلیم کرنا چاہیئے تھا کہ یہ دفعات جسطرح سے کہ چاہیئے تھا متعلق نہیں ہوئیں۔ عدالت چیفکورٹ نے قرار دیا کہ عدالت پر فرض ہے کہ

---

(۱) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۹۴۹ و نیز ملاحظہ ہو مد ۹۵۔ ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۸ء قانون میعاد (۲) قانون شہادت نارٹن صاحب صفحہ ۲۱۸ (۳) ملاحظہ ہو انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۷۰۲ (۴) شمال مغربی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۹۹ و ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۲۸۴ و جلد ۲۲ صفحہ ۱۳۶ (۵) انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۰۷ (۶) انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۸ و انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۳ و ۲۱۳ (۷) انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۰۷۔ (۸) ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۴۳۱ (۹) انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۲۷۰ و ۲۸۱۔

ایکٹ کو وجہ ثبوت تسلیم کرے مگر یہ امور کہ آیا اس ایکٹ کوئی جز و کسی مقام سے متعلق ہوا ہے یا نہیں اور آیا جو تدابیر اس مطلب کے واسطے عمل میں آئیں وہ اس غرض کے پورا کرنے کے لئے کافی ہیں یا نہیں ۔ قانونی اور واقعاتی ہیں کہ جنکا ملزوم کو سزا دینے سے پہلے تصفیہ کرنا عدالت پر فرض ہے اور جب عدالت نے ایسا کر دیا ہو خواہ وہ فیصلہ غلط ہو یا صحیح اور کوئی ایسا قانون نہیں ہے جسکی رو سے اس عدالت کو جو تحقیقات کسی مقدمہ مابعد کی کرتی ہو اختیار ہو کہ اس امر کا از سر نو تصفیہ کرے سوائے اس کے جو دفعہ ۴۴ قانون شہادت کی رو سے حاصل ہے اور وہ دفعہ اس سزایابی کی صورت پر عائد نہیں ہوتی (۱)

فیصلہ بذریعہ فریب یا سازش

فریب کی تعریف دفعہ ۱۷۔ ایکٹ معاہدہ میں مندرج ہے اس کے لئے ملاحظہ ہو قانون معاہدہ مشرح مؤلف ۔ اور سازش ایک ایسے قرارداد باہمی مابین دو یا زیادہ اشخاص کے ہے جو اس غرض سے کیجاوے کہ کوئی ایسا فعل کریں جس سے تیسرے شخص کو ضرر پہونچے یا اور کوئی ناجائز غرض حاصل ہو ۔ سازش کارروائی ہائے عدالت میں اُس قرارداد مخفی کو کہتے ہیں کہ جو دو شخص باہم اس غرض سے کریں کہ ان میں کا ایک دوسرے پر نالش کرے تاکہ فیصلہ کسی ناجائز مقصد کے لئے حاصل ہو ۔ ایسی سازش دو طرح ہو سکتی ہے ۔ (اوّل) جبکہ وہ واقعات جو کہ عدالت کے سامنے پیش کئے جاویں فی الحقیقت موجود نہ ہوں ۔ (دوم) جبکہ وہ واقعات موجود تو ہوں لیکن واسطے حاصل کرنے سازشی فیصلہ کے تیار کئے گئے ہوں (۲)

جب ڈگری بذریعہ فریب ایک فریق کے دوسرے فریق پر حاصل کیگئی ہو تو وہ فریقین پر اور اون اشخاص پر جو اُن سے تعلق رکھتے ہوں اور اُن اشخاص پر کہ جنکی طرف سے فریقین مذکور حاضر ہوئے ہوں واجب التعمیل ہے جبتک کہ وہ نافذ رہے لیکن اسپر اعتراض فریب کا ہو سکتا ہے اور اگر فریب ثابت ہو تو وہ منسوخ ہو سکتی ہے تجاویز اِن ریم یعنے متعلقہ شئے میں وہی قاعدہ اُن اشخاص سے متعلق ہوتا ہے کہ جنکو نالش سے تعلق نہیں ہے ۔ جب ڈگری بذریعہ فریب یا سازش دونوں فریق مقدمہ کے حاصل کیگئی ہو تو وہ فریقین پر واجب التعمیل ہے اور وہ اُن اشخاص پر بھی واجب التعمیل ہے کہ جو فریقین سے تعلق رکھتے ہونگا سوائے اُس صورت کے کہ جب فریب سازشی بغرض خلاف ورزی کسی حکم قانون کے ہوا ہو کہ جو واسطے فائدہ اشخاص مذکور کے بنایا گیا لیکن وہ اشخاص کہ جنکی طرف سے فریقین مقدمہ حاضر ہوئے ہوں مگر وہ بذریعہ فریقین مذکور کے دعوے دار نہ ہوں کسی کارروائی مابعد میں خواہ بطور مدعی یا بطور مدعا علیہ تجویز سابقہ کو جو اس طرح پر بذریعہ فریب و سازش حاصل کیگئی تھی محض کالعدم کر سکتے ہیں بشرطیکہ فریب و سازش صاف ثابت ہو جاوے یہی قاعدہ اشخاص غیر سے متعلق ہے (۳) فریبانہ جوابدہی

---

(۱) نمبر ۴۱ سنہ ۱۸۸۵ء پنجاب ریکارڈ فوجداری (۲) قانون شہادت فیلڈ صاحب صفحہ ۳۲۵ و ۳۲۶ طبع سوم وو ملڈن لا لیکسن طبع سنہ ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۵۱ ۔ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۷۰۳

داخل کرنا کوئی فریب نہیں ہے۔ فریب متخیلہ دفعہ ہذا سے وہ فریب مراد ہے جو فیصلہ حاصل کرنیکے لئے کیا گیا ہو مثلاً سازش کرنا یا اسی قسم کا کچھ اور مابین فریقین عمل ہونا یا خود عدالت میں فریب کا کیا جانا۔ (۱) فریب مذکور واقعی ایسا فریب ہونا چاہیئے جسکا الزام اوس شخص پر لگایا جاوے جس نے کہ اوسے پیش کیا ہو اور جو اوس نے دوسرے شخص سے ناجائز فائدہ حاصل کر لینے کے لئے کیا ہو اس غرض سے کہ اوسکو واقعی طور پر یا اور عمداً دہوکا ہو اور وہ شکل ڈگری سے ظاہر ہونا چاہیئے محض بیضابطگی یا ایسے حقوق پر اصرار کرنا جو واجب تحقیقات کرنے پر معلوم کیا جا سکے عدالت کو اس قابل نہیں کرتا کہ ڈگری کو منسوخ کر دے (۲)

کرشناون نے جائداد نیل منی مکرجی کے پاس رہن کی جس نے نالش بربنائے اپنے رہن نامہ کے دائر کی اور اس مقدمہ میں ڈگری حاصل کی بعد اوس ڈگری کے کرشناون نے جائداد مذکور ایک شخص غیر یعنی اشرف شیخ کے ہاتھ فروخت کی۔ چونکہ نیل منی مکرجی نے یہ کوشش کی کہ اجراء اپنی ڈگری کا بمقابلہ اوس جائداد کے کرائے جو بقبضہ اشرف شیخ تہی۔ لہذا شخص آخر الذکر نے نالش بنام کرشناون و نیل منی مکرجی بغرض استقرار اس امر کے دائر کی کہ جائداد مذکور ذمہ وار ادائے ڈگری کی اس وجہ سے نہیں ہے کہ معاملہ رہن فریبی تہا اور ڈگری بذریعہ فریب و سازش حاصل کیگئی تہی۔ اس نالش میں نیل منی مکرجی نے یہ حجت کی کہ چونکہ اشرف شیخ نے بعد ڈگری ہونے کے خریداری کی ہے لہذا وہ قطعاً اوس کا پابند ہے۔ تجویز ہوئی کہ بلحاظ عبارت دفعہ ۴۴ ایکٹ شہادت کے اشرف شیخ کو اس امر کے ثابت کرنیکا قطعاً اختیار ہے کہ ڈگری بذریعہ فریب و سازش کے حاصل کیگئی تہی۔ مقدمہ بہوئی سنگہ بنام راجندر پرتاب سہائے (ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۷ و بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۳۳) سے اختلاف کیا گیا۔ (۳) ایک نالش میں جو (الف) نے بخلاف (ب) کے واسطے قبضہ خاص ایک تالاب کے رجوع کی تہی۔ مدعی نے ایک ڈگری مبنی براضی نامہ بنالش ماسبق مابین مدعی و مدعا علیہ مذکور واسطے ثابت کرنے اپنے استحقاق قبضہ خاص کے پیش کی۔ جوابدعوی (منجملہ دیگر امور کے) یہ تہا کہ ڈگری مذکور ایک فریبانہ ڈگری ہے۔ تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ہذا مدعا علیہ یہ ثابت کر سکتا ہے کہ ڈگری فریب سے حاصل کیگئی تہی (۴) جب ایک موجودہ فیصلہ یا حکم یا ڈگری کا عذر جو زیر دفعات ۴۰ یا ۴۱ یا ۴۲ ایکٹ شہادت واقعہ متعلقہ ہو ایک فریق نالش نے بطور مانع دعوی دوسری جائداد کے کیا ہو تو اس فریق کے واسطے جس کے برخلاف فیصلہ یا ڈگری یا حکم مذکور پیش کیا گیا ہو یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک جداگانہ نالش اس کی منسوخی کے واسطے رجوع کرے بلکہ فریق مذکور مجاز ہے کہ اس نالش میں جسمیں فیصلہ یا ڈگری یا حکم مذکور اس کے برخلاف پیش کیا گیا ہو

---

(۱) انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۴ صفحہ ۸۷۹ (۲) لا رپورٹ چانسری جلد ۳ صفحہ ۲۰۳ محولہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۷۰۶ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۶ - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۱۱

یہ ظاہر کرے (اگر ایسی صورت موجود ہو) کہ وہ فیصلہ یا ڈگری یا حکم جسپر فریق مخالف نے انحصار کیا ہے ایسی عدالت نے صادر کیا تھا جو اس کے صادر کرنیکی مجاز نہ تھی یا کہ وہ فریب یا سازش سے حاصل کیگئی تھی (۱) اور بذریعہ جداگانہ نالش کے بھی ڈگری یا فیصلہ یا حکم جو فریب سے حاصل کیا گیا ہو منسوخ کرایا جاسکتا ہے (۲) مدعی نے بیان کیا کہ مدعا علیہ نے فیصلہ بعوض جھوٹی اور جعلی دستاویزات پیش کرکے حاصل کیا ہے جنمیں کہ امورات تنقیح کے متعلق جھوٹے اور فریبانہ اندراجات تھے چنانچہ فیصلہ مذکور فریبانہ قرار دیا جاکر منسوخ کیا گیا (۳) ایک بہت بڑی جائداد کے مالک نے ایک سازشی مقدمہ میں ایک جعلی وقف نامہ کے تائید کرکے عدالت کو دہوکہ دیکر اپنے اوپر ایک ڈگری اس مضمون کی کرا دی کہ جائداد واقف کے اولاد کے لیئے وقف رہیگی اور اس سے ورثان اجانب خارج رہیں گے۔ ورثان اجانب نے اس جائداد سے حصہ پانے کے لیئے دعوی کیا تو تجویز ہوا کہ (۱) جس عدالت کو اوس نہج پر اس مقدمہ کا اختیار سماعت ہے وہ تجویز کرسکتی ہے بعد تحقیقات کہ ڈگری عدالت کو فریب دیکر حاصل کیگئی ہے اس لیئے وہ ڈگری کالعدم ہے۔ (۲) مدعیان اس وجہ سے کہ فریب دینے والا انکا حقدار سابق تھا۔ یہ عذر پیش کرنے سے محروم نہیں کیئے جاسکتے کہ ڈگری مذکور فریب سے حاصل کیگئی تھی (۴) جبکہ کوئی ثبوت سازش مابین دائن و دیوالیہ اور حکم تصفیہ دیوالیہ کے حاصل کرنیکی نسبت موجود نہ ہو تو حکم مذکور دفعہ ۴۴ کی ذیل میں نہیں آسکتا۔ (۵)

جبکہ سابقہ نالش اس غرض سے دائر نہ کیگئی تھی کہ مدعی کو اوس کا ثمرہ یا کوئی فائدہ خواہ کچھ ہی ہو اوس سے حاصل ہو بلکہ واسطے حفاظت مدعلیہم کے دائر کیگئی تھی تو قرار دیا گیا کہ سابقہ فیصلہ حاصل کرنے میں کوئی فریب نہ کیا گیا تھا لیکن وہ کوئی امتناع نہ تھا جہانتک کہ سازش (فریب) کیگئی تھی اور کہ مدعاعلیہم بنالش ثانی فی الحقیقت سابقہ نالش میں مدعی اور مدعاعلیہ تھے جبکا فیصلہ بطور امتناع کے پیش کیا گیا تھا (۶) یہ صاف ظاہر ہے کہ وہ شخص جو فریق فیصلہ نہ ہو بذریعہ ثابت کرنے سازش کے اوس کے اثر سے بچ سکتا ہے لیکن وہ فریق جس نے کہ فیصلہ بذریعہ اپنی سازش کے حاصل کیا ہو حسب معمول ایسا نہیں کرسکتا۔ درحالیکہ ایک ڈگری پر جو بذریعہ فریب حاصل کیگئی ہو اوسپر ایک فریق ثالث یا ایک بیگناہ فریق جسکو اوس سے نقصان پونچتا ہو اوسی یا کسی اور عدالت میں اعتراض کرسکتا ہے تاہم فریقین ڈگری سازشی میں سے کوئی بھی اسکے نتائج سے نہیں بچ سکتا (۷) نیز ملاحظہ ہو

---

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۴۲ بحوالہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۸۹ و جلد ۷ صفحہ ۱۱ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۷۳۳۔ (۲) ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۱۲ و ۶۱۹ و جلد ۲۶ صفحہ ۹۰۹ (۳) کومنس بنچ جلد ۲ صفحہ ۶۳۴ محولہ انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۱۶ و ۲۱۹۔ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۲۷۲ (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۵۔ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۸۹ بصفحہ ۹۱۹۔ (۷) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۷۰۸ و ۷۱۳۔

انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۳۳ فریق ڈگری سازشی کا اوس کا پابند ہوتا ہے بجز اوس صورت کے جبکہ حکمی طور پر کسی اور استحقاق کا تعلق ہو جو کہ فریق مذکور کے ذریعہ پورا کیا جاسکتا ہو (۱) فریب اور سازش میں یہ فرق ہے کہ وہ فریق جو بیان کرتا ہو کہ اوس کے خلاف ڈگری حاصل کئے جانے میں فریب کیا گیا ہے وہ امر بیان کرتا ہے جو وہ بجواب نالش بیان ذکر سکتا تھا بخلاف ازیں وہ فریق جو سازش کا الزام لگاتا ہو کوئی نیا امر بیان نہیں کرسکتا۔ وہ ایک ایسے جواب کے پیش کرنے کے لئے کوشش کرتا ہے جو بجواب نالش استعمال کیا جانا چاہئے تھا اور کہ اوسکو مطابق اصول امر فیصلشدہ کے ویسا کرنیکی اجازت نہیں دیجاسکتی (۲) اگر یہ ثابت ہو جاوے کہ ڈگری دیگر اشخاص کی سازش سے حاصل کی گئی تھی تو کوئی امر فیصلشدہ نہیں ہوسکتا (۳)

اشخاص ثالث کی رائیں کس حالت میں واقعۂ موثر ہیں

ماہرین کی رائے

دفعہ ۴۵۔ جب عدالت کو کسی مسئلہ متعلق قانون ملک غیر یا علم یا ہنر کی نسبت یا در خصوص شناخت دستخط یا نشان انگشت کے اپنی رائے قائم کرنی ہو تو اس باب میں اُن اشخاص کی رائیں جو اس قانون ملک غیر یا علم یا ہنر کے ماہر " یا تکرارات[1] شناخت دستخط " یا نشان انگشت[2] " کے بارے میں " بالتخصیص ماہر ہوں واقعۂ موثر ہیں۔

اور ایسے اشخاص اکسپرٹ یعنے ماہرین کہلاتے ہیں۔

تمثیلات

(الف) تکرار اس بات پر ہے کہ آیا زید زہر کے باعث سے مرا یا نہیں۔

ماہرین کی رائیں بہ نسبت علامات اس زہر کے جس سے زید کا ہلاک ہونا تصور کیا جاتا ہے واقعہ موثر ہیں۔

(ب) تکرار اسبات پر ہے کہ آیا جب زید نے فلاں فعل کیا تھا تو وہ بباعث عدم صلاحیت عقل اس فعل کی نوعیت یا اسبات کے جاننے کی صلاحیت رکھتا تھا یا نہیں کہ جو فعل اس سے صادر ہوتا ہے وہ بیجا یا برخلاف قانون ہے۔

ماہرین کی رائیں بہ نسبت اس امر کے کہ آیا وہ علامات جو زید سے ظاہر ہوئیں حسب معمول علامات

---

[1] دفعہ ہذا میں یہ " " الفاظ بذریعہ ایکٹ ۱۸ بابت ۱۸۷۲ء دفعہ ۴ داخل کئے گئے۔

[2] یہ الفاظ " " بروئے دفعہ ۳۔ ایکٹ ۵ بابت ۱۸۹۹ء کے ایزاد کئے گئے۔

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۰۸ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۳۳ بصفحہ ۲۳۸ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۸

عدم صلاحیت عقل ہیں یا نہیں اور آیا ویسی عدم صلاحیت عقل سے لوگ اکثر اسبات کے جاننے کے کہ وہ افعال جو اُن سے صادر ہوتے ہیں کس نوع کے ہیں یا اسبات کے جاننے کے کہ وہ جو کچھ کرتے ہیں وہ بیجا یا خلاف قانون ہے۔ ناقابل ہوجاتے ہیں یا نہیں واقعہ موثر ہیں۔

(ج) تکرار اسبات یہ ہے کہ آیا فلان دستاویز زید کی لکھی ہوئی ہے یا نہیں اور ایک دوسری دستاویز پیش کیجاتی ہے جو زید کی لکھی ہوئی ثابت ہوتی ہے یا اس کا اقبال کیا جاتا ہے۔

تو ماہرین کی رائیں اس امر میں کہ آیا وہ دونو دستاویزیں ایک ہی شخص کی لکھی ہوئی ہیں یا الگ الگ شخص کی واقعہ موثر ہیں۔

اِس دفعہ سے ایک نیا مضمون شروع ہوتا ہے یعنے شہادت اُن اشخاص کی جو کہ بالذات واقعات مقدمہ سے کوئی علاقہ نہیں رکھتے دیجاسکتی ہے۔ دفعہ ہذا میں جس قسم کی شہادت لینے کی اجازت ہے وہ صرف شہادت اشخاص ماہرین کی ہے نہ اشخاص غیر کی۔ اور شرائط جو حسب دفعہ ہذا لازمی ہیں اور جن کے بغیر اس دفعہ کے مطابق شہادت داخل نہیں ہوسکتی حسب ذیل ہیں۔ ۱ مظہر جسکی رائے پوچھی ہو ماہر ہو۔ ۲ جس امر کی بابت رائے پوچھی جائے وہ مفصلہ ذیل اقسام میں سے ہو۔ (الف) نسبت قانون ملک غیر کے (ب) نسبت علم یا ہنر کے۔ ۳ نسبت شناخت دستخط کے۔ پس سوائے اُن امور کے اور کسی امر کی نسبت شہادت نہیں دیجاسکتی لفظ "ماہر" سے وہ شخص مراد ہے جو کہ بوجہ اپنے حالات اور اپنے کاروبار کے ایک واقفیت خاص نسبت کسی شئے کے حاصل کرتا ہے۔ شہادت ماہر کی منحصر ہے اول اُس اعتبار پر جو اسکی دیانت کی نسبت کیا جاوے۔ دوسرے اس اعتبار پر جو کہ عدالت اس کے علم اور واقفیت کی نسبت رکھتی ہو۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ ایک نہایت متدین ماہر بوجہ اپنے کم علم کے غلط رائے ظاہر کرے اور یہ بھی ممکن ہے کہ نہایت لائق ماہر بوجہ بددیانتی کے غلط رائے ظاہر کرے۔ علاوہ ازیں شہادت ماہرین کی نہایت احتیاط سے معتبر اور قابل وقعت سمجھنی چاہئے کیونکہ انکو کسی واقعات کی نسبت شہادت دینی نہیں ہوتی۔ بلکہ اپنی رائے بیان کرنی ہوتی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ رائے ہر فریق کے ماہر کی اسی کے مطلب کے موافق ہوتی ہے۔ اور بقول لارڈ کیمبل ماہرین ہمیشہ ایسے تعصبات اور خیالات سے عدالت میں آتے ہیں کہ جس طرف سے وہ پیش کئے جاتے ہیں ایسی ہی انکی رائے ہوتی ہے اس لئے ان کی شہادت چنداں وقعت نہیں رکھتی۔ نسبت قانون ملک غیر دیکھو دفعہ ۳۸۔ ایکٹ ہذا۔

علم و ہنر کیا ہے لفظ علم و ہنر میں داخل ہے ہر شاخ علم کی یا ہر علم جس سے کہ وہ مسائل حاصل ہوتے ہیں جو کہ واسطے کسی مقصد کے مفید ہوں اور جس کے حاصل کرنے کے لئے ایک خاص تحصیل اور محنت ضروری ہے مثلاً ڈاکٹر شناخت کنندہ خطوط قدیم اور تخمینہ کرنیوالے اور مُہرکن اور مصوّر و کلارک پوسٹ آفس۔

ولایت کے ایک بڑے مقدمہ میں یہ امر قابل بحث تہا کہ آیا ڈاکٹر سے جو کہ مرض جنون سے خوب واقف ہو (لیکن جس نے ملزم کو قبل اس کے مقدمہ کے نہ دیکہا ہو) اور اثنائے پیشی مقدمہ میں موجود رہا ہو اور تمام گواہوں کے اظہارات سنے ہوں یہ رائے پوچہی جا سکتی ہے یا نہیں کہ اس کے نزدیک وقت صادر ہونے جرم کے ملزم مجنون تہا یا نہیں اور اسبابات کو دریافت کر سکتا تہا یا نہیں کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے خلاف قانون اور جرم ہے۔ تجویز ہوا کہ عموماً اس قسم کا سوال کرنا جائز نہیں ہے۔ اس وجہ سے کہ ڈاکٹر کو قبل ظاہر کرنے اپنی رائے کے گواہوں کی شہادت کی تنقیح کرنی پڑتی ہے جو کہ ماہر کا کام نہیں ہے۔ لیکن جبکہ واقعات تنقیح اور طے ہو جاویں۔ تو عدالت اُن واقعات سے جو امور ثابت ہوں اُنکی نسبت رائے پوچھ سکتی ہے۔ بہرحال حسب منشاء دفعہ ہذا اس طرح پر سوال ہو سکتا ہے کہ تم نے بیان اس امر کا سنا ہے کہ کس قسم کی علامات ظاہر ہوئیں۔ فرض کرو کہ کسی شخص میں ایسی علامات موجود ہوں تو تمہاری رائے میں اس کے دماغ کا کیا حال ہے۔ وہ ڈاکٹر جس نے اس نعش کو نہ دیکہا ہو جسکا معائنہ ہوا ہو اور جو اِس واسطے طلب کیا جاوے کہ اس ڈاکٹر کی رائے کی تائید کرے جس نے کہ نعش کا معائنہ کیا ہو اور جس نے بیان کیا ہو کہ اوسکی دانست میں وجہ ہلاکت کیا ہے اسبابات کا موقع رکہتا ہے کہ شہادت متضمن اپنی رائے کے بطور شخص متخصص واقف کار کے دے۔ طریقہ مناسب واسطے اظہار ایسی رائے کے یہ ہے کہ وہ علامات جو بوقت معائنہ نعش دیکہی گئی ہوں گواہ سے بیان کیجاویں اور یہ پوچہا جائے کہ اسکی رائے میں وجہ ہلاکت اس مضروبہ کیا ہے (۱) بروئے دفعہ ۵۰۹ ضابطہ فوجداری شہادت سول سرجن یا کسی اور گواہ ڈاکٹری پیشہ کی جو مجسٹریٹ نے لی ہو یا بذریعہ کمیشن لیگئی ہو بلا طلبی اس کے داخل شہادت ہو سکتی ہے اور بصورت ضرورت وہ طلب بہی کیا جا سکتا ہے اور بروئے دفعہ ۵۱۰ ضابطہ مذکور ممتحن کیمیا کی رپورٹ بغیر اسکی طلبی قابل دخال شہادت ہے۔ نیز ملاحظہ ہو انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۳۹، و انڈین لاریپورٹ الٰہ آباد جلد ۹ صفحہ ۷۲۰ و جلد ۱۰ صفحہ ۴۷، و انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۲۹ و جلد ۸ صفحہ ۲۱۱۔ ڈاکٹر کی اصل رپورٹ شہادت میں پیش کیجانی چاہئیے نقل قابل پذیرائی نہیں ہے (۲)۔ نسبت رائے ماہرین کے دیکہو فقرہ ماقبل فقرہ اخیر دفعہ ۶۰۔ ایکٹ ہذا۔

شخص ماہر اپنی یادداشت تازہ کرنے کے لئے کتب متعلقہ مضمون مذکور کو دیکہہ سکتا ہے یا اپنی رائے کو درست یا اوسکی تصدیق کر سکتا ہے (۳) رائے ماہر کی تائید یا تردید کیجا سکتی ہے (۴) اور جب رائے مذکور واقعہ متعلقہ ہو تو وجوہات بہی جنپر کہ رائے مذکور مبنی ہو واقعہ متعلقہ ہوتی ہیں (۵) جبکہ شہادت بہت ضخیم ہو تو عدالت وکیل کو حکم دے سکتی ہے کہ اوس کے وہ اجزا امر پڑھکر ماہر کو سنائے جاویں جنپر کہ اوسکی رائے مطلوب ہے گو کہ اوس نے

---

(۱) انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۵۸۹ و جلد ۹ صفحہ ۵۵۴ و ۹۱۴ و قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۱۴۲۰، (۲) ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۱۵ صفحہ ۹۴۔ (۳) دفعہ ۱۵۹۔ ایکٹ ہذا۔ (۴) دفعہ ۴۶۔ ایکٹ ہذا۔ (۵) دفعہ ۵۱۔ ایکٹ ہذا۔

وہ شہادت اوس وقت سُنی ہو جبکہ وہ دیگئی تہی۔ (۱)

واقعات جو ماہرین کی رائے سے نسبت رکھیں

دفعہ ۴۶۔ واقعات جو اور طرح سے موثر نہیں ہیں اُس حالت میں واقعات موثر ہیں کہ جب وہ ماہرین کی رایوں کے موید یا نقیض ہوں درحالیکہ ویسی رائیں موثر مقدمہ ہوں۔

تمثیلات

(الف) تکرار اسبات پر ہے کہ آیا زید کو فلاں قسم کا زہر کھلایا گیا تہا یا نہیں۔

تو یہ واقعہ کہ دوسرے اشخاص میں جنکو اسی قسم کا زہر کھلایا گیا تہا ایسی علامتیں ظاہر ہوئی تہیں جنکو ماہر لوگ اسی قسم کے زہر کی علامات کہتے یا نہیں کہتے ہیں واقعہ موثر ہے۔

(ب) تکرار اسبات پر ہے کہ آیا فلاں بندرگاہ میں فلاں پشتہ بندی سے رکاؤ پہنچا ہے یا نہیں۔

تو یہ واقعہ کہ اور اور بندرگاہوں میں جو اور اور لحاظوں سے اسی طرح واقع ہیں مگر وہاں ایسی کوئی پشتہ بندی نہیں ہے قریب قریب اسی وقت کے رکاؤ ہونے لگا تہا واقعہ موثر ہے۔

دیکھو دفعہ ۱۱۔ ایکٹ ہذا۔

کسی کے خط کی بابت رائے کب واقعہ موثر ہے

دفعہ ۴۷۔ جب عدالت کو اسبارہ میں اپنی رائے قائم کرنی ہو کہ فلاں دستاویز کس شخص کی لکھی ہوئی یا دستخط کی ہوئی ہے تو رائے ہر ایسے شخص کی جو اس شخص کا خط پہچانتا ہو جو ویسی دستاویز کا لکھنے والا یا دستخط کرنیوالا مظنون ہو اس امر میں کہ یہ تحریر یا دستخط اس شخص کے ہیں یا نہیں واقعہ موثر ہے۔

تشریح۔ وہ شخص دوسرے شخص کے خط کا پہچاننے والا کہلاتا ہے جبکہ اوسنے اوسکو لکھتے ہوئے دیکھا ہو یا جواب میں ان دستاویزات کے جو خود اوس نے لکھکر یا دوسرے سے لکھوا کر اوس کے نام بہیجی تھیں اوس سے ایسی دستاویزات پائی ہوں جو اس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی معلوم ہوں یا جبکہ معمولی کاروبار کے اجرا میں ویسی دستاویزات جن سے معلوم ہوتا ہو کہ اسی شخص کی لکھی ہوئی ہیں اُس کے روبرو ہمیشہ پیش ہوتی گئی ہوں۔

تمثیلات

تکرار اسبات پر ہے کہ آیا فلاں چٹھی زید تاجر لنڈن کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے یا نہیں۔

بکر کلکتے کا ایک سوداگر ہے اور اوس نے زید کے پتے پر چٹھیاں لکھ بھیجیں اور ایسی چٹھیاں پائیں جن سے معلوم ہوتا تہا کہ وہ زید کی لکھی ہوئی ہیں۔ اور خالد بکر کا محرر ہے جسکا یہ کام تھا کہ بکر کی چٹھیوں کو

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۸۶۰۔

ملاحظہ کرکے تہی کر دیا کرے اور احمد بکر کا دلال ہے جس کو بکر اس سے مشورہ لینے کے لئے وہ چٹھیاں ہمیشہ دکھلایا کرتا تہا جو بظاہر زید کی لکھی ہوئی معلوم ہوتی تہیں۔

تو بکر اور خالد اور احمد کی رائیں اسبات میں کہ وہ چٹھی زید کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے یا نہیں واقعہ موثر ہیں۔ گو بکر یا خالد یا احمد نے زید کو کبھی لکھتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

دفعہ ہذا اور دفعہ ۴۵ میں یہ فرق ہے کہ دفعہ ۴۵ متعلق ہے اُن اشخاص کی شہادت سے جوکہ بذات خود نسبت کاتب خط کے کچھ نہیں جانتے لیکن وہ خطوط کا آپس میں مقابلہ کرکے اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں۔ کہ آیا وہ خط ایک ہی شخص کے لکھے ہوئے ہیں یا نہیں۔ دفعہ ہذا متعلق شہادت اُن اشخاص کے ہے جوکہ ذاتی طور پر حسب منشاء تشریح دفعہ ہذا خط و کتابت سے واقفیت رکھتے ہوں اور اس امر کی شہادت دیسکتے ہوں کہ اونکی رائے میں تحریر خاص اُسی شخص کی ہے یا نہیں جسکی نسبت بحث ہے۔ جب کسی دستاویز کی نسبت یہ بیان کیا جاوے کہ اسپر کسی شخص نے دستخط کئے ہیں یا اپنے قلم سے اوسکو کلاً یا جزواً لکھا ہے تو یہ ثابت کرنا پڑیگا کہ دستخط یا خط اوس قدر دستاویز کا جو اوس شخص کے ہاتھ کا لکھا ہوا بیان کیا گیا اُسی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ (دفعہ ۶۷ ایکٹ ہذا) تین طریقے شناخت خط کے ہیں۔ اول۔ طلب کرانا کاتب دستاویز کو یا گواہ حاشیہ کو یا کسی اور شخص کو جس کے سامنے وہ لکھی گئی ہو۔ دوم۔ طلب کرانا ایسے شخص کو جوکہ حسب منشائے تشریح دفعہ ہذا واقفیت کئے ہوئے ہو۔ ا۔ جبکہ اُس نے اس شخص کو لکھتے ہوئے دیکھا ہو۔ ۲۔ بجواب اُن کاغذات کے جو کہ اس نے لکھکر یا اور سے لکھواکر اُس شخص کے نام بھیجے ہوں اور اسی شخص کے لکھے ہوئے کاغذات اس شناخت کنندہ کو وصول ہوئے ہوں۔ ۳۔ جبکہ در اثنائے اجرا معمولی کاروبار کے کسی کاغذات سے پایا جاتا ہو کہ اسی کے لکھے ہوئے اسکی روبرو پیش ہوتے رہے ہیں۔ سوم۔ خط کی نسبت طریقہ مندرجہ دفعہ ۷۳۔ اختیار کرکے تطبیق کیجاسکتی ہے۔ سب سے اعلےٰ طریقہ اول ہے اور اس کے بعد طریقہ دوم اور اس کے بعد طریقہ سوم اور جب تک کہ اعلےٰ طریقہ حاصل ہو سکے ادنیٰ طریقہ حاصل نہ کرنا چاہئے اگر کوئی فریق بہ ثبوت دستاویز کے جس کے کاتب یا گواہ حاشیہ موجود ہوں طریقہ دوم و سوم اس کے ثابت کرنے کے لئے اختیار کرے تو نسبت صحت دستاویز کے یہ قابل شک ہے (۱) نسبت معنے دستخط کے ملاحظہ ہو دفعہ ۳ (۵۲) ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۹۷ء اور نسبت نشان کے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۷۳۔

بہ ثبوت ایک دستاویز کے ایک گواہ نے بیان کیا کہ وہ نویسندہ کے دستخط سے واقف تہا مگر اس کے خاص بیان میں کوئی سوال نہیں کیا گیا جس سے منجملہ متعدد امور مندرجہ تشریح دفعہ ۴۷ کے کوئی امر ظاہر ہوتا اسکو قت

---

(۱) شرح قانون شہادت سید محمود صاحب۔ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۳۲۲ و ۳۲۳۔

اسپر کوئی اعتراض نہیں کیا گیا تہا۔ اور نہ ہی گواہ پر بعد ازاں اس امر کے متعلق جرح کیگئی تہی مگر بر طبق اپیل عدالت اپیل ماتحت نے خیال کیا کہ احکام دفعہ ۴۷ کی تعمیل نہیں کیگئی اور کہ بدیں وجہ دستاویز ثابت نہ ہوئی تہی تجویز ہوئی کہ یہ ایک غلطی تہی۔ ٹیلر صاحب کی کتاب شہادت فقرہ ۱۸۹۳ میں اس امر پر یوں بحث کیگئی ہے۔ گواہ کو بار اول ہی یہ بیان کرنیکی حاجت نہین ہے کہ وہ کس طرح دستخط سے واقف ہے۔ کیونکہ یہ فریق ثانی کا فرض ہے کہ وہ جرح میں اسکی واقفیت کے وسائل دریافت کرے۔ اگر وہ شہادت سے بصورت موجودہ مطمئن نہ ہو۔ اس ملک میں بہی یہ قانون کی صحیح تشریح ہے۔ یہ اجازت ہے اور اکثر قرین مصلحت ہوسکتا ہے کہ معاملات متذکرہ تشریح بیان خاص میں منکشف کئے جانے چاہئیں یہ اجلاس فرماجج کے اختیار میں ہے اور بسا اوقات قرین مصلحت ہوسکتا ہے کہ اڈوکیٹ فریق ثانی کو مداخلت کرنے اور جرح کرنے کی اجازت دیجائے تاکہ عدالت اس مرحلہ پر مواد مکتفی پر ثبوت دستخط کے متعلق کسی صحیح نتیجہ پر پہنچ سکے۔ (۱) ہمراہ دفعہ ہذا ملاحظہ ہو دفعہ ۴۵ و ۷۳، ایکٹ ہذا۔

رائے درخصوص موجودگی کسی حق یا رسم کے کب واقعہ موثر ہے

دفعہ ۴۸۔ جب عدالت کو درخصوص موجود رہنے کسی رسم عام یا کسی حق عام کے اپنی رائے قائم کرنی ہو تو اس رسم یا اُس حق کے موجود رہنے کی بابت اُن اشخاص کی رائیں جو اوس کے موجود رہنے کی صورت میں غالباً ویسی موجودگی سے واقف ہوتے واقعہ موثر ہیں

تشریح۔ الفاظ رسم عام یا حق عام میں وہ رسم و رواج یا حق داخل ہے جو کسی طبقہ اشخاص کثیر التعداد کے درمیان بالعموم جاری رہے۔

تمثیل

کسی خاص گانوں کے رہنے والوں کا حق کسی خاص کنوئیں کے پانی کے استعمال کی بابت حسب مراد دفعہ ہذا کے حق عام ہے۔

جبکہ کوئی سوال درباب موجودگی کسی رسم یا رواج عام یا موجودگی کسی حق عام کے پیدا ہو تو رائے اون اشخاص کی جنکا رسم یا رواج کی موجودگی کی نسبت واقف ہونا اغلب ہو بہترین شہادت ہوتی ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۴۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۵۹۔

دفعہ ۱۳ ایکٹ ہذا جملہ حقوق اور رواجات عام وخاص اور متعلقہ نفع عام سے متعلق ہے اور اسمیں اون خاص واقعات کا ذکر ہے جو شہادت میں پیش کئے جاسکتے ہیں۔ اور دفعہ ۳۲ (۴) میں اظہار رائے درجہ دوم کے اون صورتوں میں پذیرا کئے جانے کے بارہ میں ذکر ہے جن میں بیان کنندہ عدالت کے روبرو پیش نہ

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۔

کیا جا سکتا ہو اور اوس صورت میں بیانات تحریری یا زبانی اون اشخاص کے جو فوت ہو گئے ہوں یا پائے نہ جاتے ہوں یا ناقابل ادائے شہادت ہو گئے ہوں یا بدوں کسی قدر توقف یا خرچ کے جسکو روا رکھنا بنظر حالات مقدمہ عدالت کو نامناسب معلوم ہو حاضر عدالت نہیں کئے جا سکتے دربارہ اظہار رائے نسبت موجودگی کسی استحقاق عام یا رسم عام یا معاملہ متعلقہ غرض خلایق یا غرض عام کے ہوں اور یہ قیاس غالب ہو کہ درصورت اسکی موجودگی کے وہ اشخاص اسکی موجودگی سے اطلاع رکھتے تھے اور وہ بیان اوس استحقاق یا رسم یا معاملہ کی نسبت نزاع پیدا ہونے سے پہلے کیا گیا تھا واقعہ متعلقہ ہے۔ اور ضمن (۷) دفعہ مذکور کا اون بیانات سے متعلق ہے جو کسی ایسے نوشتہ یا وصیت نامہ یا کسی اور دستاویز میں مندرج ہو جو کسی ایسے معاملہ سے علاقہ رکھتا ہو جسکا دفعہ ۱۳ ضمن (الف) میں ذکر ہے۔ دفعہ ہذا اوس صورت سے متعلق ہے جبکہ عدالت میں ایسے اشخاص کا اظہار لیا جاوے یعنے زندہ اشخاص کی شہادت سے متعلق ہے جو عدالت کے روبرو پیش کئے گئے ہوں اور اونکو حلف دیگئی ہو اور اونپر جرح کیگئی ہو۔ بروئے دفعہ ہذا جبکہ اسکو دفعہ ۶۰ کے ساتھ ملا کر پڑھا جاوے یہ ضروری ہے کہ اوس شخص کو جو رائے رکھتا ہو بطور گواہ کے طلب کرایا جانا چاہئے دفعہ ۶۰ کی شرط صرف بصورت ماہروں کے متعلق ہے۔

رائے نمبرداران زیر دفعہ ہذا شہادت ہو سکتی ہے اگر ماہر دگان اپنی رائے کی تائید نظائر سے کر سکتے ہوں (۱) اگر کاغذات بندوبست بطور امثال دربارہ رواج تصور نہ کئے جاتے بلکہ اس طور پر تصور کئے جاتے کہ انمیں صرف رائے اُن لوگوں کی درج ہے جنکو غالباً واقفیت ہے تو از روئے دفعہ ہذا قابل قبول ہوتے۔ (۲)

وہ بیان جو اُن اشخاص نے کیا ہو جو رواج کی موجودگی کا علم رکھنے کے قابل تھے زیر دفعہ ہذا قابل پذیرائی شہادت ہے (۳) دیکھو پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۹۱ء دربارہ رواج۔

ایک نالش اضافہ لگان میں مدعی نے منجملہ دیگر وجوہ کے یہ بیان کیا کہ مالیت پیداوار اراضی کی بڑھ گئی ہے اور گواہاں از قسم کاشتکار پیش کئے جنہوں نے اپنی یاد سے وہ نرخ جو چند سال سے اس مقام پر جاری تھا بیان کیا صاحب جج ضلع نے اس شہادت کو نسبت تجویز قیمت پیداوار کے قابل اطمینان تصور نہیں کیا اور انہوں نے یہ تجویز کی کہ صرف بیوپاریوں و سوداگروں سے جن کے پاس بہی جات حساب کی ہوتی ہیں نرخ ثابت ہو سکتا ہے اور وہ ان کو دیکھکر اپنی یاد کو تازہ کر سکتے ہیں اور اُسکی جانچ ہو سکتی ہے۔ **تجویز ہوئی** کہ شہادت پیش کردہ واقعہ متعلقہ ہے اور قابل لحاظ ہے (۴)

---

(۱) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۵ء مفصل۔ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۴۷۔

(۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۱۷۴ بمبیئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۴۴۔ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۳۔

ایک مقدمہ میں حسب دفعہ ۱۵۸ - ایکٹ اسامیاں بنگال تحقیقات نسبت حدود بعض قطعات اراضی کے جو رعایا کے قبضہ میں تھی کیگئی - امین نے شہادت نسبت اِس امر کے لی کہ کیا مقدار پیمائش کی اس ضلع میں ہے اور عدالت نے مقدمہ کو اسکی شہادت پر فیصل کیا - تجویز ہوا کہ اس مقدمہ میں یہ بحث پیدا ہوئی کہ مقدار آلہ پیمائش مروجہ ضلع کیا ہے جو شہادت اسبارہ میں گذری وہ صحیح طور پر مقبول ہوئی اور اُسپر عمل کیا گیا (۱)

رائیں درخصوص دستورات و عقائد وغیرہ کے کب واقعہ موثر ہیں

دفعہ ۴۹ - جب عدالت کو درخصوص اُمور مصرحہ ذیل کے اپنی رائے قائم کرنی ہو یعنے

درخصوص دستورات اور عقائد کسی طبقہ اشخاص یا خاندان کے یا

درخصوص ترکیب اور انتظام کسی بنائے مذہبی یا خیراتی کے یا

درخصوص معنی اُن الفاظ یا اصطلاحات کے جو خاص ضلعوں یا اشخاص کے خاص طبقوں میں مستعمل ہوں تو اُن اشخاص کی رائے جو ایسے امور سے واقف ہونے کے خاص ذرائع رکھتے ہوں واقعات موثر ہیں -

زیر دفعہ ہذا گواہ اپنی رائے امورات مندرجہ دفعہ کے متعلق دیسکتا ہے اور بروئے دفعہ ہذا جب عدالت کو کوئی رائے دربارہ رواج کسی خاندان کے قائم کرنی ہو تو اُن اشخاص کے بیانات بھی واقعات متعلقہ ہیں جن کے پاس کہ خاص وسائل اس کے علم کے موجود ہوں - (۲)

جج کسی معنی کے واسطے ڈکشنری کو دیکھہ سکتا ہے - نسبت معنی الفاظ یا اصطلاحات جو خاص ضلعوں یا خاص لوگوں میں مستعمل ہوں - ملاحظہ ہو فقرہ ماقبل و فقرہ اخیر دفعہ ۵۷ و شرط اول دفعہ ۶۰ و دفعہ ۹۸ - ایکٹ ہذا -

رائے بہ نسبت قرابتداری کے کب واقعہ موثر ہے

دفعہ ۵۰ - جب عدالت کو دو شخص کی باہمدیگر قرابتداری کی نسبت رائے قائم کرنی ہو تو وہ رائے جو درباب وجود اس قرابتداری کے ایسے شخص کے اطوار و اوضاع سے ظاہر ہو جو اس خاندان کا ایک رکن ہونے کے سبب یا اور جہت سے اس قرابتداری سے واقف ہونے کے ذرائع خاص رکھتا ہو واقعہ موثر ہے -

مگر شرط یہ ہے کہ ایسی رائے مقدمات متعلقہ ایکٹ طلاق مجریہ ہند میں یا نالشات تحت دفعہ ۴۹۴ یا دفعہ ۴۹۵ یا دفعہ ۴۹۷ یا دفعہ ۴۹۸ مجموعہ قوانین تعزیرات ہند میں نکاح کے ثبوت کے لئے کافی نہیں ہوگی -

---

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۷ - (۲) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۳۷ -

تمثیلات

(الف) تکرار اس بات پر ہے کہ زید اور ہندہ کے درمیان نکاح ہوا تھا یا نہیں تو یہ واقعہ کہ اُن کے دوست جیسا کہ شوہر اور زوجہ کے ساتھ ملنا چاہیئے اسی طرح اُن سے ملا کرتے اور اُن کے ساتھ برتاؤ کیا کرتے تھے واقعہ موثر ہے۔

(ب) تکرار اس بات پر ہے کہ آیا زید عمرو کا پسر حلال زادہ ہے یا نہیں تو یہ واقعہ کہ اس خاندان کے لوگ ہمیشہ مثل پسر حلال زادہ کے اُسکے ساتھ برتاؤ کرتے تھے واقعہ موثر ہے۔

چونکہ از روئے دفعہ ہذا رائے کے متعلق شہادت گواہ کے طور اور طریق کے ذریعہ دیجاتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ علاوہ اس کے کہ گواہ کو امر مذکور کے متعلق خاص علم حاصل ہو وہ معتبر ہو (۱) دفعہ ہذا میں شرط لگائے جانے سے یہ مقصود ہے کہ جملہ فوجداری مقدمات میں ثبوت سخت تر مطلوب ہے اور نیز کارروائیات زیر ایکٹ طلاق میں جن میں قبل اس کے کہ اختیار سماعت برتا جائے یا دادرسی عطا کیجائے امر واقعہ ازدواج جو کہ ایک اہم امر واقع ہے ثابت کیا جانا چاہیئے (۲) اور واضح ہوتا ہے کہ در صورتیکہ ازدواج جزو ضروری کسی جرم کا مثلاً بصورت شوہر یا زوجہ کے حین حیات میں مکرر ازدواج کرنے اور زنا اور پھسلا لیجانے عورات منکوحہ کے تو وقوع شادی کا ثابت کرنا ضروری ہے (۳) پنجاب چیفکورٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ایکٹ شہادت کی دفعہ ۵۰ کے احکام کی وجہ سے یہ ایک قاعدہ قانونی ہے کہ اس قسم کی کارروائیوں میں سے کسی ایک میں جن کی تصریح دفعہ مذکور کے حصہ اخیر میں ہے اور جو دفعہ مذکور کے متعلق ہیں شادی صرف رائے سے ثابت نہیں ہو سکتی اور بنا بریں ضرور ہے کہ اُسے ہم بستری اور معاشرت کے ثبوت سے ہو کسی اور طریق سے ثابت کیا جائے (۴) ملزم پر الزام زنا بالجبر لگایا گیا نسبت ثبوت شادی باہم شوہر و زوجہ کے بیان نامبردگان ہے کہ انکی شادی باہمدگر ہوئی اور ایک بیان مستغیث کا ہے کہ وہ زوجہ اسکی ہے بتجویز ہوئی کہ اس قسم کا ثبوت نہ صرف بلحاظ دفعہ ہذا بلکہ بلحاظ اس اصول کے کہ جملہ مقدمات فوجداری میں شہادت صریح کا ہونا ضرور ہے واسطے ازالہ ضروری الزام زنا کے ثابت کرنے کے لئے کافی نہ تھا (۵) محض ایک اقرار سائلہ کا کوئی کافی ثبوت اس کے ازدواج کا نہیں ہے (۶)

---

(۱) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۵۰۸ و ۹۱۴ و قانون شہادت نارٹن صاحب صفحہ ۲۲۹ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۳۳۔ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۶۶۔ (۴) نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ فوجداری (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۳۳۔ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۵۵۴۔

مقدمات طلاق اور ازدواج ثانی بحین حیات شوہر یا زوجہ میں امر واقع ازدواج سختی سے ثابت کیا جانا چاہیے یعنے بذریعہ شہادت ایسے گواہان کے جو بوقت شادی موجود ہوں یا بذریعہ پیش کرنے اصل رجسٹر ازدواج یا اوسکی مقابلہ کردہ نقل کے یا بذریعہ کسی اور ریکارڈ کے جو از روئے قانون ملک یا رواج جماعت کے بہم پہونچ سکتا ہو (۱) نسبت ازدواج مکرر بحین حیات شوہر یا زوجہ کے ملاحظہ ہو دفعات ۴۹۴ لغایت ۴۹۸ مجموعہ تعزیرات ہند مشروح مؤلف۔

اگر باپ کے متعلق یہ ثابت ہو جاوے کہ اوس نے لڑکے کو مثل ایک صحیح النسب پسر کے پرورش کیا ہے تو یہ لڑکے کے والد الحلال ہونے کے لیے کافی ہے (۲) بروئے شرح محمدی اقرار اور سلوک کیے جانے کی صورت میں ملاحظہ ہو شرح محمدی امیر علی صاحب جلد دوم صفحہ ۲۱۵ طبع دوم۔ ڈائی جسٹ بیلی صاحب حصہ اول صفحہ ۴۰۶ و حصہ دوم صفحہ ۲۸۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۶۶۹ منفصلہ پریوی کونسل و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۹۵۔ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۳۰۔ اصل شوہر کو بچہ کے تولد ہونے کی خبر دینے سے اختفا کرنا اور بعد میں اوس شخص کا اوس بچہ سے سلوک کرنا جس کے ساتھ بچہ کی ماں زناکاری کرتی رہی ہو اور اوسی کے نام پر بچہ کا نام رکھنا اور بچہ کا خاندان میں بطور صحیح النسب بچہ اصل شوہر کے تسلیم نہ کیا جانا ایسے واقعات ہیں جو صحیح النسبی کے قیاس کی تردید کرتے ہیں (۳) وصیت میں جملہ ارکان خاندان کا ذکر کیا جانا لیکن اوس شخص کا کچھ ذکر نہ کیا جانا جو موصی کا بیٹا ہونیکا دعویدار ہے اس امر کے لیے مضبوط شہادت ہے کہ وہ موصی کا بیٹا نہیں ہے اور ایسی صورت میں وصیت کا پیش کرنا بہترین شہادت اس امر کی ہے کہ موصی لاولد فوت ہوا اور کہ شخص دعویدار موصی کا پسر نہیں ہے (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۶۴ و ۶۲۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۶۲۶ و مورس انڈین اپیلس جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۳ یہ ضروری نہیں کہ ارکان خاندان ہی گواہ ہوں ہر شخص جسکو اس بارہ میں خاص وسائل حاصل ہوں شہادت دے سکتا ہے (۵) قرابت خاندانی کے متعلق نیز ملاحظہ ہو۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۹ و نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۷۵ء و نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۷ء و نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۲ء و نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۷۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی اور نسبت اس امر کے کہ بصورت وفات اوس شخص کے جو رائے رکھتا ہو دوسرا شخص رائے صحیح دے سکتا ہے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۱۹۔

---

(۱) قانون شہادت نارٹن صاحب صفحہ ۲۳۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۶۶ (۲) کمپبل رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۴۴ و قانون شہادت نارٹن صاحب فقرہ ۱۱۳۔ ۱۲۳ (۳) قانون شہادت سید امیر علی صاحب (۴) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۴۴۹۔ و کلیپ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۵-۵۰ (۵) مورس انڈین اپیلس جلد ۱۴ صفحہ ۶۷۔

وجوہات رائے کب موثر ہیں

دفعہ ۵۱۔ جب کسی شخص زندہ کی رائے واقعہ موثر ہے تو وہ وجوہ بھی جن پر رائے مذکور مبنی ہے واقعات موثر ہیں۔

تمثیل

شخص ماہر اُن آزمائشوں کی کیفیت بتا سکتا ہے جو اس نے اپنی رائے قایم کرنیکے واسطے کی تھیں۔

مقدمات دیوانی میں شہادت چالچلن بوجہ ہونے بہت بعید کے خارج رکھی گئی ہے اور نیز زیادہ تر اسوجہ سے کہ امو تنقیح کے فیصلہ کرنیمیں کچھ مدد نہیں دیتی۔ (۱)

رائے ایک ایسی قسم کی شہادت ہے جو نہ صرف متعلق ہے اُن واقعات سے جو کہ گواہ کے خاص تجربہ میں آئے ہوں بلکہ نیز اُن معلومات پر مبنی ہوتی ہے جو کہ گواہ کو مختلف ذریعوں سے حاصل ہوتے ہیں اسوجہ سے اگر رائے کی نسبت شہادت لیجاوے تو حسب دفعہ ہذا پوچھا جا سکتا ہے کہ وجہ رائے کیا ہے۔ اس قسم کے سوالات سے گواہ کی رائے کی وقعت معلوم ہوتی ہے۔ گواہ سے پوچھا جا سکتا ہے کہ اس نے اپنی رائے کے مطابق عمل کیا تھا یا نہیں کیونکہ علم باعمل علم بیعمل سے زیادہ وقعت رکھتا ہے اور اس صورت میں طریق عمل گواہ اسکی رائے کی تائید کرتا ہے (۲) بہت سی صورتوں میں رائے کا صحیح یا غیر صحیح ہونا معلوم کرلیا جا سکتا ہے جبکہ وجوہات جنپر کہ وہ مبنی ہو معلوم ہوں اور بباعث وجوہات مذکور کے رائے کی وقعت کم و بیش ہو سکتی ہے (۳) دفعہ ہذا ہر زندہ اشخاص سے متعلق ہو سکتی ہے خواہ رائے مذکور زیر دفعات ۴۵ و ۴۶ رائے ماہراں کی ہوں یا زیر دفعات ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ دیگر اشخاص کی۔

چالچلن کب واقعہ موثر ہے

مقدمات دیوانی میں وہ چالچلن جس سے وہ فعل ثابت ہوتا ہو جسکا الزام لگایا جائے غیر موثر ہے

دفعہ ۵۲۔ مقدمات دیوانی میں یہ واقعہ کہ کسی شخص متعلق مقدمہ کا چالچلن ایسا ہے کہ اس سے اس فعل کا صادر ہونا جسکا اسپر الزام لگایا گیا ہے محتمل یا غیر محتمل ہوتا ہے واقعہ موثر نہیں ہے الا جب ویسا چالچلن ایسے واقعات سے ظاہر ہو جو اور طرح پر واقعہ موثر ہیں۔

اگر اس دفعہ میں صریح طور پر مقدمات دیوانی میں عام چالچلن کی نسبت شہادت دینے کی صریح ممانعت نہ ہوتی تو حسب ضمن ۲۔ دفعہ ۱۱۔ ایکٹ ہذا۔ مقدمات فوجداری کیطرح مقدمات دیوانی میں بھی شہادت گذرنے لگتی۔

تعریف چالچلن کے متعلق ملاحظہ ہو تشریح دفعہ ۵۵۔ ایکٹ ہذا۔

نقطہ "اہل غرض" سے اصلی فریق مقدمہ مراد ہے۔ مقدمات دیوانی میں صرف ایک صورت ہے کہ جسمیں چالچلن کی

---

(۱) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۳۴۵ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۵۹۰۔ (۳) قانون شہادت فیلڈ صاحب صفحہ ۲۵۱ و کننگھم صاحب صفحہ ۱۹۶۔

نسبت شہادت داخل ہو سکتی ہے یعنے دفعہ ۵۵ ۔ مثلاً ہتک عزت کے مقدمہ میں یہ کہ واقعی مدعی ایسا ہے جیسا کہ مدعا علیہ نے بیان کیا ہے ۔ نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۴۰۶ ۔

لیکن زیر دفعہ ہذا جیسا کہ زیر دفعہ ۵۴ ہے مابین اُن صورتوں کے (۱) جہاں کہ چال چلن ایک فریق مقدمہ کا زیر تنقیح ہو اور (۲) جہاں کہ وہ زیر تنقیح نہ ہو مگر کسی اور امر تنقیح کی تائید کے لیے پیش کیا گیا ہو ۔ امتیاز کیا جانا چاہیے ۔ صورت اول الذکر میں چونکہ فریق مذکور کی عام چال چلن زیر تنقیح ہوتا ہے اسلئے ثبوت فی نفسہ اسبات کا لیا جانا چاہیے کہ عام چال چلن کیا ہے یا کیا نہیں ہے ۔ چنانچہ جہاں کہ کسی فریق کے عام چال چلن پر اعتراض کیا گیا ہو تو عام شہادت سے الزام مذکور کی تردید کیجا سکتی ہے (۱) موخر الذکر صورت میں جہاں کہ چال چلن زیر تنقیح نہ ہو مگر کسی اور امر تنقیح کی تائید کے لئے پیش کیا گیا ہو تو وہ بوجہ غیر متعلق ہونے کے پذیرا نہیں کیا جا سکتا بجز اوس قدر کے جسقدر سے کہ تعداد ہرجانہ پر موثر ہو ۔ (۲) چنانچہ نالش بیدخلی متدائرہ قانونی وارث بخلاف موصی لہ میں جہاں کہ مدعا علیہ پر یہ الزام لگایا گیا ہو کہ اوس نے موصی کیجانب سے ایک فرضی وصیت پیش کی ہے تو اوسکو موصی لہ کے عام چال چلن کے متعلق گواہاں پیش کرنیکی اجازت نہ دیجانی چاہیے (۳)

مقدمات فوجداری میں سابق کا نیک چال چلن واقعہ موثر ہے

دفعہ ۵۳ ۔ مقدمات فوجداری میں یہ واقعہ کہ شخص ملزم کا چال چلن نیک ہے واقعہ موثر ہے ۔

جس طرح قانون اب قائم ہے اوسکی رو سے شخص ملزم (جسکی نیک چلنی کی شہادت نہ دیگئی ہو) کی بدچلنی کی شہادت تجویز فوجداری کے کسی مرحلہ پر قابل سماعت ہوتی ہے جبکہ وہ ایکٹ شہادت کی دفعہ ۵۴ کی ذیل میں آتی ہو دیکھو دفعہ ۱۴۰ ۔ ایکٹ ہذا ۔

سابق کا بد چال چلن واقعہ موثر نہیں ہے ۔ الا جواب میں

دفعہ ۵۴ [۱] **۔** مقدمات فوجداری میں یہ واقعہ کہ شخص ملزوم بد چلن ہے واقعہ موثر نہیں ہے الا جبکہ شہادت اسبات کی گذرے کہ اس کا چال چلن نیک ہے پس اُس حالت میں وہ واقعہ واقعہ موثر ہو جاتا ہے ۔

تشریح (۱) دفعہ ہذا اُن مقدمات سے متعلق نہیں ہے جن میں کسی شخص کا بُرا چال چلن بنفسہ ایک واقع تنقیح طلب ہو ۔

تشریح (۲) سابق کا مجرم ٹھہرنا بد چال چلن کی شہادت میں واقعہ موثر ہے ۔

سابقہ نیک چلنی

شہادت نیک چلنی کا پیش کرنا اسوجہ سے اجازت دیا گیا ہے کہ بیگناہی کا قیاس پیدا ہو

---

[۱] اصل دفعہ ۵۴ کے عوض دفعہ ہذا بذریعہ ایکٹ نمبر ۳ مصدرہ ۱۸۹۱ء کی دفعہ ۶ کے قائم کیگئی ہے ۔ (۱) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۳۵۵ و قانون شہادت لسبٹ صاحب فقرہ ۲۵۸ ۔ (۲) ملاحظہ ہو دفعہ ۵۵ ایکٹ ہذا ۔ (۳) قانون شہادت سید امیر علی صاحب ۲ (۴) نمبر ۱۵ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ فوجداری ۔

اور نیز کہ شخص ملزم کے چال چلن کی توضیح ہو جاوے (۱) لیکن بدچلنی کی شہادت کی عام طور پر بوجہ بہت بعیدی ہونے کے پیش کرنیکی اجازت نہیں دیجاتی اور نیز اس وجہ سے کہ اس سے شخص ملزم کی سخت حق تلفی ہو سکتی ہے (۲) اوسکا قصور بذریعہ ثبوت اون واقعات کے ثابت کیا جانا چاہئے جنکا کہ اوسپر الزام لگایا گیا ہو نہ کہ اوس کے چال چلن سے قیاس کیا جانا چاہئے (۳) اسکی مستثنیات حسب ذیل ہیں :- اول جہانکہ خود چال چلن زیر تنقیح ہو چونکہ اس صورت میں وہ خود زیر تنقیح ہوتا ہے اس سے ضروری ہے کہ وہ ثابت کیا جائے۔ ثانیاً جہانکہ شخص ملزم نے اپنے نیک چلن کی شہادت دیکر تحقیقات کا مقابلہ کیا ہو اُس صورت میں اسکی تردید کیجا سکتی ہے (۴) جہانکہ امر زیر تنقیح یہ ہو کہ آیا شخص ملزم نے ایک خاص مجرمانہ فعل کا ارتکاب کیا ہے یا نہیں تو بظاہر شہادت اوس کے عام چال چلن کی کسیقدر خفیف وزن کی مستحق ہوتی ہے الا اوس صورت میں کہ کسی قدر معقول اشتباہ اوس کے قصور کا موجود ہو اور جبکہ مقدمہ صاف طور پر ثابت ہو جاوے تو شہادت چال چلن کسی کام نہیں آسکتی (۵) البتہ سزا کے گھٹانے میں ملحوظ رکھی جا سکتی ہے لیکن اگر کوئی اشتباہ نہ ہو تو شہادت چال چلن نہایت ہی ضروری ہے (۶)

سابقہ بدچلنی بروئے دفعہ ہذا شہادت بدچلنی بجز اس کے کہ جواب میں پیش کیجاوے ناقابل پذیرائی ہے کیونکہ کسی شخص کا قصور واقعات سے ثابت کیا جانا چاہئے نہ کہ اوس کے چال چلن کے ثبوت سے ایسی شہادت سے کسیقدر تعصب پیدا ہو سکتا ہے لیکن جرم کے ثابت کرنے میں کوئی مدد نہیں دیتی اس اصول پر اس حد تک عمل کیا گیا ہے کہ بر طبق استغاثہ بدزبانی کے شہادت ملزم کے اقبال کی پیش کیگئی کہ وہ اسی قسم کے جرم کرتا رہا ہے اور وہ شہادت بوجہ غیر متعلق ہونے کے نامنظور کر دیگئی (۷) لیکن حسب دفعہ ہذا تجویز ثبوت جرم سابقہ تمام مقدمات میں بمقابلہ شخص ملزم کے قابل مقبولی شہادت میں ہے (۸)

سابقہ تجویزات جرم کی شہادت دربارہ قبولیت کے ویسی ہی وقعت رکھتی ہے جیسی کہ دیگر شہادت بدچلنی کی بروئے دفعہ ہذا ایسی شہادت صرف اوس صورت میں متعلق ہو سکتی ہے جبکہ ملزم نے اپنی نیک چلنی کی شہادت پیش کی ہو یا جبکہ بدچلنی کسی شخص کی فی نفسہ ایک واقعہ تنقیحی ہو یا جب کہ کسی تجویز جرم کا فیصلہ فی نفسہ ایک واقعہ تنقیحی ہو یا ایکٹ شہادت کے کسی اور حکم کے رو سے واقعہ متعلقہ ہو (ملاحظہ ہو دفعہ ۴۳) مثلاً دفعہ ۱۴ یا

---

(۱) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۳۵۰۔ (۲) ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۱۰ صفحہ ۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۷۲۱۔ (۳) کاکس کروان کیسز جلد ۱ صفحہ اول (۴) قانون شہادت سید امیر علی صاحب (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۲۳۴ (۶) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۳۵۱۔ (۷) دفعہ ۵۴۔ ایکٹ ہذا و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۴ و ۳۰ و ۳۱۴۔ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۷۲۱ و ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۱۰ صفحہ ۲۲ و جلد ۱۰ صفحہ ۷ و جلد ۱۱ صفحہ ۱۸ و جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۔

یا کسی اور ایسی دفعہ کے رو سے جو واقعات متعلقہ کے بارہ میں ہو۔ (۱) اور جو شہادت اس غرض سے پیش کیجاوے کہ ملزم پہلے بھی اسی جرم کا مجرم قرار دیا جا چکا ہے وہ علم یا نیت مجرمانہ ثابت کرنیکے لئے قابل دخال ہے (۲) بوقت سمجھانے جوری کے بر طبق تجویز ایک قیدی کے بابت بد دیانتی سے قابض ہونے مال مسروقہ کے جج نے جوری کو ہدایت کی کہ تجویزات جرم سرقہ سابق کے ثبوت کو بطور ایسی شہادت کے خیال کریں جس سے صحیح طور پر نسبت چال چلن ملزم کے نتیجہ اخذ ہو سکتا ہے۔ تجویز ہوا کہ یہ بمنزلہ ہدایت بیجا کے ہے کیونکہ اگرچہ دفعہ ۵۴۔ ایکٹ شہادت میں یہ قرار دیا گیا ہے مگر یہ واقعہ "کہ ملزم پر پہلے تجویز ثبوت جرم کی ہو چکی ہے متعلق ہے" لیکن اوسی دفعہ میں یہ بھی قرار دیا گیا ہے کہ یہ واقعہ کہ اُس کا چال چلن بُرا ہے غیر متعلق ہے اور یہ کہ شہادت مذکور غیر متعلق و غیر قابل پذیرائی ہے بجز نہایت مخصوص حالات کے۔ صحیح غرض استعمال کرنے تجویزات ثبوت جرم سابق کی یہ ہے کہ تجویز مقدار اوس سزا کی کیجائے جو دینی چاہیئے۔ بشرطیکہ نسبت قیدی کے وہ جرم سابق تجویز کیا جاوے جسکا اتہام اُسپر لگایا گیا ہے۔ (۳) چونکہ ملزم کا طریق عمل ایک ایسی جماعت اشخاص کا رکن ہونے کے جرم میں جو عادتاً ارتکاب جرم سرقہ کی غرض سے جمع ہوئی ہو ایک امر زیر تنقیح نہیں ہوتا لہذا بد چلنی کی شہادت ملزم کے مقابلہ میں جرم مذکور کے ارتکاب کے ثابت کرنے کے واسطے ناقابل پذیرائی ہے (۴) مقدمہ زیر دفعہ ۴۰۰ مجموعہ تعزیرات ہند میں استغاثہ کو ثابت کرنا لازم ہے کہ شخص ملزم ایک ایسے گروہ سے ملاپ رکھتا ہے جو عادتاً ڈکیتی کرنے کی غرض سے جمع ہوا تھا اُس کا ملاپ رکھنا اور وہ غرض جس کے لئے وہ گروہ جمع ہوا بذریعہ شہادت بلا واسطہ کے یا بذریعہ ثبوت دیگر واقعات کے ثابت کئے جا سکتے ہیں جن سے کہ وہ معقول طور پر مستنبط کئے جا سکتے ہوں شہادت ارتکاب جرائم علاوہ ڈکیتی کے صرف شہادت بد چلنی کی ہے اور زیر دفعہ ہذا ناقابل پذیرائی ہے۔ شہادت اسبات کی کہ شخص ملزم یا اون کا گروہ تھوڑے سے عرصہ کے اندر بہت سی ڈکیتیوں کا ارتکاب کر چکا ہے ایسے ملاپ کی کافی شہادت ہے۔ (۵)

ایک صورت ایکٹ ہذا میں ایسی بیان کیگئی ہے جس میں مدعی کے چال چلن کی نسبت شہادت دیجا سکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ مقدمات زنا بالجبر یا اقدام ارتکاب زنا بالجبر میں یہ واقعہ کہ وہ عورت جسکی نسبت جرم مبینہ کا ارتکاب ہوا ایک عورت کسبی پیشہ ہے یا یہ کہ اوس کا چال چلن عموماً بے عصمتی کا تھا۔ (ملاحظہ ہو دفعہ ۱۵۵ ضمن (۴))

---

(۱) نمبر ۶ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ فوجداری۔ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۲۹۴۔ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۰۷ نیز ملاحظہ ہو ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۳ صفحہ ۳۸ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۱۲۹ تا صفحہ ۱۳۲۔

(۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۱۳۹۔ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۳ صفحہ ۱۷۹۔

ہمراہ دفعہ ہذا دیکھو دفعہ ۲۲۱-ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ء و دفعہ ۷۵-ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء تعزیرات ہند و ایکٹ تازیانہ نمبر ۴ سنہ ۱۹۰۹ء۔ شرح مؤلف۔

تشریح ۱- دفعہ ہذا کو ہمراہ دفعہ ۱۱۷-ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ء پڑھنا چاہئے اور شہادت افواہ شہادت شہرت نہیں ہے(۱)

چال چلن جو زرہرجہ کے دلانے میں موثر ہو۔

دفعہ ۵۵- مقدمات دیوانی میں یہ واقعہ کہ کسی شخص کا چال چلن ایسا ہے کہ اس کو زرہرجہ دلانے میں اسپر لحاظ کرنا چاہئے واقعہ موثر ہے۔

تشریح دفعات ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ میں لفظ "چال چلن" میں نیک نامی اور بدنامی اور خاصہ طبیعت دونوں داخل ہیں مگر باستثناء اس حکم کے جو دفعہ ۵۴ میں مندرج ہے شہادت صرف بہ نسبت عام نیک نامی یا بدنامی اور عام خاصہ طبیعت کے گذر سکتی ہے اور اُن خاص افعال کی نسبت نہیں جن سے نیک نامی یا بدنامی یا خاصہ طبیعت ظاہر ہوا ہو۔

دفعہ ہذا اُن مقدمات سے متعلق ہے جن میں کہ دعویٰ واسطے دلاپانے ہرجہ کے ہو جو کہ بربنائے مفصلہ ذیل دائر ہوئے ہوں۔

آ- نالش واسطے دلاپانے ہرجہ کے جو کہ بوجہ ہتک عزت مدعی کو پہنچا ہو اور جس میں کہ مدعا علیہ کا یہ عذر ہو کہ واقع میں مدعی ایسا ہی ہے جیسا کہ مدعا علیہ نے بیان کیا ہے اس قسم کے مقدمہ میں امر تنقیح طلب یہ ہوتا ہے کہ چال چلن مدعی کا کیسا ہے۔ ب- نالش واسطے دلاپانے ہرجہ کے جو کہ بوجہ مدعی کی جورو یا دختر کے ساتھ زنا کرنے کے ہوا ہو۔ اور مدعا علیہ عذر کرے کہ مدعی کی زوجہ یا دختر بدچلن ہے۔ ج- نالش واسطے دلاپانے ہرجہ کے بوجہ نقض معاہدہ نکاح کے جسمیں کہ مدعا علیہ کی طرف سے یہ عذر پیش ہو کہ مدعی اس قسم کا شخص ہے کہ اسکو رنج نہیں پہونچ سکتا۔

اقسام مفصلہ بالا میں نوعیت چال چلن مدعی کی ہمیشہ زیر تنقیح ہوتی ہے اسوجہ سے کہ مثال اول میں اگر مدعی کم حیثیت اور بدچلن ہے تو اس کے دعویٰ کی مقدار بہت کم ہوگی۔ مثال دوم میں اصول یہ ہے کہ شوہر یا باپ کو زوجہ یا دختر کے ساتھ زنا کا ہرجہ بمقدار اس تکلیف و رنج کے جو کہ شوہر یا باپ کو بوجہ فعل مدعا علیہ کے پیدا ہوا ہو کہ جس فعل کیوجہ سے مدعی کی خانگی خوشی و راحت میں خلل آیا اور اس کے خاندان کی عوام میں ذلت ہوئی دلایا جاتا ہو اور چونکہ نوعیت دعوے کی یہ ہے تو ظاہر ہے کہ جیسی وقعت اور چال چلن جورو یا بیٹی کا تھا اسی کی نسبت ہرجہ دلایا جاتا ہے پس اگر مدعا علیہ یہ بات ثابت کرسکے کہ زوجہ یا بیٹی جسکے ساتھ زنا کیا ہو بدچلن تھی یا یہ کہ مدعی نے اپنی زوجہ کو گھر سے نکالدیا تھا یا نان و نفقہ سے انکار کیا تھا تو ایسی شہادت اس دفعہ کے موافق قابل ادخال ہے

الفاظ زیر ’’ ‘‘ برحسب ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۹۱ء دفعہ ۷ ایزاد ہوئی ہیں

---

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۴۰۶۲۱

کیونکہ اگر خانگی خوشی وراحت جو کہ بوجہ بیٹی یا جورو کے تھی وہی کم تھی تو اس کے جانے سے جو ہرجہ ہوگا وہ بھی کم ہوگا۔ نسبت مثال تیسری کے واضح رہے کہ اگر چال چلن مدعی کا ایسا خراب ہو کہ جس کی وجہ سے مدعا علیہا مدعی سے شادی نہ کر سکتی ہو تو عدالت کم ہرجہ دلاویگی۔

لفظ چال چلن میں دو چیزیں شامل کی گئی ہیں۔ ایک شہرت۔ دوسری خاصہ طبیعت۔ خاصہ طبیعت ان اسباب دلی کو کہتے ہیں جن کی وجہ سے انسان کو کسی فعل کے کرنے کی رجحان ہوتی ہے۔ آخر یہ عادت اس کے مطابق عملدرآمد کرنیکی پڑ جاتی ہے۔ شہرت اُن خیال اشخاص عام کو کہتے ہیں جو کہ بوجہ خاصہ طبیعت کے اشخاص غیر کے دل میں قائم ہوتا ہے اور وہ لوگ اس کی نسبت ایسا خیال کرنے لگتے ہیں۔ بروئے تشریح دفعہ ہذا صراحت کے ساتھ یہ منع کر دیا گیا ہے کہ اُن خاص افعال کی جن سے خاصہ طبیعت یا شہرت ظاہر ہو شہادت نہ دیجاویگی اور وجہ اسکی یہ ہے کہ اس صورت میں بہت سی تنقیح در تنقیحیں قائم ہو جاتی ہیں۔ پس دفعات مذکورہ بالا کے موافق گواہ سے سوال یوں ہو سکتا ہے کہ تمہارے علم میں فلاں شخص کا چال چلن عام کیسا ہے اور اس کی نسبت شہرت کیا ہے (۱)، نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۱۴۔ ایکٹ ہذا و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۶۲۱۔

انگریزی شارحین نے چار مفصلہ ذیل اصول شہادت کے بیان کئے ہیں:- اول شہادت مطابق بیان کے ہونی چاہیے لیکن کافی ہوگی اگر امور تنقیح طلب ثابت کئے جاویں۔ دوم۔ شہادت امور تنقیح طلب تک محدود ہونی چاہیے۔ سوم بار ثبوت اوس فریق کے ذمہ ہونا چاہیے کہ جو اصل امر کو ثابت کرنا چاہیے چہارم عمدہ شہادت دینی چاہیے۔

دوسرا قاعدہ باب ۲ میں بیان ہوا ہے جو واقعات متعلقہ کو سکھلاتا ہے تیسرا فصل ۷۔ باب سوم میں بیان ہوا ہے اور چہارم فصل ۴ و ۵ باب ۲ میں۔ اور پہلا اس ایکٹ میں بیان نہیں ہوا ہے کیونکہ وہ متعلق ضابطہ کے سمجھا گیا ہے بعض نالشات میں جن میں ہرجہ کا دعویٰ کیا گیا ہو تعداد ہرجہ امر زیر تنقیح ہوتا ہے۔ اس لئے اگر چال چلن مدعی ایسا ہو جو موثر تعداد ہرجہ ہو جو کہ اوس کو ملنا چاہیے تو چال چلن مذکور واسطے فیصلہ امر زیر تنقیح کے امر واقعہ متعلقہ ہو جاتا ہے۔ لیکن مدعی اپنے نیک چال چلن کو پیش نہیں کر سکتا۔ الا اوس صورت میں کہ اوگا مدعا علیہ نے مخالف ثبوت پیش کیا ہو کیونکہ تاوقتیکہ خلاف ظاہر نہ ہو قانونی قیاس ہمیشہ نیکی مدعی ہوتا ہے۔

---

(۱) قانون شہادت سید محمود صاحب۔

باب (۲)

ثبوت

فصل (۳)، واقعات جنکا ثبوت ضروری نہین ہے

بطور قاعدہ عام جملہ واقعات زیر تنقیح اور واقعات متعلقہ شہادت سے ثابت کئے جانے چاہئین۔ یعنے بذریعہ بیانات گواہان کے اور بذریعہ اقبالات یا اقرارات فریقین کے اور بذریعہ پیش کرنے دستاویزات کے (۱) اس عام قاعدہ کی دو مستثنیات ہین جن کے متعلق باب ہذا مین کارروائی کی گئی ہے یعنے (۱) واقعات جو وجہ ثبوت مین تسلیم کئے جاسکتے ہون (۲) واقعات مقبولہ۔ ان مین سے کسی جماعت کے واقعات کو ثابت کرنے کی ضرورت نہین ہے (۲)

کوئی ثبوت امر واقعہ کا جو بطور وجہ ثبوت تسلیم کیا جاوے مطلوب نہین

دفعہ ۵۶۔ کوئی واقعہ جسے عدالت وجہ ثبوت مین تسلیم کرے محتاج ثبوت کا نہین ہے۔

مطابق تعریف مندرجہ دفعہ ۳ کے "واقعہ کا اوسوقت ثابت ہونا کہلائیگا جبکہ عدالت بعد غور و تامل اوپر اون حالات کے جو اوسکے روبرو پیش ہون واقعہ مذکورہ کے وجود کو یقین کرے" حالات مذکورہ وہ ہوتے ہین جو فریقین عدالت کے روبرو پیش کرتے ہین یا بہ نہج دیگر خاص کارروائیات مین ظاہر ہوتے ہین۔ بصورت اون واقعات کے جن کے متعلق دفعہ ہذا مین کارروائی کی گئی ہے اون کے وجود کی نسبت صاحب جج کا یقین اوس کے عام علم سے پیدا ہوتا ہے جو نہ تو کارروائیات مذکور سے اور نہ کسی فعل فریقین سے جہان مین کیا جاوے مستنبط کیا جاتا ہے۔

دفعہ ہذا اور دفعہ ۵۷ کے آخری دو فقرات کا ماحاصل یہ ہے: یہ بلحاظ واقعات متذکرہ دفعہ ۵۷ کے اگر اونکے وجود کے متعلق بحث ہو تو اولاً فریقین کو جو اون کے وجود کا ادعا کرتے ہون یا اوس سے انکار کرتے ہون بتائید اپنے اپنے بیانات کے کسی شہادت کے پیش کرنے کی ضرورت نہین اونہین صاحب جج سے صرف یہ دریافت کرنا چاہے کہ آیا یہ واقعات موجود ہین یا نہین اور اگر صاحب جج کا علم اس کو کوئی مدد نہ دے تو اوسکو معاملہ پر غور کرنا چاہے اور مزید برآن اگر جج مناسب خیال کرے تو وہ فریقین کو اپنی امداد کیلئے کہہ سکتا ہے (۳) لفظ "جوڈیشل نوٹس" کا ترجمہ جو وجہ ثبوت مین منظور کرنا کیا گیا ہے یہ محض ناکافی اور نادرست ہے

---

(۱) دفعہ ۳۰- ایکٹ ہذا (۲) دفعات ۵۶ و ۵۸- ایکٹ ہذا۔ (۳) مشرح قانون شہادت سید امیر علی صاحب۔

جوڈیشل نوٹس کی تعریف ایکٹ مین نہین کیگئی - جوڈیشل نوٹس اس واقفیت کو کہتے ہین، جوکہ جج بہ حیثیت اپنے منصب کے بعد داخل ہونے کسی ثبوت کے کام مین لاوے مثلاً قانون تمادی وغیرہ۔

واقعات جنکو عدالت وجہ ثبوت مین تسلیم کریگی

دفعہ ۵۷ - عدالت واقعات مفصلہ ذیل کو وجہ ثبوت مین تسلیم کرے گی:-

فہرست واقعات مندرجہ دفعہ ہذا جن کو عدالت وجہ ثبوت مین تسلیم کرے گی مکمل نہین ہے - انگریزی عدالتہائے ملک ہند قدرت کے معمولی سلسلہ کو بھی بطور وجہ ثبوت کام مین لاتی ہین مثلاً ایک شخص ایک بچہ کا باپ نہین ہے جہانکہ یہ ثابت کیا گیا ہو کہ وہ بچہ کی مان کے پاس بچہ جننے سے پہلے چھ ماہ کے اندر نہین جاسکتا تھا اور اسیطرح اجسام سماوی کے سلسلہ کے ثابت کرنے کی بھی ضرورت نہین ہوتی اور انگریزی الفاظ کے معنون کو بھی (۱) اور جملہ دیگر معاملات بھی جن کے متعلق بروے کسی ایکٹ کے وجہ ثبوت مین تسلیم کرنے کا حکم کیا گیا ہو۔ چنانچہ عدالت کو اس امر واقعہ کو بطور وجہ ثبوت تسلیم کرلینا چاہیے کہ ایک ریاست غیر کو حضور ملک معظم یا جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل نے تسلیم نہین کیا ہوا ہے (۲) اور اودھ کی فہرست تعلقداران و معطی لہم مشتہر کردہ صاحب چیف کمشنر (۳) بمبئی مین نوٹیفکیشن ہائے مندرجہ گزٹ (۴) بطور وجہ ثبوت تسلیم کئے جاسکتے ہین۔

(۱) تمام قوانین یا قواعد جو حکم قانون کا رکھتے ہون اور بہ زمانہ حال یا ماضی یا مستقبل کسی جزو برٹش انڈیا مین نافذ ہون۔

عدالت کو حسب دفعہ ہذا لازم ہے کہ قانون دین اسلام پر لحاظ عدالتی کرے اور قاعدہ اور قوانین مذکور کا ثابت کرنا بذریعہ کسی شہادت خاص کے ضرور نہین ہے (۵) حلفی ترجمہ چھوٹے مشہور کتب سنسکرت کا بھی جنمین قانون ہنود معہ فتاوے اور اظہار رائے پنڈتان کے درج ہو حوالہ دیا جاسکتا ہے (۶) لا رپورٹون کے متعلق ملاحظہ ہو دفعہ ۳ - ایکٹ نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۷۵ع - گو ان رپورٹون کو جو گورنمنٹ کے حکم سے شایع نہ ہوتی ہون عدالتین سماعت کرنے کی پابند نہین لیکن ہائی کورٹ اپنے یہان کے دوسرے جج کے غیر رپورٹ شدہ فیصلہ کو ملاحظہ کرنے سے متنع نہین ہے (۷) زیر ضمن ہذا قوانین اور کامن لا اور جملہ رواجات پر لحاظ عدالتی کیا جاسکتا ہے جبکہ اون کے متعلق جوڈیشل فیصلہ ہوچکا ہو (۸) دیگر رواجات ہمیشہ ثابت کیے جانے چاہین (۹) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۴ و ۳۸۳ و جلد ۲۱ صفحہ ۴۱۲ و ۴۳۳ -

---

(۱) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۱۶ - (۲) دفعہ ۴ - مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ع (۳) دفعہ ۱۰ - ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۶۹ع (۴) دفعہ ۴ - ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۶۶ع (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۶۱۴ و دفعہ ۳۷ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۷ع (۶) مدراس انڈین اپیلس جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۷ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۸۹ (۸) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۱۹ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۸۲ -

جج ضلع نے ایک مقدمہ کے تجویز کرنے مین حوالہ دیگر کتب تواریخ کا دیا جس سے اون کی راے کی تائید ہوتی تھی۔ تجویز ہوا کہ کتب تواریخ پر جو حوالہ جج ضلع نے کیا ہے وہ صحیح ہے۔ (۱)

(۲) قوانین متعلقہ عامہ خلایق جو پارلیمنٹ کے حضور سے صادر ہو چکے ہون یا آیندہ صادر ہون اور تمام ایکٹ مختص المقام اور مختص الاشخاص جنکو پارلیمنٹ نے باین حکم صادر کیا ہو کہ وہ وجہ ثبوت مین تسلیم کیے جاوینگے تاوقتیکہ خلاف حکم نہ کیا گیا ہو و جملہ قوانین مصدرہ خواہ وہ ایکٹ ہذا سے قبل یا بعد کے ہون بطور وجہ ثبوت تسلیم کیے جاینگے (۲) نسبت قیاس کے جو بصورت گزٹون۔ اخبارون۔ اور پرائیویٹ ایکٹ ہاے پارلیمنٹ کے موجود ہوتا ہے ملاحظہ ہو دفعہ ۸۱۔ ایکٹ ہذا۔

(۳) جناب ملکہ معظمہ کی فوج بری بحری کے آرٹکلس آف وار یعنی قانون جنگی۔

(۴) پارلیمنٹ مذکور اور اس کونسل کا ضابطہ جو واسطے توضیع آئین و قوانین کے حسب ایکٹ مصدرہ کونسل ہند مقرر کیگئی ہو یا اور کوئی قانون جو اس باب مین نافذ الوقت ہو۔

تشریح ضمن ۲۔ اور ۴ مین لفظ پارلیمنٹ حاوی معنے مفصلہ ذیل کا ہے۔

(۱) پارلیمنٹ مملکت متحدہ برطانیہ عظمے اور آیرلینڈ۔

(۲) پارلیمنٹ برطانیہ عظمے۔

(۳) پارلیمنٹ انگلستان۔

(۴) پارلیمنٹ اسکاٹلنڈ۔

(۵) پارلیمنٹ آیرلینڈ۔

(۵) تخت نشینی اور دستخط فرمانروائی وقت مملکت متحدہ برطانیہ عظمے اور آیرلینڈ کے۔

(۶) تمام مواہیر جو انگریزی عدالتون مین وجہ ثبوت مین منظور ہو سکتی ہین اور مواہیر تمام عدالتہاے برٹش انڈیا کی اور تمام عدالتہاے بیرون برٹش انڈیا کی جو بحکم نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل یا لوکل گورنمنٹ اجلاس کونسل کے مقرر کیگئی ہون اور مواہیر عدالتہاے ایڈمرلٹی اور عدالت علاقہ بحری اور نوٹری پبلک کی اور تمام مواہیر جن کو کوئی شخص از روے کسی ایکٹ مصدرہ پارلیمنٹ یا اور ایکٹ یا قانون کے جو برٹش انڈیا مین حکم آئین کا رکھتا ہو مستعمل کرنیکا مجاز ہو۔

علاوہ مواہیر مندرجہ ضمن ہذا کے مفصلہ ذیل مواہیر کی نسبت عدالتہاے انگریزی کو جوڈیشل نوٹس لینا چاہیے:- مہر کلان یونائٹڈ کنگڈم (سلطنت متحدہ) مواہیر کلان انگلنڈ و ایرلنڈ و سکاٹلنڈ۔ مہر کلان پریوی کونسل

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۱۸۱ (۲) قانون شہادت ٹیلر۔ حسب فقرہ ۱۵۳۳ و ۱۵۲۵۔

حضور ملک معظم - مہر وافر گریٹ - مہر وافر پریوی - مہر اور پریوی مہر ڈچی آف کارنوال - مواہیر پرانی اعلے عدالتہائے جسٹس اور مہر سپریم کورٹ اور اوس کے ڈویژن کی - مواہیر پرانی ہائی کورٹ آف ایڈمیرلٹی خواہ عدالت مذکور انگلنڈ یا ائرلنڈ کی ہو - مواہیر پریروگیٹو کورٹ آف کنٹربری و کورٹ آف وائیس وارڈن آف سٹیریز - مواہیر جملہ عدالتہائے قایم شدہ بروے ایکٹ پارلیمنٹ - درحالیکہ بروے ایکٹ مذکور اون کو مواہیر دیگئی ہون - منجملہ جن کے مواہیر عدالت ازدواج و طلاق واقعہ انگلنڈ - عدالت بروے مقدمات و معاملات ازدواجی واقعہ ائرلینڈ - سنٹرل آفس آف دی رایل کورٹ آف جسٹس اور اوس کے بعض محکمجات - پرنسپل رجسٹری - اور چند ڈسٹرکٹ رجسٹری ہائے سپریم کورٹ آف جوڈیکیچر - پرنسپل رجسٹری و چند ڈسٹرکٹ رجسٹری ہائے پرانی عدالت پروبیٹ واقعہ انگلینڈ اور موجودالوقت عدالت پروبیٹ واقعہ ائرلینڈ - پرانی اور جدید عدالتہائے دیوالہ عدالت مقروض دیوالہ (اب موقوف ہو چکی ہے) عدالت بینکرپسی و انسالونسی واقعہ ائرلینڈ - لینڈڈ اسٹیٹ کورٹ ائرلینڈ اور ریکارڈ آفس عدالت مذکور و کونٹی کورٹ ہائے - نیز عدالتہائے قانون مہر کارپوریشن آف لنڈن کو بھی وجہ ثبوت مین تسلیم کرین گی - افیشل مہر برٹش نوٹری پبلک جوڈیشل طور پر تسلیم کی گئی ہے (۱) عدالتہائے برٹش انڈیا اون مواہیر کو تسلیم نہ کرین گی جو صراحتاً پڑھی نہ جا سکتی ہون (۲)

مختارنامہ رجسٹری شدہ حسب دفعہ ہذا شہادت مین بلا ثبوت اسوجہ سے قبول کیا گیا تھا کہ عہدہ دار رجسٹری حسب مراد دفعہ ۳ - ایکٹ ہذا ایک عدالت تصور کیا گیا (۳) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۹۰۳ جہانتکہ مقدمہ مذکورہ بالا سے اختلاف کیا جا کر قرار دیا جا چکا ہے کہ محض رجسٹری ہونا کسی دستاویز کا بذاتہ کافی ثبوت اوس کی تحریر کا نہین ہے (۴) ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ء مجموعہ ضابطہ فوجداری۔

(۷) تسلط عہدہ اور نام اور خطاب اور منصب اور دستخط اون اشخاص کے جو بوقت موجودہ کسی سرکاری عہدہ پر برٹش انڈیا کی کسی جزو مین مامور ہون بشرطیکہ اون کا تقرر اس عہدہ پر گزٹ آف انڈیا مین یا کسی لوکل گورنمنٹ کے سرکاری گزٹ مین مشتہر ہوا ہو۔

بروے ضمن ہذا یہ ضروری ہے کہ امر واقعہ تقرر عہدہ کا گزٹ مین مشتہر ہو چکا ہو - چنانچہ جس صورت مین کہ ایک قاضی یا صدر امین کا تقرر گزٹ مین شایع نہ ہوا تھا تو اس کا قاضی یا صدر امین ہونا تسلیم نہ کیا گیا (۵) گزٹ آف انڈیا بروے ایکٹ ۳۱ سنہ ۱۸۶۳ء جاری کیا گیا ہے۔

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۴۹۱ و ۴۹۴ (۲) کلکتہ لارپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۴۶۹ و ۴۷۶ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۶ (۴) نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۱۹۵ (۵) کلکتہ لارپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۴۶۹ و ۴۷۵ و ۴۷۶۔

(۸) ہر ایسی ریاست یا بادشاہ کی موجودگی اور خطاب اور قومی جھنڈا جسے فرمان فرمائے برطانیہ نے تسلیم کیا ہو۔ *

عدالت پر حسب ضمن ہذا واجب تھا کہ اُن واقعات پر کہ ریاست کشمیر موجود ہے اور مہاراجہ اوس کا رئیس خود مختار ہے جیسا کہ فرمانروائے برطانیہ نے مان لیا ہے اور ڈگری بخلاف مہاراجہ بحیثیت حاکم ریاست تھی اور اس نے اس بارہ مین اسکی اپیل کی تھی اپیلانٹ کو ایک کارکن سرکاری سمجھنا چاہیے جس پر بالقاب حاکمانہ نالش کیگئی تھی اور جس نے اُس کی اپیل کی تھی اور اسی واسطے اپیل ساقط نہین ہوتی کیونکہ اپیلانٹ حقیقی فوت نہین ہوا تھا اور اپیل اوس کے معاملات ذاتی کے خلاف نہ تھا اور ریاست جس کو وہ بغرض نالش پیش کرتا ہے اب تک موجود ہے (۱) ملاحظہ ہو دفعہ ۸۵ - ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء مجموعہ ضابطہ دیوانی۔

(۹) تقسیم زمان اور زمین کی تقسیم جغرافی یعنے ممالک وغیرہ اور تیوہار اور روزہ کے ایام اور تعطیلات جو سرکاری گزٹ مین مشتہر ہون۔ *

ہندوستان مین مختلف سنہ جاری ہین - مثلاً عیسوی - ہجری - بکرمی - فصلی - جلوسی - بنگلہ وغیرہ بموجب دفعہ ۲۶ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء تمادی کا حساب انگریزی کلنڈرہ کے موافق ہوگا۔ *

(۱۰) ممالک قلمرو فرمانروائے برطانیہ۔ *

ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۴۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۷۱۔ *

(۱۱) آغاز اور قیام اور اختتام جنگ کا مابین ملکہ معظمہ اور کسی اور ریاست یا گروہ اشخاص کے۔ *

(۱۲) نام حاکمان اور عہدہ داران عدالت اور انکے نائبون اور عہدہ داران ماتحت اور اسسٹنٹون کے اور نیز تمام عہدہ دارون کے جو عدالت کے حکمنامجات کی تعمیل مین مامور ہون اور تمام ایڈوکیٹ اور اٹرنی اور پروکٹر اور وکلاء وغیرہ اشخاص کے جو قانوناً مجاز حاضری عدالت کے یا اوس کے روبرو سوال وجواب کرنیکے ہون۔ *

بموجب فقرہ - ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ء عدالت کو وکیل ہونے یا نہ ہونیکا خود جوڈیشل نوٹس لینا چاہیے

(۱۳) قواعد دربارہ شارع عام بر خشکی یا تری ملک کے۔ **

ان تمام صورتون مین اور تمام امور متعلقہ تاریخ عام یا علم ادب یا علوم یا فنون مین عدالت کو جائز ہے کہ کتب یا کاغذات مناسب سے جو مفید حوالہ ہون استمداد کرے۔ *

---

(۱) نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۶۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ * ۔ بموجب ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ء دفعہ ۵ - الفاظ زیر ؎ ؎ ایزاد ہوئے ہین

* نیز بغرض نالشات دیوانی کے عدالت اس امر واقعہ کو تسلیم کریگی کہ کوئی ریاست بغیر حضور ملکہ معظمہ یا نواب گورنر جنرل باجلاس کونسل سے تسلیم نہین کیگئی۔ ملاحظہ ہو ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء دفعہ ۸۴۔ *

اگر عدالت سے کوئی شخص استدعا کرے کہ فلان امر واقعہ کو عدالت اپنی تجویز مین تسلیم کرے تو اُسے اختیار انکار کرنیکا ہے مگر اوس حال مین اور اُس وقت تک کہ وہ شخص ایسی کتاب یا دستاویز نہ پیش کرے جس کے رو سے عدالت کی دانست مین اُس کا تسلیم کرنا ضروری ہو۔

گزٹ تمام عدالتون مین موجود ہوتے ہین اور عدالت اپنے دفتر کے کمرہ سے اُن کو نکلوا کر دیکھہ سکتی ہے۔ تاریخی معاملات کے متعلق عدالت خود کتابون کو دیکھہ سکتی ہے (۱) اصل کتاب سنسکرت کا انگریزی ترجمہ جسکی صحت کی نسبت حلف ہو چکا تھا پریوی کونسل مین داخل شہادت کیا گیا۔ (۲)

عدالتون نے حسب ذیل کتب کا حوالہ دیا ہے:۔

رپورٹ ہاے بندوبست علیگڈھہ واٹکنس گزیٹیر (۳)، پولٹیکل اکانومی مل صاحب (۴)، کتاب ٹود صاحب متعلق راجپوتانہ۔ کتاب ملکم صاحب متعلق سنٹرل انڈیا سفرنامہ میور مولفہ بکانن صاحب (۵)، تواریخ ہندوستان مولفہ الفنسٹن صاحب (۶)، یادداشت ہاے مرتبہ سرجان شور و لارڈ کارنوالس صاحب (۷)، ہدایات تھامسن صاحب براے حکام مال صوبہ شمال مغربی (۸)، ولسن صاحب کی گلاسری (۹) انسٹیٹیوٹ آف سول لا (۱۰) کتاب راجستان مولفہ ٹوڈ صاحب (۱۱) برٹش و فارن اسٹیٹ ریکارڈ۔ ہرسلٹس کمرشیل ٹریٹینر (۱۲) مین صاحب کانٹنٹ لا (۱۳) میڈیکل جورس پروڈنس ٹیلر صاحب (۱۴) علاوہ ازین ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۸ و ۱۱ و جلد ۱۵ صفحہ ۲۴۷ و جلد ۱۹ صفحہ ۳۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵۷۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۹۱ و ۱۹۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۴۷ و ۴۳۹ و جلد اول صفحہ ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۳۹۵ و ۳۹۷ و ۴۰۳ لغایت ۴۳۳ و ۴۵۴ و ۴۵۶ و ۴۵۸ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۷۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۴۲ و لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۲۰ صفحہ ۴۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۶۰۸ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۶۰۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۱۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۴۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۹۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۱

---

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۹۔ (۲) مورز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۸ (۳) لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۲۷ صفحہ ۲۴۸ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۳ ایکٹ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۹ بصفحہ ۴۰ ویکلی رپورٹر اسپیشل نمبر ۴۸ و ۱۵ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۳ ایکٹ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۹ بصفحہ ۵۶ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۳ ایکٹ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۹ بصفحہ ۶۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۸ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۳ ایکٹ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۹ بصفحہ ۳۲ و ۸۴ (۸) ویکلی رپورٹر جلد ۳ ایکٹ نمبر ۱۰ صفحہ ۱۰۲ و ۱۱۴ (۹) ویکلی رپورٹر جلد ۳ ایکٹ نمبر ۱۰ صفحہ ۱۰۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۴۳ و ۴۴۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۵ و ۴۶ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۷ (۱۰) ویکلی رپورٹر جلد ۳ ایکٹ نمبر ۱۰ صفحہ ۴۰ (۱۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۶ و ۲۷ (۱۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۸۰ و ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۹۴ و ۳۹۵ (۱۳) ویکلی رپورٹر اسپیشل نمبر ۴۸ و ۴۹ (۱۴) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۸۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۴۰۱ و ۴۲۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۴ و ۳۷۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۶۰۸۔

وانڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۶۰۸ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۰۲ و جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۳ و ۱۱۵ و انڈین لارپورٹ بمبی جلد ۴ صفحہ ۲۹۳ و ۲۹۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۹۵ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۴ و لارپورٹ انڈین اپیلس جلد ۵ صفحہ ۱۱۶ و ۱۲۴ جسمین چند کتب سے حوالجات دیئے گئے ہین۔ اور نسبت تازہ کرنے یادداشت جج کے کسی کتاب سے ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبی جلد ۹ صفحہ ۲۴۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۷۷ و ۱۴۰ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۷۰ و ۱۷۱۔

واقعات مقبولہ

دفعہ ۵۸ ۔ کوئی واقعہ کسی ایسے مقدمہ مین ثابت کرنا ضروری نہین ہے جس مین فریقین یا اون کے مختار بذریعہ تحریر دستخطی کے بروقت سماعت مقدمہ تسلیم کرنیپر اتفاق کرین یا پیشی مقدمہ سے پہلے اوس کے تسلیم کئے جانے پر اتفاق کرین جو از روے کسی قاعدہ سوال و جواب مقدمہ مجریہ وقت کے اون کے سوال و جواب سے تسلیم کیا ہوا متصور ہو مگر شرط یہ ہے کہ عدالت کو اپنی راے کے موافق اختیار ہے کہ بجز اس اقبال کے اور نہج پر واقعات مقبولہ کے ثابت کئے جانے کا حکم دے۔

واقعات مقبولہ کا ثابت کرنا بالکل فضول ہے۔ عدالت کو صرف وہ امورات تجویز کرنے چاہین جنپر کہ فریقین کے مابین نزاع ہو نہ کہ اون کو جنپر کہ اون کا اتفاق ہو چنانچہ درحالیکہ نالش مین جو واسطے تعمیل مختص کسی اقرار کے تہی مدعا علیہ نے اپنے بیان تحریری مین شرائط اقرارنامہ کو اور اوس کی تحریر کو تسلیم کیا قرار پایا کہ مدعی کو لازم نہین ہے کہ تحریر اقرارنامہ کو ثابت کرے یا اوس کو شہادت مین پیش کرے (۱) دستاویزات جو شامل مسل ہوئی ہون اور جن کی صحت کی نسبت فریق ثانی نے انکار نہ کیا ہو حسب مراد دفعہ ہذا واقعات مقبولہ سمجھی جاینگی (۲) کمپنی کی طرف سے شخص بیمہ شدہ کی عمر کا ثبوت تسلیم کیا جانا واقعہ مسلمہ کے ثبوت سے سبکدوش کر دیتا ہے (۳) اقبال واقعات اور دستاویزات دونون سے متعلق کیا گیا ہے اور نسبت اقبال دستاویز اور واقعات کے ملاحظہ ہو رول ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ آرڈر ۱۲ - ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ع مجموعہ ضابطہ دیوانی ۔ اور کوئی فریق مقدمہ کی کسی نوبت پر اگر مقبولی واقعات کی پلیڈنگ مین یا اور نہج پر وقوع مین آئی ہو عدالت مین واسطے اوس تجویز یا حکم کے جس کا وہ از روے مقبولی مذکور کے مستحق ہو سوال دیسکتا ہے بغیر انتظار کرنے تنقیح نزاع دیگر کے جو مابین فریقین کے ہو اور عدالت کو اختیار ہے کہ سوال مذکور پر وہ حکم یا تجویز صادر کرے جو اوس کے نزدیک مناسب ہو (۴) اور بیان حلفی نسبت دستخط باضابطہ اوس مقبولی کے جو مطابق اطلاع مقبولی دستاویزات یا واقعات کے وقوع مین آئے ملاحظہ ہو رول ۷ آرڈر ۱۲ - ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ع

---

(۱) انڈین لارپورٹ بمبی جلد ۵ صفحہ ۴۲ و ۱۴۳ و ۱۵۲ (۲) مورس انڈین اپیلس جلد ۱ صفحہ ۵۲۱ و بنگال لارپورٹ جلد ۶ صفحہ ۹۴ ضمیمہ (۳) انڈین لارپورٹ بمبی جلد ۵ صفحہ ۱۸۳ و صفحہ ۳۰۴ (۴) رول ۶ - آرڈر ۱۲ - ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ع

مجموعہ ضابطہ دیوانی۔ مدعا علیہ کے وکیل نے عدالت مین کسی قدر رقم زر نقد کی وصولی کو تسلیم کیا جس پر رقم مذکور کے ثبوت کی ضرورت نہ رہی (۱) مدعا علیہ کے تحریری بیان کو مانند ہر دیگر بیان مدعا علیہ کے بطور شہادت بخلاف اوس کے استعمال کرسکتے ہین مگر مانند دیگر بیانات مدعا علیہ کے کل بیان تحریری مذکور کو لیا جانا چاہیے (۲) لیکن عدالت حسب اقتضاے راے خود اوس کے کسی جزو کو اوس قدر وقعت دیسکتی ہین جس قدر کہ وہ مناسب تصور کرے (۳) نسبت اختیار راضینامہ منجانب وکیل کے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۲۷۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۴۵۵ اور نسبت اختیار ترک کردینے کسی تنقیح کے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۵۳۸۔ اور نسبت پابند کرنے موکل کے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۴۸۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۷۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۲۷۴ و ۲۷۵۔

دفعہ ہذا صرف دیوانی مقدمات سے متعلق ہے (۴)

فصل (۴)

شہادت زبانی

شہادت زبانی سے مراد وہ جملہ بیانات متعلق حالات واقعہ زیر تحقیقات کے ہین جو گواہ لوگ حسب اجازت یا حکم عدالت۔ عدالت کے روبرو کرین (۵) فصل ہذا مین حکم کیا گیا ہے (۱) کہ جملہ واقعات ماسواے مراتب دستاویزات کے بذریعہ شہادت زبانی کے ثابت کیے جاسکتے ہین چنانچہ اگر زبانی شہادت قابل اعتبار ہو تو وہ بدون شہادت دستاویزی کے امر واقعہ یا استحقاق کے ثابت کرنے کے لئے کافی ہے (۶) مثلاً حدود بندی (۷) موجودگی ایک اقرار یعنے پٹہ کاشتکاری (۸) مقدار اراضی مدعا علیہ اور اوس کے لگان کی (۹) امر واقعہ قبضہ (۱۰) استحقاق تصرف قدیم (۱۱) شجرہ نسب (۱۲) تصفیہ حساب وکتاب (۱۳) انجام دہی یا ادائیگی اوس ذمہ داری کی جو بروے کسی تحریر کے پیدا ہوگئی ہو (۱۴) گو کہ تحریری رسید موجود ہو اور وہ پیش نہ کی گئی ہو (۱۵) فی الجملہ جملہ

---

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۲ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۹۰ و ۱۹۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۴۷۳ و ۴۶۷ و ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۳۳ و جلد ۱۹ صفحہ ۲۹۲ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۲۹۰ (۴) قانون شہادت نارٹن صاحب صفحہ ۲۳۸ (۵) دفعہ ۳ ایکٹ ہذا۔

(۶) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۳۶۶ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۲۵ و ویکلی رپورٹر سنہ ۱۸۶۴ع صفحہ ۱۳۵ (۸) ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۳۹۴ (۹) ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۴۳۴۸ (۱۰) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۳۲۸ و ۳۴۱ و ویکلی رپورٹر فوجداری سنہ ۱۸۶۶ع صفحہ ۷۹ (۱۱) ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۶۲۴ (۱۲) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد اول صفحہ ۹۲ (۱۳) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد اول صفحہ ۱۸۳ و بنگال لا رپورٹ جلد سپلمنٹ اجلاس کامل صفحہ ۴۳ سنہ ۱۸۶۳ع (۱۴) مدراس ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۲۴ و بمبئی ہائیکورٹ جلد اول صفحہ ۱۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۴۲ (۱۵) ملاحظہ ہو دفعہ ۹۱ تمثیل (ہ) ایکٹ ہذا۔

واقعات بجز مراتب دستاویزات کے ثابت کئے جا سکتے ہین۔۔

یہ سمجھنا غلطی ہے کہ زبانی شہادت جسکی تایید دستاویزی شہادت سے نہوئی ہو صحیح روئداد مقدمہ کی تجویز کے لئے کچھ وقعت نہین رکھتی (۱) اگر زبانی شہادت مین اختلاف ہو جو بسا اوقات ہندوستان کے ہر ایک مقدمہ مین واقعہ ہونا یقینی ہے تو اوس صورت مین بغرض معلوم کرنے اس امر کے کہ سچائی کس طرف ہے دستاویزی شہادت کو دیکھنا چاہیے (۲)

(۲) ثانیاً فصل ہذا مین حکم کیا گیا ہے کہ زبانی شہادت جملہ صورتون مین بلا واسطہ ہونی چاہیے۔ یعنے وہ گواہ کا بیان ہونا چاہیے کہ اوس نے اپنے ہوش و حواس سے اوس امر واقعہ کو معلوم کیا ہے جسکی کہ وہ تصدیق کرتا ہے۔۔

ثبوت واقعات زبانی شہادت سے

دفعہ ۵۹

تمام واقعات بجز مضامین دستاویزات کے شہادت زبانی کے ذریعہ سے ثابت کئے جا سکتے ہین۔۔

اس دفعہ کے الفاظ صریح اور صاف نہین اور بادی النظر مین معلوم ہوتا ہے کہ جب کبھی کوئی واقعہ دستاویز مین بیان ہو جائے تو پھر اوس واقعہ کی نسبت شہادت بغیر خود اس دستاویز کے نہین گذر سکتی لیکن واقعات مندرجہ دستاویز مین اور مضمون دستاویز مین فرق ہے۔ مثلاً اگر کوئی واقعہ کسی خط مین بیان ہوا ہو اور یہ منظور ہو کہ صرف اس واقعہ کا وقوع پذیر ہونا ثابت کیا جائے تو کچھ ضرور نہین کہ وہ خط جسمین واقعہ بیان ہوا پیش کئے بغیر وہ واقعہ ثابت نکیا جا سکے جیسا کہ تشریح ۳ و تمثیلات (د)، و (ہ)، دفعہ ۹۱ سے ظاہر ہے لیکن اگر یہ ثابت کرنا منظور ہو کہ فلان خط مین یہ واقعہ بیان ہوا تھا تو شہادت اس امر کی کہ درحقیقت اس خط مین وہ واقعہ تحریر ہوا نہ لیجائیگی جبتک کہ وہ خط پیش نکیا جائے یا وہ صورتین موجود نہون جنکا ذکر دفعہ ۶۵ مین ہے۔ علاوہ اسکے جن صورتون مین دستاویزات کے مضامین کی نسبت درجہ دوم کی شہادت جائز ہے اون صورتون مین زبانی شہادت گذر سکتی ہے مثلاً بیانات تحریری و تقریری اشخاص متذکرہ دفعہ ۳۲۔ اور جبکہ دفعہ ۶۵ کی شرائط صادق ہو جاوین تب دفعہ ۶۳ ضمن (۵) کے مطابق زبانی شہادت لیجا سکتی ہے (۳) جبکہ ایک واقعہ بذریعہ شہادت زبانی کے ثابت کیا جا سکتا ہو تو یہ ضروری نہین کہ بیان گواہ کا زبانی ہو۔ کوئی طریق خیال کے اظہار کیلئے جو مقتضائے حالات مقدمہ ہو یا گواہ کی جسمانی حالت کے ہو حسب اقتضائے رائے عدالت استعمال کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ایک گونگا اور بہرہ گواہ بذریعہ اشارات یا تحریر یا بذریعہ مترجم کے تصدیق کر سکتا ہے لہذا جس صورت مین کہ مرتی ہوئی عورت

---

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۳۲۳ (۲) مورس انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ ۴۰۳ و ۴۰۷ ۴۰۸ بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴ پریوی کونسل سنہ ۱۸۶۸ء (۳) شرح شہادت سید محمود صاحب۔۔

گو کہ باہوش تھی لیکن صاف بولنے کی طاقت نہ رکھتی تھی تو جبکہ اوس سے سوال کیا گیا کہ آیا مدعا علیہ اوس کا قاتل ہے اور اوس نے پوچھنے والے کا ہاتھ دبا دیا تو سوال اور جواب بذریعہ دبانے باثبات ہاتھ کے شہادت مین قابل پذیرائی قرار دیا گیا (۱)، نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۸۵- اجلاس کامل۔

درستگی ایک حساب کی بذریعہ شہادت زبانی کے ثابت کی جاسکتی ہے (۲)، ادائیگی زر کی ثابت کیجا سکتی ہے گو رسید قابل ادخال شہادت نہ ہو (۳)، جبکہ ایک بحث نسبت وجود یا عدم وجود ایک خاص رہن سابق کے پیدا ہو مگر مابین راہن و مرتہن کے نہین، تو شہادت زبانی مرتہن کی کہ رہن موجود ہے واسطے ثبوت اس واقعہ کے کافی ہوگی بلا اس کے کہ رہن نامہ پیش کیا جاوے (۴)، دیکھو تمثیل (ج)، دفعہ ۹۱۔

ایکٹ ہذا نسبت دستاویزات کے ملاحظہ ہون دفعات ۶۴ و ۹۱ معہ شرح۔

شہادت زبانی بلا واسطہ ہونی چاہیے۔

دفعہ ۶۰۔ شہادت زبانی تمام صورتون مین جو کچھ کہ وہ ہون بلا واسطہ ہونی چاہیے۔ یعنے

اگر نسبت ایسے واقعہ کے ہو جسے دیکھ سکتے ہین تو لازم ہے کہ وہ شہادت شہادت ایسے گواہ کی ہو جو یہہ کہے کہ مین نے اُس واقعہ کو دیکھا۔

اگر نسبت ایسے واقعہ کے ہو جسے سُن سکتے ہین تو وہ شہادت ایسے گواہ کی شہادت ہونی چاہیے جو یہ کہے کہ مین نے اُس واقعہ کو سُنا۔

اگر نسبت ایسے واقعہ کے ہے جو کسی اور حس سے یا اور کسی طور پر محسوس ہو سکتا ہے تو وہ شہادت ایسے گواہ کی ہونی چاہیے جو یہ کہے کہ مین نے اوسی حس سے یا اوسی طور پر محسوس کیا۔

اگر نسبت کسی رائے یا ایسی وجوہ کے ہو جن کی بناء پر وہ رائے قایم کی جاوے تو چاہیے کہ وہ شہادت ایسے شخص کی ہو جو اُن وجوہ پر ایسی رائے رکھتا ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ جو رائے ماہرین نے ایسے رسالہ مین ظاہر کی ہو جو عموماً فروخت کے لیے ہو اور وجوہ جن کی بناء پر وہ رائے قایم کی گئی ہو جایز ہے کہ اگر مصنف فوت ہو گیا ہو یا پایا نہ جاتا ہو یا شہادت دینے کے ناقابل ہو گیا ہو یا بغیر ایسی تاخیر یا صرف کے جسے عدالت نامناسب تصور کرے طلب نکیا جاسکتا ہو تو اس رسالہ کے پیش کرنیسے ثابت کی جائین۔

ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۰ و ۲۴۳ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۸۶ تا ۸۸۔

---

(۱)، قانون شہادت بسٹ صاحب صفحہ ۱۰۶ (۲)، بنگال لا رپورٹ فل بنچ جلد ۳ (۳)، انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۴۲ (۴)، انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۲۔

نیز شرط یہ ہے کہ اگر شہادت زبانی نسبت وجود یا حالت کسی شئے مادی کے بجز دستاویز کی ہو تو عدالت کو جائز ہے کہ اگر مناسب جانے تو اس شئے مادی کو معاینہ کیلئے پیش کرنیکا حکمدے۔

دفعہ ہذا اوس اصول پر مبنی ہے کہ ہر بہتر سے بہتر شہادت داخل کی جانی چاہیے۔ اخذ کردہ یا درجہ دوم شہادت اسوجہ سے خارج رکھی گئی ہے کہ جبکہ اوس کا مقابلہ اصل شہادت سے کیا جاوے تو وہ کمزور رہتی ہے (۱) پہلی تین صورتین واقعات سے متعلق ہین اور چوتھی صورت رائے سے متعلق ہے جسکا کہ ذکر دفعات ۴۵ و ۴۶ مین ہو چکا ہے منشا دفعہ ہذا یہ ہے کہ اس امر کی احتیاط کی جاوے کہ جو کچھ بطور شہادت کے پیش کیا جاتا ہے بذاتہ شہادت کی نوعیت رکھتا ہو اور وہ بلا واسطہ ہونی چاہیے نہ کہ بالواسطہ یا جو کسی اور ذریعہ یا شخص سے حاصل ہوئی ہو یعنے سماعی۔ چنانچہ اوس شخص کو جس نے دیکھا یا سنا ہو پیش کرنا چاہیے۔ جس شخص نے خود کسی واقعہ کو نہ دیکھا اور نہ سنا ہو اوس کے پیش کرنیسے وہ امر واقعہ ثابت نہین کیا جا سکتا لہذا شہادت واقعاتی حسب مراد دفعہ ہذا شہادت بلا واسطہ سے ثابت کی جانی چاہیے یعنے اوس گواہ کے پیش کرنے سے جس نے اوس کو دیکھا ہو (۲) چنانچہ جس صورت مین کہ شہادت مین یہ واقعہ پیش کیا گیا ہو کہ ملزم کی جوتی مطابق بعض نشانات کے جو کیچڑ مین لگے ہوئے ہین ہے تو اوس شخص کو جس نے مقابلہ اور ماپ کیا پیش کرنا چاہیے نہ کہ ایک تیسرے شخص کو جس نے کہ ماپنے والے سے اسبات کو سنا (۳) شہادت سماعی غیر متعلق ہوتی ہے اور اوسپر کوئی لحاظ نہ کرنا چاہیے (۴) لیکن سوالات جرح مین اُس حد تک قابل پذیرائی ہو سکتی ہے جہانتک کہ وہ گواہ کے اعتبار سے متعلق ہو مگر صرف زیر احکام دفعہ ۱۴۶۔ ایسا ہو سکتا ہے (۵)۔

دفعہ ۳۲ مین آٹھ صورتین اشخاص متوفی وغیرہ کے بیانات کے قابل ادخال ہونیکی بیان کیگئی ہین مگر ان آٹھون مین سے کوئی صورت ایسی نہین جس مین ماہر متوفی وغیرہ کی شہادت (جبکہ شرائط مندرجہ فقرہ اول دفعہ مذکور صادق آوین) قابل ادخال ہو۔ بروئے دفعہ ہذا ایسے ماہر کی رائے کی شہادت جو کہ بطور گواہ کے طلب نہین ہوا لیجا سکتی ہے۔ بار ثبوت اس امر کا کہ جس ماہر کی رائے داخل شہادت کرنی منظور ہے اسپر چارون مین سے کوئی شرط صادق آتی ہے اس شخص کے ذمہ ہے جو اسکو داخل کرنا چاہتا ہے (۶) بروئے دفعہ ہذا یہ ضروری ہے کہ زبانی شہادت متعلق کسی رائے کے یا اوس کی وجوہات کے ایک ایسے شخص کی شہادت ہونی چاہیے جس نے رائے مذکور وجوہات محولہ پر قایم کی ہو۔ ایک گواہ بطور وجہ اپنی رائے متعلق بہ رواج خاندان کے اس اطلاع کا

---

(۱) قانون شہادت لبسٹ صاحب فقرہ ۲۰۴ و ٹیلر صاحب فقرہ ۵۶۷ (۲) قانون شہادت فارٹن صاحب صفحہ ۲۴۰۔

(۳) قانون شہادت سید امیر علی صاحب (۴) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ ۱۹۳ و بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۵۹۴۔

(۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۲۱۰ و ۲۱۱ و ۲۱۵ (۶) قانون شہادت فیلڈ صاحب صفحہ ۲۸۱ و رک دفعہ ۱۰۴ ایکٹ ہذا۔

ذکر کرسکتا ہے جو کہ اُس نے متوفی اشخاص سے حاصل کی ہو۔ مگر وہ ایک بیان بلاواسطہ رائے کا ہونا چاہیے۔ اور گو وہ سُنی سنائی شہادت پر منحصر ہو تاہم وہ صرف تکرار امور مسموعہ کا نہ ہونا چاہیے۔ ایسی شہادت کا موازنہ گواہ اور متوفی شخص مذکور کی حیثیت پر منحصر ہے (۱) شہادت سماعی شہادت اُس بات کی ہوتی ہے جسکی بابت گواہ کو خود کوئی علم نہین ہوتا بلکہ اوس بات کی ہے جو کچھ کہ اوس نے اورون سے سُنا ہے (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۳۹ زیر دفعہ ۶۱۔ ایکٹ ہذا۔

فصل ۵

شہادت دستاویزی

جملہ دستاویزات جو واسطے ملاحظہ عدالت کے پیش ہون شہادت دستاویزی کہلاتی ہین (۳) اور یہ دستاویزات دو قسم کی ہوتی ہین (۱) سرکاری (۲) خانگی اول الذکر کے متعلق ملاحظہ ہو دفعہ ۷۴ اور موخرالذکر کے متعلق ملاحظہ ہو دفعہ ۷۵ ایکٹ ہذا۔ دستاویزات کے پیش اور ملاحظہ اور انکشاف کے متعلق ملاحظہ ہو قاعدہ ۱۴ لغایت ۱۸۔ آرڈر ۷، و قاعدہ ۱ لغایت ۹۔ آرڈر ۱۳۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء۔

ثبوت مضامین دستاویزات

دفعہ ۶۱۔ جائز ہے کہ مضامین دستاویزات بذریعہ شہادت اصلی یا منقولی کے ثابت کی جائین۔

دفعہ ہذا اختیاری ہے نہ کہ حکمی اور دفعات ۶۴ و ۹۱ کے تابع ہے۔

مضامین دستاویزات بذریعہ شہادت اصلی یا نقلی کے ثابت کیے جاسکتے ہین۔ اصلی شہادت وہ شہادت ہے جس کا بروئے قانون بدرجہ اول پیش کرنا ضروری ہے اور شہادت نقلی وہ شہادت ہے جو بعدم موجودگی بہتر شہادت کے جسکا بروئے قانون بدرجہ اول پیش کرنا ضروری ہے دیجاسکتی ہے جبکہ بہتر شہادت کے نہ ہونیکی مناسب تشریح کردیگئی ہو (۴) شہادت اصلی کے متعلق ملاحظہ ہو دفعہ ۶۲ اور شہادت نقلی کے لئے ملاحظہ ہو دفعہ ۶۳ ایکٹ ہذا۔

اقبالات ایسے شخص کے جسکی حیثیت بہ تعلق جائداد متنازعہ کے ضروری ہے کہ ایک فریق دوسرے کے مقابلہ مین ثابت کرے دراصل شہادت اصلی ہین نہ کہ سماعی۔ گو ایسا شخص زندہ ہو اور بطور گواہ طلب نہ کرایا گیا ہو (۵)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۷۳ پریوی کونسل (۲) شرح قانون شہادت سید امیر علی صاحب (۳) دفعہ ۳ ایکٹ ہذا

(۴) رائے ماسٹر آف رولز مندرجہ لا رپورٹ کوئینس بنچ جلد ۲ سنہ ۱۸۹۲ء صفحہ ۳۳ و ۱۱۶ و قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۳۹۴۔

(۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۳۹۔

اصلی شہادت

دفعہ ۶۲۔ شہادت اصلی سے مراد فی نفسہ دستاویز ہے جو کہ عدالت کے معاینہ کے لئے پیش کی جائے۔

تشریح (۱) جب کسی دستاویز کے کئی حصے ہون ہر حصہ اُس کا شہادت اصلی ہے۔

جب کوئی دستاویز بہ تحریر متقابل تکمیل پائے اور ہر تحریر متقابل کی تکمیل صرف ایک یا منجملہ چند فریق کے بعض نے کی ہو تو تحریر متقابل بمقابلہ اُن فریق کے جنھون نے اس کی تکمیل کی ہو شہادت اصلی ہے۔

تشریح (۲) جب چند دستاویزات ایک ہی عمل سے طیار کیگئی ہون جیسے کہ عمل چھاپہ سیہ یا چھاپہ سنگین یا عکس سے اتارنیکا تو ہر ایک اُن مین سے مضامین مندرجہ باقی کی شہادت اصلی ہے مگر جس حال مین کہ وہ سب نقلین ایک ہی اصل کی ہون تو وہ اصل کے مضامین کیواسطے شہادت اصلی نہین ہین

تمثیل

ایک شخص کی نسبت ثابت کیا گیا کہ اوسکے پاس چند قطعات اعلام نامہ ہین جو سب ایک ہی وقت مین ایک ہی اصل سے چھاپے گئے تھے ہر ایک اون مین سے واسطے مضمون مندرجہ دوسرے کے شہادت اصلی ہے لیکن اصل کے مضامین مندرجہ کیواسطے اُنمین سے کوئی شہادت اصلی نہین ہین

تعریف دستاویز کے لئے ملاحظہ ہو دفعہ ۳۔ ایکٹ ہذا۔ دستاویز مین خزانہ شاہی کی تختی حساب تختہ لکڑی جسپر دوکانداران وغیرہ کے نام کندہ ہوتے ہین۔ نگینہ انگوٹھی جسپر نام کندہ ہو اور پتھر یا دہات یا لکڑی کی تختی جو مردہ شخص کی قبر پر لگاتے ہین۔ شامل ہین (۱)

دفعہ ۶۱ مین دستاویز کے ثابت کرنیکے دو ذریعے بتائے گئے ہین یہ شہادت اصلی یا شہادت نقلی۔ دفعہ ہذا مین شہادت اصلی کی تعریف بیان کی ہے اور دفعہ ۶۳ مین شہادت نقلی کی واضح رہے کہ دستاویزات تین طرح پر لکھی جاسکتی ہین۔ ۱۔ اول جبکہ صرف ایک ہی تحریر ہو۔ اسصورت مین وہی دستاویز شہادت اصلی ہے۔ ۲ جبکہ دو مختلف تحریرون کے ذریعہ سے ایک ہی عبارت ادا کی جائے اور ہر ایک پر دستخط تکمیل کنندگان کے ہون اسصورت مین ہر دستاویز کو دوسری کا مثنیٰ کہہ سکتے ہین کہ اُنمین سے ہر ایک حسب فقرہ اول دفعہ ہذا شہادت اصلی ہے۔ ۳ جبکہ دو دستاویزین ہم مضمون الگ الگ لکھی جائین۔ ایک پر ایک فریق کے دستخط ہون اور دوسری پر دوسرے فریق کے تو اسصورت مین حسب فقرہ دوم تشریح اول جس شخص کے دستخط ہین اسکے مقابلہ مین وہ شہادت اصلی ہے لیکن دوسرے فریق کے مقابلہ مین جس کے اوسپر دستخط نہین ہین شہادت نقلی ہے جیسا کہ ضمن (۴) دفعہ ۶۴۔ اور تشریح (۱) و (۲) دفعہ ۹۱ سے ظاہر ہے۔

---

(۱) شرح قانون شہادت سید امیر علی صاحب۔

نالشات ازالہ حیثیت عرفی مین ہر پرچہ اخبار ایک دوسرے کے مضمون کی شہادت اصلی ہے۔ جبکہ مالک اخبار مدعاعلیہ ہو لیکن (جیسا کہ جزو اخیر تشریح دوم سے معلوم ہوتا ہے) اگر مقصود یہ ہو کہ مضمون اُس تحریر کا ثابت کیا جاوے جو کہ کسی شخص نے لکھی ہو اور پھر اخبار مین چھپی ہو۔ اس صورت مین وہ چھپا ہوا کاغذ شہادت اصلی اس دستاویز کی نہین ہے بلکہ اصل لکھا ہوا کاغذ شہادت اصلی ہے اور چھپا ہوا اخبار شہادت نقلی۔ چونکہ قانوناً ضروری ہے کہ مراتب دعوے ڈگری مین درج کئے جانے چاہیئن اسلئے مضامین عرضیدعوے کا پرچہ ڈگری مین درج ہونا مضامین عرضیدعوے کی شہادت نقلی نہین ہے بلکہ بطور شہادت اصلی بیان امر واقعہ کے جو صاحب جج کے روبرو بطور بناء دعوے مدعی کے ہوتے ہین ہوتا ہے (۱) تحریری رسیدات ادائیگی کے لئے ضروری ہوتی ہین لیکن کسی صورت مین بطور ثبوت کے ضروری نہین اور نہ وہ اصلی شہادت کی نوعیت رکھتی ہین بغرض اس امر کے کہ شہادت نقلی داخل کیجاوے اونکا گم ہوجانا ثابت کرنا چاہیے (۲) ۵ ک و-ن-۸۷۲۔ نسبت اس امر کے کہ کون کون سی شہادت اور کن کن صورتون مین داخل ہوسکتی ہے ملاحظہ ہو دفعات ۶۴، ۶۵ و ۹۱۔

شہادت نقلی

دفعہ ۶۳ ۔ شہادت منقولی مشتمل اور حاوی امور مفصلہ ذیل کے ہے:۔

(۱) نقول مصدقہ جو بموجب اُن احکام کے کہ ایکٹ ہذا مین بعد ازین مندرج ہین حوالہ کیجائین۔

صحیح ہونا تصدیق شدہ نقل کا زیر دفعہ ۷۶۔ ایکٹ ہذا قیاس کیا جائیگا لیکن دوسری نقول کو ثابت کرنا پڑیگا۔ اور بروے دفعہ مذکور مصدقہ نقول دستاویزات سرکاری کی دیجاسکتی ہین اور دستاویزات مذکور بذریعہ پیش کرنے نقول مصدقہ کے ثابت کیجاسکتی ہین ملاحظہ ہو دفعہ ۷۷۔ ایکٹ ہذا نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۷۸۔ ایکٹ ہذا دفعہ ۷۹ مین نقول مصدقہ کے اصلی ہونے کی نسبت قیاس کا ذکر ہے اور دفعہ ۸۶ مین ممالک غیر کی عدالتون کے ریکارڈون کی نقول مصدقہ کی نسبت قیاس کرنے کا ذکر ہے۔

(۲) نقول جو اصل سے بذریعہ کل کی ترکیبات کے کی جائین اور وہ ترکیبات فی نفسہ تیقن صحت نقل کا کرتی ہون اور وہ نقول جن کا مقابلہ اون سے کیا گیا ہو۔

فقرہ (۲) اور تمثیل (ب) اور (ج) کو اکٹھا پڑھنے سے ظاہر ہے کہ نقل النقل ایک نقل کی جسکا نقل سے مقابلہ کیا گیا ہو ناقابل دخال ہے تاوقتیکہ نقل جسکا مقابلہ اس سے کیا گیا ہے بذریعہ آلہ کے تیار کیگئی ہو۔ جہانکہ شناخت اس امر کی نہین ہے کہ وہ نقل جو مدعی نے پیش کی اُس کا مقابلہ اصل ڈگری سے کیا گیا تھا تجویز ہوا کہ تحریر نقل مذکور شہادت مین قابل پذیرائی نہین کیونکہ وہ مضمون اصل دستاویز کی شہادت درجہ اول

---

(۱) اپیل بنا راضی ڈگری ابتدائی کلکتہ ہائی کورٹ نمبر ۳۰۳ سنہ ۱۸۹۷ع مورخہ ۲۵ جون سنہ ۱۹۰۰ع (۲) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۵ صفحہ ۱۸

یا درجہ دوم متصور نہین ہو سکتی (۱) نقول اصل سے بذریعہ ایسی کل کی ترکیبات کے یکجائی چاہین جو بذات خود تیقن صحت نقل کا کرتی ہون بطور مثال وہ ترکیبات جنکا کہ ذکر تشریح ۲ دفعہ ۶۲ مین کیا گیا ہے۔ تمثیل الف کو ضمن ہذا کے جزو اول کے ساتھ اور تمثیل (ب) کو جزو دوم کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔ ایسی نقل شہادت مین نا منظور نہین کی جاسکتی (۲)

(۳) وہ نقول جو اصل سے لیگئی ہون یا اوس کے ساتھ اونکا مقابلہ کر لیا گیا ہو۔

یہ امر کہ نقل اصل کی ٹھیک نقل ہے۔ کوئی ثبوت اسکا نہین کہ اصل ٹھیک تہی اور اوسپر اس شخص کے دستخط تہے یا اوس نے لکھا تھا جس کی نسبت بیان ہے (۳) تمثیل (ج) کو ضمن ہذا کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔

اولاً اوس شخص کو جسنے کہ نقل تیار کی ہو حلف لینی ہوگی کہ نقل مذکور صحیح ہے اگر وہ نہ پیش ہو تو وہ گواہ پیش ہونا چاہیے جو اس بات کی حلف لے کہ اوس نے اس کا اصل سے مقابلہ کیا اور بعض اوقات دو گواہان کو پیش ہونا چاہیے جنمین سے ایک نے اصل کو پڑھا اور دوسرے نے نقل کو (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۵۱ پریوی کونسل۔ شہادت درجہ دوم (نقلی) بذریعہ نقل کے نہین دیجا سکتی تا وقتیکہ پھر ثابت نکیا جاوے کہ نقل مذکور صحیح درست ہے (۵) نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۷۹ ۔ ایکٹ ہذا و دفعہ ۵۷ ۔ ایکٹ ۱۶ سنہ ۱۹۰۸ء رجسٹری۔

(۴) دستاویزات کی تحریرات مقابل (جیسے پٹہ و قبولیت وغیرہ) بمقابلہ اون فریق کے جنہون نے ان کی تکمیل نہ کی ہو۔

ملاحظہ ہو تشریح (۱) دفعہ ۶۲ ۔ ایکٹ ہذا۔

(۵) زبانی بیان کسی دستاویز کے مضامین کا ایسے شخص کا کیا ہوا جسنے کہ خود اسکو دیکھا ہو۔

ضروری ہے کہ شخص مذکور نے اصل دستاویز کو دیکھا ہو اور وہ اصل دستاویز ہونی چاہیے نہ کہ نقل بیان تحریری مضمون نقل کسی دستاویز کا کہ جس کے اصل کو اوس شخص نے کہ جس نے بیان مذکور تحریر کیا ہو نہ دیکھا ہو مساوی اوس شہادت کے نہین ہو سکتا جو از روے دفعہ ہذا کے قابل قبول ہے جس نے خود اوس کو دیکھا ہو (۶)

نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۰۶ ۔

تمثیلات

(الف) ایک نقل عکسی کسی اصل کی مضامین مندرجہ کی شہادت منقولی ہے گو کہ اون دونون کا

---

(۱) قانون شہادت فارٹن صاحب صفحہ ۲۴۳ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۴۸۸ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۴۳ و ۴۴۹ (۵) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۵۵۳ ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۲۴۸ و ۲۵۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۸۷ و ۴۸۸ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۳۹ ۔

(۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۶۳۰

مقابلہ نہ کیا گیا ہو مگر ثابت ہونا اسبات کا شرط ہے کہ جس شئے کا عکس لیا گیا وہ اصلی تھی۔

(ب) نقل جو کہ کسی خط کی ایسی نقل سے مقابلہ کر لی گئی ہو جو نقل کرنیکے آلہ سے تیار کیگئی ہے وہ اس خط کے مضامین کی شہادت منقولی ہے مگر بشرط ثابت ہونے اس امر کے کہ نقل جو نقل کی آلہ سے تیار کی گئی ہو وہ اصل سے کی گئی تہی۔

(ج) جو نقل کہ ایک نقل سے کی جائے مگر من بعد اصل کیساتھ اوسکا مقابلہ کر لیا گیا ہو وہ شہادت منقولی ہے مگر جس نقل کا کہ اصل سے مقابلہ نہ کیا گیا ہو وہ اصل کی شہادت منقولی نہین ہے گو کہ جس نقل سے اُس کی نقل ہوئی اُس کا مقابلہ اصل سے کیا گیا ہو۔

(د) زبانی بیان کسی نقل کا جس کا مقابلہ اصل سے کیا گیا ہو اور زبانی بیان کسی نقل عکسی کا یا ایسی نقل کا جو بذریعہ کسی آلہ کے کی گئی ہو شہادت منقولی اصل کی نہین ہے۔

دفعہ ہذا مین نقلی شہادت کی تعریف کیگئی ہے اور اسکی پانچ قسمین قرار دی گئی ہین نسبت قابل ادخال یا قابل ادخال ہونے ایسی شہادت کے ملاحظہ ہو دفعہ ۶۴ و ۶۵ و ۹۱۔ لیجر یعنے کہاتہ دار کی نسبت اعتراض کیا گیا تہا کہ وہ شہادت نقلی ہے مگر وہ شہادت مین پذیرا کیا گیا (۱)

ثبوت دستاویز شہادت اصلی سے

دفعہ ۶۴ - لازم ہے کہ دستاویزات بذریعہ شہادت اصلی کے ثابت کیجاہین بجز اُن حالات کے جن کا بیان قانون ہذا مین بعد ازین کیا جاتا ہے۔

دفعہ ہذا اُسی اصول پر مبنی ہے کہ ۔ اعلے سے اعلے درجہ کی شہادت جو بہم پہونچ سکے داخل کرنی چاہئے۔ کیونکہ نسبت مضامین دستاویز کے معتبر سے معتبر گواہ کے بیان پر وہ بھروسہ نہین ہو سکتا جو خود دستاویز پر ہو سکتا ہے اور جب کبہی شہادت لسانی باہمین مختلف ہو شہادت دستاویزی کو رہنما بنانا چاہئے۔ کہ جس سے سچا حال معلوم ہو سکتا ہے (۲)

اس دفعہ مین لفظ "دستاویز" سے مراد مضمون دستاویز نہین ہے۔ کیونکہ اگر ہر واقعہ کی نسبت جو ایکدفعہ کسی دستاویز مین بیان ہوا ہو شہادت بغیر دستیابی اصل دستاویز کے نہ لی جاتی تو بہت سے واقعات جنکا ذکر اتفاقی طور پر خطوط اور رقعہ جات مین ہو جاتا ہے بلا پیشی اُن خطوط و رقعہ جات اور بدون اُن حالات کے جنکا ذکر دفعہ ۶۵ مین ہے کسی قسم کی شہادت سے ثابت نہو سکتے۔ مثلاً زید نے اپنے دوست عمرو کو ایک خط لکہا جسمین بیان کیا کہ میرے یہان ایک بیٹا پانچوین رمضان کو پیدا ہوا اور اوس کا نام بکر رکہا ہے بعد انقضائے مدت دراز کے ایک مقدمہ مین بکر کی عمر کی نسبت بحث پیدا ہوئی اسصورت مین فی نفسہ بکر کی پیدائش کی نسبت خط لکہا جانا مانع ادخال اور قسم کی

---

(۱) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۵ صفحہ ۲۷۸ (۲) مورز انڈین اپیل صفحہ ۴۰۳۔ امام باندی بنام ہرگوبند گہوس و بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۸ پریوی کونسل۔

اور قسم کی شہادت کا نہین ہے (۱) اور فریقین مقدمہ ہر قسم کی شہادت بلالحاظ مضمون دفعہ ۶۴ کے داخل کر سکتے ہین۔ لیکن اگر فریقین مین سے کسی کو بغرض مسئلہ اقبال بالنسب یا کسی اور غرض کے یہ ثابت کرنا منظور ہو کہ زید نے اس مضمون کا خط لکھا تھا تو وہ خط البتہ دستاویز حسب منشاء دفعہ ہذا ہے اور اقبال زید کا بنسبت نسب بکر کے جو کہ خط مین مندرج ہے (بلا خط کے پیش ہوئے یا بلا ان شرائط کے جنکا ذکر دفعہ ۶۵ مین ہے ثابت نہین ہو سکتا اسی طرح اگر نالش اسبات کی ہو کہ مدعا علیہ نے کسی اخبار مین کچھ الفاظ ہتک آمیز نسبت مدعی کے چھاپے ہین تو اصل اخبار پیش کرنا چاہیے یا اگر کسی خاص شخص کی نسبت ہتک عزت کی نالش ہو تو خود اس تحریر کو پیش کرنا چاہئے سوائے ان حالات کے جنکا ذکر دفعہ ۶۵ مین ہے۔ اس عبارت کی نسبت شہادت نہین لیجا سکتی لیکن اگر بلالحاظ وجود دستاویز کے اس واقعہ کا ثبوت دینا منظور ہو جس کا ذکر دستاویز مین ہے تو شہادت دی جاسکتی ہے سوائے دفعہ ۹۱ کے مثلاً طے ہونا حساب کا مابین دو فریقون کے بلا داخل کئے بہی کھاتہ کے ثابت کیا جاسکتا ہے (۲) احکام دفعہ ہذا کو احکام دفعہ ۹۱ سے ممیز کیا جانا چاہیے۔ موخر الذکر دفعہ اون معاملات سے متعلق ہے جو فریقین نے ضبط تحریر مین لاچکے ہین یا جنکا بروئے قانون تحریری ہونا لازمی ہے۔ ایسی صورتون مین بجز اوس صورت کے کہ جہان شہادت نقلی دیجا سکتی ہے دستاویز مذکور قطعی ریکارڈ اوس بات کا ہے جو کہ اسمین مندرج ہوتی ہے۔ فریقین کسی اور شہادت سے استمداد نہین کر سکتے۔ تمام جو کچھ کہ دفعہ ہذا مین بیان کیا گیا ہے یہ ہے کہ اگر خواہش یہ ہو کہ مضامین دستاویز ثابت کئے جاوین تو خود دستاویز بجز خاص صورتون کے پیش کیجانی چاہیے لیکن اگر تحریر مذکور جماعت ہائے متذکرہ مین سے کسی کی ذیل مین نہ آتی ہو تو کوئی وجہ نظر نہین آتی کہ کیون اس کے وجہ سے زبانی شہادت خارج رکھی جانی چاہیے۔ بطور مثال اگر تحریری خط و کتابت کے ساتھ زبانی گفتگو اوسی مضمون کی ہوتی رہی ہو تو زبانی گفتگو بطور شہادت بلا واسطہ کے پذیرا کیجا سکتی ہے گو کہ نہ واسطے ثابت کرنے مضامین تحریر کے اور نہ اوس کی بجائے قایم مقام ہونیکے پذیرا ہو سکتی ہے۔ ادائیگی زر نقد زبانی شہادت کے ذریعہ ثابت کیجا سکتی ہے گو کہ رسید حاصل کی گئی ہو۔ اور اسی طرح زبانی مطالبہ مال کا ثابت کیا جاسکتا ہے گو کہ اوس کے ساتھ ہی تحریری مطالبہ بھی کیا گیا ہو۔ اقبال قرضہ بذریعہ زبانی شہادت کے ثابت کیا جاسکتا ہے گو کہ ایک تحریری وعدہ ادائیگی کا اس کے ساتھ ہی کیا گیا ہو (۳)

زبانی اقبالات نسبت مضامین دستاویز کے واقعہ متعلقہ نہین ہین بجز اوس صورت کے اور اوس وقت تک کہ وہ فریق جو اون کو ثابت کرنا چاہتا ہے یہ ظاہر کر دے کہ وہ دستاویز مذکور کے مضامین کی متعلق زبانی شہادت پیش کرنے کا مستحق ہے یا بجز اوس صورت کے کہ دستاویز پیش کردہ کی اصلیت زیر بحث ہو (۴)

---

(۱) ملاحظہ ہو تشریح ۳ دفعہ ۹۱ - ایکٹ ہذا (۲) شرح شہادت سید محمود صاحب (۳) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۴۱۵ - ملاحظہ ہو دفعہ ۵۹ - ایکٹ ہذا و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۵۶ - (۴) دفعہ ۲۲ - ایکٹ ہذا -

لیکن شہادت منقولی دیجاسکتی ہے جبکہ وجود یا حالت یا مضامین مندرجہ اصل کی نسبت یہ ثابت کر دیا گیا ہو کہ اوس شخص نے اوسکی تحریر کو قبول کر لیا ہوا ہے جسکے کہ مقابلہ مین وہ ثابت کی گئی ہے یا کہ اوس کے قایم مقام حقیت نے اوس کو تسلیم کیا ہے (۱)، قاعدہ مندرجہ دفعہ ہذا ایسے اون دستاویزات سے متعلق نہین ہوتا جو کہ داخل کر لیگئی ہون اور جنکے مضامین کی نسبت کوئی نزاع نہ ہو کیونکہ وہ امر واقعہ جو تسلیم شدہ ہو اوس کے ثابت کرنے کی ضرورت نہین ہوتی (۲)، لیکن ایک فریق کا اقبال نسبت مضامین دستاویز کے جبکہ پلیڈنگس مین نہ کیا گیا ہو مگر ایک اظہار مین کیا گیا ہو صرف شہادت منقولی ہوتا ہے (۳)، پس جس حال مین کہ ایک فریق بذریعہ اپنی پلیڈنگس کے شرائط اقرارنامہ اور اوسکی تحریر کو منظور کرے تو دوسرے فریق کو تحریر دستاویز کے ثابت کرنے یا دستاویز مذکور کو شہادت مین پیش کرنے کا حکم نہین دیا جاسکتا (۴)،

وہ حالات جنمین شہادت منقولی متعلق دستاویز دیجاسکتی ہے۔

دفعہ ۶۵ ۔ جایز ہے کہ شہادت منقولی بابت وجود یا حالات یا مضامین مندرجہ دستاویز کے صورتہاے مفصلہ ذیل مین ادا کی جائے۔

عام قاعدہ تو دفعہ ماسبق مین بیان کر دیا گیا ہے دفعہ ہذا مین اون مستثنے صورتون کو بیان کیا گیا ہے جنمین شہادت منقولی قابل پذیرائی ہے۔

(الف) جبکہ اصل کی نسبت ثابت کیا جائے یا معلوم ہوتا ہو کہ وہ قبضہ یا اختیار مین اشخاص مفصلہ ذیل کے ہے۔

ایسے شخص کے جسکے مقابلہ مین دستاویز کا ثابت کیا جانا مطلوب ہے۔

ایسے شخص کے جو عدالت کے حکمنامہ کی رسائی یا اطاعت سے باہر ہے۔

ایسے شخص کے جو قانوناً اوس کے حاضر کرنے پر مجبور ہے۔

اور ان سب صورتون مین بعد اطلاعنامہ متذکرہ دفعہ ۶۶ کے وہ اوس کو نہین پیش کرتا ہے۔

جو اصل تحریر قابل منظوری نہو اوسکی شہادت منقولی نہین ہوسکتی (۵)، شہادت منقولی بابت مضامین مندرجہ دستاویز کے پذیرا نہین ہوسکتی۔ بلا اس کے کہ اصل کا نہ پیش کرنا کسی ایسے طریق پر اول ثابت نکیا جاسکے کہ وہ داخل کسی ایک صورت مندرجہ دفعہ ہذا کے ہو جاے (۶)، ایک نقل دستاویز ہبہ نامہ جسپر نقل مطابق اصل بدستخط جج تحریر ہے

---

(۱) دفعہ ۶۵ ضمن (ب)، (۲) دفعہ ۵۸ ۔ ایکٹ ہذا و قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۔ ۴۰۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۴۳ (۳) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۶۳ صیغہ اپیل دیوانی (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۵۳ ۔ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۴ و جلد ۲ صفحہ ۱۱۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۴۳ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۴۸۶ و جلد ۶ صفحہ ۷۰ ۔ کلکتہ لا رپورٹ جلد اول صفحہ ۱۱۵

داخل ہوئی اس نقل سے صاف ظاہر ہے کہ یہ نقل اصل کیساتھ مطابق کیگئی ہے اور یہ شہادت درجہ دوم ضرور ہے یہ نقل اسوجہ سے پیش ہوسکتی ہے کہ اصل کا بقبضہ اپیلانٹ ہونا قرین قیاس ہے (۱) دستاویز کا کسی دوسری عدالت مین داخل ہونا کافی وجہ داخل کرنے شہادت نقلی کی نہین ہے۔ اِلّا جبکہ ثابت کردیا جاے کہ اصل دستاویز جسپر مدعی اپنا دعوے مبنی کرتا ہے قبضہ مین مدعا علیہ کے ہے اور مدعا علیہ اصل دستاویز پیش نکرے اس صورت مین نقل اصل دستاویز کی جو کہ ایک مسل مقدمہ سابق مین بروقت واپسی اصل دستاویز کے حسب ضابطہ چھوڑ دیگئی تھی قابل ادخال متصور ہوگی (۲) شہادت منقولی جو واسطے ثابت کرنے مضامین دستاویز کے پیش کی گئی جو کہ فریق مخالف کے قبضہ مین تھی بعد اس کے کہ اوسکو پیش کرنے کا نوٹس دیا گیا صرف بعدم موجودگی شہادت بغرض اظہار اس امر کے پذیرائی جاسکتی ہے کہ وہ اسوقت جبکہ آخری مرتبہ دیکھی گئی تھی بلا اسٹامپ تھی (۳)

نقل دستاویز شہادت مین نہ لی جانی چاہیے تاوقتیکہ جملہ جائز ذرایع اصل کے بہم پہونچانے کے لیے عمل مین نہ لائے گئے ہون جبصورت مین کہ ایک دستاویز کی نسبت بیان کیا گیا ہو کہ وہ فلان فریق کے قبضہ مین ہے لیکن اوس نے اپنے پلیڈنگس مین دستاویز کے اپنے پاس ہونیسے انکار کردیا ہو تو اوسکا بیان قلمبند کرلینا چاہیے اور مدعی کو اجازت دینی چاہیے کہ شہادت منقولی متعلق مضامین دستاویز کے پیش کرے (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۳۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۹۵ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۵۳۔

(ب) جبکہ وجود یا حالت یا مضامین مندرجہ اصل کی نسبت ثابت ہوچکا ہو کہ بذریعہ تحریر کے اوس شخص نے جسکے مقابلہ مین وہ ثابت کیگئی یا اوس کے قایم مقام حقیقتنے اسکو تسلیم کیا ہے دستاویز متنازعہ پرامیسری نوٹ ہے اور چونکہ نالش اس کی بنا پر بصورت اصل بنائے نالش کے دایر کیگئی ہے لہذا اقبال مدعا علیہ سے نسبت اس کے مضامین کے مدعی استفید نہین ہوسکتا کیونکہ خود وہ دستاویز بوجہ نہونے اسٹامپ کے ناقابل پذیرائی ہے (۵) دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۲۱۔

مدعا علیہ نے ایک نالش بیدخلی مین یہ دعوے کیا کہ وہ از روے رہن نامہ تعدادی ال ۱۱۱ نوشتہ ۱۸۶۵ع غیر رجسٹری شدہ و ایک رہن نامہ تعدادی [illegible] نوشتہ اسی تاریخ کے جسمین رہن اول کا تذکرہ کیا گیا تھا قابض ہے تجویز ہوئی کہ از روے دفعہ ۱۳۔ ایکٹ رجسٹری ۱۸۶۴ع کے رہننامہ اول شہادت مین داخل نہین کیا جا سکتا

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۷۵۳ (۲) بنگال لارپورٹ جلد ۳ صفحہ ۴۵ دیوانی (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۰۸ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۲۴۸ (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۴۴۔

اور یہ کہ مدعا علیہ اُس دستاویز کی شہادت درجہ دوم از روئے دفعہ ۶۵ (ب) ایکٹ شہادت پیش نہین کر سکتا (۱) چونکہ مسل بیان شخص ملزم شہادت مین ناقابل پذیرائی ہے اس لئے اوس کی بابت منقولی شہادت بھی نہین دیجا سکتی (۲) ضمن ہذا کو دفعہ ۲۲ ۔ ایکٹ ہذا کے ساتھ پڑھنا چاہیے نتیجہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ تحریری اقبال ہمیشہ ثابت کیا جا سکتا ہے ۔ زبانی اقبال صرف بصورتہائے مندرجہ دفعہ ۶۵ (الف) و (ج) و (د) ثابت کیا جا سکتا ہے ۔ اقبالات زیر دفعہ ۵ کے متعلق کسی ثبوت کی ضرورت نہین ہوتی ۔۔

(ج) جس حال مین کہ اصل تلف یا گم ہو گئی ہو یا وہ فریق جو اُس کے مضامین کی شہادت دینا چاہتا ہے کسی ایسی وجہ سے جو اُس کے قصور یا غفلت سے نہ پیدا ہوئی ہو وقت مناسب کے اندر پیش نہین کر سکتا ۔۔

جبکہ اصل تلف یا گم ہو گئی ہو (۳) یا جبکہ وہ فریق جو اوس کے مضامین کی شہادت پیش کرتا ہو کسی وجہ سے جو اوس کے ذاتی قصور یا غفلت سے پیدا نہ ہوتی ہو معقول وقت کے اندر اوس کو پیش نہ کر سکتا ہو (۴) تو ہر شہادت منقولی متعلق مضامین دستاویز کے قابل پذیرائی ہوتی ہے قبل اس کے کہ نقول یا دیگر منقولی (بدرجہ دوم) شہادت قابل پذیرائی ہو اس بات کی شہادت موجود ہونی چاہیے کہ اصل کے لئے تلاش کی گئی ہے (۵)

مدعی نے اپنے دعوے مین تمسک نہ پیش کرنیکی یہ وجہ بیان کی کہ مدعا علیہ اوسے چرا لے گیا ہے مدعا علیہ نے تحریر تمسک سے اقرار کیا مگر بیان کیا کہ مین روپیہ ادا کر چکا ہون ۔ قرار پایا کہ مدعا علیہ کا فرض تھا کہ ادائیگی یا تو بذریعہ پیش کرنے اقرارنامہ کے یا دیگر شہادت سے یا دونون طرح سے ثابت کرے (۶) نسبت تلف ہونے دستاویز کے لازم ہے کہ کچھ ثبوت اسبات کا دیا جاوے کہ کبھی اصل موجود تھی ورنہ شہادت نقلی نہ لیجاویگی چنانچہ شہادت نقلی نسبت مضمون ایک ڈگری کے جسکے صادر ہونیکا کافی ثبوت نہ تھا نامنظور ہوئی (۷) اور پھر اسبات کا ثبوت ہونا چاہیے کہ وہ تلف ہو گئی (۸) پریوی کونسل نے ایک مقدمہ مین یہ تجویز کیا کہ جبتک کافی ثبوت اس امر کا نہ دیا جاے کہ اصل دستاویز کی نسبت اُن جگہون پر جہان کہ اوسکا ہونا غالب تھا تلاش کامل کیگئی تھی شہادت نقلی قابل ادخال نہین ہو سکتی (۹)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۱۷ و جلد ۳ صفحہ ۳۰۸ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۲۴ و ۲۴۷ (۳) مورس انڈین اپیلس سنہ ۱۸۷۳ع صفحہ ۱۵۶ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۸۰ و بمبئی ہائیکورٹ صیغہ اپیل دیوانی جلد ۳ صفحہ ۱۶۰ و ۱۶۲ و ۱۶۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۴۸۹ و ۴۹۴ ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۶۸ و ۵۸۶ و ویکلی رپورٹر جلد اول صفحہ ۱۴۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۷۵۵ و ۷۵۶ (۴) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۸ و ۱۰۰ (۵) مورس انڈین اپیلس جلد اول صفحہ ۱۴۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۷۲۳ و ۷۴۲ و جلد ۱۴ صفحہ ۹۰ و ۹۴ و جلد ۱۹ صفحہ ۳۲۸ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۷۳۸ (۷) ویکلی رپورٹر دیوانی جلد ۱۶ صفحہ ۲۱۳ (۸) ویکلی رپورٹر دیوانی جلد ۵ صفحہ ۲۱ ۔ (۹) انڈین اپیلز جلد ۱ صفحہ ۱۴۱ ۔۔

یہ امر کہ آیا ثبوت کافی تلاش یا گم ہونے کسی دستاویز اصل کا بغرض پیدا ہونے استحقاق ادخال شہادت منقولی کر دیا گیا ایک ایسا امر ہے جس کا فیصل کرنا حاکم عدالت مرافعہ اولی کو مناسب ہے، اور یہ امر زیادہ تر اُس کے اختیار تمیزی پر منحصر ہے جو نتائج کہ اوس نے اخذ کیے ہون بجز ایسی صاف صورت کے کہ جسمین بے انصافی ہوئی ہو نامنظور ہونے چاہئین (۱) ایک مقدمہ مین جسمین کہ یہ بیان تھا کہ تمسک کو چوہون نے کتر ڈالا اور پرزے پیش کیے گئے تھے مگر ثبوت اسبات کا نہ تھا کہ وہ پرزے اس اصل تمسک کے تھے تو پریوی کونسل نے یہ تجویز کیا کہ شہادت نقلی نہین داخل ہو سکتی (۲) لیکن جب ثبوت کافی لکھے جانے تمسک اور اُس کے کہوئے جانے کا دیا جائے تو عدالت کو لازم ہے کہ شہادت نقلی داخل کرے اور یہ ضرور نہین ہے کہ تمام گواہان نسبت مضمون دستاویز گواہان حاشیہ ہون ۔ (۳)

بصورت گم ہو جانے کسی دستاویز کے کوئی تاوان نہین لیا جا سکتا اور شہادت منقولی پذیرا ہو سکتی ہے کیونکہ دفعہ ۳۹ ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۹ع (اسٹامپ) مین یہ پہلے روز خیال کر لیا گیا ہے کہ وہ دستاویز جس پر تاوان ادا کیا جا سکتا ہے موجود ہے (۴) ہر حال مین بار ثبوت گم شدگی دستاویز کا اور اس امر کا کہ دستاویز کی شہادت منقولی گذر سکتی ہے اُس شخص کے ذمہ ہے جو اُسے گذراننا چاہے (۵) ایک نالش مین جو منجانب خریدار قرضہ کے تھی۔ مدعی نے بیان کیا سنہ ۱۸۷۳ع مین شام سندری بائی نے ایک تمسک بنام رام جی سرکار بغرض اطمینان ادائے مبلغ ایکہزار روپیہ کے لکھدیا اور نامبردہ نے حق رام جی سرکار ایک نیلام مین جو بعلت اجرائے ڈگری موسومہ اُسکے وقوع مین آیا خرید کیا۔ مدعی نے اب نالش بنام شام سندر بائی بربنائے تمسک مذکور دائر کی اور رام جی سرکار کو فریق کیا۔ وقت تجویز کے شام سندر بائی نے تحریر تمسک سے انکار کیا اور اُس کو مدعی نے پیش نہین کیا۔ نامبردہ نے رام جی سرکار پر اطلاع نامہ بشرح پیش کرنے تمسک کے تعمیل کرا کر شہادت منقولی مضامین تمسک کی داخل کی۔ رام جی سرکار کا بطور گواہ کے اظہار نہین لیا گیا اور شہادت گم یا تلف ہو جانے تمسک کی نہین دیگئی۔ تجویز ہوئی کہ شہادت منقولی قابل پذیرائی تھی (۶)، بابت ایک دستاویز کے جو سنہ ۱۸۱۲ع مین تحریر کیگئی تنا ہوا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ، اسی سنہ ۱۸۱۳ع کو ایک ڈگری صادر ہوئی جسکی تاثیر یہ تھی کہ رہن انتفاعی حقوق مرافق واقعہ موضع کا قائم کیا گیا سنہ ۱۸۱۷ع مین مشتری جزو حقوق راہن نے اس بیان سے کہ دین رہن منافع سے ادا ہو گیا ہے نالش دلا پانے دخل جایداد کی دائر کی مرتہنان نے نسبت دعوے دخل کے ان وجوہ سے عذر کیا کہ قبل تحریر ہونے دستاویز کے سنہ ۱۸۱۲ع مین مورث راہن نے خود اپنے مورث کو حق گوانداری عطا کیا تھا جس کے ذریعہ سے جمع معین مالگذاری ان سے بابت اراضیات واقعہ موضع کے واجب الادا تھی اور جو شے کہ رہن کیگئی وہ اراضی نہ تھی بلکہ صرف حق دلاپانے جمع معین کا تھا اور

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۳۴۔ ہری پریا دیبی بنام رکمنی دیبی (۲) موزا انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۱۵۶ (۳) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۵ و جلد ۹ صفحہ ۸۴۳ و جلد ۵ صفحہ ۲۴ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۷۴ (۵) دفعہ ۶۵، تمثیل (ب) (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۹۸۔

اسوجہ سے کہ زر رہن جمع سے ادا ہوگیا مدعی مستحق اس امر کا نہین ہے کہ اُن کو بیدخل کرے۔ واضح ہوا کہ گواندا جزو اصل رہن نامہ بروئے ڈگری مورخہ ۱۷؍ مئی سنہ ۱۸۱۲ء ایک زمانہ مین بقبضہ مدعا علیہم کے تھے لیکن مدعا علیہم نے بیان کیا کہ تینون دستاویزات سنہ ۱۸۵۷ء مین جل گئین۔ مدعی نے یہ چاہا کہ تائید اپنے بیان کی بذریعہ داخل کرنے ایک نقل سادہ کے کرے جو ظاہرا نقل مصدقہ ڈگری مورخہ ۱۷؍ مئی سنہ ۱۸۱۲ء سے کیگئی تھی۔ تجویز ہوئی کہ چونکہ مدعی گواندہ تین منظہر خواہ رہن سنہ ۱۸۱۲ء کے متعاقدین مین سے نہ تھا اور نہ اُس نالش کا فریق تھا جس مین ڈگری مورخہ ۱۷؍ مئی سنہ ۱۸۱۲ء صادر ہوئی۔ اس وجہ سے یہ خیال نہین کیا جا سکتا کہ وہ اُن دستاویزات کو پیش کر سکتا یا اون کے مضمون کو بذریعہ شہادت درجہ دوم کے ثابت کر سکتا تھا اور چونکہ حالات سے بادی النظر مین مقدمہ اُس کے حق مین ثابت ہے لہذا بار ثبوت نسبت وجوہ مظہر حقیت گواندا داری کے بذمہ مدعا علیہم ہے جو ایسی حالات مین ہین کہ اُن کی نسبت قابض دستاویزات مذکورۃ الصدر کا ہونا لازم آتا ہے اور جنہون نے ایسا قبضہ سنہ ۱۸۸۶ء تک لیلیہ کیلہ ہے اور باوجود اس کے انہون نے دستاویز کا ضائع ہونا یا اون کا مضمون بذریعہ ایسی شہادت درجہ دوم کے جسپر اعتبار ہو سکے ثابت نہ کیا۔ مقدمہ رام کشن دت پانڈے بنام نراندر بہادر سنگہ (لا رپورٹ اپیلہاے ہند جلد ۳ صفحہ ۸۵) کا حوالہ دیا گیا (۱)

بصورت ثابت ہو جانے گم شدگی ایک دستاویز کے شہادت درجہ دوم نسبت اُسکے قابل مقبولی ہے (۲) شہادت منقولی بابت مضامین مندرجہ ایسی دستاویز کے جسکی تکمیل ہونی ضروری ہو اور جسکی نسبت یہ ثابت کیا جاسکے کہ وہ اخیر مرتبہ حراست واجبی مین تہی۔ اور تلف ہوگئی ہے اور تیس برس سے زیادہ کی ہے حسب دفعہ ۶۵ ضمن (ج) و دفعہ ۹۰۔ ایکٹ شہادت ہند بلا ثبوت تکمیل اصل دستاویز کے مقبول ہو سکتی ہے (۳) قیاس جسکی اجازت زیر دفعہ ۹۰ دیگئی ہے اسصورت مین متعلق کیا جا سکتا ہے جس صورت مین کہ وہ ابتدائی دستاویز جس کے کہ ثابت کرنیکی استدعا کی گئی ہے تلف ہوگئی ہو اور صرف شہادت درجہ دوم اس کے مضامین کی بصورت ایک مصدقہ نقل کے مہیا ہو سکتی ہو (۴) ایک اصل ہبہ جس مین ایک اقرار صحت قرضہ مندرج تھا عدالت مین داخل ہوئی اور بعدہ عدالت سے گم ہوگئی تجویز ہوئی کہ شہادت درجہ دوم اقرار مذکور کی باوجود الفاظ دفعہ ۱۹ ایکٹ میعاد کے پیش ہو سکتی ہے (۵)

فقرہ ۲ دفعہ ۱۹۔ ایکٹ میعاد سماعت قانون شہادت کی اس شاخ سے متعلق ہے جو متعلق دفعہ ۹۱ ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ء ہے اور اُس کو خلاف عام قواعد شہادت منقولی کیساتھ اس طور سے پڑھنا چاہیے۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۰۸ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۰۱ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۰۶ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۹۴ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۹۹ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۹۲۔

جس سے شہادت زبانی مضامین اقرار کی خارج ہوجائے جو زائل یا تلف ہوگیا ہو (۱) بخلاف ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۶۸ - جب فیصلہ پنچان گم ہوجائے تو عدالت جو بموجب دفعہ ۵۲۵ ضابطہ دیوانی عمل کرتی ہو مجاز نہین کہ شہادت ثانی بابت مضمون فیصلہ مذکور لے اور بموجب اسکے ڈگری صادر کرے (۲) ایک مقدمہ مین مسل ضلع سے ہائی کورٹ کو جاتی ہوئی راہ مین تلف ہوگئی عدالت نے اون تمام کاغذات کی جنسے مسل مرتب ہتی شہادت نقلی لینے کی اجازت دی (۳) ایک اور مقدمہ مین بوجہ تلف ہوجانے ڈگری کے ایام عذر مین ڈگری دار کو بربناے ڈگری تلف شدہ کیواسطے ایفاے اپنی زر ڈگری کی نالش کرنے کی اجازت دیگئی اور بناء مخاصمت تاریخ تلف ہونے ڈگری کی قرار پائی (۴)

(د) جبکہ اصل اس قسم کی ہو کہ اوس کو باسانی اس کی جگہ سے نہ ہٹا سکتے ہون۔

زیر ضمن ہذا شہادت منقولی اوسصورت مین دیجاسکتی ہے جبکہ اصل کا پیش کرنا یا تو جسمانی طور پر ناممکن ہو یا نہایت ہی غیر سہولت بخش ہو مثلاً کسی دیوار پر کتبہ کا کندہ ہونا یا کسی مقبرہ یا قبر پر تختہ کا لگا ہونا - جڑی ہوئی میزین - نشانات پیمایش حدبندی کے درختون پر لگے ہون - گانون کے چوحدہ - نوٹس ہائے جو بورڈون پر لگے ہون وغیرہ کی صورت مین چونکہ اصل کا پیش کرنا ناممکن اور غیر سہولت بخش ہوتا ہے اس لئے شہادت منقولی اونکے متعلق پذیرا ہوسکتی ہے۔

(ہ) جبکہ اصل دستاویز کوئی کاغذ (مثلاً کتبہ و نشانات وغیرہ) سرکاری حسب منشاے دفعہ ۷۴ کے ہو۔

زیر ضمن ہذا جبکہ اصل ایک سرکاری دستاویز ہو تو شہادت منقولی اوس کے مضامین کی قابل پذیرائی ہوتی ہے سرکاری دستاویزات کے متعلق ملاحظہ ہو دفعہ ۷۴ ایکٹ ہذا - غرض اس ضمن سے یہ ہے کہ اصل سرکاری دستاویز محفوظ رہین اوس خوف سے جو اوسصورت مین ہونا لازمی ہے کہ اگر وہ ہمیشہ پیش کرنیکے لئے باہر نکالی جاتی رہین - نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۹۱ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۸۰ و ۸۱ - چنانچہ پنجالہ رجسٹر کی امتحان کردہ نقل بدون پیش کرنے اصل کے شہادت ہونی قرار دیگئی (۵) اسصورت مین ایک مصدقہ نقل دستاویز کی نہ کہ کسی اور قسم کی شہادت منقولی قابل پذیرائی ہوتی ہے لیکن ضمن ہذا صرف اوس صورت مین متعلق ہوتا ہے جبکہ سرکاری دستاویز تاحال سرکاری مسل مین موجود ہوتی ہے اور عام قاعدہ مندرجہ ضمن (ج) مین خلل اندازی نہین کرتا جسکے رو سے شہادت منقولی صرف اوس صورت مین دیجاسکتی ہے جبکہ اصل تلف یا گم ہوگئی ہو (۶)

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۴۹۱ (۲) گوپی راے بنام مہانندی راے انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۳ (۳) ویکلی رپورٹر دیوانی جلد ۷ صفحہ ۸۱ و جلد ۸ صفحہ ۳۸ (۴) ویکلی رپورٹر سنہ ۱۸۶۴ع صفحہ ۱۳۰ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۱۴ (۶) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۸۰ و ۸۱ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۶۸

انوبتی پتر حسب مراد دفعہ ۷۴ - ایکٹ شہادت ہند کے دستاویز سرکاری نہین ہے اور اگر ہو بہی تو اُس کے مسل مین ہونیسے نقل مصدقہ محکوسہ دفعہ ۷۶ مل سکتی ہے (۱)، سرٹیفکٹ عطیہ بورڈ تجارت حسب منشاء دفعہ ۷۴ سرکاری دستاویز نہین ہے (۲)

ملزمان پر تمسک مورخہ ۳۱ جولائی سنہ ۹۴ء کے جعل بنانے کا جرم ثابت کیا گیا۔ اثبات جرم کا مدار زیادہ تر صاحب سپرنٹنڈنٹ اسٹامپ کلکتہ کے دفتر کے سٹور کیپر کی شہادت پر تھا جسنے یہ بیان کیا کہ وہ کاغذ اسٹامپ جس پر تمسک لکھا گیا تھا یکم فروری سنہ ۱۸۹۰ء سے پہلے نہین بنایا گیا تھا۔ اسکا علم اُن کاغذات پر مبنی تھا جو انڈیا آفس سے وصول ہوئے اور پیش نہین کیئے گئے۔ عندالاپیل ملزمان نے عذر کیا کہ یہ شہادت ناقابل پذیرائی تہی اور اگر قابل پذیرائی ہو بہی تاہم ناکارہ ہے کیونکہ گواہ مذکور سے سوالات جرح نہین پوچھے گئے۔ قرار دیا گیا۔ سٹور کیپر کی شہادت ملزمان کے برخلاف ناقابل پذیرائی تہی۔ بالفرض اگر کاغذات بطور کاغذات سرکاری کے حسب دفعات ۳۵ و ۷۴ - ایکٹ شہادت قابل پذیرائی بہی ہوتے تاہم وہ صرف خود کاغذات مذکور کے پیش کیئے جانے سے یا منقولی شہادت از قسم متذکرہ دفعہ ۶۵ (ہ) سے ثابت ہو سکتے تھے اور وہ گواہ مذکور کی زبانی شہادت سے ثابت نہین ہو سکتے تھے (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۶۳۹۔

(و) جس حال مین کہ اصل ایسی دستاویز ہو جس کی نقل مصدقہ کو از روئے ایکٹ ہذا یا کسی اور قانون نافذہ برٹش انڈیا کے شہادت مین پیش کرنے کی اجازت ہو۔

بروئے ضمن ہذا جبکہ اصل دستاویز جسکی ایک مصدقہ نقل کی بروئے ایکٹ ہذا یا بروئے کسی اور قانون نافذہ ملک ہند کے شہادت مین دیئے جانے کی اجازت ہو تو صرف مصدقہ نقل شہادت قابل پذیرا ہوتی ہے (۴)، ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۹۱ء بہی جات صرافی ایک مثال ایسے قاعدہ کی ہے کہ جس کے روسے اصل دستاویزات کی مصدقہ نقول شہادت مین پذیرا کیئے جانے کی اجازت ہے۔ نیز ملاحظہ ہو قاعدہ ۱۵ - آرڈر ۵۴ - مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبرہ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء دفعہ ۶۵ کا یہ قاعدہ کہ صرف نقل مصدقہ شہادت منقولی ہے جو قابل پذیرائی کے ہے جس صورت مین اصل ایسی دستاویز ہے کہ جس کی نقل مصدقہ کی نسبت شہادت مین قبول کیئے جانے کی اجازت قانون مین ہے، اس صورت سے متعلق نہین ہے کہ جب اصل تلف یا گم ہو گئی ہو (۵)

شہادت منقولی کسی دستاویز سرکاری گم شدہ کی سوا کے اُس کی نقل مصدقہ کے قابل لیئے جانیکے ہیں جب کہ ثابت ہو کہ اصل گم یا تلف ہو گیا ہے اور یہ بہی ثابت ہو کہ کوئی نقل مصدقہ اصل کی اُس فریق کو دستیاب نہین

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۴۸۶ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۶۰ (۳) نمبرہ سنہ ۱۹۰۳ء پنجاب ریکارڈ فوجداری (۴) ملاحظہ ہو دفعہ ۷۸ ایکٹ ہذا و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۴۹۱ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۸۰

ہوسکتی جو اصل کے مضمون کو ثابت کرنا چاہتا ہے۔ یہ بھی تجویز ہوا کہ جبتک اصل کا وجود موجود ہو کسی طرح کی شہادت منقولی بجز اس کی نقل مصدقہ کے قابل داخل ہونے کے نہین (۱)

سرٹیفکٹ عطیہ بورڈ تجارت ایسی دستاویز ہے جو ضمن (د) مین داخل ہو و نیز جو ضمن (الف) یا (ج) دفعہ مذکور مین داخل ہے شہادت منقولی قابل منظوری ہے (۲)، نیز دیکھو دفعہ ۶۶، ۷۷، ۷۸۔ ایکٹ ہذا۔۔

(ز) جبکہ اصل مشتمل چند حسابات یا اور کاغذات پر ہو جن کو عدالت بسہولت معاینہ نہ کر سکتی ہو اور امر ثبوت طلب عام نتیجہ اس تمام مجموعہ کا ہو۔۔

صورتہائے الف و ج و د مین مضمون دستاویز کی شہادت نقلی قابل منظوری ہے۔۔

صورت (ب) مین تسلیم تحریری قابل منظوری ہے۔۔

صورت (ہ) یا صورت (و) مین دستاویز کی نقل مصدقہ قابل منظوری ہے مگر اور کسی قسم کی شہادت نقلی نہین۔

صورت ز مین نسبت نتیجہ عام دستاویزات کے ہر شخص جس نے اونکا معاینہ کیا ہو اور دستاویزات سے معاینہ کرنے کی مہارت رکھتا ہو ادائے شہادت کر سکتا ہے۔۔

ضمن ہذا سے مقصود سرکاری وقت کا بچانا ہے۔ اگر امر قابل دریافت باقی ایک طویل سلسلہ حسابات مندرجہ کتب ایک تاجر کی ہو تو اگر گواہ کو اس امر پر مجبور کیا جاوے کہ کل حسابات کو دیکھے اور اپنا امتحان اور شمار عدالت کے روبرو بیان کرے تو یہ نہایت ہی تکلیف دہ اور سرکاری وقت کا ضایع کرنا ہوگا اس لئے ایسے صورت مین بروئے ضمن ہذا اجازت دیگئی ہے کہ قبل اس کے کہ اوسکو حلف دیا جاوے معاینہ اور شمار حسابات خود کر لے اور عدالت کے روبرو نتیجہ اپنے معاینہ کا پیش کر دے۔ بیشک اوس پر سوالات جرح کئے جا سکتے ہین اور کتب عدالت مین رکھی جانی چاہین جہانتک کہ یہ ممکن ہو فریق ثانی کو اختیار معاینہ کا حاصل ہوگا اور ایسا ہی عدالت کو حاصل ہوگا (۳) ایسے حسابات کی جانچ کے لئے کمیشن جاری کیا جا سکتا ہے ملاحظہ ہو قاعدہ ۱۱۔ آرڈر ۲۶۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ع جسحال مین کہ واقعہ قابل اثبات عام نتیجہ معاینہ متعدد دستاویزات کا ہو نہ کہ ہر خاص دستاویز کے مضامین کا اور دستاویزات مذکور ایسی ہون جن کا امتحان عدالت مین بسہولت نہ کیا جا سکتا ہو تو نسبت نتیجہ عام دستاویزات کے وہ شخص شہادت دے سکتا ہے جس نے کہ اون کا امتحان کیا ہے اور جو دستاویزات مذکور کے معاینہ کرنے کی مہارت رکھتا ہو گو کہ وہ حسب مراد ضمن ہذا سرکاری دستاویزات ہون (۴)

یہ دفعہ دیوانی اور فوجداری دونون سے متعلق ہے۔ نیز ہمراہ دفعہ ہذا ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۶۶، ۹۰، و ۹۱۔ ایکٹ ہذا۔

---

(۱) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۶۳ سنہ ۱۸۷۸ع (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۶۸ (۳) قانون شہادت نارٹن حصہ ۱ صفحہ ۲۸۵ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۲۹۳۔۔

اگر کسی دستاویز کی نقل کے ادخال کی بابت عدالت ماتحت مین عذر نہین کیا گیا تو اپیل مین ایسا عذر مسموع نہین ہوگا

قواعد درباب اطلاع پیش کرنے کے۔

دفعہ ۶۶

شہادت منقولی مضامین دستاویزات کے جن کا ذکر دفعہ ۶۵ کے ضمن (الف) مین آیا ہے نہ دیجائیگی۔ اِلّا اُس حال مین کہ جو شخص ایسی شہادت منقولی دینا چاہتا ہو وہ پیشتر اوس فریق کو جس کے قبضہ یا اختیار مین وہ دستاویز ہے [۱](یا اس کے اٹرنی یا وکیل کو) اطلاع معینہ قانون واسطے اُس کے پیش کرنیکے دیچکا ہو اور جس حال مین کہ کوئی اطلاع قانون کے رو سے معین نہ ہو تو ایسی اطلاع دے چکا ہو جو حسب حال مقدمہ عدالت کی دانست مین مناسب ہو۔

شہادت درجہ دوم جو بہ ثبوت مضمون اُس دستاویز کے دیجاوے کہ جسکو فریق ثانی نے بعد اطلاع عذر متضمن اسکے پیش کرنیکے اُس کو رکھ چھوڑا ہو صرف بصورت عدم موجودگی شہادت متعلقہ ثبوت اس امر کے کہ جب اسکو اخیر مرتبہ دیکھا تھا تو اسپر اسٹامپ تھا قبول ہوسکتی ہے (۲)

بروے دفعہ ہذا قبل اس کے کہ شہادت منقولی (درجہ دوم) قابل پذیرائی ٹھہرے دستاویزات کے پیش کرنیکے لیے فریق ثانی کو نوٹس دیا جانا چاہیے اور نیز کہ اسوجہ سے کہ اوسکو کافی موقعہ دستاویزات کے پیش کرنے کا حاصل ہو اور اس کے ذریعہ اگر وہ چاہے تو بہترین شہادت اوس کے مضامین کی حاصل کرلے۔ اگر دستاویز اوس شخص کے اختیار یا قبضہ مین ہو جو اوس کو بطور شہادت کے استعمال کرنا چاہتا ہے تو اوسکو اوسے پیش کردینا چاہیے (۳)

مگر شرط یہ ہے کہ اطلاع مذکور واسطے قابل منظوری ہونے شہادت منقولی کے صورتہاے مفصلہ ذیل یا کسی اور ایسی صورت مین ضروری نہ ہوگی جس مین کہ عدالت اوس سے درگذر کرنا مناسب جانے۔

(۱) جبکہ دستاویز ثبوت طلب فی نفسہ ایک اطلاع ہو۔

(۲) جبکہ مقدمہ کی نوعیت سے فریق مخالف کو بالضرور معلوم ہو کہ اوسکو پیش کرنا پڑیگا۔

(۳) جبکہ یہ معلوم ہو یا ثابت کیا جاے کہ فریق مخالف نے قبضہ اصل کا بفریب یا بزور حاصل کیا ہے۔

(۴) جبکہ فریق مخالف یا اوس کے مختار نے اصل کو عدالت مین داخل کیا ہے۔

(۵) جبکہ فریق مخالف یا اوس کے مختار نے اوس دستاویز کا گم ہونا تسلیم کیا ہو۔

(۶) جبکہ شخص قابض دستاویز عدالت کے حکمنامہ کی رسائی یا اس کی اطاعت سے باہر ہو۔

جبکہ کمیشن واسطے لینے شہادت کے کسی جگہ کو بیرون از حدود اختیار سماعت عدالت اجراکنندہ کمیشن جاری کیا جاوے تو بغرض قبول کرنے شہادت درجہ دوم مضمون دستاویز کے یہ ضرور نہین ہے کہ فریق پیش کنندہ دستاویز نے اطلاع پیش

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۵۵ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۰۸ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۶۰۴، ۱۴۱۔

[۱] دفعہ ۶۶ مین یہ الفاظ بذریعہ ایکٹ ۱۸ مصدرہ ۱۸۷۲ء کی دفعہ ۶ کے داخل کیے گئے۔

کرنے اصل دستاویز کی دی ہو نہ اُس کے لئے یہ ضرور ہے کہ انکار نسبت پیش کرنے اصل کے ثابت کرے (۱) در حالیکہ مدعاعلیہ بیرون حد علاقہ سماعت پر سمن واسطے پیش کرنے چٹھی کے جاری ہوا ہو اور اُس نے تعمیل حکم سمن کی نہین کی بلکہ بذریعہ وکیل کے بوقت اجرار سماعت نالش کے حاضر ہوا اور تعمیل اطلاعنامہ کی وکیل پر واسطے پیش کرنے چٹھی کے بیکار ہوئی شہادت منقولی مضمون چٹھی کی حسب دفعہ ۶۶ ضمن (۱) ایکٹ شہادت کے مقبول ہوئی (۲) شہادت زبانی ایک ایسی چٹھی کے مضامین ثابت کرنے کیواسطے دیگئی جو نہ پیش اور نہ طلب کی گئی تہی۔ کوئی عذر شہادت مذکور کے دیئے جانے کی نسبت نہ کیا گیا تہا۔ تجویز ہوا۔ کہ وہ ایک شہادت درجہ دوم ایک دستاویز کے مضامین کی ہے اور بدون پورا کرنے شرایط دفعہ ۶۵ کے نہ دیجاسکتی تہی۔ بروئے دفعہ ۶۶ وہ قانونًا ناقابل پذیرائی تہی گو اسکے دیئے جانیکی نسبت کوئی عذر نکیا گیا تہا۔ (۳) لیکن ایک بعد کے مقدمہ مین باختلاف فیصلہ ہذا یہ تجویز کیا گیا کہ عدالت اپیل مین اس دستاویز کی نقل کے قابل پذیرائی ہونیکے متعلق کسی اعتراض کے اٹھائے جانیکی اجازت نہ دیجانی چاہئے جو عدالت ماتحت مین بغیر اعتراض کے شہادت مین پذیرا کیگئی ہو (۴) جوڈیشل کارروائیات بریاست غیر کی مسل اصلی اور درست تصور کی جاتی ہے بشرطیکہ حسب دفعہ ۸۶ اس کی تصدیق کی گئی ہو۔ مگر کارروائیات مذکور ایک ایسے عہدہ دار عدالت سے ثابت کی جاسکتی ہین جو کہ اُن واقعات کا ذکر کرے جو اس کے روبرو وقوع مین آئے ہون۔ اور نیز انکی غیر مصدقہ مسل بہی ثابت کی جاسکتی ہے۔ اور مسل مذکور اس طرح پر ایک شہادت درجہ دوم زیر دفعات ۶۵ و ۶۶ مصدقہ مسل کی ہو جاتی ہے (جو حسب منشاء دفعہ ۷۴ ایک سرکاری دستاویز ہے) اور وہ بلا فریق مخالف کو نوٹس دیئے جانیکے قابل پذیرائی ہے جبکہ وہ شخص جو اُسپر قابض ہے اختیار سماعت سے باہر رہتا ہو (۵) نسبت درپیشی و اطلاع پیشی دستاویزات کے ملاحظہ ہو قاعدہ ۷ آرڈر ۵ - و قاعدہ ۱۲ لغایت ۲۱ آرڈر ۱۲ - و قاعدہ ۶ آرڈر ۱۶ - و قاعدہ ۱۸ آرڈر ۷ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبرہ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء - نیز دیکہو دفعہ ۱۶۲ و ۱۶۳ و ۱۶۴ - ایکٹ ہذا - وہ اشخاص جو اطلاع کی تعمیل نہ کرین مستوجب سزا کے حسب دفعہ ۱۷۵ - تعزیرات ہند ہو سکتے ہین -

اس شخص کو دستخط اور کتابت کا ثبوت جسکی نسبت یہ بیان کیا جائے کہ دستاویز پیش کردہ پر اُس نے دستخط کئے ہین یا دستاویز مذکور اُس کے ہاتھ کی لکہی ہوئی ہے۔

دفعہ ۶۷ - جب کسی دستاویز کی نسبت یہ بیان کیا جائے کہ اسپر کسی شخص نے دستخط کئے ہین یا اپنے قلم سے اُس کو کلًا یا جزءً لکہا ہے تو یہ ثابت کرنا پڑے گا کہ دستخط یا خط اُسقدر دستاویز کا جو اُس شخص کے ہاتھ کا لکہا ہوا بیان کیا گیا اُسی کے ہاتھ کا لکہا ہوا ہے۔

اصول جو دفعہ ہذا مین ملحوظ رکہا گیا ہے یہ ہے کہ اوس شخص کو جو بیان کرتا ہے بیان مذکور کو ثابت کرنا چاہئے۔

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۳۹ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۹۵ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۳۰۳ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۷۰ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۶۳۹ -

علاوہ اوس سوال کے جو نسبت مضامین دستاویز کے پیدا ہوتا ہے جسکے متعلق دفعات ۶۱ لغایۃ ۶۶ مین کارروائی گئی ہے مزید سوال یہ پیدا ہوتا ہے جبکہ دستاویز بطور شہادت استعمال کی جاتی ہے کہ آیا دستاویز مذکور وہی کچھ ہے جو کچھ کہ اوس سے ہونا مقصود رکھا گیا ہے یعنے بالفاظ دیگر آیا وہ ایک اصلی دستاویز ہے یا نہین ہو خرالذکر سوال کے متعلق دفعات ۶۷ لغایت ۷۳ مین کارروائی کی گئی ہے۔ نوعیت شہادت زیادہ تر نوعیت دستاویز پر منحصر ہوگی۔ ثبوت دستخط یا لکھنے اور تحریر کرنے کا دینا چاہیے۔ دستاویز خواہ کچھ ہی ہو وہ شہادت مین استعمال نہین کی جاسکتی تا وقتیکہ اوس کی اصلیت تسلیم کی گئی یا بذریعہ ثبوت کے ثابت کی گئی ہو جو قبل اس کے کہ دستاویز عدالت سے قبول کی جاوے دیا جانا چاہیے (۱)

دفعہ ہذا لازمی ہے۔ نسبت طریقہ ثبوت خط ملاحظہ ہو دفعات ۴۷ و ۷۳۔ ایکٹ ہذا۔ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۶۹ و ۶۹۱ اور نسبت تحریر دستاویز کے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۶۳۵ و ۶۳۸۔

ایسی دستاویز کی تکمیل کا ثبوت جسکا گواہون کے دستخط سے مصدق ہونا قانوناً ضرور ہو۔

دفعہ ۶۸۔ اگر کسی دستاویز کی نسبت قانوناً ضرور ہو کہ وہ گواہون کے دستخط سے مصدق ہو تو وہ ثبوت مین مستعمل نہ ہوگی جبتک کہ اقل درجہ ایک گواہ تصدیق کنندہ بغرض ثابت کرنے اس کی تکمیل کے طلب نہ کیا جاوے بشرطیکہ کوئی گواہ تصدیق کنندہ زندہ رہے اور حکمنامہ عدالت کے تابع اور ادائے شہادت کے قابل ہو۔

دستاویزات کا مصدق بہ گواہی ہونا ایک عام باضابطگی ہے اور بعض صورتون مین امر یہ ہے اس سے غرض دستاویز کی اصلیت کا ثبوت حاصل ہوتا ہے اور جہان کہین مصدق بہ گواہی ہونا اختیاری ہو تو فریق مقدمہ ایسی شہادت دیسکتا ہے جیسی کہ وہ چاہتا ہے کیونکہ یہ ایسی صورت نہین ہوتی جسمین ایک خاص قسم کا ثبوت مطلوب ہوتا ہے۔ حسب ذیل دستاویزات کا ہندوستان مین مصدق بگواہی ہونا قانوناً ضروری قرار دیا گیا ہے۔ وصیت نامجات جو یکم جنوری ۱۸۶۶ع اشخاص غیر از ہنود و مسلمانان و بدھ نے کئے ہون (۲) وصیت نامجات جو اہل ہنود۔ جین۔ سکھ۔ بدھ۔ نے یکم ستمبر ۱۸۷۰ع کو یا اوس سے بعد ممالک زیر فرمان جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بنگال اور بلدہ مدراس اور بمبئی مین متعلق جائداد غیر منقولہ واقعہ حدود مذکور کئے ہون مصدق بگواہی ہونے چاہئین۔ (۳) بصورت وصیت نامجات کے تصدیق تکمیل یا اقبال تکمیل منجانب موصی غرض مذکور کے لئے کافی سمجھا گیا ہے (۴) چنانچہ دستخط رجسٹرار تحت عبارت ظہر رجسٹری بدین مضمون کہ تکمیل کنندہ کو تکمیل وصیت نامہ سے اقبال ہے حسب مراد دفعہ ۵۰۔

---

(۱) قانون شہادت مارکبی صاحب صفحہ ۶۰ (۲) دفعہ ۵۰ و ۳۳۱ - ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ع (۳) دفعہ ۲ ایکٹ نمبر ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ع (۴) دفعہ ۵۰ - ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ع و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۴۶ و ۲۴۸ و ۲۴۹۔

ایکٹ وراثت نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ع کافی تصدیق سمجھا گیا (۱) لیکن رہن نامہ کی صورت مین یہ صحیح نہین ہوتا (۲) رہن نامہ تعدادی یکصد یا زاید از یکصد روپیہ صرف بذریعہ دستاویز رجسٹری شدہ کے موثر ہو سکتا ہے جسپر کہ راہن کے دستخط ہونے چاہیین اور وہ کم از کم مصدق بگواہی دو گواہان ہونا چاہیے اگر اصلی زر رہن کم از یکصد روپیہ ہو تو رہن یا تو بذریعہ ایک دستاویز مشتبہہ بدستخط راہن اور مصدقہ بگواہی دو گواہان کے یا بجز اوسصورت کے کہ رہن سادہ ہو، بذریعہ حوالگی قبضہ جایداد کے عمل مین آتا ہے (۳) تصدیق سے یہان مراد مقر کے دستخط کرنیکے فعل کی تصدیق ہے اور بعدم موجودگی کسی صریح شرط بمضمون مذکور کے دستاویز پر دستخط کرنا مراد نہین لیا جا سکتا لہذا جسصورت مین رہن نامہ پر راہن نے دستخط کر دیئے ہون اور اوسپر ایک گواہ کی گواہی ہو اور عبارت ظہری بدین مضمون ہو کہ تکمیل کنندہ کو تکمیل دستاویز سے اقبال ہے رجسٹرار کے دستخط ہون تو ضروریات دفعہ ۵۹ ایکٹ انتقال جایداد کی پوری نہین ہوتین (۴) ایک غیر مصدقہ بگواہی رہن نامہ کی جہانتک کہ اس سے محض زر نقد کی یا ذاتی ذمہ داری پیدا ہوتی ہو گواہی گواہان سے تصدیق ہونی ضروری نہین اور اس لئے دفعہ ۶۸ - ایکٹ شہادت اوس سے متعلق نہین اس لئے قرار دیا گیا کہ گو ایک دستاویز سے مراد جایداد غیر منقولہ کا مکفول کرنا ہو جو رجسٹری شدہ اور مصدق بگواہی گواہان نہ ہو تاہم بربناے اوس کے ذاتی ڈگری صادر کی جا سکتی ہے کیونکہ وہ شہادت قرضہ نقدی کی ہوتی ہے (۵) مدراس ہائی کورٹ کے اجلاس کامل نے بھی حال مین اپنے فیصلہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۹ کو جو کلکتہ ہائی کورٹ کی راے کے خلاف تھا منسوخ کر کے قرار دیا ہے کہ رہن نامہ جو مصدق بگواہی گواہان نہ ہو یا وہ صرف تصدیق شدہ بگواہی ایک گواہ ہو بطور شہادت ذاتی اقرار ادایگی مندرجہ کے قابل پذیرائی ہوتا ہے خواہ رہن نامہ مذکور رجسٹری شدہ ہو یا نہ ہو (۶) اور دستاویز جس سے ایک رہن نامہ ہونا مقصود ہو مگر بوجہ عدم تعمیل احکام دفعہ ۵۹ - ایکٹ انتقال جایداد دربارہ تصدیق گواہان کے رہن نامہ نہ ہو ایسی دستاویز نہین ہے جس کا حسب مراد دفعہ ۶۸ - ایکٹ شہادت قانوناً مصدق بگواہی گواہان ہونا ضروری ہے اور ذاتی اقرار ادایگی مندرجہ دستاویز مذکور کے ثابت کرنیکے لئے شہادت مین قابل پذیرائی ہے جس کا بروے قانون مصدق بگواہی ہونا ضروری نہین ہے (۷) جسصورت مین کہ ایک منجملہ گواہان کے جنہون نے رہن نامہ کو تصدیق کیا ہو دستیاب ہو سکتا ہو تو دستاویز مذکور کا

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۴ و جلد ۱۶ صفحہ ۱۹ و جلد ۲۶ صفحہ ۷۸ و ۸۰ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۹ و جلد ۲۶ صفحہ ۷۸ و ۸۰ (۳) ملاحظہ ہو دفعہ ۵۹ - ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲ع انتقال جایداد (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۷۸ و ۲۴۶ و جلد ۲۷ صفحہ ۹۱۰ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۲۲ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۳ صفحہ ۲۲۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۷۸ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۲ صفحہ ۱۰۴ بہ پیروی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۲۸۴ بصفحہ ۲۸۸ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۲ صفحہ ۱۰۴

تکمیل پانا زیر دفعہ ۶۸- ایکٹ شہادت علاوہ شہادت گواہ مذکور کے کسی اور طرح سے ثابت نہین کیا جاسکتا گو کہ تکمیل مذکور سے صرف ایک ذاتی اقرار ادائیگی کا ثابت کرنا مقصود ہو جو کہ کفالت پیدا کردہ بروے دستاویز مذکور سے علیحدہ ہو سکتا ہو (۱) ہبہ جایداد غیر منقولہ کا صرف رجسٹری شدہ دستاویز کے ذریعہ کیا جاسکتا ہے جبکہ واہب کے یا اوس کی طرف سے دستخط ہون اور وہ مصدقہ بہ گواہی دو گواہان ہو (۲) ایک دستاویز قانوناً بذریعہ شہادت تحریر کنندہ دستاویز مذکور کے ثابت کی جاسکتی ہے جس نے اپنے نام کے دستخط حاشیہ پر نہ کہ ظاہراً بطور ایک تصدیق کنندہ گواہ کے کر دیئے ہون اور وہ بوقت تحریر دستاویز مذکور کے موجود ہو (۳) گواہی کرنا سے مراد ایک امر واقعہ کا گواہ ہونا ہے (۴)

ثبوت جبکہ تصدیق کنندہ گواہ پایا نہ جائے

دفعہ ۶۹- اگر کوئی ایسا گواہ تصدیق کنندہ نہ ملے یا دستاویز سے یہ واضح ہو کہ وہ ممالک متحدہ مین تکمیل پائی ہے تو ان باتون کو ثابت کرنا ضروری ہوگا کہ اقل درجہ ایک گواہ تصدیق کے دستخط تصدیقی اُسی کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہین اور تکمیل کنندہ دستاویز مذکور کے دستخط اُسی کے قلم سے ثبت ہوئے ہین۔۔

ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۵۱ زیر دفعہ ۶۸- ایکٹ ہذا۔۔

دستاویز مصدقہ کے ایک فریق کا اقبال بہ نسبت اس کی تکمیل کے۔

دفعہ ۷۰- دستاویز مصدقہ کے ایک فریق کا اقبال کہ اُس کی تکمیل خود اس نے کی ہے دستاویز کی تکمیل کے بارے مین بمقابلہ اُسی فریق کے ثبوت کافی ہوگا۔ گو دستاویز مذکور ایسی ہو جس کا مصدق بدستخط گواہان ہونا قانوناً ضرور ہے۔۔

اقبال دفعہ ہذا جو نسبت تحریر دستاویز ہے اُس اقبال سے مختلف ہے جو دفعہ ۲۲- اور ۶۵ (ب) مین مذکور ہے اور جو متعلق مضمون دستاویز کے ہے۔ لفظ 'اقبال' مندرجہ دفعہ ہذا کا تعلق صرف ایک فریق کے اقبال بدوران تجویز نالش کے ساتھ ہے نہ کہ ایک دستاویز کی ایسی صورت مین تصدیق کئے جانے کے ساتھ جبکہ فریق تحریر کنندہ نے اقبال کیا ہو (۵)

ثبوت جبکہ گواہ تصدیق کنندہ تکمیل دستاویز کا منکر ہو۔

دفعہ ۷۱- اگر گواہ تصدیق کنندہ دستاویز کے تکمیل پانے کا منکر ہو یا اُس کو یاد نہ رکھے تو اُس کا تکمیل پانا دوسری شہادت سے ثابت کیا جاسکتا ہے۔۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۵۱ (۲) دفعہ ۱۲۳- ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء انتقال جایداد (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۳۲ (۴) قانون شہادت سید امیر علی صاحب (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۹ بہ پیروی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۴۶۔

اوپر کی چار دفعات متعلق ہین اُن دستاویزات سے جنکا مصدق ہونا ضرور ہے اُن کی شرائط یہ ہین۔

اوّل۔ جبکہ گواہ تصدیق کنندہ زندہ ہو اور اُسپر حکمنامہ جاری ہوسکتا ہو اور وہ قابل ادائے شہادت ہو تو اُسکا بلانا لازمی ہے۔

دوم۔ جبکہ کوئی گواہ تصدیق کنندہ زندہ نہ ہو یا اُسپر حکمنامہ جاری نہ ہوسکتا ہو یا قابل ادائے شہادت نہ ہو تو یہ دو امور ثابت کرنے ضرور ہین۔ (الف) تصدیق کم سے کم ایک گواہ تصدیق کنندہ کی خاص اُسی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہو (ب) دستخط تکمیل کنندہ دستاویز کے اُسی کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہون۔

سوم۔ جبکہ فریق دستاویز مصدقہ کا اُس کی تکمیل سے اقبال کرے تو بمقابلہ کسی گواہ تصدیق کنندہ کے بلانے کی ضرورت نہین۔

چہارم۔ جبکہ فریق دستاویز مصدقہ کا اُس کی تکمیل سے انکار کرے یا بھول گیا ہو تو اور شہادت داخل ہوسکتی ہے لیکن دفعہ ۷۱ کے الفاظ سے جسمین کہ لفظ گواہ مفرد ہے یہ معلوم نہین ہوتا کہ اگر ایک گواہ تصدیق کنندہ بھول گیا ہو یا انکار کرے اور اور گواہ حکمنامہ عدالت کی رسائی کے اندر ہو تو کیا کرنا چاہئے۔

دستخط ایکٹ ہذا مین کوئی تعریف دستخط کی نہین ہے۔ دیکھو دفعہ ۳ ضمن ۵۲ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۹۷ع دفعہ ۵۰ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ع وحسب دفعہ ۹۰ - ایکٹ ہذا دستاویز سی سالہ کے ثابت کرنیکے لئے گواہ تصدیق کنندہ کو بلانیکی ضرورت نہین

ایسی دستاویز کا ثبوت جسکا مصدق ہونا قانوناً ضرور نہ ہو۔

دفعہ ۷۲ – وہ دستاویز مصدقہ جس کا مصدق بدستخط گواہان ہونا قانون کی رو سے ضرور نہ ہو اس طرح ثابت کی جاسکتی ہے کہ گویا وہ مصدق بدستخط گواہان نہین ہے۔

مضمون دفعہ ہذا اس عام قاعدہ سے جو نسبت دستاویزات واجب التصدیق متذکرہ دفعہ ۶۸ کے ہے ایک مستثنےٰ صورت ہے۔ پس دستاویزات جن کی شہادت گذر سکتی ہے یا تو اس قسم کی ہوتی ہین جنکا قانوناً مصدق ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے اور ان کی نسبت دفعات ۶۸-۶۹-۷۰ و ۷۱ مین احکام مندرج ہین۔ ۲) یا ایسی دستاویزات ہین جنکا مصدق ہونا قانون کے رو سے لازمی نہین۔ اس قسم کی دستاویزات ہر قسم کی شہادت سے ثابت ہوسکتی ہین

دستخط یا تحریر یا مہر کا ایسے دوسرے دستخط یا تحریر یا مہر سے مقابلہ جو تسلیم کردہ یا ثابت شدہ ہو۔

دفعہ ۷۳ – واسطے دریافت کرنے اس امر کے کہ دستخط یا تحریر یا مہر اسی شخص کی ہے جس کی وہ معلوم ہوتی ہو ایسے دستخط یا تحریر یا مہر کو جو اسی شخص کی تسلیم کیگئی یا حسب اطمینان عدالت ثابت ہوچکی ہو اس دستخط یا تحریر یا مُہر کے ساتھ مقابلہ کیا جاسکتا ہے جس کو ثابت کرنا ہو۔ اگرچہ وہ دستخط یا تحریر یا مُہر واسطے کسی اور غرض کے درپیش ہوئی یا معرض ثبوت کو نہ پہونچی ہو۔

عدالت کو اختیار ہے کہ کسی شخص حاضر عدالت کو اس غرض سے کسی لفظ یا رقم کے لکھنے کا حکم کرے کہ عدالت اُس لفظ یا رقم کو جو اس طرح پر لکھی جائے کسی اور لفظ یا رقم کے ساتھ جو اُسی شخص کے ہاتھ کی لکھی ہوئی بیان کی گئی ہو مقابلہ کر سکے ۔

''[۱] یہ دفعہ ضروری ترمیمات کے ساتھ نشان انگشت سے بھی متعلق ہوگی ''

واسطے مقابلہ کرنیکے عدالت کو دوسری تحریر دیکھنی چاہیے جو مسلمہ یا ثابتہ ہو۔ اگر وہ دوسری تحریر بھی متنازعہ فیہ ہے یا اسکی اصلیت کی نسبت کوئی ثبوت نہین ہے تو اس سے مقابلہ کرنا جائز نہین (۱) پریوی کونسل نے تجویز کیا کہ جب کسی ہندوستانی زبان کے دستخط یا تحریر کی نسبت بحث ہو تو ہندوستانی حاکم کی رائے زیادہ قابل اعتبار ہو (۲) مقابلہ خط مین نہایت احتیاط لازم ہے جبکہ اور قسم کی شہادت نسبت جعل کے طلب ہو سکتی ہو تو محض مقابلہ خط پر کسی دستاویز کا جعلی قرار دینا مستحسن نہین (۳)

ن پر یہ الزام لگایا گیا تھا کہ اوس نے روبرو ایک سب رجسٹرار کے (ک) یعنے اوس شخص کو جسنے ایک دستاویز رہن نامہ بحق (ص) تحریر کی تھی اور جو اُس (ن) کا ہمسایہ تھا بطور اوس شخص کے شناخت کرنے مین جس کو (ص) نے روپیہ یعنے معاوضہ رہن قرض دینے کا اقرار کیا تھا جھوٹ بیان کیا۔ دروغ بیانی مشتمل اوپر اسکی تھی کہ اوس نے سب رجسٹرار کے روبرو بیان کیا تھا کہ وہ (ک) کو بطور اپنے ہمسایہ کے جانتا تھا اثنائے سماعت مقدمہ مین ایک بیان کے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی جو (ص) نے ایک فریق ثالث سے [(ص) قبل دائر ہونے نالش کے فوت ہو چکا تھا] اس مضمون کا کیا تھا کہ (ن) نے اوس سے بعض واقعات بیان کئے تھے اور نیز ایک یادداشت جسکی نسبت یہ بیان کیا گیا تھا کہ (ن) کی دستخطی تھی پیش کیگئی تھی اور شہادت مین بلا کسی مزید ثبوت اس امر کے کہ وہ دستخطی (ن) ہے بجز اس کے کہ وہ ایکدوسرے پرچہ کاغذ سے جسپر اُس کے ہاتھ کی تحریر ہونا ثابت کیا گیا تھا مشابہ تھی قبول کیگئی تھی تجویز ہوا کہ وہ بیان جو (ص) نے روبرو ایک شخص ثالث کے کیا تھا ناقابل قبول اور غیر متعلق تھا اور یہ کہ یادداشت مذکور غلط طور پر شہادت مین قبول کی گئی تھی (۴) بہ تعلق دفعہ ہذا نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۱۳ و جلد ۷ صفحہ ۶۱۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۱۸ و جلد ۱۰ صفحہ ۴۸۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۰۲ و جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۶۲ و جلد ۱۶ صفحہ ۱۵۷ و ۱۶۱ و نمبر ۲۲ و ۳۳ سنہ ۱۸۸۳ع پنجاب ریکارڈ دیوانی ۔ ''

---

(۱) ویکلی رپورٹر دیوانی جلد ۹ صفحہ ۴۵۰ ۔ (۲) بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۱۶ (۳) بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۴۹۰
(۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۴۷ ۔

[۱] یہ فقرہ بروئے دفعہ ۳ ضمن (۲) ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۹ع ایزاد کیا گیا ہے ۔

سرکاری دستاویزات

سرکاری دستاویزات

دفعہ ۷۴

- دستاویزات مصرحہ ذیل دستاویزات سرکاری ہین -

اوّلاً - دستاویزات جو ایکٹ یعنی افعال یا یادداشت افعال اشخاص وغیرہ مصرحہ ذیل پر مشتمل ہون یعنی -

(۱) سرکار کے -

(۲) سرکاری جماعت اور عدالتون کے -

(۳) افعال عہدہ داران سرکاری صیغہ قانون سازی اور عدالت اور انتظام ملک خواہ برٹش انڈیا یا کسی اور حصہ سلطنت جناب ملکہ معظمہ یا ملک غیر کے -

سرکاری دستاویزات | بہ تعلق اون دستاویزات کے جو سرکاری قسم سے ہین - ملاحظہ ہون دفعات ۳۵ لغایت ۳۸ و ۷۵ و ۷۶ - ایکٹ ہذا -

جو جمعبندی کہ کلکٹر نے اُس وقت تیار کی ہو جب عالم موصوف بندوبست اراضی مین مشغول ہو دستاویز سرکاری حسب دفعہ ہذا ہے (۱) سیکرٹیری میونسپل بورڈ ایک عہدہ دار سرکاری ہے اور ایک نقل اوس حکم کی جو میونسپل بورڈ نے ایک درخواست پر صادر کیا ہو اور جسکی تصدیق بطور نقل مطابق اصل کے سکرٹیری مذکور نے کی ہو دستاویز سرکاری ہے (۲) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۵۰۰ و ۵۰۹ و جلد ۹ صفحہ ۷۱ و ۳۴۷ - ایک مقدمہ میں بعض دستاویزات پیش ہوئین جو انتخاب یا نقول چٹھہ ہائے پیمائش سرکاری مورخہ سنہ ۱۸۶۲ء معلوم ہوتی تہین لیکن اس امر کا کچھ ثبوت نہ تھا کہ وہ یادداشت ایسی پیمائش کی ہین جو کسی عہدہ دار سرکاری نے کی تہی - تجویز ہوئی کہ دستاویز مذکور دستاویز سرکاری نہ تہی (۳) اور نہ انومتی پتر یعنے دستاویز جسکے رو سے اختیار متبنے بنانے کا دیا جاتا ہے (۴) نہ قبالجات اور نہ دستاویزات انتقال ایسے ہین (۵) اس قسم کی دستاویزات جنمین عرضی دعوے - بیان تحریری - بیان حلفی اور درخواستین جو عدالت مین دیگئی ہون شامل ہون ایکٹ ہا کاغذات متعلقہ ایکٹ نہین بنا سکتین اور اس لیے سرکاری دستاویزات نہین (۶) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۷۹ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۲۹۳ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۷۹ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۶ و ۴۹۱ پریوی کونسل (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۵۵ و ۳۰۳ (۶) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۴۲۹ -

کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۷۶ و جلد ۹ صفحہ ۱۸۱ و ۳۳۴، و جلد ۱۴ صفحہ ۱۰۵- سارٹیفکٹ ماسٹر عطا کردہ بورڈ آف ٹریڈ سرکاری دستاویز نہین ہے (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۰۵-

تیسرا خانہ رجسٹر جو پٹواری تیار کرتا ہے دستاویز سرکاری نہین (۲) بنک بنگال مین لون رجسٹرڈ دی پبلک ڈٹ آفس (رجسٹر قرضہ دفتر قرضہ سرکاری) ایک دستاویز سرکاری اندر معنی مراد دفعہ ہذا ہے اور کوئی شخص جس کو اس سے سروکار ہو اسکے ملاحظہ کرنے اور اُس کی نقل حاصل کرنے کا مجاز ہے (۳) ریکارڈ و اقبال شخص ملزم جو مجسٹریٹ نے قلمبند کیا ہو (خواہ وہ مجسٹریٹ کسی ریاست دیسی کا ہو) دستاویز سرکاری ہے (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۹۰۴-

بعض اشخاص پر جرم ڈکیتی کا لگایا گیا جو موضع چوری پور واقع عمد گوالیار مین جو متعلق ریاست گوالیار ہے کیا گیا تھا- مجرمون کو گرفتار کرکے بھینڈ علاقہ گوالیار کے مجسٹریٹ کے روبرو لایا گیا- افسر مذکور نے مجرمون کے بیانات قلمبند کئے اور ہر ایک بیان پر حسب ذیل تصدیق کی "مین یقین کرتا ہون کہ اقبال بلا کسی دہمکی یا داب کے کیا گیا ہے اور میرے روبرو کیا گیا ہے اور مین نے اُس کو سنا ہے ہر مجرم کو اُس کا بیان پڑھ کر سنا دیا گیا ہے اور اُس نے اُس کا درست ہونا قبول کیا ہے- اس اقبال مین پورا اور درست حال اُس بیان کا ہے جو مجرم نے کیا" ہر ایک بیان پر شخص مجرم کی العبد یا نشانی تہی- پہر یہ اشخاص انگریزی عدالت سیشن مین سپرد ہوئے اور عدالت مذکور نے اقبالات مذکور کو شہادت مین ناقابل پذیرائی خیال کرکے نامنظور کیا- مجرمون نے ہائیکورٹ مین اپیل کیا اور وہان سے تجویز ہوا کہ ہر ایک بیان جو مندرجہ بالا طریق سے قلمبند کیا گیا تھا شہادت مین زیر دفعہ ۸۰ ایکٹ شہادت بطور قطعی اور زیر دفعہ ۷۴ ایکٹ مذکور بطور اغلب اُس شخص کے برخلاف جس نے کہ اُس کو بیان کیا تھا قابل پذیرائی تہا (۵) ایک مصدقہ نقل وصیت جس پر ایک تحریر ظہری دستخطی اسسٹنٹ رجسٹرار جنرل سیلون بدین مضمون تہی کہ وہ ایک مصدقہ نقل آخری وصیت نامہ موصی کی ہے جو اصل مسودہ ریکارڈ سے جو اُس کے دفتر مین داخل کیا گیا تھا لیگئی تہی- کوئی شہادت اس مضمون کی پیش نہ کیگئی تہی کہ نقل مذکور اصل سے لیگئی ہے یا کہ اسکا مقابلہ اصل کیساتھ کیا گیا تھا- تجویز ہوا کہ دستاویز مذکور ناقابل پذیرائی شہادت تہی اور کہ وہ ایک سرکاری دستاویز حسب منشاء دفعہ ۷۴، ماتحتی دفعہ (۱) ضمن (۳) یا ماتحتی دفعہ (۲) ایکٹ شہادت نہ تہی اور کہ بصورت عدم موجودگی اس شہادت کے کہ وہ نقل اصل سے لیگئی تہی یا اسکا مقابلہ اصل سے کیا گیا تہا احکام ایکٹ مذکور متعلق بہ شہادت درجہ دوم (سرکاری دستاویزات کے غیر متعلق ہین (۶) ملزمان پر ایک

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۶۸ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۳ و جلد ۲۱ صفحہ ۳۶۶ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۴ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۹۵ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۹۵ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۴۹۹-

تمسک مورخہ ۱۳ جولائی سنہ ۱۸۸۴ع کے جعلی بنانے کا الزام لگایا گیا اور یہی جرم ثابت کیا گیا اثبات جرم کا مدار زیادہ صاحب سپرنٹنڈنٹ اسٹامپ کلکتہ کے دفتر مین سٹور کیپر کی شہادت پر تھا جس نے یہ بیان کیا کہ وہ کاغذ اسٹامپ جسپر تمسک لکھا گیا یکم فروری سنہ ۱۸۹۶ع سے پہلے نہین بنایا گیا تھا۔ اسکا علم ان کاغذات پر مبنی تھا جو انڈیا آفس سے وصول ہوئے اور پیش نہین کئے گئے۔ عندالاپیل ملزمان نے عذر کیا کہ یہ شہادت ناقابل پذیرائی تھی اور اگر قابل پذیرائی بھی ہو تاہم ناکارہ ہے کیونکہ گواہ مذکور سے سوالات جرح نہین پوچھے گئے۔ قرار دیا گیا کہ سٹور کیپر کی شہادت ملزمان کے برخلاف ناقابل پذیرائی تھی۔ بالفرض اگر کاغذات بطور سرکاری کاغذات کے پیش کئے جانے سے یا شہادت نقول از قسم متذکرہ دفعہ ۶۵ (د) سے ثابت ہو سکتے تھے اور وہ گواہ مذکور کی زبانی شہادت سے ثابت نہین ہو سکتے تھے اور کہ شہادت مذکور اگر قابل پذیرائی بھی ہے تو سراسر غیر ناطق اور طبعی طور پر ضعیف ہے کیونکہ اس کے متعلق سوالات جرح نہین پوچھے گئے۔ (۱)

اجلاس کامل نے (باختلاف رائے سبرانیا ایار صاحب جٹس) تجویز کی کہ رپورٹ ہائے جو افسران پولیس نے بہ تعمیل دفعات ۱۵۷ و ۱۶۸ ضابطہ فوجداری کی ہون حسب منشاء دفعہ ۷۴ قانون شہادت سرکاری دستاویزات نہین ہین اس لئے ملزم قبل تجویز کے ایسی رپورٹ ہائے کی نقول حاصل کرنے کا مستحق نہین (کالنس صاحب چیف جٹس۔ وبنس صاحب جٹس نے تجویز کی کہ وہی قاعدہ ان رپورٹ ہائے سے بھی متعلق ہوتا ہے جو ایک افسر پولیس نے بہ تعمیل دفعہ ۱۷۳ ضابطہ فوجداری کی ہون (۲) ایک مقدمہ مین جسمین سوال متنازعہ یہ تھا کہ ایک شخص کی عمر ایک خاص وقت پر کسقدر تھی یہ قرار دیا گیا کہ اس شخص کا حلیہ نامہ جو ایک عہدہ دار سرکار نے مطابق قانون نافذ الوقت مذکور مرتب کیا تھا اور پٹواری کا بیان درباب اندراج کاغذات مال (جو دونو کا پچاس سال سے زیادہ پورانے تھے) اور اموات کا رجسٹر میونسپل بموجب دفعہ ۳۵ ایکٹ شہادت متعلق تھے اور چونکہ سرکاری کاغذات اندرون مراد دفعہ ۷۴ ضمن (۱) و (۳) ایکٹ مذکور تھے اور حراست مناسب سے پیش ہوئے تھے پس ان کے اصلی ہونے کا قیاس کیا گیا (۳) دیکھو دفعہ ۶۵ ضمن (۵) ایکٹ ہذا۔"

عہدہ دار سرکاری ملاحظہ ہو دفعہ ۲ ضمن (۱۷) مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ع۔"

افیشل ٹرسٹی بنگال (۴) نائب ناظر (۵) بظاہر پٹواری بھی (۶) کلکٹر جو جایداد نابالغ کا مہتمم ہو (۷) یا کورٹ آف وارڈس کا ایجنٹ ہو (۸) افسر انڈین اسٹاف کور (۹) اور ہر ایک افسر رجمنٹ کا جو بموجب احکام گورنمنٹ

---

(۱) نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۳ع پنجاب ریکارڈ فوجداری (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۹ (۳) نمبر ۹۵ سنہ ۱۹۰۱ع پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۴۹۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۵۰ (۵) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۹۰ (۶) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۴۸ (۷) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۳ (۸) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۰ (۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۰۲۔"

کام کررہا ہو (۱) سکرٹیری میونسپل بورڈ (۲) عہدہ داران سرکاری ہین مگر پٹواری جو رجسٹر تمیس خانہ تیار کرنیکے لئے مامور ہو (۳) اور ممبر میونسپل کمیٹی یا انجینیر میونسپل کمیٹی (۴) عہدہ داران سرکاری نہین ہین۔

(ثانیاً) خانگی دستاویزات کا سرکاری ریکارڈ جو برٹش انڈیا کے کسی دفتر مین رکھا ہے۔

پبلک ریکارڈ جو برٹش انڈیا کے اندر پرائیوٹ دستاویزات کے رکھے جاتے ہین حسب مراد دفعہ ہذا سرکاری دستاویزات ہین چنانچہ بعض کتب جو دفاتر رجسٹری مین رکھی جاتے ہین سرکاری دستاویزات ہین (۵) نیز ملاحظہ ہو ایکٹ نمبر ۱۵ سنه ۱۸۷۲ع دفعه ۶۹ و ۷۰۔ ایکٹ ۱ سنه ۱۸۷۲ع و ایکٹ ۲۵ سنه ۱۸۶۷ع دفعه ۶ و ایکٹ ۲۰ سنه ۱۸۷۳ع و ایکٹ ۶ سنه ۱۸۸۲ع ۶ و ۵۔

خانگی دستاویزات

دفعه ۷۵ ۔ اور سب دستاویزات دستاویزات خانگی ہین۔

جو دستاویزات دفعه ۷۴ کی قسم سے نہین ہین وہ سب خانگی دستاویزات تصور ہونگی۔ اور ان کی وقعت باعتبار ثبوت کے وہ نہین ہے جو سرکاری دستاویزات کی بروے ایکٹ ہذا قائم کی گئی ہے۔

سرکاری دستاویزات کی نقول مصدقہ۔

دفعه ۷۶ ۔ جو سرکاری عہدہ دار کسی ایسی سرکاری دستاویز کا محافظ ہو جس کے معاینہ کرنے کا کوئی شخص استحقاق رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ شخص کی استدعا کے بموجب رسوم معینہ قانون کے ادا ہونے پر ویسی دستاویز کی نقل اسکو دیوے اور نقل مذکور کے ذیل مین تصدیق اس امر کے لکھے کہ وہ اصل دستاویز یا اُس کے جزو کی جیسی صورت ہو (۱) صحیح نقل ہے اور عہدہ دار موصوف ویسی عبارت تصدیقی کی تاریخ درج کریگا اور اُس کے ذیل مین اپنا نام اور عہدہ کا لقب لکھیگا اور اسپر مہر ثبت ہوگی جبکہ عہدہ دار مذکور مہر کے استعمال مین لانے کا قانوناً مجاز ہو اور وہ نقلین جنکی اسطرح تصدیق کی جائے نقول مصدقہ کہلائین گی۔

تشریح جو عہدہ دار اپنے لازمہ خدمت کے حسب معمول انجام کرنے مین اُن نقلون کے حوالہ کرنیکا مجاز ہو وہ حسب منشاء دفعہ ہذا ویسی دستاویزات کا محافظ متصور ہوگا۔

نقول اونہی سرکاری دستاویزات کی مل سکتی ہین جن کے معاینہ کرنے کا ہر شخص کو استحقاق حاصل ہے۔

ملاحظہ ہو ایکٹ ۱۷ سنه ۱۸۷۶ع دفعه ۶۷ دفعه ۴۴۔ ایکٹ ۴ سنه ۱۸۷۴ع دفعه ۱۸ و ۱۵ و ۵۵ و ۵۷۔ ایکٹ رجسٹری نمبر ۱۶ سنه ۱۹۰۸ع دفعه ۱۳ ایکٹ ۲۰ سنه ۱۸۷۴ع دفعه ۱۳ و ۱۴ و ۶۱۔ ایکٹ ۵ سنه ۱۸۸۶ع دفعه ۱۸۔ ایکٹ ۲۵ سنه ۱۸۶۷ع و ایکٹ ۶ سنه ۱۸۸۲ع ۶ دفعات ۵۵ و ۶۰ و ۶۸ و ۲۵۵ و ۲۲۰۔ دفعه ۴۴۔ ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۸۲ع۔ دفعه ۱۹۔ ایکٹ ۱۲ سنه ۱۸۶۱ع دفعه ۷ تا ۹ و ۲۵

---

(۱) نمبر ۵۹ سنه ۱۸۹۷ع پنجاب ریکارڈ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۲۹۳ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۵۴۳ (۴) بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ فوجداری جلد ۶ صفحہ ۶۴ (۵) ملاحظہ ہو دفعہ ۵۱ و ۵۷۔ ایکٹ ۱۶ سنه ۱۹۰۸ع رجسٹری۔

ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۸۶ع و دفعہ ۷۹ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۲ع ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۶۵ع دفعہ ۱۴ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۲ع و سرکلر نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۰ع درحصول نقول و نوٹیفکشن نمبر ۱، مورخہ یکم مارچ ۱۸۸۹ع درباره حصول نقول مال۔ وشرح زیر دفعہ ۷۴ ایکٹ ہذا۔

دستاویزات کا ثبوت نقول مصدقہ پیش کرکے۔

دفعہ ۷۷۔ دیسی نقول مصدقہ اُن دستاویزات سرکاری کے یا اجرائے دستاویزات سرکاری کے مضامین کے ثبوت مین پیش کیجاسکتی ہین جنکی وہ نقول معلوم ہوتی ہون۔

رپورٹ ہائے انکم ٹیکس کی مصدقہ نقول ناقابل پذیرائی شہادت قرار دیگئی ہین (۱)

دوسری دستاویزات سرکاری کا ثبوت

دفعہ ۷۸۔ دستاویزات سرکاری مرقوم الذیل حسب ذیل ثابت ہوسکتی ہین۔

(۱) ایکٹ یا احکام یا اشتہارات جو برٹش انڈیا کے اگزیکیوٹیف گورنمنٹ کے کسی سررشتہ سے یا لوکل گورنمنٹ یا کسی سررشتہ لوکل گورنمنٹ سے صادر ہوئے ہون۔

بذریعہ دیسی سررشتون کے ریکارڈ کے جو ہر سررشتہ مذکور کے افسر سے مصدق ہو۔ یا

بذریعہ کسی ایسی دستاویز کے جس سے واضح ہوتا ہو کہ وہ کسی ویسی گورنمنٹ کے حکم سے مطبوع ہوئی ہو

(۲) کونسل ہائے قانونی کی روئداد۔

بذریعہ اُن مختلف کونسلون کے روزنامچون کے یا بذریعہ ایکٹون یا ایکٹون کے خلاصہ مشتہرہ کے یا ایسی نقول کے جنسے واضح ہو کہ وہ بحکم گورنمنٹ چھاپی گئی ہین۔

(۳) اشتہارات یا احکام یا قوانین جو حضور ملکہ معظمہ یا پریوی کونسل یا ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کی کسی سررشتہ سے جاری ہوئے ہون۔

بذریعہ ایسی نقول یا انتخابات کے جو لندن گزٹ مین مندرج رہے ہون یا جنسے یہ واضح ہو کہ وہ جناب ملکہ معظمہ کے مہتمم مطبع کے ذریعہ سے چھاپے گئے ہین۔

(۴) ملک غیر کے حکام اگزیکیوٹیف کے افعال یا وہان کے واضعان قانون کی روئداد

بذریعہ اُن اخبار ناموجات کے جو ان کے حکم سے مشتہر ہون یا جن کو اس ملک کے لوگ ویسا سمجھتے ہین یا بذریعہ نقل مصدق بمہر ملک یا فرمان روائے ملک کے یا بذریعہ اُس کے تسلیم کے از روئے کسی ایکٹ مصدرہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل کے۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۹۵۰۔

(۵) روئداد کسی جماعت میونسپل واقع برٹش انڈیا کی۔۔

بذریعہ اُس روئداد کی نقل کے جو اُسکے محافظ قانونی سے مصدق ہو یا بذریعہ ایسی کتاب مطبوع کے جس سے واضح ہو کہ وہ جماعت مذکور کے حکم سے مشتہر کی گئی ہے۔۔

(۶) ملک غیر کی کوئی اور قسم دستاویزات غیر خانگی۔

بذریعہ اُن کی اصل یا ایسی نقل کے جو ان کے محافظ قانونی سے مصدق ہوئی ہو جس کے ساتھ تصدیق بمہر نوٹری پبلک یا سلطنت برطانی کے قنصل یا ڈپلوٹیک ایجنٹ یعنی مختار مہمات ملکی کے اس مضمون کا ہو کہ یہ نقل حسب ضابطہ اُس عہدہ دار سے تصدیق پائی ہے جو قانوناً اُس کی اصل کا محافظ ہے مگر اس بات کا ثبوت بھی گذراننا چاہیے کہ اُس ملک غیر کے قانون کے بموجب اُس دستاویز کی کیا حیثیت ہے

مضامین دستاویزات سرکاری یا تو بذریعہ پیش کرنے نقول مصدقہ زیر دفعہ ۷۷ کے یا اگر دستاویزات از قسم متذکرہ دفعہ ہذا ہوں تو اوس طریق میں جو اس بارہ میں درج ہے ثابت کی جا سکتی ہیں لیکن مضامین خانگی دستاویزات مثلاً قبالجات و دستاویزات انتقال و بیعہ جات وغیرہ گو کہ عدالت یا سرکاری دفتر میں بغرض شہادت کے ایک نالش میں داخل کئے گئے ہوں دوسری نالش میں بذریعہ نقول مصدقہ کے ثابت نہیں کئے جا سکتے (۱)

قیاس درخصوص دستاویزات کے

دستاویز خواہ سرکاری یا خانگی جبکہ شہادت میں پیش کی گئی ہو تو اوس کی نسبت بعض قیاسات پیدا ہو سکتے ہیں جو کہ دفعات ۷۹ لغایت ۹۰ میں مندرج ہیں۔ مگر یہ قیاسات قطعی نہیں ہیں۔ خاص واقعات سے نتیجہ نکالا جاتا ہے تا کہ کسی اور قسم کے ثبوت کی ضرورت نہ رہے۔ وہ نتیجہ ایسا ہو سکتا ہے کہ جس کے قبول کرنے کی بطور امر مشتبہ کے عدالت پابند ہوتی ہے تاوقتیکہ وہ مسترد نہ کیا جاوے اس صورت میں ہم کہینگے کہ ”عدالت کو لازم ہے کہ قیاس کرے“ یا ایسا نتیجہ مذکور ہو سکتا ہے جس کے منظور کرنے کا بطور ثابت شدہ کے عدالت کو اختیار ہوتا ہے تاوقتیکہ وہ مسترد نہ کیا جائے یا اوّلاً اوس کے ثبوت کیلئے حکم دے اس صورت میں ہم کہینگے کہ ”عدالت کو جائز ہے کہ قیاس کرے“۔ غرض اس سے یہ ہے کہ اگر عدالت مناسب خیال کرے تو شہادت کی ضرورت سے سبکدوش رہے۔ لازمی قیاس کے متعلق ملاحظہ ہوں دفعات ۷۹ تا ۸۵ و ۸۹ و ۹۰ اور اختیاری قیاس کے متعلق ملاحظہ ہوں دفعات ۸۶ تا ۸۸ و ۹۰۔ ایکٹ ہذا۔۔

---

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۳۵۵۔ د۔ ل یعنی کانسل۔

نقول مصدقہ کے اصلی ہونیکی نسبت قیاس۔

دفعہ ۷۹۔ عدالت کو لازم ہوگا کہ ایسی دستاویز کو اصلی قیاس کرے جس سے واضح ہو کہ وہ تصدیق نامہ یا نقل مصدق یا ایسی دیگر دستاویز ہے جو قانون کی رو سے بطور شہادت کسی خاص واقعہ کے قابل منظوری قرار پائی ہے اور جس سے واضح ہوتا ہو کہ ایسے عہدہ دار نے اُس کی حسب ضابطہ تصدیق کی ہے جو از طرف جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے اس بارے مین مجاز ہے اور برٹش انڈیا یا ایسی ریاست ہندوستانی مین مقیم ہے جو ملکہ معظمہ سے رابطہ اتیلاف رکھتی ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ دستاویز مذکور در اصل اُس نمونہ اور مضامین کے مطابق اسطرح پر تکمیل یافتہ معلوم ہوتی ہو جسکی قانوناً اس کے لیے ہدایت ہے۔

اور عدالت کو یہ بھی قیاس کرنا لازم ہوگا کہ ہر عہدہ دار جس کی دستاویز مذکور دستخط یا تصدیق کی ہوئی معلوم ہو دستخط کرتے وقت وہی منصب رکھتا تھا جو اُس نے کاغذ مذکور مین اپنی نسبت رقم کیا ہو۔

قانونی مقولہ یہ ہے کہ جملہ اشیا کے صحیح طور پر کیے جانے کا قیاس کیا گیا ہے اور یہ نہایت دیرینہ قانون ہے کہ جہانکہ ایک شخص اپنی منصبی حیثیت مین کوئی کام کرتا ہے تو اوس کے متعلق قیاس کیا جانا لازم ہے کہ وہ حسب ضابطہ طور پر منصب مذکور پر مقرر ہو چکا ہوا ہے۔ کیونکہ یہ کبھی بھی فرض نہین کیا جا سکتا کہ ایک شخص ایک ایسی سرکاری منصب مین داخل ہوگا جہانکہ اوسے جانیکا کوئی اختیار نہ ہو۔ دفعہ ہذا اور گیارہ مابعد کی دفعات مندرجہ بالا مقولہ پر مبنی ہین۔

یہ دفعہ متعلق ہے صرف تصدیق یا تصدیق کی ہوئی نقل یا کسی اور دستاویز تصدیق شدہ سے جکو برٹش انڈیا مین کسی افسر نے یا جکو اختیار دیا گیا ہو تصدیق کیا ہو اور جو قیاس نسبت دستاویز کی نقل کے ہے وہی قیاس درستی دستخط اور مُہر سے بھی متعلق ہے (۱) کل قیاسات نسبت دستاویزات کے جو کہ دفعہ ہذا اور گیارہ دفعات مابعد مین بیان کیے گئے ہین ایسے ہین کہ فریق مخالف اُن قیاسات کی خلاف ثبوت دیکر ان کو معدوم کر سکتا ہے اور یہ ثابت کر سکتا ہے کہ جس عہدہ دار کے دستخط اُسپر ہین اوسکو منصب دستخط کرنے کا نہین تھا۔ دیکھو دفعہ ۶ ایکٹ ۱۶ سنہ ۱۹۰۸ء دفعہ ۶۷، ۴، ۷۳، ۴ و ۱۱۵ - ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ء لیکن اگر تردید نہ کی جاوے تو قیاس مذکور برابر قایم رہیگا۔ جب قانون کے رو سے کسی سرکاری عہدہ دار کا بذریعہ تحریر مقرر ہونا ضرور ہو اور یہ دیکھا جاوے کہ فلان شخص بحیثیت عہدہ دار مذکور کارگذار رہے تو اُس تحریر کا ثابت کرنا ضرور نہین جسکے ذریعے سے وہ مقرر ہوا تھا (۲)

---

(۱) قانون شہادت فیلڈ صاحب صفحہ ۴۰۰ و دفعہ ۷۶ - ایکٹ ہذا۔

(۲) مستثنے اول دفعہ ۹۱ - ایکٹ ہذا۔

ایسی دستاویزات کی نسبت قیاس جو بصورت ریکارڈ شہادت کے پیش کی جاوین ۔۔

دفعہ ۸۰ ۔ جب ایسی دستاویز کسی عدالت مین پیش کی جائے جس سے واضح ہوتا ہو کہ وہ ریکارڈ یا یادداشت شہادت یا جزو شہادت ہے جو کسی گواہ نے کسی کارروائی عدالت مین یا ایسے عہدہ دار کے حضور دی ہے جو قانوناً مجاز ویسی شہادت کے لینے کا تھا یا جس سے یہ واضح ہو کہ وہ بیان یا اقرار جرم کسی قیدی یا شخص ملزم کا ہے جو مطابق قانون کے کرایا گیا ہے اور نیز یہ واضح ہوتا ہو کہ وہ دستخطی کسی جج یا مجسٹریٹ یا کسی ایسے عہدہ دار کی ہے جو سطور بالا مین مذکور ہوا تو عدالت کو یہ قیاس کرنا لازم ہوگا ۔۔

کہ دستاویز مذکور اصلی ہے اور ہر بات ویسی شہادت یا بیان یا اقرار کی سماعت کے حالات کے بارے مین جس سے شخص دستخط کنندہ کا لکھا ہوا ہونا واضح ہوتا ہو صحیح ہے اور شہادت یا بیان یا اقرار مذکور حسب ضابطہ لیگئی ہے ۔۔

قیاس جو بروئے دفعہ ہذا کیا جاتا ہے قیاس مندرجہ دفعہ ۷۹ سے بہت زیادہ وسیع ہے ۔ اسمین دستاویز کا غیر جعلی ہونا ہی شامل نہین بلکہ یہ بھی شامل ہے کہ وہ باضابطہ طور پر لیگئی تھی اور حسب حالات متذکرہ دیگئی تھی بروئے دفعہ ہذا کسی خاص قسم کی شہادت کو قابل پذیرائی نہین ٹھہرایا گیا بلکہ بعض دستاویزات کی صورت مین جو مطابق قانون کے لیگئی ہون باضابطہ ثبوت کی ضرورت سے سبکدوشی دیگئی ہے ۔ اور اون دستاویزات کے متعلق جو بدوران جوڈیشل کارروائی لی گئی ہون قیاس یہ ہے کہ جملہ افعال جو اوس کے متعلق کئے گئے ہین صحیح طور پر اور قانوناً کئے گئے ہین (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۱۹ و ۲۲۲ ۔ بیانات جو عہدہ داران پولیس کے روبرو بدوران تفتیش پولیس لے گئے ہون دفعہ ہذا کی ذیل مین نہین آتے ۔ لیکن اس وقت کا بیان جو عہدہ دار پولیس کے روبرو بدوران تفتیش کیا گیا ہو بمقابلہ شخص ملزم کے بطور شہادت استعمال کیا جائیگا (۲)، اگر احکام فقرہ اول دفعہ ہذا کی بجا آوری ہو گئی ہو تو جملہ صورتون مین قیاس یہ کیا جانا چاہے کہ دستاویز غیر جعلی ہے ۔ یعنے کہ وہ ریکارڈ شہادت یا اقبال ہے جو کہ کیا جا چکا ہے اور کہ دستخط جو اسپر ہین وہ صاحب جج یا مجسٹریٹ یا کسی اور حاکم کے ہین جنکا اسپر دستخط کرنا ظاہر ہوتا ہے ۔ قبل اس کے کہ اظہار گواہ طبی پیشہ کا جو مجسٹریٹ سپرد کنندہ نے لیا ہو زیر دفعہ ۵۰۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری بروقت تجویز روبرد عدالت سشن شہادت مین دیا جا سکے یہ مجسٹریٹ کے ریکارڈ سے ظاہر ہونا چاہے یا بذریعہ شہادت گواہان ثابت کیا جانا چاہے کہ ملزم کی موجودگی مین مجسٹریٹ نے اظہار مذکور لیا اور تصدیق کیا گیا اگر وہ اسطرح سے ظاہر ہو یا ثابت نہ ہو تو عدالت کو نہ تو زیر دفعہ ہذا اور نہ دفعہ ۱۱۴ تشریح (ہ) ایکٹ ہذا یہ قیاس کرنا چاہے

---

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۲۴ و ۲۲۷ (۲) ملاحظہ ہو دفعہ ۱۶۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۔۔

کہ اظہار مذکور اس طرح سے لیا گیا تھا (۱) دستاویز کی نسبت یہ قیاس کیا جانا چاہیے کہ وہ حسب ضابطہ لکھی گئی ہے بعض صورتون مین دستاویز کی نسبت قیاس نہ کیا جاویگا کہ وہ حسب ضابطہ لکھی گئی اِلا اوس صورت مین کہ اوس سے یہ مقصود ہو کہ جملہ واقعات جنکے نسبت قیاس کیا جانا ہے بیان کئے جاوین (۲) اقبال کے متعلق اوس صورت مین قیاس کیا جاویگا جبکہ حسب ذیل واقعات موجود ہون۔ اول کہ اقبال صحیح طور پر قلمبند کیا گیا یا پڑھکر سنایا گیا۔ دوم کہ اقبال مجسٹریٹ کی مواجہہ مین قلمبند کیا گیا۔ سوم۔ کہ ملزم کو کوئی ترغیب نہین دیگئی۔ اور یہی تین واقعات ہین جو یادداشت اور تصدیق متذکرہ دفعہ ۱۶۴ و ۳۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین بیان کئے گئے ہین اور مجسٹریٹ کو مسل سے یہ ہر سہ واقعات قبل اس کے کہ وہ قیاس کرے معلوم کرلینے چاہئین اگر یادداشت یا سارٹیفکٹ بالفاظ مطلوبہ مجموعہ ضابطہ فوجداری اقبال کے ساتھ شامل نہ ہو تو کوئی قیاس نہ کیا جاویگا اور وہ شہادت مین قابل پذیرائی نہ ہوگا (۳) اگر دیگر صورتون مین قیاس بلالحاظ اس سوال کے کیا جانا چاہیے کہ آیا واقعات مسل مین صراحتاً بیان کئے گئے ہین یا نہین جو قیاس مذکور کی بناد بنا سکتے ہین (۴)۔

چنانچہ جبصورت مین کہ ایک اہلکار صیغہ مال پر الزام جرم اقدام رشوت ستانی کا بعض رعایا سے لگایا گیا جنہون نے مستغیث کیطرف سے شہادت دی اور اُسپر جرم ثابت قرار پایا۔ بعد ازان نامبردہ نے رعایا پر یہ الزام لگایا کہ اُنہون نے اُسکو رشوت دینے کے لیے سازش کی تھی اور بوقت اُن کی تجویز کے اُن کے اظہارات بمقدمہ سابق شہادت منجانب مستغیث مین پیش کئے گئے تجویز ہوئی کہ اظہارات مذکور شہادت مین پذیرا ہونے چاہئین تھے (۵) ایک بیان جو ملزم نے روبرو مجسٹریٹ کیا مجسٹریٹ کے اس امر کی بابت اظہار دینے سے کہ دستاویز مذکور مین وہ بیان اسکا لکھا ہوا درج ہے جو ملزم کو پڑھ کر سُنا دیا گیا تھا اور اُس نے صحیح مان لیا تھا پذیرا ہو سکتا ہے اور عدم موجودگی دستخط ملزم بر دستاویز مذکور اُس کو پذیرائی کرنے کی مانع نہ ہوگی (۶) اگر پڑھ کر نہ بھی سنایا جاوے تاہم وہ قابل ادخال ہے (۷) یہ ضرور نہین ہے کہ انگریزی یادداشت متذکرہ فقرہ سوم دفعہ ۳۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری نسبت اقبال ہائے تحریر شدہ حسب دفعہ ۳۶۴ لکھی جاوے (۸) دفعہ ۱۶۴ لکھی ہے (۹)

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۲۹ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۰۷ و جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۴ و ۱۷۷ و ۱۷۸ (۲) انڈین لارپورٹ بمبی جلد ۱ صفحہ ۲۱۹ و ۲۲۲ (۳) انڈین لارپورٹ بمبی جلد ۱ صفحہ ۲۱۹ بصفحہ ۲۲۲ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۱۳۴ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۶۳ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۴۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۲۴ (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۶۳ (۶) نمبر ۳۷ سنہ ۱۸۸۶ع و نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ع پنجاب ریکارڈ فوجداری انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۵۹ و جلد ۴ صفحہ ۶۹۶ و جلد ۳ صفحہ ۷۵۶ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۵ (۷) نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۹۰ع پنجاب ریکارڈ فوجداری و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۹۵ (۸) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۲۹ جلد ۸ صفحہ ۶۱۸۔

(۹) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۲۴ و کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۵۴

اگر جج بحیثیت عالمانہ اقبال قلمبند کرے تو جایز نہین اور نہ زیر دفعہ ہذا قابل مقبولی ہے (۱) جو اظہار کسی شخص نے دیا ہو وہ کارروائی مابعد مین بمقابلہ اُس کے بلا ثبوت اِس کے کہ آیا یہ وہی شخص ہے جس کا اظہار ہوا تھا قابل پذیرائی نہین (۲) اِن الفاظ کے کہ "قانون کے مطابق قلمبند ہوا ہو" یہ معنی ہین کہ بعد حلف ہوا ہو (۳)

لیکن اگر دیسی زبان مین اظہار لکھا گیا ہو اور افسر عدالت نے اپنے ہاتھ سے نہ لکھا ہو تو صحت اظہار مین کچھ فرق نہین آتا۔ چنانچہ ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ گو کلکٹر نے اپنے ہاتھ سے مظہر کے بیان کی یادداشت انگریزی مین نہین لکھی تاہم چونکہ دیسی زبان مین پورا اظہار لکھا گیا تھا اِس لئے وہ اظہار بمقابلہ شخص ملزم جس پر حلف دروغی کا الزام عاید کیا گیا مستعمل ہو سکتا ہے۔

ایک بیان جسکو متوفی نے بطور بیان وقت مرگ کیا تھا ملزم کے برخلاف استعمال کیا گیا باوجودیکہ وہ مجسٹریٹ جس نے بیان مذکور لیا ایک مجسٹریٹ غیر مجسٹریٹ تفویض کنندہ کے تھا اور بیان ملزم کے روبرو نہین لیا گیا تھا۔ تجویز ہوا کہ دفعہ ۸۰ کا کوئی تعلق بیان مذکور کے قابل پذیرا ہونے کے سوال پر نہ تھا اور کہ خود وہ کاغذ بغرض ثبوت صداقت بیانات مندرجہ اس کے کہ متعلق نہ تھا (۴) قیاسات جو زیر دفعہ ہذا کئے جا سکتے ہین اوس اقبال کی صورت مین بھی متعلق ہین جو مجسٹریٹان ریاست ہائے دیسی نے قلمبند کئے ہون (۵) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۹ء پنجاب ریکارڈ فوجداری۔

ایک نالش مین جس مین کہ اپیلانٹ کی کامیابی اس کی طرف سے اس امر کے ثابت کرنے پر منحصر تھی کہ اسکی ماں کو اسکے پہلے شوہر (عیدا) نے طلاق دیا تھا اور بعد مین اس نے ایک اور شخص (غلام علی) کے ساتھ شادی کر لی تھی جس کی خدمت مین وہ کئی سال تک رہی تھی اور جس کی کہ جایداد کا دعوے اپیلانٹ نے بحیثیت اسکی دختر اور وارثہ کے کیا تھا رسپانڈنٹان نے ایک بیان داخل کیا تھا جو بعد پیدا ہونے اپیلانٹ کے اس کی ماں نے ایک فوجداری مقدمہ مین دیا تھا عنوان بیان مذکور یہ تھا "زوجہ عیدا قوم شیخ عمر ۴۰ سال بعد حلف دیئے جانے کے" اور اسمین گواہ مذکور نے یہ بیان کیا تھا کہ "مین عرصہ بارہ یا چودہ سال سے غلام علی کیساتھ رہتی ہون مین اس کے ساتھ اس کی زوجہ کے فوت ہونیکے وقت سے عرصہ دو سال قبل سے رہتی ہون" تجویز ہوا (بمنسوخی فیصلہ عدالت جوڈیشل کمشنر) کہ عنوان مذکور مین صرف تشریح گواہ کی کی گئی تھی اور وہ کوئی جزو اس شہادت کا نہ بناتا تھا جو کہ اس نے حلفی طور دی تھی۔ ممکن ہے کہ وہ غلط تشریح اسکی ہو اور اغلبًا ایسی ہی تھی اور اس کا بیان مذکور ضروری طور پر یا اغلبًا ایک اقبال زناکاری کا نہ تھا۔ اس لئے اگرچہ وہ

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۲۴ و ۲۲۷ و ۲۲۸ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۸۰ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۶۹ - (۴) نمبر ۹ سنہ ۱۹۱۰ء پنجاب ریکارڈ فوجداری (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۵۹۵ -

قابل پذیرائی بھی ہوتا ہم بیان مذکور کسی مواخذہ کا مستحق نہ تھا (۱)

قیاس بہ نسبت گزٹوں اور اخبارات اور خانگی ایکٹہائی پارلیمنٹ اور دوسری دستاویزات کے

دفعہ ۸۱- عدالت ہر ایسی دستاویز کو اصلی قیاس کر لیگی جس سے واضح ہوتا ہو کہ وہ لنڈن گزٹ یا گزٹ آف انڈیا یا کسی لوکل گورنمنٹ کا سرکاری گزٹ یا کسی ملک نوآباد یا تابع قلمرو مقبوضہ بادشاہ برطانیہ کا سرکاری گزٹ یا اخبار یا جرنل یا باہتمام مطبع ملکہ معظمہ کے چھاپے ہوئے خانگی ایکٹ پارلیمنٹ کی نقل ہی اور ہر ایسی دستاویز کا اصلی ہونا قیاس کریگی جس سے یہ واضح ہو کہ اُسکے کسی شخص کے پاس رکھے رہنے کی کسی قانون کے رو سے ہدایت ہی بشرطیکہ دستاویز مذکور در اصل نمونہ معینہ قانون کے بموجب تحریر پائی ہوا ور محافظت جائز سے لاکر پیش کیجائے۔

دیکھو دفعہ ۳۷ و ۹۰- ایکٹ ہذا۔

قیاس در خصوص ایسی دستاویز کے جو انگلینڈ میں بدون ثبوت مُہر یا دستخط کے مقبول ہوسکتی ہو

دفعہ ۸۲- جب ایسی دستاویز کسی عدالت میں پیش کیجائے جس سے واضح ہوتا ہو کہ وہ ایسی دستاویز ہے جو بموجب قانون نافذ الوقت ملک انگلستان یا آئرلینڈ کے کسی خاص امر کے ثبوت میں کسی عدالت انگلستان یا آئرلینڈ میں بدون ثبوت مہر یا اسٹامپ یا دستخط تصدیقی کے یا بدون ثبوت اس حیثیت منصبی صیغہ عدالت یا اور سررشتہ کے جو وہ شخص جسکے دستخط کا اُسپر ثبت ہونا اُس سے واضح ہوتا ہو اپنی طرف منسوب کرتا ہو وجہ ثبوت میں قابل منظوری ہے تو عدالت کو اس امر کا قیاس کرنا لازم ہوگا کہ وہ مُہر یا اسٹامپ یا دستخطی اصلی ہی اور دستخط کرنے والا دستخط کرتے وقت وہی حیثیت منصبی صیغہ عدالت یا اور سررشتہ میں رکھتا تھا جو وہ اپنی طرف منسوب کرتا ہی۔

اور وہ دستاویز اُسی غرض کے لئے قابل منظوری ہوگی جس کے لئے انگلستان یا آئرلینڈ میں قابل منظوری ہوتی۔

جس قسم کی دستاویزات کا ذکر دفعہ ہذا میں ہے وہ ہندوستان میں بہت کم پیش ہوتی ہیں اُن مقدمات کے لئے جن میں ایسی دستاویزات پیش ہوئی ہیں ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۴۶ و جلد ۲۲ صفحہ ۴۹۱ و جلد ۱۶ صفحہ ۷۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۴۹۲۔

ایسے نقشہجات ارضی یا عمارتی کی نسبت قیاس جو بحکم گورنمنٹ تیار ہوئے ہوں۔

دفعہ ۸۳- جن نقشہ جات ارضی یا عمارتی سے ظاہر ہوتا ہو کہ وہ بحکم گورنمنٹ بنائے گئے ہیں اُنکی نسبت عدالت

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۵۰۱۔

قیاس کرے گی کہ وہ ویسے حکم کے بموجب تیار ہوئے اور صحیح ہیں لیکن جو نقشجات اراضی یا عمارتی کسی خاص مقدمہ کی غرض سے بنائے جائیں اُن کی صحت کو ثابت کرنا پڑے گا ؛

قیاس مندرجہ دفعہ ہٰذا اس مقدمہ پر مبنی ہے کہ ہر ایک شئے درست طور پر کیگئی ہے۔ کیونکہ یہ قیاس کیا جاویگا کہ گورنمنٹ سرکاری اغراض کیلئے نقشجات میں عمارت کے بنانے کے لئے اون قابل عہدہ داران کو مقرر کرے گی جو اپنے کام مفوضہ کو بہت اچھی طرح سے کرینگے لیکن نقشجات جو کسی خاص غرض کیلئے بنائے گئے ہوں اونکے متعلق ایسا قیاس نہ کیا جاویگا بلکہ قیاس یہ ہوگا کہ وہ بعد پیدا ہونے نزاع کے بنائے گئے ہیں۔ چنانچہ جس صورت میں کہ ایک نقشہ جو ڈپٹی کلکٹر نے بغرض بندوبست اس اراضی کے بنایا ہو جو تبدیلی تہ دریا کی بناتی ہو ایک ایسا نقشہ نہیں ہے جو زیر دفعہ ۸۳۔ قابل پذیرائی شہادت ہو بلکہ اسکی درستی ثابت کیجانی چاہیئے (۱) ایک نالش دخل میں مدعی کیجانب سے شہادت میں فقط ایک نقشہ تھا کہ جسپر بطور نقشہ صحیح کے پیشروان حق مدعی اور مدعا علیہ دونوں کے دستخط تھے اور جس میں اراضیات متنازعہ بطور اراضیات پیشرو مدعی کے مندرج تھیں۔ تجویز ہوئی کہ شہادت مذکور مدعی کے حق میں ڈگری صادر کئے جانے کیواسطے کافی نہ تھی (۲) اُس قیاس میں جو حسب ایکٹ شہادت نسبت صحت اُس نقشہ کے کیا جاتا ہے جو حسب الحکم گورنمنٹ تیار ہوا ہو اس امر سے کسی طرح پر فرق نہیں آتا ہے کہ اُس نقشہ کے بعد ایک اور نقشہ پیمایش بحکم اُسی گورنمنٹ کے حسب الحکم بھوڈمال کے تیار ہوگیا ہے (۳)

جب کوئی نقشہ کسی عہدہ دار سرکاری نے اُس حالت میں مرتب کیا ہو کہ جب کوئی خاص محال اُسکے سپرد ہوا اور گورنمنٹ کے قبضہ میں وہ محال اُسوقت محض بطور ملکیت خاص کے ہو تو وہ نقشہ حسب منشا دفعہ ۸۳۔ ایکٹ شہادت ہند نمبر ۱ ؁ ۱۸۷۲ء کے ایسا نقشہ نہیں ہے کہ جس سے یہ پایا جاتا ہو کہ وہ بحکم گورنمنٹ تیار ہوا تھا کہ جسکی صحت قیاس کیجاتی ہے مگر ایسا نقشہ حسب دفعہ ۱۳۔ ایکٹ مذکور شہادت میں لیا جاسکتا ہے (۴)، دیکھو دفعہ ۳۵ و ۷۴۔ ایکٹ ہذا ؛

قیاس درخصوص مجموعہ قوانین اور فیصلجات کی رپورٹوں کے

دفعہ ۸۴۔ عدالت ہر ایسی کتاب کا اصلی ہونا قیاس کریگی جس سے واضح ہوتا ہو کہ وہ کسی ملک کی سرکار کے حکم سے چھاپی گئی یا مشتہر ہوئی ہو اور اس میں اُس ملک کے قوانین میں سے کوئی قانون مندرج ہیں۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۳۳۵ و ۳۳۸ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۱۲ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۲۲ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۸۷ و جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۴ ؛

……

……

اور بھی ہر ایسی کتاب کی اصلیت کو قیاس کرے گی جس سے واضح ہوتا ہو کہ اس میں اُس ملک کی عدالتوں کے فیصلجات کی رپورٹیں مندرج ہیں ❊

جب عدالت کو کسی ملک کے قانون کی بابت رائے قایم کرنی ہو تو قانون مذکور کا کوئی ایسا بیان جو کسی ایسی کتاب میں مندرج رہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ وہ حسب الحکم گورنمنٹ ملک مذکور کی چھپی یا مشتہر ہوئی ہے اور اس میں ایسا قانون مندرج ہے اور محکمات عدالت ملک مذکور کی تجویز کی کوئی رپورٹ جو ایسی کتاب میں مندرج ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ وہ ویسی تجویزات کی رپورٹ ہے۔ واقعہ متعلقہ ہے (۱)

قیاس درخصوص مختارنامجات کے **دفعہ ۸۵**۔ عدالت کو چاہیئے کہ جس کسی دستاویز سے یہہ واضح ہو کہ وہ مختار نامہ ہے اور روبرو اور بہ تصدیق کسی نوٹری پبلک یا عدالت یا صاحب جج یا صاحب مجسٹریٹ یا قنصل یا نائب قنصل سلطنت برطانیہ یا نائب مناب جناب ملکہ معظمہ یا گورنمنٹ ہند کے تکمیل پائی ہو اوسکی نسبت یہ قیاس کرے کہ وہ اسطرح پر تکمیل اور تصدیق پائی ہے

مختار نامہ ایک تحریر ہوتی ہے جس کے ذریعہ ایک شخص دوسرے شخص کو جو مختار کہلاتا ہے مقرر کرتا ہے اور اوسکو اختیار دیتا ہے کہ کوئی جایز فعل اوسکی طرف سے بجائے اوسکے کرے مثلاً لگان یا قرضہ وصول کرے۔ عدالت میں حاضر ہو یا درخواست کرے (۲) یا دفتر رجسٹری میں حاضر ہو۔ نسبت مختار نامجات تحریر کردہ بحق اُن اشخاص کے جنکو ان کے رو سے دستاویزات برائے رجسٹری پیش کرنے کا اختیار دیا گیا ہو ملاحظ ہوں دفعات ۳۲ و ۳۳ - ایکٹ رجسٹری نمبر ۱۶ شئہ ۱۹۰۸ء مختار نامہ عام یا خاص ہو سکتا ہے۔ نوعیت اس دستاویز کی یہ ہوتی ہے کہ اٹرنی (مختار) کو کامل اختیار تحریر کنندہ مختار نامہ کے واسطے کرنے اون افعال کے حاصل ہوں جنکا کیا جانا مقصود رکھا گیا ہے۔ مختار نامہ کے متعلق ملاحظہ ہو ایکٹ ۷ شئہ ۱۸۸۲ء جس میں اسبارہ میں احکام دیئے گئے ہوں۔ مختار نامہ کا رجسٹری ہونا بذات شہادت اوسکی تحریر کی نہیں ہے (۳) بخلاف ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۶ و ۱۸۰۔ ہندوستان میں کوئی نوٹری پبلک نہیں اور نہ اوسکے متعلق کوئی عام قانون ہے لیکن ملاحظہ ہو دفعہ ۱۳۸ - ایکٹ نمبر ۲۶ شئہ ۱۸۸۱ء۔ دفعہ ہذا حکمی ہے چنانچہ جس صورت میں کہ ایک دستاویز سے مراد اوسکا مختار نامہ ہونا ہو اور کہ وہ ایک نوٹری پبلک کے روبرو تحریر کیا جاکر تصدیق کیا گیا ہو تو تصدیق نوٹری پبلک کی مساوی بیان حلفی دربارہ شناخت

---

(۱) دفعہ ۳۸ - ایکٹ ہذا (۲) ملاحظہ ہو قاعدہ ۲ - آرڈر ۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ شئہ ۱۹۰۸ء (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۹۰۳ ❊

تحریر کنندہ دستاویز کے متصور کیجاویگی اور شناخت کے متعلق کسی اور بیان حلفی کی ضرورت نہ ہوگی (۱) برطبق درخواست بغرض عطائی چٹھیات اہتمام نسبت جایداد ایک شخص متوفی کے جسکی سکونت مستقل سکاٹلینڈ میں تھی اور جسکی جایداد کا ایک شخص مسمی بوری فرانسس برمرو وصی بحکم عدالت بحیثیت پدر مقرر ہوا تھا اور درخواست ایک شخص مسمی اینڈورجیمس کرنے بذریعہ ایک مختارنامہ کے جو برمرو نے عطا کیا تھا داخل کی مختارنامہ مذکور بطریق محکومہ دفعہ ۸۵ - ایکٹ شہادت تحریر و تصدیق نہیں ہوا تھا۔ تجویز ہوئی کہ درخواست نامنظور ہونی چاہیئے (۲) سائل کا مختارنامہ نوٹری پبلک کے روبرو تحریر نہ کیا گیا تھا لیکن نسبت تحریر کیئے جانے منجانب ہر ایک وصی کے تصدیق کرنے والے گواہوں میں سے ایک گواہ نے ایک اقرار صالح نوٹری پبلک کے سامنے بدیں مضمون کیا تھا کہ اس نے یکے ازاوصیار کی طرف سے مختارنامہ کو تحریر کیا جانا معائنہ کیا ہے اور کہ دیگر تصدیق کنندہ گواہان کے دستخط مناسب دستخط اُن اشخاص کے تھے جن کے وہ نام ہیں اور ہر ایک اقرار صالح پر دستخط اور مہر اور تصدیق نوٹری پبلک نے کی تھی۔ تجویز ہوا کہ مختارنامہ کافی طور پر ثابت کیا گیا تھا (۳) قیاس جو بروئے دفعہ ہذا پیدا ہو قابل تردید ہے (۴)

ملک غیر کی عدالتوں کے ریکارڈوں کی نقول مصدقہ کی نسبت قیاس۔

دفعہ ۸۶- عدالت قیاس کرسکتی ہے کہ وہ دستاویز اصلی اور صحیح ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ نقل مصدق کسی ایسے ملک کی عدالت کے ریکارڈ کی ہے جو ملکہ معظمہ کی قلمرو میں داخل نہیں ہے بشرطیکہ اوس دستاویز سے یہ واضح ہوتا ہو کہ اس طریقے پر مصدق ہوئی ہے کہ جو طریقہ حسب بیان تصدیقی کسی نائب مناسب جناب ملکہ معظمہ یا گورنمنٹ ہند "مقیم یا[۱] متعلق" ملک مذکور کے وہاں کاغذات دفتر عدالت کی نقول کی تصدیق کے لئے عموماً مرعی ہے۔

"جو عہدہ[۲] دار کسی ایسی ریاست یا مقام کے متعلق جو جناب ملکہ معظمہ کی قلمرو میں داخل نہ ہو پولیٹیکل ایجنٹ وہاں کا ہو جیسا کہ ایکٹ عبارات عامہ مصدرہ سنہ ۱۸۹۷ء کی دفعہ ۳ ضمن (۴۰) میں مصرح ہے وہ واسطے اغراض دفعہ ہذا کے اُس ملک میں یا اُس ملک کے لئے جو اس ریاست یا مقام میں داخل ہو گورنمنٹ ہند کا نائب مناسب سمجھا جائیگا"۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۶۲۵ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۷۷۶ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۴۹۲ (۴) ملاحظہ ہو دفعہ ۴ - ایکٹ ہذا۔

[۱] یہ "الفاظ بجائے اصل الفاظ کے بذریعہ ایکٹ نمبر ۳ مصدرہ سنہ ۱۸۹۱ء کے دفعہ ۸ کے قایم کئے گئے۔

[۲] یہ "الفاظ بجائے اصل الفاظ کے بذریعہ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۸۹۹ء کی دفعہ ۴ کے قایم کئے گئے۔

بروے دفعہ ہذا یہ حکم کیا گیا ہے کہ اگر ایک نقل کسی جوڈیشل ریکارڈ ملک غیر کی جسکا کسی ایک طریق بیان کردہ میں مصدق ہونا پایا جاوے پیش کیجاوے تو عدالت اوسکے اصلی اور صحیح ہونے کا قیاس کرسکتی ہی لہذا جوڈیشل کارروائیات بریاست غیر کی مسل اصلی اور درست مقرر کیجانی چاہیئے اگر اوسکی تصدیق جیساکہ دفعہ ہذا میں حکم کیا گیا ہے کیگئی ہو (۱) لیکن پریوی کونسل نے یہ بھی قرار دیا ہی کہ گو ایسا ہو تاہم دفعہ ہذا کے روسے اور ثبوت خارج نہیں رکھا گیا (۲) جوڈیشل ریکارڈ ملک غیر کا بروئے احکام دفعہ ۷۸، (۶) ایکٹ ہذا ثابت کیا جا سکتا ہے۔

نسبت ترمیم دفعہ ہذا کے ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۴۶۔

قیاس درخصوص کتابوں اور نقشجات بری بحری کے

دفعہ ۸۷۔ عدالت قیاس کرسکتی ہی کہ ہر کتاب جسکی طرف وہ واسطے دریافت ہو متعلقہ غرض سرکاری یا غرض عام کے رجوع کرے اور ہر بری یا بحری نقشہ مشتہر جس کے بیانات واقعات موثر ہیں اور جو معائنہ عدالت کے واسطے پیش کیا جائے اس شخص کا اور اس زمان اور مکام کا لکھا اور مشتہر کیا ہوا ہے جو اس سے واضح ہوتا ہے۔

بائی لاز جو حسب ضابطہ طور پر میونسپل بورڈ نے جاری کیا ہو اسکی نسبت قیاس پیدا ہوتا ہی کہ وہ ضابطہ کو ملحوظ رکھکر جاری کیا گیا ہی اور خلاف قانون نہیں۔ اس کے جواز کی نسبت، عذر کرنا ملزم کا فرض ہے یا اس عدالت کا جو اختیارات نگرانی استعمال کررہی ہو (۳) دیکھو دفعہ ۳۰۶ و ۳۰۸۔ ایکٹ ہذا۔ نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۲۴۱۔ زیر دفعہ ۸۷۔ ایکٹ ہذا۔

قیاس درخصوص پیام ہائے تار برقی کے

دفعہ ۸۸۔ عدالت قیاس کرسکتی ہی کہ جو پیام کسی دفتر خانہ تار برقی سے کسی ایسے شخص کے پاس بھیجا گیا ہو جس کے نام اس پیام کو بھیجا جانا واضح ہوتا ہو وہ مطابق اسی پیام کے ہی جو روانگی کے لئے اس دفتر خانہ میں حوالہ کیا گیا تھا جہاں سے اس کا مرسل ہونا اس سے واضح ہوتا ہو مگر عدالت اس آدمی کی شخصیت کو قیاس نہ کرے گی جس نے پیام مذکور بغرض روانگی حوالہ کیا تھا۔

اگر پیام تار برقی بھیجا گیا ہو یعنے دفتر سے اوس شخص کو حوالے کیا گیا ہو جس شخص کے نام اوس پیام کا بھیجا جانا چاہا جاتا ہو تو عدالت قیاس متذکرہ دفعہ ہذا کر سکتی ہے۔ لہذا خود بخود دفعہ ہذا میں بدرجہ اول کوئی قیاس حوالگی کا نہیں کیا جاتا بلکہ بخلاف ازین یہ فرض کرلیا جاتا ہی کہ حوالگی مذکور عمل میں آچکی ہی۔ لیکن پوسٹ آفس (ڈاکخانہ

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۹۳۹ (۲) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۴۲۹ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۴۹۳۔

کی صورت میں یہ قیاس کیا جاتا ہی کہ ایک چٹھی جسکا پتہ درست طور پر لکھا جا کر ڈاک میں ڈالی گئی ہو بطریق مناسب حوالہ کیجاویگی (۱) اب یہ قیاس اون پیام ہائے تار برقی سے بھی متعلق ہوگا جو بذریعہ ڈاک خانہ دیجاتی ہیں (۲) لیکن فرستندہ کے متعلق کوئی قیاس نہ کیا جاویگا کیونکہ اس بات کی کوئی ذمہ واری نہیں ہو سکتی کہ وہ شخص جس کا نام تار میں بطور اوسکے فرستندہ کے درج کیا گیا ہی واقعی اوسکا بھیجنے والا ہے (۳) نسبت ثبوت مضامین پیامہائے تار کے ملاحظہ ہو دفعہ ۹۱۔ ایکٹ ہذا ؛

ایسی دستاویزات کی تکمیل باضابطہ وغیرہ کی بابت قیاس جو پیش نہ کیگئی ہوں۔

دفعہ ۸۹۔ عدالت یہ قیاس کرے گی کہ ہر دستاویز جسکی طلبی ہوئی اور جو طلبی کی اطلاع کے بعد پیش نہ کیگئی ہو وہ مصدق اور اسٹامپ کیا ہوا اور تکمیل یافتہ بطریقہ مطلوبہ قانون ہے ؛

قیاس کر لینا لازم ہے دیکھو دفعہ ۴۔ اس دفعہ کو ہمراہ دفعہ ۶۶ و ۱۶۴۔ ایکٹ ہذا کے پڑھنا چاہیے اور نیز دیکھو تمثیل (ز) دفعہ ۱۱۴۔ ایکٹ ہذا ؛

تیس برس کی پرانی دستاویزات کی بابت قیاس

دفعہ ۹۰۔ جب کوئی دستاویز جس سے ظاہر ہوتا ہو یا جسکی نسبت ثابت ہو کہ وہ تیس برس کی ہی ایسی محافظت سے لیکر جسکو عدالت اس خاص مقدمہ میں واجبی تصور کرے پیش کیجائے تو عدالت یہ قیاس کر سکتی ہی کہ دستخط اور ہر دوسرا جزو دستاویز مذکور کا جو ظاہراً کسی خاص شخص کا خط معلوم ہوتا ہو اوسی شخص خاص کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہی اور دستاویز مکمل اور مصدق کیصورت میں یہ کہ جن اشخاص کی تکمیل یا مصدق کی ہوئی بظاہر معلوم ہوتی ہو انہیں شخص خاص کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہی۔ اور دستاویز مکمل اور مصدق کیصورت میں یہ کہ جن اشخاص کی تکمیل یا مصدق کی ہوئی بظا معلوم ہوتی ہو انہیں اشخاص نے حسب ضابطہ اوسکی تکمیل اور تصدیق کی تھی ؛

تشریح۔ دستاویزات کا اسوقت واجبی حفاظت میں ہونا کہا جائیگا کہ جب وہ اُس جگہ او اُس شخص کی حفاظت میں ہوں جہاں اور جسکے پاس اُن کا حسب دستور رہنا چاہیے۔ لیکن کوئی محافظت در صورت ثابت کئے جانے اسبات کے غیر واجبی متصور نہ ہوگی کہ وہ بنائے جایز پر مبنی تھی یا یہ کہ اُس خاص مقدمہ کے حالات سے ویسی بنائے جایز کا ظن غالب پیدا ہوتا ہی۔ یہ تشریح دفعہ ۸۱ سے بھی متعلق ہے۔

---

(۱) لا رپورٹ ایکسچکر جلد ۶ صفحہ ۱۲۲ مندرجہ قانون شہادت سید امیر علی صاحب (۲) قانون شہادت راسکو صاحب صفحہ ۳۴۳ (۳) شرح قانون شہادت سید امیر علی صاحب ؛

تمثیلات

(الف) زید زمانہ دراز سے ایک زمینداری پر قابض ہو اور وہ بعلاقہ اس زمین کے چند دستاویزات جن سے اس کی حقیت ظاہر ہوتی ہے اپنی محافظت سے پیش کرتا ہے تو یہ محافظت واجبی ہے۔

(ب) زید بعلاقہ اس زمینداری کے جس کا وہ مرتہن ہو چند دستاویزات پیش کرتا ہے اور راہن اس پر دخیلکار ہے تو یہ محافظت واجبی ہے۔

(ج) زید عمرو کا قرابتدار اراضیات مقبوضہ عمرو کے متعلق دستاویزات جو عمرو نے اسکے پاس واسطے حراست محفوظ کے امانت رکھی تھیں پیش کرتا ہو تو یہ محافظت واجبی ہو۔

دفعہ ہذا میں دستاویز کے متعلق یا غیر متعلق ہونیکے بارہ میں کوئی ذکر نہیں ہے اس میں صرف اوسقدر اعتبار کے متعلق کارروائی لکیگئی ہو جو خاص دستاویزات کو دیا جانا چاہیئے جنکا زمانہ اور حراست اُن کے اصلی ہونے کا قیاس پیدا کرتے ہیں۔ عام طور پر ایسی دستاویزات کے ثابت کرنے کی ضرورت سے سبکدوشی حاصل ہوتی ہے (۱) کیونکہ دستاویزات تیس سالہ کی بابت بیان کیا جاتا ہو کہ وہ اپنے آپ کو ثابت کرتی ہیں یعنے اونکی تکمیل یا مصدق بگواہی ہونیکے ثابت کرنیکے لئے کسی گواہ کے طلب کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی الّا اوس صورت میں کہ عدالت ایسا کرنے کا حکم دے (۲)

اطلاق اس قاعدہ کا جو دفعہ ہذا میں نسبت ثبوت ان دستاویزات کے قرار دیا گیا ہو جو تیس برس سے زیادہ کی ہیں باحتیاط جانچنے کے لایق ہو کیونکہ اولاً اوسکی تاثیر یہ ہو کہ اُن اشخاص کو فایدہ پہنچے جنکو بروئے حق اصل متعاقدین دستاویزات سے تعلق ہو اور جن کے قبضہ سے دستاویزات مذکور پیش ہوئی ہیں اور دوسری دستاویزات ثابت نہیں کیجاتی ہیں بلکہ انکی نسبت صرف یہ قیاس کرلیا جاتا ہو کہ وہ جزو واقعات زمان گذشتہ ہیں باینہمہ چونکہ جعل و فریب اگر کل پر لحاظ کیا جاوے نادر الوقوع ہیں اور چونکہ دستاویز جعلی ہیں اور عموماً کسی اختلاف زمانہ یا دیگر ناموافقت سے شہادت اندرونی انکی اصل نوعیت کی ملجاویگی۔ لہذا خطرہ مقبول کرنے ان دستاویزات کا اس سے کم ہو کہ جتنا خیال کیا جاتا ہو جسقدر کثرت فریب اور جعل کی ہو اوسی قدر احتیاط اور ہوشیاری اس قاعدہ کے متعلق کرنے میں ضرور ہو کیونکہ ایک غیر محتاط شخص کے لئے جو بیجا طور پر قابض جایداد ہو اور اوسکی نسبت اپنا حق ظاہر کرنا چاہتا ہو۔ اس سے زیادہ اور کوئی بات آسان نہیں ہو سکتی کہ دستاویز جعلی تیس برس سے زیادہ کی اپنے نام کی بناوے اور پھر اوسکو خود عدالت میں پیش کرے اور یہ کہدے کہ چونکہ میں

---

(۱) شرح قانون شہادت سید امیر علی صاحب (۲) قانون شہادت نارٹن صاحب صفحہ ۲۶۶

قابض ہوں لہذا لابدی ہو کہ میں محافظ جایز دستاویز کا ہوں بطور پر ضرورت ثبوت تحریر دستاویز سے اپنے آپ کو بچاوے۔ ہر عدالت کو اس قاعدہ کے اس ملک میں متعلق کرنے میں نہایت محتاط ہونا چاہیئے (۱) ہندوستان میں جہاں اگر مقابلتہً کہا جاوے تو جعلسازی اور فریب اکثر وقوع میں آتے ہیں اس بارہ میں نہایت واقعی اور بڑا خطرہ ہوتا ہے کہ ایسی دستاویزات کو جو اپنے مضمون سے قدیمی پائی جائیں محض اسوجہ سے ثابت شدہ قرار دیا جائے کہ وہ ۳۰ سال سے زیادہ پرانی بیان کیجاتی ہیں اور حفاظت مناسب سے نکلی ہیں۔ اور اگرچہ عدالتوں کو یہ اختیار دیا گیا ہو کہ قیاس کرنے کا قاعدہ مندرجہ دفعہ ۹۰ اختیار کریں مگر ان پر تمام صورتوں میں ایسا کرنا واجب نہیں ہو اور ضرور ہو کہ قاعدہ مذکور کو نہایت احتیاط سے متعلق کریں اور اگر کسی خاص مقدمہ کے حالات اسبات کے مقتضی ہوں تو اُن کو اختیار ہے کہ کسی دستاویز کا ثبوت طلب کریں یا بعدم موجودگی ثبوت اسکو بطور ثابت شدہ منظور کرنیسے انکار کریں بلالحاظ اسکی مبینہ قدامت یا اس حفاظت کے جہاں سے وہ پیش ہوئی (۲)

دفعہ ہذا میں اُن دستاویزات کے اصلی ہونے کا قیاس کیا گیا ہو جو ۳۰ سال کی ہوں اگر وہ مناسب حفاظت میں سے پیش کیگئی ہوں جسکی ابتدا جایز ہو یا جسکی ابتدا کے جایز ہونے کا امر بلحاظ واقعات مقدمہ کے اغلب ہو۔ یہ ضروری نہیں ہو کہ دستاویزات بہترین اور نہایت مناسب مقام حفاظت میں پائی جائیں۔ دفعہ ہذا کے واسطے صرف قابل اطمینان ابتدائی حفاظت پر اصرار کیا گیا ہو نہ اس کے تسلسل کی تاریخ پر (۳) چنانچہ جس صورت میں کہ ایک شخص جس نے دستاویز کا قبضہ حاصل کیا تھا جسکا کہ اوسکے قبضہ میں آنا طبعی امر تھا بعد اسکے کہ اوسکا حق قبضہ مسدود ہوگیا اور اوسکو باز حوالہ کرنے میں قاصر رہا اور دستاویز مذکور اوسکی حراست سے پیش کیگئی تو قرار دیا گیا کہ اوسکے ایسا کرنے میں ناکامیاب رہنے سے حسب مراد دفعہ ۹۰ ایکٹ شہادت غیر واجب نہیں ہوگئی (۴)

کوئی دستاویز جو تیس سال سے زیادہ کی ہو صرف اسوجہ سے اسکی صحت کی نسبت قیاس قانونی نہیں ہو سکتا کہ وہ کسی ایسی عدالت کی مثلوں سے نکلی ہے جس میں وہ سابق پیش کیگئی تھی۔ یہ ضرور ثابت کرنا چاہیئے کہ دستاویز مذکور بغرض تصفیہ ایسے امر کے داخل کیگئی تھی کہ جسکی سماعت وہ عدالت کر سکتی تھی اور جسکی سماعت عدالت موصوف نے کی تھی (۵) قبل اس کے کہ ایسی دستاویز بطور ثبوت حق کے قبول

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۳۹ و ۵۴۱ و ۵۴۲ و ۵۴۷ جلد ۹ صفحہ ۲۰۹ (۲) نمبر ۴۲ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ۔ بحوالہ نمبر ۵۰ ۱۸۸۵ء و ۴۷ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۳۹ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۴۸۳ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۵۲۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۱۱ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۷ صفحہ ۲۵۲ رائے باٹی صاحب جسٹس (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۱۱۵ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۱۸۔

کیجائے۔ عدالت کو پہلے اطمینان کرلینا چاہیئے کہ جس شخص کے دستخط اس دستاویز پر بتلائے جاتے ہیں وہ اسوقت مستحق ایسی دستاویز کے لکھنے کا تھا (۱) کسی دستاویز پر قدیم تاریخ لکھا ہونا ایسی صورت میں جبکہ کوئی شہادت اسکے قدیم ہونیکی نہ ہو کافی ثبوت اسکی صحت کا نہیں (۲) کسی دستاویز کے قدیم ہونیسے خواہ مخواہ یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ حراست مناسب میں رہی ہو (۳) کسی تمسک کا ان لوگوں کے قبضہ میں رہنا جنکو اسکے قبضہ کا حق ہی حراست مناسب ہے (۴) شہادت منقولی بابت مضامین مندرجہ ایسی دستاویز کے جسکی تکمیل ہوئی ضرور ہو اور جسکی نسبت یہ ثابت کیا جاسکے کہ وہ اخیر مرتبہ حراست واجبی میں تھی اور تلف ہوگئی ہے اور تیس برس سے زیادہ کی ہو حسب دفعہ ۶۵ ضمن (ج) و دفعہ ۹۰۔ ایکٹ شہادت بلا ثبوت تکمیل اصل دستاویز کے مقبول ہوسکتی ہے (۵) ایک نالش حصول قبضہ اراضی میں مدعا علیہ نے ایک دستاویز پر انحصار کیا جو عدالت منصف میں بتائید اسکے دعوی کے پیش کیگئی تھی مطابق شہادت کے یہ دستاویز بحوالہ ایک پہلی دستاویز کے تیار کیگئی تھی۔ وہ پہلی دستاویز پیش نہ کیگئی گو مسلمہ طور پر موجود تھی اور نہ یہ ثابت کیا گیا تھا کہ وہ پیش نہ کیجاسکتی تھی۔ منصف نے ڈگری بحق مدعی صادر کی بر طبق اپیل کے ایک نقل پہلی دستاویز کی پیش اور داخل کیگئی۔ تجویز ہوئی کہ گو دستاویز مذکور بطور تائید شہادت کے قابل پذیرائی تھی تاہم ایک دستاویز کے مضامین کی تائیدی شہادت تھی۔ اس امر کے متعلق کوئی شہادت موجود نہ تھی کہ وہ دستاویز جسکے کہ مضامین کی شہادت دستاویز پیش کردہ تھی دراصل ۱۸۶۲ء میں مابین فریقین نامزدکردہ کے تحریر کیگئی تھی اور چونکہ دستاویز مذکور ایک نقل تھی نہ کہ اصل اس لیئے وہ قیاس جو زیر دفعہ ۹۰ بصورت پیش کئے جانے ایک دستاویز زاید از سی سالہ کے کیا جاسکتا ہے نہ کیا جانا چاہیئے (۶)

یہہ امر عدالت کے اختیار تمیزی میں ہے کہ آیا اسکو ایک دستاویز کے حق میں قیاس کرنا چاہیئے جسکی بابت کہ دفعہ ۹۰ میں حکم ہے مگر اختیار تمیزی مذکور کا استعمال سرسری طور پر نہ کیا جانا چاہیئے۔ بلکہ وہ ایسے اصول ہائے کے تابع ہونا چاہیئے جو مطابق قانون اور انصاف کے ہوں۔ اور درصورتیکہ ایک جانب قیاس مذکور کے متعلق کرنے میں نہایت احتیاط ضروری ہے تو دوسری جانب بخلاف اسکے یہ امر صریح ہے کہ نہایت سخت بے انصافی وقوع میں آئیگی اگر ایک پورانی دستاویز جو مناسب حفاظت میں سے پیش ہو عدالت سے تلون مزاجی سے یا ناکافی وجوہات پر مسترد کیجائے۔ جب ایک دستاویز کے اصل ہونیکے متعلق بحث ہو

---

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۰۹ و جلد ۳ صفحہ ۵۵۱ و ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۱۳۱ دیوانی (۲) ویکلی رپورٹر دیوانی جلد ۱ صفحہ ۳۱ (۳) بنگال لاء رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۷۵۸ (۴) بنگال لاء رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۸۰۶ و جلد ۸ صفحہ ۲۴ و ۲۹۹ (۵) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۰۶ (۶) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۶۶۳

جو پرانی دستاویز بیان کیگئی ہو تو بعض اوقات یہ خیال کیا جاتا ہے کہ کوئی قیاس بحق اسکے اعتراض کیجانے پر زائل ہو جاتا ہے۔ مگر ایسا کرنا گویا فریق پیش کنندہ دستاویز مذکور کے استفادہ سے عین انہی واقعات کی موجودگی میں محروم کرنا ہے جنپر کہ اسے بتائید اسکے انحصار کرنا چاہیئے۔ قیاس مذکور بجائے اس شہادت کے ہوتا ہے جو بصورت جدید دستاویز کے حسب ضابطہ تحریر کو ثابت کرنیکے واسطے دیا جانا ضروری ہو۔ اور اسکی تردید بھی اسی طریق پر کیجانی چاہیئے جسطرح کہ جدید دستاویز کیصورت میں بلاواسطہ شہادت متعلق بہ تحریر کی تردید کیجانی ضروری ہوتی ہے (۱)

وہ قیاس جسکی اجازت دفعہ ۹۰ میں دیگئی ہے اسصورت سے متعلق کیا جا سکتا ہے جہانکہ وہ ابتدائی دستاویز جسکے کہ ثابت کرنیکی استدعا کیگئی ہو تلف ہوگئی ہو اور صرف شہادت درجہ دوم اسکے مضامین کی بصورت ایک مصدقہ نقل کی مہیا ہو سکتی ہو (۲) معلوم ہوا کہ نقل کی تصدیق بذریعہ ایک سارٹیفکٹ کے کیگئی تھی جسپر قاضی کی مہر تھی اور وہ اس غرض سے ثبت کیگئی تھی کہ گویا رہننامہ متنازعہ کی نقل صحیح مطابق اصل کے ہے اور خود اُس نقل پر بھی اُس قاضی کی مُہر ثبت تھی اور بعض گواہان حاشیہ مصرحہ نے تصدیق کیا ہوا تھا۔ سارٹیفکٹ اور مہر متنبہ ایسی دستاویزیں تھیں جو تحویل جایز سے پیش کیگئی تھیں۔ پس زیر دفعہ ہذا گمان غالب ہو سکتا تھا کہ سارٹیفکٹ مذکور اُسی قاضی کی تھا جس نے اصل دستاویز کی تصدیق کی تھی (۳) وارث پمر حسب دفعہ ہذا شہادت میں قابل منظوری ہے اسوجہ سے کہ تیس برس سے زیادہ کا پایا جاتا ہے اور ایسے قبضہ سے پیش کیا گیا ہے جو حسب حالات مقدمہ قبضہ جایز تھا کیونکہ قبضہ گماشتہ کا قانوناً اسکے مالک کا تھا (۴)

باوجودیکہ ایک دستاویز ۳۰ سال سے پرانی تھی اور جایز حفاظت سے برآمد ہوئی تھی۔ مگر عدالتہائے ماتحت نے اس بنا پر کہ مقدمہ اور شہادت دونو میں بعض ایسے حالات موجود تھے کہ ان سے دستاویز کے اصلی ہونیکے نسبت بہت شکوک پیدا ہوتے تھے۔ اپنے اختیارات زیر دفعہ ۹۰ کا استعمال اسطرح کیا کہ دستاویز کے بغیر ثبوت با ضابطہ داخل شہادت کرنیکی اجازت نہ دی۔ اور جب ایسا ثبوت نہ بہم پہنچایا گیا تو دستاویز کو شہادت میں نامنظور کیا۔ جوڈیشل کمیٹی پریوی کونسل نے یہ خیال کر کے کہ عدالتہائے ماتحت نے اپنے اختیارات کا استعمال بالکل صحیح طور پر کیا ہے دست اندازی کرنیسے انکار کیا (۵)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۴۴، بحوالہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۴۸۵ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۴۲۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۸۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۳۹ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۴۶۹ (۳) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۴۹ سنہ ۱۸۹۳ء (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۸۹ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۵۸۶ و مقدمات اودھ جلد ۷ صفحہ ۲۹۰۔

فصل (۶)

شہادت تحریری کے ذریعہ سی شہادت تقریری کے خارج ہونیکے بیان میں

باب ہذا میں واضح طور پر یہہ بیان کیا گیا ہے کہ کن کن صورتوں میں بحالت موجودگی شہادت دستاویزی کے شہادت لسانی نسبت اسی مضمون کے داخل نہ ہوگی۔ اور کہ باوجود موجودگی دستاویز کے زبانی شہادت کن کن صورتوں میں داخل ہوسکیگی؛

شہادت بہ نسبت اُن شرائط معاہدات وعطیات و دیگر انتقالات جایداد کے جو بصورت دستاویز قید تحریر میں آئیں۔

دفعہ ۹۱۔ جب کسی معاہدہ یا عطیہ یا اور کسی اور قسم کے انتقال جایداد کے شرایط بصورت دستاویز قید تحریر میں آئیں تو اس صورت میں اور جملہ اُن صورتوں میں کہ جب کسی معاملہ کا قانوناً بصورت دستاویز قید تحریر میں آنا ضرور ہو کوئی شہادت[۵۱] بہ اثبات شرایط اُس معاملہ یا عطیہ اور قسم کے انتقال جایداد کے یا باثبات معاملہ مذکور کے قابل سماعت نہیں ہوگی۔ اِلاّ خود وہ دستاویز یا احکام مندرجۂ مافوق کے بموجب شہادت نقلی کے منظور ہونے کی تقدیر میں دستاویز مذکور کے مضامین کی شہادت نقلی۔

استثناء اوّل۔ جب قانون کے رو سے کسی سرکاری عہدہ دار کا بذریعہ تحریر مقرر ہونا ضرور ہو۔ اور یہ دیکھا جائے کہ فلاں شخص بحیثیت عہدہ دار مذکور کارگذار رہا ہے تو اس تحریر کا ثابت کرنا ضرور نہیں جسکے ذریعہ سے وہ مقرر ہوا تھا۔

استثناء دوم۔ وصیت نامہ جات جنکی نسبت[۵۲] برٹش انڈیا میں پروبیٹ ملے ہوں یا بذریعہ پروبیٹ کے ثابت ہوسکتے ہیں۔

تشریح ۱۔ دفعہ ہذا علے التساوی اُن صورتوں سے متعلق ہے جن میں معاہدہ عطیہ یا انتقال جایداد مذکورہ بالا ایک ہی دستاویز میں مندرج ہو۔ اور اُن صورتوں سے جن میں امر مذکور ایک سے زیادہ دستاویزات میں مندرج ہو۔

---

[۵۱] شہادت بہر حال لی جاسکتی ہے جبکہ کسی عدالت فوجداری کو معلوم ہو جائے کہ اقرار یا کوئی اور بیان کسی ملزم کا طریقہ مطلوبہ قانون کے بموجب قلمبند نہیں کیا گیا۔ ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۵۳۳ دیکھو؛

[۵۲] یہ الفاظ اصل الفاظ کی جگہ بذریعہ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ء کی دفعہ ۷ کے داخل کئے گئے ہیں؛

ملاحظہ ہوں تمثیلات (الف) و (ب) نسبت نوٹ ہائے (یادداشت ہائے) خرید و فروخت مندرجہ کتب دلالوں کے

ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۱۲۴ و ۱۲۹ و ۱۳۰ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۷۳، ۱۷۹ و ۱۸۶ و ۱۹۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۰۲ و ۱۰۹ و ۱۱۰ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۵۴ و ۵۵، ۸۵۔

تشریح ۲۔ جب ایک سے زیادہ اصل دستاویزات ہوں تو صرف ایک اصلی دستاویز کا ثابت کرنا ضرور ہوگا۔

ملاحظہ ہو تمثیل (ج) و تشریحات ۱ و ۲ دفعہ ۹۲۔ ایکٹ ہذا۔

تشریح ۳۔ جب کسی دستاویز میں بیان کسی واقعہ غیر واقعات متذکرہ دفعہ ہذا کا ہو تو بیان مذکور اسی واقعہ کی شہادت تقریری کی سماعت کا مانع نہیں ہوگا۔

ملاحظہ ہوں تمثیلات (د) و (ہ)

تمثیلات

(الف) اگر معاہدہ کئی چٹھیوں میں مندرج ہو تو چاہیئے کہ تمام چٹھیاں جن میں وہ مندرج ہے ثابت کی جائیں۔

(ب) اگر معاہدہ کسی بل آف ایکسچینج میں مندرج ہو تو اُس بل آف ایکسچینج کا ثابت کرنا ضرور ہوگا۔

تمثیل ہذا مدعی کو بصورتیکہ ہائے غیر اسٹامپ شدہ دستاویزات کے نالش بر بنائے بدل میں جہاںکہ بلاواسطہ دستاویزات کے اقبال قرضہ کا موجود ہو اپنے اصل بدل پر عود کرنے کی مانع نہیں ہے (۱)

(ج) اگر بل آف ایکسچینج کے تین پرت ہوں تو صرف ایک ہی پرت کو ثابت کرنا پڑیگا۔

(د) زید نے بذریعہ تحریر کے واسطے حوالگی نیل کے مشروط بچند شرائط عمرو کے ساتھ معاہدہ کیا اور اُس معاہدہ میں یہ مندرج ہوا کہ عمرو نے زید کو قیمت اوس دوسرے نیل کی ادا کر دی ہے جسکی بابت زبانی معاہدہ کسی اور وقت ہوا تھا۔

زبانی شہادت اس امر کی پیش کیگئی کہ اوس دوسرے نیل کی قیمت نہیں ادا ہوئی ہے تو یہ شہادت قابل منظوری ہے۔

(ہ) زید نے عمرو کو رسید اوس روپیہ کی حوالہ کی جو کہ عمرو نے دیا ہے۔

شہادت تقریری اُس روپیہ کے ادا ہونے کی پیش کیگئی۔

تو یہ شہادت قابل منظوری ہے ؂

---

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۶۰ و ۳۶۴ ؂

قانون شہادت کا یہ اصلی قاعدہ ہو کہ" جہانکہ دستاویزات تحریری موجود ہوں تو وہاں وہی بوجہ ہونے بہترین شہادت اپنے مضامین کے پیش کیجائینگی۔ اور اس سے انحراف کرنا سخت خطرناک ہو(۱)" صورتہائے مندرجہ دفعہ ہذا میں خود تحریر (یا شہادت منقولی اوسکے مضامین کی) صرف بہترین شہادت ہی نہیں ہو بلکہ معاملہ مندرجہ کی نسبت صرف وہی قابل ادخال شہادت ہو(۲) عام قاعدہ مندرجہ دفعہ ہذا تابع مستثنات مندرجہ دفعات ۵ ۹۵ و ۹۷۔ ایکٹ ہذا کے ہو(۳) دفعہ ہذا میں الفاظ "احکام مندرجہ سبق" سے مراد دفعہ ۶۵ ایکٹ ہذا ہے دفعہ ہذا ان مقدمات سے متعلق ہو جن میں معاہدہ فریقین کے منشا سے ضبط تحریر میں لایا گیا ہو(۴) اور نیز اون مقدمات سے جن میں کسی معاملہ کا قانوناً ضبط تحریر میں لایا جانا ضروری ہو۔

ٹیلر صاحب نے مفصلہ ذیل تین قسمیں بیان کی ہیں جن میں خود دستاویز قابل ادخال ہوگی اور شہادت زبانی قابل ادخال نہ ہوگی:۔ قسم اول میں جملہ تحریرات علاوہ اونکے جو اقسام دوم و سوم میں داخل ہیں داخل ہونگی جو کہ امر تنقیح کے لئے اہم ہوں اور جنکے وجود اور مضامین کے متعلق نزاع ہو(۵) اس قسم کی دستاویزات کی بابت دفعہ ۶۴ میں حکم کیا گیا ہو جو مقتضی اس امر کی ہو کہ دستاویزات کو بذریعہ شہادت اصلی کے ثابت کرنا چاہیئے سوائے اون صورتہائے کے جنکا ذکر بعد میں کیا گیا ہو۔ دوم اور سوم اقسام کے متعلق دفعہ ہذا میں حکم کیا گیا ہے۔ قسم دوم میں وہ دستاویزات داخل ہیں جنکو خود فریقین ضبط تحریر میں لائے ہوں۔ اور قسم سوم میں وہ دستاویزات داخل ہیں جنکا قانوناً ضبط تحریر میں لانا جانا ضروری ہو۔ نسبت اُن صورتوں کے جن میں شہادت درجہ دوم دیجا سکتی ہو ملاحظہ ہوں دفعات ۶۵ و ۶۶۔ ایکٹ ہذا (۶)

اول جبکہ فریقین نے شرایط معاہدہ یا عطیہ یا انتقال جایداد کی دستاویز میں مندرج کی ہوں۔ جبکہ فریقین معاہدہ نے خود اپنی مرضی سے باہم یہ ٹھہرالیا کہ شہادت اوس معاملہ کی جو باہم اُنکے طے ہوا ہو تحریر ہو تو پھر علاوہ اُس شہادت کے اور شہادت پیش نہ ہونی چاہیئے اور ہر ایک کارروائی دیوانی و فوجداری میں جب کسی گواہ کی شہادت ہوتی ہو تو اوس سے پوچھا جا سکتا ہے کہ کوئی معاہدہ یا عطیہ یا اور انتقال جایداد جسکی بابت وہ ادائے شہادت کرتا ہے کسی دستاویز میں مندرج ہے یا نہیں (دیکھو دفعہ ۱۴۴۔ ایکٹ ہذا)۔ بروئے قانون انگلستان نالش بربنائے معاہدہ تحریری میں زبانی شہادت بغرض اظہار اس امر کے قابل پذیرائی ہے کہ اوس فریق نے جو بربنائے معاہدہ ذمہ وار ہے اپنی طرف سے اور بطور ایجنٹ اپنے شرکا کے معاہدہ کیا تھا۔ شرکاء مذکور کے نام بربنائے معاہدہ مذکور نالش کیجا سکتی ہو گو کہ معاہدہ مذکور میں اُن کا کوئی ذکر تک نہ کیا گیا ہو۔ ہندوستان میں بھی یہی قانون ہو کیونکہ دفعہ ہذا میں کوئی امر باظہار اس امر کے موجود نہیں ہو کہ واضعان قانون نے اس مسلمہ

---

(۱) لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۸ صفحہ ۱۵۹ (۲) قانون شہادت سید امیر علی صاحب (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۳۹۷ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۵۱ و ۳۵۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۱۷۷ (۵) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۳۹۸ (۶) قانون شہادت سید امیر علیصاحب بحوالہ قانون شہادت نارٹن صاحب فقرہ ۹-۴۰ +

قاعدہ قانون انگلستان سے انحراف کرنا مقصود رکھا تھا (۱) بخلاف ضمن (ب) دفعہ ۲۹ - ایکٹ اسامیان بنگال اضافہ لگان کے جایز ٹھہرانے کے لئے شہادت دربارہ ترقیات جو زمیندار نے کی ہوں اور شہادت اس امر واقعہ کی کہ ترقیات مذکور کے عوض اضافہ لگان کا اقرار ہوا تھا قابل پذیرائی ہے اور دفعہ ہذا زمیندار کی ایسی شہادت دینے کی مانع نہیں ہے کیونکہ بدل اضافہ لگان کوئی شرط معاہدہ یا بیدخلی از جایداد کی نہیں بناتا (۲) اور جس حال میں کہ بیعنامہ میں اراضی مبیعہ کے غلط نمبر پیمایشی درج کئے گئے ہوں تو شہادت خارجی بغرض اظہار اس امر کے قابل پذیرائی ہے کہ اراضی جسکا فروخت کرنا مقصود تھا اور جو واقعی فروخت اور حوالہ کی گئی اوسکے پیمایشی نمبر اراضی مندرجہ بیعنامہ سے جداگانہ ہیں (۳) دستاویزات قابل بیع و شرنے بلحاظ زبانی شہادت کی پذیرائی کے اونہی قواعد کے تابع ہیں جنکے کہ دیگر معاہدات ہیں لہذا شہادت رواج اور نیت فریقین کی بغرض اظہار اس امر کے قابل پذیرائی ہے کہ پرامیسری نوٹ جو ایک شخص کیطرف سے لکھا گیا تھا منجانب فرم (دوکان) کے لکھا گیا تھا (۴) اور زبانی شہادت نالش بر بنائے پرامیسری نوٹ میں بغرض اظہار اس امر کے قابل پذیرائی ہے کہ مدعی نوٹ کا صحیح مالک نہیں ہے (۵)

دستاویز موسومہ سودی راجنامہ (جسکے رو سے ایک فریق اپنے استحقاق دخیلکاری بعض اراضی مقبوضہ اپنی سے بحق زمیندار دست برداری کرتا ہی کہ زمیندار اس اراضی کو دوسرے شخص کے نام درج رجسٹر کرے جسکو وہ فروخت کردی گئی ہے) اس قسم کی دستاویز نہیں ہے جو دفعہ ہذا میں مذکور ہے (۶) رسید زیادہ از یکصد روپیہ بابت کسی استحقاق یا حق جایداد غیر منقولہ بموجب ایکٹ رجسٹری قابل قبول نہیں ہے - مگر بموجب تمثیل (ھ) دفعہ ہذا اوس ادائیگی کی بابت زبانی شہادت گذر سکتی ہے (۷) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۷۱ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۹۲ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۵ +

دستاویز غیر رجسٹری شدہ اگر کوئی معاملہ ایسا ضبط تحریر میں لایا جاوے جسکی رجسٹری لازمی ہو مگر رجسٹری شدہ نہ ہو تو کوئی شہادت زبانی بغرض ثبوت اسکے مضمون کے پیش نہیں ہو سکتی (۸) ایک مقدمہ میں تجویز ہوا کہ چونکہ اختیار تبنیت تحریری ہے اور ایک وصیت میں شامل نہیں - اس لئے اسکی رجسٹری لازمی ہی اور جبتک رجسٹری شدہ نہ ہو ایسے اختیار کے عطا کرنیکے واسطے غیر موثر ہے - کوئی شہادت ماسوائے دستاویز مذکور کے بہ ثبوت اس امر کے موجود نہیں ہی کہ اختیار دیا گیا تھا - یہ قیاس کرکے کہ ایسی شہادت پیش کیجا سکتی تھی

---

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۴۸۵ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۷۰۶ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۲۹ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۵۴۴ (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۲۴۴ (۶) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳۴ صفحہ ۱۱۷ (۷) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۴۲ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۲۶ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۵۳ و ۵۶ (۸) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۹۳۵ و جلد ۸ صفحہ ۱۳ و ۸۷ و ۹۶۶ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۱۷ و نمبر ۵۸ سنہ ۱۸۶۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی ÷

(جو قیاس ہر گز بری از اشتباہ نہیں ہے) سوال مذکور کا انحصار اس امر پر ہے کہ آیا لفظ "عطیہ" مندرجہ دفعہ ۹۰ ایکٹ شہادت سے مراد صرف عطیہ جائداد ہے یا کہ اس کا تعلق دیگر عطیہ جات سے بھی ہے پس جب کوئی شہادت بر ثبوت اس امر کے موجود نہیں کہ کوئی اختیار عطا کیا گیا تھا تو تبنیت اگر نہ وقوع میں آئی تھی تو ناجائز تھی (۱) نسبت دستاویز تقسیم غیر رجسٹری شدہ کے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۳۵۔

جس صورت میں کہ بر طبق انفکاک رہن کے مرتہن نے ایک دستاویز تحریر کر دی جو بمنزلہ ایک اطلاعنامہ تقسیم کے ان اسامیان کو تھی۔ جو جائداد مرہونہ پر قابض تھیں۔ اور جس میں اس امر کا ذکر تھا کہ جائداد کا انفکاک ہو چکا ہے تو تجویز ہؤا کہ دستاویز مذکور بوجہ غیر رجسٹری شدہ ہونیکے گو اس امر کے ثابت کرنیکے لئے کہ بار رہن کا ایفا ہو چکا ہے قابل پذیرائی نہ تھی۔ تاہم خود اپنی غرض مناسب یعنی ثبوت تقسیم کے شہادت میں منظور ہو سکتی تھی۔ (۲)

دستاویز بلا اسٹامپ جو دستاویز قابل اخذ اسٹامپ ہو۔ اس کی نسبت بھی زبانی شہادت نہیں گذر سکتی (۳)

جب کوئی دستاویز بروئے ایکٹ اسٹامپ ناقابل پذیرائی شہادت ہو۔ تو حسب دفعہ ۶۵۔ ایکٹ ہذا اس کے شہادت میں پیش کئے جانے کی اجازت نہیں ہے۔ اور بنا برین دفعہ ہذا کے رو سے صریح ممانعت ہے۔ یہ امر کہ آیا۔ کوئی ایسی بنائے دعوے موجود ہے۔ جو اس دستاویز سے بلا واسطہ ہو جسکی بنا پر شہادت بلا واسطہ دیجا سکتی ہے۔ اس سوال پر منحصر ہے کہ آیا مدعی معاہدہ کا ادعا بطور بنائے دعوی خود کر سکتا ہے۔ جو ایک ایسا معاہدہ نہیں ہے جس کی صورت بطور ایک دستاویز کے ہو گئی ہو جو بروئے احکام قانون متذکرہ بالا غور سے خارج کیگئی ہو۔ عدالت اول نے نالش کو اس وجہ پر ڈسمس کیا۔ کہ وثیقہ متنازعہ جو کہ ایک پرامیسری نوٹ تھا جس پر ناکافی اسٹامپ لگا ہوا تھا۔ اسلئے وہ حسب دفعہ ۳۴۔ ایکٹ اسٹامپ کسی نالش دیوانی میں کسی غرض کے لئے شہادت میں پذیرا نہیں کیا جاسکتا تھا۔ نگرانی میں مدعی کی طرف سے یہ بحث کیگئی۔ کہ وثیقہ مذکور دو حیثیتیں رکھتا تھا یعنی پرامیسری نوٹ۔ اور ذمہ داری اقبال۔ اور بحیثیت اقبال کے شہادت میں قابل پذیرائی تھا۔ نیز یہ بحث کی گئی۔ کہ مبلغ ۵۰۰ صما روپیہ دو دہ کی رقم سے بنا تھا۔ جو باوقات مختلف دیا گیا تھا۔ اور مدعی بہر حال مستحق تھا کہ معاہدے کے ابتدائی بدل پر حصر کرے تجویز ہؤا۔ کہ وثیقہ جس پر نالش مبنی تھی ایک پرامیسری نوٹ تھا۔ اور بوجہ ناکافی اسٹامپ لگے ہونیکے ناقابل پذیرائی تھا۔ نیز قرار دیا گیا۔ کہ مدعی عوض بنیاد دعوی خود کے خلاف بیان کرنیکا مستحق نہ تھا۔ اور نہ عوض بنیاد عو

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۳۰ بصفحہ ۳۳۲ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۳۶۰۔ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۴۹ و جلد ۷ صفحہ ۴۴۰ و جلد ۵ صفحہ ۱۶۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۶۲ و جلد ۴ صفحہ ۴۷۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۲۔ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۵۹ و صفحہ ۲۱۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۴۴۔ (۴) نمبر ۴۰ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

خود کو اس پر ترمیم کرنیکا مستحق تھا۔ کہ ابتدائی بدل کی بنا پر نالش کرے نیز یہ قرار دیا گیا کہ ترتیب نالش سے یہ ظاہر تھا کہ وثیقہ مناط دعوے میں معاہدہ مابین مدعی و مدعا علیہ درج تھا۔ اور وہی معاہدہ تھا جسمیں مدعا علیہ کی ذمہ داری پیدا ہوئی اور بموجب دفعہ ۹۱۔ ایکٹ شہادت وثیقہ مذکور اس معاہدہ کی بہترین شہادت تھا۔ اور اس کی شرائط کی نسبت اور کوئی شہادت نہیں دیجاسکتی تھی (۱) جبکہ روپیہ ایک ایسے پرامیسری نوٹ پر قرض دیا جاوے جو بوقت قرضہ دینے کے لکھکر دیا جاوے۔ تو قرضخواہ کو اس روپیہ کے دعوے جس شرائط قرضہ اس پرامیسری نوٹ سے ثابت کرنا چاہئیں اگر کسی وجہ سے پرامیسری نوٹ قابل ادخال شہادت نہو۔ مثلاً اسپر مناسب سٹامپ نہ ہو۔ تو قرضخواہ کو کوئی بنا دعوے اس پرامیسری نوٹ سے الگ حاصل نہیں ہے (۲) لیکن جو شخص سابقہ لین دین کی غرض سے کوئی پرامیسری نوٹ لے وہ اگر اس نوٹ پر اسٹامپ لگا ہوا ہو۔ تو اصل زر بدل کی بنا پر بھی نالش کر سکتا ہے (۳) اسیطرح گو ایک اقرار بلا اسٹامپ بطور اقرار واجب الوصول ہونے ایک رقم خاص کے عمل نہیں کیا جا سکتا تاہم اس کا استعمال واسطے غرض ضمنی یعنی ثابت کرنے اقرار ذمہ داری موجودہ بابت مال فروخت کردہ کے کیا جا سکتا ہے (۴) اگر عدالت مرافعہ اولی ایسے دستاویز کو جو نامناسب اسٹامپ پر ہو قبول کرلے۔ تو عدالت اپیل اس پر اعتراض نہیں کر سکتی۔ (۵)

دوم جبکہ بموجب قانون تحریری ہونا لازمی ہے ظاہر ہے کہ جب قانون نے کسی خاص مضمون کے تحریر ہونیکی نسبت حکم نافذ کیا ہے۔ تو اس کی نسبت سوائے تحریر مذکور کے اور کوئی شہادت نہیں لیجاسکتی کیونکہ جن صورتوں میں قانون نے تحریری ہونا لازمی قرار دیا ہے وہ ایسی ہیں کہ جنکا انسان کے حافظہ میں رہنا سخت دشوار بلکہ محال ہے۔ اس قسم کی دستاویزات ہندوستان میں حسب ذیل ہیں۔

اظہار گواہان بمقدمات دیوانی قاعدہ ۵ تا ۱۵۔ آرڈر ۱۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء اظہارات گواہان بمقدمات فوجداری دفعہ ۳۵۵ تا ۳۵۸ و ۳۶۰ و ۳۶۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری اور اقبالات و بیانات شخص ملزم دفعہ ۱۶۴ و ۳۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری جوڈیشل کارروایات و فیصلہ اور ڈگری عدالت دیوانی از دفعہ ۱۳۷ و قاعدہ ۵ و ۶۔ آرڈر ۲۰ و قاعدہ ۳ و ۴ آرڈر ۴۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵۔ سنہ ۱۹۰۸ء

---

(۱) نمبر ۹۲ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۷۰ (۳) نمبر ۴۸ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۴۱۳ جلد ۸ صفحہ ۲۸۲ و نمبر ۴۷ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۳۵ و جلد ۹ صفحہ ۲۵۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۱۲ و نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۵۴ و جلد ۹ صفحہ ۱۲۷ و جلد ۴ صفحہ ۸۸ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۸۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۱۶۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۶۰ و ۳۶۴ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۴۱۶ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۷۳۶۔

فیصلہ و دیگر احکام عدالت فوجداری دفعہ ۳۶۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری نیز ملاحظہ ہو۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۶۸۹ (۱) اقرار جس سے نئی میعاد شروع ہو۔ دفعہ ۱۹۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۹۰۸ء اقرار بلا بدل دفعہ ۲۵۔ ایکٹ معاہدہ۔ معاہدہ واسطے تفویض ثالثی استثنائے ۲ دفعہ ۲۸۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء مختارنامہ زیر دفعہ ۱۹۔ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۶۵ء بنگال اور وصیت حسب دفعہ ۵۰۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء رہن جبکہ زر اصل یک صد روپیہ یا زائید از یکصد روپیہ ہو (دفعہ ۵۹۔ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء پٹہ جات غیر منقولہ سال بسال یا زائید از یک سال (دفعہ ۱۰۷۔ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء) ہبہ جائداد غیر منقولہ (دفعہ ۱۲۳۔ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء) امانت جائداد منقولہ و غیر منقولہ دفعہ ۵۔ ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۸۲ء) لیکن عرضی استغاثہ اور بیان مستغیث بحلف زیر دفعہ ۲۰۰۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایسے معاملات نہیں ہیں جنکا قانون حسب منشا دفعہ ہذا تحریری ہونا ضروری ہو۔

اظہار گواہ کی نسبت شہادت زبانی اظہار گواہ کی نسبت شہادت زبانی دیجا سکتی ہے (۱) دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۱۔ و جلد ۶ صفحہ ۱۷، ۶۔

بیان شخص ملزم کی نسبت شہادت زبانی جب ملزم کا بیان بے ضابطہ طور پر لکھا گیا ہو۔ تو اس کی نسبت زبانی شہادت گذر سکتی ہے (۲) دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۴۲ و جلد ۸ صفحہ ۵۴۹۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۹۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۲۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۲۱ و ۲۲۵ و ۲۲۸ و ۲۳۲ و دفعہ ۵۳۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء

اقرار حسب دفعہ ۱۹۔ ایکٹ میعاد کی نسبت زبانی شہادت جس حال میں کہ تحریر متضمن اقرار کے بلا تاریخ ہو۔ تو دستخط کے وقت کی بابت شہادت زبانی دیجا سکتی ہے۔ لیکن برعایت احکام ایکٹ شہادت ہند کے شہادت زبانی بابت اس کے مضمون مندرجہ کے منظور نہ کیجاویگی (۳) دفعہ ۱۹ ضمن (۲) ایکٹ میعاد نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۸ء) اقرار ذمہ داری کی وجہ سے ایک معاملہ مطلوبہ دفعہ ۱۹۔ ایکٹ میعاد کے ایک دستاویز یا نوشتہ کی شکل میں لایا جانا ضروری ہے۔ کیونکہ کوئی شہادت بجز خود دستاویز کے بہم نہیں پہنچائی جا سکتی دفعات ۶۵ و ۹۱۔ ایکٹ شہادت کو دفعہ ۱۹۔ ایکٹ میعاد کے ساتھ پڑھنا چاہئے جن سے واضح ہوتا ہے۔ کہ کن حالات میں شہادت زبانی متعلق دستاویز دیجا سکتی ہے۔ اور کن امور کے متعلق شہادت زبانی نہیں دیجا سکتی۔ بروئے دفعہ ۱۹۔ ایکٹ میعاد شہادت درجہ دوم ان صورتوں میں خارج نہیں رکھی جاتی۔ جن میں کہ وہ زیر دفعہ ۶۵۔ ایکٹ شہادت قابل پذیرائی ہو (۴) چنانچہ بصورت گم یا تلف ہونے اقرار کے شہادت زبانی گذر سکتی ہے (۵) اور اس شخص کے نام کے متعلق جسکو

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۹۶۹ (۲) نمبر ۵۲ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۳) نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۷۷ء پنجاب ریکارڈ

(۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۹۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۷ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۲ و نمبر ۳۹ سنہ ۱۸۷۷ء پنجاب ریکارڈ۔

قرضہ اقرار کردہ یا قیمتی ہو اور قرضہ اقرار کردہ کی شناخت کے متعلق بھی شہادت زبانی دیجا سکتی ہے (۱) لیکن مقدمہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۱۹۸ منفصلہ پریوی کونسل کے ساتھ مقابلہ کیجئے۔ اہم تبدیلی ایک تحریری اقرار قرضہ کو غیر عامل اور غیر موثر نہیں کر دیتی۔ کیونکہ اقرار صرف شہادت ایک سابقہ موجودہ ذمہ داری کا ہوتا ہے نہ کہ نیا ہوئی کی (۲) لیکن مقابلہ کیجئے ہمراہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۱۲۸ کے جسمیں قرار دیا گیا ہے کہ شہادت زبانی نسبت ثابت کرنے تاریخ ایک اقرار تحریری کے جو غیر مجاز طریق میں تبدیل کیگئی ہو قابل پذیرائی نہیں گو زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ میعاد درست نوعیت استحقاق یا ذمہ داری کا بروئے اقرار کے ظاہر کیا جانا ضروری نہیں۔ اور کہ اسکی درست نوعیت بروئے شہادت ماسوائے اقرار تحریری کے ثابت کیجا سکتی ہے۔ تاہم خود اقرار سے یہ ظاہر ہونا ضروری ہے کہ وہ شخص جس نے وہ تحریر کیا ہے تاریخ ایک موجودہ ذمہ داری کے اس وقت تھا ایسی ذمہ داری اس میں خارجی ثبوت سے مفہوم نہیں کیجا سکتی یا اس اقبال سے جو بعد میں اس نالش کے ایک فریق نے کیا ہو جس میں اقبال مذکور بطور محفوظ کنندہ میعاد کے اظہار کیا گیا ہو (۳) جس حال میں کہ ایک اقرار قرضہ کا کیا گیا ہو درحالیکہ اسوقت دائن کے حق میں ایک سے زیادہ قرضجات واجب الادا ہوں۔ تو اقرار مذکور ایسا ہونا چاہئے۔ کہ اس سے قرضہ متنازعہ نالش شناخت ہو سکے اسکے متعلق زبانی شہادت پذیرا نہیں ہو سکتی۔ (۴) زبانی شہادت نسبت مراتب ایک اقرار کے نہیں لیجا سکتی۔ اور نہ کوئی امر محفوظ کنندہ اُن اقرارات کے متعلق موجود ہے جو قبل نفاذ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۷۱ء (حال ایکٹ ۹ سنہ ۱۹۰۸ء) کی حاصل کئے گئے یا واپس لئے گئے ہوں (۵) نہ اقرار کنندہ کی نیت کہ اس نے فلاں قرضہ سے مراد رکھی تھی۔ اس کی شہادت سے ثابت کیجا سکتی ہے (۶)

ذریعہ دوم یعنے شہادت زبانی گذر سکتی ہے (۷) اور

سوم کسی ایسی تحریر کیواسطے جس کی موجودگی یا مضمون کی بابت تنازع ہو۔ اور جو امر تصفیہ طلب کے فیصلہ کے واسطے ضروری ہو۔ اور کسی اور واقعہ کی صرف بمنزلہ یادداشت نہ ہو۔ زبانی شہادت نہیں گذر سکتی۔ مثلاً اگر کوئی مضمون کسی اخبار میں چھپا ہو۔ تو گواہ سے یہ امر نہیں پوچھا جا سکتا۔ بلکہ وہ اخبار پیش کرنا چاہئے عام اصول یہ ہے کہ جب کسی معاہدہ مندرجہ دستاویز کی شرائط کی نسبت بحث ہو۔ تو اس دستاویز کا فی نفسہٖ خود پیش ہونا لازمی ہے اور اس کی نسبت شہادت لسانی داخل نہیں ہو سکتی۔ لیکن جب اتفاقی اور عارضی طور پر کسی واقعہ کا بیان اس میں درج ہو جائے۔ تو اس کی نسبت زبانی شہادت گذر سکتی ہے۔ مثلاً کوئی شخص بذریعہ ایک رہننامہ کے مرتہن ہو کر داخل ہو

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۲۲۰ اجلاس کامل بہ پیروی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۱۱ اجلاس کامل و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۳۶۶ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۶۱۶ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۳۴۴ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۱۹۸ پریوی کونسل (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۸ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۱۹۸ پریوی کونسل (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۴۹۱

اور کسی مقدمہ میں صرف یہ بحث ہو کہ آیا فلاں شخص واقع میں قابض جایداد کا ہے یا نہیں ۔ تو رہننامہ کا پیش کرنا لازمی نہیں ۔ بلکہ زبانی شہادت قبضہ کی گذر سکتی ہے لیکن اگر کسی مقدمہ میں یہ بحث ہو کہ شرائط اس رہننامہ کی کیا تھیں یا کسقدر روپیہ کے عوض وہ رہننامہ ہوا تھا ۔ تو رہننامہ کا پیش ہونا لازمی ہے ۔ اسیطرح اگر کوئی کرایہ دار بذریعہ ایک پٹہ کے قابض اراضی ہو ۔ تو صرف بغرض پیش کرنے اسکے قبضہ یا ادا کرنے کرایہ کے زبانی شہادت بعد پیش کرنے کرایہ نامہ کے گذر سکتی ہے ۔ لیکن شرائط مندرجہ کرایہ نامہ کے نسبت زبانی شہادت داخل نہیں ہو سکتی ۔ ایسا ہی جب دو شخص شریک ہو کر ایک تجارتی کام کریں ۔ تو فی نفسہٖ یہ بات کہ فلاں دو شخص شریک کوٹھی ہیں ہر قسم کی شہادت سے ثابت ہو سکتی ہے لیکن شرائط شراکت کی نسبت شراکت نامہ پیش کرنا لازمی ہے ؛

مدعی نے مدعا علیہم کے ہمراہ کروسین آیل کے ایک کھیپ کے خریدار کا معاہدہ بذریعہ تار کیا ۔ یہ کھیپ مدعا علیہم نے کلکتہ کے ایک کوٹھی تاجران سے خریدنے کا معاہدہ کیا ہوا تھا کوٹھی نے معاہدہ بحق مدعی انتقال کرنا منظور کیا ۔ اور مدعی اور مدعا علیہم نے آپس میں یہ فیصلہ کیا ۔ کہ خرید و فروخت کے نوٹوں کا آپسمیں مبادلہ کر لیا جاوے اس انتظام کی تکمیل میں مدعا علیہم نے غلط بیانی کر کے ۰۰۰۰۵۱۳ پیپوں کی بجائے ایک ہزار پیپہ کھیپ کا درج کیا ۔ ہر دو عدالتہائے ماتحت نے تجویز کیا کہ غلط بیانی فریب سے لیگئی تھی ۔ ہائیکورٹ سے باختیار عدالت ابتدائی تجویز کیا ۔ کہ خریداران کے نوٹ بوجہ فریب سے ناجایز ہو گئے تھے ۔ اور مدعی کو ہرجانہ کی ڈگری زبانی شہادت پر دی اپیل میں ہائیکورٹ نے تجویز کیا کہ دعوٰی خرید فروخت کے نوٹوں پر مبنی تھی ۔ اسلئے معاہدہ کے متعلق ان نوٹوں کے سوا اور کوئی شہادت نہیں دیجا سکتی تھی (۱)

اقرار زبانی کی شہادت کا خارج ہونا

دفعہ ۹۲ ۔ جب کسی ویسے معاہدہ یا عطیہ یا اور قسم کے انتقال جائیداد کی یا ایسے معاملہ کی شرائط جس کا قانوناً بصورت ایک دستاویز کے قید تحریر میں آنا ضرور ہے ۔ بموجب دفعہ اخیر مرقومہ بالا کے ثابت ہو جائیں ۔ تو کوئی شہادت کسی اقرار یا بیان زبانی کی کسی ویسے دستاویز کے فریقوں کے یا ان کے قایم مقامان حقیت کے مقابلہ ہمدیگر میں بغرض تردید یا تبدیل یا الحاق یا اخراج کسی شرط دستاویز مذکور کے منظور نہیں کیجائیگی ؛

شرط (۱) ہر ایسا واقعہ ثابت کیا جا سکتا ہے ۔ جو کسی دستاویز کو باطل گردانے یا کسی شخص کو بعلاقہ اسکے کسی ڈگری یا حکم کا مستحق بنائے ۔ مثلاً فریب یا دھمکی یا خلاف ورزی قانون یا عدم تکمیل واجبی یا عدم حیثیت کسی فریق معاہدہ کا یا معاوضہ کا نہ ادا کرنا ۔ یا اس میں قصور کرنا یا غلطی بہ نسبت واقعہ یا قانون کے ؛

شرط (۲) وجود کسی علیحدہ زبانی اقرار کا درخصوص کسی امر کے جس کا کسی دستاویز میں ذکر نہ ہے ۔ اور جو اس کی شرائط کے خلاف نہو ثابت کیا جا سکتا ہے ۔ لیکن اس بات کے

---

(۱) انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۶۱۴ ۔

غور کرنے میں کہ آیا شرط ہذا تعلق پذیر ہے یا نہیں۔ عدالت کو لازم ہوگا۔ کہ اس بات کو ملحوظ رکھے۔ کہ دستاویز کہاں تک برعایت عبارت باضابطہ تحریر پائی ہے ۔

شرط (۳) وجود کسی علیحدہ زبانی اقرار کا جو ایسی شرط پر مشتمل ہو۔ جو اس ذمہ داری پر مرجح ہو جو معاہدہ یا عطیہ یا انتقال جائیداد کے رُو سے عاید ہو ثابت کیا جا سکتا ہے۔

شرط (۴) وجود کسی صریح زبانی اقرار مابعد کا درباب تنسیخ یا ترمیم کسی ویسے معاہدہ یا عطیہ یا انتقال جائیداد کے ثابت کیا جا سکتا ہے سوائے ان صورتوں کے جنمیں اس معاہدہ یا عطیہ یا انتقال جائیداد کا قانوناً تحریری ہونا لازم ہے یا وہ مطابق قانون نافذ الوقت متعلقہ رجسٹری دستاویزات کے درج تھی۔ رجسٹری کیا گیا ہو ۔

شرط (۵) کوئی رسم یا رواج جس سے وہ لوازم جو بصراحت معاہدہ میں مندرج نہ کئے گئے عموماً اسی قسم کے معاہدات میں الحاق کئے جاتے ہوں۔ ثابت کیا جا سکتا ہے ۔

مگر شرط یہ ہے کہ الحاق ویسے لوازم کا معاہدہ کی شرائط صریح کے متناقص یا اس سے غیر منطبق نہ ہو۔

شرط (۶) ہر ایسا واقعہ ثابت کیا جا سکتا ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہو۔ کہ کسی دستاویز کی عبارت واقعات موجودہ سے کیا علاقہ رکھتی ہے۔

تمثیلات

(الف) ان اموال پر جو جہازوں میں کلکتہ سے لندن کو روانہ ہوئے " سند بیمہ حاصل کی گئی اور اموال مذکور فلاں جہاز پر چڑھائے گئے۔ اور وہ جہاز تباہ ہوا۔ تو یہ واقعہ کہ وہ خاص جہاز سند بیمہ سے از روئے معاہدہ زبانی کے مستثنے کیا گیا تھا ثابت نہیں کیا جا سکتا ہے۔

(ب) زید نے بذریعہ تحریر کے اس امر کا مکمل اقرار کیا۔ کہ وہ عمرو کو یکم مارچ ۱۸۷۳ء کو الـــ رر روپیہ ادا کرے گا۔ تو یہ واقعہ کہ اسی وقت ایک اقرار زبانی مضمون کا کیا گیا تھا۔ کہ مبلغ زر مذکور ۳۱ مارچ تک ادا نہیں کیا جائے گا ثابت نہیں کیا جا سکتا ہے ۔

تمثیل شرط دوم دفعہ ۹۲ ایکٹ شہادت مطابق سلسلہ فیصلجات انگلستان کے ہے۔ جس کے مطابق یہ قاعدہ استثنائیہ نہ صرف کاغذات وثایق و وصیت نامجات و دیگر دستاویزات سے جنکی نسبت قانون میں حکم ہے کہ تحریری ہوں متعلق ہے۔ بلکہ ہر ایسی دستاویز سے بھی جس میں شرائط کسی معاہدہ مابین دو فریق کے مندرج ہوں۔ اور جس سے یہ مراد ہو۔ کہ وہ شہادت ان کی قطعی منشا کی ہو (ملاحظہ ہو۔ کتاب ٹیلر صاحب دربارہ شہادت جلد ۲ صفحہ ۹۱۳ طبع ہشتم) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۲۳۸ ۔

(ج) ایک زمینداری جو رامپور کی چلائے کی زمینداری کہلاتی ہے۔ بذریعہ ایک دستاویز

کے جس میں ایک نقشہ جائداد مبیعہ کا منقوش ہے بیع کیگئی۔ تو یہ واقع کہ وہ اراضی جو نقشہ میں شامل نہیں ہے۔ برابر اس زمینداری کا ایک جزو سمجھی گئی اور از روئے دستاویز کے اس کا بھی انتقال ہونا مراد تھا۔ ثابت نہیں کیا جا سکتا ہے +

(د) زید نے فلاں کان کے بعض شرطوں پر کام میں لانے کی بابت ان کانوں کے مالک عمرو کے ساتھ ایک معاہدہ تحریری کیا اور زید بہ ترغیب اس دروغ بیانی کے جو عمرو نے درخصوص مالیت اس کان کے کی تھی۔ معاہدہ میں در آیا۔ تو یہ واقعہ ثابت کیا جا سکتا ہے۔

(ہ) زید نے بابت ایفائے نفس معاہدہ کے عمرو پر نالش کی۔ اور نیز یہ عرض کی کہ معاہدہ مذکور درخصوص ایک شرط کے ترمیم کیا جائے۔ اس لئے کہ وہ شرط غلطی سے معاہدہ مذکور میں داخل کیگئی تھی تو زید یہ ثابت کر سکتا ہے کہ اس قسم کی غلطی ہوئی جو حسب قانون اسکو معاہدہ کی اصلاح کا مستحق گردانتا ہے +

(و) زید نے بذریعہ ایسی ایک چٹھی کے جسمیں زمان ادائے قیمت کا کچھ ذکر نہیں ہے عمرو کو مال کی فرمایش کی۔ اور جب مال حوالہ کیا گیا۔ تو اسے لیلیا اور عمرو نے زید پر بابت قیمت کے نالش کی تو زید یہ ثابت کر سکتا ہے۔ کہ مال مذکور ایک ایسی مدت کے قرض پر بہم پہنچایا گیا تھا جو ہنوز منقضی نہیں ہوئی +

(ز) زید نے عمرو کے ہاتھ ایک گھوڑا بیچ ڈالا۔ اور اپنی زبان سے ذمہ وار اس بات کا ہوا۔ کہ وہ بے عیب ہے۔ اور زید نے عمرو کو ایک کاغذ اس مضمون کا لکھدیا۔ کہ "میں نے زید سے ایک گھوڑا پانسو روپیہ میں خرید لیا ہے"۔ تو عمرو اس زبانی ذمہ واری کو ثابت کر سکتا ہے +

(ح) زید نے عمرو کا مکان کرایہ پر لیا۔ اور اس کو ایک فرد کاغذ دی جسمیں لکھا ہوا ہے "کمرے فی ماہ دو سو روپیہ" تو زید ایک اقرار زبانی کو ثابت کر سکتا ہے کہ ان روپوں میں کچھ خوراکی بھی داخل ہے +

زید نے ایک سال کے لئے عمرو کا مکان کرایہ پر لیا۔ اور ایک اقرار نامہ حسب ضابطہ اسٹامپ کاغذ پر ایک اٹرنی کے قلم سے فیمابین اُن کے تحریر پایا۔ اور اس میں خوراکی کا کچھ ذکر نہیں ہے تو زید یہ ثابت نہیں کر سکتا ہے۔ کہ کرایہ مکان میں زبانی گفتگو کے رو سے خوراکی شامل ہے۔

(ط) زید نے عمرو سے ایک دین کی بابت جو زید کا یافتنی ہے۔ رسید بھیجکر تقاضا کیا۔ اور عمرو نے رسید رکھ لی اور روپیہ نہ بھیجے۔ تو زید نالش زر مذکور میں اس امر کو ثابت کر سکتا ہے +

(ی) زید اور عمرو نے ایک معاہدہ تحریر کیا جو کسی خاص امر آئندہ کے وقوع میں آنے پر مؤثر ہوگا اور وہ دستاویز عمرو کے پاس رہی اور اس نے اس کی بنا پر زید کے نام نالش رجوع کی۔ تو زید ان حالات کو ظاہر کر سکتا ہے جن میں تحریر مذکور حوالہ کی گئی تھی +

دفعہ ہذا اس اصول اخراج شہادت پر مبنی ہے جس پر کہ دفعہ ۹۱ مبنی ہے۔ دفعہ ۹۱ کا یہ منشا ہے کہ جب دستاویز مشعر معاہدہ وغیرہ پیش کیجائے تو اس کی نسبت زبانی شہادت نہ گذر سکیگی دفعہ ہذا میں اس بات کا ذکر ہے کہ جس صورت میں ایسی دستاویز پیش ہو جائے تو کسی بیان مندرجہ دستاویز مذکور کی نہ تردید و تبدیل کیجا سکتی ہے نہ ازدیاد و اخراج ہو سکتا ہے بجز اس چھ حالتوں کے جنکا ذکر شرائط دفعہ ہذا میں ہے۔ دفعہ ہذا تابع شرائط مندرجہ کے اس امر کا امتناع کرتی ہے کہ کسی زبانی اقرار یا بیان کی بغرض تردید یا تبدیل یا ازدیاد شرائط کسی معاہدہ یا عطیہ یا اور انتقال جائداد کے جو حسب مندرجہ دفعہ ہذا ضبط تحریر میں لائی گئی ہوں شہادت دیجائے (۱) دفعہ ہذا کا صریح منشا یہ ہے کہ جعلسازی نہ ہونے پائے (۲) اور اس سے یہ مقصود ہوا ہے کہ کس حد تک زبانی شہادت ایک تحریری معاہدہ پر مؤثر ہونیکے لئے پذیرا کیجا سکتی اور اس کی تعبیر کرنے میں نہایت احتیاط بکار ہے اور جہانکہ مابین فریقین کے دستاویزات متضمن ان معاملات کے تحریر ہو چکی ہوں جو مابین ان کے طے ہو چکے ہیں تو وہاں زبانی شہادت کے داخل کرنیکی اجازت نہ دی جانی چاہیئے (۳) مگر جہانکہ ایک اقرار کی بابت ہر دو مدعی اور مدعا علیہ کو تسلیم ہو تو پھر اس کے ثابت کرنیکی ضرورت نہ ہوگی۔ اور نہ دفعہ ہذا متعلق ہوگی۔ (۴) قاعدہ مندرجہ دفعہ ہذا صرف اس صورت میں متعلق ہوتا ہے جبکہ دستاویز کی شکل سے عیاں ہوتا ہو کہ اس میں کل معاہدہ مندرج ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ کل معاہدہ تحریری ہو اور اگر اس جزو کی شکل سے جو تحریری ہو ظاہر ہوتا ہو۔ کہ دیگر شرائط زبانی یا تحریری بھی موجود ہیں۔ جو ملکر کل معاہدہ بناتی ہیں۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ کیوں انکو زبانی طور پر ثابت نہ کیا جاوے۔ لہذا جس صورت میں کہ مدعیان نے واسطے تعمیل مختصر ایک معاہدہ تحریری کے نالش کی جس میں منجملہ دیگر امورات کے مندرج تھا کہ مدعا علیہم نے اس کو بروئے "بعض شرائط اقرار کردہ" کے فروخت کرنا منظور کیا ہے اور مدعا علیہ نے بیان کیا۔ کہ تحریری معاہدہ میں کل اقرار جو مابین فریقین ہوا تھا۔ درج نہیں ہے۔ اور زبانی شہادت بتائید اپنے عذر کے پیش کی۔ تو تجویز ہوئی۔ کہ ایسی شہادت بغرض ثبوت اس کے قابل پذیرائی ہے کہ فقرہ "بعض شرائط اقرار کردہ" سے کیا مراد ہے (۵) دفعہ ہذا صرف ان صورتوں سے متعلق ہے۔ جہانکہ کل شرائط معاہدہ کا ضبط تحریر میں لانا منشا رکھا گیا ہو۔ اور لفظ "ازدیاد" مندرجہ دفعہ ہذا سے یہ ہی ظاہر ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہوتا۔ تو یہ کہا جا سکتا تھا۔ کہ دفعہ ہذا صرف شہادت مشعر تردید یا تبدیل یا ازدیاد ان شرائط کے یا اخراج کسی امر کے ان شرائط معاہدہ میں سے جو ضبط تحریر میں آچکا ہو۔ خارج کرتی ہے (۶) زبانی شہادت بغرض اظہار ساعت و وقت کے جبکہ دستاویز کو معاہدہ ہونا ہو اور بغرض اظہار اس امر کے نہ کہ وہ جو کچھ اقرار کیا گیا تھا

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۴۳۶ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۳۳ و ۳۳۸ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۶۰۲ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۴۴ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۲۸ و ۳۳۷ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۱۰۵

بلکہ کاغذ کی حالت کیا کچھ تھی ۔ جبکہ فریقین نے اقرار کیا تھا ۔ کہ وہ مابین ان کے ایک معاہدہ ہوگا ۔ قابل پذیرائی ہی نہ
پس دفعہ ہذا میں امور ذیل قابل لحاظ ہیں ۔ ۱ ۔ یہ کہ نوعیت دستاویز کی اس قسم کی ہو جس کا ذکر ہے ۔ اور دستاویز
مذکور حسب دفعہ ۹۱ داخل ہوچکی ہو ۔ ۲ ۔ کوئی شہادت کسی زبانی اقرار کی داخل نہ ہوگی ۔ ۳ ۔ سادخال چاہنے وا
فریق دستاویز یا اس کا قایم مقام ہو ۔ ۴ ۔ سادخال بغرض افراط تفریط ہو ۔

دفعہ ۹۱ اور ۹۲ میں یہ فرق ہے کہ دفعہ ۹۱ متعلق ہے تمام اشخاص سے گو وہ فریق دستاویز ہوں یا نہ ہوں ۔
لیکن دفعہ ہذا صرف ان لوگوں سے متعلق ہے جو فریق دستاویز یا ان کے قائم مقام ہوں ۔

کوئی شہادت کسی زبانی اقرار کی داخل نہ ہوگی

زبانی شہادت بغرض ثبوت اس امر کے دیجا سکتی ہے ۔ (اول) کہ در اصل کوئی انتقال عمل میں نہیں آیا ۔ اور (دوم) کہ دستاویز جو پیش کی گئی ہے ۔ کل انتقال نہیں ہے ۔ قاعدہ مندرجہ دفعہ ہذا صرف اس صورت میں عمل میں لایا جا سکتا ہے ۔ جہاں کہ کوئی انتقال فی الحقیقت عمل میں آچکا ہو ۔ اور جسکی نسبت فریقین نے یہ منشا رکھا ہو کہ وہ بشکل ایک دستاویز کے ضبط تحریر میں لایا جاوے اور گو شہادت بغرض تبدیل شرائط ایک معاہدہ تحریری کے ناقابل پذیرائی ہے تاہم شہادت بغرض اظہار اس امر کے قابل پذیرائی ہے ۔ کہ بالکل کوئی معاہدہ ہی نہیں ہوا ۔ باوجودیکہ ایک کاغذ تحریری جس سے ایک معاہدہ ہونا مقصود ہو پیش کیا جاوے تاہم عدالت مجاز ہے ۔ کہ شہادت کافی پر قرار دے کہ جو کچھ یہ تحریر ہے ۔ وہ در اصل معاہدہ نہیں ۔ (۲)

بجواب ایک نالش کے جو بربناء دستاویز کفالت کے جو بذریعہ اقساط واجب الادا تھی ۔ یہ عذر کیا گیا کہ بوقت تحریر دستاویز کے زبانی یہ اقرار ہوا تھا کہ دائن بعوض اقساط کے جز و جائداد مکفولہ پر قابض رہے جب تک کہ زر واجب تمسک کا زر لگان سے ادا نہ ہو جاوے اور یہ کہ بموجب اس اقرار کے مدعی نے قبضہ اراضی حاصل کیا اور اس طرح پر مابجوده نے کل زر واجب الوصول وصول کرلیا ۔ تجویز ہوئی ۔ کہ اقرار لسانی ایسا نہ تھا ۔ کہ جس سے اصل معاہدہ میں کچھ کمی یا اضافہ یا فرق ہوا ہو ۔ بلکہ اس سے صرف وہ طریقہ معین کیا گیا تھا ۔ کہ جس سے اقساط ادا کی جاویں اور اس لئے اقرار مذکور شہادت میں قابل مقبولی تھا (۳) ایک مقدمہ میں مدعا علیہم کے اس عذر کی بابت کہ دفعہ ۹۲ کے روسے مدعیان ادعا اس امر کا نہیں کرسکتے کہ کوئی شخص منجملہ مدعا علیہم سوا ان اشخاص کے جن کے نام درج تمسکات ہیں ان تمسکات میں سے کسی ایک سے تعلق رکھتا تھا ۔ تجویز ہوا کہ دفعہ مذکور کی رو سے صرف اس امر کی ممانعت ہے کہ بذریعہ شہادت زبانی کے کسی معاہدہ کی شرائط کی تردید یا تبدیل ثابت نہ کیجاوے بروئے دفعہ مذکور مدعیان اس امر کے ثبوت کے لئے شہادت بہم پہنچانے سے ممنوع نہیں ہیں کہ مدعا علیہم نمبر ۲ و ۳ نے دوسرا تمسک

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۹۱۹ و ۹۲۳ ۔ (۲) قانون شہادت سید امیر علی صاحب (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۹۲ ۔

نمبر ۳ و ۴ کے حق میں بطور جز و اس امانت کے تحریر کر دیا تھا جو مدعیان نے مدعا علیہم نمبر ۱ و ۲ کو دی تھی۔ (۱) حسب دفعہ ہذا ایک معاہدہ تحریری کا ایک فریق اس امر کے ثابت کرنے سے ممنوع نہیں ہے کہ وہ زربدل جو دستاویز میں خاص کیا گیا ہے حسب منشاء دستاویز مذکور ابھی تک ادا نہیں ہوا بلکہ اس کے ایک مختلف طریق پر ادا کئے جانیکا اقرار تھا (۲) بذریعہ اقرار نامہ تحریری کے سری نواس نے بعد بیان کرنے اس امر کے کہ اس نے جایداد بعلت اجرائے ڈگری بطور بینامیدار واسطے کمارا کے خرید کر کے زر بیعنامہ بجانب کمارا عدالت میں داخل کیا۔ اور کمارا نے زر بقیہ ادا کیا۔ یہ اقرار کیا۔ کہ جایداد مذکور بدست کمارا منتقل کروں گا۔ بمقدمہ مرجوعہ کمارا بنام سری نواس واسطے دلاپانے جایداد مذکور کے تجویز ہوئی کہ بموجب دفعہ ۹۲۔ ایکٹ شہادت کے کمارا اس امر کے ثابت کرنے سے ممنوع نہیں ہے کہ سری نواس نے جایداد مذکور اپنے واسطے خرید کی نہ بطور بینامیدار واسطے کمارا کے (۳) کوئی خارجی شہادت بغرض اظہار اس امر کے قابل پذیرائی نہ ہوگی کہ دستاویز جس سے ایک بیعنامہ ہونا مراد ہے۔ اور جو اپنی شکل سے ایسی ہی تھی۔ در اصل ایک ہبہ نامہ ہے۔ (۴) اور نہ کوئی شہادت نیت بغرض محض تعبیر کرنے ایک دستاویز کے دیجا سکتی ہے جس سے کہ بیع کامل ہونا مراد ہو۔ نہ کہ رہن (۵) مدعی نے واسطے دلاپانے قبضہ اراضی کے بدیں بیان نالش کی۔ کہ دستاویز جس کے ذریعہ مدعا علیہم قابض اراضی ہیں۔ گو بشکل ایک کامل دستاویز انتقال کے ہے۔ تاہم اس سے مقصود یہ تھا کہ محض بطور ایک رہن کے عامل ہو۔ مدعی کی بحث اس وجہ پر مبنی تھی۔ کہ زربدل ایک سابقہ قرضہ تھا۔ نہ کہ بوقت تحریر دستاویز ادا کیا گیا تھا۔ اور کہ مدعی کا باپ باوجود تحریر کئے جانے دستاویز کے اپنی وفات تک قابض اراضی رہا۔ اور اس کی وفات کے بعد اس کی بیوہ تین سال تک قابض رہی۔ اور کہ منتقل الیہ کو کھاتہ میں اراضی مذکور منتقل نہیں ہوئی۔ اور کہ زربدل نہایت ہی ناکافی تھا۔ تجویز ہوئی کہ شہادت ہمعصر اقرار زبانی یا بیان نیت کی جس کی نسبت مدعی کا ادعا ہے۔ کہ واقعات سے مستنبط کیجا سکتی ہے پیش نہیں کیجا سکتی۔ البتہ مدعی کسی ایک شرط مندرجہ دفعہ ہذا سے استدلال کر سکتا ہے بشرطیکہ کوئی ایک ان میں سے متعلق ہو سکے (۶)

ایک دستاویز بیع اراضی بعوض بدل قیمتی کے ساتھ ایک اقرار نامہ مابین فریقین بدیں مضمون تحریر کیا گیا کہ بایع اراضی مذکور کو کسی آئندہ تاریخ مقررہ کردہ پر بادائے زرثمن مشتری سے پھر خرید کریگا۔ دستاویزات مذکور کے تحریر کئے جانیکے بعد مشتری نے قبضہ لے لیا۔ اور منافعجات وصول کرتا رہا۔ بایع نے اپنے استحقاق کو جو اسے پھر خرید لینے کی نسبت حاصل تھا موثر نہ کیا۔ لیکن کئی سال بعد اس نے اپنے ارادہ انفکاک رہن کا نوٹس دیکر نالش حال واسطے

---

(۱) نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۱۶۸ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۴۔
(۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۶۱۲ (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳۰ صفحہ ۲۲۶ (۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳۰ صفحہ ۱۱۹۔

انفکاک بر بنائے رہن بذریعہ بیع مشروط کے دائر کی۔ تجویز ہوا۔ کہ زبانی شہادت بغرض معلوم کرنے نیت فریقین کے قابل پذیرائی نہیں ہے۔ اور دفعہ ۹۲ مانع ہے۔ مقدمہ کا فیصلہ بر بنائے خود دستاویزات مذکور اور صرف اس خارجی شہادت دربارہ واقعات کے کیا جانا چاہئے۔ جو اس امر کے ثبوت کے لئے ضرور ہوتی۔ کہ تحریری عبارت کا تعلق موجودہ واقعات سے کیا کچھ ہے۔ (۱) ۲۳ ستمبر ۱۸۶۶ء کو مدعا علیہ نے مدعی کے نام ایک دستاویز تحریر کی جس میں مدعی کو کہا گیا تھا۔ کہ وہ بعض اراضی کا بیعنامہ بحق مدعا علیہ کے کر دے اور اس میں یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ اگر مدعی ایسا کریگا تو مدعا علیہ مدعی کے قرضجات کا ایفا اس آمدنی میں سے کر دیگا۔ جو کہ اراضی سے حاصل ہو۔ اور وہ بعد ایفا قرضجات کے یا اس سے پہلے مطالبہ کئے جانے پر اراضی مذکور مدعی کے حوالہ کر دیگا۔ جبکہ مدعی وہ روپیہ ادا کر دیگا جو کہ اس کو مدعا علیہ نے قرض دیا ہے دستاویز مذکور رجسٹری نہ کرائی گئی تھی۔ ۲۹ ستمبر ۱۸۶۶ء کو مدعی نے ایک بیعنامہ اراضی بحق مدعا علیہ تحریر کر دیا جس کے کہ الفاظ غیر مشروط تھے۔ اور حسب ضابطہ رجسٹری کرایا گیا تھا۔ اس کے بعد مدعی نے ایک نالش انفکاک بخلاف مدعا علیہ کے بر بنائے دستاویز مورخہ ۲۹۔ ستمبر کے رجوع کی اور اس نے یہ عذر کیا۔ کہ گو دستاویز مذکور بلحاظ الفاظ کے ایک کامل انتقال ہے۔ تاہم وہ شہادت دربارہ مابعد کے طریق عمل مدعی اور مدعا علیہ کے بااظہار اس امر کے پیش کر سکتا ہے۔ کہ معاملہ دراصل بیع نہ تھا۔ بلکہ رہن تھا۔ تجویز ہوئی کہ شہادت قابل پذیرائی نہ تھی۔ (۲)

ایک اقرار نامہ دربارہ ادا کرنے مبلغ صمار ماہوار بحق پٹہ دہندہ کے بعوض اس امر کے کہ اس سے دوامی پٹہ اسکی زمینداری کے ایک جزو کا حاصل کیا گیا تھا۔ اور جو پہلے سے کیا گیا تھا مگر بعد تحریر کرنے پٹہ کے تحریر میں لایا گیا تھا قرار دیا گیا۔ کہ اس پر دفعہ ۹۲ مؤثر نہیں۔ (۳) اقرار زبانی مظہرہ جو مابین زید و خالد کے عمل میں آیا تھا کہ بحالت ضرورت مدعیان سے قرض روپیہ لیا جاوے۔ اور مدعیان مذکور کو کفالت مقدمہ نسبت قرضہ مذکور کے حاصل ہو یہ مخالف دخل رہن نامہ تھا۔ لہذا شہادت از روئے دفعہ ۹۲ قابل قبول نہ تھی۔ (۴)

مدعا علیہ نے یہ عذر کیا۔ کہ مابین اس کے اور اس کے پٹہ دہندگان کے زبانی یہ اقرار ہوا تھا کہ نامبردہ مستحق تجدید پٹہ کا واسطے ایک میعاد مزید تین سال کے ہوگا۔ اگر اس کو اس امر کی خواہش ہو۔ تجویز ہوئی کہ شہادت اس اقرار زبانی کی حسب دفعہ ۹۲ ناقابل قبول ہے۔ کیونکہ اس قسم کی شہادت متناقض شرائط فقرہ دوم پٹہ مذکور کی ہے جو بعبارت ذیل ہے۔ اگر آپ چاہیں کہ میں بوقت ختم ہونے میعاد کے مکان خالی کروں تو ضرور ہے کہ آپ مجھ کو ایک ماہ کا نوٹس دیں۔ مطابق اس کے میں خالی کروں گا۔ اور آپ کو قبضہ دوں گا۔ (۵)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۳۹ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۷۔ بہ پیروی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۹۴ و بہ اختلاف انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۲۵۶ و ۲۸۹ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۴۰۳ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۵۶

(۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۶۔

ایک مقدمہ ماجرائے بین فریقین نے آپسمیں فیصلہ کر کے ایک تحریر بصورت کھاتہ تکمیل کی جسپر بعد میں مدعی نے دعویٰ کیا اور سود کے لیئے بھی اس روپیہ پا ستدعا ہوا۔ سوال یہ پیدا ہوا کہ آیا کھاتہ واجب التعمیل ہے تجویز ہوا کہ دعویٰ بین صرف اصل روپیہ کے ڈگری ہونا چاہیئے۔ اگر کوئی اقرار در بارہ ادائگی سود کے ہوا تھا تو وہ یا تو جزو اسی اقرار کے ہے جو کھاتہ میں درج ہے۔ یا اس سے الگ ہے۔ اگر یہ جزو اقرار کھاتہ میں درج ہونا چاہیئے تھا۔ تو زیر دفعہ ۹۲ ایکٹ شہادت اسکی بابت شہادت نہیں گذر سکتی اور اگر یہ الگ اقرار تھا۔ تو اسکو اقرار مندرجہ کھاتہ کو ناقص نہ کرنا چاہیئے جو قطع نظر اس اقرار زبانی کے زیر دفعہ ۲۵ (الف) ضابطہ دیوانی قابل اعتراض نہیں ہے (۱) شہادت اس اقرار کی کہ ادھیسا ایک آنہ کے شریک کاروبار شراکت میں بنے رہیں قابل قبولی نہیں ہے کیونکہ وہ خلاف فارغخطی تحریری کے ہے لہذا در فارغخطی کے (۲) اسکا وصیا نے شرکا کو جملہ مطالبات ہر قسم متعلقہ (۲) سے بری کیا۔ اور معاوضہ برأت مذکور کا دستاویز میں ایک رقم یکمشت مندرج ہے جس کے ادا کرنے پر بموجب تحریر مذکور جملہ مطالبات جو شراکت سابق سے پیدا ہوئے تھے ساقط اور ختم ہو گئے۔ اقرار زبانی کے رو سے ایک ادھ شرط متعلق معاوضہ فارغخطی بابت حساب گذشتہ کے اضافہ ہوتی ہے یعنی یہ کہ ایک آنہ حصہ کاروبار شراکتی میں بنا رہے اس قسم کا اقرار محض ایک بانی یا اقرار مزید نہیں ہے بلکہ وہ اضافہ ایک ایسے معاہدہ میں ہے جو محض تحریر میں آچکا اور اس معاہدہ کی شرائط کے خلاف ہے (۲)۔ سنہ ۱۸۷۶ء میں مدعی نے بعض اراضیات کا ایک پٹہ بحق مدعا علیہم تحریر کیا۔ مئی سنہ ۱۸۷۹ء میں اس نے ایک تحریری اقرار نامہ لکھدیا جس کی رو سے مدعا علیہم کو کمی لگان کی اجازت بحد ۱۰ فی سال دیگئی۔ اقرار نامہ مذکور رجسٹری شدہ نہ تھا لیکن اسکا ذکر مدعی نے ایک پہلی نالش کے عرضیدعویٰ میں کیا تھا۔ بعد میں اس نے ایک نالش مدعا علیہم پر واسطے دلا پانے کل مقدار لگان ابتدائی کے دائر کی۔ تجویز ہوا کہ مدعا علیہم اقرار نامہ پر انحصار کر سکتے تھے۔ اور کہ دفعہ ۹۲ اس سے متعلق نہیں (۳)

مابین انہیں فریقین یا اُن قائممقامان حقیقت کے

الفاظ مندرجہ دفعہ ہذا یعنی مابین انہیں فریقین کسی دستاویز قسم مذکور کے یا متعلق ان اشخاص سے ہیں جو ایک جانب سے اور دوسری جانب سے معاہدہ یا جایداد کے انتقال کرنے میں متفق ہوئے۔ اور ان امور سے متعلق نہیں ہیں جو صرف ایک جانب کے متعاقدان کے باہم نسبت اُن کے تعلقات باہمی بذریعہ معاہدہ مذکور کے پیدا ہوں۔ الفاظ مذکور مانع اس امر کے نہیں کہ منجملہ دو شخصوں کے جنکے حق میں بیعنامہ کا لکھا جانا ظاہر ہوتا ہو ایک شخص بذریعہ شہادت زبانی کے اس نالش میں جو بنام دوسرے کے ہو یہ ثابت کرے کہ مدعا علیہ اصل فریق خریداری مذکور کا نہیں ہے بلکہ محض فریق برائے نام ہی اور یہ کہ مدعی تنہا مستحق

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۲۱۰ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۴۸ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۶۲۰

اس جائداد کا ہے جس سے خریداری مذکور متعلق ہے (۱) ایک وثیقہ رہن میں جو ایک نابالغ کی طرف سے اس کے سربراہ نے تیرو ڈنگدار (جس نے وثیقہ مذکور تحریر نہیں کیا) کے حق میں تحریر کر دیا - اس کا یہ مضمون تھا - کہ رہن مذکور واسطے ادائے رقم قرضہ کے کیا گیا ہے - جسکی نسبت تیرو ڈنگدار نے یہ ذمہ لیا کہ وہ رقم مذکور سے وہ قرضجات ادا کریگا جو بذمہ جائداد نابالغ کے ہو علاوہ دیگر قرضجات کے ایک قرضہ کپوسامی کا واجب الادا تھا تیرو ڈنگدار قرضہ ہذا کے ادا کرنے میں قاصر رہا - اسواسطے کپوسامی نے برخلاف سربراہ نابالغ ڈگری حاصل کر کے روپیہ وصول کر لیا - ایک نالش میں جو بجانب نابالغ برخلاف تیرو ڈنگدار بابت دلاپانے اس تعداد کے تھی جو کپوسامی کی ڈگری میں ادا کیا گیا تھا تیرو ڈنگدار نے یہ حجت کی - کہ بر وقت تحریر رہننامہ ایک زبانی اقرار اس مضمون کا ہوا تھا کہ نابالغ بر وقت سن بلوغت قرضہ سے انکار نہ کرے تو قبل ادائے روپیہ کپوسامی یا سربراہ نابالغ ایک مشروطی تمسک لکھ دیگے عدالت ضلع نے شہادت بتائید حجت مذکور اسوجہ پر نامنظور کی - کہ وہ بموجب منشائے دفعہ ۹۲ - ایکٹ شہادت ہند سنہ ۱۸۷۲ء ناقابل پذیرائی ہے - تجویز ہوئی - کہ شہادت قابل پذیرائی ہے (۲)

مدعی کا دعوی ایک زمین کے دخل کی بابت تھا جس کی نسبت یہ ادعا تھا - کہ اس کو اپنی ایک رشتہ دار عورت سے ملی ہے - مدعا علیہ کا جواب تھا کہ اس نے وہی زمین تم سے خریدی ہے ایک بیعنامہ پیش ہوا جس میں مدعی مشتری درج ہوا ہوا تھا - مدعا علیہ نے عذر کیا کہ مدعی کا نام بطور بینامی درج کیا گیا تھا تجویز ہوا - کہ زبانی شہادت اس مضمون کے گذر سکتی ہے - کہ زمین واقعہ میں مدعی کے نام ہبہ ہوئی تھی - کیونکہ سوال درمیان فریقین دستاویز کے نہیں پیدا ہوا - نہ ان کے واسطہ داران کے درمیان اس لئے دفعہ ۹۲ - ایکٹ شہادت کی تاثیر سے باہر ہے اور گو مدعی اور مدعا علیہ کو ایک ہی شخص سے استحقاق پہونچتا تھا پھر بھی ان دونو کی حیثیت معاہدین کی نہیں ہے اور یہ شہادت ایسی شہادت سمجھی جاوے گی جس سے کسی تحریری معاہدہ کی شرائط فیما بین فریقین معاہدہ کا تبدل مراد ہو (۳) نیز دیکھو نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ زیر دفعہ ۹۹ -

مدعی نے واسطے دلاپانے ایک چہارم قیمت ایک مکان کے دائر کی جسکی نسبت بیان کیا گیا تھا - کہ مدعا علیہ ۱ نے مدعا علیہ ۲ کے ہاتھ فروخت کر دیا ہوا ہے - دعوی مذکور ایک رواج مقامی پر مبنی تھا معاملہ بظاہر مابین مدعا علیہم بیع نہ تھا - بلکہ ایک استغاثی رہن تھا - قرار دیا گیا - کہ مدعی چونکہ کوئی فریق معاملہ مذکور کا نہ تھا اسلئے شہادت زبانی اس امر کے پیش کرنیکا مستحق تھا کہ جو کچھ رہن استغاثی ہونیکا منشا تھا - وہ ایسا نہ تھا - بلکہ در اصل وہ ایک بیع تھا - یہ خلاف ملاحظہ ہو - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۷۰ - بروئے دفعہ ۹۹ - ایکٹ ہذا وہ شخص جو فریق معاہدہ

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۳۱۴ - ۷۲ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۹ - (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۳۲۹ - (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۷۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۴۴ و کلکتہ لا جرنل جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۰

نہ ہو۔ بذریعہ شہادت زبانی کے ثابت کر سکتا ہی کہ ایک معاہدہ جو بظاہر رہن ہے یا جو بظاہر ہبہ ہے دراصل ایک بیع ہے۔ (۱)، جو اشخاص کہ متعاقدین کسی دستاویز کے یا ان کے قائمقام حقیت نہ ہوں انکو جائز ہے۔ کہ شہادت ایسے واقعات کی ادا کریں جنسے اسی وقت کا ایک ایسا اقرار ظاہر ہوتا ہو۔ جو کہ دستاویز کی شرائط سے مغائر ہو۔ (دفعہ ۹۹۔ ایکٹ ہذا)+

ادخال شہادت زبانی بغرض افراط تفریط

(۲) ایک معاہدہ تحریری میں بذریعہ ایک ہمعصر زبانی تقرار کے کوئی ایزادی نہیں ہو سکتی دفعہ ۲۳۰ ایکٹ معاہدہ کے جزو دوم کو دفعہ ۹۲۔ ایکٹ شہادت کے ہمراہ پڑھنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اگر بلحاظ کسی معاہدہ تحریری سے کوئی کارندہ بذات خود ذمہ دار معلوم ہو تو مواخذہ سے بوقت دینے ثبوت ظاہر کرنیکے بجائے نام اپنے مالک کے جو خود معاہدہ میں مرقوم نہو۔ بری الذمہ نہیں ہو سکتا (۳) فیصلاس بحث کا کہ آیا معاہدہ تحریری غیر مبہم بابت خرید فروخت کاغذ زر گورنمنٹ کے آیا معاہدہ یا معاملہ بطریق قماربازی ہے یا نہیں بر بنائے عبارت صریح خود معاہدہ کے ہونا چاہیے اور شہادت لسانی بغرض تغیر یا تردید عبارت مذکور کے قابل پذیرائی نہیں ہے (۴) جس حالت میں مالک حصص کمپنی فہرست ان چندہ دہندگان میں جن کے خلاف حکم متعلقہ باقی عدالت چانسری سے صادر ہوا تھا بلفظ "دیوجی بھانجی راجرو ٹی" کے تحریر ہوا تھا اور یہ لکھا تھا۔ کہ اس پر نالش "بذاتِ خاص" کی گئی تھی۔ تجویز ہوئی۔ کہ کمپنی مدعی کو اسبات کی شہادت پیش کرنیکی اجازت نہیں ہو سکتی۔ کہ فی الحقیقت حصص مذکور کی مالک ایک دکان ہے جس میں دو شخص شریک ہیں۔ کہ جن کے نام بھانجی زتنی و دیوجی ہیراج ہیں (۵)۔ مدعا علیہم نے اقرار خریداری [illegible] من تانبے کا جو روانگی جہاز ماہ جولائی میں آوے ساتھ مسٹرس ریلی برادرس کے کیا۔ اور ۱۳۔ اگست کو مدعا علیہم نے مدعیان کے ساتھ فروخت کرنے [illegible] من تانبے کا معاہدہ کیا۔ یادداشت خرید و فروخت باہم مدعی و مدعا علیہ کے بابت حوالگی [illegible] من بشرط پہنچنے مال کے چار مہینے کے اندر بطور معاہدہ تحریر ہوئی۔ [illegible] من یافتنی یا قریب اس کے تانبا ریلی برادرس کے گودام میں اندر میعاد معینہ پہنچا۔ اور مدعا علیہم نے [illegible] من تانبا اندر میعاد کے مدعیان کو دیا۔ باقی تانبا نہیں دیا۔ کیونکہ اور مال اندر میعاد کے کلکتہ میں جہاز پر نہیں آیا۔ مدعیان نے نالش خلاف ورزی معاہدہ حوالگی مال دائر کی۔ مدعا علیہم نے از روے شہادت زبانی یہ ثابت کرنا چاہا کہ معاہدہ دینے [illegible] من کا اس صورت میں تھا۔ کہ جو مال ریلی برادرس کے گودام میں آوے اس کا ایک چہارم بقدر [illegible] من کے ہو۔ تجویز ہوئی۔ کہ اس قسم کی شہادت حسب دفعہ ۹۲۔ ایکٹ شہادت کے ناقابل پذیرائی ہے (۶)

---

(۱) نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۹۰ء ۱۷ دسمبر سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ (۲) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۹۵ (۳) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۷ (۴) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۹۱ (۵) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۱۶ (۶) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۱۲۳۔

نیز ملاحظہ ہو۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۴۴۶۔ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۰۔ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۹۸ و ۶۰۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۵۔

از روئے دفعہ ۱۳۲ قانون معاہدہ اور دفعہ ہذا۔ زید کو اس عذر کے پیش کرنیکی ممانعت نہیں ہے کہ وہ محض ایک قرضہ کی ہنڈوی سکارنیوالا تھا (۱) نسبت دستاویزات قابل بیع و شرکے ملاحظہ ہو۔ دفعہ ۲۸ ایکٹ ۲۶ سنہ ۱۸۸۱ء اور نسبت اصل و ضامن کے ملاحظہ ہو۔ دفعہ ۱۳۲۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء۔

مدعی نے اس روپیہ کے دلا پانے کی نالش کی جس کے ادا کرنیکے لئے وہ بوجہ ایک رہن کے جو خود اس نے اور اس کی دو سوتیلی ہمشیرگان نے تحریر کر دیا تھا مجبور کیا گیا تھا۔ اس کا دعویٰ اس عذر پر مبنی تھا کہ گو دستاویز سے بطور شریک رہن کے ظاہر ہوتا تھا۔ مگر وہ دراصل محض ضامن تھا۔ تجویز ہوئی کہ شہادت بہ ثبوت اس امر کے قابل پذیرائی تھی۔ اور مدعی نے رہنامہ صرف بحیثیت ضامن کے تحریر کیا تھا۔ (۲) شہادت زبانی یہ ثابت کرنے کیلئے قابل پذیرائی نہیں کہ ایک رقعہ کے دستخط کنندہ نے دستخط محض بحیثیت ضامن کے کئے تھے۔ اور یہ کہ وہ محض ذمہ دار بطور ضامن ایکٹ ۵ کے لئے ہے۔ (مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۴ امیر کیا گیا) قانون نسبت قابل داخل ہونے شہادت زبانی کے بغرض ترمیم شرائط دستاویز تحریری کے قانون شہادت انگلستان نہیں ہے۔ بلکہ قانون شہادت ہند ہے۔ چنانچہ شہادت زبانی کے قابل پذیرائی ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ داخل کسی نہ کسی شرط دفعہ ۹۲ کے ہو۔ (۳) بجواب ایک نالش بربنائے کفالت نامہ کے جو بذریعہ اقساط واجب الادا تھا۔ یہ عذر کیا گیا تھا کہ بوقت تحریر دستاویز کے زبانی اقرار ہوا تھا۔ کہ قرضخواہ بعوض اقساط کے جزو جائداد منقولہ پر قابض رہیگا۔ تا وقتیکہ لگان سے کل رقم واجب بربنائے تمسک ادا ہو جاوے۔ چنانچہ مطابق اس اقرار کے مدعی نے قبضہ حاصل کر لیا۔ قرار دیا گیا کہ چونکہ زبانی اقرار سے اصل معاہدہ میں کوئی کمی یا ایزادی یا ترمیم نہ ہوتی تھی۔ بلکہ صرف وسائل ادائیگی اقساط مہیا کئے گئے تھے۔ اسلئے شہادت اقرار مذکور قابل پذیرائی ہے۔ (۴) جب ایک فریق ایک معاملہ کو بیع اور دوسرا اس معاملہ کو رہن بیان کرتا ہو۔ تو شہادت لسانی اس امر کی گذر سکتی ہے۔ کہ درحقیقت معاملہ رہن کا تھا۔ (۵) بخلاف ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۰ صفحہ ۱۱۹ و ۲۶۴ تحت عنوان "کوئی شہادت کسی زبانی اقرار کی داخل نہ ہوگی" زیر دفعہ ہذا زبانی شہادت دربارہ **افعال و طریق عمل** فریقین کے مثلاً زبانی شہادت اس امر کی کہ قبضہ بائع پاس

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۷۴۱ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۴۳ بہ تقلید انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۴۔

(۳) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۰۱۔ ۲۲ مئی سنہ ۱۹۰۳ء (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۹۲ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۴۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۹۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۲۸ و ۸۹۸ و ۹۰۰۔

باوجود تحریر کئے جانے دستاویز بشکل بیع کے رہا تھا۔ اس امر کے ثابت کرنیکے واسطے قابل پذیرائی ہے کہ دستاویز مذکور کا منشا صرف بطور رہن کے عامل ہونیکا تھا۔(۱) حسب دفعہ ہذا زبانی شہادت بغرض تبدیل یا ترمیم کرنے شرائط ایسے تحریری معاہدہ کے قابل پذیرائی نہیں ہوتی جس میں کوئی فریب یا غلطی نہ ہو۔ اور جس میں فریقین کا ارادہ بذریعہ تحریر وہ ظاہر کر دیا گیا ہو جیسا ان کے افعال سے مفہوم ہوتا ہے۔ مالا وثیقہ کے مابعد کے افعال اور طریق عمل فریقین کی بابت شہادت باظہار اس امر کے قابل پذیرائی ہوتی ہے۔ کہ انکا مقصود کسی ایسی شئے سے تھا۔ جو تحریری معاہدہ سے مختلف ہے۔ مقدمات انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۱۲۹۔ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۲۶ و ۹۸ کی پیروی کیگئی اور مقدمات انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۶ و جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۵ کا حوالہ دیا گیا۔ اور مقدمات انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۵۹۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۷۴۴ سے اختلاف کیا گیا۔(۲) لیکن بروئے دفعہ ہذا کوئی زبانی شہادت باظہار اس امر کے قابل پذیرائی نہیں ہے کہ ایک بیعنامہ در اصل ایک رہن نامہ تھا۔

(۳) نیز ملاحظہ ہو۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۶۱۲۔

بروئے احکام دفعہ ہذا زبانی شہادت بابت افعال وطریق عمل فریقین کے مثلاً شہادت بابت واپسی زر و واپسی دستاویز اور استعمال انفعال قبضہ منجانب بائع بثبوت اس امر کے قابل پذیرائی ہے کہ ایک ظاہری انتقال در اصل ایک رہن بطریق بیع بالوفا تھا۔ مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۰۳ کا حوالہ دیا گیا۔ اور تجویز ہوا کہ قاعدہ مندرجہ مقدمہ مذکور میں مقدمہ لا رپورٹ انڈین اپیلز جلد ۱۴ صفحہ ۱۰۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۱۲۹ کسی طرح خلل انداز نہیں ہے۔ (۴) دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۰۰ بیٹہ کے متعلق ملاحظہ ہو۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۱۶۰ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۱۔

شرط ۱ بغرض اس امر کے کہ ایک اقرار ایک کامل معاہدہ بتلادے دو فریقین کی آزادانہ رضامندی سے (یعنی بدون جبر یا تسلط بیجا یا فریب یا غلط بیانی یا غلطی کے) جو معاہدہ کرنیکے مجاز ہوں۔ بعوض بدل جائز اور ساتھ غرض جائز کے ہونا چاہئے۔ اور ایسا نہ ہونا چاہئے جو صریحاً بروئے ایکٹ معاہدہ کے کالعدم قرار دیا گیا ہو (دفعہ ۱۰۔ ایکٹ معاہدہ) اور بغرض اس امر کے کہ جائداد بذریعہ وصیت منتقل کیجائے شخص موصی صحیح العقل ہونا چاہئے۔ نہ کہ نابالغ۔ اور وصیت یا کوئی جزو وصیت جو فریب یا جبر سے یا جو ایسے تقاضہ سے کرایا گیا ہو جس سے موصی کی آزادانہ رضامندی کا غصب معلوم ہوتا ہو کالعدم ہوتا ہے۔ (دفعات ۴۶ و ۴۸۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۸۰۔ (۲) نمبر ۴۲ بابت سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۷۰ مقدمات انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۴۰۶ و ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۲۶۷ و جلد ۱۱ صفحہ ۴۲۸ تمیز کئے گئے (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۲۵۶ و ۲۸۹۔ و جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۶ و ۲۵۷۔ بخلاف ملاحظہ ہو۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۵۷

چونکہ قانون کے رو سے ایک کامل معاہدہ یا عطیہ یا کسی اور قسم کے انتقال جایداد کا ہونا ضروری ہے اسلئے ایسی شرایط کا موجود نہ ہونا جسکے سبب سے دستاویز ناجایز ٹھیرتی ہو یا کوئی شخص اوسکی نسبت کسی ڈگری یا حکم کا مستحق ٹھہرتا ہو بدون غصب کرنے قاعدہ محکومہ دفعہ ہذا کے صریح طور پر ثابت کیا جا سکتا ہے۔ لہذا دستاویز کا ایک جایز دستاویز ہونا ضروری ہے۔ بروئے شرط اول اس امر کی اجازت دیگئی ہے کہ زبانی شہادت بغرض ثابت کرنے اس امر واقعہ کے دیجاوے جو کسی دستاویز کو ناجایز ٹھہراتا ہو چنانچہ اقرارات بطریق قماربازی کالعدم ہیں (دفعہ ۳۰ ایکٹ معاہدہ) حالانکہ دفعہ ہذا کے رو سے اثبات کا امتناع کیا گیا ہو کہ زبانی شہادت پذیرائی نہ کیجاویگی تاہم شرط ہذا کے رو سے اون واقعات کے ثابت کرنے کی اجازت دیگئی ہے جو کسی دستاویز کو ناجایز ٹھہراتے ہوں یا جن کے سبب سے کوئی شخص کسی ڈگری یا حکم کا اوسکی بابت مستحق ٹھہراتا ہو (۱)

شرط ہذا میں امور مفصلہ ذیل سے دستاویز بے اثر ہو جاتی ہے اور زبانی شہادت اون ہی کی نسبت گذر سکتی ہے

اول۔ فریب دیکھو دفعہ ۱۷ و ۱۸ و ۱۹۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء و دفعہ ۲۸۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۳۳ و ۳۰۰ و ۳۴۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۴۴ و جلد ۲۵ صفحہ ۶۰۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۴۵۹ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۸۰ و ۳۴۸۔ شہادت اقرار زبانی کی واسطے ثابت کرنے اس امر کے لیجا سکتی ہے کہ معاملہ مابین فریقین مبنی بر فریب تھا (۲) لیکن کوئی شخص اپنا فریب خود ثابت نہیں کر سکتا (۳) جس حال میں کہ ایک شخص دوسرے کو اون بیانات کے یقین پر جو اوس نے کئے ہوں معاہدہ میں در آنے کی ترغیب دی جن میں سے کہ کوئی ایک غیر صحیح ہو تو کل معاہدہ کی نسبت خیال کیا جاویگا کہ وہ فریب سے حاصل کیا گیا ہے (۴)

دوم تخویف دیکھو دفعہ ۱۵ و ۱۶ و ۱۹۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء و دفعہ ۴۴۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء۔

سوم۔ ناجوازی بسبب قانون دفعہ ۲۳ و ۲۴ و ۲۶ و ۵۵ و ۵۶۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء و دفعہ ۱۱ و ۱۲۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء و دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند۔ بر بنائے صحیح تعبیر دفعہ ہذا کے اور خاصکر بلحوظ شرط اول کے فیصلہ مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۹۱ بطور قانون کے خیال نہیں کیا جا سکتا۔ بغرض اس امر کے کہ عدالت کو اس فیصلہ پر بحث کے قابل کیا جاوے کہ آیا ایک اقرار بربنا اسوجہ کے کالعدم ہے یا نہیں کہ وہ بطریق قماربازی ہے۔ اس فریق کو جو یہ عذر کرے کہ وہ بطریق قماربازی ہے اجازت دیجانی چاہیئے کہ واسطے ثابت کرنے اس امر کے کہ وہ ایسا ہے شہادت پیش کرے۔ اگر ایک تحریری اقرار کے جوا نہ پر اعتراض کیا گیا ہو تو دستاویز کی ظاہری سچائی کو بتلانا کوئی جواب نہیں ہے اور نہ ایسا کرنے سے تحقیقات زیر قاعدہ مندرجہ دفعہ ہذا سے محفوظیت حاصل ہو سکتی ہے جسکے بموجب صرف اون

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۳۴ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۹۴۹ (۳) بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۹ و نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۷۵ و نمبر ۳۰ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۷ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۱۲۲ ۔

دستاویزات کی شرائط کی تردید اور ترمیم نہیں ہو سکتی جنکے جواز کے متعلق کوئی تنازعہ نہ ہو۔ تمثیلات مندرجہ شرط اول دفعہ ہذا (فریب۔ تخویف۔ ناجوازی وغیرہ) تمثیلاً بیان کیگئی ہیں اور مکمل نہیں ہیں یعنے علاوہ انکے کسی اور امر کی بھی شہادت گذر سکتی ہے جسکے سبب سے دستاویز مذکور ناجایز ہو جاتی ہو (۱)

ایک نالش میں جو بربنائے معاہدہ خرید فروخت مال کے ایک تاریخ معین پر تھی مدعاعلیہ نے یہ عذر کیا کہ معاہدہ مذکور ایک معاہدہ جوئے کا تھا اور فریقین کا یہ منشا نہ تھا کہ مال کی حوالگی دی یا لیجائے اور بدینوجہ معاہدہ مذکور کالعدم ہو۔ تجویز ہوئی کہ شہادت زبانی گذر سکتی ہو (۲) شہادت اس امر کی گذر سکتی ہو کہ جو روپیہ بذریعہ تمسک کے لیا گیا تھا وہ واسطے اغراض خلاف تہذیب کے تھا (۳) جبکہ عدالت کو جتلا دیا گیا ہو کہ بدل ایک معاہدہ کا جسکے نفاذ کیلئے استدعا کیگئی ہو کلاً یا جزواً ایک ناجایز بدل ہو تو عدالت کو لازم ہے کہ باوجود اس امر کے کہ معاہدہ اپنی شکل سے کامل طور پر جایز معلوم ہوتا ہے اور کہ ناجوازی بدل کا کبھی عذر نہیں کیا گیا اور امر مذکور کو موثر کرے جو اسکے علم میں لایا گیا ہو (۴)

چہارم۔ عدم تکمیل حسب ضابطہ۔

پنجم۔ بے منصبی کسی فریق کی حسب دفعہ ۱۱ و ۱۲۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء۔

ششم۔ نہ ادا کرنا زر ثمن کا دفعہ ۲۵۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء۔

شہادت زبانی اس امر کی نسبت گذر سکتی ہے کہ کل زر بدل ادا نہیں ہوا ہو (۵) اور جس حال میں ایک جھوٹا اقرار زر بدل کی ادائیگی اور وصولی کے متعلق درج بیعنامہ کیا گیا ہو تو بائعہ باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ ہذا کے یہ ثابت کرنیکا مجاز ہو کہ کوئی زر بدل ادا نہیں کیا گیا (۶) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۶۰۸ و جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۳ و ۲۱۵ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۷۴ و ۴۰۸ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۶۸۔ لیکن اس امر کی شہادت نہیں گذر سکتی کہ ایک بیعنامہ دراصل ایک ہبہ نامہ تھا (۷) بخلاف ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۷۳ و نمبر ۱۱۷ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

ہفتم۔ غلطی کسی امر واقعہ یا قانونی کی دفعہ ۲۰ و ۲۱ و ۲۲۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء و تمثیل (ج) و (ہ) و دفعہ ۱۷ و ۲۲ و ۲۶۔ ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ء۔

شہادت زبانی بہ ثبوت اس امر کے قابل مقبولی ہو کہ اس فقرہ کے کیا معنے ہیں ان شرایط کے جو باہم قرار پائی ہیں (۸)

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۴۳۷ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۵۸۵ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۴۸۰ و نمبر ۵۰ سنہ ۱۸۹۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی بخلاف ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۱۹ (۳) نمبر ۶۱ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۶۶ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۴۹۶ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۵۹ و ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۲۶۷ و جلد ۷ صفحہ ۴۲۸ (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۳۷ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۰۰ (۸) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۲۸۔

ایک معاہدہ جسکی بابت یہ منشا رکھا گیا تھا کہ نوٹ فروخت شدہ میں معاملہ فیمابین مدعی اور مدعا علیہ کے قایم ہو- دلال کی غلطی سے اسطرح قایم کیا گیا کہ گویا وہ فیمابین مدعا علیہ اور ایک شخص ثالث کے قایم ہوا ہی- تجویز ہوا کہ ایک نالش میں جو منجانب مدعی بربناء معاہدہ مذکور کے دایر ہو- زبانی شہادت بغرض اظہار اس امر کے گذر سکتی ہی کہ معاہدہ مذکور در اصل مابین مدعی اور مدعا علیہ کے کیا گیا تھا (۱)

شرط ۲ زبانی شہادت بغرض تردید یا تبدیل دستاویز تحریری کے خارج رکھنے کے قاعدہ کی خلاف ورزی نہیں ہوتی اگر کوئی ہمعصر ایسا اقرار ثابت کیا جاوی جو مخل شرایط معاہدہ تحریری نہ ہو گو کہ وہ متعلق اسی امر کے ہو (۲) شرط ہذا فریقین معاہدہ تحریری کو یہ ثابت کرنیسے امتناع نہیں کرتی کہ خواہ اُسیوقت یا بطور تدابیر ابتدائی کے انہوں نے ایک جداگانہ زبانی اقرار متعلق ایک برابر کے معاملہ کے کیا ہی (۳) اس شرط کے متعلق ملاحظہ ہوں تمثیلات (و) و (ز) و (ح)، مگر اسبات پر غور کرنے میں کہ آیا ایسا ثبوت دیا جاسکتا ہی یا نہیں عدالت کو دستاویز کی باضابطگی کے درجہ پر لحاظ کرنا ہوگا (۴) مزید برآن اگر زبانی اقرار مخالف شرایط دستاویز تحریری کے ہو تو شہادت زبانی کسی صورت میں قابل پذیرائی نہ ہوگی (۵) لیکن اگر دستاویز میں امر مذکور کے متعلق کوئی ذکر نہ ہو اور اقرار شرایط دستاویز کے مطابق ہو تو وہ ثابت کیا جاسکتا ہے (۶)

مدعی نے اُس روپیہ کا دعوی کیا کہ جو مندرجہ ذیل دو ٹومبوؤں پر واجب الادا تھا:-

بخدمت لالہ آسارام- بحوالہ آج صبح کی ہماری زبانی گفتگو کے میں اقرار کرتا ہوں کہ بعد ازین مبلغ (اعاسلے،،

ایک ٹومبو میں اور اسار دوسرے میں) اُس حساب کی بابت ادا کرونگا جو آپ کو دوکان کنلاک و پسران سے لینا ہے- دستخط سی ڈبلیو کنلاک-

مدعا علیہ نے عذر کیا کہ ایک علیحدہ اقرار زبانی موجود ہی جو ایسی شرط ہی کہ جو ذمہ واری بموجب ٹومبوؤنکے عاید ہوتی ہی اُس پر مقدم ہی- اقرار زبانی یہ تھا کہ مبلغ مذکور نقد نہ ادا کیا جائیگا بلکہ مدعا علیہ کی شراکت میں کمیشن پر روئی بیچنے کی تجارت سے جو منافع ہوگا اُس سے مدعی وصول کریگا- اُس تجارت میں مدعا علیہ اور مدعی کے حصہ برابر ہونگے لیکن جبتک کہ مبلغ اعما مدعی کو وصول نہ ہولے کل منافع مدعی کا ہوگا اور عذر کیا گیا ہی کہ الفاظ بعد ازین مستعملہ ٹومبوہائے مذکورہ بالا سے اس انتظام کیطرف اشارہ کیا گیا ہی- بولنوز صاحب اور کیمبل صاحب نے قرار دیا (لنڈزی صاحب کو اتفاق نہیں ہی) کہ اقرار زبانی ٹومبوؤں کے موافق نہیں ہے- نیز بولنوز صاحب و لنڈزی صاحب نے قرار دیا (کیمبل صاحب کو اتفاق نہیں ہے) کہ شہادت اقرار زبانی زیر شرط ۳ دفعہ ۹۲ قانون شہادت ہند قبول ہو سکتی ہی- لنڈزی صاحب نے قرار دیا کہ زبانی اقرار ٹومبوؤں کے مخالف نہ تھا- پس زیر شرط ۲ دفعہ ۹۲- قانون شہادت ہند شہادت مذکورہ بھی قبول کیجا سکتی ہی (۷) ل. ک. ایک

---

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۸۵۴ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۶۸ و ۸۹- اجلاس کامل و قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۱۱۴۷-
(۳) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ- ۱۱۳۵ (۴) ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۳۸ و ۲۴۰ و ۲۵۵-
(۵) ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۴۴۰ و جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۵ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۲۸ و ۳۳۸ (۶) ملاحظہ ہو
انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد [illegible]

از نام ر-ل کا شریک تھا بحیثیت مذکورہ بانگ کا بگ ل کے بعض حصص کا یا اکثر سب حصص خود کے مستحق تھا اور نیز اس کمیشن کا جو اسکی فرم نے بطور ایجنٹ مل مذکور کے حاصل کی تھی بسنہ ۱۹۰۸ء میں وہ فرم سے علیحدہ ہوگیا اور فرم کی کتب میں اندراجات کئے گئے جن سے ظاہر ہوتا تھا کہ ۵-۳ حصص ل-ک کو دیئے گئے ہیں اور کہ اسکو تاریخ اندراجات مذکور سے فرم ر-ل میں کوئی استحقاق حاصل نہیں رہا تجویز ہوا کہ زیر شرائط ۲ و ۴ دفعہ ۹۲ شہادت بغرض اظہار اس امر کے قابل پذیرائی ہے کہ فی الحقیقت انتظام یہ ہوا تھا کہ ل-ک کمیشن میں اپنے حصہ کا برابر مستحق رہے (۱)

بحث یہ تھی کہ پٹہ میں کسقدر زمین داخل ہے اور اس پٹہ میں کچھ حدود اراضی کی جو بذریعہ اس پٹہ کے دیگئی تھی مندرج نہ تھیں۔ تجویز ہوئی کہ زبانی شہادت نسبت وسعت حدود اراضی کے جسکا پٹہ دیا گیا ہے لیجا سکتی ہے اسلئے کہ شرائط کے مغایر نہیں بلکہ پٹہ اسکی نسبت ساکت ہے (۲) عذر مدعا علیہ فی الواقعہ یہ ہے کہ گو معاوضہ بقدر اعـــ ،،، مندرج کیا گیا مگر علیحدہ اقرار زبانی اس مضمون کا تھا کہ منجملہ اس رقم کے مدعی الـــ ،، بابت اس زر قرضہ کے جو اسکے رشتہ دار سے واجب الادا ہے واپس کرے گا اور اس بناء پر شہادت زبانی پیشکردہ حسب شرط ۱ اس وجہ سے قابل پذیرائی ہے کہ شرط متعلق واپس کرنے مبلغ الـــ ،، کے خلاف اس بیان کے نہیں ہے جو نسبت معاوضہ معاہدہ میں مندرج ہے (۳) دفعہ ہذا میں یہ حکم نہیں ہے کہ کسی بیان امر واقعہ مندرجہ دستاویز کی تردید بذریعہ زبانی شہادت کے نہیں کیجا سکیگی جیسا حال میں کہ زر بدل کی ادائیگی وصولی کی نسبت اقرار کیا گیا ہو۔ عدالت کا اس ثبوت کو پذیرا کرنا کوئی خلاف ورزی دفعہ ہذا کی نہیں ہے کہ بذریعہ ایک محصر (اسیو قتنگ کے) انتظام مابین بائع و مشتری کے زر بدل مشتری کے پاس ان اغراض کیلئے ایسی شرائط پر رہنے دیا گیا تھا جو مابین فریقین کے ہوئی تھیں (۴) سنہ ۱۹۰۶ء میں مدعی نے فہمیدگی حسابات کی نالش کی۔ مقدمہ سپرد ثالثی کیا گیا۔ ثالث نے فریقین کو سمجھا بجھا کر اس مضمون کی مصالحت کرا دی کہ انہوں نے تمام حسابات کا تصفیہ کرلیا اور کوئی امر متنازعہ نہیں رہا۔ اور اس مصالحت کو عدالت میں معہ ایک درخواست کے مرسل کر دیا جسمیں یہ استدعا کی کہ نالش داخل دفتر کیجائے۔ فریقین نے عدالت کے روبرو شرائط مصالحت کو تسلیم کیا چنانچہ نالش ڈسمس کر دیگئی۔ من بعد مدعی نے اس مدعا علیہ کے خلاف نالش ثانی دائر کی جو فی الاصل اسی مضمون کی تھی اور اسی داد رسی کیلئے تھی۔ مزید بیان یہ تھا کہ مدعا علیہ نے ثالث کے روبرو اقرار کیا تھا کہ حسابات اسکو سمجھا دیگا اور جو کچھ رقم انکے روسے واجب الادا نکلے ادا کریگا بشرطیکہ مدعی اس مقدمہ میں پہلے راضینامہ داخل کردے۔ جو اسوقت زیر تجویز تھا اور گو اس اقرار پر حصر رکھکر راضینامہ عدالت میں داخل کر دیا گیا تھا مگر مدعا علیہ نے اسوقت تک حسب اقرار حسابات نہیں سمجھائے۔ مدعا علیہ نے اس اقرار سے انکار کیا جسکی بناء پر نالش دائر کیگئی تھی۔ اور یہ عذر کیا کہ راضینامہ کے روسے مقدمہ متنازعہ فیصلشدہ سابقہ ہوگیا اور تقریر مخالف کی ممانعت ہوگئی۔ نامبردہ نے یہ بھی عذر کیا کہ جب مبینہ اقرار راضینامہ کی شرائط سے سراسر متناقض ہے تو اس زبانی اقرار کی شہادت بموجب احکام دفعہ ۹۲ ایکٹ شہادت ناقابل پذیرائی ہے۔ چیف جج صاحب نے تجویز کیا کہ نالش سابق

---

(۱) انڈین [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible] ۴۸ (۴) انڈین

لا رپورٹ الہ آباد جلد [illegible] صفحہ [illegible]

میں مدعی کا یہ بیان کہ حسابات کی پوری فہمید ہوگئی اسکے برخلاف تقریر مخالف کی ممانعت پیدا نہیں کر سکتا کیونکہ مدعا علیہ نے اسکی وجہ سے کوئی ایسا امر نہیں کیا جو وہ بصورت دیگر نہ کرتا محض یہ بیان کہ حسابات کتاب بخوبی سمجھ لیا گیا ہے اور اسکی بابت آئندہ کوئی دعویٰ نہیں ہے بیان سے متناقض نہیں ہے کہ مدعا علیہ نے زبانی اقرار کیا تھا کہ بعد انفصال نالش حساب کتاب سمجھا دیا جاویگا۔ مزید برآن یہ قرار دیا گیا کہ راضینامہ کو فریقین کے درمیان ابتدائی معاہدہ تصور نہیں کرنا چاہیئے بلکہ بلحاظ حالات مقدمہ اور افعال و طریق عمل و نیت فریقین کے جو اسکی تکمیل کیوقت تھی اسکی نسبت ضرور یہ قرار دیا جائیگا کہ وہ محض بیان شرایط مصالحت برائے اطلاع ثالث تھا اور اس سے درخواست ثالث گذرانیدہ بعدالت کی تائید ہوتی تھی لہذا کسی عہد کی بابت جو اس میں متروک ہوگیا زبانی شہادت قابل پذیرائی تھی (۱) منجملہ دو مدعا علیہم کے ایک نے بعوض اُن زر پیشگی ہائے کے جو مدعی نے اسکو اس غرض کے لئے دئے تھے کہ اوسکے بیٹے (مدعا علیہ دوم) کے نام پر پٹہ جنگل کا حاصل کرنے میں جو کچھ خرچ ہوا ہے صرف کرے مدعی کے ساتھ یہ اقرار کیا کہ جب میرا بیٹا واپس آئیگا میں تمہاری بابت اسکے ساتھ کسی نہ کسی قسم کا انتظام کرونگا کہ تم اُن سالہائے میں جنکی بابت تحریری اجازت حاصل کر لیگئی ہے جنگل میں کام کرنے پاؤ کرو۔ بیٹا اس اقرار کا کوئی فریق نہ تھا۔ ایک نالش ہرجانہ خلاف ورزی معاہدہ میں کہ مدعی کو جنگل میں کام کرنے نہیں دیا گیا قرار دیا گیا کہ بر بنائے صحیح تعبیر کے اقرار مذکور سے یہ مقصود رکھا گیا تھا کہ جب بیٹا آویگا تو معاہدہ کام کرنیکی بابت اسوقت کیا جاویگا اور جملہ شرایط کا طے پانا اسوقت پر موقوف رکھا گیا تھا اور کہ مدعی صرف زر پیشگی ہائے بمعہ سود کا مستحق ہے اور کہ معینہ زبانی ہمعصر اقرار نسبت اُن فرضہائے کے جو مدعی کو جنگل میں کام کرنیکی بابت ادا کرنے ہونگے ثابت نہ ہوا (۲)

شرط ۳ اس شرط کے ساتھ ملاحظہ ہو تمثیل (دی)

مناسب معنی شرط ہذا کے یہ ہیں کہ ایک اسیوقت کا زبانی اقرار جسکا یہ منشا ہو کہ ایک تحریری معاہدہ کوئی وقعت یا اثر نہ رکھیگا نہ اسکی روسے کوئی ذمہ داری عاید ہوگی تا وقتیکہ فلاں واقعہ ظہور میں نہ آئے ثابت کیا جا سکتا ہے اس قسم کا ایک زبانی اقرار کہ اقرار ادائیگی عندالطلب مندرجہ پرامیسری نوٹ (گو اسکی شرایط مکمل ہوں) بذریعہ نالش کے موثر نہیں ہو سکتا تا وقتیکہ ایک خاص واقعہ ظہور میں نہ آئے یعنے جسکی روسے قانونی ذمہ داری اقرار مذکور کے پورا کرنیکی ملتوی رکھی جائے ایسا اقرار نہیں ہے جو شرط ۳ دفعہ ۹۲ کی ذیل میں آتا ہو (۳) جبکہ بوقت تحریر ہونے معاہدہ تحریری کے مابین فریقین یہ معاہدہ زبانی ہوا ہو کہ اقرارنامہ تحریری اسوقت تک نافذ نہ ہوگا کہ جب تک کسی شرط ماقبل کی تعمیل نہ ہو جائے یہ قاعدہ کہ شہادت لسانی نسبت اقرار زبانی کے بہ ثبوت اس امر کے قابل پذیرائی ہے کہ شرط مذکور کی تعمیل نہیں کیگئی ہے اور بدینوجہ معاہدہ واجب التعمیل نہیں ہوا ہے ایسی صورت سے متعلق نہیں ہو سکتا کہ جس میں اقرار تحریری نہ صرف واجب التعمیل ہو گیا ہے بلکہ نسبت جزو کثیر اسکی مد ادا کیونکر وقعی تعمیل عمل میں آگئی ہے صحیح معنے الفاظ کوئی ذمہ داری مندرجہ شرط سوم متعلقہ دفعہ ۹۲۔ ایکٹ ۱۸۷۲ء کے یہ ہیں کہ کوئی ذمہ داری خواہ کچھ ہی ہو اندرون معاہدہ کے اور نہ کوئی خاص ذمہ داری جو معاہدہ میں مندرج ہو (۴)

---

(۱) نمبر ۱۰ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۹۶ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۰۱ حیدر علی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۳۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۹۰ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد [illegible] انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۹۳

فیمابین بنک بنگال مقام کلکتہ و کوہن برادران و کمپنی جو اسجگہ کاروبار کرتے تھے یہ قرار پایا کہ شاخ بنک مذکور واقع کانپور بعض ہنڈویات کا روپیہ بٹہ کاٹ کر ادا کرے جنکو مسٹر کوہن کہ جو بمقام کانپور کاروبار کرتا تھا بنام کوہن برادران و کمپنی کے بابت اُس مال کے لکھے جو بذریعہ ریل پاس کوہن برادران و کمپنی کے روانہ کیا جائے اور ریلوے کی رسیدیں بابت مال مذکور کے پاس کوہن برادران و کمپنی معرفت شاخ بنک واقعہ کانپور کے بھیجی جاویں چنانچہ مسٹر کوہن نے ایک ہنڈی بنام کوہن برادران و کمپنی کے میعادی اکیس دن کے لکھی اور شاخ بنک واقعہ کانپور نے اسکا روپیہ بٹہ کاٹکر دیدیا اور رسید ریلوے اُس مال کی جو کوہن برادران و کمپنی کے روانہ کیا گیا تھا لیلی - چونکہ کوہن برادران و کمپنی نے اُس ہنڈوی کو سکار دیا لہذا بنک نے رسید ریلوے اُن کے حوالہ کردی ایک نالش میں جو بنک نے مسٹر کوہن پر بربنائے ہنڈوی کے دائر کی شخص آخر الذکر نے یہ جوابدہی کی کہ ہنڈوی کا روپیہ بنک نے بٹہ کاٹ کر اس قرارداد زبانی پر دیا تھا کہ ریلوے رسید ۔ کوہن برادران و کمپنی کو تا وقتیکہ وہ روپیہ ہنڈوی کا ادا نہ کریں نہ دیجائے اور بنک نے خلاف اس شرط کے عمل کرنیسے ذمہ واری مدعا علیہم کی ختم کردی ہے تجویز ہوئی از اسٹریٹ صاحب جسٹس (اسپنکی صاحب جسٹس مختلف الرائے) کہ شہادت ایسے قرارداد زبانی حسب شرط ۳ دفعہ ۹۲ - ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ء کے بھی قابل منظوری نہیں ہے (۱) بیان دعویٰ مدعی یہ تھا کہ مدعا علیہ نے تمسک تیرہ سو روپیہ کا جسمیں تفصیل ذیل درج ہے بابت قرضہ سابقہ بموجب بہی الـ بر حال نقد . بار مدعی سے موضع کے مندر میں بیٹھکر اور قسم کھاکر لکھوایا تھا کہ اگر مدعی تمسک لکھدیگا تو مدعا علیہ قرضہ سابقہ مدعی کا بلقدر الـ کے لوگوں کو ادا کر دیویگا - قرضہ سابقہ واجبی صرف سو روپیہ تھا اور صرف الـ مدعا علیہ سے مدعی نے بعد وصول پایا مگر مدعا علیہ نے الـ مذکور قرضخواہان مدعی کو ادا نہیں کیا قرار پایا کہ اقرار زبانی متذکرہ صدر کا ثبوت مقدمہ حال میں بموجب دفعہ ۹۲ شرط سوم کے گذر سکتا ہے اگر بیان مدعی کو راست سمجھا جاوے - پیش ازانکہ مدعی ذمہ دار رقم الـ ہو اقرار مذکور کا ایفا شرط مقدم ہے اور مدعی پر بار ثبوت اقرار زبانی کے ثابت کرنے کا ہے (۲) دیکھو نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۸ء پنجاب ریکارڈ زیر شرط ۲ - اس شرط کے ساتھ تمثیل (ح) قابل ملاحظہ ہے ؎

شرط ۴ یہ شرط اس اصول قانونی پر مبنی ہے کہ جو چیز ایک قسم کے وسایل سے قایم کیگئی ہو وہ اس سے کم درجہ کے وسیلوں سے معدوم نہیں ہوسکتی پس معاہدہ جسکا قانوناً تحریری ہونا لازمی ہو یا جسکی رجسٹری ہوچکی ہو کسی زبانی معاہدہ سے نہ ترمیم ہوسکتا ہے نہ باطل - اور شرط ہذا شہادت زبانی بغرض تنسیخ ایک معاہدہ رجسٹری شدہ کے یا مابعد کے طریق عمل فریقین کی بغرض اظہار اس امر کے پیش کرنیسے ممانعت کرتی ہے کہ معاہدہ مذکور معدوم متصور کیا جانا چاہیئے (۳) الف نے بذریعہ ایک رجسٹری شدہ دستاویز کے ب کو اسکی حیات تک ایک سالانہ رقم بطریق گذارہ دینے کا اقرار کیا بعد میں زبانی طور پر اُنکے مابین یہ اقرار ہوا تھا کہ ب بعوض گذارہ مذکور بعض اراضیات سے متمتع ہوئی ہے جنپر کہ وہ قابض کرادیگئی ایک نالش میں جو ب نے الف سے باقیات گذارہ دلاپانیکے لیے کی تھی تجویز ہوئی کہ مابعد کا زبانی اقرار بنا بر تنسیخ یا ترمیم سابقہ اقرار رجسٹری شدہ کے تھا اور زیر شرط ہذا قابل پذیرائی نہیں ہے البتہ مدعا علیہ یہ ثابت کرسکتا تھا کہ باقیات متدعویہ فی الواقعہ بذریعہ کرادینے قابض مدعیہ کو ادا کرائی گئی ہیں گو کہ اقرار ادا کردیئے جانیکا ثابت نہیں کیا جاسکتا (۴) لیکن شرط ہذا کی عبارت ایک جدا اور مابعد کے جدید زبانی اقرار کی شہادت کو جس سے پرانا معاہدہ منسوخ ہوتا ہو اور اسکی بجائے جدید قایم ہوتا ہو خارج نہیں کرتی (۵) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۹۸ (۲) نمبر ۱۸۶ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۲۰۱ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد [illegible] صفحہ ۴۵۹ [illegible] پنجاب ریکارڈ و امریکن رپورٹ بمبئی جلد [illegible] جلد ۱۱ صفحہ ۲۷۷ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۴۹ ؎

جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۴ زیر شرط ۲ - دفعہ ہذا - (الف) نے بعض جایداد (ب) کے پاس رہن کی (ب) نے بروے اس اختیار کے جو اسکو رہننامہ میں عطا کیا گیا تھا جایداد مذکور (ج) کے ہاتھ بذریعہ نیلام فروخت کردی (الف) نے استرداد نیلام اور انفکاک کی نالش بدیں بیان دایر کی کہ ایکدن قبل از نیلام (ب) نے زبانی طور پر اقرار کیا تھا کہ نیلام چار یوم تک ملتوی رہیگا اور (ج) کو قبل از خرید اسبات کا علم ہوگیا تھا - تجویز ہوا کہ ایسے زبانی اقرار کی شہادت گذر سکتی ہے کیونکہ وہ کوئی اقرار واسطے ترمیم کرنے شرایط رہن کے نہ تھا بلکہ وہ صرف ایک اقرار چار یوم تک اس اختیار نیلام کے استعمال کرنے میں توقف کرنیکا تھا جو بروے تحریر رہننامہ عطا کیا گیا تھا لہذا شرط چہارم دفعہ ۹۲ کی ذیل میں آتا ہے (۱) الف نے بذریعہ رہن انتفاعی کے جسکی تکمیل ہوکر رجسٹری کرائی گئی اراضی مرہونہ کا قبضہ لے لیا - الف کے وفات کے بعد اسکے پسر متبنی نے اس اراضی کے ایک جزو کے دلاپانیکا دعویٰ کیا اس بناء پر کہ مدعا علیہ نمبر ۱ نے پسر مذکور کے ایام نابالغی میں جبراً اسپر قبضہ کر لیا تھا - مدعا علیہ نمبر ۱ راہن کا وارث تھا اسکا عذر یہ تھا کہ حق انفکاک اسکو اور ایک اور شخص کو بطور وارث راہن پہنچا تھا اور اس نے بطور حقدار جزو اراضی کے پسر مذکور کے والدہ متبنی سے جو اسکی ولی بھی تھی زبانی اپنے حصہ کے فک کرالینے کا اقرار لے لیا تھا - اور بہ تعمیل اسی اقرار کے اس نے اپنی حصہ کا روپیہ دیکر اراضی بقدر اپنے حصے کے فک کرا لی ہے تجویز ہوا کہ مدعا علیہا اس زبانی اقرار کی شہادت دینے سے ممنوع نہیں ہے (۲) جہانکہ رسید کی رجسٹری ضرور نہ تھی اور اس سے محض تصفیہ حساب کتاب درج ہونا مقصود تھا اور اسکا منشاء نہ تھا کہ اصل معاہدہ رہن کو ترمیم کرے یا جزو بجائے اسکے ہو تو تجویز ہوا کہ شرط ۴ دفعہ ۹۲ متعلق نہیں (۳) ایک نالش میں جو دو سال کے لگان واجب الادا برائے رجسٹری شدہ پٹہ کیواسطے رجوع کیگئی تھی - مدعا علیہ نے مابعد کے اقرار زبانی از طرف مدعی بدیں مضمون کا عذر کیا کہ وہ ہر سال ایک جزو لگان کا معاف کیا کریگا اور اس نے ایک رسید داخل کی تھی جسمیں مدعی نے کثیر شرح سے لگان وصول کرکے ایکسال کے لگان کا کامل ایفا تسلیم کیا تھا تجویز ہوئی کہ بروئے شرط نمبر ۴ دفعہ ۹۲ - ایکٹ شہادت ایسے اقرار کی شہادت ناقابل پذیرائی تھی (۴) دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۴۰ - بغرض ثبوت ایک زبانی پٹہ کے جبکہ دستاویز پٹہ کی رجسٹری لازمی نہو دستاویز مذکور شہادت میں پذیرا کیجا سکتی ہے اور کوئی امر مندرجہ دفعہ ہذا مانع اسکا نہیں ہے (۵) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۰۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۱۶۰ و ۱۶۳ +

شرط ۵ - اس قسم کے دستورات اور رسم و رواج کا ثبوت ہو جو قابل ادخال تصور کیا گیا ہے کہ قیاس غالب ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ جب ایک دستور کسی امر کی نسبت پورے طور پر قایم ہے تو جب اس امر کی نسبت کوئی معاہدہ ہو تو گو صراحتاً ذکر نہو تاہم ضمناً وہ ہمیشہ مفہوم ہوتا ہے مثلاً بعض مقاموں میں آم بحساب سینکڑے کے بکتے ہیں اور ہر سو پر پانچ آم زیادہ بکتے ہیں پس اگر ایسے مقام پر کوئی معاہدہ نسبت خریداری پانچ سینکڑوں کے ہو تو حسب شرط ہذا یہ امر ثابت کیا جاسکتا ہے کہ گو دستاویز میں پانچ سینکڑے ہی درج ہیں لیکن مراد پانسو پچیس تھی لیکن عدالت کو شرایط معاہدہ بہ رسم کیوجہ سے معنی پہنانے میں از حد احتیاط لازم ہے جبتک نہایت صحیح طور پر وہ رسم ثابت نہو دستاویز کی پوری تعمیل ہونی چاہیئے (۶) جس معاہدہ میں سود کی نسبت کچھ شرط نہو تو سود عدالت نہ دلاویگی جبتک پورے طور پر یہ ثابت نہو کہ رواج تجارتی بقدر عام تھا کہ بلا اندراج شرط سود کے سود ملتا تھا (۷) شہادت نسبت رسم و رواج مبینہ حسب دفعہ ۹۲ شرط ۵ - ایکٹ شہادت واسطے توضیح یا تبدیل کرنے اصلی اور معمولی معانی الفاظ مندرجہ معاہدہ کی غیر قابل پذیرائی ہے (۸) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۷۵ +

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۴۴ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۶۰ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۰۹ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۹۵ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد [illegible] صفحہ ۵۵ (۶) شرح قانون شہادت سید محمود صاحب (۷) انڈین لا رپورٹ [illegible] جلد [illegible] صفحہ [illegible] (۸) نمبر [illegible] سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ

خلاف منشاء کے صریح دستاویز کے شہادت رسم کی نسبت ہنڈوی کے داخل نہیں ہو سکتی کیونکہ وقعت ضمنی شرط رسم کی اُس صورت میں ہوتی ہے جبکہ صراحت دستاویز میں نہ ہو (۱) ایک رسم مہاجنی طور پر یہ ثابت ہوئی کہ گماشتہ پر ہنڈوی کی ذمہ واری عاید نہیں ہو سکتی۔ تجویز کیا گیا کہ ایسی رسم قابل پذیرائی ہے (۲)

ایک خاص فصل اناج کی خریداری کی دستاویز میں غرض تھی اور بائع نے اس معاہدہ کے پورا کرنے میں بعوض اسکے کُل اناج فصل مذکورہ کا مشتری کو دے دو فصلوں کا اناج مشتری کو دیا یہ عذر پیش کیا گیا کہ ایسی رسم ہو کہ ایک قسم کا اناج دو مختلف فصلوں کا ملاکر بیچ سکتے ہیں۔ تجویز ہوا کہ درصورتیکہ دستاویز میں شرط اناج کی فلاں فصل کے ہونیکی صریح ہے تو کوئی شہادت خلاف ایسے معاہدہ کے نہ لیجائیگی (۳) پہلے معاملات کی شہادت صرف اُن شرایط کی توضیح کرنیکے واسطے قابل پذیرائی ہے جو ایک معاہدہ میں درج ہوں نہ ایک فریق پر ایسے فرض کے عاید کرنے یا ایسی ذمہ واری کے ایزاد کرنے کیلئے جس کے متعلق معاہدہ میں کوئی ذکر نہ ہو (۴)

شرط ۶ جب کوئی ذریعہ اس امر کے تحقیق کرنے کا نہ ہو کہ دستاویز کس شئے یا کس امر سے متعلق ہے تو زبانی شہادت دستاویز کے معنے صاف کرنیکی غرض سے لیجا سکتی ہے مثلاً اگر کسی شخص نے بیعنامہ میں یہ لکھا کہ میں نے کوئیں والی حویلی فلاں شخص کے ہاتھ بیع کر دی اور بائع کی دو حویلیاں ہوں جن میں کوآں ہو تو اس امر کی شہادت لی جا سکتی ہے کہ ان دونوں میں سے کون سی حویلی مراد تھی۔

عرضیدعویٰ ایک نالش ولاپانے ایک روپیہ کا جسکا مواخذہ جایداد غیر منقولہ پر تھا جو عرضی نالش میں اصطلاح پر بیان کیگئی تھی "۱ بسوہ ۵ بسوانسی حصہ مدعا علیہم اندر علاقہ عدالت" عرضیدعویٰ واسطے ترمیم کے پیش ہوا اور بعد ترمیم بذریعہ داخل کئے جانے الفاظ واقع موضع سکھولی پرگنہ سکندرہ کے بعد لفظ "حصہ" کے پھر پیش ہوا مقران ایک تمسک بابت ۱۵۰ روپیہ نے اپنے آپ کو بطور پسران "رسال سنگھ زمیندار و پٹی دار ساکن سکھولی لکھکر" اپنا ایک بسوہ ۵ بسوانسی حصہ بطور کفالت ضمنی ہوا ہے زر مذکور کے مستغرق کیا ایک نالش میں جو بربنائے تمسک مذکور جو واسطے نفاذ کفالت ایک بسوہ ۵ بسوانسی حصہ مقران واقع موضع سکھولی کے تھی تجویز ہوا کہ بموجب ضمن ۶ دفعہ ۹۲ و دفعہ ۹۵ ایکٹ نمبر ۱ ۱۸۷۲ء کے شہادت واسطے ثبوت اسبات کے پیش کیجا سکتی ہے کہ مقران نے بذریعہ تمسک کے اپنا حصہ واقع موضع سکھولی مستغرق کیا ہے (۵) اگرچہ زیر شرط ۶ دفعہ ۹۲ خط و کتابت سابقہ کو بغرض تلاش یا تشریح کے دیکھا جا سکتا ہے جس تشریح کی چٹھی محتاج ہو مگر اس غرض سے نہیں کہ اُس اقبال کو جو چٹھی میں کنایتاً بھی موجود ہو خط و کتابت سے لاکر حال کی چٹھی میں شامل کیا جائے اور اُسکے ساتھ تشریح ضروری بھی لگائی جائے کہ خط و کتابت سابقہ کا واقعات موجودہ سے کیا تعلق تھا (۶) نیز بلا تعلق شرط ہذا ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۱۹ و جلد ۲۰ صفحہ ۱۹۰ و ۲۰۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۴۶۳

---

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۶۸ (۲) بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۹ ضمیمہ (۳) انڈین لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۴۵۹ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۱۵ [illegible] پنجاب ریکارڈ دیوانی

شہادت واسطے توضیح یا دفعیہ سقم دستاویز مبہم کے نہیں لیجاویگی۔

دفعہ ۹۳ ـ جبکہ عبارت کسی دستاویز کی بادی النظر میں مبہم یا ناقص ہو تو جائز نہیں ہے کہ شہادت ایسے واقعات کی پیش کی جائے جن سے اُس کے معنے کی توضیح یا سقم کا دفعیہ ہوتا ہو؛

تمثیلات

(الف) زید نے بذریعہ تحریر کے عمرو کے ہاتھ ایک گھوڑا ایک ہزار یا پندرہ سو روپیہ پر بیچنے کا اقرار کیا شہادت اس بات کی داخل نہ ہو سکے گی کہ کس قیمت پر گھوڑا دینا چاہئے؛

(ب) ایک دستاویز میں چند خالی جگہ ہیں شہادت اون واقعات کی داخل نہیں ہو سکتی ہی جن سے یہ ظاہر ہو کہ اون جگہوں کو کس طرح پُر کرنا مرکوز تھا۔

دفعہ ۹۳ سے ۹۷ تک میں واضعان قانون نے ترتیب وار دو قاعدے بیان کئے ہیں جن کے موافق بحالت مبہم ہونے دستاویز کے شہادت زبانی انکے معنے صاف کرنے کے لئے گذر سکتی ہے یا نہیں۔ دستاویزات کے مطلب میں دو قسم کا ابہام واقع ہو سکتا ہے۔

آ۔ ابہام جلی یعنے ایسا ابہام جس سے منشائے صریح دستاویز کا صریح طور سے معنے ہوتا ہے؛

۲۔ ابہام خفی یعنے ایسا ابہام جو کہ گو صریح طور پر دستاویز کو بے معنی نہیں کرتا لیکن جب واقعات موجودہ سے منشائے دستاویز کو متعلق کرنا ہوتا ہے تب اس کا ابہام معلوم ہوتا ہے۔ قانون شہادت میں اصول یہ ہی کہ جس صورت میں دستاویز میں ابہام جلی ہو تو اُسکے منشاء کو ظاہر کرنیکے لئے شہادت لسانی نہیں لیجاسکتی۔ کیونکہ درحقیقت ایسی شہادت کے لینے سے جو اصل منشاء تحریر دستاویز سے ہوتا ہے اس میں بآسانی افراط تفریط ہو سکتی ہے پس ایسی دستاویز جو کہ جلی طور پر مبہم ہو باعتبار شہادت محض بیکار ہے اور یہی اصول قانون معاہدہ میں بھی مانا گیا ہے اور دفعہ ۹۲ ـ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع اور اسکی تمثیلات کے دیکھنے سے واضح ہوگا کہ قانوناً ایسے معاہدات جن کے معنے سمجھ میں نہ آتے ہوں کالعدم ہیں۔ البتہ ابہام خفی ایک ایسا ابہام ہوتا ہے کہ جو صریح دستاویز کو لغو نہیں کر دیتا۔ بلکہ اس میں صرف بوجہ ہونے ایک شبہ کے شرائط دستاویز کا قانوناً نافذ کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اور وہ شبہ اس قسم کا ہوتا ہے کہ جس سے آدھا بیان نسبت کسی چیز کے متعلق ہوتا ہے اور آدھا غلط جیسا کہ تمثیل دفعہ ۹۵ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا پس اس قسم کے ابہام کی نسبت معنی صاف کرنے کے لئے شہادت زبانی قابل ادخال ہے۔ دفعہ ہذا صورت ابہام جلی کی ہے اور اس وجہ سے دستاویز کے معنی متعین کرنے کے لئے قانوناً شہادت زبانی قابل ادخال نہیں (۱)۔ خاص اصول جس پر کہ قاعدہ مذکور مبنی ہے یہ ہے کہ نیت فریقین کی بابت نہ بذریعہ فضول شہادت اُن کی نیت کے

---

(۱) شرح قانون شہادت سید محمود صاحب و شرح قانون شہادت گڈو صاحب صفحہ ۳۹۱ و کننگھم صاحب صفحہ ۲۶۲؛

بلاواسطہ اُس عبارت کے جو اُنہوں نے استعمال کرنی مناسب خیال کی ہو۔ بلکہ بذریعہ خود عبارات مذکور کے تعبیر کیجانی چاہیئے۔ اگر خارجی شہادت بصورت ابہام جلی کے قابل پذیرائی ہوتی تو گویا ایسا کرنا وصیت نامجات کے زبانی کرنے کی اجازت کی حد تک پہونچے گا اور ان اصولات کی بھی خلاف ورزی ہوگی کہ جہانتکہ کوئی معاہدہ یا کوئی اور اہم معاملہ زیر تنقیح ضبط تحریر میں لایا گیا ہو تو صرف تحریر مذکور ہی معاہدہ یا معاملہ مذکور کا قابل ادخال ثبوت ہے (۱) اون صورتوں میں جو تابع دفعہ ہذا ہیں دستاویز بوجہ نقص مناسب حال عبارت کے ناکامیاب رہتی ہے۔ عدالت کا کام تعبیر کرنا ہے نہ کہ فریقین کے لئے دستاویزات بنانا۔ اوسکو اون عبارات کی تعبیر کرنا ہے جو کہ خود فریقین نے استعمال کی ہیں نہ یہ کہ اور عبارات بہم پہونچا دے۔ اور گو کہ اسکی توضیح کے لیئے شہادت دی جاسکتی ہے تاہم دستاویز میں کسی قسم کی ایزادی کرنے کے لئے وہ ناقابل پذیرائی ہوتی ہے (۲) چنانچہ اگر ڈگری کے معنوں میں ابہام ہو تو اون کو صاف کرنے کے لئے اور شہادت نہیں لیجاسکتی (۳) اور جب الفاظ کسی ڈگری کے غیر معین ہوں تو عدالت اجرا اس بات کی مجاز نہیں ہے کہ بذریعہ لینے شہادت زبانی یا دستاویزی کے واسطے تحقیق کرنے معنے الفاظ مذکور کے کوئی تحقیقات کرے (۴) تعبیر خود ڈگری سے کرنی چاہیئے (۵)۔

جس صورت میں کہ چند اشخاص نے اپنے آپ کو ساکنان جڑاوس موہن بیان کر کے ایک تمسک واسطے ادائیگی روپیہ کے لکھدیا جس میں کہ اونہوں نے بطور ہمعصر کفالت کے "اپنی جایداد معہ جملہ حق و حقوق کے" مکفول کردی تو قرار دیا گیا کہ کفالت مندرجہ تمسک کسی خاص جایداد مدعا علیہ کے خلاف ڈگری دینے کے لئے نہایت عام نوعیت کی تھی اور چونکہ عبارت تمسک مبہم تھی۔ لہذا کوئی شہادت اوسکے تحقیق کرنے کے لئے نہیں دیجاسکتی (۶) لیکن جہانتکہ ابہام خفی ہو تو شہادت زبانی ابہام مذکور کے رفع کرنے کے لئے لیجاسکتی ہے۔ کیونکہ ابہام مذکور تمامتر خارجی شہادت سے ہی پیدا ہوا ہوتا ہے اور اوسی سے رفع کیے جانے کی اجازت دی گئی ہے (۷)

عدم ادخال شہادت برخلاف دستاویز نسبت واقعات موجودہ

دفعہ ۹۴ ۔ جبکہ عبارت کسی دستاویز کی فی نفسہ صاف ہو اور وہ واقعات موجودہ سے صحت کے ساتھ متعلق کی جائے تو ایسی شہادت داخل نہیں ہوسکتی ہے جس سے ظاہر ہو کہ اُن واقعات سے اوسکا متعلق ہونا مقصود نہ تھا؛

---

(۱) قانون شہادت اسٹارکی صاحب صفحہ ۶۵۲ و پیاول صاحب صفحہ ۳۷۴ و گرگیو صاحب صفحہ ۳۹۱ و ۳۹۲ ۔ (۲) شرح قانون شہادت سید امیر علی صاحب ۔ (۳) بنگال لارپورٹ جلد ۳ ۔ ایپنڈکس ۱۲ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۷ ۔ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۹۲ و نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۸۲ء و نمبر ۷۰ سنہ ۱۸۸۵ء و نمبر ۱۶ و ۶۷ سنہ ۱۸۸۵ء پنجاب ریکارڈ ۔ (۵) نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ ۔ (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد اول صفحہ ۲۷۵ ؛

(۷) قانون وہارٹن صاحب فقرہ ۹۵۶ و ۹۵۷ و قانون شہادت سید امیر علی صاحب ؛

تمثیل

زید نے عمرو کے ہاتھ بذریعہ وثیقہ کے بایں عبارت بیع کی کہ میرا محال واقعہ رامپور مشتمل اوپر اراضی سو بیگہ اور زید کا محال رامپور میں ہے اور وہ سو بیگہ کا ہے پس شہادت اس بات کی داخل نہیں ہو سکتی ہے کہ وہ محال جسکا بیع کرنا مقصود تھا وہ کسی اور جگہ اور کسی اور مقدار کا تھا۔

بروئے دفعہ ہذا اسی اصول پر جس پر کہ دفعہ ۹۲ مبنی ہے شہادت زبانی نسبت مضمون صریح دستاویز کے نہیں لیجا سکتی اگر اجازت دیجاوے تو گویا دستاویز کی تردید کرنا ہوگا۔

فرق دفعہ ہذا اور دفعہ ۹۲ میں یہ ہے کہ دفعہ ۹۲ دستاویز معاہدہ وغیرہ متذکرہ دفعہ ۹۱ یا ایسی دستاویز سے متعلق ہے جسکا تحریری ہونا قانوناً لازمی ہے اور یہ دفعہ ہر قسم کی دستاویز سے علاقہ رکھتی ہے۔ ایک مقدمہ میں بمبئی ہائیکورٹ نے تجویز کیا کہ دستاویز سپردگی بہ ثالثان کی عبارت بذاتہ ایسی صاف نہ تھی اور نہ وہ موجودہ واقعات کے ساتھ ایسے درست طور پر متعلق ہوتی تھی جس سے شہادت کا دیا جانا ممتنع ہوتا (۱)

دستاویز کی تعبیر مطابق صریح عام معنی اوسکے الفاظ کے کرنی چاہیئے اور اس میں کوئی اور الفاظ داخل نہ کرنے چاہئیں جن سے کہ اہم طور پر نوعیت اوس جایداد کی جو اُسکے رو سے پیدا کی گئی ہو تبدیل ہو جاوے (۲)

شہادت بہ نسبت دستاویز بے معنی بلحاظ واقعات موجودہ۔

دفعہ ۹۵۔ جبکہ عبارت کسی دستاویز کی فی نفسہ صاف ہو لیکن بلحاظ واقعات موجودہ کے بے معنے ہو تو شہادت اس امر کی داخل ہو سکتی ہے جس سے ثابت ہو کہ وہ کسی خاص معنی میں مستعمل کی گئی تھی۔

تمثیل

زید نے عمرو کے ہاتھ بذریعہ وثیقہ کے بایں عبارت بیع کی کہ میرا مکان واقعہ کلکتہ۔

زید کا کوئی مکان کلکتہ میں نہیں ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اُس کا ایک مکان ہوڑا میں ہے اور اُسپر عمرو اوس وثیقہ کی تکمیل کے وقت سے قابض ہے۔

اِن واقعات کا ثبوت یہ بات ظاہر کرنیکے لئے داخل ہو سکتا ہے کہ وہ وثیقہ اوس مکان سے متعلق تھا جو کہ ہوڑا میں ہے۔

اِس قسم کے مقدمات میں شہادت طریق عمل بہت وزن دار ہے۔ دیکھو دفعہ ۸۔ ایکٹ ہذا۔ نیز دیکھو انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۸۳۲ - زیر شرط ۶ دفعہ ۹۲ - و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۹۷ زیر دفعہ ۹۷ - ایکٹ ہذا۔

---

(۱) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۳۵ - (۲) لاء رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۲۵۶۔

شہادت درباب اطلاق عبارت کے جو منجملہ کئی اشخاص کے فقط ایک شخص سے متعلق ہو سکتی ہو۔

دفعہ ۹۶ - جبکہ واقعات ایسے ہوں کہ عبارت مستعملہ کے معنی چند اشخاص یا اشیاء میں سے ایک سے متعلق ہو سکتے ہوں اور ایک سے زیادہ سے متعلق نہ ہو سکتے ہوں تو شہادت اس بات کی داخل ہو سکتی ہے کہ اون اشخاص یا اشیاء میں سے کس سے متعلق ہونا مقصود تھا؛

تمثیلات

(الف) زید نے عمرو کے ہاتھ گھوڑا ایک ہزار روپیہ کو باین الفاظ فروخت کرنیکا اقرار کیا کہ میرا سفید گھوڑا اور زید کے دو سفید گھوڑے ہیں پس شہادت اون واقعات کی داخل ہو سکتی ہے جن سے ظاہر ہو کہ کونسا گھوڑا مقصود تھا؛

(ب) زید نے عمرو کے ساتھ حیدرآباد جانے کا اقرار کیا شہادت اس بات کی داخل ہو سکتی ہے کہ کونسا حیدرآباد مقصود تھا۔ آیا حیدرآباد واقع دکن یا حیدرآباد واقع سندھ؛

ملاحظہ ہو دفعہ ۶۷ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ع - دربارہ عبارت وصیت کے انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۶۷ و ۱۸۵ تا ۱۸۸ و جلد ۲ صفحہ ۳۸۳ - اور نسبت ابہام نام موصی لہ کے ملاحظہ ہو دفعہ ۶۳ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ع؛

شہادت درباب اطلاق عبارت کے ایک قسم کے واقعات سے منجملہ دو قسم کے واقعات کے جنمیں سے کسی سے کل صحت کے ساتھ متعلق نہیں

دفعہ ۹۷ - جبکہ عبارت مستعملہ جزواً ایک قسم کے واقعات موجودہ سے متعلق ہو اور جزواً دوسرے قسم کے واقعات موجودہ سے لیکن کل عبارت صحت کے ساتھ کسی ایک سے بھی متعلق نہ ہو سکتی ہو تو شہادت اس بات کی داخل ہو سکتی ہے کہ ان دونوں اقسام میں سے کون سی قسم کے واقعات سے متعلق ہونا مقصود تھا؛

تمثیل

زید نے عمرو کے ہاتھ باین لفظ بیچنے کا اقرار کیا کہ میری زمین واقع مقام (غ) مقبوضہ (ف) اور زید کی زمین بمقام (غ) موجود ہے لیکن (ف) کے قبضہ میں نہیں ہے اور اُس کی زمین جو (ف) کے قبضہ میں ہے وہ بمقام (غ) نہیں ہے پس شہادت اُن واقعات کی داخل ہو سکتی ہے جن سے ظاہر ہو کہ اوسے کس کا بیچنا مرکوز تھا؛ +

جس حال میں کہ بیعنامہ میں اراضی فروخت شدہ کے غلط نمبر پیمایشی دیئے گئے ہوں تو خارجی شہادت بہ ثبوت اس امر کے قابل پذیرائی ہے کہ اراضی جسکے فروخت کرنے کا ارادہ کیا گیا تھا اور جو واقعی فروخت اور حوالہ کی گئی وہ اراضی تھی جسکے نمبر پیمایشی اور ہیں (۱)؛ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۸۳ و دفعات ۶۵ و ۶۶ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ع؛

---

(۱) [illegible]

شہادت درباب معنی الفاظ وغیرہ کے جو پڑھے نہ جاتے ہوں۔

دفعہ ۹۸ — شہادت بہ ثبوت معنی ایسے حروف کے جو پڑھے نہ جاتے ہوں یا عموماً سمجھ میں نہ آتے ہوں یا معنی عبارات ملک غیر اور متروک اور اصطلاحی اور مختص المقام اور مستعملہ ملک خاص کے اور معنے مخففات کے اور ایسے الفاظ کے جو کسی خاص معنی میں مستعمل ہوں داخل ہو سکتی ہے؛

تمثیل

اگر ایک سنگتراش عمرو سے اپنی دستکاری کی اشیاء کی بابت بیچنے کا اقرار کرے اور ان اشیاء کے بیان میں صرف شروع کے حروف لکھدے اور وہ حروف دلالت اُسکے مصنوعات اور آلات دونوں پر کرتے ہوں تو جایز ہے کہ شہادت اس بات کی داخل کیجائے کہ کس چیز کے بیچنے سے اُسکی مراد تھی؛

دفعہ ہذا میں جس غرض سے شہادت کے دیئے جانیکے متعلق اجازت دی گئی ہے اس سے مقصود یہ ہے کہ عدالتیں الفاظ مندرجہ دستاویز کے معنے خود الفاظ مذکورہ ہی سے سمجھ سکیں اور کسی خارجی واقعات کا حوالہ نہ دیا جاوے۔ اصول بربنائے جسکے دستاویزات میں الفاظ کی تعبیر کی جاتی ہے نہایت صاف وصریح ہے یعنی جہانکہ لفظ مستعملہ دستاویز عام اور روزمرّہ کے استعمال کا ہو تو لفظ مذکور کے معنے بادی النظر میں اوسکے عام اور روزمرّہ کے معنوں میں لئے جانے چاہئیں۔ اور اگر لفظ مذکور اصطلاحی یا قانونی قسم سے ہو تو اوسکے معنے مطابق اوسکی اصطلاحی اور قانونی خاصیت کے لئے جانے چاہئیں۔ اور اگر اصطلاحی اور علمی قسم سے ہو تو مطابق اصطلاحی اور علمی خاصیت کے لئے جانے چاہئیں لیکن قبل اس کے کہ کسی لفظ کے درجہ دوم معنوں کی نسبت شہادت دیجا سکے عدالت کو خود دستاویز سے یا حالات مقدمہ سے اپنا اطمینان کر لینا چاہیے کہ لفظ مذکور کی تعبیر اُس کے عام یا ابتدائی معنوں میں نہیں بلکہ مطابق اُسکی منشاء بدرجہ دوم کے کی جانی ضروری ہے (۱) اور جبکہ عدالت کو درخصوص معنی اُن الفاظ یا اصطلاحات کے جو خاص ضلعوں یا اشخاص کے خاص طبقوں میں مستعمل ہوں اپنی رائے قایم کرنی ہو تو اون اشخاص کی رائے سے جو ویسے اُمور سے واقف ہونے کے خاص ذرائع رکھتے ہوں استمداد کرنا چاہیے (۲) ہر ایسا واقعہ ثابت کیا جا سکتا ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ کسی دستاویز کی عبارت واقعات موجودہ سے کیا علاقہ رکھتی ہے (۳) لہذا بغرض اس امر کے کہ ایک دستاویز کو واقعات سے متعلق کیا جاوے اور اس امر کا فیصلہ کیا جاوے کہ اسکے رو سے کیا کچھ منتقل ہوتا ہے اور کس شخص کو استحقاق حاصل ہوتا ہے شہادت قابل پذیرائی ہے۔ یعنے ہر اہم واقعہ کی

---

(۱) قانون شہادت سید امیر علی صاحب۔ (۲) ملاحظہ ہو فقرہ ماقبل آخر دفعہ ۴۹۔ ایکٹ ہذا۔

(۳) شرط ۶ دفعہ ۹۲۔ ایکٹ ہذا۔ +

جس سے عدالت شخص یا شے مندرجہ دستاویز کو شناخت کر سکے۔ اور جبکہ کوئی لفظ تجارتی معنوں میں استعمال کیا گیا ہو تو اُس کے وہ معنے نہیں لینے چاہئیں جو کہ اُس کے ڈکشنری (کتاب لغات) میں ہیں بلکہ وہ لینے چاہئیں جو تجارتی محاورہ میں لئے جاتے ہیں (۱)

نسبت معنی عبارات ملک غیر کے ترجمہ سے کس حد تک استدلال کیا جا سکتا ہے ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۲ و ۳۳۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ ک ۸۹۱ و جلد ۲۸ صفحہ ۶۳۴ و نسبت اختصارات کے ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۵۰ و ۵۱۹ و جلد ۷، صفحہ ۱۴۰ و ۱۴۴ و ۱۴۵ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷، صفحہ ۱۹۳ و ۱۹۴۔

شہادت ایسے اقرار کی جو مغایر شرائط دستاویز ہو کون دیسکتا ہے

دفعہ ۹۹۔ جو اشخاص کہ متعاقدین کسی دستاویز کے یا اُن کے قایم مقام حقیت نہ ہوں اُن کو جایز ہے کہ شہادت ایسے واقعات کی ادا کریں جن سے اسی وقت کا ایک ایسا اقرار ظاہر ہوتا ہو جو کہ دستاویز کی شرایط سے مغایر ہو۔

تمثیل

زید اور عمرو نے بذریعہ تحریر کے یہ معاہدہ کیا کہ عمرو زید کے ہاتھ کچھ روئی بیچے گا جسکی قیمت بروقت حوالگی ادا کی جائے گی اور اُسی وقت اُن دونوں میں زبانی باہم یہ اقرار ہوا کہ تین مہینے کی مہلت زید کو دی جائے گی پس ثبوت اس کا مابین زید اور عمرو کے نلیا جائے گا لیکن اگر بکر کے حق میں وہ کسی نہج سے موثر ہو تو وہ اس کا ثبوت دے سکتا ہے۔

یہ قاعدہ کہ زبانی شہادت بغرض تبدیل یا تردید دستاویزات تحریری کے قابل پذیرائی نہ ہوگی، صرف اون نالشات سے متعلق ہو سکتا ہے جو مابین فریقین دستاویز یا اون کے قایم مقامان حقیت کے ہوں۔ اگر فریقین دستاویزات ایسے امورات درج کریں جو اون کا منشا نہ تھا یا اُس کے درج کرنے سے فروگذاشت کریں جو درج ہونا چاہئے تھا تو یہ اونکا اپنا قصور ہے کسی اور پر اس کا اتہام عاید نہیں کر سکتے لیکن اون اشخاص کی جو فریق دستاویز نہ ہوں اُس تحریر سے جو فریقین دستاویز نے خلاف سچائی کے غفلت یا بے احتیاطی یا فریب سے کی ہو حق تلفی نہ کی جانی چاہئے۔ اور اون کو اجازت دیجانی چاہئے کہ سچائی کو ثابت کریں خواہ تحریری بیان سے کتنا ہی اختلاف ہو۔ چنانچہ انتقال اراضی کے مقدمہ میں جس میں ایک وثیقہ بطور ہبہ نامہ یا رہن نامہ تحریر کیا گیا ہو فریق ثالث کو جو شفع کا دعویدار ہو اختیار ہے کہ اس امر کو ثابت کرے کہ معاملہ مذکور دراصل معاملہ بیع تھا (۲) ایسا ہی ایک مقدمہ میں تجویز ہوا کہ بروئے دفعہ ہذا شفیع اس بات کو ثابت کر سکتا ہے

---

(۱) ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷، صفحہ ۱۴۴۔ (۲) نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ۔

کہ معاہدہ جو ضبط تحریر میں لایا گیا اصل معاہدہ مابین فریقین نہیں ہے اور متعاقدین کے درمیان یہ خانگی اقرار ہوا ہے کہ ایک معاملہ جو بظاہر رہن ہے بطور بیع کے عمل پذیر ہوگا (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۴۷۳ زیر دفعہ ۹۲- ایکٹ ہذا؎

محفوظیت احکام ایکٹ وراثت ہند درباب وصیت نامجات۔

دفعہ ۱۰۰- کوئی امر مندرجہ فصل ہذا قانون وراثت مجریہ ہند (نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء) کے کسی احکام کا مخل درباب تصریح معنے وصیت نامجات کے نہ ہوگا ؎ +

ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء سے اسکا باب ۱۱ و دفعات ۶۱ لغایت ۷۷- اور ۸۲ و ۸۳ و ۸۵ و ۸۸ لغایت ۱۰۳ مراد ہے بنسبت معنی "مخل نہ ہوگا" کے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۷۷۴ ؎ +

تیسرا حصہ

شہادت کا پیش کرنا

ایکٹ ہذا کے باب اول میں اون واقعات کا ذکر کیا گیا ہے جو کہ ثابت کیے جا سکتے ہیں- باب دوم میں اس طریق کو بیان کیا گیا ہے جس میں کہ واقعات مذکور عدالت کے روبرو پیش کیے جانے چاہئیں یعنی شہادت زبانی یا دستاویزی سے مطابق حالات مقدمہ کے- باب ہذا میں اوس طریقہ کو بیان کیا گیا ہے جس میں کہ ثبوت پیش کیا جانا چاہیئے اور وہ چار عنوانوں میں بیان کیا گیا ہے :- اول- بار ثبوت - دوم- امر مانع تقریر مخالف- سوم- گواہان اور اونکا اظہار- چہارم- منظوری بیجا اور نامنظوری شہادت ؎ +

فصل ۷- بار ثبوت

بعض واقعات کے ثبوت کی ضرورت نہیں ہوتی چنانچہ ملاحظہ ہو فصل ۳- ایکٹ ہذا- مگر جملہ دیگر واقعات شہادت سے ثابت کیے جانے چاہئیں یعنی بذریعہ بیانات گواہان یا اقرار یا اقبال فریقین یا پیش کرنے دستاویزات کے فصل ہذا میں اس بارہ میں قواعد درج ہیں کہ فریقین مقدمہ میں سے کس کے ذمہ شہادت مذکور کا پیش کرنا ہے یعنی یہ کہ بار ثبوت کس کے ذمہ ہے ؎ +

---

(۱) نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی ؎

بار ثبوت

دفعہ ۱۰۱۔ جو فریق عدالت سے درخواست صدور فیصلہ کی نسبت ایسے قانونی حق یا ذمہ واری کے گذرانے جس کا مدار ایسے واقعات پر ہو جن پر وہ اصرار کرتا ہے اوسی فریق کو لازم ہوگا کہ واقعات مذکور کا وجود ثابت کرے؛

اور جب کسی شخص پر کسی واقعہ کے وجود کا ثابت کرنا لازم ہو تو یہ امر بایں عبارت تعبیر کیا جاتا ہے کہ اوس شخص پر بار ثبوت ہے؛

تمثیلات

(الف) زید عدالت سے یہ فیصلہ صادر ہونے کا مستدعی ہوا کہ عمرو کو بعلت اس جرم کے جسکا ارتکاب عمرو نے کیا ہے سزا ہونی چاہیئے؛

زید کو ثابت کرنا چاہیئے کہ عمرو نے ارتکاب جرم کیا ہے؛

(ب) زید عدالت سے یہ فیصلہ صادر ہونے کا مستدعی ہوا کہ وہ مستحق اراضی مقبوضہ عمرو کا از روئے ایسے واقعات کے ہے جن پر وہ یعنی زید اصرار کرتا ہے اور عمرو اونکی صداقت سے انکار کرتا ہے۔

زید کو لازم ہے کہ اون واقعات کا وجود ثابت کرے؛ +

بار ثبوت کا مسئلہ جسکی نسبت فصل ہذا میں بحث کی گئی ہے قانون شہادت کا ایک نہایت اہم اور ادق مسئلہ ہے۔ اور جس قدر مشکل ہے اسی قدر ضروری ہے کیونکہ ہر قسم کی کارروائی قانون میں اس امر کی بحث آتی ہے کہ فریقین میں سے بار ثبوت کس پر ہے اور اکثر مقدمات میں جیتنا۔ ہارنا اس مسئلہ کی تنقیح پر منحصر ہوتا ہے۔ سید محمود صاحب نے اپنی شرح شہادت میں اس مسئلہ کی تشریح کرنے اور حتی الامکان اسکے آسان کرنے میں بہت وضاحت سے کام لیا ہے۔ جسے اپنے اپنے موقعہ پہ ہم آئندہ درج کرینگے؛

اصول جسپر بار ثبوت مبنی ہے

اصل اصول بار ثبوت کا اس اصول منطقی پر ہے کہ جب ایک شخص کسی امر کا وجود بیان کرتا ہو اور فریق ثانی اوسکے وجود سے منکر ہو تو اوس شخص کو جو کہ وجود بیان کرتا ہے اس امر کو ثابت کرنا چاہیئے۔ اسلئے کہ قیاس نسبت عدم ہر چیز کے ہوتا ہے اور جبتک وہ ثابت نہ ہو اُسے معدوم سمجھنا چاہیئے مثلاً تمثیل الف دفعہ ہذا کی صورت میں زید یہ کہتا ہے کہ عمرو نے ایک جرم کیا ہے پس صاف ہے کہ عمرو کی شکل دیکھنے سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اوس نے جرم کیا ہے یا نہیں۔ لہذا جبتک زید یہ ثابت نہ کرے کہ عمرو نے جرم کیا ہے اوسکو سزا نہیں مل سکتی۔ تمثیل ب کی صورت میں بھی بقول "القبض دلیل الملک" عمرو اپنی جائداد پر قابض ہوتا ہے۔ اور زید باوجود قبضہ عمرو کے چند ایسے واقعات کا وجود بیان کرتا ہے جن سے عمرو منکر ہے تو بار ثبوت زید پر ہے؛

یہ اصول بارِ ثبوت کا اِس سبب سے قایم نہیں کیا گیا کہ ہر واقعہ کا عدم ثابت کرنا محال ہے بلکہ اس وجہ پر کہ واقعہ کا وجود ثابت کرنا سیدھے طور پر ہو سکتا ہے اور اسکا عدم ثابت کرنا نہایت ہیر پھیر کے ساتھ ممکن ہے مثلاً اگر یہ ثابت کرنا منظور ہو کہ عید کے دن زید دہلی کی جامع مسجد میں تہا۔ تو جو شخص یہ بیان کرتا ہے اسپر اسکا بارِ ثبوت ہے اس لئے کہ وہ بآسانی ایسے گواہ طلب کرا سکتا ہے جنہوں نے زید کو اس روز اس جگہہ دیکھا تھا لیکن جو شخص کہ زید کے دہلی میں ہونیسے منکر ہے اُسکو یہ ثابت کرنا کہ زید عید کے دن دہلی میں نہ تھا سخت دشوار ہے۔ گو محال نہیں ہے البتہ عدم اس واقعہ کا مفصلہ ذیل اُمور سے ثابت ہو سکتا ہے:۔

ا۔ یہ کہ زید عید کے دن دوسری جگہ تھا!

۲۔ یہ کہ اس جگہ سے دہلی کی جامع مسجد تک اس قدر فاصلہ ہے کہ کسی وسیلہ سے زید جامع مسجد میں موجود نہ ہو سکتا تھا۔ پس ظاہر ہے کہ اس شخص کو جو زید کا جامع مسجد میں موجود ہونا بیان کرتا ہے زیادہ آسانی ہے بہ نسبت اُس شخص کے جو کہ اس امر سے منکر ہے اور یہ بات اکثر پیش آتی ہے کہ منکر کسی واقعہ کے عدم کو ثابت نہ کر سکے مثلاً اس تمثیل میں اگر شخص منکر کو یہ معلوم نہ ہو کہ زید عید کے دن کہاں تہا تو زید کا جامع مسجد میں نہ ہونا ثابت نہیں کر سکتا لیکن یہ اصول بارِ ثبوت محض دشواری اور آسانی پر مبنی نہیں ہے بلکہ اس اصول انصاف پر مبنی ہے کہ جو شخص جس بیان سے مستفید ہونا چاہتا ہے اس بیان کو ثابت کرے۔ اور یہ خلاف انصاف ہوتا کہ اس شخص پر جس کا کہ کسی واقعہ کے ثابت ہونے سے ضرر ہوتا ہے اس واقعہ کا بارِ ثبوت قرار دیکر ثابت کرایا جاوے۔ اس امر کے طے کرنے میں کہ جو شخص واقعہ کا وجود بیان کرتا ہے اسپر بارِ ثبوت پڑنا چاہئیے یہ احتیاط لازمی ہے کہ فقرہ کی عبارت کے منفیہ یا مثبتہ ہونے سے گھپلا واقعہ نہ ہو۔ اس امر کی بحث کہ ایک ہی بات کو مثبتہ اور منفیہ طور پر کیونکر بیان کر سکتے ہیں۔ ہم پہلے لکھ آئے ہیں۔ اور صورت فقرہ سے عدم اور وجود واقعہ کی نسبت بحث طے نہیں ہو سکتی۔ بلکہ بیان کا اصل مقصد دیکھنا چاہئے مثلاً کسی کرایہ دار پر مالک مکان دعوے اس امر کا کرے کہ کرایہ دار مذکور نے اپنے معاہدہ کے موافق مکان کی مرمت نہیں کی اور اس وجہ سے ذمہ دار ہرجہ کا ہے۔ بارِ ثبوت اس امر کا کہ مدعا علیہ کرایہ دار نے مکان کو بحالت مرمت نہ رکھا ذمہ مالک مکان کے ہے اِس لئے کہ اگر وہ خستہ حالت مکان کی ثابت نہ کرے تو اس کا دعوے ڈسمس ہو جاویگا۔ اس تمثیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ گو نحوی حالت اس فقرہ کی منفیہ ہے تاہم درحقیقت مضمون اس فقرہ کا مثبتہ ہے کیونکہ وجود خستگی مکان ایک واقعہ ہے جسکی بناء پر دعویٰ مدعی مبنی ہے اور اگر وہ وجود اس واقعہ کا ثابت نہ کر سکے تو دعوے ڈسمس ہو جاوے گا۔ مفصلہ ذیل تمثیل سے اس اصول کی اور صراحت ہوگی!۔ زید یہ کہتا ہے کہ موضع اسلام پور پانچہزار روپیہ کو بکا تہا۔ عمرو بیان کرتا ہے کہ موضع مذکور نو ہزار کو بکا۔ اب جو لوگ منطق سے

واقف نہیں ہیں وہ خیال کریں گے کہ دونوں مثبتہ واقعات ہیں۔ اور زید کو چاہیئے کہ پانچہزار ثابت کرے اور عمرو کو چاہیئے کہ نوہزار ثابت کرے اور ہر ایک پر اپنے اپنے بیان کا بار ثبوت ہے لیکن کسی مقدمہ میں بار ثبوت ایک ہی امر کا فریقین پر نہیں پڑ سکتا اور اس مثال میں مقدار زرِ ثمن کا ثبوت فریقین پر عاید نہیں ہو سکتا۔

بیان زید بیان عمرو نسبت زرِ ثمن کے درحقیقت یوں ہیں:—

عمرو زید کے اس بیان کو کہ زرِ ثمن میں پانچہزار شامل تھے تسلیم کرتا ہے اور نوہزار کے کہنے سے یہ مراد ہے کہ چار ہزار اور زیادہ تھے پس وجود پانچہزار مسلمہ فریقین ہے۔ باقی چار ہزار کے وجود سے زید منکر ہے۔ پس صریح بار ثبوت ذمہ عمرو کے ہے۔ اِس قدر تقریر سے یہ ظاہر ہوگا کہ جس شخص کے حق میں قیاس ہوتا ہے اُس شخص کے مخالف پر بار ثبوت ہوتا ہے؛ ✦

بار ثبوت کس پر ہونا چاہیئے

دفعہ ۱۰۲۔ بار ثبوت کا ہر نالش یا کارروائی میں اُس شخص پر ہوتا ہے جو طرفین سے مطلق کسی شہادت کے نہ گذرنے کی صورت میں مقدمہ ہار جاوے؛

تمثیلات

(الف) زید نے عمرو پر بابت اراضی مقبوضہ عمرو کے نالش کی اور وہ یہ بیان کرتا ہے کہ اُس کے واسطے عمرو کا باپ بکر اندوئے وصیت چھوڑ مرا تھا اگر اس مقدمہ میں طرفین سے شہادت نہ گذرے تو عمرو بحالی قبضہ کا مستحق ہوگا؛

بنابراں بار ثبوت زید پر ہے؛

(ب) زید نے بابت زرِ تمسک کے عمرو پر نالش کی؛

تمسک کی تکمیل سے اقبال ہے لیکن عمرو یہ کہتا ہے کہ وہ تمسک فریب سے کرالیا گیا تھا اور زید کو اس بات سے انکار ہے۔ اگر طرفین سے کوئی شہادت نہ گذرے تو زید مقدمہ میں کامیاب ہوگا اس واسطے کہ تمسک کی نسبت انکار نہیں ہے۔ اور فریب ثابت نہیں کیا گیا؛

پس بار ثبوت عمرو پر ہے؛ ✦

دفعہ ہذا میں ایک علامت بار ثبوت کے تشخیص کرنے کی بیان کی گئی ہے اور وہ نتیجہ جو کہ ثبوت نہ گذرنے کی صورت میں پیدا ہوتا ہے ظاہر کیا گیا ہے لیکن اسکے پورے طور پر سمجھنے اور کام میں لانے کے لیئے اصول ہائے متذکرہ دفعہ ۱۰۱ پر خیال رکھنا چاہیئے۔ ایک اور علامت بار ثبوت کے دریافت کرنے کی یہ ہے کہ جس امر کے بار ثبوت کو دریافت کرنا منظور ہو کہ کس فریق پر ہے اس امر کو فرض کر لیا جائے کہ بیان ہی نہیں ہوا تھا اور پھر دیکھنا چاہیئے کہ مقدمہ کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ جو شخص اس بیان کے معدوم ہونے سے ہار جائے اسی پر

بار ثبوت ہے ۔ مثلاً زید نے عمرو پر موضع اسلام پور کی مقابضیت کا دعویٰ کیا ۔ بیانات فریقین حسب ذیل ہیں ۔

زید کہتا ہے کہ موضع اسلام پور میری جایداد موروثی ہے اور شرعاً میں بعد وفات اپنے باپ کے اسکا مالک ہوں اور مجھکو قبضہ ملنا چاہیئے ۔

عمرو کہتا ہے کہ زید کے باپ نے یہ جایداد میرے پاس پانچہزار روپیہ کو رہن کر دی ہے اور وہ روپیہ اب تک ادا نہیں ہوا ۔ اس لیئے مجھکو حق مقابضیت حاصل ہے ۔ اب جایداد کا زید کی ملکیت ہونا تسلیم ہے ۔ زید واقعہ رہن سے منکر ہے ۔ پس عمرو کو رہن ثابت کرنا چاہیئے ۔ کیونکہ اگر بیان رہن کالعدم تصور کیا جاتے تو زید کو قبضہ اسلام پور مل جائیگا لہٰذا بار ثبوت عمرو پر ہے ۔ لیکن اگر عمرو یہ بیان کرتا کہ جایداد زید کی نہیں ہے تو بار ثبوت اس امر کا کہ جایداد زید کی ہے زید کے ذمہ ہوتا ۔ کیونکہ اگر بیان زید نسبت اسکی ملکیت کے کالعدم تصور کیا جاوے تو عدالت اسکو مقابضت کی ڈگری نہ دیگی ۔ اِس بیان سے ظاہر ہوگا کہ علاوہ قیاس کے اقبال بھی بارِ ثبوت کو اُلٹ دیتا ہے جیسا کہ تمثیل مذکور میں عمرو کا یہ تسلیم کرنا کہ موضع اسلام پور زید کے باپ کی ملکیت تھا بار ثبوت ثابت کرنے اپنے حق مقابضیت مرتہنانہ کا اُس کے ذمہ ڈالدیتا ہے ورنہ زید پر اپنی ملکیت ثابت کرنے کا بار ثبوت ہوتا ۔

یہ امر کہ بار ثبوت کیونکر قاعدہ عام کے برخلاف فریق مخالف پر اُلٹ جاتا ہے جس سے بجائے اس کے کہ اس شخص پر جو مثبت امر بیان کرتا ہے بار ثبوت پڑے اس شخص پر بار ثبوت جا پڑتا ہے جو کہ اِس واقعہ کے وجود سے مطلقاً انکار کرتا ہے اسکے دو سبب ہیں ۔

اوّل ۔ جبکہ منکر نے کبھی صحیح ہونے بیان فریق ثانی کو تسلیم کیا ہو یعنی اسکا اقبال ۔

دوم ۔ قیاس بحق شخص منکر ہو ۔ اِن دونوں صورتوں میں شخص منکر پر عدم واقعہ کے ثابت کرنیکا بار ثبوت عموماً عاید ہوتا ہے ۔ اس امر کی مثال کہ کیونکر بار ثبوت بوجہ اقبال کے اس شخص پر جا پڑتا ہے جو کہ وجود کسی واقعہ سے منکر ہو یہ ہے کہ زید نے عمرو پر بربنائے تمسک نوشتہ عمرو کے دعوےٰ دایر کیا ۔ تمسک میں عمرو نے یہ لکھا تھا کہ میں نے پورا روپیہ وصول پایا ۔ جوابدعوے میں عمرو نے تحریر تمسک سے اقرار کیا لیکن یہ بیان کیا کہ روپیہ وصول نہیں ہوا ۔ بظاہر اثبات کرنے والا اس امر واقعہ کا کہ روپیہ ادا ہوا زید مدعی ہے اور منکر وجود واقعہ سے عمرو ہے ۔ پس عام قاعدہ متذکرہ دفعہ ۱۰۱ کے موافق چاہیئے تھا کہ بار ثبوت ادائے زر کا زید کے ذمہ ہوتا لیکن چونکہ دستاویز میں اقبال ادائے زر کا منجانب عمرو کے ہے اس لیئے بار ثبوت ادائے زر کا زید کے ذمہ سے اُلٹ کر عمرو کے ذمہ جا پڑا ۔ یہی صورت بعینہٖ تمثیل (ب) دفعہ ہٰذا کی ہے ۔ نیز ملاحظہ ہو بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۵۶ و جلد ۱ صفحہ ۹۲ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۴۰۷ ۔ و مورز انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۳۴۴ ۔ و جلد ۱۲ صفحہ ۱۷۵ ۔ +

دوسری وجہ جس سے بار ثبوت خلاف قاعدہ عام متذکرہ دفعہ ۱۰۱ کے فریق مخالف پر اُلٹ جاتا ہے یقیناً یہ ہے

مسئلہ قیاس اور مسئلہ بار ثبوت فی الحقیقت ایک ہیں کیونکہ جب یہ معلوم ہو جاوے کہ دو فریق کے حق میں سے کس کے حق میں قیاس ہے تو اسکے خلاف یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جس شخص کے حق میں قیاس نہیں ہے اسپر بار ثبوت ہے۔ مضمون قیاسات اور بار ثبوت اس قدر متحد ہے کہ واضعان قانون نے فصل ہذا میں بار ثبوت کے ساتھ ہی قیاسات کا بھی ذکر کیا ہے؛

قیاسات دو قسم کے ہوتے ہیں۔ اول۔ قانونی۔ دوم۔ واقعاتی۔ قیاسات قانونی وہ قیاسات ہیں جو کہ اصول انصاف و قواعد قدرت اور تجربہ مجمع عقول انسانی پر مبنی ہیں اور جن کو قانون نے صاف طور پر بغرض وقعت دینے کے قایم کیا ہے؛

قیاسات واقعاتی وہ ہیں جنکو کہ قانون نے کوئی خاص وقعت عطا نہیں کی، تاہم وہ غالب ہونیوالے وقعات پر مبنی ہیں؛

قیاسات واقعاتی اور قانونی میں فرق یہ ہے کہ قیاسات قانونی ہر حالت اور ہر مقدمہ سے پورے طور پر متعلق ہوتے ہیں اور قیاسات واقعاتی، ہر مقدمہ خاص کے حالات سے جانچے جاتے ہیں اور ان کی وقعت حسب حالات مختلف مقدموں کے مختلف ہوتی ہے۔ اور قیاسات قانونی کے برابر وقعت نہیں ہوتی۔ پھر قیاسات کی دو قسمیں ہیں:- ۱۔ قطعی۔ ۲۔ غیر قطعی؛

قیاسات قطعی۔ اُن قواعد قانون کو کہتے ہیں جن سے کہ قانون نے یہ امر معین مقرر کر دیا کہ کس قسم کی شہادت (کسی واقعہ کے غالب ہونے کی) درجہ ثبوت کو پہونچ جاتی ہے؛

دفعہ ۱۱۲ و ۱۱۳۔ ایکٹ ہذا میں وہ صورتیں بیان ہوئی ہیں جن میں قیاس غالب کو قیاس قطعی قرار دیکر ثبوت قطعی قرار دیا ہے اور حسب دفعہ ۴۔ اس کے خلاف شہادت دینے کی عدالت اجازت نہیں دیتی۔ علاوہ ان قیاسات کے ایکٹ ہذا میں اور کسی کو درجہ قیاس قطعی یا ثبوت قطعی کا نہیں دیا گیا؛

قیاس غیر قطعی وہ قیاسات قانونی ہیں جن کو قانون نے بوجہ اغلب ہونے کے قایم کیا ہے اور اسی اصول پر مبنی ہیں جس پر کہ قیاسات قطعی ہیں لیکن ان میں درجہ اغلب ہونیکا اس قدر قوی نہیں ہوتا کہ ان کو قانون ثبوت قطعی قرار دے۔ اس قسم کے قیاسات قانونی اول تو ایکٹوں میں بیان ہوئے ہیں اور دوسرے اصول قانون پر مبنی ہیں۔ مثلاً تمام قیاسات نسبت دستاویزات کے جن کا ذکر ایکٹ ہذا کی دفعہ ۷۹ سے ۹۰ تک میں درج ہے قیاسات غیر قطعی ہیں اور ان کے خلاف شہادت دیجا سکتی ہے۔ اسی طرح دفعہ ۱۰۷ سے ۱۱۱ تک دیگر صورتیں قیاسات غیر قطعی کی بیان ہوئی ہیں۔ علاوہ ان دفعات کے اور بھی مختلف ایکٹوں میں احکام نسبت قیاسات غیر قطعی کے درج ہیں؛

یہ مثالیں اون قیاسات قانونی غیر قطعی کی ہیں جن کو کہ ایکٹوں نے قایم کیا ہے اب جو قیاسات غیر قطعی اصول

قانون پر مبنی ہیں اُن کی چند مثالیں بیان کیجاتی ہیں۔ مثلاً ہر شخص بیگناہ تصور کیا جاویگا جب تک کہ اُسپر جرم ثابت نہ ہو۔ اسی طرح ہندو خاندان کی جائداد مشترک سمجھی جاوے گی جبتک کہ اوسکی تقسیم ثابت نہو۔ قیاسات واقعاتی کا ذکر صرف دفعہ ۱۱۴ ایکٹ ہذا میں ہے اوران قیاسات کا قایم کرنا بالکل عدالت کی رائے پر چھوڑا گیا ہے۔ لہذا وہ لازمی نہیں ہیں لیکن قیاسات قانونی قطعی تو سب لازمی ہیں۔ اور غیر قطعی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جو لازمی ہیں۔ دوسری وہ جو اختیاری ہیں۔ ذیل کے شجرہ سے اسکی بخوبی وضاحت ہوتی ہے:—

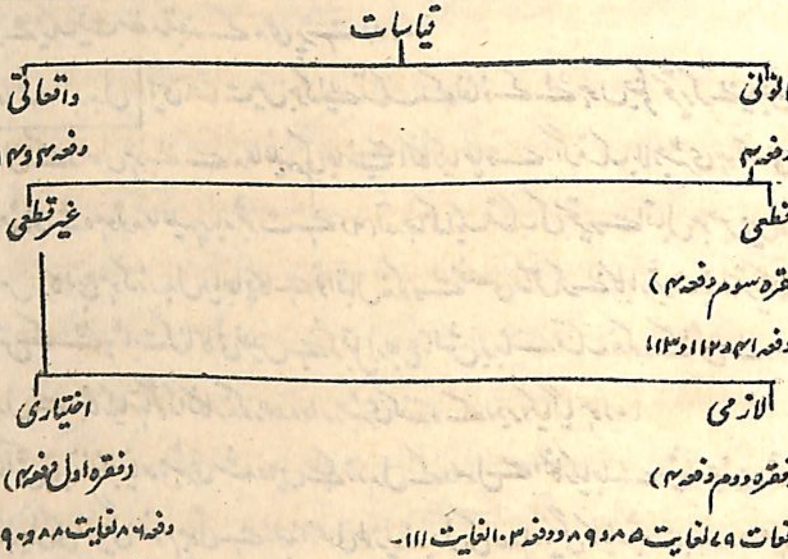
قیاسات
قانونی
واقعاتی
دفعہ ۴
دفعہ ۴ و ۱۱۴
قطعی
غیر قطعی
دفقرہ سوم دفعہ ۴)
ودفعہ ۴۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳
لازمی
اختیاری
دفقرہ دوم دفعہ ۴)
دفقرہ اول دفعہ ۴)
دفعات ۷۹ لغایت ۸۵ و ۸۹ ودفعہ ۱۰۳ الغایت ۱۱۱۔
دفعہ ۸۶ لغایت ۸۸ و ۹۰

بار ثبوت جس شخص کے ذمہ بار ثبوت ہو اُسپر لازم ہے کہ اُس سے سبکدوشی حاصل کرے (۱) اور اگر وہ اُس سے سبکدوش نہ ہو تو نالش خارج کی جانی چاہیئے (۲) جبکہ تنقیح قایم کردہ عدالت یہ ہو کہ آیا مدعی یا مدعا علیہ کا بیان صحیح ہے ممکن ہے کہ کسی ایک کا بھی سچا نہ ہو تو سوال اُس وقت یہ پیدا ہوتا ہے کہ تنقیح کے ہر دو اجزا علے سبیل البدل میں سے کونسا اہم ہے۔ حسب معمول جزو اول اہم ہوتا ہے یعنی کہ آیا مدعی کا بیان صحیح ہے؟۔ اگر مدعا علیہ کا جواب باقبال ہو مگر اپنی ذمہ داری سے انکاری ہو تو اس صورت میں اگر مدعا علیہ اپنا بیان ثابت نہ کرے تو مقدمہ بحق مدعی منفصل ہوگا۔ لیکن اگر جواب پُر از حجت ہو اور مدعی کے بیان کی سچائی سے انکار ہو حتی کہ ایک لفظ بھی اُسکا سچا نہ مانا جاوے اور بعض ایسی باتیں پیش کی جاویں جو اُس سے بالکل مخالف ہوں تو دوسرا جزو تنقیح نامنظور کر دیا جانا چاہیئے۔ اُس صورت میں مدعی کے بیان کی سچائی کا اصل سوال رہجاتا ہے۔ پس اگر مدعی اپنی تنقیح کو بایثبات ثابت نہ کرے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ ناکامیاب رہے۔ اور مدعا علیہ کا یہ کہنا

---

(۱) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۶ و ۱۹۳ - (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۶۰؎

کہ یہ امر کلیتاً غیر اہم ہے کہ میں اپنا بیان ثابت کروں یا نہ کروں۔ تم نے اپنا مقدمہ ثابت نہیں کیا (۱) بعض اوقات بارِ ثبوت بدوران تجویز اُلٹ جاتا ہے (۲) یہ امر کہ کس قدر شہادت بغرض اُلٹ دینے بارِ ثبوت کے مطلوب ہے ہر ایک مقدمہ کے حالات پر منحصر ہے (۳) عام قاعدہ شہادت یہ ہے کہ اگر بغرض ثابت کرنے کسی استحقاق کے کسی امر منفی کا ثابت کرنا ضروری ہو تو اس فریق کو جو استحقاق بیان کرتا ہو اُس کو ثابت کرنا چاہئے (۴)

اجرائے ڈگری مقدمہ اجرائے ڈگری زیر قاعدہ ۹۹ - آرڈر ۲۱ - ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء میں بارِ ثبوت نسبت قائم کرنے نیک نیت مقدمہ قبضہ کے مدعی پر ہے (۵)۔

ادائے زرِ بدل ایسی نالشات میں جو کہ ایسے تمسک کے نفاذ کے لئے ہوں جنکی تحریر کرنے یا جن کے زرِ بدل کے وصول ہونے سے مدعا علیہم کی جانب سے انکار کیا جاوے۔ اگر تمسک بلا رجسٹری ہو تو مدعی پر اور اگر رجسٹری شدہ ہو تو مدعا علیہ پر بارِ ثبوت ہے (۶) اور جہانکہ ایک تمسک کی تحریر سے اقبال ہو جس میں کہ اقبال اس امر کا درج ہو کہ زرِ بدل دیا جا چکا ہے تو اقبال مذکور سے مخلصی حاصل کرنے کا بارِ ثبوت بذمہ تحریر کنندہ ہوتا ہے اُس کے لئے یہ ثابت کرنا کافی نہیں ہے کہ قبل ارجاع نالش بربنائے تمسک مذکور کے اُس نے وصولی زرِ بدل سے انکار کیا تھا گو کہ انکار مذکور عہدہ دار رجسٹری کنندہ کے روبرو کیا گیا ہو (۷)

نالش بنا بر نفاذ بیعنامہ رجسٹری شدہ میں جسکے زرِ بدل کے وصول سے انکار کیا جائے وثیقہ رجسٹری شدہ سے زرِ بدل کی ادائیگی مفہوم ہوتی ہے۔ لہذا معمولی طور پہ زرِ بدل کی عدم ادائیگی کا بارِ ثبوت بذمہ مدعا علیہم ہوگا۔ لیکن جہانکہ مدعیان نے ایک بیعنامہ پر جو سنہ ۱۸۸۰ء میں لکھا گیا تھا۔ فروری سنہ ۱۹۰۷ء تک کوئی عمل نہ کیا۔ نہ حقوق خود کو پیش کرنے کی سعی کی۔ نہ داخل خارج کی درخواست گذرانی۔ اور نہ قبضہ جائیداد کا حاصل کیا تو بارِ ثبوت تبدیل ہو کر نامبردگان کے ذمہ جا پڑتا ہے۔ اور ایسی حالت میں عدالت مجاز ہے کہ زرِ بدل مندرجہ بیعنامہ کی ادائیگی کا ثبوت تقید کے ساتھ ان سے طلب کرے (۸) دیکھو نمبر ۴۷ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۱ء و انڈین لا رپورٹ

---

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۳۰۳ و ۳۰۷ و ۳۰۸۔ (۲) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۹۵ و ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۱۳۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۹۸ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۲۵ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۸۱ و جلد ۲ صفحہ ۱۸۶۔ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۰۔ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۹۰ و ۱۹۲۔ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۳۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۹۶۷ و جلد ۵ صفحہ ۸۷۴ و صفحہ ۱۸۴۔ (۶) نمبر ۱ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۲۱ و جلد ۹ صفحہ ۱۳ و جلد ۴ صفحہ ۴۴۸۔ (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۷۔ (۸) نمبر ۹ سنہ ۱۹۱۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۵۴ و نمبر ۸۶ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۰ء و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۷ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۶۶۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۰۹ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۳۹۲ - اور جس حال میں کہ مدعا علیہ نے وصولی زر بدل کی نسبت عہدہ دار رجسٹری کے روبرو اقبال کیا ہو تو بار ثبوت عدم وصولی کا اُس کے ذمہ عاید ہوتا ہے (۱) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۹۰ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی؀

معاہدہ کی سورتوں میں عدالت ہائے ہند کا یہ قائم شدہ عملدرآمد ہے کہ قابل اطمینان ثبوت اس امر کا طلب کریں کہ مطابق شرائط معاہدہ کے زر بدل واقعی وصول دیا جا چکا ہے اور معاہدہ رجسٹری شدہ ملک ہند میں بذاتہ یہ معنی نہیں رکھتا کہ ایک کافی بدل واسطے اقرار کے موجود تھا۔ لیکن مدعی کو جو واسطے منسوخی ایک کفالت کے جو اُس نے مسلمہ طور پر تحریر کر دی ہو۔ نالش کرے بادی النظر میں اپنا مقدمہ ثابت کرنا چاہئے قبل اسکے کہ مدعا علیہ کو واسطے ثابت کرنے زر بدل کے حکم دیا جاوے (۲) نالش بربنائے دستاویز میں مدعی یہ ثابت کرنے پر کہ دستاویز مذکور تحریر کردہ مدعا علیہ ہے دلا پانے کا مستحق ہے۔ بار ثبوت اس امر کا کہ کوئی زر بدل موجود نہ تھا بذمہ مدعا علیہ ہوتا ہے (۳) نالش منسوخی دستاویز میں جسکے رو سے قبضہ دیا گیا ہو اس وجہ پر کہ کوئی زر بدل نہ دیا گیا تھا۔ بار ثبوت بذمہ مدعی عاید ہوتا ہے کہ وہ اپنا بیان کردہ دعوے اور کم از کم ایک بادی النظری استحقاق نسبت دادرسی متدعویہ کے ثابت کرے تا کہ زر بدل کے ثابت کرنے کا بار مدعا علیہ کے ذمہ عاید کیا جاوے۔ وہ فریق جو عدالت میں ایک تمسک کے نفاذ کے لئے حاضر آئے اسکی حیثیت اُس شخص سے بالکل مختلف ہوتی ہے جو واسطے منسوخی کسی معاہدہ کے نالشی ہو جسکے کہ رو سے قبضہ اور تصرف ہو چکا ہو اور جس کی تا حد امکان تعمیل ہو چکی ہو (۴) دستاویز میں زر بدل کی وصولی کے متعلق اقرار درج ہونا دستاویز مذکور کی بابت وصولی زر بدل کا کافی ثبوت ہے اور دستاویز میں یہ درج ہونا کہ زر بدل بابت ایک سابقہ رہن کے وصول ہو چکا ہے کافی شہادت وصولی زر بدل رہن مذکور کی ہوتا ہے (۵) اور جبکہ اقبال نسبت وصولی زر بدل کے ہو تو پھر اُس کے ثابت کرنیکی ضرورت نہیں ہوتی (۶) جبکہ مدعی اپنے دعوے کو تمامتر تمسک اور مدعا علیہ کے اس اقرار مندرجہ تمسک مذکور پر مبنی رکھے کہ اس قدر نقد وصول لے لیا گیا ہے لیکن مدعا علیہ حاضر آ کر ثابت کرے کہ اقرار فرضی تھا اور صرف

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۹۵۰ - (۲) بنگال لارپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱۱ منفصلہ پریوی کونسل و ویکلی رپورٹر سنہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۱۹۷ - (۳) مارشل رپورٹ جلد اول صفحہ ۲۷ - (۴) مورس انڈین اپیلس جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۲

(۵) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد اول صفحہ ۲۲۲؀

(۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۹۰؀

ایک جزو بدل کا وصول ہوا ہے تو بار ثبوت دیئے جانے روپیہ کا جو مدعی بیان کرتا ہے کسی دوسرے طریق میں بذمہ اُس کے ہوگا (۱)

ادائیگی اگر مدیون ادائے زر سود سے اس بنا پر بری ہونا چاہے کہ اس نے قرضہ کا روپیہ دائن کو دینا چاہا تھا مگر اُس نے نہ لیا۔ لہٰذا اس تاریخ سے اُسے سود نہ ملنا چاہئے۔ تو بار ثبوت اس طرح پر روپیہ پیش کرنیکا اُس شخص کے ذمہ ہے جو سود سے بریت چاہتا ہے (۲) مدیون ڈگری نے بیرون عدالت ڈگریدار کو زرِ ڈگری ادا کیا۔ ڈگریدار نے ڈگری جاری کرائی۔ مدیون نے عذر ادا کا کیا۔ لیکن نامنظور ہوا۔ بعدہٗ مدیون نے نالش بابت روپیہ ادا کردہ کے دائر کی۔ تجویز ہوئی۔ کہ بیان مندرجہ رسید نوشتہ ڈگریدار موسومہ مدیون متضمن ایفائے ڈگری اسکے لئے کافی تھا کہ بار ثبوت مدعا علیہ پر بیان مذکور کے غیر صحیح ثابت کرنیکا ڈالدیا جاوے (۳) مدعی نے دعوے بربنائے ہنڈوی دائر کیا۔ مدعا علیہ نے تحریر ہنڈوی کو تسلیم کیا۔ تجویز ہوا کہ ادا کرنے کا بار ثبوت بذمہ مدعا علیہ قایم ہوتا ہے اور اگرچہ ہنڈوی کا بہ قبضہ اُس کے ہونا ایک امر مفید اُسکے ہے تاہم چونکہ یہ امر بنفسہ ثبوت ادا کے درجہ تک نہیں پہونچتا ہے۔ لہٰذا بار ثبوت اُسکی وجہ سے مدعی کی جانب منتقل نہیں ہوتا ہے (۴) جو نالش زمیندار نے اپنی اسامی پر بابت بقایائے لگان ایک جزو سنہ ۱۸۸۳ء در سنہ ۱۸۷۶ء کے دائر کی اُس میں مدعا علیہ نے عذر وصول کیا اور کارندہ مدعی کو بطور اپنے گواہ کے پیش کیا جس نے پانا بعض روپیہ کا اسامیان ذیلی مدعا علیہ سے اُس زمانہ میں جسکی بابت بقایا کا دعوے تھا تسلیم کیا۔ لیکن یہ حلفاً بیان کیا کہ وہ روپیہ بنسبت اُس بقایا کے ادا کیا گیا تھا جو بابت سالہائے ماقبل کے واجب الادا تھا۔ تجویز ہوئی۔ کہ چونکہ مدعا علیہ نے وصول کا عذر کیا تھا۔ اس لئے اسپر یہ ثابت کرنا لازم تھا کہ وہ روپیہ جو مسلماً وصول ہوا بابت اُس جزو سنہ ۱۸۸۳ء کے تھا جسکی بابت بقایا کی نالش تھی (۵) اگر نالش لگان میں مدعا علیہ مزارعت سے انکار نہ کرے لیکن ادائیگی کا عذر کرے تو بار ثبوت ادائیگی کا اُس کے ذمہ ہوگا (۶)

ایک نالش بربنائے تمسک میں جو مدعا علیہم کے متوفی باپ نے بحق مدعی تحریر کر دیا تھا۔ مدعا علیہم نے تمسک اور اُس کے زر بدل کو تسلیم کر کے یہ عذر کیا کہ مدعی کے چار غیر منقسمہ برادران ہیں اور دستاویز مدعی کے نام پر واسطے خود اُس کے اور اُسکے برادران کے فائدہ کے تحریر کی گئی ہے۔ لہٰذا مدعی تنہا نالش کو نہیں چلا سکتا۔ نیز اُنہوں نے عذر کیا کہ ہم نے مدعی کے چھوٹے بھائی کو روپیہ ادا کیا ہے اور وہ ادائیگی مدعی پر قابل پابندی ہے۔ تجویز ہوا کہ بار ثبوت

---

(۱) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۸۲؁ (۲) ویکلی رپورٹر ایکٹ نمبر ۱۰ جلد ۵ صفحہ ۶۹؁

(۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۹۵ — (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۹۵ — و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۴۶

(۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۸۲ — (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۲۶۴ و ۱۵۵؁

اس امر کا کہ ادائیگی بحق ایک شخص ثالث کے مدعی پر قابل پابندی ہے مدعاعلیہم کے ذمہ تھا۔ ادائیگی بحق کسی رکن خاندان کے بذاتہ بالضرور اس رکن خاندان پر قابل پابندی نہیں جس کے کہ حق میں معاہدہ کیا گیا ہو (۱) دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۰۷ زیر دفعہ ۶۵۔ ایکٹ ہذا۔ تحت عنوان تمسک زیر دفعہ ہذا؛

جبکہ پشت تمسک پر وصول درج ہو تو مدعاعلیہ کو ثابت کرنا چاہئے کہ روپیہ ادا نہیں کیا گیا اگر وہ نہ ثابت کرے تو عذر تمادی ساقط ہوتا ہے (۲)

اراضی داخل زمینداری بار ثبوت اس امر کا کہ اراضی بوقت بندوبست استمراری داخل زمینداری تھی بذمہ زمیندار ہے (۳)

ازالہ حیثیت عرفی بصورت نہ ہونے ثبوت خلاف کے اقرار دفعہ ۵۔ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ع بادی النظر میں ثبوت اس امر کا ہے کہ مضمون اڈیٹر نے شائع کیا اور کہ اگر اڈیٹر یہ ثابت کرے کہ تحریر توہینی مذکور اسکی عدم موجودگی میں اور بلا اسکے علم کے شائع کی گئی اور اس نے نیک نیتی سے چند روز کے لئے انتظام اخبار کا بزمانہ غیر حاضری کے ایک شخص لائق کے سپرد کیا تھا تو یہ جواب کافی الزام کا ہوگا (۴)؛

نالش ہرجانہ ازالہ حیثیت عرفی میں یہ ثابت کرنے کا بار مدعی پر ہوتا ہے کہ وہ اس الزام کا قصوروار نہیں تھا جس کا کہ اسپر الزام لگایا گیا ہے قبل اسکے کہ مدعاعلیہ کو حکم دیا جاوے کہ ثابت کرے کہ اس نے اتہام نیک نیتی سے اور پبلک کے فائدہ کے لئے لگایا تھا (۵)

استحقاق نالش استقرار حق میں بار ثبوت اس استحقاق کے ثابت کرنے کا جس کا کہ مدعی استقرار چاہتا ہے اسپر ہوتا ہے اس کے لئے یہ ثابت کرنا کافی نہیں ہے کہ وہ قابض ہے اور کہ مدعاعلیہ نے کوئی بہتر استحقاق ثابت نہیں کیا (۶) لیکن اگر مدعی بمقابلہ مدعاعلیہ کے استحقاق کے ثابت کرنے سے قاصر رہے جسکو کہ کوئی استحقاق حاصل نہیں اور محض ایک فعل بیجا کنندہ ہے تو مدعی بمقابلہ مدعاعلیہ کے قابض رہنے کا مستحق قرار دیا جاسکتا ہے (۷) اگر مدعاعلیہ قابض ہو اور مدعی دستاویز استحقاق بحق خود پیش کرے تو بار ثبوت مدعی کے استحقاق کے خلاف بذمہ مدعاعلیہ ہوگا (۸) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۶۶؛

---

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۳۲۶۔ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۶۷۷۔ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۹۲۰۔ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۸۷؛ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۵۳۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۷۱۷ و ۷۲۶؛ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۶۷ و جلد ۹ صفحہ ۱۵۴ و جلد ۷ صفحہ ۱۴۸ و جلد ۱۹ صفحہ اول و مدراس ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۷۱۔ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۷۹۴ و ۸۰۰؛

(۷) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۷۹۸ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۸۳۴؛

(۸) بنگال لارپورٹ جلد ۶ صفحہ ۴۴۱؛

استری دہن جس حال میں کہ بعد وفات ایک ہندو بیوہ کے مدعی نے بحیثیت ہونے وارث بازگشت اُس کے شوہر کے بعض جایداد ہائے کا دعوے کیا منجملہ جن کے چند اُس نے اپنے شوہر سے وراثتاً حاصل کی تہیں اور چند اُس نے بعد وفات شوہرش خود حاصل کی تہیں قرار دیا گیا کہ ایسا کوئی قیاس نہیں ہے کہ جایداد جو ہندو بیوہ نے بعد وفات شوہر خود حاصل کی ہو جایداد شوہری کا جزو بناتی ہے۔ اور کہ مدعی کو بار ثبوت کے اُلٹ دینے کے لئے کافی ثبوت دینا چاہئے۔ یعنی ثبوت ایسے واقعات کا جن سے ایک نتیجہ نکل سکے۔ (۱)

یہ مسئلہ کہ جب کوئی بیوہ کسی جایداد پر قابض پائی جاوے جسکے حصول کے متعلق کوئی بیان نہ دیا جاوے اور یہ ظاہر کیا جاوے کہ اُس کا شوہر بروقت وفات معقول جایداد کا مالک تہا تو قیاس قانونی یہ ہوتا ہے کہ جایداد جو بیوہ کے قبضہ میں پائی گئی ہے دراصل اُس کے شوہر کی ہے بمطابق فیصلہ پریوی کونسل اس عام قاعدہ کے مخالف ہے کہ اُس شخص کو جو کسی اور شخص کے ذریعہ سے دعویدار ہے ثابت کرنا چاہئے کہ جایداد مذکور شخص مذکور کو مفوض تھی اور یہ قاعدہ ہر دو منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد سے یکساں تعلق ہے (۲) اوس شخص کو جو بروئے ایک ہبہ نامہ از طرف ایک ہندو بیوہ کے دعویدار ہو جس میں درج ہو کہ جایداد مدعابہا انتقال استری دہن ہے اپنے دعوے میں کامیاب ہونے کے لئے ایسا ثابت کرنا چاہئے (۳) اسی طرح اُس ہندو بیوہ کو جو جایداد کو اپنے شوہر کے قرضجات سے بری رکہوانا چاہتی ہے ثابت کرنا چاہئے کہ وہ اُس نے بذریعہ استری دہن حاصل کی ہوئی ہے (۴)

استغاثہ عداوتی نالش ہرجانہ بابت استغاثہ عداوتی میں موجودگی عداوت اور معقول اور اغلب وجہ کا نہ رکہنا مدعی کو ثابت کرنا ہوگا۔ مدعاعلیہ کو یہ حکم دیا جاسکتا ہے کہ ثابت کرے کہ اُس نے نیک نیتی سے اور معقول وجوہات پر عمل کیا ہے یہ یقین کرتے ہوئے کہ مقدمہ جو اُس نے رجوع کیا تہا ایک جائز الزام کا تہا (۵)۔

نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۵۹ - و ۵۹۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۷۱۷۔ +

---

(۱) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۱۹۷ - (۲) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ اول ۔ (۳) ویکلی رپورٹر جلد اول صفحہ ۱۰۷ محولہ بہ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۱۹۹ و ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۳۲۶ ۔ (۴) ویکلی رپورٹر سنہ ۱۸۶۴ع صفحہ ۶۰ ۔

(۵) بنگال لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۳۱۷ ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۶۹ و جلد ۱۰ صفحہ ۴۳۹ و جلد ۲ صفحہ ۴۰۲ - و جلد ۱۳ صفحہ ۲۷۶ و جلد ۴ صفحہ ۳۳۹ و جلد ۷ صفحہ ۱۰۱ و ۲۸۳ و جلد ۵ صفحہ ۲۸۲ و جلد ۶ صفحہ ۲۴۵ و جلد ۵ صفحہ ۱۳۴ و جلد ۱۱ صفحہ ۵۳۴ و مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۵۱ و جلد ۲ صفحہ ۱۵۸ و ۲۹۱ و بمبئی ہائیکورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۸۲ و آگرہ ہائیکورٹ رپورٹ جلد اول صفحہ ۳۰۸ و شمال مغربی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۱۰ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۲۰۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۵۹۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۹۴ ۔ +

اضافہ و تخفیف لگان مقدمات اضافہ لگان میں بار ثبوت وجوہات اضافہ کا مالک کے ذمہ ہوتا ہے جو سابقہ موجودہ انتظام میں خلل انداز ہونا چاہتا ہے (۱) اور تخفیف لگان کے دعوے میں بار ثبوت وجوہات تخفیف کا بذمہ کاشتکار ہوتا ہے (۲) نالش اضافہ لگان بجانب زمیندار میں بار ثبوت اس امر کا کہ ایک حقیت قبل بندوبست بارہ سال کے لئے ایک مقررہ اور ناقابل تبدیل لگان پر لی گئی تھی بذمہ مدعا علیہ حقیت دار ہوتا ہے (۳) اور جہانکہ مزارعہ عذر کرے کہ ایک جزو اراضی مقبوضہ نامبردہ اور جس کے اضافہ لگان کی استدعا ہے بلا لگان قبضہ میں رہا ہے تو اوس کے بیان کے ثابت کرنے کا بار اوسپر ہوتا ہے (۴) جہانکہ مدعا علیہ بطور ایک بالواسطہ تعلقہ کے قابض ہونے کا دعویدار ہو تو بار ثبوت یہ ثابت کرنے کا بذمہ زمیندار ہوتا ہے کہ اراضی بوقت بندوبست دوامی زمینداری میں شامل تھی (۵)؛

اطرافی بار ثبوت اس امر کا مدعیان پر ہے کہ وہ بموجب رواج کے شریک مالکان سے جو بطور اہل حرفہ کاروبار کرتے ہوں مستحق وصولیابی اطرافی کے ہیں (۶)

اطلاعیابی نوٹس بیعبات مدعی کو یہ امر ثابت کرنا چاہیے کہ اطلاعیابی نوٹس بیعبات پر مدعا علیہ کی ہو گئی تھی۔ اور نیز بیعبات کی عرضی کی نقل راہن مدعا علیہ کے حوالہ کی گئی تھی (۷)

اقرار مندرجہ رہن نامہ بیان مندرجہ دستاویز نسبت مقدار اراضی کے ایک اقرار دیدہ و دانستہ ہے اور بار ثبوت اس امر کا کہ وہ بیان غیر صحیح ہے یا کہ راہنان اوسکے پابند نہیں تھے۔ مرتہنان پر ہے جنہوں نے بیان مذکور کیا تہا (۸)

درحالیکہ بموجب رہن بینہ کے بمقابلہ ایک مشتری نیک نیت جس نے بعوض قیمت خریداری کی ہو دعوے پیش کیا جائے اور مدعا علیہ اصلیت معاملہ کو معرض بحث میں لاوے تو بہ نیک نیتی تحریر واقعی رہن کے ثابت کرنے کا بار بادی النظر میں مدعی پر ہے (۹)

انتقال بیوہ یہ اکثر مسئلہ مسلمہ شاستر ہے کہ بیوہ کو صرف حق حین حیاتی حاصل ہے اور جب کبھی کوئی بیوہ رہن یا کسی قسم کا انتقال جایداد کرے تو وہ ناجائز تصور کیا جاتا ہے جبتک کہ کسی ضرورت شاستری کا پورا ثبوت نہ ہو۔ پس جو شخص ایسے انتقال کو جسے بیوہ نے کیا ہو جائز بیان کرتا ہو اوس کے ذمہ بار ثبوت ثابت کرنے

---

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۶۵ و جلد ۴ ۔ ایکٹ ۱۰ صفحہ ۱۰۱ ۔ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۸۳۲ ۔ (۲) ویکلی رپورٹر ایکٹ نمبر ۱ جلد ۲ صفحہ ۲۸ و جلد ۹ صفحہ ۲۳۹ ۔ (۳) مورس انڈین اپیلس جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۳ ۔ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۴۳ ۔ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۹۲۰ ۔ (۶) نمبر ۴ سنہ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ ۔ (۷) نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۸۸ ۔ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۴ ۔ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۶۵

ویسی ضرورت کا ہے (۱) جو منتقل الیہ کسی ہندو بیوہ سے جایداد لے اُس کے لیے صرف یہ ثابت کرنا کافی نہیں ہے کہ تحقیقات کرنے پر اوس سے یہ کہا گیا تھا کہ روپیہ ایک خاص مطلب کے لیئے مطلوب تھا بلکہ اس تحقیقات سے یہ بھی ثابت ہونا چاہیئے کہ ضرورت درحقیقت موجود تھی (۲) بغرض قایم رہنے انتقال جایداد کے جسپر کوئی ہندو بیوہ بحق بیوگی قابض ہو یہ ثابت کرنا ضرور ہے کہ کوئی ضرورت قانونی انتقال کی تھی یا قابل درجہ منتقل الیہ کو یہ باور کرایا گیا کہ بوجہ معقول ضرورت ہے (۳) بار ثبوت اس امر کا کہ بیوہ جایداد شوہری پر کامل اختیار رکھتی ہے بذمہ اوس شخص کے ہے جو ایسا ہونا بیان کرے (۴)

جبکہ کوئی شخص ایک ایسے مالک کے ساتھہ معاملہ کرے جس کے اختیارات محدود ہوں۔ مثلاً بیوہ تو اوسکو وہ غرض یا رضامندی ثابت کرنی چاہیئے جسپر کہ اُس نے حصر کیا ہے تاکہ معاملہ جائز ٹھہرے۔ لیکن مقدار ثبوت مطابق اِن حالات کے تبدیل ہوتا رہتا ہے کہ آیا وہ بلا واسطہ تعلق معاملہ سے رکھتا ہے یا کہ وہ ایسے فریق کا صرف قایم مقام ہے اور مطابق اس امر کے کہ آیا معاملہ کتنی مدت سے ہو چکا ہوا ہے اگر وہ ایک مرتبہ کسی قرضہ کی موجودگی ثابت کردے جو معاملہ کو جائز ٹھہراتا ہو تو اُس کا تسلسل قیاس کیا جاویگا الا اُس صورت میں کہ وہ شخص جو معاملہ پر معترض ہو کافی وجہ یہ قیاس کر لینے کی ظاہر کرے کہ قرضہ مذکور کا ایفا کیا تھا (۵) اسکو یہ ثابت کرنا ضروری نہیں ہے کہ واقعات فی الواقعہ ایسے تھے جیسے کہ اوسکے روبرو بیان کیئے گئے تھے بشرطیکہ اُس نے نیک نیت اور مناسب تحقیقات کرلی ہو اور اوسکے روبرو ایسے واقعات بیان کیئے گئے تھے اگر سچ ہوتے تو معاملہ کو جائز ٹھہراتے (۶) نہ اوسکا یہ فرض ہے کہ معلوم کرے کہ روپیہ کہاں لگایا گیا ہو (۷) لیکن دستاویز میں یہ بیان کیا جانا کہ وہ ایک خاص غرض کے لئے لکھی گئی ہے۔ غرض مذکور کی موجودگی اور کافی تحقیقات کی کافی شہادت نہیں ہے (۸) جب کہ کوئی معاملہ بیوہ کے ساتھہ کیا جاوے تو معاملہ مذکور فریب سے بالکل بری ہونا چاہیئے اور ثابت کیا جانا چاہیئے کہ بیوہ کو اوسکی نوعیت اور نتایج کا پورا علم تھا (۹) اگر ایک ہندو بیوہ جایداد رہن یا منتقل کرے جسکو حسب معمول بعدش وفات ورثا باز گشت کو پہونچنا ہے یا بحق سرکار ضبط

---

(۱) مورس انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۶۱۹ و جلد ۸ صفحہ ۵۲۹ - (۲) نمبر ۱۵۲ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۹۳ سنہ ۱۸۸۹ء و نمبر ۱۱۹ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۶۷ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۶۱۹ و مورس انڈین اپیلس جلد ۸ صفحہ ۵۲۹ - (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۴۲۰ - (۴) نمبر ۱۹۲ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ - (۵) مورس انڈین اپیلس جلد ۶ صفحہ ۳۹۳ و جلد ۱۱ صفحہ ۶۱۹ و جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۹ و جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۴۲۰ و جلد ۲۱ صفحہ ۱۷ - (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۴۸ و دفعہ ۳۸ - ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء - (۷) سدرلینڈ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۵۰۱ - (۸) سدرلینڈ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۲۰۸ و جلد ۱۲ صفحہ ۷۴ پریوی کونسل - (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۴۳ - و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵۰۴

ہو جاتا ہے تو بار ثبوت اون اشخاص پر جو اپنا استحقاق بیوہ سے اخذ کرتے ہوں یہ ثابت کرنے کا ہوتا ہے کہ انتقال یا رہن مذکور برضامندی ورثا بلا واسطہ کے کیا گیا تھا (۱) یا کہ واسطے اوس غرض کے کیا گیا تہا جسکی بابت ہندو بیوہ بروئے دہرم شاستر جائیداد مذکور کو مواخذہ دار ٹہرانے کی مجاز ہے (۲) اون اشخاص کو جو ایک شخص باختیارات محدود سے کوئی کفالت حاصل کریں. بادی النظر میں بہرکیف ثابت کرنا چاہئے کہ روپیہ جائز ضرورت کے لئے قرض اوٹھایا گیا ہے (۳)

جس حال میں کہ ایک ہندو بیوہ نے واسطے دلا پانے حصہ جائیداد کے نالش کی جسکی بابت بیان کیا گیا تھا کہ وہ اُس نے اپنے شوہر سے وراثتاً حاصل کی تہی اور جو اوسکے شوہر کے بھائی نے رہن کر دی تہی اور جو بروئے ڈگری محصلہ بربنائے رہن مذکور نیلام کی گئی ہے۔ قرار دیا گیا کہ بار ثبوت اس امر کے ظاہر کرنے کا بذمہ برادران شوہر تھا کہ مدعیہ نے کوئی فایدہ روپیہ مذکور سے حاصل کر لیا تہا۔ اور مدعیہ کے لئے اپنا استحقاق ثابت کرنا کافی تہا (۴) جسحال میں یہ بیان کیا گیا ہو کہ بیوہ نے دیدہ دانستہ برضی خود انتقال کر دیا ہے تو بار ثبوت اس امر کا کہ وہ ایک آزادانہ ہبہ تہا جو اُس نے بعلم اپنے حقوق کے کیا تہا۔ موہوب لہ کے ذمہ ہوتا ہے (۵) جس صورت میں دختران اور اون کے پسران مالک نرینہ متوفی کے وارثان قرار دیئے جاویں تو جدیان نالش خود کو جو اُنہوں نے انتقال منجانب بیوہ کے غیر مؤثر قرار دلانے کے لئے دائر کی ہو قایم نہیں رکھ سکتے۔ بجز اس کے کہ وہ ثابت کر دیں کہ کنارہ کشی دختران اور اون کے پسران کی جو وارثان ہیں بوجہ یا اونہوں نے کسی نامناسب اور غیر مکتفی وجوہات کے باعث نالش نہیں کی (۶)

انتقال پدر بار ثبوت اس امر کا کہ والد کے قرضے اغراض ناجائز کے لئے تہے جس صورت میں کہ ایک انتقال منجانب والد کی تنسیخ کی استدعا کیجائے پسران نابالغ کے ذمہ بہ نسبت پسران بالغ کے کچھ کم نہیں ہوتا۔ کیونکہ پسران نابالغ بہ نسبت پسران بالغ کے کسی بہتر حیثیت میں نہیں (۷)؛

---

(۱) ویکلی رپورٹر جلد اول صفحہ ۱۰۷ — (۲) مدرس انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۶۱۹ و جلد ۸ صفحہ ۵۰۰ و جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۹ و ویکلی رپورٹر جلد اول صفحہ ۲۴۷ و جلد ۸ صفحہ ۱۲۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۹۰ و جلد ۱۱ صفحہ ۶۰۹ و ۶۶۶ و ویکلی رپورٹر جلد ۲۱ صفحہ ۴۰۹؛ (۳) مدرس انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ ۱۔۱۶

(۴) ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۱۸۱ ۔

(۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ اول ۔

(۶) نمبر ۱۱۹ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی ۔

(۷) نمبر ۲۷ سنہ ۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی ۔

بار ثبوت اس امر کا کہ باپ نے قرضے ناجائز اغراض کے لئے برداشت کئے تھے بیٹے پر ہوتا ہے اور اسکو کچھ تعلق قرضہ اور باپ کی خلاف تہذیب باتوں میں ثابت کرنا چاہئے (۱) جن مقدمات میں بیٹا باپ کے کئے ہوئے انتقال کی منسوخی کی استدعا کرے اُن میں اگر معاوضہ موقع انتقال پر دیا جاوے تو بار ثبوت بذمہ منتقل الیہ کے ہوگا اور اگر معاوضہ سابقہ ہو تو بار ثبوت پسر پر ہوگا (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۵۵ و جلد ۸ صفحہ ۱۳۱ و ۵۱۷ و ۸۰۹ و جلد ۷ صفحہ ۵۲ و جلد ۲ صفحہ ۷۶۲ و جلد ۹ صفحہ ۳۸۹ و ۴۵۲ و ۴۹۵ و ۸۰۸ و جلد ۱۰ صفحہ ۱ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۷۳ و جلد ۴ صفحہ ۱۱۱ و جلد ۵ صفحہ ۳۷ و ۶۱ و ۱۲۵ و جلد ۶ صفحہ اول و ۴۰۰ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۰۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۷۵ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۶۶۶ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۲۶ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۷۲۔

بار ثبوت اس امر کا کہ باپ دادا جدی اراضی کو اپنے فرزندوں میں کم و بیش تقسیم کر سکتا ہے اُس شخص پر ہوتا ہے جو ایسے رواج کے وجود کو کسی مقدمہ میں بیان کرے (۳) جبکہ پسران ایک خاندان مشترک اہل ہنود کے عدالت میں اس ڈگری کے اثر سے بمقابلہ اپنے حقوق جایداد مشترکہ خاندان کے سبکدوشی حاصل کرنے کی استدعا کریں۔ جو بربنائے رہن تحریر کردہ ان کے باپ کے اس نالش میں کی گئی ہو جس میں کہ وہ فریق نہ بنائے گئے ہوں تو اس امر کے ثابت کرنے کا بار ثبوت ان کے ذمہ ہے کہ مرتہن کو جب اس نے نالش مذکور رجوع کی تھی ان کے حقوق واقعہ جایداد مرہونہ کا علم تھا (۴) دیکھو نمبر ۳۶ سنہ ۱۸۸۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ جس حال میں کہ باپ کا حصہ واقعہ ایک مکان سکنی باجرائے ایک ڈگری محصلہ بربنائے تمسک تحریر کردہ والد کے قرق کیا گیا ہو تو بار ثبوت پسر پر ہوتا ہے جس نے بالغ ہو کر نالش واسطے دلا پانے کل جایداد کے نہ کہ واسطے اپنے حصہ کے دائر کی ہو (۵) اور ایسا ہی اس صورت میں ہے جہاں کہ مدعی نے واسطے منسوخی خرید

---

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۹۳ و جلد ۸ صفحہ ۱۳۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۲۰ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۱۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۳ و ۱۹۴۔ (۲) نمبر ۱۵۲ سنہ ۱۸۸۰ء و نمبر ۶۹ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۸۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۹۳ و جلد ۸ صفحہ ۷۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۲۸ و جلد ۴ صفحہ ۱۰۔ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۲۰ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۶ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۱۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۰ و نمبر ۸۷ سنہ ۱۸۸۸ء و نمبر ۹۳ سنہ ۱۸۸۸ء و نمبر ۲۹ سنہ ۱۸۸۹ء و نمبر ۹۹ سنہ ۱۸۸۹ء و نمبر ۱۲۲ سنہ ۱۸۸۹ء و نمبر ۱۱۲ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۳) نمبر ۱۹۴ سنہ ۱۸۸۲ء و نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۹۱ء و نمبر ۱۳۲ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

(۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۹۳۔

(۵) لارپورٹ انڈین اپیلس جلد اول صفحہ ۳۲۱۔

کے نالش کرنے سے سات آٹھ سال پہلے سن بلوغت حاصل کر لیا ہو (۱)

انتقال حق اسامی بارِ ثبوت انتقال حق اسامی زمیندار پر ہے (۲)

انتقال لاولد بارِ ثبوت اس امر کا کہ لاولد کو اِختیار انتقال رواجاً حاصل ہے اُسپر ہے جو ایسے رواج کے وجود کو بیان کرے (۳)؛

جہاں پانچ چھ پشت سے زیادہ دور کے رشتہ دار دعویدار ہوں تو پھر بار ثبوت عذر داران پر ہے (۴)؛

ایک جدی کے حق میں بیع بلا ضرورت کے جواز کا بار ثبوت بذمہ مشتری ایک جدی مذکور کے ہے (۵)؛

بارِ ثبوت اس امر کا کہ لاولد کو اختیار وصیت نہیں بذمہ اعتراض کنندہ ہے (۶)؛

بارِ ثبوت اس امر کا کہ یکجدی مسلمان ایک لاولد ہندو کے اِنتقال پر اعتراض کر سکتا ہے بذمہ اُسکے ہے (۷)؛

اِس امر کا بارِ ثبوت کہ انتقال بحق پسران غیر حقیقی رواج کے رو سے ناجائز ہے بذمہ مدعی ہے (۸)؛

ایک قرضخواہ روپیہ دہندہ ایک لاولد مالک کو جسکا اختیار محدود ہے ایک رقم معقول کے دینے کا مجاز ہے اگر بعد تحقیقات کامل اوسے بہ نیک نیتی یقین ہو کہ روپیہ برائے غرض ضروری مطلوب تھا اور اوس سے یہہ مقصود تھا کہ وہ بغرض مذکور صرف کیا جائے مگر وہ روپیہ کے صرف کا ذمہ دار نہیں ہے بعد اسکے کہ زر مذکور اس کے ہاتھ سے نکل گیا (۹)؛

اُس قرضہ کی ادائیگی جس کا وجود ثابت ہو اور جو از روئے قانون واجب الوصول ہو ایک کافی وجہ اس امر کی ہے کہ ایک مالک لاولد بذریعہ انتقال اراضی جدی قرضہ مذکور کی بیباقی کے لئے روپیہ قرض لے۔ مگر فیصلہ اجلاس کامل نمبر ۷۰ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ سے صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آخری قرض دہندہ کے لئے جو بکفالت جائیداد جدی قرضہ دے اِس امر کی نسبت اپنا اطمینان کر لینا ضروری ہے کہ قرضہ ہائے سابقہ جنکی ادائیگی کے لئے مالک مذکور قرض لیتا ہے ضرورت جائز کے واسطے لئے گئے تھے (۱۰)؛

اراضی جدی کے اِنتقال بجانب مالک نرینہ کے جواز کا بار ثبوت شروع میں ہمیشہ منتقل الیہ پر ہوتا ہے خواہ وہ

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۔ و لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۶ صفحہ ۸۸ و مدراس انڈین اپیلس جلد ۱۴ صفحہ ۳۹۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۹۳؛ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۶۰؛ (۳) نمبر ۱۰۷ ۱۸۸۶ء و نمبر ۶ ۱۸۸۸ء و نمبر ۳۲ ۱۸۹۳ء و نمبر ۱ ۱۸۹۶ء و نمبر ۶۱ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی؛ (۴) نمبر ۵۹ ۱۸۸۹ء و نمبر ۵۹ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی؛ (۵) نمبر ۵۳ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ۔ (۶) نمبر ۱۹ ۱۸۹۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۷) نمبر ۸۲ ۱۸۹۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۸) نمبر ۵ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی؛ (۹) نمبر ۴ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۷۰۸۔ (۱۰) نمبر ۹۰ ۱۸۹۳ء و نمبر ۱ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی؛ +

شخص ثالث ہو یا ایسا شخص ہو جس کے قرضے اِس انتقال سے بیباق ہوئے ہوں (۱)۔ جب کسی مزارعہ دخیلکا کا جدی ایسے انتقال کو روکنا چاہے جسکی بابت صاحب زمین نے اعتراض نہ کیا ہو تو ایسے رواج کا وجود ثابت کرنا جسکے روسے وہ ایسا کرنے کا مستحق ہو اُسکے ذمہ ہوتا ہے (۲)

انتقال ولی کوئی ولی نابالغ ہندو بلا جایز اور قانونی ضرورت کے جائیداد کا انتقال نہیں کر سکتا۔ اور ضرورت کا ثابت کرنا اُس شخص کے ذمہ ہے جو اس انتقال جائیداد سے مستفید ہونا چاہتا ہے (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۸۸۔

کوئی نابالغ جو بعد بلوغ منسوخی انتقال ولی کی نالش کرے۔ اگر انتقال منظوری عدالت ہوا ہو تو بار ثبوت بذمہ نابالغ ہے ورنہ بذمہ مشتری (۴)۔ دیکھو نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۶۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

انشورینس جبکہ پالسی اس شرط کے تابع کی گئی ہو کہ "جہانتک ثبوت ڈائرکٹروں کو قابل اطمینان دیا گیا ہو تو جملہ صورتوں میں عمر پالسی ہٰذا میں تسلیم کی جاتی ہے۔ ثبوت عمر کا کسی وقت دیا جا سکتا ہے۔ اگر نہ دیا جاوے تو بروقت تصفیہ دعوےٰ کے ضروری ہوگا" اس شرط کے روسے شخص بیمہ شدہ یا اُس کے قایممقاموں پر ذمہ واری دینے ثبوت عمر کی عاید کی گئی ہے قبل اسکے کہ کمپنی سے ادائیگی کا مطالبہ کیا جاوے۔ اگر شخص بیمہ شدہ کی حیات میں شہادت دی گئی ہو اور داخلہ عمر کا پالسی کے ساتھ منسلک کیا گیا ہو تو کسی مزید ثبوت کی ضرورت نہ ہوگی اور بار ثبوت نسبت نزاع عمر کے بذمہ کمپنی عاید ہوگا لیکن بعدم موجودگی ایسی شہادت اور ایسے داخلہ کے بار ثبوت اون اشخاص کے ذمہ ہوگا جو بربنائے پالسی دعویدار ہوں کہ بذریعہ معقول ثبوت کے عدالت کا اطمینان نسبت عمر شخص بیمہ شدہ کے کرادیں (۵) جب کہ کوئی شخص بربنائے پالسی انشورینس کے نالش کرے جس میں چند ایسی مستثنیات مندرج ہوں جنکی صورت میں بیمہ کنندگان ذمہ وار نہ ٹھہرتے ہوں تو یہ ثابت کرنا مدعی کا ذمہ ہے کہ نقصان کسی ایک مستثنیٰ کی ذیل میں نہیں آتا (۶)۔

اہل اسلام میں اہل ہنود کا رواج جائیداد مشترک کی نسبت جو قیاس از روئے دہرم شاستر کے ہے وہ متعلق اہل اسلام نہیں ہے۔ جو شخص مشترکہ ہونے جائیداد کی نسبت دعویدار ہو اُس کو ثابت کرنا چاہئے (۷)

ایجاد و اختراع اوس شخص کو جو زیر ایکٹ ایجاد و اختراع بلاشراکت غیری (قطعی) استحقاق کا دعویدار ہے اور

---

(۱) نمبر ۶۵ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۲) نمبر ۱۵ سنہ ۱۹۱۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۳) مورز انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۴۵۲ و جلد ۶ صفحہ ۳۹۲ و ۴۲۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۴۱ و ۳۵۱ و جلد ۵ صفحہ ۷۹۲۔ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۶۳۔ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۹۹۔ (۶) انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۲ صفحہ ۳۰۸۔ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۵۶۲ و جلد ۸ صفحہ ۸۲۶۔

ایسے واقعات قبضہ میں رکھتا ہو جو اُس کے خیال میں اوسکو قطعی استحقاق کا مستحق ٹھہراتے ہوں ثابت کرنا چاہیے کہ واقعات مذکور موجود ہیں (۱)

بینامی جو شخص یہ بیان کرے کہ کوئی خاص بیع بینامی ہوئی ہے اور درحقیقت اجرائے ڈگری کے نیلام میں خود مدعی مدیون ڈگری ہے تو بار ثبوت اس امر کا کہ روپیہ مدیون ڈگری نے ادا کیا ذمہ اوس شخص کے ہے جو بیع کو فرضی بیان کرتا ہے (۲)۔ قیاس یہ ہے کہ جو خریداری (الف) کے روپیہ سے بنام (ب) کے کی جائے وہ (الف) کے فائدہ کے واسطے ہے اور پدر کی خرید سے (خواہ وہ مسلمان ہو یا ہندو) جو اوسکے پسر کے نام سے کی گئی ہو قانون انگلستان کی طرح یہ احتمال نہیں کیا جاسکتا کہ وہ پسر کے فائدہ کے واسطے کیا گیا تھا (۳)

بار ثبوت اُس شخص کے ذمہ ہوتا ہے جو بیان کرتا ہے کہ ظاہری شکل معاملات کی اصلی شکل نہیں ہے۔ اور ظاہری خریدار اصل خریدار متصور کیا جانا چاہیئے تاوقتیکہ خلاف ثابت نہ ہو (۴) ایسا ہی بار ثبوت بذمہ اُس شخص کے ہوتا ہے جو بیان کرتا ہو کہ سارٹیفکیٹ یافتہ خریدار اور درج رجسٹر شدہ مالک بینامیدار ہے (۵)؛

جس حال میں کہ ایک شخص قبضہ اراضی کی بابت نالش کرے اور مدعاعلیہ کا یہ بیان ہو کہ مدعی نے اُس کے واسطے اراضی بینامی خریدکی ہے تو بادی النظری مقدمہ ثابت کرنے کا بار ثبوت بذمہ مدعی ہوتا ہے۔ اور مدعاعلیہ کے بیان سے بار ثبوت اُلٹ نہیں جاتا (۶)۔

دہرم شاستر کا قیاس بصورت ایک مشترکہ غیرمنقسمہ خاندان کے یہ ہوتا ہے کہ کل جایداد خاندان مشترکہ ہوتی ہے اور بار ثبوت اس امر کا کہ کوئی جزو جایداد مذکور بطور اوسکی جداگانہ جایداد کے ہے اوس فریق پر ہوتا ہے جو کہ اس کا ادعا کرتا ہے جس حال میں کہ ایک خرید غیرمنقولہ جائیداد کی ایک ہندو نے از نام پسر خود کی ہو تو قیاس دہرم شاستر بحق اس امر کے ہوتا ہے کہ وہ ایک بے نامی خرید ہے اور بار ثبوت اوس شخص پر عاید ہوتا ہے جسکے نام سے وہ خریدی گئی ہے اس امر کے ثابت کرنے کا کہ نامبردہ خریدکردہ جائیداد مذکور میں قانونی اور مستفیدی استحقاق کا مستحق ہے۔ اور یہی قاعدہ مسلمانوں سے بھی متعلق ہوتا ہے (۷) لیکن شہادت سے قیاس بینامی رفع ہوجاتا ہے (۸)، قانون متعلق انتقالات بینامی جو باپ نے بیٹے کے نام حاصل کئے ہوں خواہ ہندو یا مسلمان

---

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۴۹۰۔ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۴۲۳۔ (۳) نمبر ۶۱ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ و مورز انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۲۴۷ و جلد ۱۰ صفحہ ۵۳ و جلد ۱۳ صفحہ ۴۰۱۔ (۴) آگرہ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۶ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ ۱۸۶۔ (۵) کلکتہ لارپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۹ و جلد اول صفحہ ۴۶۶۔ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۵۹۔ و کلکتہ لارپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۸۔ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۷۵۹ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۸۱۔ (۸) لارپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۸۔ +

خاندان میں ہوں جملہ عدالتہائے ہند میں قطعی طور پر بروئے قاعدہ قایم کردہ پریوی کونسل بمقدمہ مندرجہ بنگال لارپورٹ جلد ۵ صفحہ ۵۰۷ و ۵۰۳ مقدمہ مذکور مورس انڈین اپیلس جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۵ کے طے ہوچکا ہے لیکن ثبوت اس امر کا کہ باپ کا منشاء عام قاعدہ وراثت سے بہ تعلق جایداد متنازعہ فیہ کے انحراف کرنیکا تھا مقدمہ کو اس قاعدہ سے خارج کردیگا (۱) اور یہی قاعدہ اوس صورت میں متعلق ہوگا جبکہ ایک حساب وکتاب بیٹے کے نام سے ایک شخص کی کتب میں کھلا ہو (۲) جب کہ کوئی خرید ایک ہندو یا مسلمان نے اپنے بیٹے کے نام سے کی ہو۔ اور جبکہ حقوق دائنان زیر بحث ہوں تو نہایت سخت ثبوت نوعیت معاملہ کی نسبت اوس شخص کو دینا ہوگا جو کہ حقوق مذکور کی نسبت اعتراض کرتا ہے۔ اور بار ثبوت اوس شخص کے ذمہ عاید ہوتا ہے جو بیان کرتا ہو کہ خرید بیٹے کے فائدہ کے لئے منشاء رکھی گئی تھی (۳)۔ جبکہ مدعی ایک بینامیدار سے جو بطور مالک درج رجسٹر ہو اور جسکو بذریعہ فعل صحیح مالکان کے ظاہری مالک بننے کی اجازت دی گئی ہو ایک خریدار نیک ہونے کا دعویدار ہو تو بار ثبوت بذمہ مدعی ہوتا ہے (۴) نیز بہ تعلق عنوان ہٰذا ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۴۵ و ۵۴۸ و ۵۵۳ و ۵۵۴ و نمبر ۴۳ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۹۰۔ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۴۷۳؎۔

تبنیت بار ثبوت اس امر کا کہ اختیار وارث کرلینے کا رواج حاصل نہیں ہے اوس فریق پر ہوگا جو ایسا عذر پیش کرے (۵) اس امر کا ثابت کرنا از روئے شہادت بذمہ مدعی ہے کہ تبنیت جایز تھی اور یہ کہ وہ مستحق پالنے جایداد کا بموجب وصیت نامہ کے مطابق رواج خاندان کے ہے (۶)؎

بار ثبوت تبنیت نواسہ کا اس شخص پر ہوتا ہے جو اسے جائز بیان کرے (۷) لیکن جن صورتوں میں حق تبنیت تسلیم کیا جائے یا مروج پایا جائے یا فریقین پابند شاستر ہوں تو بار ثبوت اُس شخص پر ہے جو ناجوازی کا ادعا کرے (۸) اُس قیاس کی تردید کا بار جو یکجدیان کے حق میں پیدا ہوتا ہے بیوہ اور موہوب لہٗ پر پڑتا ہے (۹)؎ جس حال میں کہ بعد وفات بیوہ کے جایز وارث کو قبضہ سے روک دیا گیا ہو اور معمولی طریق وراثت کو بربنائے اس وجہ کے بدل دیا ہو کہ ایک تبنیت کی گئی ہے تو بار ثبوت ثابت کرنے تبنیت کا اوس فریق پر ہے جو بمقابلہ

---

(۱) بنگال لارپورٹ جلد ۶ صفحہ ۳۱۳۔ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۱۵ و ۱۲۲۔ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۷، و بنگال لارپورٹ جلد ۵ صفحہ ۵۰۷؎ (۴) کلکتہ لارپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۲۸۰؎ (۵) نمبر ۹۲ سنہ ۱۸۷۹ء و نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۹۶ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۹۸ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۳۴ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ؎ (۶) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۱۸۲۔ (۷) نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۳ء و نمبر ۳۳ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۸) نمبر ۳۵ و ۹۶ سنہ ۱۸۸۵ء و نمبر ۴۲ سنہ ۱۸۸۴ء و نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۹۳ و ۱۵۹ سنہ ۱۸۹۰ء و نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۹۱ء و نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ۔ (۹) نمبر ۹۸ سنہ ۱۸۹۱ء و نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی؎

جائز وارث کے استحقاق مذکور پیش کرتا ہے اور اوسکو ثابت کرنا چاہیئے کہ تبنیت گیرندہ کو متبنیٰ کرنے کا اختیار حاصل تھا۔ نہ کہ وارث پر کہ وہ اوسکی ناجوازی ثابت کرے (۱) تبنیت سختی کے ساتھ ثابت کی جانی چاہیئے اور اوس فریق کو جو بطور پسر متبنیٰ کے دعویدار ہے بذریعہ شہادت ثابت کرنا چاہیئے (الف) کہ شوہر نے اسکے لئے متبنے کرنے کا بیوہ کو اختیار دیا تھا۔ (ب) کہ وہ بطور واقعی پسر شوہر کے متبنیٰ کیا گیا ہے (۲) اگر مدعی بحیثیت وارث بازگشت بدوران حیات بیوہ واسطے استقرار اس امر کے نالش کرے کہ تبنیت ناجائز ہے تو ناجوازی ثابت کرنے کا بار اوسی پر ہوتا ہے (۳) مدعی نے دعوےٰ کیا کہ وہ بذریعہ وراثت اپنے طبعی باپ کی جایداد کا مستحق ہے۔ مدعا علیہ کا جواب یہ تھا کہ وہ ایک دوسرے خاندان میں متبنیٰ کیا گیا ہوا ہے اور اس لئے اپنے طبعی باپ کا وارث نہیں۔ مدعی نے اس امر کا اقبال چند دستاویزات دستخطی خود میں کیا ہوا تھا جس کا کہ مدعا علیہ کوئی فریق نہ تھا۔ تجویز ہوئی کہ اگرچہ بار ثبوت مدعا علیہ پر ثابت کرنے تبنیت کا تھا لیکن مدعی کے اقبالات نے بار ثبوت کو بر بنائے اصول مندرجہ مقدمہ مبین وولنبی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۶۶۴ بصفحہ ۶۶۹ کے کہ جو کچھ ایک فریق صحیح ہونا تسلیم کرے معقول طور پر ویسا ہونا قیاس کیا جاسکتا ہے" الٹ دیا ہے۔ اور تا وقتیکہ قیاس مذکور کی تردید کی جاوے امر واقعہ مسلمہ قایم شدہ متصور کیا جانا چاہیئے (۴)

بار ثبوت تبنیت ہمشیرہ زادہ بموجودگی یکجدیاں سات پشت اس کے ذمہ ہے جو تبنیت مذکور کا جائز ہونا بیان کرے (۵) لیکن جہانکہ فریقین پابند دہرم شاستر ہوں یا حق تبنیت تسلیم کیا جائے یا مروج پایا جاوے تو بار ثبوت اس امر کا کہ دختر زادہ یا سالے کا بیٹا متبنیٰ بنائے جانے کے لئے ایک مناسب شخص نہ تھا۔ اُس شخص پر ہے جو ایسا ہونا بیان کرے (۶)۔

بار ثبوت نسبت تبنیت برادر زادہ زوجہ بذمہ اُس کے ہے (۷)۔

بار ثبوت اُس خانہ داماد پر ہوتا ہے جو رواجی استحقاق وراثت کا مدعی ہو تاکہ وہ یہ ثابت کرے کہ رواج کے رو سے اُسے حق متدعویہ بمحرومی ورثاء معمولی حاصل ہے (۸)۔

تحریر دستاویز | جب کوئی شخص کسی دستاویز کے ایسے معنی بیان کرتا ہو جو خلاف اسکے بادی النظری معنی کے ہوں تو بار ثبوت اس امر کا کہ کسی خاص رواج کی وجہ سے دستاویز کے معنی دوسرے ہونے چاہئیں بذمہ شخص

---

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۴۵ و ۱۵۹ و ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۳۲۶۔ (۲) مدرس انڈین اپیلس جلد ۱۲ صفحہ ۳۵۰۔ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۴۶۳ و ۴۶۷۔ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۴۰ پریوی کونسل۔ (۵) نمبر ۳۹ سنہ ۱۸۹۷ع پنجاب ریکارڈ۔ (۶) نمبر ۹۴ و ۹۶ سنہ ۱۸۹۹ع پنجاب ریکارڈ۔ (۷) نمبر ۱۵۶ سنہ ۱۸۹۱ع و نمبر ۷ سنہ ۱۸۹۲ع پنجاب ریکارڈ۔ (۸) نمبر ۲۲ سنہ ۱۸۹۳ع پنجاب ریکارڈ۔ +

بیان کنندہ کے ہے (۱)؛

جب ظاہرا اشیاء کی حالت ایک خاص طرح پر ہے تو بار ثبوت اس امر کا کہ درحقیقت اور کچھ حالت ہے بذمہ اُس شخص کے ہے جو ایسا بیان کرتا ہے (۲) نالش کالعدم کرانے دستاویز میں بار ثبوت بذمہ مدعا علیہ ہے کہ مدعی سے تحریر کروالی تھی (۳)؛

تقسیم خانگی یہ امر ثابت کرنا بذمہ مدعی تھا کہ تقسیم خانگی ختم ہوگئی (۴)؛

تمسک نالش بربنائے تمسک میں تعداد رقم قرضہ ثابت کرنا مدعی کا ذمہ ہے اور بدرجہ اول یہ تمسک کی تحریر کے ثبوت سے کافی طور پر ثابت ہوجاتا ہے۔ بجواب یہ ثابت کرنا مدعا علیہ کا ذمہ ہے کہ رقم مذکور رقم متدعویہ سے کم ہے (۵)؛

جبکہ مدعی ایک نالش بربنائے تمسک میں تمسک مذکور پیش نہ کرے اور وجہ یہ بیان کرے کہ مدعا علیہ نے وہ چرا لیا ہے اور مدعا علیہ نے تمسک مذکور کا تحریر کرنا تسلیم کیا ہو لیکن بیان کرے کہ اُس نے اُسکا روپیہ ادا کر دیا ہے تو مدعا علیہ کو بذریعہ شہادت یا پیش کرنے تمسک یا بذریعہ ہر دو کے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ اُس نے روپیہ ادا کر دیا ہے (۶)؛

مدعی نے بربنائے ایک دستاویز کے نالش کی جس سے ایک کامل بیع ہونا مراد تھا۔ یہ تسلیم کیا گیا تھا کہ بحق راہن کے ایک اقرار تحریر کیا گیا تھا جس کے رو سے اُس کو حق انفکاک واپس دیدیا گیا تھا لیکن مدعی نے یہ اقرار پیش کیا اور بیان کیا کہ راہن نے یہ اُس کے حوالہ کر دیا تھا جس نے کہ حق انفکاک چھوڑ دیا تھا۔ مدعا علیہ نے بیان کیا کہ اقرار مذکور گم ہوگیا تھا اور کسی نہ کسی طرح سے مدعی کے ہاتھ آگیا ہے۔ قرار دیا گیا کہ قیاس قانونی بحق مدعی ہے اور کہ اُس کا گم جانا مدعا علیہ کو ثابت کرنا تھا (۷)؛

جس حال میں کہ مدعی نے بربنائے تمسک نالش کی اور مدعا علیہ نے رقم دعوے کے گھٹانے کی کوشش کی اس وجہ پر کہ روپیہ پورا وصول نہ ہوا تھا اور مدعی کی کتب طلب کرانے سے اس جواب کے ثابت کرنے کی کوشش کی تو قرار دیا گیا کہ بار ثبوت کُلیتاً مدعا علیہ پر تھا (۸) جبکہ مدعی نے بربنائے دو تمسکات کے نالش کی اور مدعا علیہ نے اپنے بیان تحریری اور نیز اپنے اظہار میں تحریر تمسکات کا اقبال کیا۔ لیکن یہ عذر کیا کہ اُس کو زر بدل نہیں وصول ہوا۔ تو تجویز ہوئی کہ سوال تحریر پر غور نہیں کیا جا سکتا اور کہ سوال جسکی تجویز کی جا سکتی ہے

---

(۱) مورز انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۳۶۱؛ (۲) مورز انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۲۰۸۔ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۷۳۶۔ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۷۲؛ (۵) مدراس ہائی کورٹ رپورٹ جلد اول صفحہ ۴۴؛

(۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۴۷۔ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۱؛

(۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۷۱۳، منفصلہ پریوی کونسل؛ +

عدم وصولی زر بدل تھا (۱)۔

جس حال میں کہ مدعی بلحاظ معاہدہ بادی النظر میں صرف شخص مستحق ادائگی کا تھا تو بار ثبوت اس امر کے ثابت کرنی کا بذمہ معاہد قرار دیا گیا کہ ادائیگی جو ایک شخص ثالث کو کی گئی۔ مدعی پر قابل پابندی تھی (۲)۔

توضیح اقرارنامہ نسبت بار ثبوت توضیح اقرارنامہ کے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۸۴۷۔

ٹھاک بست بار ثبوت اس امر کا کہ کارروائیات ٹھاک بست غلط ہیں بذمہ اوس شخص کے ہوتا ہے جو ایسا بیان کرتا ہے (۳)۔

جائیداد خاندانی یا مکسوبہ جبکہ اراضی افتادہ کو ایک پدر خاندان غیر منقسمہ نے لیکر کاشت کیا اور بحث یہ ہوئی کہ آیا جائیداد مذکور خاندانی تھی یا مکسوبہ۔ تجویز ہوئی کہ بار ثبوت اون اشخاص پر تھا جنہوں نے ظاہر کیا کہ جائیداد مکسوبہ تھی (۴)۔

ایک نالش تقسیم میں جو لڑکے نے اپنے باپ پر دائر کی کہ جس نے یہ عذر کیا کہ جائداد بقبضہ نامبردہ مکسوبہ خاص تھی۔ تجویز ہوئی۔ کہ بار ثبوت اس امر کا کہ جائیداد مکسوبہ خاص ہے مدعا علیہ پر ہے (۵)۔

ہر جائیداد ہندوؤں کی موروثی متصور ہوگی۔ اور جو شخص اوسکو مکسوبی قرار دینا چاہے اوسکے ذمہ اسکا بار ثبوت ہے (۶)۔ جبکہ نالش واسطے دلا پانے ایک حصہ کے جائیداد مشترکہ میں سے ہو لیکن مدعا علیہ اندر میعاد جائیداد کے مشترکہ ہونے سے انکاری ہو بلکہ بیان کرے کہ علیحدگی رہی ہے تو مدعی کو ثابت کرنا چاہئیے کہ اندر میعاد مشترک تصرف رہا ہے اگر وہ ثابت کر دے تو پھر مبینہ علیحدگی کا ثابت کرنا بذمہ مدعا علیہ ہوگا (۷)۔ اگر جائیداد کی نسبت تسلیم کیا جاوے کہ وہ اصل میں خود مکسوبہ تھی لیکن مورث اعلےٰ میں ڈالدی گئی ہے تو بار ثبوت تقید کے ساتھ بذمہ اوس شخص کے ہوگا جو ایسا بیان کرتا ہے (۸)۔ بخلاف ازیں اگر ایک منجملہ ممبران خاندان کے کسی جائیداد پر قابض پایا جائے تو

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۵۴ ۔ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۳۲۶ ۔ (۳) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۲ ۔ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۷۷ و جلد ۱۴ صفحہ ۱۹ ۔ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۰ ۔ (۶) مورز انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۳۳۳ و جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۴ و جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۹ و ۳۳۳ و ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۴۴۹ و جلد ۱۱ صفحہ ۲۸ و جلد ۴ صفحہ ۶۹ و جلد ۷ صفحہ ۴۹۴ و جلد ۱۱ صفحہ ۴۳۳ و جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۳ و جلد ۱۹ صفحہ ۲۳۱ ۔ و جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۸ و جلد ۵ صفحہ ۲۳۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۴۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۴۵ و شمال مغربی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۳۰۸ و جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۷ و آگرہ ہائیکورٹ رپورٹ جلد اول صفحہ ۱۶۲ و ۲۵۵ و ۲۸۵ و مورس انڈین اپیلس جلد ۹ صفحہ ۵۳ و ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۳۲ و جلد ۲۰ صفحہ ۳۴۲ ۔ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۳ ۔

(۸) دھرم شاستر مین صاحب طبع ہفتم فقرہ ۲۹۱ ۔

قیاس یہ نہ ہوگا کہ وہ اسپر بطور جایداد محصلہ خود کے قابض ہے۔ بلکہ یہ ہوگا کہ وہ بہ حیثیت رکن خاندان شترکہ کے قابض ہے (۱)؛ ایک مقدمہ تقسیم جائیداد میں جسکی نسبت بیان کیا گیا کہ وہ ایک شترکہ ہندو خاندان کی جائیداد ہے جس کا کہ مدعی ایک رکن ہے۔ مدعا علیہم کا جواب یہ تھا کہ وہ اُن کی جداگانہ محصلہ جائیداد ہے جو اونہوں نے ایک نالش تقسیم خاندان شترک میں حاصل کی تھی جو کسی قدر جائیداد رکھتا تھا قرار دیا گیا کہ قیاس یہ ہے کہ کل جائیداد ہر شخص فرد واحد کے مورث اعلےٰ کی مملوکہ تھی۔ بار ثبوت اس امر کا کہ وہ جداگانہ محصلہ خود اُس شخص پر جو ایسا ہونا بیان کرتا ہے (۲)؛

جب کوئی ہندو از روئے وصیت نامہ کے جائیداد دوسرے شخص کے لئے چھوڑے اور اُس کی نسبت بعد ازاں اہالی خاندان موصی یہ بیان کریں کہ وہ موروثی ہے تو بار ثابت کرنے اُس کے موروثی ہونے کا مدعیان پر ہوتا ہے (۳)؛ دیکھو نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی؛

جائیداد زیر قرقی جبکہ ایک شخص ثالث ایک ایسی جایداد پر جو کہ اجرائے ڈگری میں قرق ہوچکی ہے دعویدار ہو تو بار ثبوت اس امر کا کہ جایداد اسکی ہے اور قابل قرقی نہیں ہے ذمہ مدعی کے ہے (۴)؛ اگر وہ ثابت کردے کہ مدیون ڈگری نے اُس کے حق میں بیعنامہ تحریر کردیا ہے اور کہ اُس کو قبضہ بھی دیدیا گیا تھا اور زر ثمن بھی ادا کردیا گیا تھا تو یہ بار ثبوت کو بذمہ مدعا علیہ عاید کرنے کے لئے کافی ہے (۵)؛

جس حال میں کہ ڈگریدار نے حکمنامہ قرقی بخلاف جائیداد مدیون خود کے حاصل کیا ہو لیکن مدیون کی کوئی ایسی جائیداد نہ ہو بخلاف جس کے حکمنامہ مذکور نافذ کیا جاسکے تو ڈگریدار ایک حکم واسطے اجرائے ڈگری خود بذریعہ قرقی ذات مدیون کے حاصل کرنے کا مستحق ہے اور اس امر کے ثابت کرنے کا بار بذمہ مدیون ہوگا کہ اُس کے پاس کوئی وسایل واسطے ادائیگی قرضہ مذکور کے نہیں ہیں اور کہ وہ کسی بدعملی کا مرتکب نہیں ہوا (۶) نسبت بار ثبوت اس امر کے کہ قرقی کے کرنے میں ضروری باضابطگی ہائے کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۲۹ منفصلہ پریوی کونسل؛

اس نالش میں جو واسطے استقرار حق قرقی کرنے جایداد کے دائر کی گئی ہو یہ ثابت کرنا مدعیان کے ذمہ ہے کہ جائیداد متنازعہ فیہ مدیونان ڈگری کی ہے۔ مدعی اُس جایداد کے قرق کرانے کا کوئی حق نہیں رکھتا جو اُس کے مدیون کی ملکیت ثابت نہیں ہوئی۔ یا اگر ہوئی ہو اور اُس کے قبضہ و ملکیت سے منتقل ہوگئی ہو۔ اور بروئے قانون قبل از قرقی

---

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۳ - (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۱۴۱ - (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۲؛ (۴) بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۹۱ - و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۰؛ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۵؛ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۱۷ صفحہ ۱۶۵؛ ✤

مستدعیہ کسی اور کی ملکیت ہوگئی ہو۔ پس مدعاعلیہ ایسی نالش کے جواب میں شخص ثالث کے استحقاق پر حصر کرسکتا ہے(۱) دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۷۰؎

ایک ڈگریدار نے نالش واسطے استقرار اس امر کے رجوع کی کہ کفالت شدہ جایداد ملکیت ڈبلیو مچل اُس کے مدیون کی ہے۔ اور ای مچل نے اُسکی نسبت دعوائے خاص اپنی ملکیت ہونے کا کیا۔ ڈگریدار مذکور نے یہ ثابت کردیا کہ پانچ سال اور زیادہ عرصہ سے ڈبلیو مچل قابض جایداد مذکورہ پر بطور مالک ظاہری کے تھا۔ تجویز ہوئی کہ اندریں صورت ای مچل پر بار ثبوت اپنے استحقاق کا ہے (۲) دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۱۵؎

کوئی قیاس اس امر کا نہیں ہے کہ جو قرضہ مہتمم کسی خاندان مشترکہ نے لیا ہے وہ واسطے کسی غرض خاندان کے لیا ہے(۳)

حدبندی

جبکہ سوال متعلق متنازعہ حدود بندی کے ہو تو بار ثبوت یہ ثابت کرنے کا بذریعہ بلاواسطہ شہادت کے بذمہ مدعی ہوتا ہے کہ وہ دلاپانے کا مستحق ہے (۴)؎ جب کہ ایک فیصلہ ایک عہدہ دار سرکاری نے بربنائے ایک خسرہ پیمائش کے بعد کامل تحقیقات مقامی کے کی ہو تو بار ثبوت اس امر کا کہ فیصلہ مذکور غلط ہے اُس فریق پر ہوتا ہے جو اُسکی نسبت معترض ہو (۵)؎ اسی طرح جب کہ مدعی تنسیخ فیصلہ عہدہ داران گورنمنٹ کا جو وہ بحیثیت منصبی صادر کریں دعویدار ہو مثلاً بیان کرے کہ حدود قایم کردہ عہدہ داران سروے غلط ہیں تو بار ثبوت اُس مدعی کے ذمہ ہے (۶)؎ لیکن جبکہ متنازعہ خط تقسیم اراضیات افتادہ میں سے جاتا ہو جو کسی خاص شخص کے قبضہ میں نہ ہو تو عام قاعدہ متعلق بار ثبوت اُس مدعی سے جو حدبندی کرایا چاہتا ہے متعلق نہیں ہوتا۔ یہ ہر دو مدعی اور مدعاعلیہ کا فرض ہوتا ہے کہ عدالت کو صحیح حد کے دریافت کرنے میں امداد دیں (۷)؎

ایک سوال حدبندی مابین حقیت لاخراج اور اراضی مالی زمیندار کے ہو تو کوئی قیاس بحق کسی ایک کے نہیں ہوتا بلکہ بار ثبوت اپنے دعوے کے ثابت کرنے کا مدعی کے ذمہ ہوتا ہے (۸)؎ اراضیات جو مسلمہ طور پر حدود زمینداری کے اندر واقعہ ہوں بادی النظر میں بطور جزو زمینداری کے خیال کی جاتی ہیں اور یہ ثابت کرنا بذمہ اُن اشخاص کے ہوتا ہے جو کہ بیان کرتے ہوں کہ وہ عام اراضیات زمینداری سے علیحدہ کی جاچکی ہیں۔ اور کہ اُن کا بندوبست بطور شکمی تعلقہ کے کیا جاچکا ہے (۹)؎ جس حال میں کہ اراضی مدعی کی زمینداری کی حدود کے

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۹۴ - (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۰۷ - (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۲۰؎ (۴) مورس انڈین اپیلس جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۰ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۹۔ و مورس انڈین اپیلس جلد ۱۳ صفحہ ۵۷؎ (۵) مورس انڈین اپیلس جلد ۱۳ صفحہ ۵۷؎ (۶) مورس انڈین اپیلس جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۰ و جلد ۱۳ صفحہ ۵۷؎ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۴؎ (۸) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۲۰۹ و جلد ۱۰ صفحہ ۴۱۳؎

(۹) مورس انڈین اپیلس جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۵ و ۱۷۱؎ +

اندر واقعہ ہو اور مدعا علیہ ایک مخالفانہ استحقاق بوجہ ایک تکمی حقیت کے پیش کرے تو بار ثبوت بذمہ مدعا علیہ ہوتا ہے لیکن جس حالمیں کہ مدعی تسلیم کرے کہ اُس کی زمینداری کے اندر ہولا ہے اور کہ مدعا علیہ کی اراضیات ہولا مذکور کے اندر واقعہ ہیں لیکن بیان کرے کہ ہولا مذکور کی حدود اوس نے بڑھالی ہیں اور اوس کی اراضیات پر مداخلت کی ہے تو بار ثبوت اس امر کا کہ مدعا علیہ نے مداخلت کی ہے بذمہ مدعی ہوتا ہے (۱)؛

جس حال میں کہ بنازعہ نسبت طرف ایک حد کے ہو جسکو ایک فریق نالش نے مسمار کر دیا ہو اور فریق ثانی اوسکی عام طرف ثابت کر دے تو بار ثبوت اس امر کا کہ طرف مذکور غلط بیان کی گئی ہے بشرطیکہ وہ غلط ہو فریق اول پر عاید ہوتا ہے جس نے کہ اوسکو منہدم کر دیا ہے (۲)؛

حساب وکتاب جب کہ دعوے ایک جداگانہ حساب وکتاب دستخطی مدعا علیہ پر مبنی ہو جس میں اُس نے ایک خاص رقم مدعی کو یافتنی تسلیم کی ہو تو واسطے تردید بادی النظری دعوے کے جو وہ بخلاف اسکے کرتا ہو شہادت پیش کرنا اُس کا ذمہ ہے (۳)؛ اور جب کہ ایک فریق ایک معاملہ کو رہن بیان کرتا ہو اور دوسرا اوسکو بیع بیان کرتا ہو اور کتب مدعا علیہ میں ایسے اندراجات ہوں جو دعوے مدعی کی تائید کرتے ہوں تو بار ثبوت مدعی کیطرف سے اُلٹ کر بذمہ مدعا علیہ عاید ہو جاتا ہے اور ایسی شہادت پیش کرنا جس سے ان اندراجات کی کچھہ اور تشریح ہو سکتی ہو اوسکا ذمہ ہے (۴) جس صورت میں کہ ایک حساب وکتاب کے کرنے کی ذمہ داری ہو تو اس میں بادی النظر میں یہ ثابت کرنے کا فرض شامل ہوتا ہے کہ حسابات جو کئے گئے ہیں صحیح اور مکمل ہیں اور کہ قرض مذکور ہر دو جانب کے حسابات تک وسیع ہے (۵)؛

نسبت بار ثبوت بر طبق لئے جانے حساب وکتاب شراکت کے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۱۳؛

حصہ شاملات بار ثبوت اس امر کا کہ مالک خود کاشت یا مالک قبضہ شاملات میں حصہ دار ہے اُسپر ہے (۶)۔

حق آسایش جب کہ کسی حق کا دعوے کیا جاوے جو حق استفادہ کی قسم سے ہو تو بار ثبوت موجودگی حق مذکور کا شخص دعویدار حق مذکور پر ہوگا (۷)۔ اگر کسی شخص کو بذریعہ حکم کسی مجسٹریٹ مصدرہ زیر دفعہ ۵۳۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے کسی حق آسایش کا قبضہ مل گیا ہو تو اس سے دعویدار اپنے دعوے کے ثابت کرنیکے بار ثبوت سے سبکدوش نہیں ہو جاوے گا (۸)؛

---

(۱) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۵۴۵ و ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۴۳۱۔ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۵۲۴؛ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۲۰۲۔ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۷؛ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۲۴۵؛ (۶) نمبر ۵۳ سنہ ۱۸۷۹ء و نمبر ۱۱۳ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی؛ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۵ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۸۳؛ (۸) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۵۵۵ بھنوجی ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۰؛

حق شفع میں رواج شفع کا بار ثبوت شفیع پر ہے (۱) جب رواج حق شفع ثابت ہو جائے تو دیگر مراتب ترجیحی مدعا علیہ کو ثابت کرنے چاہئیں (۲) لیکن جب مدعی یہ بیان کرے کہ اس کا قرب بہ نسبت مدعا علیہ مشتری کے قرب کے فایق ہو سکتا ہے تو اسے لازم ہے کہ اپنے دعویٰ کو ثابت کرے۔ بار ثبوت محض اس وجہ سے ہٹ نہیں جاتا کہ مدعی مدعا علیہ کے حق شفع سے قطعی انکار کرے درحالیکہ مدعا علیہ مدعی کے شفیع ہونے سے اقبال کرے الا اس کے فایق حق شفع ہونے سے منکر ہو (۳)، بار ثبوت اِس امر کا کہ زر ثمن پورا دیا گیا بذمہ مشتری ہے (۴)۔

حیات ووفات ملاحظہ ہوں دفعات ۱۰۷ و ۱۰۸-ایکٹ ہذا۔

خاندان مشترک بیشک عام اصول یہ ہے کہ چونکہ ہر ہندو خاندان جبتک اسکے خلاف ثابت نہ ہو مشترک فرض کیا جائے گا، اس لیئے اگر اسکے سوا مقدمہ میں کچھہ معلوم نہ ہو کہ ایک ممبر خاندان جو مسلمہ طور پر یا قیاساً مشترک ہے جایداد پر قبضہ رکھتا ہے اور اگر وہ بیان کرے کہ جایداد مذکور اسکی مکسوبہ ہے تو وہ ایسے امر کو بیان کرتا ہے جو قاعدہ عامہ سے مستثنیٰ ہے اور اس لیئے یہ بار اوسی پر پڑے گا کہ استثناء کو ثابت کرے (۵) لیکن اس کے خلاف ایک مدعی کی صورت جو جایداد خاندان مشترکہ میں حق قایم کرانا چاہتا ہے اس قاعدہ سے مستثنیٰ نہیں ہے کہ مدعی کو اپنا مقدمہ ثابت کرنا چاہیئے کیونکہ وہ ایک اپنے موافق مطلب قیاس سے ابتدا کرتا ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ قیاس مذکور دوسرے واقعات مثبتہ یا مسلّمہ کے ساتہہ ہو اور واقعات مذکور اس حد تک اس قیاس کو رفع کر سکتے ہوں جو معمولی حالت خاندان ہنود سے پیدا ہوتا ہے کہ بار ثبوت فریق ثانی پر جا پڑے (۶)

جہانکہ خود مدعی کو اقبال ہو کہ جایداد ہائے متنازعہ کا اکتساب بصرف سرمایہ پدری نہیں ہوا، اور مدعا علیہ ہرگز اس بات کو قبول نہ کرے کہ اُن کا اکتساب مشترکہ محنت اور مدعی یا اُس کے باپ کی مدد سے ہوا ہے تو مدعی پر فرض ہوگا کہ اپنے بیانات نسبت اس امر کے کہ ابتداءً جایداد مشترکہ حصہ داری سے خرید کی گئی تھی ثابت کرے کیونکہ محض خورد و نوش میں فریقین کا باہم شامل ہونا حصہ داری مشترکہ کی نسبت ایسا کافی قیاس نہیں پیدا کرتا

---

(۱) نمبر ۶۹ و ۸۲ سنہ ۱۹۰۱ء و نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۹۵ء و نمبر ۷ سنہ ۱۸۹۹ء و نمبر ۵۰ سنہ ۱۹۰۰ء و نمبر ۷ سنہ ۱۸۹۶ء و نمبر ۸۷ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ۔

(۲) نمبر ۳۳ سنہ ۱۸۸۵ء و نمبر ۱۰۷ سنہ ۱۹۰۱ء بحوالہ نمبر ۱۰۸ سنہ ۱۸۸۱ء و نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۸۲ء و نمبر ۸۳ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ۔

(۳) نمبر ۶۳ سنہ ۱۸۹۷ء پنجاب ریکارڈ۔ (۴) نمبر ۱۰۲ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۲۵۔

(۵) نیپ پریوی کونسل کیسز جلد ۲ صفحہ ۶۰ و ۶۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۵ منفصلہ پریوی کونسل و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۹۰۔ (۶) بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۳۶ و ۳۱۷ (پریوی کونسل) و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۱ و ۳۰۹ و جلد ۱۳ صفحہ ۶۶۔

جو مدعیان کو بار ثبوت سے سبکدوش کردے (۱) ؛

ہر ہندو خاندان کی باقاعدہ حالت شترکہ ہے اور قیاسًا اس طرح کا ہر خاندان خورد و نوش پوجا پاٹ میں شریک ہے اور بحالت عدم ثبوت تقسیم کے بھی قانونی قیاس یہی ہے لیکن اراکین خاندان ہر سہ امور مذکور یا اُن میں سے کسی میں علیحدگی اختیار کر سکتے ہیں (۲) ؛ البتہ اس امر کے متعلق کوئی قیاس نہیں ہے کہ کوئی خاندان اس بنیاد پر شترکہ ہے کہ مشترکہ جایداد یا کسی ایک جایداد پر قابض ہے لیکن جہاں یہ ثابت کر دیا جاوے یا تسلیم کر لیا جاوے کہ کوئی خاندان مشترکہ کسی شترکہ جایداد پر قابض ہے اور جایداد متنازعہ مکسوبہ ہے یا اُسکا قبضہ اس طریق سے ہے جو اُس حیثیت کے موافق ہے تو قیاس قانونی یہ ہے کہ جو جایداد اُن کے قبضہ میں تھی وہ مشترکہ جایداد تھی تا وقتیکہ شہادت سے ثابت نہ کر دیا جاوے کہ ایک ممبر خاندان جداگانہ جایداد رکھتا تھا اور اس قیاس کی تردید محض یہ ظاہر کرنے سے نہیں کی جاتی کہ وہ ایک رکن خاندان کے نام سے خریدی گئی تھی۔ اور کہ اُسکے متعلق ایک ہی کے نام سے رسیدات ہیں (۳) ؛ لیکن ایک مشترکہ خاندان تابع دیابھاگ کی صورت میں یہ قیاس متعلق نہیں ہوتا (۴) ؛ یہ قاعدہ کہ قبضہ ایک کا منجملہ شترک مالکان کے سب کا قبضہ ہے اس حد تک متعلق ہوتا ہے کہ اگر ایک ان میں کسی جایداد پر قابض پایا جاوے تو چونکہ خاندان بلحاظ جایداد کے شترک ہوتا ہے قیاس یہ ہوگا کہ وہ بحیثیت ایک رکن خاندان شترکہ کے قابض ہے نہ کہ بطور جداگانہ جایداد مکسوبہ خود کے (۵) ؛ اگر مدعی کا دعوےٰ یہ ہو کہ جایداد جدی ہے اور مدعا علیہ تسلیم کرے کہ وہ اُس کے باپ کے روپیہ سے خرید کی گئی تھی لیکن بیان کرے کہ خرید اُس کے نام سے اور صرف اُسی کے فائدہ کے لئے کی گئی تھی تو بار ثبوت اسپر عاید ہوگا (۶) اگر یہ ثابت نہ ہو اور نہ تسلیم کیا جاوے کہ خاندان باہم شامل رہتا ہے یا اون کی جایداد شترک ہے تو مدعی کو جو جایداد کے دلا پانے کا بطور جدی جایداد کے دعویدار ہے اپنا استحقاق ثابت کرنا چاہیئے (۷) اور تا وقتیکہ جایداد کا خاندانی جایداد ہونا تسلیم نہ کیا جاوے بار ثبوت بذمہ دعویدار ہوگا (۸) ؛ جس حال میں کہ جایداد خود مکسوبہ ہو تو بار ثبوت اُس شخص پر ہوگا جو اس میں سے حصہ لینے کا دعویدار ہو اور جو بیان کرتا ہو کہ جایداد شترکہ ہے (۹) ؛ جب کہ ایک رکن ہندو خاندان کا نالش واسطے تقسیم جایداد خاندانی کے کرے اور اپنے عرضی دعوےٰ میں تسلیم کرے کہ اُس نے جزو جایداد خاندانی پر قبضہ کر لیا تھا اور

---

(۱) دہرم شاستر مین صاحب طبع ہفتم فقرہ ۲۹۰ ؛ (۲) مورس انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۵۴۰ و جلد ۹ صفحہ ۹۲ ؛

(۳) مورس انڈین اپیلس جلد ۳ صفحہ ۲۲۹ و جلد ۱۳ صفحہ ۵۴۲ و جلد ۱۰ صفحہ ۴۹۰ و ۵۰۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۶۱ ؛

(۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۴۴۸ ؛ (۵) بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۹۳ و جلد ۴ صفحہ ۳۴۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۹ ؛

(۶) مورس انڈین اپیلس جلد ۶ صفحہ ۵۳ و لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۶ صفحہ ۲۲۳ ؛ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۱۵ و جلد ۹ صفحہ ۲۳۷ ؛

(۸) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۶ ؛ (۹) ویکلی رپورٹر جلد سپلمنٹ ۱۸۶۲ع نمبر ۵۷ ؛ +

سولہ سال تک علیحدہ رہا ہے تو بار ثبوت اس امر کا کہ وہ حالات جن کے بموجب وہ اپنے جزو جائیداد پر قابض رہا ہے مطابق اُس کے اس بیان کے ہیں کہ خاندان غیر منقسم رہا ہے اُسپر ہوگا (۱) دہرمشاستر کا یہ قیاس کہ جائیداد ملکیت کسی رکن غیر منقسمہ خاندان کی مشترک ہوتی ہے ایسی صورت میں پیدا نہیں ہوتا جہانکہ جائیداد سرمایہ خاندانی سے ہیں بلکہ ایک مشترکہ ہندو خاندان کے رکن کی خود خرید کردہ ہو۔ حالانکہ بار ثبوت اس امر کا کہ دیگر ارکان خاندان بھی اُس میں استحقاق رکھتے ہیں بذمہ اون اشخاص کے ہوتا ہے جو ایسے بیانات کریں (۲)۔

قیاس دہرمشاستر یہ ہے کہ ہر ایک خاندان مشترکہ ہے اور تمام جائیداد مقبوضہ خاندان مشترک ہے بار ثبوت منقسم ہونے کا ذمہ اُس شخص کے ہے جو منقسم ہونا بیان کرتا ہو (۳) اسی طرح قیاس شاستری یہ ہے کہ ہر جائیداد ہندوؤں کی موروثی ہے۔ جو شخص اسکو کسبی قرار دینا چاہتا ہے اُسی کے ذمہ اُس کا بار ثبوت ہے (۴) جو شخص عام قاعدہ تقسیم مطابق دہرمشاستر سے کسی جائیداد کو مستثنےٰ کرنا چاہتا ہے۔ بار ثبوت استثنےٰ مذکور کے ثابت کرنیکا اُسی کے ذمہ ہوتا ہے (۵) جہانکہ واقعی تقسیم ہو چکی ہو تو بار ثبوت مکرر اشتراک کا اُس شخص کے ذمہ ہوتا ہے جو ایسا ہونا بیان کرتا ہو (۶)۔

بعد عام علیحدگی خورد و نوش اور تقسیم جائیداد کے اگر ایک منجملہ چند برادران کے عدالت میں حاضر آکر بیان کرے کہ ایک خاص جزو جائیداد جو ابتدا میں مشترکہ تھا ویسا ہی رہا ہے تو بار ثبوت اسپر ہوگا (۷)۔ جہانکہ مدعیان نے اپنی شہادت سے اِس قیاس کو زائل کر دیا ہو کہ بوقت شروع نالش خاندان مشترک تھا تو بار ثبوت اس امر کا کہ اُس وقت علیحدگی ہو چکی تھی جو ان کو اوس داد رسی کا مستحق ٹھراتا ہو جسکی کہ اونہوں نے استدعا کی ہے بذمہ اُنکے ہوتا ہے (۸)۔

---

(۱) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد اول صفحہ ۳۴۳۔ (۲) نمبر ۲۵ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ۔ (۳) مورس انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۷۵ و ۸۰ و جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۱ و ۱۹۸ و جلد ۱۰ صفحہ ۴۰۳ و ۴۱۴ و جلد ۹ صفحہ ۵۳۹ - و بنگال لا رپورٹ جلد اول صفحہ ۱۶۴ و جلد ۶ صفحہ ۲۳۲ و ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۳۵۶ و جلد ۳ صفحہ ۲۱ و جلد ۵ صفحہ ۱۲۱ و نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۸۰ء و نمبر ۱۳۶ سنہ ۱۸۸۲ء و نمبر ۴۳ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۵۲ - و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۹۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۴۴ و جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۲ و جلد ۹ صفحہ ۲۳۷۔ (۴) مورس انڈین اپیلس جلد ۱۰ صفحہ ۴۱۹ و جلد ۴ صفحہ ۳۳۳ و ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۹۴۴ و جلد ۱۰ صفحہ ۲۸ و جلد ۶ صفحہ ۲۹ - و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۴۱۔ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۵۷۔ (۶) مورس انڈین اپیلس جلد ۱ صفحہ ۴۰۳ و بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۳۶ و جلد ۳ صفحہ ۴۱ پریوی کونسل۔

(۷) ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۹۰۔

(۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۹۰۔ ✦

جہانکہ مدعی نے تسلیم کیا ہو کہ ایک سابقہ تقسیم ہو چکی ہوئی ہے جسکے رو سے اراضیات متنازعہ فیہ مدعا علیہ کے حصہ میں آئی تہیں لیکن بیان کیا کہ تقسیم صرف عارضی تہی اور وہ ختم ہو چکی ہے تو بار ثبوت اپنے عذر کا بذمہ مدعی ہوگا (۱) جہانکہ جائداد کا مکسوبہ ہونا اور واقعی تقسیم کا ہونا تسلیم کیا گیا ہو۔ اگر ایک منجملہ اراکین کے بعد میں واسطے حصہ اوس جائداد کے جو ایک رکن کے ہاتھ میں بطور اوسکی خود مکسوبہ جائداد کے رہنے دی گئی ہو بدیں بیان نالش کرے کہ وہ در اصل جائداد مشترکہ تھی۔ یا اگر ایک رکن خاندان چند ممبران کے درمیان تقسیم کو تسلیم کرے لیکن بیان کرے کہ دیگران غیر منقسمہ رہے تہے تو اُس کے اس بیان کا ثبوت بذمہ اوسی کے ہے (۲)؛

داب ناجایز وجبر ملاحظہ ہوں دفعات ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء (معاہدہ) اگر کوئی شخص دباؤ ناجائز وغیرہ کا عذر کرے تو بار ثبوت اُس کے ذمہ ہے (۳)؛

دیوالہ نالش بخلاف شخص دیوالیہ اور آفیشل آسائینی میں جو واسطے نیلام جائداد مرہونہ کے ہو بار ثبوت یہ ثابت کرنیکا بذمہ مدعی ہوتا ہے کہ دستاویزات استحقاق بقبضہ نامبردہ بعد دیوالہ اُس کے پاس بطور کفالت قبل تصفیہ امانت رکھی گئی تہیں (۴)؛ بار ثبوت اِس امر کا دیوالیہ پر ہے کہ وہ قابل دیوالہ قرار دیئے جانے کے ہے (۵)؛

رواج اُس فریق نالش پر جو کسی ایسے رواج پر حصر کرتا ہو جو عام قانون ملک کو یا قانون اُس جماعت کو منسوخ کرتا ہو جس سے کہ فریق مذکور متعلق ہے یہ ثابت کرنا فرض ہے کہ رواج مذکور صریح طور پر موجود ہے اور اسکی نسبت کوئی معقول اشتباہ نہیں (۶)؛

بار ثبوت رواج خاص کا اُس پر ہے جو بیان کرے (۷)؛ دفعہ ۵ - ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۷۲ء (قوانین پنجاب) کے رو سے یہ قیاس پیدا نہیں ہو سکتا کہ اون معاملات پر جن کی تصریح قانون میں کی گئی ہے کوئی ایسا رواج حاوی ہے جس کے کہ فریقین باستثنائے اپنے ذاتی قانون کے پابند ہیں۔ بلکہ اس میں صرف یہ درج ہے کہ رواج مذکور اولاً ایسے معاملات

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۷ و جلد ۲۰ صفحہ ۲۸۵؛ (۲) سدرلینڈ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۵۵۸ - و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۱۵ و جلد ۵ صفحہ ۴۷۴ - و جلد ۹ صفحہ ۲۳۷ و ۸۱۷ و جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۲ - و مدراس ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۵ و دہرماشاستر مین صاحب طبع ہفتم فقرہ - ۲۹۱؛ (۳) مورس انڈین اپیلس جلد ۶ صفحہ ۱ و جلد ۷ صفحہ ۱۴۴ و جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۲؛ (۴) انڈین اپیلس جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۶؛ (۵) نمبر ۵۰ سنہ ۱۸۸۱ء و نمبر ۱۴۲ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ؛

(۶) ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۲۴۷ و ۲۴۸ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۷۳ و بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۴ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۲۱۱ و ۲۳۹ - و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۹۴ و جلد ۵ صفحہ ۶۸۲ و جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۰ و جلد ۱۳ صفحہ ۵۳۴؛

(۷) نمبر ۱۴۹ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۸۵ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ - و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۴۴؛

میں اپنر حاوی ہوگا جو دفعہ مذکورہ میں درج ہیں اسکی مراد صرف یہ ہے کہ سب سے پہلے اس امر کی نسبت تحقیقات کی جانی چاہیئے کہ آیا کوئی ایسا رواج اُن معاملات کی نسبت فریقین سے متعلق ہے اور اگر ایسا رواج پایہ ثبوت کو پہونچ جاوے تو اسکے ذریعہ سے تصفیہ کا ایک ایسا قاعدہ پیدا ہو جاوے گا جس سے اسکا ذاتی قانون منسوخ ہو جاویگا لہذا جب کوئی شخص کوئی ایسا رواج بیان کرتا ہے جو اس کے ذاتی قانون کے مسئلہ کے خلاف ہے تو بادی النظر میں اس رواج کو ثابت کرنا اسکا فرض ہوگا (۱)؛ اگرچہ کھتریاں کاروبار زراعت کرتے ہیں مگر انکی نسبت یہ قیاس نہیں کیا جاسکتا کہ معاملات وراثت و انتقالات میں اُنہوں نے اشخاص زراعت پیشہ کے عام رواجوں کو اختیار کرلیا ہے۔ اور شل حقیت کا ایسا عمل نہیں ہوسکتا کہ اس سے ایک کھتری مالک ایسا زراعت پیشہ بنا دیا جاوے جو اُن رواجوں کا پابند ہو جو اشخاص زراعت پیشہ پر اطلاق پذیر ہیں۔ قیاس یہ ہے کہ کوئی کھتری شل حقیت کے صرف اس قدر حصہ کا پابند ہوتا ہے جس میں شفع ہمچو قسم رواجوں کا تعلق ہو۔ لہٰذا بار ثبوت اس امر کا کہ کسی کھتری پر انتقال یا وراثت جیسے معاملات میں رواج کا اطلاق ہے ہمیشہ اس شخص کے ذمہ ہوتا ہے جو ایسا ہونا بیان کرے (۲)؛ ایک مقدمہ میں بار ثبوت ابتداءً بذمہ ہمشیرہ تھا جو بمقابلہ جدیان دعویدار تھی۔ الاقواعد وراثت جنکی تفصیل اس تحصیل کے رواج عام میں دی گئی تھی بار ثبوت کے ہٹا دینے کے لئے کافی تھے۔ تو تجویز ہوا کہ اندریں صورت بار ثبوت ایسے رواج کے ثابت کرنے کا جدیان کے ذمہ ہے کہ جدیان جو مالک متوفی کے دادا کی اولاد سے ہوں بہ ترجیح ہمشیرہ جائداد اراضی کو ورثہ میں پانے کے مستحق ہیں (۳)؛ بار ثبوت ایسے رواج کا جس کے رو سے اجازت انتقال اراضی جدی منجانب مالک بغیر ثابت شدہ ضرورت کے ہو بذمہ اُس شخص کے ہوتا ہے جو ایسا بیان کرے (۴)؛

قانوناً کسی راج کا ناقابل تقسیم ہونا اُس کو ناقابل انتقال نہیں ٹھہراتا اُس کا ناقابل تقسیم ہونا رواج خاندان پر منحصر ہے لہذا اُس شخص کو جو ایسا رواج بیان کرے اوسکو ثابت کرنا چاہیئے (۵)؛ اور جہانکہ ایک فریق بیان کرے کہ ایک راج ناقابل تقسیم ہے اور کہ وہ بطور وارث کے اُس کل پر جانشین ہونے کا مستحق ہے تو بار ثبوت بذمہ اُس کے ہوتا ہے (۶)۔ بار ثبوت اس امر کا کہ وطنداد جوشی ایک موضع کا قایم مقام ہونے کا اور کسی خاص ذات کے خاندان میں فیس لینے کا

---

(۱) نمبر ۴۳ سنہ ۱۸۹۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی؛ (۲) نمبر ۷۰ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۳) نمبر ۱۷ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۴) نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی بحوالہ نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۹۰ء و ۱۲۲ سنہ ۱۸۹۳ء و نمبر ۹۰ و ۱۰۸ سنہ ۱۸۹۵ء و نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۹۸ء و نمبر ۴۴ سنہ ۱۹۰۰ء و نمبر ۷۰ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ و بہ نظیر مقدمات نمبر ۷۰ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۸ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۰ و نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی؛ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۹۹ منفصلہ پریوی کونسل؛ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ اول۔ پریوی کونسل؛

مستحق نہیں ہے اوس شخص پر ہوتا ہے جو استثنائے مذکور کا دعویدار ہے (۱)ؔ جس صورت میں کہ ایک شخص مقامی رواج پر حصر رکھتا ہو جو حق اراضی بردوبرآمدہ پر حاوی ہو تو بار ثبوت ثابت کرنے رواج مذکور کا اوسی شخص پر ہوتا ہے (۲) نسبت اوس قانون کے جو اون ہنود پر حاوی ہوتا ہے جنہوں نے مذہب اسلام اختیار کر لیا ہو حسب ذیل اصولات قایم شدہ ہیں:۔ (اول) جو شخص ہندو مذہب اسلام اختیار کر لے اوس سے قانون شرع محمدی متعلق ہوتا ہے۔ لیکن (دوم) ایک بہتر طور پر قایم شدہ رواج اون اشخاص کا جو باوجود اختیار کر لینے مذہب اسلام کے تاحال قانون وراثت اہل ہنود کی پیروی کرتے ہوں عام قیاس کو منسوخ کر دیتا ہے۔ (سوم) یہ رواج بسخت تعبیر جانشینی اور وراثت کی صورتوں تک محدود ہونا چاہیئے۔ (چہارم) اگر کوئی خاص رواج جانشینی بیان کیا جاوے جو عام قانون متعلق جماعت ہائے مذکور سے مغایر ہو تو بار ثبوت اوس فریق کے ذمہ ہوتا ہے جو خاص رواج مذکور کو بیان کرتا ہے۔ اگر شہادت اس بات کی دیجاوے کہ ایک مسلمان جماعت میں بہ ترجیح قواعد شرع محمدی کے قواعد اہل ہنود دربارہ جانشینی کے عام طور پر رائج ہیں تو بار ثبوت سے سبکدوشی حاصل ہو جاتی ہے اور تب یہ اوس فریق کے ذمہ جو خاص ہندو رواج زیر بحث کی نسبت تنازعہ کرتا ہو عاید ہو جاتا ہے کہ ثابت کرے کہ یہ ثابت شدہ عام رواج جماعت مذکور کے دایرہ سے خارج ہو چکا ہے۔ دیسی عیسائیوں میں بعض جماعتیں تاحال پرانے ہندو رواجات کو سخت طور پر اور بعض رواجات مذکور ایک تبدیل شدہ شکل میں اختیار کیئے ہوئے ہیں اور دیگران نے اون کو کلیتاً ترک کر دیا ہوا ہے۔ قبل از ایکٹ وراثت ہند (نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ع) تبدیل مذہب عیسائی اپنے آپ کو اُن جماعتوں میں سے کسی ایک میں شامل کر لینا پسند کر لیتا تھا اور وہ اُس جماعت کے رواج کے تابع ہو جاتا تھا جس میں کہ وہ شامل ہو جاتا ہے (۳) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۳۶ سنہ ۱۹۰۹ع پنجاب ریکارڈ دیوانیؔ یہی اصولات اون ہندوؤں کی صورت سے متعلق ہیں جنہوں نے مذہب اسلام اختیار کر لیا ہے۔ مثلاً خوجے اور کچی میمن (۴)ؔ

اس امر کا بار ثبوت کہ رواج میں کچھہ تغیر واقع ہوا اُسکے ذمہ ہے جو اُسے بیان کرے (۵)ؔ

زمیندار و آسامی

جب بحث اس امر کی ہو کہ فلاں اشخاص زمیندار اور رعیت ہیں یا نہیں اور یہ ثابت کیا جائے کہ وہ اُسی طور پر باہم عمل کرتے رہے ہیں تو بار ثبوت اس امر کا کہ یہ واسطہ اُن کے درمیان نہیں ہے یا موقوف ہو گیا ہے ذمہ اُس شخص کے ہے جو ویسا ہونا بیان کرتا ہو (۶)ؔ۔ بار ثبوت اس امر کا کہ ایک حقیت قبل بندوبست بارہ سال

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۳۲ؔ۔ (۲) مورس انڈین اپیلس جلد ۳ صفحہ اول و بنگال ریگولیشن نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۲۵ع دفعہ ۱۔ (۳) ملاحظہ ہو مورس انڈین اپیلس جلد ۹ صفحہ ۱۹۵ؔ۔ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۵۳ؔ۔ (۵) نمبر ۸ سنہ ۱۸۹۲ع پنجاب ریکارڈ دیوانیؔ۔ (۶) دفعہ ۱۰۹۔ ایکٹ ہذاؔ۔ +

کے لئے ایک مقررہ اور ناقابل تبدیل لگان پر لی گئی تھی۔ نالش اضافہ لگان بجانب زمیندار میں بذمہ مدعا علیہ حقیت دار ہوتا ہے (۱) لیکن جبکہ تعلقہ حسب مراد دفعہ ۵۱ - ریگولیشن نمبر ۸ سنہ ۱۷۹۳ء ایک بالواسطہ تعلقہ معلوم ہو تو بار ثبوت بذمہ مدعی زمیندار ہوتا ہے یہ ثابت کرنے کا کہ لگان قابل تبدیل ہے (۲)؛ کوئی قیاس اس بات کا نہیں ہے کہ کوئی حقیت مقبوضہ ایک قابل انتقال حقیت نہیں ہے اور جو شخص ایسا بیان کرے اُسکو وہ ثابت کرنا چاہیئے (۳)؛ جس حال میں کہ مدعی نالش واسطے دلاپانے قبضہ بطور جزو اپنی حقیت پٹنی کے ایک رعیتی مقبوضہ کے کرے جو ایک ڈگری کے اجرا میں نیلام کی گئی ہو اور جسکو مدعا علیہ نے خرید کر لیا ہو تو بار ثبوت یہ ثابت کرنے کا کہ رعیتی حقیت ایک مستقل اور قابل انتقال نوعیت کی تھی بذمہ مدعا علیہ ہوتا ہے (۴)؛

جب ایک کاشتکار کسی زمیندار کی بہت سی اراضی کاشت کرتا ہو لیکن چند خاص قطعات کی بابت کوئی خاص شرط غیر اُن شرائط کے جن پر وہ باقی اراضی پر قابض ہو بیان کرتا ہو تو اسکے ثابت کرنے کا بار کاشتکار کے ذمہ ہے (۵)؛ اور اسی طرح اگر ایک رعیت جس نے کئی سال تک لگان ادا کیا ہو یہ عذر کرے کہ اوسکو صرف ایک جزو اراضیات پٹہ دادہ کا قبضہ ملا ہے تو اُس کے بیان کے ثابت کرنے کا بار ثبوت اوسی پر ہوتا ہے (۶)؛

بارِ ثبوت اس امر کا کہ مزارعہ دخیلکار متوفی اور مدعا علیہم کا مورث اعلیٰ اراضی متنازعہ پر قابض رہا ہے بذمہ مدعا علیہم ہے (۷) بار ثبوت اس امر کا مالک پر ہے کہ اقبال مزارعہ بالارادہ تھا (۸) اُن درختان کی ملکیت جو ایک مزارعہ کی مقبوضہ پر روئیدہ ہوں بروئے عام قانون کے زمیندار کو مفوض ہے؛ بار ثبوت اس امر کا کہ درختان مقبوضہ اراضی مزارعہ اُسکے ہیں یا وہ رواجاً انکا مستحق ہے بذمہ اُسکے ہے (۹) لیکن چونکہ اسامی شرح معین کو ایک استحقاق قابل انتقال اپنی مقبوضہ میں حاصل ہوتا ہے اس لئے قیاس یہ کیا جانا چاہیئے کہ وہ درختان جو اُسپر روئیدہ ہیں اسامی کی ملکیت ہیں نہ کہ مالک اراضی کی (۱۰)؛ دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۱۵۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۶۹۵؛

شراکت ملاحظہ ہو دفعہ ۱۰۹ - ایکٹ ہٰذا و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۸۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۱۳ و نسبت کرنے حساب و کتاب کے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۲۴۵؛ ٭

---

(۱) مورس انڈین اپیلس جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۳ - (۲) مورس انڈین اپیلس جلد ۳ صفحہ ۲۴۸؛ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۸۲؛ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۹؛ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۵۳۵؛ (۶) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۵۵۵؛ (۷) نمبر ۳۳ سنہ ۱۸۷۹ء و نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۸۱ء و نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۸۲ء و نمبر ۸۷ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ - (۸) نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ؛ (۹) نمبر ۱۱۲ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۲۹۷ بحوالہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۴۷ و مورز انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۲۹۵؛ (۱۰) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۱۵۷؛

صحیح النسبی ملاحظہ ہوں دفعات ۱۱۲ و ۱۱۴ - ایکٹ ہذا؛ +

ضرورت تذکرہ ضرورت کا دستاویز میں شہادت ضرورت کی نہیں ہے ۔ بار ثبوت بذمہ مشتری ہے (۱)؛ مکان مذہبی کے مہنت کے اختیارات بمعاملات انتقال جایداد وقف مشابہ اختیارات بیوہ ہندو کے ہوتے ہیں یا مردہ مکان مذکور کو صرف ضروری اغراض کے لیئے انتقال کرسکتا ہے اور یہ دکھلانا چاہیئے کہ اغراض مذکور بذریعہ لینے قرضوں کے پوری نہیں ہوسکتی تھیں اور کہ معمولی آمدنی وقف کی دستیاب نہیں ہوسکتی تھی اور اون کے واسطے غیر مکتفی تھی اور کہ قرضے آمدنی سے بیباق نہیں ہوسکتے تھے ۔ جو شخص ایسے شخص کو جایداد امانتی پر قرض دیوے اوسپر یہ ثابت کرنا واجب ہے کہ اوس نے ضرورت کی نسبت مناسب تحقیقات کرلی تھی (۲)؛ نسبت ضرورت جائز پدری کے ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۳۲۶ و نمبر ۵۸ سنہ ۱۹۰۶ع پنجاب ریکارڈ؛

غفلت واحتیاط ریلوے حادثات کی صورت میں بار ثبوت اس امر کے ثابت کرنے کا ریلوے کمپنی پر ہے کہ اونہوں نے حادثہ مبینہ کے متعلق پوری احتیاط کی تھی ۔ اور یہ ثابت کرنا مدعی کے ذمہ نہیں ہے کہ ریلوے والوں نے احتیاط نہیں کی ۔ کیونکہ اپنے مسافروں کے لئے محفوظیت مہیا کرنے میں ریلوے کمپنی کا فرض ہے کہ کم از کم اس قدر احتیاط عمل میں لائے جو کہ مناسب طور پر کیجانی ضروری ہو (۳)؛ جب کہ وہ اسباب جو امنار یا ریلوے کمپنی کی تفویض میں کرایہ پر پہونچانے کے واسطے دیا گیا ہو تلف ہوجائے تو یہ ثابت کرنا امنار یا کمپنی کے ذمہ ہے کہ اونہوں نے اسباب کی اس قدر حفاظت کی تھی جو ایک عام فہم کا شخص ایسے ہی واقعات کی موجودگی میں اسی قسم کے اپنے اسباب کی نسبت کرتا اور نقصان باوجود ایسی حفاظت کئے جانیکے وقوع میں آیا تھا (۴)؛ نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۹۱۴؛

اسی طرح جو نالش کسی کمپنی برندہ مال عوام کے نام اس مال کی عدم حوالگی کے ہرجہ کے لئے دایر کی جائے جو اوسکی تفویض میں لیجانے کے لئے دیا گیا تھا اس میں بار ثبوت عدم غفلت کا اور احتیاط کا کمپنی مذکور کے ذمہ ہوتا ہے (۵)؛ نیز ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۱۰۶ - ایکٹ ہذا؛

جس صورت میں دختران اوران کے پسران مالک نرینہ متوفی کے وارثان قرار دیئے جائیں تو جدیان نالش خود کو جو اونہوں نے بغرض غیر موثر کرانے انتقال بیوہ کے دایر کی ہو قایم نہیں رکھ سکتے بجز اسکے کہ وہ ثابت کریں

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد [illegible]
[illegible] ریکارڈ دیوانی بحوالہ بنگال لارپورٹ جلد ۱۴

کہ کنارہ کشی دختران اوماں کے پسران کی جو وارثان ہیں بوجہ سازش ہمراہ بیوہ ہوئی ہے یا انہوں نے کسی نامناسب اور غیر مکتفی وجوہات کے باعث سے نالش نہیں کی (۱)؛

غیر حاضر بار ثبوت بذمہ غیر حاضر ہے کہ اُس نے اپنے حقوق ترک نہیں کیئے (۲)؛

غیر مالکان بار ثبوت بذمہ غیر مالکان ہے کہ اونکو از روئے رواج مکانات سکنی کے فروخت کا اختیار ہے (۳)؛

فریب یا سازش تعریف فریب کے لیئے ملاحظہ ہو دفعہ ۱۷ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع؛

یہ ایک عام اصول قانونی ہے کہ کسی کارروائی کو فریبی یا سازشی نہیں تصور کیا جاتا جب تک کہ فریب یا سازش ثابت نہ کی جائے اور بار ثبوت اوس شخص پر ہے جو کسی معاملہ کو فریبی یا سازشی قرار دیا چاہتا ہے کیونکہ قیاس ہمیشہ بحق درستی معاملہ کے ہوتا ہے (۴)؛

بار ثبوت اس امر کا کہ کسی معاملہ میں فریب اور غلط بیانی۔ جبر۔ تخویف۔ داب ناجائز وغیرہ کیا گیا ہے اوس شخص پر ہوتا ہے جو وجوہات مذکورہ پر اُس کے جواز کے متعلق اعتراض کرنا چاہتا ہے (۵)؛ فریب کا الزام عرضی دعوے میں لگایا جانا چاہیئے اور فضول بیان فریب کا ناکافی ہوتا ہے۔ عام بیانات خواہ قوی الفاظ میں کیئے گئے ہوں اقرار فریب کی حد تک پہونچنے کے لیئے ناکافی ہوتے ہیں جسپر کہ عدالت نوٹس لے سکے (۶)؛

جبکہ فریب کا الزام لگایا جاوے تو شہادت بیانات مذکورہ تک محدود ہونی چاہیئے (۷)؛ یہ مشہور قاعدہ ہے کہ الزام فریب اہم طور پر ثابت کیا جانا چاہیئے جیسا کہ اُس کا الزام لگایا گیا ہو۔ اور جب کہ ایک قسم کے فریب کا الزام لگایا گیا ہو تو برطبق نہ ہونے ثبوت کے اُسکی بجائے دوسری قسم کا ثابت نہیں کیا جا سکتا (۸)؛ اوس مدعی کو جو دوسرے شخص پر الزام فریب کا لگاتا ہو فریب مذکور ثابت کرنا چاہیئے اور وہ اس بیان سے بیکدرستی حاصل نہیں کر سکتا

---

(۱) نمبر ۱۹۱ سنہ ۱۹۰۱ع پنجاب ریکارڈ دیوانی؛ (۲) نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۵ع پنجاب ریکارڈ؛ (۳) نمبر ۱۹۱ سنہ ۱۸۸۳ع پنجاب ریکارڈ؛

(۴) مورس انڈین اپیلس جلد اول صفحہ اول وجلد ۷ صفحہ ۱۴۴ وجلد ۲ صفحہ ۱۸۱ و ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۳۷۳ وجلد ۲ صفحہ ۲ وجلد ۱۰ صفحہ ۱۷۳ و ۲۸۰ و ۳۲۱؛ (۵) مورس انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۱۸۱ و ۲۴۶ و ویکلی رپورٹر سنہ ۱۸۶۴ع صفحہ ۳۷ وجلد اول صفحہ ۳۲۷ وجلد ۲ صفحہ ۲؛ وجلد ۹ صفحہ ۱۴۹ و ۱۵۰ وجلد ۶ صفحہ ۲۳۵ وجلد ۱۰ صفحہ ۱۷۳ و ۲۸۰ و ۳۲۲ وجلد ۲۲ صفحہ ۱۲۴ وجلد ۲۳ صفحہ ۱۴۱ وجلد ۲۴ صفحہ ۳۸۸ وجلد ۲۵ صفحہ ۱۳۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۶۳؛ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۵۳۳ پریوی کونسل وجلد ۹ صفحہ ۶۸۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۱۴۴ و ۱۴۶ کلکتہ لارپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۶ وجلد ۵ صفحہ ۴۴۷ مقدمات اپیل جلد ۵ صفحہ ۶۹۷ و ۷۰۱؛ (۷) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۱۴۴ و ۱۴۷؛

(۸) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۶۲۰ پریوی کونسل؛ +

اس وجہ سے کہ خود مدعا علیہ نے ایک غیر صحیح حکایت بیان کر دی ہے (۱)۔ جبکہ مدعی بیان کرے کہ فریب کا علم اوسے فلاں وقت پر ہوا تو یہ ثابت کرنا مدعا علیہ کا کام ہے کہ مدعی فریب سے وقت مذکور کے پہلے واقف ہو چکا تہا (۲) اوس شخص کو فریب مذکور ثابت کرنا چاہیئے جو اوسکو بیان کرتا ہے۔ عدالت کو محض موجودگی مشتبہ حالات سے اُس کو قیاس نہ کرنا چاہیئے (۳) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۹۳ع و نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۹۸ع و نمبر ۲۴ سنہ ۱۸۹۵ع پنجاب ریکارڈ۔ یہ ثابت کرنا اُس مدعا علیہ کا ذمہ ہے جو عذر میعاد کرتا ہے کہ مدعی صاف اور ٹھیک علم واقعات فریب وہی کل ایسے زمانہ میں رکھتا تھا کہ جس سے اس قدر عرصہ گذر گیا ہے کہ اب نالش نہیں ہو سکتی (۴) جب کسی ابتدائی معاملہ میں فریب کا داغ لگا ہو تو جس فریق کے برخلاف فریب تجویز کیا جاوے اُسکے ذمہ یہ ثابت کرنا ہوتا ہے کہ عدم موجودگی علم بوجہ فریب نہ تہی یا آنکہ مدعی کو میعاد سماعت مقررہ سے زیادہ عرصہ تک اوس فریب کا صاف اور پختہ علم تھا (۵) اور جس حال میں کہ فریب یا نہ اخفا ایک مرتبہ ثابت ہو جاوے تو بار ثبوت فریق ثانی پر یہ ثابت کرنے کا الٹ جاتا ہے کہ مدعی کو معاملہ مذکور کا علم عرصہ میعاد سے پہلے ہو گیا تہا (۶)۔

قانون جو شخص اس بات کا دعا کرے کہ قانون ریاست دیسی قانون مروجہ برٹش انڈیا سے مغایر ہے اُسکے ثابت کرنے کا بار اُسی پر ہوتا ہے (۷)۔

قانون فوجداری ملزم کے برخلاف الزام قایم کرنیکے لئے ہر ایک ضروری امر کا بار ثبوت بذمہ استغاثہ ہوتا ہے کیونکہ ہر شخص کی نسبت خیال کیا جاتا ہے کہ وہ قانوناً بے گناہ ہے تاوقتیکہ اُس کے خلاف ثابت نہ کیا جاوے اور کسی شخص کی مجرمیت کی نسبت کبھی بھی قیاس نہیں کیا جانا چاہیئے (۸) اسی طرح مجرمانہ نیت کے ثابت کرنیکا بار بھی استغاثہ پر ہوتا ہے جہانکہ نیت صریح طور پر بطور جزو تعریف جرم کے بیان کی گئی ہو دفعہ ۱۰۶ صرف اون صورتوں سے متعلق ہوتی ہے جہانکہ ملزم نے اپنے جواب میں اپنی نیت کو پیش کیا ہو۔ نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۴ و ۱۷۳ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۳۱۔ تعزیری قانون میں لفظ "ارادتاً"

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۱۲ - (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۰۶ - (۳) پنجاب لارپورٹ نمبر ۲۷ سنہ ۱۹۰۳ع - (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۴۰۸ و جلد ۱۷ صفحہ ۱۴۱ ۳ پریوی کونسل و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۴۲ - (۵) نمبر ۳۴ سنہ ۱۹۰۴ع پنجاب ریکارڈ - (۶) نمبر ۱۲ سنہ ۱۹۰۸ع پنجاب ریکارڈ - (۷) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۵۷۰ - (۸) قانون شہادت وہارٹن صاحب فقرہ ۱۲۴۴ و کلکتہ لارپورٹ جلد ۴ صفحہ ۵۴۲ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۹۳ و جلد ۷ صفحہ ۳۶۴ و جلد ۹ صفحہ ۳۸۷ و ۳۱۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۵۷۳ و ۵۷۹ - (۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۳۹۱ و ۴۰۳۔

کے معنے کے لئے ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۳۵۹۔ علم مجرمانہ ہی استغاثہ کو ثابت کرنا چاہئے۔ جہانکہ واقعات ملزم کی بیگناہی اور مجرمیت کے ساتھہ یکسان موافق ہوں تو قیاس بے گناہی کا کیا جانا چاہئے۔ مجرمانہ نیت یا علم ہر شخص کیطرف جو خلاف احکام قانون کے عمل کرتا ہو فی نفسہٖ منسوب نہیں کیا جاسکتا (۱) اس عام قاعدہ کی مستثنیات دفعات ۱۰۵ و ۱۰۶۔ ایکٹ ہذا میں شخص ملزم پر لازم نہیں کہ بوقت ارتکاب جرم یا اوسکے قریب کے وقت میں اپنی نقل و حرکت کی تشریح کرے الّا اُس صورت میں کہ کافی بادی النظری شہادت اوسکو جرم کا مجرم قرار دینے کی دی گئی ہو (۲)؛ بصورت استصواب منجانب مجسٹریٹ پریزیڈنسی از ہائیکورٹ زیر دفعہ ۴۳۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری نسبت اس امر کے کہ آیا بر بنائے واقعات مبیّنہ شخص ملزم نے کسی جرم کا ارتکاب کیا ہے یا نہیں۔ یہ ثابت کرنا استغاثہ کا کام ہے کہ کسی جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے؛ اور حسب حالات استغاثہ کو شروع کرنا چاہئے (۳) جس حال میں کہ ایک باضابطہ سابقہ جائز شادی ثابت کیجاوے تو بار ثبوت یہ ثابت کرنے کا بذمہ شخص ملزم ہوتا ہے کہ سابقہ شادی جائز طور پر منسوخ کی جاچکی ہے (۴)؛ جبکہ شخص ملزم بیان کرے کہ اُس جرم کا جسکا الزام اسپر لگایا گیا ہے راضی نامہ کیا جاچکا ہے بغرض اس امر کے کہ عدالت فوجداری اوسکی تجویز نہ کر سکے۔ بار ثبوت اس امر کا بذمہ شخص ملزم ہوتا ہے کہ راضی نامہ جو قانونًا جائز ہے کیا جاچکا ہے (۵) جس حال میں کہ مجسٹریٹ نے زیر مجموعہ ضابطہ فوجداری کسی شخص کے نام وجہ ظاہر کرنے کا حکم دیا ہو کہ کیوں اوس سے ضمانت حفظ امن نہ لی جاوے۔ تو بار ثبوت اون واقعات کے ثابت کرنے کا بذمہ استغاثہ ہوتا ہے جو فعل مجسٹریٹ مشعر طلبی ضمانت کو جائز ٹھہراتے ہوں (۶)؛ الزام قتل انسان مستلزم السزا میں بادی النظری شہادت ارتکاب جرم کی استغاثہ کو دینی چاہئے (۷)؛

قبضہ و بیدخلی اگر کوئی شخص ہندو بیوہ کو اسکی حیات میں بیدخل کرنا چاہتا ہے تو وجہ بیدخلی کا ثابت کرنا اس کے ذمہ ہے (۸)؛ ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۱۱۰۔ ایکٹ ہذا؛

نالش حصول قبضہ بعض جلکر سنجانب خریدار نیلام میں جبکہ اُسکا بیان ہو کہ جلکر مذکور اوسکی زمینداری کا جزو ہے بذمہ اُسکے ہے (۹)۔

---

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۸ فوجداری صفحہ ۸۷ و ۸۹۔ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۹۷۔ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۳۸۰۔ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۸ و ۲۲۱۔ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۱۰۳۔ (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۵۲۔ و بنگال لارپورٹ جلد ۴ صفحہ ۴۶۔ اجلاس کامل؛ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۲۱ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۵۸۶ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ فوجداری جلد ۸ صفحہ ۱۵۳؛ (۸) ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۴۶۳؛

(۹) ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۴۴؛ ✤

قبضہ مخالفانہ

اُن مقدمات میں جن سے کہ مد ۱۴۲ ایکٹ ۹ سنہ ۱۹۰۸ء (میعاد) متعلق ہے ابتداءً مدعی کو اپنا قبضہ اندر بارہ سال کے ثابت کرنا ضرور ہے۔ یعنی جب مدعی ایسی اراضی کا دعوےٰ کرے جس سے وہ اپنے آپ کو بیدخل کیا جانا بیان کرتا ہے تو بار ثبوت اس امر کا کہ وہ بابین بارہ سال کے قابض تھا اور پھر بیدخل کیا گیا بطور قاعدہ عام مدعی کے ذمہ ہے (۱)۔ مگر جن مقدمات میں مد ۱۴۴ متعلق ہو ان میں مدعا علیہ کو اپنا قبضہ مخالفانہ ثابت کرنا پڑے گا اور بار ثبوت اس امر کا مدعا علیہ پر ہے کہ وہ مدعی کے برخلاف قبضہ مخالفانہ رکھتا ہے جو بارہ سال سے زیادہ ہے (۲)۔ ایک مقدمہ میں مدعی نے بعض اراضی کے قبضہ اور زر واصلات تا حصول قبضہ کی نالش بدیں بیان دائر کی کہ اس نے زمین مذکور کو خریدا ہوا ہے اور قبضہ حاصل کرچکا ہے اور مدعا علیہم نے اسکے قبضہ میں مزاحمت کی ہے۔ تجویز ہوا کہ دعوے زیر مد ۱۴۲ واقعہ ہوتا ہے نہ زیر دفعہ ۱۴۴۔ لہذا بار ثبوت اس امر کا کہ نالش سے بارہ سال کے اندر اراضی مذکور پر قبضہ رہا ہے مدعی پر یا اُن اشخاص پر ہے جنکے ذریعے سے وہ دعویدار ہے (۳)۔ لیکن جہانکہ قبضہ ابتداءً مدعی کی رضامندی سے اجازتاً شروع ہوا تو ماہیت قبضہ کی بدستور اسی قسم کی رہتی ہے تاوقتیکہ کوئی ایسا امر سرزد نہ ہو جس سے قبضہ مذکور مخالفانہ ہو جاوے۔ اگر مدعا علیہم بیان کریں کہ انکا قبضہ مخالفانہ ہو گیا ہے تو بار ثبوت انکے ذمہ ہے (۴)۔ مشترک جائیداد میں ایک حصہ دار شریک کا قبضہ تمام کا قبضہ سمجھا جاتا ہے پس یہ ثابت کرنیکا بار حصہ دار قابض کے ذمہ ہے کہ دیگر حصہ دار بارہ سال سے زیادہ عرصہ سے بیدخل ہیں یا وہ اپنا حق ترک کرچکے ہیں اور قابض مذکور کا قبضہ مخالفانہ ہے (۵)۔ لیکن جہانکہ مدعی نے بابت قبضہ حصہ خود منجملہ بعض خاص جائیداد غیر منقولہ متروکہ دادا خود نالش کی۔ اور بوجہ اسکے کہ اسکو اپنے ذاتی قانون کے بموجب کوئی حق وراثت حاصل نہ تھا۔ (کیونکہ اسکا والد بحیات اسکے دادا کے فوت ہو گیا تھا) اُس نے ایک وصیتی دستاویز پر جھگڑا کیا جسکے بموجب اس کا استحقاق ہمراہ مدعا علیہم قریب ۲۸ سال قبل از نالش شروع ہوا تھا الا نامبردہ کوئی قبضہ جائیداد متنازعہ کا واقعی خواہ تاویلی ثابت نہ کر سکا تو قرار دیا گیا کہ بار ثبوت اس امر کا کہ اسکا قبضہ جائیداد متنازعہ میں اوروں کے ساتھ مشترک تھا اور اس کا دعوے بین المیعاد تھا اسکے ذمہ تھا (۶)۔

---

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۰۸۔ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۴ و جلد ۹ صفحہ ۳۹۔ و ۱۲۵۔ و ۱۳۰ و ۳۴۷ و جلد ۱۶ صفحہ ۴۷۳۔ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۹۶ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۶۔ و جلد ۷ صفحہ ۲۲۵ و جلد ۹ صفحہ ۸۰۲۔ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۴۵۸۔ (۴) نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ۔ (۵) نمبر ۱۱۸ سنہ ۱۸۹۶ء و نمبر ۱۱۶ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ۔ (۶) نمبر ۳۰ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی بحوالہ نمبر ۱۱۶ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ۔

ایک مقدمہ میں مدعی نے براد انفکاک رہن ایک دکان کے بدیں بیان نالش کی کہ اسکے والد نے دکان مذکور مدعاعلیہ کے پاس سنہ ۱۸۶۲ع میں رہن کی تھی۔ مدعاعلیہ نے رہن سے انکار کیا اور بیان کیا کہ دوکان پہلے اسکے والد کے قبضہ میں تھی۔ تیس سال ہوئے جب وہ اپنے باپ سے علیحدہ ہوا تو دکان مذکور اُس کے قبضہ میں آئی۔ عدالت ہائے ماتحت نے مدعی کا دعوےٰ اس وجہ پر ڈسمس کیا کہ رہن ثابت نہیں اور مدعاعلیہ کا قبضہ مالکانہ چالیس سال سے ہے۔ تجویز ہوا کہ اس امر کے نسبت تحقیقات کرنے کی مطلق ضرورت نہ تھی کہ مدعاعلیہ کا قبضہ کب مخالفانہ ہوا۔ بلکہ یہ ثابت کرنا مدعی کے ذمہ تہا کہ اسکو بتاریخ نالش ایک قایم العمل استحقاق بحیثیت مالک و راہن کے حاصل تہا جس سے وہ سبکدوش نہیں ہوا (۱)۔ مدعیان نے بہ حیثیت مالکان بابت قبضہ نصف رقبہ تین چاہات کے نالش کی جن میں مدعاعلیہ جو دیگر نصف حصہ کا مالک تہا رعیت دخیلکار رہا زمین حرکت دریا سے برد ہوکر سنہ ۱۸۸۰ع میں پھر برآمد ہوئی اس وقت سے مدعاعلیہ نے اپنے آپ کو کل زمین کا مالک درج کرا دیا اور مدعیان کو کوئی پیداوار نہیں دی۔ مدعاعلیہ نے دعوے سے انکار کیا اور عذر قبضہ مخالفانہ زاید از بارہ سال کا اُٹھایا۔ تجویز ہوا کہ اگرچہ مدعاعلیہ نے اپنا نام بہ حیثیت مالک اُس زمین کے درج کرا دیا جبکہ وہ مزارعہ دخیلکار تھا۔ مگر اس امر کا کچھ ثبوت نہ تہا کہ مدعیان اندراج مذکور سے آگاہ تھے نہ مدعاعلیہ کے قبضہ کی ظاہری نوعیت میں کوئی تبدیلی ہوئی تہی جس سے مدعیان کو یہ علم ہو سکتا کہ مدعاعلیہ نے مالکانہ کا عذر اُٹھایا ہے۔ نہ یہ متحقق تھا کہ اسکا قبضہ کس وقت سے مخالفانہ شروع ہوا اندریں صورت بار ثبوت اس امر کا بذمہ مدعاعلیہ تہا کہ اپنا استحقاق مالکانہ بذریعہ قبضہ مخالفانہ کے ثابت کرے۔ مقدمات انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۴۸۴۔ ونمبر ۸۰ سنہ ۱۸۸۶ع ونمبر ۱۰۶ سنہ ۱۸۸۱ع پنجاب ریکارڈ دیوانی وانڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۴۷۳ وانڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۳ وانڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۵۰۴ وانڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۹۶ کی پیروی کی گئی (۲)۔

نالشات بازیافت جایداد غیرمنقولہ میں جب کہ قبضہ مخالفانہ کے عذر سے ان کی تردید کی جائے مدعی پر بارہ سال کے اندر قبضہ اور بیدخلی کا ثابت کرنا واجب ہے الا جس صورت میں کہ جائداد متنازعہ نالش سے تہوڑا عرصہ پیشتر تک اُفتادہ او غیر آباد رہی ہو تو مدعیان کے لئے بارہ سال کے اندر افعال قبضہ کا ثابت کرنا ضرور نہیں۔ بار ثبوت اس امر کا کہ مدعاعلیہ کا قبضہ کب مخالفانہ ہوا مدعاعلیہ کے ذمہ جا پڑتا ہے (۳) کیونکہ جب مدعی اپنا استحقاق ثابت کر دے تو قیاس بحق اسکے پیدا ہوتا ہے (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۲۲۱ وانڈین

---

(۱) نمبر ۱۷ سنہ ۱۹۰۱ع پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۲) نمبر ۶۵ سنہ ۱۹۰۱ع پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۳) نمبر ۱۰۵ سنہ ۱۹۰۱ع پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۳۱۵ وانڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۲۵۔

لارپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۳۶۲ و قانون میعاد نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۸ء شرح مؤلف مدات ۱۴۲ و ۱۴۴ تحت عنوان 'بار ثبوت'۔

ایک نالش میں جو مشتری نے واسطے دلاپانے قبضہ جایداد غیر منقولہ کے دایر کی جو اسکے بائع کے قبضہ میں بوقت نیلام نہیں تھی۔ چونکہ جوابدہی میں امر قبضہ مخالفانہ زاید از دوازدہ سال پیش کیا گیا۔ لہذا تجویز ہوئی کہ بار اس امر کے ثابت کرنیکا کہ اسکے دعوے میں بوجہ قبضہ مخالفانہ مدعاعلیہ کے حد سماعت عارض نہیں ہے بذریعہ ثابت کرنے اس امر کے مدعی پر تھا کہ بائع نامبردہ کا اندر دوازدہ سال قبل تاریخ نیلام حسب مد ۱۴۴ اسکے قابض رہا تھا (۱)۔

کارروائی عدالتی و احکام عہدداران سرکاری

جو کارروائی کہ عدالت کرتی ہے یا معرفت اپنے کسی اہلکار کے کراتی ہے اوسکو صحیح تسلیم کرنا چاہیئے تاوقتیکہ اوسکے خلاف ثابت نہ ہو اس لئے بار ثبوت اُن اُمور کا جو خلاف کارروائی عدالت ثابت کئے جاتے ہیں ذمہ اون اشخاص کے ہے جو کارروائیوں کو باطل کرنا چاہتے ہیں (۲)۔ لیکن کسی غیر سرکاری شخص کے حکم کے جواز کا بار ثبوت اوس شخص کے ذمہ ہے جو اوسکو مؤثر کرانا چاہتا ہے اور اُس کے رو سے اوروں کو دیوانی حقوق سے محروم کرنا چاہتا ہے (۳)۔

کاغذات بندوبست

بار ثبوت کاغذات بندوبست کے برخلاف بذمہ اُسکے ہے جو تحریر کا مقابلہ کرے (۴)۔ نالش منسوخی بندوبست میں جہانکہ مدعاعلیہ نے عذر کیا ہو کہ حقیت در مقرر داری تھی اس امر کے ثابت کرنے کا بار کہ بندوبست جایز اور درست تھا بذمہ مدعاعلیہ ہوتا ہے (۵)۔

لاخراج و تشخیص

مدعی کو اپنے دعوے کی کامیابی کے لئے ثابت کرنا چاہیئے کہ لگان بابت اراضی مذکور کے کسی وقت یکم دسمبر سنہ ۱۷۹۰ء کے بعد لیا گیا تھا (۶)۔ جب کہ مدعی بہ حیثیت ہونے قایم مقام خریدار نیلام کے دعویٰ کرے کہ اراضی مال ہے تو بار ثبوت اس امر کا کہ اراضی مال ہے اُسپر ہے (۷)۔ نالش بغرض ضبطی یا تشخیص لگان اراضی معافی میں مدعی کو ثابت کرنا چاہیئے کہ اسکی اراضی ایک مرتبہ مال تھی اگر وہ ثابت کر دے تو بار ثبوت بذمہ مدعاعلیہ لَوٹ جاتا ہے جسکو ثابت کرنا چاہیئے کہ اوسکی حقیت سنہ ۱۷۹۰ء سے پہلے موجود ہے (۸)۔ نالش بجانب خریدار نیلام میں جو واسطے تشخیص لگان اوپر اوس اراضی کے ہو جسکی بابت بطور جایز لاخراج دعوے کیا جاتا ہو۔ یہ ثابت کرنیکا بار رعیت پر ہوتا ہے کہ اراضی پر سنہ ۱۷۹۰ء سے بطور لاخراج کے قبضہ چلا آتا ہے (۹)۔ نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ

---

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۳۴۳۔ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۳۹ و مورس انڈین اپیلس جلد ۱ صفحہ ۱۰ و جلد ۱۳ صفحہ ۵۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۱۔ نیز ملاحظہ ہوں فیصلجات محولہ تحت عنوان مجموعہ ضابطہ دیوانی زیر دفعہ ہذا۔

(۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۲۲۔ (۴) نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۶۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۶۵۔ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۳۳۔ و جلد ۱۵ صفحہ ۳۴۶۔ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۷۰ و مورس انڈین اپیلس جلد ۱۴ صفحہ ۱۵۲۔ (۸) ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۹۵ پریوی کونسل۔ (۹) ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۸۲۔ ✣

کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۰۱ و جلد ۸ صفحہ ۲۳۰؛

نالش بازیافت اراضیات مین جس میں مدعا علیہم کا بیان ہو کہ اراضیات مذکور لاخراج ہیں اولاً بار ثبوت اس امر کا بذمہ مدعی ہے کہ ثابت کرے کہ اراضیات مذکور از قسم مال ہیں (۱)؛

مالکیت ملاحظہ ہوں دفعات ۱۱۰ و ۱۱۴ ایکٹ ہذا؛

مالگزاری سرکار جس حال میں کہ مدعی زائد تعداد ادا کردہ کے واپس دلا پانے کے لئے نالش کرے جو اُس نے اپنے شرکا کی بابت محال کو نیلام سے محفوظ رکھنے کے لئے ادا کر دی ہو تو بار ثبوت ثابت کرنے اونکے حصص اور تعداد مالگزاری کا جو اُن پر واجب الادا ہے بذمہ نابردگان ہے (۲) جبکہ ایک تعلقدار کے ایجنٹ نے ایک رقم فریبانہ طور پر دائن سے وصول کر لی ہو تو بار ثبوت اس امر کا کہ آیا خاص رقومات مینجر نے وصول کر لی ہیں یا نہیں اور کہ مالگزاری سرکار ادا کرنے میں استعمال کی گئی ہیں یا نہیں دائن پر ہوتا ہے (۳) جہانکہ مدعا علیہ بیان کرے کہ اُس نے اپنا حصہ مدعی کو ادا کر دیا ہے تو اوسکو اوسکا ثابت کرنا چاہیے (۴)؛

مجموعہ ضابطہ دیوانی جس حال میں کہ مدعا علیہ عذر کرے کہ مدعی نے نالش سابق میں اوس جزو کے شامل کرنے سے ترک کیا تھا جسکا کہ وہ اب دعوے کرتا ہے اور جس کے متعلق اُس کو اُس وقت بناء دعوے حاصل تھی اور عذر مذکور عذر اتفاقی ہو تو بار ثبوت بذمہ معترض ہوتا ہے (۵)؛ تنازعہ متعلق تعین مالیت نالش میں جہانکہ مدعا علیہ بیان کرے کہ تعین زیادہ کیا گیا ہے تو بار ثبوت ثابت کرنے سچائی بیان مذکور کا نامبردہ پر ہوتا ہے (۶) جب کہ اپیل میں ایک فریق اس امر کی شکایت کرے کہ بعض شہادت عدالت ماتحت نے نامنظور کر دی تھی کہ وہ ثابت کرنا چاہیئے کہ شہادت پیش کی گئی تھی اور نامنظور کر دی گئی تھی (۷)؛ اگر ایک شخص علاوہ مدعا علیہ کے بیان کرے کہ وہ باجرائے ایک ڈگری کے اراضی یا دیگر جایداد غیر منقولہ سے بیدخل کر دیا گیا ہے جو نیک نیتی سے اُس کے قبضہ میں اوسکی اپنی طرف سے یا کسی اور شخص علاوہ مدعا علیہ کیطرف سے تھی اور کہ وہ ڈگری میں شامل نہ تھی یا اگر ڈگری میں شامل تھی تو وہ کوئی فریق اُس نالش کا نہ تھا جس میں کہ ڈگری مذکور صادر کی گئی تھی تو بار ثبوت اس امر کا کہ وہ قابض تھا بذمہ اُسکے ہوتا ہے (۸)؛ اور اُس کے لئے قبضہ نہ کہ استحقاق ثابت کرنا کافی ہے (۹) نیز ملاحظہ ہو انڈین

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۲ و جلد ۹ صفحہ ۸۱۳ و جلد ۶ صفحہ ۵۴۳ و ۶۶۶ و جلد اول صفحہ ۳۰۷؛ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۳۰۹- (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۷۴- (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۲۵۰؛ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ 429 (۶) بنگال لا رپورٹ جلد ۵ اپنڈکس ۶؛ (۷) مورس انڈین اپیلس جلد ۶ صفحہ ۳۴۸؛ (۸) بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۷۰۰ و جلد ۱۱ صفحہ ۲۳ و جلد ۷- اپنڈکس ۶- ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۲۵۵ و جلد ۸ صفحہ ۸ و جلد ۲ صفحہ ۱۶ و جلد ۴ صفحہ ۳۵۸ و جلد ۲۰ صفحہ ۱۱۲ و جلد ۹ صفحہ ۴۸۶؛ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۷۸؛

لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۹۶۷ و ۴۷۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۵۰؎

درخواست منسوخی ڈگری یکطرفہ میں بار ثبوت اس امر کا کہ سمن کی تعمیل حسب ضابطہ نہیں ہوئی بذمہ اوس شخص کے ہے جو سائل منسوخی ڈگری یکطرفہ کا ہے (۱)؎ مدعا علیہ جو نابالغیت مدعی کا عذر بطور امتناع نالش کے کرے اوسپر فرض ہے کہ اپنے عذر کو ثابت کرے (۲)؎ جس حال میں کہ مدعا علیہ رپورٹ امین کی صحت کے متعلق اعتراض کرتا ہو تو بار ثبوت اوس کا اوسپر ہے نہ کہ مدعی پر (۳)؎ اس امر کے ثابت کرنے کا بار کہ تیاری یا تعمیل یا آدیزان کرنے نوٹس میں بیضابطگی کی گئی ہے اوس شخص کے ذمہ ہے جو نیلام کو مسترد کرانے کی استدعا کرے (۴)؎ نالش منظوری نیلام منعقدہ باجرائے ڈگری میں یہ ثابت کرنے کا بار ثبوت بذمہ مدعا علیہ ہوتا ہے کہ نیلام کے مشتہر کرنے اور عمل میں لانے میں ایک اہم بے ضابطگی ہوئی ہے (۵)؎ نالش نمبری واسطے ثابت کرانے اوس حق میں جو عذردار کو جایداد مقروقہ میں حاصل ہو بار ثبوت بذمہ مدعی ہوتی ہے (۶)۔

درخواست انفساخ نیلام میں بار ثبوت بذمہ سائل ہوتا ہے کہ نیلام کے عمل میں لانے اور مشتہر کرنے میں بیضابطگی یا فریب کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۶ و جلد ۱۳ صفحہ ۸۱۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۵۹ - و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۴۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۶۴۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۷۳؎

نالشات واصلات میں جبکہ مدعا علیہم جایداد پر بطور فعل بیجا کنندگان کے قابض رہے ہوں تو یہ ثابت کرنے کا بار ثبوت بذمہ نامبردگان ہوتا ہے کہ بدوران اونکے قبضہ کیا کچھ رقم اونہوں نے بطور لگان وصول کی تھی (۷)؎ جب کہ ایک شخص نے بصیغہ نیلام ایک حق ٹوراگراس خرید کیا ہو یا حقوق نسبت بعض سالانہ ادائیگی کے جو گورنمنٹ نے کی ہوں اور اس بات کی نالش کلکٹر کے نام کی ہو کہ اوس کا نام کتب میں بطور یابندہ کے درج کیا جاوے تو بار ثبوت اظہار اس امر کا بذمہ گورنمنٹ ہوتا ہے کہ حق مذکور ناقابل انتقال تھا (۸)؎ دعوائے منجانب مدیونان ڈگری دربارہ اوس جایداد میں جو باجرائے ایک ڈگری بخلاف نامبردگان بہ حیثیت قایم مقامان اصل مدیون کے قرق کی گئی ہو بار ثبوت بذمہ ڈگریدار ہوتا ہے جس نے بیان کیا ہو کہ جایداد مقروقہ باجرائے ڈگری خود متوفی مدیون کی جایداد تھی اور بہ حیثیت مذکورہ مدیونان ڈگری کے قبضہ میں تھی (۹)؎

---

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۲۶۲ - (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۳۹۵ و جلد ۸ صفحہ ۳۷۱؎ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۲ (ایکٹ ۱۰) صفحہ اول - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱؎ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۰۲ و جلد ۱۸ صفحہ ۳۴۴؎ (۶) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۷۶ و ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۶۹ - و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۹۴؎ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۴۳؎ (۸) مورس انڈین اپیلس جلد ۸ صفحہ اول؎ (۹) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۲۸؎ +

معاملہ نمائشی جب کوئی فریق کسی معاملہ کی نسبت یہ بیان کرے کہ وہ اصلی نہیں ہے اسکو غیر موثر قرار دینا چاہیے تو بار ثبوت اس امر کے ثابت کرنے کا کہ معاملہ مذکور اصلی نہیں شخص مذکور کے ذمہ ہے (۱)

معاہدہ وانتقال نامہ جس حال میں کہ ایک شخص ایک معاہدہ کا ہونا اور اُس کی خلاف ورزی بیان کرے جسکے باعث سے اوسے نقصان ہوا ہو تو اوسکو معاہدہ اور اوسکی خلاف ورزی کے واقعات اور وہ ضرر جو اوسکو برداشت کرنا پڑا ثابت کرنے ہونگے لیکن اگر مدعا علیہ اوس معاہدہ کے متعلق جو اُس کے ساتھ کیا گیا ہو یہ جواب دے کہ اُس نے قطعی طور پر بطور کارندہ ایک دوسرے شخص کے عمل کیا ہے تو بار ثبوت ثابت کرنے ایجنسی مذکورہ کا اوسکے ذمہ ہوگا اور اسی طرح اگر وہ نابالغیت۔ اقبال اور بری الذمگی۔ ناجوازی۔ فریب۔ ادائیگی۔ عدم زر بدل یا ایفاء وغیرہ کا عذر کرے تو اوسکو اپنا عذر ثابت کرنا ہوگا (۲)؎۔

مال کو جو کسی کی تحویل میں دیا گیا ہو اتفاقیہ طور پر نقصان پہونچنے کی صورتوں میں بار ثبوت ہر مقدمہ کے خاص حالات پر منحصر ہوتا ہے اور اگر تحویلدار یا امانت دار حادثہ کی نوعیت بیان کر دے جسکی کہ کوئی تردید نہ کی گئی ہو اور نہ بادی النظر میں غیر اغلب ہو تو بار ثبوت اُلٹ جاتا ہے (۳) جس حالمیں کہ رضی نامہ کی بابت بیان کیا جاوے کہ فریب یا جبر سے حاصل کیا گیا ہے تو بار ثبوت اُس شخص پر عاید ہوتا ہے جو فریب کا کیا جانا بیان کرتا ہے اور فریب صاف طور پر ثابت ہونا چاہیئے نہ یہ کہ اشتباہ ہے (۴) نالش منجانب زر پیشگی مرتہنان برائے قبضہ اور منسوخی پٹہ مقرری میں جسکی بابت مدعا علیہ کا بیان تھا کہ اوسکو راہن نے قبل از رہن عطا کیا تھا۔ قرار دیا گیا کہ چونکہ مقرریداران بروئے حکم مجسٹریٹ قابض تھے۔ لہذا اولاً بار ثبوت بذمہ مدعی ہے کہ کچھ شہادت نسبت اعتراض جواز پٹہ کے پیش کرے اگر ایسا کیا جاوے اور ایک قوی مقدمہ ثابت کیا جاوے تو بار ثبوت اُلٹ جاتا ہے اور مقرریداران پر یہ ثابت کرنا لازم ہو جاتا ہے کہ مقرری قبل زر پیشگی رہن کے تحریر کیا گیا تھا۔ اور بعوض اصل زر بدل کے دیا گیا تھا اور اُسکا موثر ہونا مقصود رکھا گیا تھا (۵)؎۔ جہانکہ دعویدار بخلاف جایداد ایک متوفی ہندو نے اُس دستاویز پر حصر رکھا جس سے یہ مقصود تھا کہ وہ تحریر کردہ بیوہ شخص متوفی کی ہے تو قرار دیا گیا کہ بار ثبوت ثابت کرنے تحریر دستاویز کا بذمہ دعویدار ہے (۶) جس حال میں کہ قانون کسی دستاویز کے جواز کو بعض بے ضابطگی ہائے پر منحصر رکھتا ہو تو مدعی کو باضابطہ طور پر وہ ثابت کرنی چاہیئیں۔ اگر تمثیلاً ایک فعل دستاویز کو غیر مُوثر ٹھہراتا ہو الا اوس صورت میں کہ اوسکی باضابطہ طور پر رجسٹری ہو یا وہ باضابطہ طور پر اسٹامپ

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۷۸؎۔ (۲) قانون شہادت مصنفہ مارٹن صاحب فقرہ ۳۵۷؎۔ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۹۸ و جلد ۲۲ صفحہ ۱۶۴؎۔ (۴) مورس انڈین اپیلس جلد اول صفحہ ۱؎۔ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۱۔ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۲۴۹؎۔ +

چسپان شدہ ہو تو دستاویز مذکور بدون ثبوت رجسٹری یا اسٹامپ مذکور کے شہادت میں پیش نہیں کیجا سکتی۔ لیکن اس بارہ میں بادی النظری تعمیل قانون کی مدعی کے مقدمہ کے لئے کافی ہوگی۔ اگر دستاویز کی شکل سے ظاہر ہوتا ہو کہ وہ باضابطہ طور پر تحریر شدہ ہے تو قیاس ہوگا کہ وہ باضابطہ طور پہ تحریر کی گئی تھی اور بار ثبوت اس امر کا کہ وہ باضابطہ طور پر تحریر شدہ نہیں ہے اوس فریق کے ذمہ عاید ہو جاتا ہے جو کہ دستاویز پر معترض ہو (۱)

مواخذہ سے بریت جو شخص کسی مواخذہ عائد شدہ بروئے کسی قانون سے بچنے کا ادعا کرے اوس کو کسی قدر شہادت بادی النظری واسطے ثابت کرنے اس امر کے دینی چاہیئے (۲) ؛

میعاد قانون کا یہ طے شدہ قاعدہ ہے کہ بادی النظر میں مدعی کو ثابت کرنا ہے کہ اوسکی نالش زاید المیعاد نہیں ہے (۳) ؛ کیونکہ تمام مقدمات میں مدعی کا دعوے صرف اس صورت میں قابل سماعت متصور ہوتا ہے جبکہ وہ میعاد کے اندر ہو۔ بار ثبوت اس امر کا کہ دعوے مابین میعاد ہے ہمیشہ بذمہ مدعی ہوتا ہے۔ کیونکہ حسب دفعہ ہذا اگر وہ اپنے دعوے کو مابین میعاد ثابت نہ کرے تو وہ ہار جائے گا۔ لیکن جبکہ مدعی کی نالش یا کارروائی بادی النظر میں بین المیعاد ہو۔ اور اگر مدعا علیہ بیان کرے کہ مقدمہ ایک خاص مد کے تابع ہے جسکے رو سے کمتر عرصہ میعاد اجازت دیا گیا ہے تو اس صورت میں اوسکو عدالت کا اطمینان کرانا ہوگا کہ مقدمہ مد مذکور کی ذیل میں آتا ہے (۴) ؛ اور اگر مدعا علیہ عدالت کا اطمینان ایک خاص واقعہ کی موجودگی کے متعلق کرانا چاہے۔ جو مانع نالش ہو تو اسکو اون واقعات کو عام طور پر زیر احکام دفعہ ۱۰۳ - ایکٹ ہذا ثابت کرنا چاہیئے۔ نالش دلا پانے جائداد غیر منقولہ میں یہ ثابت کرنا بذمہ مدعی ہے کہ وہ اندر عرصہ میعاد کسی وقت پر قابض جائداد رہا ہے نہ کہ مدعا علیہ بارہ سال کا قبضہ مخالفانہ ثابت کرے (۵) ۔ اگر بادی النظر میں مدعی کی نالش میں تمادی عارض نہ ہو تو یہ ثابت کرنا بذمہ مدعا علیہ ہے کہ اُسکا قبضہ بارہ سال تک رہا ہے (۶) ؛

---

(۱) قانون شہادت وہارٹن صاحب فقرہ - ۳۶۹ ؛ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۳۰ و جلد ۱۳ صفحہ اول و جلد ۱۵ صفحہ ۵۵۷ ؛ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۲۶ و ۳۳۷ و جلد ۹ صفحہ ۴۴۷ ؛ (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۷۸ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۷۷ و ۴۸۴ و قانون متر صاحب صفحہ ۹۴ و ۹۵ ؛ (۵) مورس انڈین اپیلس جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۷ و جلد ۸ صفحہ ۱۹۹ و ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۵۰۱ و کلکتہ لارپورٹ جلد ۴ صفحہ ۳۹۰ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۲۵ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۰۸ و جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۶ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۱۰ و جلد ۶ صفحہ ۴۷۳ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۳۸ و جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۹۲۳ ؛ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۴۳۷ و ۷۹۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۴۴۲ ؛ +

نالش قبضہ جایداد غیر منقولہ میں اس امر کا بذریعہ صریح شہادت کے ثابت کرنا مدعی کا فرض ہے کہ اوس کو ایک موجودہ حق حاصل ہے جو بباعث انقضائے میعاد کے زایل نہیں ہوا۔ قبل اسکے کہ مدعا علیہ سے قبضہ مخالفانہ کا ثبوت طلب کیا جا سکے (۱)۔

بمقدمات شفع جبکہ بغرض انفصال عذر تمادی یہ امر طے کرنا ضرور ہو کہ آیا قبضہ واقعی مشتری کا بتاریخ معینہ ہوا یا بعد ازیں تو بار ثبوت اس امر کا کہ قبضہ مشتری تاریخ بیعنامہ سے نہیں ہے اور دعوے مابین میعاد ہے بذمہ شفیع ہے (۲)۔

نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۰۸ و ۵۱۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۲۵ و ۳۳۷ و جلد ۱۲ صفحہ ۱۹۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۵۳۰ و جلد ۱۰ صفحہ ۴۶۲ و ۹۹۳ و جلد ۵ صفحہ ۵۰۸ و جلد ۱۱ صفحہ ۹۲۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۶۲۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۰۴۸ ۔

نابالغیت ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۱۰۹ ۔

ناطہ مقدمہ ناطہ میں یہ امر کہ لڑکا کمزور ہے یا اوسکی صحت بدنی خراب ہے یا اوسکی عادات اچھی نہیں ہیں بذمہ اوسکے ہے جو بیان کرے (۳)۔

نقص ذمہ داری بار ثبوت بذمہ مدعیان تہا (جنہوں نے کھیتے کو بمقام کلکتہ بعد جانچ کامل کے قبول کر لیا تھا) کہ نقص معاہدہ منجانب بائعان بذریعہ ایسی شہادت قوی کے ثابت کریں جس سے تردید اوس قیاس کی ہو جو نسبت تعمیل واجبی کے قبول مذکور سے پیدا ہوتا تہا (۴)۔

نوٹس ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۷ و جلد ۵ صفحہ ۲۳۷ و جلد ۹ صفحہ ۶۹۹ و جلد ۷ صفحہ ۴۷۸ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۱ ۔

نیک نیتی بار ثبوت اس امر کا کہ کمیٹی دیو استہم نے نیک نیتی سے اس تعین پر عمل نہیں کیا کہ مدعی مکینسر کی موقوفی واسطے فایدہ دیو استہم کے ضروری تہی۔ بلکہ کسی دیگر نامناسب غرض کے باعث سے ہوئی تہی بذمہ اوس شخص کے ہوتا ہے جو ایسا ہونے کا ادعا کرتا ہے (۵)۔

نیلام جس حال میں کہ کلکٹر نے باستعمال اپنے جایز فرایض کے ایک پٹنی تعلقہ کو فروخت کرنا اپنے اختیار میں سمجہا ہو تو اس امر کا بار ثبوت بذمہ مدعی ہوتا ہے کہ کلکٹر کو کوئی اختیار حاصل نہ تہا (۶)۔

وراثت جب کوئی شخص سلسلہ وراثت کو بوجہ کسی خاص رسم کلاچار کے قایم کرنا چاہتا ہو اور جایداد کو عام

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۸۲ و جلد ۱۱ صفحہ ۴۳۰ و جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۳ و نمبر ۱۰۵ سنہ ۱۹۰۱ع پنجاب ریکارڈ ۔
(۲) ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۳۸۳ ۔ (۳) نمبر ۱۳۲ سنہ ۱۸۸۸ع پنجاب ریکارڈ ۔ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۳ و نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۵ع پنجاب ریکارڈ ۔ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۵۰۸ ۔ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۳۹ ۔

اصول وراثت سے بری کرنا چاہتا ہو تو بارِ ثبوت اس خاص رسم کا بذمہ اسی شخص کے ہے (۱)؛ بارِ ثبوت اس امر کا کہ بعیدی یکجدی دختر اور دختر زادہ کو محروم کرتے ہیں بذمہ یکجدیاں ہیں (۲)؛ بارِ ثبوت اس امر کا کہ دختران اور اُن کے پسران برادر زادگان کو محروم کرتے ہیں بذمہ اُن کے ہے (۳)؛

بارِ ثبوت اس امر کا کہ گوجر کاشتکاران میں دور کے ہمجدی رشتہ دار بہ ترجیح دختران شخص متوفی اُس اراضی کا ورثہ پاتے ہیں جو متوفی نے خود پیدا کی ہو بذمہ اُن کے ہے (۴)؛ نیز ملاحظہ ہو نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۹۳ع پنجاب ریکارڈ دیوانی؛

بارِ ثبوت اس امر کا کہ زرگان امرتسر میں چچا زاد بھائی دختر کو محروم کرتے ہیں بذمہ چچا زاد بھائی کے ہے (۵)؛

بارِ ثبوت اس امر کا کہ شوہر دختر ہمجدیاں پر ترجیح رکھتا ہے بذمہ اُسکے ہے (۶)؛ بارِ ثبوت اس امر کا کہ ہمشیرہ زادہ پڑپوتوں کو محروم کرتا ہے بذمہ اُس کے ہے (۷)؛

بارِ ثبوت اس امر کا کہ بیوہ پسر اکلوتا جو باپ سے پہلے مر گیا ہو اُس کا حصہ لے سکتی ہے بذمہ اُس کے ہے (۸)؛

جب بادی النظر میں یہ ظاہر ہو کہ کسی نالش کے فریقین معمولی اشخاص زراعت پیشہ نہیں ہیں نہ پیشہ زراعت کا کام کرتے ہیں۔ بلکہ پشت ہا پشت سے سرکاری ملازمت کرتے ہیں تو کوئی ابتدائی قیاس بھی موجودگی رواج بموجب دفعہ ۵ (الف) ایکٹ قوانین پنجاب سنہ ۱۸۷۲ع نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں یہ ثابت کرنا کہ وراثت کے قاعدہ پر رواج کا اطلاق ہے اُس شخص کے ذمہ ہے جو ایسا رواج بیان کرے (۹)؛

بارِ ثبوت چونڈا ونڈ کا اُس پر ہے جو ایسا بیان کرے (۱۰)؛

مابین ہندو جاٹان ضلع انبالہ کے اُس فریق کے لئے جو رواجی استحقاق قایم مقامی کا بیان کرے جو وارثان ہمجدی پر مثل وارثان صلبی محتوی ہو یہ امر ضروری نہیں ہے کہ ایسا رواج ثابت کرنیکے واسطے شہادت دے (۱۱)

بارِ ثبوت اس امر کا مدعا علیہ کے ذمہ ہے کہ اوداسی فقیر جو بیاہ یا شادی کرتے ہیں اون میں ایسا رواج رائج ہے کہ وہ ان تمام قواعد قانونی پر سبقت رکھتا ہے جسکے رو سے گرہستی اشخاص جایداد پیدا اور انتقال کرتے ہیں (۱۲)

بارِ ثبوت اس امر کا ذمہ مدعی ہے کہ یکجدیان غیر مالک جو بھتیجوں سے دور رشتہ میں ہوں بموجب رواج مستحق

---

(۱) مورز انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۴۴۳ و بنگال لارپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۵۶۔ (۲) نمبر ۱۲۶ سنہ ۱۸۹۰ع و نمبر ۳۷ سنہ ۱۸۷۹ع و نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۹۰ع و نمبر ۸۶ سنہ ۱۹۰۰ع و نمبر ۱۰۳ سنہ ۱۹۰۰ع پنجاب ریکارڈ۔ (۳) نمبر ۱۵۰ سنہ ۱۸۷۹ع پنجاب ریکارڈ۔ (۴) نمبر ۷۱ سنہ ۱۸۸۹ع پنجاب ریکارڈ؛

(۵) نمبر ۶۸ سنہ ۱۸۷۶ع پنجاب ریکارڈ؛ (۶) نمبر ۳۱ سنہ ۱۸۸۹ع پنجاب ریکارڈ دیوانی؛ (۷) نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۲ع پنجاب ریکارڈ؛

(۸) نمبر ۱۲۳ سنہ ۱۸۹۰ع پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۹) نمبر ۱۴۱ سنہ ۱۹۰۱ع پنجاب ریکارڈ۔ (۱۰) نمبر ۱۰۱ سنہ ۱۸۷۹ع و نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۹۸ع پنجاب ریکارڈ۔ (۱۱) نمبر ۹۱ سنہ ۱۸۷۹ع پنجاب ریکارڈ؛ (۱۲) نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۸۸ع پنجاب ریکارڈ؛

ورثہ پانے کے ہیں (۱)؛

بار ثبوت اس کا کہ چچازاد بھائی وارث جائداد باخراج اولاد چچازاد بھائی کے جو متوفی سے پیشتر مر گیا ہوتا ہے بذمہ چچازاد بھائی ہے (۲)؛ بار ثبوت اس امر کا ذمہ مدعاعلیہ ہے کہ خاص یا عام رواج کے رو سے کسی معبد کے پجاریان ایک مہنت کو برطرف کرکے اس کے جانشین کو مقرر کرنے کے مجاز ہیں (۳)؛ اس مدعی پر جو بحیثیت وارث بازگشت ایک ہندو مالک کے جو ایک بیوہ چھوڑ مرا ہو نالش کرے یہ ثابت کرنا لازم ہے کہ جائداد متدعویہ جو کہ بیوہ مذکور کے قبضہ میں پائی گئی ہے اس کے شوہر کی تفویض میں تھی (۴)؛

وصیت

بار ثبوت ہر ایک صورت میں اوس شخص پر ہوتا ہے جو وصیت کو پیش کرتا ہے اور اسکو عدالت کا اطمینان کرنا چاہئے کہ دستاویز پیش کردہ ایک آزاد اور قابل موصی کی آخری وصیت ہے۔ عام طور پر قابلیت اور امر واقعہ تحریر کے ثابت کرنے سے بار ثبوت سے سبکدوشی حاصل ہو جاتی ہے (۵)؛

مقدار شہادت جو ایک وصیتی کاغذ کے ثابت کرنے کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ ہر ایک مقدمہ کے حالات پر ہمیشہ منحصر ہونی چاہئے۔ تین چیزیں ثابت کی جانی چاہئیں۔ قابلیت۔ نیت وصیت کرنیکی۔ اور تحریر وصیت (۶) باضابطہ تحریر وصیت سے صرف یہی مفہوم نہیں ہوتا کہ موصی کی دلی حالت ایسی تھی کہ وہ اجازت دینے کے قابل ہے اور یہ جاننے کے کہ وہ ایک دستاویز کے بطور اپنی وصیت کے تحریر کئے جانے کی اجازت دے رہا ہے بلکہ یہ بھی کہ وہ جانتا تھا اور اس نے مضامین دستاویز کو منظور کیا۔ اگر تحریر وصیت کے متعلق نزاع ہو تو حاکم کو غور کرنا چاہئے اور اپنی رائے ان ہر دو امور کے متعلق ظاہر کرنی چاہئے۔ عام صورتوں میں ایک قابل موصی کی طرف سے وصیت کا تحریر کیا جانا یہ قیاس پیدا کرتا ہے جو اگر خلاف ظاہر نہ ہو تو اس امر کے ثابت کرنیکے لئے کافی ہے کہ وہ جانتا تھا اور اس نے مضامین وصیت کو منظور کیا۔ لیکن جس حال میں کہ موصی کی دلی قابلیت کے متعلق بذریعہ شہادت کے اعتراض کیا جاوے جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ اس بارہ میں اشتباہ ضرور ہے کہ آیا اسکی دلی حالت ایسی تھی کہ وہ باضابطہ طور پر وصیت تحریر کر سکتا جیسا کہ اوسکی بابت بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے کیا تو عدالت کو معلوم کرنا چاہئے کہ آیا بروئے شہادت موصی صحیح العقل ہے اور اس نے مضامین وصیت کو جانا اور منظور کیا۔ جس حال میں کہ ایسا نہ کیا گیا تو عدالت اپیل نے کل شہادت پر غور کرکے قرار دیا کہ

---

(۱) نمبر ۷، سنہ ۱۸۸۸ع پنجاب ریکارڈ۔ (۲) نمبر ۴۳ سنہ ۱۸۹۰ع پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۳) نمبر ۱۰۲ سنہ ۱۸۹۰ع پنجاب ریکارڈ

(۴) انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۱۸۷؛ (۵) مورس پریوی کونسل کیسز جلد ۲ صفحہ ۴۸۲ و انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۹ و ۲۹۰ و ۲۹۱ و جلد ۸ صفحہ ۸۸۰ و ۸۸۲؛

(۶) مورس پریوی کونسل کیسز جلد ۵ صفحہ ۱۶ و ۱۹ تا ۲۱؛

وصیت ثابت نہیں کی گئی اور پروبیٹ سے انکار کر دیا (۱)؛

اون اشخاص کے لیئے جو وصیت بغرض حصول پروبیٹ یا چٹھیات مہتممی پیش کریں لازم ہے کہ وہ جملہ شہادت پیش کریں جو بحالات مقدمہ واسطے ثابت کرنے تحریر وصیت کے ضروری اور مناسب ہے۔ اور اُس شخص پر اوسی طرح سے بذریعہ شہادت ثابت کرنا لازم ہے جس طرح کہ شہادت بغرض ثابت کرنے کسی اور دستاویز مشعر انتقال کسی استحقاق واقعہ جائیداد غیر منقولہ کے پیش کرنی ہوتی ہے (۲)؛ یہ امر واقعہ کہ ایک متنازعہ وصیت پر ایک تحریر ظہری ہے جسمیں بیان کیا گیا ہو کہ موصی نے تحریر وصیت کا اقبال روبرو رجسٹرار کیا ہے صاحب جج کو مجاز نہیں کرتا کہ پروبیٹ عطا کرے بدون اسکے کہ کوئی اور شہادت بتائید وصیت پیش کی جاوے۔ گو کہ عذردار نے کوئی شہادت بغرض تردید وصیت پیش نہ کی ہو (۳)؛

کوئی وصیت نامہ جسپر باضابطہ دستخط ہوئے ہوں جزواً یا کلاً ایسے وصیت نامہ سے منسوخ نہ سمجھا جاوے گا جو دستیاب نہ ہو بجز اسکے کہ از روئے صاف اور قابل اطمینان شہادت کے یہ ثابت ہو جاوے کہ اس وصیت نامہ میں الفاظ مشعر تنسیخ یا ایسے انتظامات کے تھے جو متناقض انتظامات مندرجہ وصیت نامہ تاریخ ماقبل کے تھے اور دونوں وصیت نامجات ایک ساتھ قائم نہیں رہ سکتے۔ اس قدر ثابت کرنا کافی نہیں ہے کہ وصیت نامہ جو دستیاب نہیں ہوا۔ وصیت نامہ اون میں سے مختلف ہے جبتک یہ ثابت نہ کیا جاوے کہ اختلاف کس امر میں ہے یہ بھی طے ہو چکا ہے کہ بار ثبوت اُس شخص پر ہے جو وصیت نامہ موجودہ پر اعتراض کرتا ہو (۴)؛

بار ثبوت اُس شخص پر ہوتا ہے جو وصیت نامہ پیش کرتا ہے نہ کہ اوس شخص پر جو اسپر اعتراض کرنے کو ہے (۵)؛ جس حال میں کہ وصیت پر اس بناء پر اعتراض کیا گیا ہو کہ وہ بعد اسکے کہ متوفی نے زہر کھالی تحریر کی گئی تھی اور اس لیئے بوجہ ہونے فعل خودکشی کے ناقص ہے۔ قرار دیا گیا کہ بار ثبوت ثابت کرنے اس امر کا کہ آیا وصیت بعد کھا لینے زہر لکھی گئی تھی اوس فریق کے ذمہ ہے جو وصیت تردید کرتا ہے (۶)؛

بار ثبوت وصیت نامجات یا انتقال نامجات منجانب عورات پردہ نشین جنکے رو سے ورثاء قانونی کل جائیداد سے محروم ہوتے ہوں اُس شخص پر ہے جو وصیت پر حصر رکھتا ہو (۷) نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۱۱۱ ایکٹ ہذا و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۰ و ۵۷۰ و جلد ۶ صفحہ ۳۴۰ و جلد ۱۱ صفحہ ۴۹۲ و جلد ۱۴ صفحہ ۳۷ و ۴۸۸ و ۴۸۹

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۹؛ (۲) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۵۵۰؛ (۳) کلکتہ لا رپورٹ جلد اول صفحہ ۳۶۲؛ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۴۴؛ (۵) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۴۰۵؛ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۹۱؛ (۷) نمبر ۹۴ ۱۸۸۲ء ۱۶ پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۴۷۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۱۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۶۷؛ ✦

وجلد ۴ صفحہ اول وجلد ۲ صفحہ ۱۹ وانڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۶۴ وانڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۰۴۔

جس حال میں کہ ایک ہبہ نامہ یا وصیت نامہ کے رو سے ایک خاص نام زدکردہ شخص کو کوئی جایداد مفوض کی گئی ہو اس وجہ پر کہ وہ ایک خاص حیثیت رکھتا ہے یا حاصل کریگا تو وہ بدون ثابت کرنے اس امر کے کہ اُس نے حیثیت مذکور حاصل کرلی ہے جایداد دلاپانے کا مستحق ہے۔ بار ثبوت اس امر کے ثابت کرنے کا کہ وہ ایسی حیثیت نہیں رکھتا جو وجہ ہبہ کی ہے اون اشخاص پر ہوتا ہے جو اُس کے دعویٰ کی نسبت نزاع رکھتے ہوں (۱)۔

ہرجہ یعنے ٹارٹ

وہ فریق جو بیان کرے کہ اوسکو کوئی ہرجہ پہونچا ہے اسپر بار ثبوت ہرجہ مذکور کے ثابت کرنے کا ہوتا ہے۔ اگر بناء دعوےٰ غفلت یا دہوکا یا فریب وغیرہ ہو تو مدعی کو بنائے دعوےٰ مذکور ثابت کرنا چاہئے۔ اگر مدعا علیہ ہرجہ مذکور کے جواز کا عذر کرے تو اوسکو جواز مذکور ثابت کرنا چاہئے۔ لہذا عام قاعدہ یہ ہے کہ بار ثبوت اُس فریق پر عاید ہوتا ہے جو اُس نقصان کے پورا کرانے کا دعویدار ہو جو کسی دوسرے شخص کے ٹارٹ سے پہونچا ہو یا جو دعوےٰ مذکور مخلصی حاصل کرنی چاہتا ہے (۲)۔ نالش ہرجہ میں بار ثبوت ثابت کرنے اس امر کا بذمہ مدعی ہوتا ہے کہ فعل مضر یا فعل بیجا یا عدم تعمیل یا کوئی واقعہ جس سے میعاد سماعت شمار ہونی ہے میعاد مذکور کے اندر واقعہ ہوا ہے (۳)۔

جبکہ مدعا علیہ امتناعی قانونی (مثلاً میعاد کا) پیش کرے تو بار ثبوت اس امر کا کہ نالش ایک خاص مدت کے اندر داخل ہوتی ہے بذمہ نامبردہ ہوتا ہے (۴)۔ بصورت ہرجہ بذریعہ ٹکرا جانے جہازوں کے بار ثبوت کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۲۷۔

بارثبوت بہ نسبت واقعہ خاص کے

دفعہ ۱۰۳- بار ثبوت بہ نسبت ہر خاص واقعہ کے اوس شخص پر ہوتا ہے جو عدالت کو اُس کا وجود باور کرایا چاہتا ہے۔ الّا اوس حال میں کہ اوس واقعہ کا ثبوت قانون کے رو سے کسی خاص شخص کے ذمہ ہوا ہو۔

تمثیل

زید نے بابت سرقہ کے عمرو پر نالش کی اور وہ عدالت کو یہ یقین دلایا چاہتا ہے کہ عمرو نے بکر کے پاس سرقہ کا اقبال کیا ہے تو ضرور ہے کہ زید اوس اقبال کو ثابت کرے۔

عمرو عدالت کو یہ یقین دلایا چاہتا ہے کہ زمان مذکور میں وہ اور کہیں تھا تو ضرور ہے کہ وہ اوسے ثابت کرے۔

---

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۹۰ و ۳۰۴ رائے فیرن صاحب جسٹس۔ (۲) قانون شہادت وہارٹن صاحب فقرات ۳۵۸ و ۳۶۴۔ (۳) یولنوز رپورٹ جلد اول صفحہ ۱۰۵۔ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۲۹۲ رائے چیف جسٹس صاحب۔

بروئے احکام دفعہ ہذا تمام اقبالات فریق ثانی کے جو کسی کارروائی میں ثابت کرنے منظور ہوں اُن کا بار ثبوت اُس شخص کے ذمہ ہے جو ان اقبالات کا کیا جانا بیان کرتا ہے (۱)۔

ایسے واقعہ کا بار ثبوت جسکا ثابت کرنا مقبولی شہادت کے لئے ضرور ہے

دفعہ ۱۰۴۔ ایسے واقعہ کا بار ثبوت جسکا اثبات کسی شخص کو کسی دوسرے واقعہ کی نسبت شہادت دینے پر قادر گرداننے کے لئے ضرور ہے اُس شخص کے ذمہ ہوگا جو ویسی شہادت دیا چاہتا ہے۔

تمثیلات

(الف) زید چاہتا ہے کہ عمرو کا اقرار جو اُس نے وقت نزاع کیا تھا ثابت کرے تو زید کو عمرو کی وفات ثابت کرنی چاہیئے۔

(ب) زید بذریعہ ثبوت نقلی کے ایک دستاویز گم شدہ کے مضمون کو ثابت کیا چاہتا ہے۔ تو زید کو یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ وہ دستاویز گم ہوگئی ہے۔

بظاہر تمثیل (الف) دفعہ ۳۲ سے اور تمثیل (ب) دفعہ ۶۵ سے متعلق ہے۔ نیز مقابلہ کرو دفعہ ۱۳۶ ایکٹ ہذا سے۔

بار ثبوت اس بات کا کہ مقدمہ ملزم کا مستثنیات میں داخل ہے

دفعہ ۱۰۵۔ جب کسی شخص پر الزام کسی جرم کا رکھا جائے تو بار ثبوت موجودگی ایسے حالات کا جن کے سبب سے مقدمہ مستثنیات عام مندرجہ مجموعہ قوانین تعزیرات ہند کے متعلق ہوجائے یا کسی استثنائے خاص یا حکم خاص مندرجہ کسی اور جزو مجموعہ مذکور یا کسی قانون متضمن تصریح جرم مذکور سے متعلق ہوجائے شخص ملزم پر ہوگا اور عدالت اون حالات کی معدومیت قیاس کرے گی۔

تمثیلات

(الف) زید جسپر قتل عمد کا الزام ہو یہ بیان کرتا ہے کہ بوجہ فتور عقل کے وہ نوعیت اُس فعل کی نہیں جانتا تھا تو اس صورت میں بار ثبوت زید پر ہے۔

(ب) زید جسپر الزام قتل عمد کا ہوا یہ بیان کرتا ہے کہ بوجہ سخت اور ناگہانی اشتعال طبع کے وہ اپنے کو سنبھال نہ سکا تو اس صورت میں بار ثبوت زید پر ہے۔

(ج) از روئے دفعہ ۳۲۵ مجموعہ قوانین تعزیرات ہند کے یہ حکم ہے کہ جو شخص بجز صورت متذکرہ دفعہ ۳۳۵ کے بالارادہ ضرر شدید کا باعث ہوتا ہے وہ مستوجب فلاں سزاؤں کا ہوگا۔

زید پر بالارادہ ضرر شدید پہونچانے کا الزام بموجب دفعہ ۳۲۵ کے ہوا۔

---

(۱) قانون شہادت سید محمود صاحب۔

تو بار ثبوت ایسے حالات کا جن کے سبب سے مقدمہ دفعہ ۳۲۵ سے متعلق ہو زید کے ذمے ہے ؛

مستثنیات دو قسم کی ہیں :- عام - اور خاص - مستثنیات عام وہ ہیں جن کا ذکر مجموعہ تعزیرات ہند کے باب چہارم میں ہے اور جن کی وجہ سے خاص حالتوں میں نوعیت اُن افعال کی جو حسب مجموعہ مذکورہ جرم قرار دیئے گئے ہیں بدل جاتی ہے اور ملزم بری الذمہ قرار پاتا ہے - خاص مستثنیات وہ ہیں جو مجموعہ مذکور کی خاص خاص دفعات کے ساتھہ لکھی گئی ہیں ؛

جملہ مقدمات فوجداری میں جنکی تجویز مفصل و بلاد پریزیڈنسی میں کی جاوے ایکٹ شہادت کے صادر ہونے کے بعد سے ملزم پر لازم ہے کہ ان حالات کی موجودگی کو (اگر کوئی ہو) ثابت کرے جن سے جرم قرار دادہ داخل عام خواہ خاص مستثنیات یا شرائط مندرجہ کسی جزو مجموعہ تعزیرات ہند یا کسی اور قانون کے ہوتا ہو جس میں اس جرم کی تعریف ہو (۱) ؛

بار ثبوت اس امر کا کہ ملزم کا فعل جائز تھا ملزم پر ہے اگر فعل مذکور باستعمال حفاظت خود اختیاری کیا گیا ہو تو ملزم پر یہ ثابت کرنا لازم ہے کہ اُس نے حق مذکور سے تجاوز نہیں کیا (۲) ؛ اور ایسا ہی اُس صورت میں ہوگا جبکہ بیان کیا جاوے کہ ملزم بوقت ارتکاب جرم کے اپنے ضبط میں نہ رہا تھا (۳) ؛ یا بوجہ غیر صحیح العقلی کے ملزم فوجداری ذمہ داری سے بری ہونا چاہیے (۴) ؛ یا کہ نیک نیتی سے جرم کیا گیا ہے (۵) ؛ یا کہ شخص ضرر رسیدہ نے ضرر کا پہونچنا منظور کر لیا تھا (۶) ؛ لیکن ملزم پر اُن حالات کی موجودگی کا عذر کرنا ضروری نہیں ہے جو اوسکے مقدمہ کو کسی استثنے کے تحت لاتے ہوں بار ثبوت سے جو اُسپر ہو شہادت گواہان استغاثہ اور ڈیفنس سے سبکدوش ہو جاتا ہے - اگر شہادت استغاثہ سے ظاہر ہو کہ ملزم نے کسی جرم کا ارتکاب نہیں کیا کہ وہ بریت کے دعوی کرنے کا مستحق ہے (۷) ؛

جب کوئی ملزم کسی مجسٹریٹ کے روبرو اول مرتبہ لایا جاوے اور منجانب مستغیث کے اوسکا حوالات میں واپس بھیجا جانا ضروری معلوم ہو تو عموماً ثابت کرنا اس بات کا بذریعہ شہادت کسی عہدہ دار پولیس کے کافی ہے کہ پولیس کو ایسی اطلاع پہونچی ہے جسکو وہ معتبر سمجھتے ہیں کہ ملزم نے کسی جرم کا ارتکاب کیا ہے لیکن جب حوالات میں واپس

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۲۴ - (۲) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۴ - و کلکتہ لا رپورٹ جلد اول صفحہ ۶۲ و ۶۵ و جلد ۱۱ صفحہ ۲۳۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۶۸۵ ؛ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۲۱۵ و ۲۲۳ - و ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۴ صفحہ ۳۵ ؛ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۶۰۴ و ۶۰۷ - (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۵۷۳ و ۵۷۷ و ۵۷۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۲۰ و ۲۲۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۸۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۶۶ و جلد ۴ صفحہ ۱۲۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۸۶ و ۳۵۱ ؛ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۶۶ و ۵۶۸ و ۵۶۹ ؛ (۷) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۳۲ ؛

بھیجنے کے بعد ملزم پھر حاضر کیا جائے اور پھر اسکے واپس بھیجنے کی ضرورت ہو تو کسی قدر شہادت صریح جرم مجرم کی ہونی چاہیئے۔ کہ مجسٹریٹ مجاز اسکا ہو کہ ضمانت کے لینے سے انکار کرے۔ اور ہر ایک مرتبہ واپس بھیجنے کے وقت ضرورت بیشی شہادت جرم کی قوی ہو جاتی ہے (۱)

ملزم جس نے بروقت تجویز کے استحقاق حفاظت خود اختیاری کا عذر نہ کیا ہو بلکہ دیگر عذرات نامطابق جواب مذکورہ کے اٹھائے ہوں بر طبق اپیل کے اس شہادت کی بنا پر جو بروقت اسکی تجویز کے لیگئی تھی یہ دعوے نہیں کرسکتا کہ اس نے استحقاق حفاظت خود اختیاری سے عمل کیا تھا۔ اور نہ عدالت ہی مجاز ہے کہ ایسا عذر اپیلانٹ کی طرف سے از خود اٹھائے (۲)۔

ایسے واقعہ کا بار ثبوت جس سے بالتخصیص واقفیت ہو۔

دفعہ ۱۰۶ جب کوئی شخص بالتخصیص کسی واقعہ سے واقف ہو تو بار ثبوت اوس واقعہ کا اوسی شخص پر ہے۔

تمثیلات

(الف) جب کوئی شخص ایک فعل ایسے ارادہ سے کرے جو اس فعل کی نوعیت اور حالات سے نہ پایا جاتا ہو تو بار ثبوت اس ارادہ کا اوسی شخص پر ہے۔

(ب) زید پر یہ الزام لگایا گیا کہ اس نے سٹرک ریلوے پر بدوں ٹکٹ کے سفر کیا تو بار ثبوت اس امر کا کہ اوسکے پاس ٹکٹ تھا اوسی پر ہے۔

اصول یہ ہے کہ کسی شخص کو اس شے کے ظاہر کرنے پر مجبور نہ کیا جائے گا جو اوسکے علم میں نہیں ہے (۳)

عام قاعدہ یہ ہے کہ بار ثبوت اوس فریق کے ذمہ ہوتا ہے جو باثبات بیان کرتا ہے اوسکی استثنے اول یہ ہے کہ قاعدہ مذکورہ اوس جگہ متعلق نہیں ہوتا جہانکہ بادی النظری قیاس ایک یا دوسرے طریق میں موجود ہو۔ یہ استثنے امر مدعابہا دفعات ۱۰۷ لغایت ۱۱۴ ایکٹ ہذا کا ہے۔ دوسری مستثنی عام قاعدہ مذکورہ بالا کی دفعہ ہذا کے رو سے بیان کی گئی ہے۔ یعنے جہانکہ امر مدعابہا بیان کا بالخصوص فریقین میں سے کسی ایک کے حد علم میں ہو تو فریق مذکور کو وہ ثابت کرنا چاہیئے خواہ وہ مثبت یا منفی نوعیت کا ہو اور خواہ اس کے حق میں ایک قانونی قیاس موجود ہو (۴)۔

---

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۶۹ - (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۲۲ - وویکلی نوٹس الہ آباد صفحہ ۱۱۳ ۱۲-اپریل سنہ ۱۹۰۴ء

(۳) قانون شہادت بسٹ صاحب فقرہ - ۲۷۴ (۴) قانون شہادت سید امیر علی صاحب بحوالہ قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ - ۳۷۶ (الف)

دفعہ ہذا کو متعلق کرتے وقت عدالت کو دیکھہ لینا چاہیئے کہ نظر بحالات مقدمہ کس فریق کو زیادہ وسایل کسی امر کے ثابت کرنے کے مہیا ہیں۔ دفعہ ہذا میں ایک اور طریقہ تنقیح بار ثبوت کا ہے اگر یہ آسانی نہ دیجاتی تو ان لوگوں پر جن کے پاس کچھہ وسایل ثابت کرنے کے نہیں ہیں نہایت سختی ہوتی۔ عموماً مقدمات رہن میں مقدار زر رہن اور حساب منافعہ جایداد کا ثابت کرنا بذمہ مرتہن ہوتا ہے۔ کیونکہ رہن نامہ ہمیشہ مرتہن یا اوسکے ورثاء کے قبضہ میں ہوتا ہے اور جایداد بھی انہیں کے قبضہ میں رہتی ہے اور اونہیں اسکے منافعہ وخرچ کا حال معلوم ہوتا ہے پس جب کبھی راہن ومرتہن کے درمیان زر رہن کی نسبت بحث ہو تو بار ثبوت مرتہن پر ہوتا ہے اسی طرح جب کسی اہل ہنود کے وارث دعوے تنسیخ انتقال کا بربنائے بدچلنی مورث دایر کریں تو بار ثبوت اس امر کا کہ بروقت انتقال جایداد داین یا مشتری نے یہ دیکھہ لیا تہا کہ ضروریات شاستری موجود ہیں بذمہ داین یا مشتری کے ہے لیکن ثبوت مورث کی بدچلنی اور فضول خرچی کا ذمہ ورثاء کے ہوتا ہے اس لئے کہ اُن کو زیادہ وسایل واقفیت کے ہیں (۱)؛

نالش برخلاف زمیندار بغرض استرداد نیلام ایک پٹنی حقیت مقبوضہ زیر ریگولیشن نمبر ۸ سنہ ۱۸۱۹ع میں جو اس وجہ پر دایر کی گئی ہو کہ نوٹس کی تعمیل نہیں کی گئی۔ بار ثبوت ثابت کرنے تعمیل کا مطابق الفاظ دفعہ ہذا کے بذمہ مدعا علیہ ہوتا ہے (۲)، نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۶۹۹؛

جس حال میں کہ ایک گھوڑا مدعا علیہ کو صحیح حالت میں حوالہ کیا گیا تھا لیکن جبکہ واپس کیا گیا تو ٹہوکر کھایا ہوا پایا گیا قرار دیا گیا کہ یہ ثابت کرنا بذمہ مدعا علیہ تھا کہ کیونکر گھوڑا جبکہ وہ لیا گیا تو صحیح حالت میں تہا اور جبکہ واپس دیا گیا تو ٹھوکر کھائے ہوئے تہا (۳) امر بار ثبوت کا صورت ہائے ضرر اتفاقی میں جو اُس مال کو پہونچے جو تحویل مال امانتی ہو خاص حالات ہر مقدمہ پر منحصر ہے۔ بعض صورتوں میں از روئے نوعیت اتفاقی کے امین لازم آتا ہے کہ اُس ضرر کے واقعہ ہونے کی وجہ بیان کرے اور یہ ثابت کرے کہ ضرر اوسکی غفلت سے نہیں ہوا ایسی صورتوں میں امین کو چاہئے کہ کوئی سبب بادی النظری ایسا بیان کرے کہ جس سے بار ثبوت جانب اوس شخص کے منتقل ہو جائے جو امین کو مواخذہ دار قرار دینا چاہتا ہو۔ اگر نابردہ کوئی ایسی وجہ بیان کرے جسکی تردید از روئے شہادت معقول بابت غفلت کے نہ کی جائے۔ اور بادی النظر میں وجہ مذکور خلاف قیاس نہ ہو تو عدالت کو قانوناً یہ لازم ہے کہ تجویز بحق نابردہ صادر کرے اور محض واقعہ ہونا کسی حادثہ کا ثبوت کافی غفلت کا نہیں (۴)؛

---

(۱) شرح قانون شہادت سید محمود صاحب؛ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۲۱ صفحہ ۳۹۰؛ (۳) نیویارک رپورٹ (امریکہ) نمبر ۴۶؛ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۹ بصفحہ ۴۰۶ رائے ایج صاحب چیف جسٹس؛ +

مال کی فروخت ہائے جو کمیشن ایجنٹان کے سپرد کیا گیا ہو اور مراتبات فروخت ہائے ایسے معاملات ہیں جنکا خاصکر ایجنٹان کو علم ہوتا ہے اور ہر معاہدہ ایجنسی ایجنٹ پر فرض عاید کرتا ہے کہ ایک سچا اور مکمل حساب متعلق شئے مدعا بہا ایجنسی کے دیوے (۱)۔ نسبت اس امر کے کہ فروخت ہائے کا حساب دینا بادی النظری شہادت ہوتا ہے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۹؁۔

جہانکہ ایک نالش مابین زمیندار اور اوسکی رعیت میں رعیت زمیندار کے ماتحت معقول اراضیات پر قابض تھی لیکن اس نے یہ عذر کیا کہ ایک دو کھیت پر وہ کسی اور استحقاق سے قابض ہے تو قرار دیا گیا کہ ایسے حالات میں کہ ایک ایسا امر جو خاصکر مدعا علیہ کے علم میں تھا اوسکو ثابت کرنا چاہئے تھا (۲)۔

جبکہ پسران ایک زندہ باپ کے ایک نالش برخلاف داین واسطے اس امر کے کریں کہ مواخذہ جو باپنے جدی جائیداد پر پیدا کیا ہے اون پر عاید نہ رہے اس وجہ پر کہ باپ بدچلن تھا اور فضول خرچی میں جایداد برباد کردی ہے تو چونکہ باپ کی سابقہ چالچلن کا علم زیادہ تر پسران کو ہی تہا بہ نسبت کسی شخص غیر کے۔ لہذا بار ثبوت عدم ثبوت مواخذہ کا مناسب طور پر اون پر عاید ہو سکتا ہے (۳)۔

ایک دعوی میں جو زیر دفعہ ۹۳ (ج) و دفعہ ۲۰۹ - ایکٹ لگان ممالک مغربی و شمالی (۱۲ سنہ ۱۸۸۱ع) منجانب ایک حصہ دار مندرجہ کاغذات کے بنام ایک نمبردار واسطے منافعہ ایک محال کے دایر ہوا اور جس میں کہ مدعی زیر دفعہ ۲۰۹ منافعہ کو مدعا علیہ سے واجب الطلب کہتا ہو اور وہ نہ اوس قدر ہو کہ جو مدعی نے وصول کیا ہے بلکہ اس میں تمام تعداد شامل ہو جو مدعی کی بہاری غفلت سے یا بدچلنی سے وصول ہو سکتی ہو تو ایسے مقدمہ میں بار ثبوت ایسی غفلت یا بدچلنی کا مدعی پر ہوتا ہے۔ اس بارہ میں کوئی قاعدہ عام وضع نہیں کر سکتے ہیں کہ کس قدر شہادت واسطے ڈالنے بار ثبوت کے مدعا علیہ پر کافی ہے۔ محض جمعبندی کا پیش کرنا ایسا ثبوت نہیں ہے جس سے بار ثبوت دوسری جانب منتقل ہو جاوے۔ ایسی صورت سے دفعہ ہذا متعلق نہیں ہے (۴)۔

دوسری استثنے بھی دیوانی و فوجداری کارروائیات میں غالب آتی ہے جو برخلاف فریقین واسطے کرنے اون افعال کے رجوع کی گئی ہوں جن کے کرنے کی اون کو اجازت نہیں اِلّا اُس صورت میں کہ وہ باضابطہ طور پر اون کے کرنے کے مجاز ٹھہرائے گئے ہوں۔ ایسکے ذریعہ مدعا علیہ کو مجبور کیا جاتا ہے کہ ضروری لائسنس یا اجازت نامہ (جیسی کہ صورت ہو) فروخت شراب یا نامناسب طور پر کسی پیشہ یا تجارت وغیرہ کے کرنے کی کارروائیات میں، اور نالشات بغرض سزادہی بخلاف مالک تہیٹر میں لوجا سکے کہ مصنف کی تحریری رضامندی

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۲۳ - (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۵۳۵ - (۳) مورس انڈین اپیلس جلد ۶ صفحہ ۱۸ ۴۱ و ۴۱۹ - (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۱ - اجلاس کامل باختلاف رائے محمود صاحب جسٹس۔

کے بدماں بعض اجزاء و ڈراما کیئے جاتے ہیں اور کارروائیات بابت اخفاء جرم ٹریزن میں پیش کرے۔ جہانکہ اگر جرم ٹریزن ثابت ہوجاوے اور اس بات کا پتہ لگجاوے کہ اسکا علم شخص مجرم کو تھا تو اوسکو سختی کے ساتھہ لازم ہوتا ہے کہ اخفاء کے بیان کی بذریعہ پیش کرنے ثبوت اس امر کے تردید کرے کہ اوسے کوئی علم نہ تہا (۱)

(ج) نے اپنی دو لڑکیاں ایک ایک سال کی (ک) کے ہاتھ فروخت کیں۔ غرض یہ تھی کہ ان سے پیشہ کرایا جائے (ک) نے پہلے تو اس مجرمانہ نیت اور علم کا اقرار کیا۔ لیکن بعد میں وہ اس سے پھر گئی۔ تجویز ہوا۔ کہ بلحاظ احکام دفعہ ۱۰۶ تمثیل (الف) اور اس امر واقعہ کے کہ علاوہ اقرار کے دیگر شہادت بھی فعل مرتکبہ کا علم و نیت ثابت کرنے کے لیے موجود تھی بار ثبوت اس امر کا (ک) پر تھا کہ نیت دراصل وہ نہ تھی جو فعل مذکور سے ظاہر ہوتی تھی۔ یا یہ کہ لڑکیوں سے کسب کرانے کی نیت اس وقت تک نہ تھی جب تک کہ وہ سولہ برس کی نہ ہو جائیں (۲)۔

ملزمان ضلع آگرہ میں ۲۶ مئی سنہ ۱۹۱۰ء کو رات کے گیارہ بجے ایسی حالت میں گرفتار کیئے گئے کہ بندوقوں اور تلواروں سے مسلح تھے۔ جنہیں انہوں نے کپڑوں کے نیچے چھپایا ہوا تھا۔ ان میں سے کسی کے پاس لائسنس نہ تھا ضلع آگرہ ان دنوں ڈاکہ زنی کی وارداتوں کے لیے مشہور ہو رہا تھا تجویز ہوا۔ کہ ایسے واقعات اور طریق عمل سے یہہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ ملزمان ارتکاب ڈاکہ کی نیت سے جمع ہوئے تھے اور اس کے خلاف ثابت کرنے کا بار ثبوت حسب دفعہ ہذا ملزمان کے ذمہ ہے (۳) بنسبت اطلاق دفعہ ہذا بمقدمات فوجداری کے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۴۰۰۔

جب کوئی دستاویز ایسی پیش ہو جس میں چند لفظ کاٹ کر بنائے گئے ہوں تو بار ثبوت اس امر کا کہ وہ الفاظ قبل تکمیل دستاویز کے بنائے گئے تھے ذمہ اُسی شخص کے ہے جو کہ اس سے فایدہ اُٹھانا چاہتا ہے (۴)

انگلستان کا یہ قانون کہ کسی دستاویز میں بعد اسکے تحریر کیئے جانیکے دوسرے فریق کی مرضی کے بغیر اہم تبدیلی کرنا دستاویز کو باطل کر دیتا ہے ہندوستان میں متعلق ہے (۵) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۱۶ - و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۶۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۱۸ (بخلاف انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۱۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۷۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۹۹ - اجلاس کامل و جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۹ و جلد صفحہ ۳۰۲

---

(۱) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۳۷۰ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۱۶۴ - و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۱۵۹ - (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۳ صفحہ ۱۲۴ - بہ پیروی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۱۶۴ و ۱۷۵ و ۳۹۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۱۵۹۔

(۴) مورز انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۲۰۴ و ۲۹۴ و جلد ۹ صفحہ ۱ - و جلد ۹ صفحہ ۱۷۔

(۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۶۱۶۔ +

لیکن ایک غیر اہم تبدیلی دستاویز کو باطل نہیں کرتی (۱) اِلّا اُس صورت میں کہ فریب سے کی گئی ہو (۲)؛ اگر رضامندی فریق ثانی سے اہم تبدیلی کیجاوے تو وہ دستاویز کو ناجائز نہیں کرتی (۳)

ایسے شخص کی موت کا بار ثبوت جسکا زندہ رہنا تیس برس کے اندر معلوم رہا ہو

دفعہ ۱۰۷ ۔ جب تکرار اِس بات پر ہو کہ آیا فلاں شخص زندہ ہے یا مر گیا ہے اور یہ ثابت کیا جائے کہ وہ اُس وقت سے تیس ۳۰ سال کے اندر زندہ تھا تو بار ثبوت اِس امر کا کہ وہ مر گیا ہے اوس شخص پر ہوگا جو اُسکا اظہار کرتا ہے؛

اِس دفعہ سے وہ قیاسات قانونی شروع ہوتے ہیں جن کو قیاسات قانونی غیر قطعی کہتے ہیں۔ دفعہ ہٰذا اس قیاس پر مبنی ہے کہ ہر شخص جو تیس برس کے اندر زندہ پایا گیا تھا اب بھی زندہ ہے۔ لہٰذا اُس شخص کو جو کہ اپنے حق کو شخص مذکور کی وفات پر مبنی کرتا ہے اوسکی وفات ثابت کرنی چاہیئے؛ +

اس بات کا بار ثبوت کہ وہ شخص زندہ ہے جسکی سات برس سے کچھ خبر نہیں ملتی

دفعہ ۱۰۸ ۔ '' مگر شرط یہ ہے[لہ] کہ جب '' تکرار اس بات پر ہو کہ آیا فلاں شخص زندہ ہے یا مر گیا ہے اور یہ ثابت ہو کہ اوسکی کچھ خبر سات برس سے اون اشخاص کو نہیں پہونچی ہے جن کو در صورت اوس کے زندہ رہنے کے اُسکی خبر خواہ مخواہ پہونچتی۔ تو بار ثبوت اس امر کا کہ وہ زندہ ہے اوس شخص '' کے ذمہ ہو جائیگا[لہ] '' جو اُسکا اظہار کرے؛

دفعہ ۱۰۷ و دفعہ ہٰذا و دفعہ ۱۰۹ میں بعض اقسام کے قیاسات کا ذکر کیا گیا ہے جو بحق موجودگی یا اثبات کے ہوتا ہے اسی قیاس کے اصول پر یہ امر ہے کہ ایک شخص جو ایک مرتبہ زندہ دیکھا گیا ہو بعدم موجودگی اس بات کے کہ عرصہ سات سال کے اندر اوسکی کوئی خبر نہیں سُنی گئی تا حال زندہ ہونا قیاس کیا جاوے گا (۴)؛ دفعات مذکور ایک یکساں قاعدہ ہر دو ہندوؤں اور مسلمانوں اور نیز دیگر اشخاص کے لئے قایم کرتی ہیں؛ +

حسب احکام شرع محمدی مفقود الخبر وہ شخص ہے جو غیر حاضر ہو اور جسکے زندہ یا مردہ ہونیکے متعلق کوئی خاص اطلاع نہ ہو۔ اس عرصہ غیر حاضری کے متعلق اختلاف رائے ہے۔ امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف صاحبان اسکو ایک سو بیس ۱۲۰ اور ایک سو پانچ ۱۰۵ تک مقرر کرتے ہیں۔ اور امام محمد صاحب ایک سو دس ۱۱۰ سال تک اور ہدایہ نوے ۹۰ سال تک۔

ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی نے بھی ہدایہ کی پیروی کر کے قرار دیا ہے کہ حسب احکام شرع محمدی کے مقدمات وراثت میں یہ قاعدہ ہے کہ شخص مفقود الخبر کی تاریخ ولادت سے نوے برس کے بعد اوسکو متوفی سمجھیں گے (۵)؛

---

(۱) بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۰۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۲۰؛ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۰؛ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۸۷؛ (۴) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۱۹۸ و دفعہ ۱۱۴ تمثیل (د) ایکٹ ہٰذا؛ (۵) ہائی کورٹ رپورٹ ممالک مغربی و شمالی مورخہ ۷ و ۱۵ جنوری سنہ ۱۸۹۶ع و ۲۰ مارچ سنہ ۱۸۷۵ع؛

[لہ] یہ '' '' الفاظ بجائے اصل الفاظ کے ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ع کی دفعہ ۹ کے ذریعہ سے قایم کیئے گئے؛ +

لیکن ان دونوں مالکی اصول حنفیوں میں نافذ ہے۔ یعنی اگر ایک شخص کی نسبت چار سال تک نہ سُنا جاوے تو اوسکی نسبت قیاس کیا جائیگا کہ فوت ہوگیا ہے۔ شیعوں میں عرصہ دس سال ہے اور شافعیوں میں سات سال (۱)۔ اور حسب احکام شاستر مفقود الخبر کی جائیداد بعد اوسکے بارہ برس تک مفقود الخبر رہنے کے اسکے ورثاء میں تقسیم ہوتی ہے (۲) دفعہ ہذا سے یہ بات قایم ہوتی ہے کہ مفصلہ بالا قواعد شرع و شاستر نسبت اشخاص مفقود الخبر کے عدالتوں پر واجب التعمیل ہیں یا نہیں اس وجہ سے کہ درحقیقت اون دونوں مسئلوں کو مسئلہ قانون شہادت تصور کرنا چاہیئے۔ لیکن چونکہ یہ قانون وراثت سے نہایت متحد ہے تو گو ایک مسئلہ قانون شہادت کا ہے تاہم حکام عدالت ہائے برٹش انڈیا ان پر معاملات وراثت کے طے کرنے میں لحاظ رکھتے ہیں۔ سید امیر علی صاحب خیال کرتے ہیں کہ یہ معاملہ قانونی اصلی کا ہے اور اسلئے قانون شہادت اس سوال میں مخل نہیں ہو سکتا لیکن پریوی کونسل نے قرار دیا ہے کہ یہ صرف ایک قاعدہ شہادت کا ہے نہ کہ وراثت کا (۳)۔

اب قاعدہ مندرجہ دفعات مذکور بوجہ ہونے ایک قاعدہ صرف شہادت کے ہر دو ہندوؤں اور مسلمانوں سے متعلق قرار دیا گیا ہے (۴)۔ پنجاب چیف کورٹ نے بھی قرار دیا ہے کہ وہ قاعدہ شرع محمدی جس میں کسی شخص کو تا وقتیکہ اوسکے روز پیدائش سے نوے برس نہ گذر جاویں فوت شدہ خیال کرنے سے انکار کیا گیا ہے۔ صرف ایک قاعدہ شہادت کا ہے نہ کہ اصلی قانون کا اور جملہ مقدمات میں جن میں کہ حسب منشائے دفعہ ۱۰۸ ایکٹ شہادت ہند و نیز دفعہ ۲۔ ایکٹ مذکور سوال نسبت قیاس کسی شخص کی زندگی یا وفات کے پیدا ہو قاعدہ مذکور منسوخ ہو جاتا ہے (۵)۔

مدعی نے بحیثیت وارث ہونے کے بعض اراضی کے دلا پانے کا جو ہندو بیوہ کو نان و نفقہ میں عطا ہوئی تھی دعوےٰ کیا۔ بیوہ تاریخ نالش سے پہلے ۱۶ سال سے گاؤں سے غیر حاضر تھی اور اُسکی کوئی خبر نہ تھی۔ تجویز ہوا کہ یہ مسئلہ کہ آیا قیاس ہوتا ہے کہ بیوہ مرگئی ہو گی ایک مسئلہ متعلق جانشینی (وراثت) نہیں ہے بلکہ مسئلہ شہادت ہے (۶)۔

---

(۱) ہدایہ باب ۱۳۔ ریورٹ ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی صفحہ ۱۹۱۔ وکتاب شرع محمدی سید امیر علی صاحب جلد دوم صفحہ ۱۲۹۔ (۲) بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۳۴ وجلد ۶ صفحہ ۱۶ ضمیمہ۔ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۹۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۱۷۳۔ پریوی کونسل۔ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۶۱۴ و ۶۱۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۳۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۴۴۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۸۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۹۷۔ (۵) نمبر ۴۲ سنہ ۱۸۹۲ع پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۴۴۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۳۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۳ وجلد ۷ صفحہ ۲۹۷۔

نالش واسطے نفاذ استحقاق وراثت میں شرع محمدی متعلقہ "اشخاص مفقود الخبر" متعلق ہونی چاہیئے (۱)۔ موت کا قیاس بعد سات سال کے پیدا ہو سکتا ہے لیکن موت کے وقت کی نسبت کوئی قیاس نہیں کیا جا سکتا پس اگر کسی شخص پر اس عرصہ سات سال کے اندر وہ وقت ثابت کرنا لازم ہو جس پر کہ ایک شخص فوت ہوا ہو تو اسے بذریعہ شہادت کے امر مذکور ثابت کرنا چاہیئے۔ وہ نہ تو موت کے قیاس پر اور نہ بخلاف ازیں زندگی کے جاری رہنے پر انحصار کر سکتا ہے قانوناً کوئی ایسا قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ کہ چونکہ ایک شخص سنہ ۱۸۷۷ء میں زندہ تھا اس لئے وہ سنہ ۱۸۸۴ء میں بھی زندہ تھا (۲)۔

دفعہ ۱۰۸ کوئی قیاس نسبت وقت وفات ایک شخص کے پیدا نہیں کرتی۔ جو کوئی بیان کرے کہ ایک شخص کسی پہلی تاریخ پر فوت ہو گیا ہے اوسکو امر واقعہ مذکورہ بذریعہ شہادت کے ثابت کرنا چاہیئے۔ سوال جو حسب دفعہ ہذا پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا ایک شخص اُس وقت جبکہ اوسکی موت کا سوال پیدا ہوا ہے زندہ ہے یا مر گیا ہے نہ یہ کہ آیا کسی پہلی تاریخ پر وہ زندہ تھا یا مر گیا (۳)۔ اپیلانٹ نے بذریعہ مالد خود جو ایک مسلمان شخص کی اولاد میں سے تھا اپنے دادا کی جائیداد میں سے ایک حصہ کا دعوےٰ کیا جو کہ سنہ ۱۸۸۳ء میں فوت ہو گیا تھا۔ معلوم یہ ہوا کہ باپ سنہ ۱۸۷۱ء میں غائب ہو گیا تھا۔ اور زاں بعد اوسکی بابت کوئی خبر نہیں سُنی گئی قرار دیا گیا کہ بار ثبوت یہ ثابت کرنے کا بذمہ اپیلانٹ تھا کہ اُس کا باپ اُس کے دادا کے بعد زندہ رہا۔ اگر یہ ثابت نہ ہو تو حصہ متدعویہ شخص مفقود الخبر کے بھائیوں اور بہنوں کو پہونچیگا جو اپیلانٹ کی بہ نسبت ورثاء مرجح ہوں گے (۴)۔

شرکا اور زمیندار اور رعیت اور موکل اور کارندہ کی صورت میں نسبت کا بار ثبوت

دفعہ ۱۰۹۔ جب تکرار اس بات پر ہو کہ آیا چند اشخاص بہ نسبت یکدیگر کے شریک یا زمیندار اور رعیت یا موکل اور کارندہ ہیں یا نہیں، اور یہ ثابت کیا جائے کہ وہ اُس طور پر کارگذار رہ گئے ہیں تو بار ثبوت اس امر کا کہ ویسی نسبت اون کے درمیان نہیں ہے یا باقی نہیں رہی اوس شخص پر ہوگا جو اُس کا اظہار کرے +

دفعہ ہذا محض تین عام اور اہم تعلقات سے متعلق ہے یعنی شراکت۔ زمیندار اور کاشتکار۔ اصل مالک و گماشتہ۔ قیاس قانونی ہمیشہ بہ تعلق اجراء یا موجودگی کے ہوتا ہے۔ لہذا اگر ایک مرتبہ ایک تعلق ثابت ہو جاوے تو اُسکے موجود رہنے کا قیاس کیا جاوے گا تا وقتیکہ اسکے خلاف ثابت نہ ہو پس جس صورت کہ ایک شخص ایک تعلق کا موجود ہونا قایم کردے تو بار ثبوت فریق ثانی پر اس امر کے ثابت کرنے کا عاید ہو جاتا ہے

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۲۵۔ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۹۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۶۱۴۔ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۵۔ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۷۳۔ +

کہ تعلق بند ہوگیا ہے یا کہ نہیں رہا (۱)؛

اوّل۔ شراکت یعنی رشتہ شرکار۔ اس کی نسبت ملاحظہ ہو باب ۱۱۔ ایکٹ ۹ ۱۸۷۲ء والے بالخصوص دفعہ ۲۶۴؛ مدعی نے نالش دربارہ حساب شراکتی بدیں بیان دائر کی کہ مدعی اور مدعا علیہم کا دادا ایک کارخانہ میں شریک تھے جو بوجہ وفات دادا مدعا علیہم ایک ماہ قبل از ارجاع نالش فسخ ہوگیا۔ مدعا علیہم نابالغان تھے۔ اور انہوں نے بذریعہ اپنی والدہ اور ولیہ کے یہ جواب دیا کہ شراکت ۱۸۸۶ء میں فسخ ہوچکی تھی اور دعوےٰ زاید المیعاد ہے۔ اونہوں نے ثابت کیا کہ:-

۱۔ کتابیں اور حساب متعلق شراکت صرف ۱۸۸۰ء تک جاری رہا۔ اور گذشتہ آٹھ سال سے کاروبار دکان مدعا علیہم کے دادا نے تنہا جاری رکھا اور مدعی نے بہ حیثیت شریک کاروبار میں کوئی حصہ نہ لیا۔ فرمائشیں صرف مدعا علیہم کے دادا کے نام آتی رہیں۔ تجویز ہوا کہ اگرچہ حسب دفعہ ۱۰۹۔ ایسی شراکت کی نسبت جو ایک دفعہ مابین مدعی اور مدعا علیہم کے دادا کے قایم ہوئی تھی یہ قیاس کرنا چاہئے کہ وہ اس وقت تک جاری رہی جب تک کہ اسکا انفسلاخ قطعی طور پر ثابت نہ ہو جاوے تاہم جو امورات ثابت ہوئے ہیں اُن سے یہ نتیجہ مستنبط کیا جاتا ہے کہ شراکت مذکور یا تو برضامندی اور یا بوجہ تنازعہ چند سال قبل ہی ختم ہوگئی۔ اور یہ کہ اس وقت سے کاروبار مشترکہ یا مشترک لین دین نہیں ہوا۔ بنابرین قرار دیا گیا کہ دعوےٰ میں تمادی عارض تھی (۲)

بروئے دفعہ ہٰذا بار ثبوت اس امر کا کہ شرکار کے درمیان باہمی تعلق بہ حیثیت شرکایان موقوف ہوگیا مدعا علیہم کے ذمہ ہے جو ایسا ہونا بیان کرتے ہیں اور محض اس امر کے ثابت کرنے سے کہ ان کی کوٹھی دیوالیہ قرار دی گئی تھی بار مذکور سے کافی طور پر سبکدوشی نہیں ہوتی (۳)؛

دوم۔ رشتہ زمیندار و کاشتکار۔

ایک مقدمہ میں جو زمین کے مالکانہ قبضہ کے واسطے تھا معلوم ہوا کہ مدعیان ۱۸۵۹ء میں کاغذات بندوبست میں بطور مالک اراضی درج ہوئے تھے۔ اور مدعا علیہم نے اُس وقت ایک تحریری اقرار اس مضمون کا کر دیا تھا کہ مدعیان مالک ہیں اور ہم (مدعا علیہم) ایسے مزارعہ ہیں کہ مالکانہ ادا کرنے کے مستوجب ہیں اور جب مالک کی مرضی ہو بیدخل کیے جا سکتے ہیں۔ حکام چیف کورٹ نے قرار دیا کہ یہ ثابت کرنے کا بار کہ مالک اور مزارعہ کا تعلق فریقین کے درمیان ایک ایسے وقت موقوف ہوگیا تھا جس سے مقدمہ حال ممنوع السماعت ہو جاتا ہے۔ ایکٹ شہادت کی دفعہ ۱۰۹ کے بموجب مدعا علیہم پر پڑتا ہے (۴)؛ اگر کوئی رعیت سالہائے معین کا برٹش انڈیا میں میعاد سے زیادہ قابض رہے

---

(۱) قانون شہادت وہارٹن صاحب فقرہ ۱۲۸۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۱۴ و ۳۱۷۔ (۲) نمبر ۱۸ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۳) نمبر ۳ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) نمبر ۱۰ ۱۸۸۱ء و نمبر ۱۰ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۵۰ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۱۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۲ و جلد ۷ صفحہ ۴۴ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۱۸

تو میعاد بمقابلہ مالک کے اُس وقت تک نہیں شروع ہوتی کہ جبتک قبضہ اجازتی ختم نہ ہو جائے (۱) نیز ملاحظہ ہو ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۲۲۱ - بنگال لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۴۵ ؛

سوم - رشتہ اصل مالک و گماشتہ ؛

نسبت اس رشتہ کے باب ۱۰ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع علی الخصوص دفعہ ۲۰۶ قابل ملاحظہ ہے ؛ +

قیاس مندرجہ دفعہ ہٰذا اور صورتوں سے بھی علاوہ صورت ہائے مندرجہ دفعہ ہٰذا کے متعلق کیا گیا ہے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۲ و ۷۹ ؛

مالکیت کی نسبت بار ثبوت

دفعہ ۱۱۰ - جب تکرار اس بات پر ہو کہ آیا فلاں شخص ایسی شے کا مالک ہے یا نہیں جسپر اُس کا قبضہ ثابت ہوا ہے تو بار ثبوت اس امر کا کہ وہ مالک نہیں ہے اُس شخص پر عائد ہوگا جو یہ اظہار کرے کہ وہ مالک نہیں ہے +

قبضہ

قبضہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کا قیاس ثبوت مالکیت کا ہوتا ہے کیونکہ اصول یہ ہے کہ جو شخص کسی شئے کا قابض ہے وہی اُس کا مالک ہے لہٰذا جس حال میں کہ کوئی شخص کسی شے کا قابض ہو قیاس مالکیت اُس کے حق میں ہوتا ہے اور بار ثبوت یہ ثابت کرنے کا کہ شخص مذکور اُس شئے کا مالک نہیں ہے جسپر کہ وہ قابض ہے اوس شخص پر ہوتا ہے جو ایسا بیان کرتا ہے ؛

بار ثبوت محکومہ دفعہ ہٰذا مبنی ہے مسئلہ "القبض دليل الملك" پر اور اسی وجہ سے جب کوئی شخص قابض کو کسی جائداد سے بیدخل کرنا چاہتا ہو تو اس امر کا بار ثبوت کہ مدعا علیہ کو حق ملکیت حاصل نہیں ذمہ اُس شخص کے ہے جو اسکو بےدخل کرنا چاہتا ہے۔ اِس قسم کے مقدمات میں جب تک مدعی کوئی اپنا حق ثابت نہ کری اُس کو ڈگری نہیں مل سکتی (۲)؛ لیکن جب مدعی اپنا استحقاق بادی النظری طور پر ثابت کر دے اور دستاویزات اپنے نام کی نسبت جائداد کے پیش کرے تو بار ثبوت ثابت کرنے اپنے حق کا ذمہ مدعا علیہ کے جا پڑتا ہے۔ چنانچہ مدعی کو جو مدعا علیہ کو کسی جائداد سے جسپر کہ نامبردہ قابض ہے بیدخل کرنا چاہتا ہے اور خود قبضہ حاصل کرنا چاہتا ہے اپنے قانونی استحقاق کی تقویت پر حاصل کرنا چاہیے اور اول ہی اول مدعا علیہ کو یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ استحقاق ثابت کرے جسکے رو سے کہ وہ قابض ہے۔ اُسے اپنے استحقاق کی بناء پر کامیاب ہونا چاہیئے نہ کہ بوجہ کمزوری فریق مخالف کے۔ لہٰذا ایسی صورت میں یہ غور کرنا غیر اہم ہے کہ آیا جائداد متنازعہ فیہ مدعا علیہ کی مملوکہ ہے یا نہیں۔ کیونکہ خواہ وہ اُسکی ملکیت ہو یا نہ ہو بجز اوس صورت کے کہ یہ ثابت کیا جائے کہ جائداد ملکیت مدعی کی ہے۔ مدعی مدعا علیہ کو قبضہ سے بیدخل کرنے کا مستحق نہیں ہے۔ اس ملک میں یہ قیاس

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۴۴ - (۲) موز انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۵۲۸ و جلد ۴ صفحہ ۲۳۰ و جلد ۱۲ صفحہ ۴۱ و ۴۴۸ ؛

بحق شخص قابض نہایت ہی عملی اہمیت رکھتا ہے خاصکر بہ تعلق تنازعات متعلق مالکیت ارضی کے جو جملہ تنازعات سے بڑھکر ہوتے ہیں۔ یہ ایک حکمی قیاس ہے یعنی عدالت کو قابض کی مالکیت ثابت شدہ خیال کرنی واجب ہے بجز اوس صورت کے اور اُس وقت تک کہ اوسکی تردید کی گئی ہو۔ لہذا جس حال میں کہ ایک شخص قابض جایداد ظاہر کیا گیا ہو تو بروئے دفعہ ہذا وہی اوسکا مالک قیاس کیا جاتا ہے (۱)۔

بموجب دفعہ ہذا قبضہ بادی النظری شہادت ایک کامل استحقاق کی ہے کوئی شخص جو قابض کو بیدخل کرنا چاہے اوسکو ایسا کرنے کا حق ثابت کرنا چاہئیے۔ قانون بحق قابض کے ہوتا ہے اور جبکہ کئی سال کا قبضہ چلا آتا ہو تو دعویدار کو ایک صریح مقدمہ اپنے آپ کو بذریعہ تقویت استحقاق کے جو وہ قایم کرتا ہے کامیاب ہونے کے لئے ثابت کرنا چاہئیے (۲)۔ مجسٹریٹ جو ایک مقدمہ کی زیر دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری تجویز کرتا ہو بغرض فیصل کرنے سوال قبضہ کے سوال استحقاق پر بحث اور غور کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ سوال قبضہ کے لئے اہم ہو (۳) جبکہ مدعی نالش واسطے استقرار حق جایداد کے کرے جسپر کہ مدعا علیہ قابض ہے لیکن جس کے متعلق دستاویزات استحقاق مدعی بحق خود پیش کرے اور مدعا علیہ اون کو تسلیم کرے تو بار ثبوت نسبت تردید استحقاق مدعی کے مدعا علیہ پر ہوتا ہے (۴) عام قیاس یہ ہے کہ قبضہ استحقاق کے ساتھ جاتا ہے بیشک بموجودگی کسی صریح شہادت خلاف کے قیاس غالب نہیں آسکتا۔ لیکن جس حال میں کہ مضبوط شہادت قبضہ کی ایک طرف سے ہو اور دوسری طرف سے بھی بذریعہ مضبوط شہادت کے اوسکی تردید کی جاوے تو اُس صورت میں جانبین کی شہادت کو وزن دینے میں اگر واقعات مقدمہ اجازت دیں تو قیاس ملحوظ رکھا جاسکتا ہے (۵)۔ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۲۵۔

مالک ارضی کی صورت میں جو دلاپانے قبضہ کا خواہاں ہو اس بیان پر کہ شخص قابض کو قابض رہنے کا کوئی استحقاق نہیں اور ایک بادی النظری استحقاق قبضہ کا ثابت کرے تو وہ ڈگری کا دعویدار ہو سکتا ہے بجز اُس صورت کے کہ فریق قابض کو ایسی حقیت حاصل ہو جو اوسکو قابض رہنے کا مستحق ٹھہراتی ہو (۶)

اون مقدمات میں جو واسطے قبضہ جایداد غیر منقولہ کے دایر کئے جاویں یعنے مقدمہ فک الرہن میں اور دلاپانے قبضہ جایداد میں جس میں مدعا علیہ کا جواب صرف قبضہ مخالفانہ دوازدہ سالہ ہو بار ثبوت کی نسبت فرق کرنا چاہئیے

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۹۹۔ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۳۷ و ۱۴۰۔ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۶۹۔ (۴) بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۴۹۔ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۲۵ و ۳۰ و جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۶۰ و ۶۷۳ و جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۸۔

(۶) ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۳۷۴ و ۲۱۴۔

صورت اول میں مدعی کو اپنے استحقاق فک الرہن کرا پانے کا ثابت کرنا چاہئے محض یہ ثابت کرنا کافی نہیں ہے کہ رہن ہوا تھا بلکہ اسکو یہ بھی ثابت کرنا چاہئے کہ رہن ایسے زمانہ میں ہوا تھا یا ایسے حالات موجود ہیں کہ جن سے اسکا استحقاق فک الرہن قایم رہا ہے۔ بموجب دفعہ ۲۸ ایکٹ میعاد کے بعد گذر جانے میعاد معینہ کے استحقاق ملکیت زائل ہو جاتا ہے پس مدعی کو صاف اور صریح طور پر بیان اور ثابت کرنا چاہئے کہ اس کا ایسا استحقاق ہے جو بوقت نالش قایم و برقرار رہے محض رہن کے بیان سے مدعی سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ ایسی حالت میں مدعی کو اپنا استحقاق جائز بیدخلی قابض جائز کا شہادت بادی النظری سے ثابت کرنا چاہئے اگر استحقاق انفکاک کی نسبت تمادی عارض ہو جاتی ہے تو یہ کوئی فعل مرتہن کا نہیں ہے بلکہ قصور راہن کا۔ پس اگر نالش فک الرہن میں مدعی اپنا استحقاق فک الرہن کا قیام ثابت نہیں کرتا ہے تو ایسی حالت میں یہ سمجھنا چاہئے کہ اُس نے اپنے دعوی کو ثابت نہیں کیا۔ صورت دوم یعنے مقدمات دلا پانے قبضہ جائداد غیر منقولہ میں جہاں عذر قبضہ مخالفانہ کا ہو مدعی کو اول اپنا استحقاق نسبت جائداد کے ثابت کرنا چاہئے اور مدعا علیہ کو قبضہ مخالفانہ سے اپنا حق ثابت کرنا چاہئے جب استحقاق مدعی کا ثابت ہو جاوے تو مدعا علیہ کو ضرور اپنا قبضہ مخالفانہ ثابت کرنا ہوگا (۱)؂۔

مدعا علیہ آپ کو مالک بتلاتا ہے کاغذات میں اُس کا نام بطور مالک کے درج ہے۔ مدعی رہن بتلاتا ہے پس مدعی کو رہن ثابت کرنا چاہئے یہ صحیح ہے کہ رہن نامہ مرتہن کے پاس ہوتا ہے تو راہن کو رہن کا ثابت کرنا شہادت دستاویزی سے دشوار ہے لیکن شخص قابض کو بلا ثبوت رہن کے بیدخل کرنا بھی جبر ہے (۲)؂۔

جب کوئی شخص دعوے بیدخلی دوسرے پر اس بناء پر کرے کہ وہ بیجا طور پر دخیل ہے تو دعویدار کو اول یہ ثابت کرنا چاہئے کہ دخل اندر دوازدہ سال کے کبھی رہا ہے محض عرضی دعوے میں یہ بیان کہ مدعا علیہ اُسکے کاشتکار ہیں بار ثبوت بذمہ مدعا علیہ عاید نہیں کرتا (۳)؂۔

مدعیان نے نالش حال ۱۸۹۶ء میں واسطے استقرار اس امر کے رجوع کی کہ بعض اراضی واقع موضع سل ان کی ملکیت ہے اور کہ انکا قبضہ بحال رکھا جانا چاہئے۔ یہ بھی بیان ہوا تھا کہ اُنہوں نے اراضی مذکورہ جولائی ۱۸۸۰ء میں پاتل ویہہ سے خرید کی تھی اور وہ اس وقت سے قابض چلے آئے تھے اور اُن کا بائع اُن سے پہلے قابض تھا۔ اب اُنہوں نے اس وجہ سے نالش کی تھی کہ ان کے قبضہ کو عہدہ داران سرکاری نے معترض

---

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۳۸ و نمبر ۳۰ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ۔ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۳۷۔ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۹۴۔ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۶ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۵۹ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۸۹۔

خطر میں ڈالا ہے ۔ یہ امر تسلیم کیا گیا تھا کہ مدعیان سنہ ۱۸۶۰ء سے واقعی طور پر قابض ہیں۔ صاحب جج ضلع نے قرار دیا تھا کہ بار ثبوت استحقاق اراضی کا مدعیان کے ذمہ ہے۔ اسکی یہ رائے تھی کہ وہ اسکے ثابت کرنیسے قاصر رہے ہیں لہذا اس نے نالش کو خارج کیا۔ تجویز ہوا کہ مدعیان قابض تھے اور ان کے قبضہ کی ابتداء ناجائز ثابت نہیں کی گئی اس لیے ان کا قبضہ تمام دنیا کے مقابلہ میں ماسوائے اس شخص کے بہتر تھا جو ان سے بہتر استحقاق ثابت کرسکتا اور کہ ایسے استحقاق کے ثابت کرنے کا بار ثبوت مدعاعلیہ کے ذمہ تھا اور کہ وہ اس کے ثابت کرنے سے قاصر رہا تھا اس لیے مدعیان استقرار متدعویہ کے مستحق تھے۔ جبکہ ایک شخص قابض اراضی بیدخل ہوجائے اور اسکے دلا پانے کی نالش کرے تو اسکے پہلے قبضہ کا امر واقعہ اسکو ایک ڈگری کا مستحق نہیں بناتا الا جبکہ وہ زیر دفعہ ۹ - ایکٹ دادرسی خاص سنہ ۱۸۷۷ء تاریخ بیدخلی سے چھ ماہ کے اندر نالش کرے۔ اگر وہ بعد منقضی ہوجانے عرصہ چھ ماہ کے نالش کرے تو اوسکو بادی النظری استحقاق ثابت کرنا چاہئے۔ ایسی صورت میں وہ ایک ڈگری کا مستحق ہے۔ الا جبکہ اعلے استحقاق فریق مقابل کیطرف سے ثابت کیا گیا ہو۔ بحوالہ ایسے مقدمات کے قرار دیا گیا ہے کہ قبضہ ایک شہادت استحقاق ہے اور وہ مدعی جو ایسا قبضہ ثابت کردے بار ثبوت مدعاعلیہ کے ذمہ عاید کرتا ہے جبکہ بادی النظری استحقاق ثابت کیا گیا ہو جس حال میں کوئی ایسا استحقاق بادی النظری مدعی کی طرف سے ثابت نہ کیا جاوے جو ایک ڈگری استقراریہ کا دعوے کرتا ہو تو وہ ڈگری محض اس وجہ پر حاصل نہیں کرسکتا کہ وہ قابض تہا اور مدعاعلیہ کو کوئی استحقاق حاصل نہ تھا محض ناجائز قبضہ بار ثبوت کو دوسرے فریق پر ڈالنے کے واسطے کافی نہیں ہے (۱)؛

اگر وثیقہ بباعث عدم رجسٹری شہادت میں قبول نہ ہو تاہم شخص قابض اپنے قبضہ کی بناء پر اپنا استحقاق قایم کرسکتا ہے اور فریق دعویدار کو ثابت کرنا چاہئے کہ قابض بطور مالک کے قابض نہیں ہے (۲)؛ لیکن یہ اصول رہن سے متعلق نہیں ہے (۳)؛

احکام قبضہ مصدرہ زیر دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری محض احکام انتظامیہ ہوتے ہیں اور محض بغرض روکنے نقض امن کے صادر کیے جاتے ہیں اون کے رو سے کسی سوال استحقاق کا فیصلہ نہیں ہوتا۔ احکام مذکور عام اصولات پر اور نیز زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ ہذا شہادت میں قابل پذیرائی ہوتے ہیں بغرض اظہار اس امر واقعہ کے کہ احکام مذکور صادر کیے گئے ہیں۔ فی نفسہ احکام مذکور ان امورات کی شہادت ہوتے ہیں بشرطیکہ وہ اوس سے ظاہر ہوتے ہوں یعنی کہ نزاع کے فریقین کون کون تھے۔ اراضی متنازعہ کونسی تھی۔ اور کون شخص قبضہ کا مستحق قرار دیا گیا ہو

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۲۸۷ - (۲) نمبر ۱۰۲ سنہ ۱۸۷۹ء و نمبر ۲۹ و ۱۲۱ و ۱۲۲ و ۱۵۷ سنہ ۱۸۸۲ء و نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۵ء و نمبر ۱۱۶ سنہ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ؛ (۳) نمبر ۱۲۳ سنہ ۱۸۸۲ء و نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۵ء پنجاب ریکارڈ؛ ٭

اس غرض کے لئے اور اس حد تک احکام مذکور بحق اور بخلاف کسی ایک شخص کے شہادت میں قابل پذیرائی ہیں جبکہ یہ معلوم کرنا ضروری ہو کہ تاریخ حکم پر کون شخص قابض تھا۔ گو کہ حکم قبضہ زیر مجموعہ ضابطہ فوجداری کوئی استحقاق نہیں دیتا تاہم شخص قابض صرف اوس شخص سے بیدخل کیا جا سکتا ہے جو کہ بہتر استحقاق قبضہ کا ثابت کرے۔ لہذا جس صورت کہ مدعی نے نالش واسطے قبضہ اراضی متنازعہ فیہ کے کی جبکہ کہ مدعا علیہ بروئے ایک حکم مصدرہ زیر دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے قابض قرار دیا گیا تھا تو قرار دیا گیا کہ بار ثبوت اپنے استحقاق کے ثابت کرنے کا مدعی پر ہے (۱)۔ بصورت متنازعہ حدود کے واسطے ثابت کرنے ایک نقشہ کے ایک گواہ طلب کیا گیا جس نے دوسرے امین کو اوسکے تیار کرنے میں بطور امین کے مدد دی جو کہ فوت ہو گیا تھا اس گواہ کو پیمایش کرنے کا کوئی علم نہ تھا لیکن وہ امین جس کے ساتھ اس نے کام کیا اچھا ماہر تھا اور کلکٹر نے جو کہ اس وقت فوت ہو چکا تھا اوسکی صحت تصدیق کی ہوئی تھی۔ قرار دیا گیا کہ نقشہ مذکور شہادت میں قابل پذیرائی ہونیکے لئے کافی طور پر ثابت شدہ تھا (۲)۔

نسبت اس امر کے کہ قبضہ کی شہادت اور نوعیت کیا ہونی چاہیئے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۹۷ و ۹۸۳ و جلد ۳ صفحہ ۷۶۸ و جلد ۹ صفحہ ۷۴۳ و جلد ۲۷ صفحہ ۲۵ و ۲۸ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۲۔

ایکٹ دادرسی خاص

عام قاعدہ یہ ہے کہ زور قبضہ میں خلل اندازی نہیں کرتا۔ وہ شخص جس کے قبضہ میں بذریعہ کسی فعل تشدد یا جبر کے غیر از طریق قانون یا انصاف کے خلل اندازی کی گئی ہو برابر قابض خیال کیا جاتا ہے کیونکہ وہ باز قابض ہونے کا استحقاق رکھتا ہے (۳)۔

کسی شخص کو اپنے فعل بیجا سے فائدہ نہیں اوٹھانے دینا چاہیئے چنانچہ جس صورت میں کہ ایک شخص کو اراضی سے علاوہ طریق قانونی کے مدعا علیہ نے بیدخل کر دیا تو بدرجہ اول بار ثابت کرنے استحقاق کا بذمہ مدعا علیہ عاید کیا گیا اور جب کہ اس نے اپنا استحقاق ثابت کر دیا تو مدعی کو اپنا استحقاق ثابت کرنیکے لئے حکم دیا گیا (۴)۔

مقدمات زیر دفعہ ۹ ایکٹ دادرسی خاص میں اصول مندرجہ دفعہ ہذا متعلق نہیں ہوتا کیونکہ اس قسم کے مقدمات میں استحقاق کی تجویز نہیں ہوتی مدعی صرف اپنا سابقہ قبضہ ثابت کرکے ڈگری پا سکتا ہے۔

---

(۱) شرح قانون شہادت سید امیر علی صاحب بحوالہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۶۶۰ منفصلہ پریوی کونسل۔

(۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۱۸۷۔

(۳) شرح قانون شہادت سید امیر علی صاحب۔ (۴) ملاحظہ ہو ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۱۷۴ و جلد ۹ صفحہ ۷۱ و جلد ۱۲ صفحہ ۴۷۲۔

میعاد

نالش قبضہ جایداد غیر منقولہ میں بذریعہ کسی قدر بادی النظری شہادت کے ثابت کرنا بذمہ مدعی ہوتا ہے کہ اوسکو ایک موجودہ استحقاق حاصل ہے جو بذریعہ عمل میعاد کے زایل نہیں ہوا قبل اسکے کہ مدعاعلیہ کو عذر قبضہ مخالفانہ کے ثابت کرنیکے لئے حکم دیا جاوے (۱)۔ جس حال میں کہ مدعی نے اپنا استحقاق نسبت اراضی کے ثابت کر دیا ہو تو بار ثابت کرنے اس امر کا کہ مدعی نے اپنا استحقاق بوجہ قبضہ مخالفانہ مدعاعلیہ کے زایل کر دیا ہے موخرالذکر پر ہوتا ہے (۲)۔ بغرض ثابت کرنے استحقاق اراضی کے بذریعہ دوازدہ سالہ قبضہ مخالفانہ کے یہ ثابت کرنا کافی نہیں ہے کہ بعض افعال قبضہ کئے گئے ہیں جس حال میں کہ قبضہ مخالفانہ سے استدلال کیا جاوے تو وہ شہرت اور وسعت میں مسلسل ہونا چاہئے۔ بغرض ظاہر کرنے اس امر کے کہ وہ مدعی کے مقابلہ میں مخالفانہ ہے (۳)۔ جبکہ بجواب نالش قبضہ کے عذر میعاد کیا جاوے تو یہ مدعاعلیہ کے لئے ثابت کرنا نہیں ہوتا کہ مدعی کے قبضہ کی تردید کرے بلکہ یہ ظاہر کرنا مدعی کا ذمہ ہے کہ وہ قبل از نالش بارہ سال کے اندر قابض رہا ہے (۴)۔ نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۱۴۰ و ۴۴۲۔

نیک نیتی کا بار ثبوت ایسے معاملات میں جہاں ایک فریق دوسرے کا معتمد علیہ ہو

دفعہ ۱۱۱

جب تکرار درخصوص نیک نیتی معاملہ کے فیمابین فریقین معاملہ کے ہو اور اُن میں سے ایک فریق دوسرے کا معتمد علیہ ہو تو راست معاملگی کا بار ثبوت معتمد علیہ پر ہے۔

تمثیلات

(الف) دربارہ راست معاملگی ایک بیع کے جو موکل نے اپنے اٹرنی کے ہاتھ کی۔ نالش مرجوعہ از طرف موکل میں تکرار ہوئی تو بار ثبوت راست معاملگی کا اٹرنی پر ہے۔

(ب) دربارہ راست معاملگی ایک بیع کے جو کسی فرزند نے جو حال میں سن بلوغ کو پہونچا ہے باپ کے ہاتھ کی تھی۔ نالش مرجوعہ از طرف فرزند میں تکرار ہوئی تو بار ثبوت راست معاملگی کا باپ پر ہے۔

وجہ اس امر کی کہ کیوں بار ثبوت نیک نیتی کا بطریق ایک استثنیٰ قاعدہ عام کے مدعاعلیہ پر ڈالا گیا ہے یہ ہے کہ اگر ایسا نہ کیا جاتا تو معاملہ کی نسبت قابل اطمینان طور پر ہرگز تحقیقات نہ کیجا سکتی۔ اگر مدعی کلیتاً مدعاعلیہ کے ہاتھوں میں رہنے دیا جاوے تو وہ مثبت طور پر معاملہ کی بدنیتی ثابت کرنے کے وسایل کا محتاج ہوگا حالانکہ مدعاعلیہ پر ایسے معاملہ میں معقول طور پر یہ فرض عاید کیا جا سکتا ہے کہ نہ صرف معاملہ میں دیانت داری سے

---

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۲۔ (۲) کلکتہ لارپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۶۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۵۱

(۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۹۴۳۔ +

(۴) ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۷۹ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۳ صفحہ ۳۲۳۔ +

کارروائی کرے بلکہ صاف شہادت اس امر کی محفوظ رکھے کہ اُس نے ایسا کیا ہے ؛

لفظ "نیک نیتی" سے مراد یہ ہے کہ جس امر کے کرنے یا باور کرنے میں کما حقہ لحاظ و توجہ عمل میں نہ آوے تو نہ کہا جاوے گا کہ امر مذکور نیک نیتی سے کیا گیا یا نیک نیتی سے باور کیا گیا (۱)، ہر امر کی نسبت اُس صورت میں یہ سمجھا جاوے گا کہ وہ نیک نیتی سے کیا گیا ہے جبکہ وہ فی الواقعہ ایمانداری سے کیا جائے خواہ وہ غفلت سے کیا جائے یا نہ کیا جاوے (۲)؛ اور کسی ایسے امر کا بہ نیک نیتی عمل میں لانا متصور نہ ہوگا جو قرار واقعی احتیاط اور توجہ کے ساتھ نہ کیا گیا ہو (۳)؛

جس شخص کے نام نالش کیجاوے اسپر بدنیتی کا الزام لگایا جاتا ہے اور بار ثبوت الزام مذکور کے ثابت کرنیکا بذمہ مدعی ہوتا ہے یا یہ کہ مدعا علیہ مدعی کی بدنیتی پیش کرتا ہے اور اپنے جواب کے ثابت کرنے کا بار مدعا علیہ پر ہوتا ہے اسی طرح سے یہ ایک تمہیدی اصول ہے کہ جو شخص ایک ٹارٹ بیان کرتا ہے اسپر اُسکے ثابت کرنے کا بار ہوتا ہے (۴)۔ لہٰذا جہانتک کہ نیک نیتی اور جواز کا تعلق عام معاملات کاروباری سے ہو تو عام طور پر قرار دیا جا سکتا ہے کہ بار ثبوت اوس فریق پر ہے جو نیک نیتی یا جواز پر معترض ہے۔ اور اون جملہ صورتوں میں جہانکہ یہ ثابت کیا جاوے کہ فریقین میں کوئی رشتہ اعتمادی نہیں تھا اگر ایک فریق دوسرے سے بذریعہ فریب یا داب ناجائز کے کوئی فائدہ حاصل کرلے تو عدالت انصاف اوس معاملہ کو فوراً منسوخ کردے گی۔ مگر ایسی صورتوں میں بار ثبوت فریب یا داب ناجائز کا اوس فریق یا اوس شخص پر جس نے اُس کے ذریعہ سے استحقاق حاصل کیا ہے اس امر کا ہوتا ہے کہ معاملہ جائز ہے (۵)؛

صرف اون صورتوں میں جہانکہ ایک فریق دوسرے کے ساتھ اعتمادی رشتہ رکھتا ہو قانون کے رو سے ضروری ہوتا ہے کہ وہ فریق جو منصب اعتمادی رکھتا ہو دوسرے کے ساتھ جملہ معاملات میں نہایت ہی نیک نیتی کو عمل میں لاوے اور معاملات مذکور پر معمولی توجہ اور احتیاط سے زیادہ نکتہ چینی کرے۔ اگر کوئی خاص اعتماد ایک شخص دوسرے پر نہ رکھتا ہو تو بار ثبوت اوس شخص کے ذمہ ہوتا ہے جو فریب کا ہونا بیان کرتا ہے (۶)؛

مگر دفعہ ہذا میں ایک ضروری استثنےٰ اس عام قاعدہ کی بیان کی گئی ہے جہانکہ ایک فریق دوسرے کے ساتھ اعتمادی حیثیت رکھتا ہو۔ قاعدہ مندرجہ دفعہ ہذا اس اصول انصاف پر مبنی ہے کہ وہ شخص جو دوسرے کے ساتھ جسکو اوسپر اعتماد ہو کوئی معاملہ مفید خود کرے ثابت کرنا لازم ہے کہ اعتماد مذکور کا مناسب اور معقول استعمال

---

(۱) دفعہ ۵۲ مجموعہ تعزیرات ہند)۔ (۲) دفعہ ۳ ضمن ۲۰ ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۹۷ء؛ (۳) دفعہ ۲ ضمن (۷) ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۸ء (۴) قانون شہادت وہارٹن صاحب فقرات ۱۲۴۰، ۳۵۷ و ۳۵۸؛ (۵) قانون شہادت فیلڈ صاحب صفحہ ۵۱۰ و ۵۱۱؛ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۷۰؛

کیا گیا ہے (۱)؛

قاعدہ ہذا مزید برآن اون جملہ اشخاص سے یکساں متعلق ہے جو ایک دوسرے سے اعتمادی رشتہ رکھتے ہوں (۲) پس اگر ایک دستاویز جسکے رو سے باپ کو کوئی فایدہ حاصل ہوتا ہو بیٹے نے جو کہ باپ کے اقتدار سے باہر نہ ہو تحریر کر دی ہو اور بعد میں بیٹا دستاویز کی نسبت اعتراض کرے تو بار ثبوت باپ پر ہوتا ہے یہ ظاہر کرنے کا کہ بیٹے کو بلا واسطہ مشورہ ملا تھا اور کہ اُس نے دستاویز ساتھ کامل علم اوسکے مضامین کے اور ساتھ آزادانہ ارادہ کے باپ کو وہ فایدہ دیتے ہوئے تحریر کی تھی جو دستاویز مذکور کے ذریعہ سے دیا گیا ہے اگر اس بار ثبوت سے سبکدوشی حاصل نہ کی جاوے تو دستاویز مذکور منسوخ کی جاوے گی۔ یہ بار ثبوت اوس شخص پر بھی عاید ہوگا جو باپ کے ذریعہ سے دعویدار ہے اور اوس شخص پر بھی جو حالات مذکور کے علم کے ساتھ باپ سے لیتا ہے (۳)؛ تمثیلات دفعہ ہذا میں دو مثالیں اون تعلقات کی دی گئی ہیں جن سے قاعدہ ثبوت متعلق ہوتا ہے یعنی تمثیل (الف) میں مختار اور موکل کی اور تمثیل (ب) میں باپ اور بیٹے کی لیکن اور بہت سی مثالیں بھی ہیں مثلاً ڈاکٹر اور مریض۔ پیشوا (گرو) اور چیلہ۔ امین اور موتمن لہ۔ شوہر اور زوجہ۔ ولی اور نابالغ مالک اور ایجنٹ وغیرہ (۴)؛

فی الجملہ اون جملہ صورتوں سے جن میں رشتہ اعتمادی ایک فریق دوسرے فریق سے رکھتا ہو قاعدہ مندرجہ دفعہ ہذا متعلق ہوگا (۵)؛

اس قسم کی بحث ہندوستان میں اکثر مستورات پردہ نشین کی نسبت واقع ہوتی ہے اور حکام پریوی کونسل نے بارہا یہ تجویز کیا ہے کہ جب کبھی کوئی پردہ نشین عورت کسی ایسے شخص کے حق میں جو کہ اسکا صلاحکار ہو کوئی دستاویز لکھے یا اور کسی قسم کا معاملہ کرے تو وہ معاملہ نیک نیتی کا نہ سمجھا جاوے گا جب تک کہ کوئی شخص جو اس سے مستفید ہونا چاہتا ہے۔ تحریری ثبوت نیک نیتی کا نہ داخل کرے اور بار ثبوت ایسی نیک نیتی کا اوسکے ذمہ ہوتا ہے (۶)۔

---

(۱) مورس انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۵۵۱ - (۲) ملاحظہ ہو اسٹوری ایکوٹی جورس پروڈنس فقرات ۳۰۹ لغایت ۳۲۷ (الف) و قانون پالک صاحب متعلق فریب ملک ہند صفحہ ۶۴ و ۶۵؛ (۳) لا رپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۸ صفحہ ۱۰۸؛ (۴) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۲۳ - لا رپورٹ ایکوٹی جلد ۶ صفحہ ۵۷۷ و مورس انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۵۵۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۷۴۴ - و لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد اول صفحہ ۱۹۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۵۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۳۷۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۷۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۰۷؛ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۳۵؛ (۶) مورز انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۵۵۱ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۳ و بنگال لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۵ و ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۴۶ دیوانی و ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۵۳ دیوانی؛

نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۴۶ - و جلد ۶ صفحہ ۹۱۸ و جلد ۷ صفحہ ۲۴۵ و جلد ۱۷ - الہ آباد صفحہ ۱۰۲۵ - و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۲۵۷ و جلد ۲۰ صفحہ ۲۷۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۴۴۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۴۴۶ - و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۱۳۷؛

ولیہ پردہ نشین نے اپنے نابالغوں کی جائداد منتقل کر دی تھی اور نابالغوں نے بعد بلوغ کے مشتریان پر تنسیخ کا دعوے کیا تو بار ثبوت نیک نیتی معاملہ کا ذمہ مشتریان قایم ہوا (۱)۔ غرضیکہ اس قسم کے مقدمات میں بار ثبوت نیک نیتی کا بذمہ اس شخص کے رکھا گیا ہے جس نے کہ بحالت معتمد علیہ ہونے کے اپنے معتمد سے کوئی معاملہ کیا ہو (۲)۔ مدعی نے بربنائے تمسک رجسٹری شدہ نالش کی جس کا تحریر کیا جانا منجانب مدعا علیہا ایک شادی شدہ پردہ نشین عورت کے اس کے مضمون سے پایا جاتا تھا۔ مدعا علیہا نے تحریر کو تسلیم کیا مگر یہ عذر کیا کہ تمسک بلا بدل اور فرضی بباعث خوف اسکے شوہر کے لکھا گیا تھا جو فضول خرچی اور صرف بیجا کا عادی تہا۔ یہ ثابت کیا گیا کہ مدعا علیہا مدعی کے ماموں کی دختر تھی اور اسکی پرورش اسی کے مکان میں ہوئی تھی۔ اور وہیں سے اوسکی شادی ہوئی تھی۔ اور اصل میں مدعی ہی اس کا تنہا رشتہ دار اس کے والد کی طرف سے تھا۔ مدعی اسکے متعلق کثیر اعتبار کی حیثیت رکھتا تہا۔ کیونکہ جب اسکے شوہر کا چال چلن متغیر تھا تو اسکو کوشش کرنی پڑتی تہی اور وہ مدعی سے امداد لیا کرتی تھی تاکہ خاندانی جائداد ضائع نہ ہونے پائے۔ تمسک مناط دعوے مدعی کے مکان واقعہ ہاترس میں لکھا گیا تہا۔ علاوہ تمام گواہان اور اشخاص حاضرین بوقت تحریر اسکے ملازمان یا وابستگان یا رفقا تہے۔ کوئی شخص ایسا نہ تہا جو مدعا علیہا کو مشورہ یا دیگر قسم کی امداد دیتا بلکہ اس کا شوہر بھی جسکے ساتھ وہ برابر رہتی تہی موجود نہ تہا۔ قرار دیا گیا۔ کہ ایسے حالات اس معمولی قیاس کو ترمیم کرنیکے لیئے کافی تھے۔ جو بیان مندرجہ تمسک رجسٹری شدہ سے پیدا ہوتا ہے یعنی یہ کہ "جب کوئی تمسک رجسٹری شدہ ہو اور اسکی تحریر کو مدعا علیہ تسلیم کرے تو بار ثبوت عدم ادائے زر بدل کا اور اس امر کا کہ آزادانہ رضامندی نہیں دی گئی تھی اس شخص کے ذمہ ہوگا جو تاثیر سے بری ہونا چاہے"۔ اور کہ بار ثبوت نیک نیتی اور راست معاملگی اور کامل و آزادانہ رضامندی کا ضرور اس شخص کے ذمہ ڈالا جائے گا جو اس معاملہ کو برقرار رکھنے کی غرض رکھتا ہو اور بعدم موجودگی ایسے ثبوت کے وثیقہ کی نسبت یہہ ضرور قرار دیا جائے گا کہ وہ تکمیل کنندہ پر واجب التعمیل نہیں ہے (۳)؛

---

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۹۷ دیوانی۔ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۵۴۷ و جلد ۳ صفحہ ۳۲۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۱۵ - و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۶۷ و جلد ۱۰ صفحہ ۵۳۵ و نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۸۲ع پنجاب ریکارڈ

(۲) ملاحظہ ہو بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۹۵ و ۳۱ و ۳۲۳ و ۲۸ و جلد ۹ صفحہ ۲۳۲ و ۱۹۱ - و ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۹۹ و مورز انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۴؛ (۳) نمبر ۷ سنہ ۱۹۰۳ع پنجاب ریکارڈ دیوانی؛

قانون بنسبت ہبہ جات بالارادہ کے مشتبہ نہیں ہے۔ ایک شخص اپنی جایداد کا ہبہ نامہ کر سکتا ہے اگر وہ ایسا کرنا چاہے۔ لیکن جب ایسا ہبہ کیا گیا ہو تو یہ قابل اطمینان طریق پر ظاہر ہونا چاہیئے کہ واہب کو اپنے فعل کا علم تھا اور وہ دستاویز کے مضامین اور اسکے نتیجہ کو سمجھتا تھا۔ نیز یہ کہ اس فریق کی طرف سے جسکے حق میں ہبہ کیا گیا ہو کوئی داب ناجایز یا دباؤ استعمال نہ کیا گیا تھا۔ اگر وہ شخص جسکے حق میں ہبہ کیا گیا ہو بروقت ہبہ واہب کا معتمد ہو تو قانون بار ثبوت معاملہ کی نیک نیتی کا موہوب لہ پر ڈالتا ہے۔ کوئی امر کارندہ کو اپنے مالک کا موہوب لہ ہونے سے مانع نہیں۔ اگر کارندہ صاف طور پر یہ ثابت کر سکے کہ ہبہ اوسکے حق میں ایسے واہب نے کیا ہے جو اپنی رائے کو آزادانہ اور بلا کسی پابندی کے استعمال کرنیکے قابل تھا اور اسکو اپنے فعل کا علم تھا۔ اس صورت میں ہبہ بحال رکھا جائیگا (۱)۔ گرو و چیلہ کی نسبت دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۲۲ بربنائے واقعات مقدمہ جو ایک نالش بربنائے دو رہن نامجات کے تھی۔ تجویز ہوئی کہ مدعی اہم اعتمادی حیثیت بمقابلہ مدعا علیہم کے حسب منشاء دفعہ ۱۱۱ ایکٹ شہادت نہ رکھتا تھا اور کہ تمسکات کا زربدل کامل طور پر ثابت کیا گیا تھا (۲)۔

جبکہ دفعہ ۱۶ ایکٹ معاہدہ کو دفعہ ہذا کے ساتھ پڑھا جاوے تو اٹرنی پر یہ لازم نہیں آتا کہ واسطے ثابت کرنے اپنی نیک نیتی کے اوسکو ثابت کرنا چاہیئے کہ جملہ حسابات جنپر کہ حساب و کتاب تصفیہ شدہ مبنی ہے صحیح ہیں (۳)

ولادت دراثنائے بقائے نکاح ثبوت قطعی حلال زادگی کی ہے

دفعہ ۱۱۲۔ یہ واقعہ کہ کوئی شخص اپنی والدہ کے کسی مرد کے ازدواج جائز میں رہنے کی حالت میں یا اوس ازدواج کے فسخ ہونے کے بعد ۲۸۰ دن کے اندر پیدا ہوا اور اوس اثنا میں اوسکی والدہ بے زوج تھی۔ ثبوت قطعی اس امر کا ہوگا کہ وہ اوس شخص کا پسر حلال زادہ ہے۔ اِلّا اوس حال میں کہ یہ ثابت ہو کہ زوجین نے ایسے وقت میں باہم ملاقات نہیں کی تھی کہ وہ حمل میں رہ سکے۔

یہ امر کہ ایک شخص جو ایک مہذب قوم میں پیدا ہوا ہے صحیح النسب ہے ایک قیاس قانونی ہے اور جو تاوقتیکہ اوسکی تردید نہ کی جائے۔ قابل پابندی ہے (۴)، اور رومن لا کا مشہور مقولہ یہ ہے کہ باپ وہ شخص ہوتا ہے جسکو شادی ظاہر کرے۔ شرع محمدی میں بھی قیاس صحت نسبت ایک نہایت اعلے درجہ کا قیاس تصور کیا گیا ہے کہ جو اولاد کہ ایسے ایام میں پیدا ہو کہ جن ایام میں ایک مرد اور ایک عورت بطور زن و شوہر کے ساتھ رہے ہوں اور کوئی امر مانع نکاح مابین اس مرد اور عورت کے نہ ہو تو وہ اولاد صحیح النسب تحقیقاً تصور

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۳۵۸۔ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۱۳۱۔ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۴۹۳۔ (۴) قانون شہادت وارٹن صاحب فقرہ ۱۲۹۸ و قانون شہادت بسٹ صاحب صفحہ ۷۰ و ۷۱۔

ہوگی (۱) اور بلا ثبوت کامل اس امر کے کہ آیا اُس عورت اور مرد کے مابین نکاح شرعی ہوا ہے یا نہیں۔ مثلاً جبکہ شادی ایک دور دراز ملک میں ہوئی ہو اور ایسے حالات میں کہ دستاویزی یا زبانی شہادت امر واقعہ نکاح کے متعلق بہم نہ پہنچ سکتی ہو لیکن مرد و عورت بطور زن و شوہر کے رہتے ہوں اور کوئی امر مانع قیاس نکاح جائز کا نہ ہو تو اونکی اولاد صحیح النسب متصور ہوگی (۲)۔ قیاس صحیح النسبی یہ ہے کہ ایک طفل جو ایک شادی شدہ عورت سے پیدا ہو صحیح النسب خیال کیا جاتا ہے اور جو شخص غیر صحیح النسبی ثابت کرنے میں فائدہ رکھتا ہو کل بار اُس کے ثابت کرنے کا اوسپر ہوتا ہے۔ قانونی قیاس یہ ہے کہ ہر شادی جائز ہے اور ہر شخص صحیح النسب ہے۔ شادی یا نسب قیاس کی جاسکتی ہے کیونکہ عام قیاس میں قانون بُرائی اور بدی کے خلاف ہے (۳)۔

انگلستان کے قانون کے مطابق بچہ جو شادی کے بعد پیدا ہو صحیح النسب ہوتا ہے خواہ حمل واقعی شادی سے پہلے قرار پاچکا ہو (۴)۔ دہرم شاستر کے مطابق بھی یہ ضروری نہیں کہ حمل اور پیدایش شادی کے بعد وقوع میں آئیں (۵)۔ شادی کے بعد جو بچہ پیدا ہو وہ صحیح النسب متصور ہوتا ہے (۶)۔ جبکہ بچہ اثنائے ازدواج میں تولد ہو تو قیاس نسبت اوسکے صحیح النسب ہونیکے قطعی ہوتا ہے بلالحاظ اس امر کے کہ شادی کے بعد تولید کس قدر جلد وقوع میں آئی (۷)۔ اور جو اولاد کہ بعد نکاح ایام قیام نکاح میں پیدا ہو وہ شرعاً لازمی طور پر صحیح النسب قرار پاوے گی جبتک کہ پورا ثبوت اس امر کا نہ ہو کہ والدین ایک دوسرے تک رسائی ان ایام میں نہ رکھتے تھے کہ جنمیں اولاد کا پیدا ہونا ممکن ہو (۸)۔ اور جہانتکہ ایک طفل بعد وفات شوہر ایسے حالات میں پیدا ہو جن سے قیاس زیر دفعہ ہذا پیدا ہوتا ہو تو بار ثبوت اُس شخص کے ذمہ ہوتا ہے جو ایسے قیاس کی تردید کرنا چاہے (۹)۔ جب کوئی عورت ۱۸ سال تک ایک جاٹ کے ساتھ آباد رہے جس سے اوسکی اولاد ہو اور اوسکے ساتھ بطور زوجہ نامبردہ برتاؤ رکھا جاوے اور اوسکی دختروں کی شادی ان کا والد اپنی ہی برادری میں کرے تو یہ قیاس کیا جائیگا کہ وہ عورت شخص مذکور کی منکوحہ زوجہ تھی اور وہ بچہ جو والد کی وفات کے بعد ۲۸۰ یوم کے اندر پیدا ہو صحیح النسب تھا اور غیر صحیح النسب ہونے کا بار ثبوت اوس شخص پر ہوتا ہے جو اسکو بیان کرے (۱۰)۔

---

(۱) مورس انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۲۹۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۲۲۔ (۲) مورس انڈین اپیلس جلد ۵ صفحہ ۱۳۶ و جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۷۔ (۳) قانون شہادت متعلق قیاسات لاسن صاحب صفحہ ۱۰۴ تا ۱۰۶ محولہ بہ قانون شہادت سید امیر علیصاحب۔ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۲۸۹ و ۳۳۶۔ (۵) بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۱۵۔ (۶) مورس انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۹۴ و ۱۳۳ و شرع محمدی سید امیر علیصاحب۔ (۷) نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۹ع پنجاب ریکارڈ۔ (۸) مورس انڈین اپیلس جلد ۳ صفحہ ۲۴۵۔ (۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۴۰۳۔

(۱۰) نمبر ۱۵ سنہ ۱۹۱۰ع پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

بروئے دفعہ ہذا قیاس قطعی قرار دیا گیا ہے الا اوس حال میں کہ یہ ثابت کیا جاوے کہ زوجہ اور شوہر اس زمانہ میں کہ اسکا حمل ہو سکتا تھا باہم صحبت نہیں رکھتے تھے۔ لہذا یہ قیاس کہ لڑکے جو عورت منکوحہ کے بطن سے اُس کے شوہر کی حین حیات میں پیدا ہوں اوس عورت اور اُس کے شوہر کی صحیح النسب اولاد ہونے میں اون کے صحیح النسب ہونیکا ناطق ثبوت نہیں ہے اور وہ ضرور پورے طور پر تردید شدہ تصوّر کیا جائیگا جہانکہ عورت مذکور سالہائے سال تک شخص دیگر کے ساتھ تسلیماً رہی ہو اور اون دونوں نے لڑکوں مذکورہ کو اپنی مباشرت کی اولاد بیان کیا ہو (۱)، اور اُس صورت میں بھی قیاس مذکور قطعی نہ ہوگا جبکہ مرد بوجہ کسی جسمانی ناقابلیت یا بیماری کے عورت مذکور سے مباشرت نہ کر سکتا ہو یا اور ایسے واقعات موجود ہوں جو اُن کے باہم پیدایش سے قبل قریب عرصہ چھ ماہ تک رسائی ناممکن ٹھہراتے ہوں (۲)؛ رسائی کا نہ ہونا بذریعہ ایسی جائز شہادت کے ثابت کیا جا سکتا ہے جو ہر دوسری صورت میں قابل پذیرائی ہوتی ہے جیسے کہ کسی جسمانی واقعہ کا ثابت کرنا ضروری ہوتا ہے (۳)؛ لیکن ایسے واقعات سے ثابت نہیں کیا جا سکتا جو کہ صرف احتمال یا اشتباہ پیدا کرتے ہوں۔ بلکہ شہادت ایسی ہونی چاہیئے جو اشتباہ یا احتمال کو بالکل رفع کرتی ہو مثلاً یہ کہ۔ ۱۔ شوہر ناقابل تھا ۲۔ یا کہ وہ بالکل غیر حاضر تھا حتے کہ بچہ کی ماں کے ساتھ کسی قسم کا رسائی یا تعلق نہ ہو سکتا تھا۔ ۳۔ یا کہ وہ اُس وقت پر جبکہ بچہ طبعی طور پر حمل میں پڑ سکتا تھا غیر حاضر تھا۔ ۴۔ یا کہ گو موجود تھا مگر ایسے حالات موجود تھے کہ اُسکے اور عورت کے مابین کسی مجامعت ہونیکا صریح اور قابل اطمینان ثبوت بہم پہونچاتے ہوں (۴)؛ یا ۵۔ کہ شوہر سن شعور کو نہ پہونچا تھا۔ ۶۔ یا شوہر قدرتی کمزوری کی وجہ سے ناقابل تھا۔ ۷۔ یا کہ شوہر کو مرے ہوئے بہت عرصہ گذر گیا تھا (۵)؛

قانونی قیاس زیر دفعہ ۱۱۲ کی تردید کرنے کے واسطے ان اشخاص پر جو بچہ کی ولدیت کے متعلق تنازعہ کرتے ہوں یہ ثابت کرنا لازم ہے کہ شوہر اُس عرصہ میں اپنی عورت کے پاس نہ گیا تھا جبکہ بلحاظ اسکی پیدایش کی تاریخ کے اس بچہ کا نطفہ عام طریق قدرت کے مطابق قرار پایا ہوگا۔ جبکہ ایک عورت اپنے شوہر کے گھر میں اوسکی وفات سے پہلے چند یوم آئی تھی اور وہ اسکے فوت ہونیکے وقت تک وہاں رہی اور یہ ظاہر کیا گیا کہ ایک بچہ جو اوسکے شوہر کا بیان کیا گیا ہے اسکی زوجہ کا بچہ تھا اور وہ اس عرصہ کے اندر پیدا ہوا تھا جس سے زیر دفعہ ۱۱۲ قیاس پیدا ہوتا تھا۔ حکام جوڈیشل کمیٹی نے بصورت عدم موجودگی کسی شہادت بہ ثبوت اس امر کے کہ شوہر اپنی عورت کے ساتھ اس عرصہ میں جماع نہ کر سکتا تھا جبکہ وہ اسکے ساتھ رہتی تھی۔ بجی ڈھونی بمنسوخی فیصلہ ہائی کورٹ کے اکہ وہ قیاس دربارہ ولدیت

---

(۱) نمبر ۸۴ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۲) شرع محمدی سید امیر علی صاحب۔ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۱۰ صفحہ ۶۸۴ و ۲۰۷۴۔ (۴) شرح قانون شہادت سید امیر علی صاحب۔ (۵) ریٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۰۷۔

بچہ کے کیا جانا چاہئے جو کہ دفعہ ۱۱۲ میں درج ہے۔ یہ امر واقعہ کہ شوہر اس عرصہ میں جس میں کہ بچہ کا نطفہ قرار پا سکتا تھا سخت بیماری میں مبتلا تھا جسکی وجہ سے وہ تھوڑے عرصہ بعد فوت ہو گیا تھا بلحاظ واقعات کے قیاس مذکور کی تردید کے واسطے کافی نہ قرار دیا گیا (۱)؛

قانونی قیاس دربارہ نسب کے جو دفعہ ہذا میں کیا گیا ہے صرف شادی شدہ زوجین کی اولاد سے متعلق ہوتا ہے ایک شخص جو بہ حیثیت ولد الحرام پسر کے دعویدار ہو اسکو اپنی معینہ نسب اسی طریق پر ثابت کرنی چاہئے جس طرح کہ دیگر متنازعہ سوال رشتہ داری ثابت کیا جاتا ہے۔ وہ بلا شبہ طور پر متوفی اشخاص کے بیانات پر زیر دفعہ ۳۲ ضمن ۵ اس رائے کے واسطے انحصار کر سکتا ہے جو واسطے طریق عمل کے زیر دفعہ ۵۰ ایکٹ ہذا ظاہر کی گئی ہو اور نیز ایسے قیاسات امر واقعہ پر جو شہادت سے جائز معلوم ہوں (۲)؛

شہادت عورت کی اس امر کے متعلق کہ اوسکے بزمانہ قیام ازدواج میں اُس کا شوہر اسکے پاس نہیں آیا لیجا سکتی ہے قبل اسکے کہ بلاواسطہ شہادت نسبت ثابت کرنے غیر صحیح النسبی طفل کے دیجاوے (۳)

دفعہ ہذا میں ۲۸۰ یوم کی میعاد صرف بصورت فسخ ازدواج کے مقرر کی گئی ہے یعنی اگر کوئی بچہ فسخ ازدواج کے بعد ۲۸۰ یوم کے اندر پیدا ہو تو وہ بھی صحیح النسب متصور ہوگا۔ لیکن اس بارہ میں کوئی میعاد مقرر نہیں کیگئی کہ صحیح النسب ہونیکے لیے شادی سے کسقدر عرصہ بعد کا بچہ پیدا شدہ ہونا چاہئے۔ مسلمانوں کے تمام اسکولوں کے مطابق زمانہ حمل کم از کم چھ ماہ ہے اور زیادہ سے زیادہ کے متعلق اختلاف ہے سُنّی دو سال اور شیعہ دس ماہ مقرر کرتے ہیں؛ دفعہ ہذا کے رو سے اعلےٰ ترین میعاد ولادت کی مقرر نہیں ہوئی اور اس وجہ سے میعاد مذکور مانع نہیں ہے کہ اصالت ایسے بچہ کو ثابت کیا جاوے جو تاریخ انفساخ نکاح سے ۲۸۰ یوم بعد پیدا ہوا ہو۔ دفعہ ہذا کی تاثیر صرف اس قدر ہے کہ ابتداءً اصالت کو قیاس نہیں کیا جاتا بلکہ یہ امر منحصر اوپر شہادت اصالت یا عدم اصالت کے ہے جو عدالت میں پیش ہو (۴)؛

دفعہ ۱۱۳ - تفویض قلمرو کا ثبوت - اشتہار منطبعہ گزٹ آف انڈیا متضمن اس بات کے کہ قلمرو برطانیہ کا کوئی جزو کسی دیسی ریاست یا رئیس یا فرمان روا کے تفویض ہوا ہے ثبوت قطعی اس امر کا ہوگا کہ وہ جزو قلمرو جواز تاریخ معینہ اشتہار کو مفوض ہوا ہے؛

ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۰۷ و جلد ۸ صفحہ ۶۳۶ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ اول ۔

۱؎ گزٹ آف انڈیا مطبوعہ سنہ ۱۸۷۶ء حصہ ۱ صفحہ ۲ واسطے نظر کے دیکھو۔

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۱۱۱ ۔ (۲) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۰۴؛

(۳) ،، ،، بمبئی ،، ۱۸ ،، ۴۶۸ ۔ (۴) نمبر ۱ سنہ ۱۸۸۴ء و نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی؛

بعض واقعات کا وجود عدالت قیاس کر سکتی ہے

دفعہ ۱۱۴۔ عدالت ایسے واقعہ کا وجود قیاس کر سکتی ہے جسکا وقوع میں آنا عدالت کی دانست میں محتمل ہو مگر معمولی اتفاقات زمانہ اور رویہ انسانی اور معاملات خانگی وغیر خانگی پر بلحاظ واقعہ مقدمہ خاص کے لحاظ کرنا چاہیئے۔

مضمون ہذا کے رو سے عدالت کو بعض واقعات کے وجود کے قیاس کر لینے کا اختیار تمیزی دیا گیا ہے۔ تو قیاسات جو نہایت اہم ہیں دفعہ ہذا میں بطور تمثیلات کے بیان کئے گئے ہیں اور وہ قیاسات متعلق بے گناہی (ملاحظہ ہوں تمثیلات (الف) و (ب) و (ز) و (ح)) باضابطگی (ملاحظہ ہوں تمثیلات (ج) و (ھ) و (و) و (ط)) اور موجودگی (ملاحظہ ہو تمثیل (د)) سے لی گئی ہیں۔

تمثیلات

عدالت امورات ذیل کو قیاس کر سکتی ہے:-

(الف) یہ کہ وہ شخص جس کے قبضہ میں مال مسروق سرقہ کے بعد ہی رہے خود چور ہے یا مال کو مال مسروق جانکر لے لیا ہے۔ الا جبکہ وہ مال مذکور کے اپنے ہاتھ میں آنے کی وجہ بیان کر سکے۔

جب کسی شخص کے پاس سے تازہ مال مسروقہ برآمد ہو تو عدالت قیاس کر سکتی ہے کہ شخص قابض چور ہے یا اس نے مال کو یہ جانکر لیا ہے کہ وہ مال مسروقہ ہے بجز اسکے کہ شخص قابض یہ بتا سکے کہ اسکے پاس مال کس طرح آیا (۱) یہ صورت جو ایکٹ شہادت کی دفعہ ۱۱۴ کی تمثیل میں درج ہے۔ ججان انگلینڈ کا جوری کو ہدایت کرنے کا جو طریق ہے اس سے اخذ کی گئی ہے جبکہ ملزم معقول طور پر اور امور متعلقہ بیان کر کے فی الفور بتا دے کہ اسکے پاس مسروقہ کہاں سے آیا تو اس کے جواب کو صرف اس وجہ سے کہ وہ ثابت نہیں ہے نامنظور کرنا غیر مامون ہے خصوصاً جبکہ وہ معاملہ جسکے باعث مال کا قبضہ شروع ہوا کچھ سال پیشتر واقع ہوا ہو کسی شخص پر صرف اس وجہ سے کہ اسکے پاس تازہ مسروقہ مال ہے جرم ثابت کرنا عموماً غیر مامون ہے اور یہ مناسب ہے کہ مستغیث سے کوئی قطعی شہادت اس امر کی طلب کیجاوے کہ ملزم کا بیان دروغ ہے۔ مقدمہ انگلستان وکین بنام کوہرسٹ میں الڈرسن صاحب بیرن نے جوری سے حسب ذیل فرمایا:-

اس قسم کے مقدمات میں آپ کو یہ کلیہ قاعدہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ جب کہ کوئی شخص جسکے پاس سے مال مسروقہ برآمد ہو اس امر کا معقول ثبوت دے کہ وہ مال اس کے پاس کہاں سے آیا یعنی اس شخص کا نام بتائے جس سے اس نے وہ مال پایا اور معلوم ہو کہ وہ واقعی کوئی شخص ہے تو مستغیث کا فرض ہے کہ اس امر کو ثابت کرے کہ ملزم کا بیان دروغ ہے

---

(۱) نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۰ و جلد ۲۱ صفحہ ۳۲۸ و ۳۶۹ و ۳ و ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۱۳ صفحہ ۲۶ و جلد ۲۳ صفحہ ۱۶ و جلد ۵ صفحہ ۲۶ و جلد ۵ صفحہ ۱۰۔

لیکن اگر قیدی کا بیان بادی النظر میں غیر معقول یا غیر اغلب معلوم ہو تو اُس کے صحیح ثابت کرنے کا بار قیدی پر ہوتا ہے (۱) مقابلہ کیجیے ہمراہ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۶۹ء و نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۸۲ء و نمبر ۴۶ سنہ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ فوجداری۔ قبضہ قیاسی شہادت ملکیت کی ہے (۲) لیکن جب کہ یہ ثابت کیا گیا ہو یا بطور معقول قیاس کیا جا سکتا ہو کہ مال متنازعہ مال مسروقہ ہے تو بار ثبوت اُلٹ جاتا ہے اور قابض کو ثابت کرنا واجب ہے کہ وہ اوسکا قابض دیانتداری سے ہوا ہے اور اگر وہ ایسا کرنے سے قاصر رہے تو قیاس یہ ہوتا ہے کہ وہ چور ہے یا کہ مطابق حالات کے مال مسروقہ لینے والا ہے (۳) محض یہ امر واقعہ کہ مال حال ہی میں قبضہ میں آیا ہے عموماً شہادت سرقہ کی ہوتا ہے نہ کہ مال مسروقہ بعلم مجرمانہ لینے کی (۴)۔

ایک معمولی پیتل کا گلاس اکتوبر سنہ ۱۸۸۳ء میں چوری گیا اور وہ دسمبر سنہ ۱۸۸۴ء میں بقبضہ ملزم پایا گیا اُس مقدمہ میں ملزم کی تجویز بابت مال مسروقہ کے ہوئی۔ تجویز ہوئی کہ اُس کے قبضہ میں مال مسروقہ کا ہونا بشمول اس امر کے کہ وہ یہ نہ بتلا سکا کہ مال مذکور پر اُس کا قبضہ کس طرح ہوا معمولی حالات میں ایک قیاس غالب اُس کے مجرم ہونے کا پیدا کرتا ہے لیکن جس حال میں جیسی کہ اس مقدمہ میں صورت ہے قبضہ زمانہ حال کا نہ ہو بلکہ قبضہ گیارہ مہینے بعد وقوع سرقہ کے ہو تو قیاس بمقابلہ نامبردہ ایسا خفیف ہے کہ صرف اسکی بناء پر اُس سے جواب اس بات کا طلب نہیں کرنا چاہیے کہ اُس نے کس طرح پر قبضہ حاصل کیا۔ اس امر کہ کس کو قبضہ زمانہ حال مال مسروقہ کا کہتے ہیں بلحاظ نوعیت مال مسروقہ کے لحاظ کرنا چاہیے (۵)۔ جب کوئی شخص تعزیرات ہند کی دفعہ ۴۱۱ کے بموجب مجرم قرار دیا گیا ہو تو وہ اگر حالات سے یہ ظاہر نہ کر سکے کہ اُس نے جایداد مسروقہ کو دیدہ و دانستہ خرید ا ہے محض اس خیال سے کہ جایداد اُس کے قبضہ میں ہے اور وہ قبضہ کی بابت ثبوت نہیں دے سکتا اس جرم کا مجرم نہیں ہے۔ استغاثہ میں دونوں باتوں کا ثبوت ہونا چاہیے کہ مال مسروقہ ہے اور ملزم نے بے ایمانی سے خریدا ہے (۶)

ایک شخص کے قبضہ میں چھ ماہ بعد ارتکاب ڈکیتی کے اشیاء مسروقہ بہ ڈکیتی مذکور کا پایا جانا جو معمولی قسم کا زیور تھا لیکن چنداں قابل شناخت نہ تھا ڈکیتی میں شریک ہونے کے جرم کی بناء بنانے کے لیے کافی نہیں ہے (۷)۔

بصورت حاصل کرنے مال مسروقہ کے کسی قدر ثبوت اس بات کا ہونا چاہیے کہ قبل اسکے کہ مال ملزم کے قبضہ میں آیا وہ کسی اور شخص علاوہ ملزم کے قبضہ میں تھا (۸)۔ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد ۲۳ صفحہ ۳۰۶۔

محض موجودگی کسی شخص کی کسی موقع جایز پر اس قیاس کو پیدا نہیں کرتی کہ وہ شریک کسی جرم کا ہے جس کا

---

(۱) نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ فوجداری۔ (۲) دفعہ ۱۱۰ ایکٹ ہذا۔ (۳) قانون شہادت راسکو صاحب صفحہ ۱۸ و ۸۶۴۔

(۴) قانون فوجداری مین صاحب فقرہ ۵۲۸ و ۴۹۹۔ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۰۔ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۲۴۔ (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۳۸۔ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۱۱۔

ارتکاب اُس وقت پر ہوا ہو (۱)

ایک مقدمہ میں مدعا علیہما پر الزام سرقہ بالجبر اور قتل اور ایک لڑکے کا بہ طمع زیور کے تھا ایک مدعا علیہ نے ابتداءً یہ اقبال کیا تھا کہ زیور اوتارا اور اُس نے فروخت کیا مگر بعد اس کے اُس اقبال سے انحراف کیا تھا۔ مگر حالات مقدمہ و شہادت پیش شدہ و طریق عمل مدعا علیہ مذکور سے وہ اقبال درست معلوم ہوتا تھا، اس اقبال میں ملزم مذکور نے قتل سے انکار کیا تھا اور اس کا یہ بیان تھا کہ جب وہ زیور اپنے گھر رکھنے گیا مدعا علیہ نمبر ۲ نے اوسکے غیبت میں لڑکے کو مار ڈالا قتل اور سرقہ بالجبر ایک ہی وقت کا معاملہ تھا۔ سوال واسطے تصفیہ کے یہ تھا کہ آیا فوراً بعد اس جرم کے مال کا بقبضہ اپیلانٹ موجود ہونا صرف سرقہ بالجبر کے قیاس کرنے کے لئے شہادت ہے یا قتل عمد کی بھی۔ تجویز ہوا۔ کہ جب قتل بھی سرقہ کے معاملہ کا ایک جزو تھا اور ایک ہی وقت میں واقع ہوا، تو یہ قیاس بھی بیجا نہیں ہے۔ کہ درصورت نہ ہونے کسی شہادت کے برخلاف اوسکے یہ شخص قاتل بھی ہے،

اس مقدمہ میں طریق عمل اپیلانٹ جو بعد ارتکاب جرم رہا شاہد اس امر کا ہے کہ مدعا علیہ مجرم ہے (۲)

(ب) یہ کہ کسی شریک جرم کا قول بغیر ثبوت تائیدی در خصوص حالات اہم کے قابل اعتبار نہیں ہے

اس تمثیل کے ساتھ ملاحظہ ہو دفعہ ۳۰ و ۱۳۳ ایکٹ ہذا مع شرح۔ ایک شریک جرم کی شہادت نہایت احتیاط اور غور سے لی جانی چاہیئے کیونکہ طبعی طور پر یہ قیاس کیا گیا ہے کہ جب ایک شخص کا تعلق ایک جرم کے ساتھ ہو اور اسکا ایسا تعلق معدوم ہو گیا ہو تو یہ امر اغلب ہے کہ وہ جھوٹا حلف لیکر جرم کا بوجھ کسی دوسرے شخص پر ڈالے۔ نیز یہ قیاس کیا گیا ہے کہ ایک شریک جرم بدچلن ہوتا ہے اور اسکی شہادت گو وہ حلفاً دیگئی ہو مشتبہ ہوتی ہے۔ نیز یہ کہ شہادت جو بامید معافی دیجائے بلاشبہ طور پر استغاثہ کی طرفداری میں ہوتی ہے۔ اس لئے عدالتوں نے یہ قرار دیا ہے کہ عموماً شہادت شریک جرم کی تائید اہم امور میں ہونی چاہیئے اور عدالتوں کا یہ عملدرآمد بطور جزو قانون کے ہو گیا ہے جب ایک شخص صرف مفہوماً شریک جرم ہو تو اوسکی شہادت کے واسطے اسی قدر تائید ضروری نہیں جس قدر کہ اس شخص کی تائید کے واسطے ہو جو کہ واقعی جرم میں شریک ہو یا جس نے اصل مجرم کے ساتھ اس میں حصہ لیا ہو اس سوال کی نسبت کارروائی کرنے میں کہ ایک شریک جرم کی شہادت کے واسطے کس قدر تائید ضروری ہے عدالت کو محتاط طور پر اختیار تمیزی کا استعمال کرنا چاہیئے اور جملہ واقعات متعلقہ کو ملحوظ رکھنا چاہیئے (۳)۔

تمثیل (ب) دفعہ ۱۱۴ میں اس عام اصول کیطرف توجہ راغب کی گئی ہے کہ شریک ہوئے جرم کی شہادت پر تجویز جرم کرنا غیر محفوظ ہے الا جبکہ اُسکی تائید اہم امور میں ہوتی ہو۔ وہ جملہ اشخاص جو اصطلاحی طور پر شریک جرم کی ذیل

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۱۱۵ و نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ۔ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۴۔ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۳۳۹۔

میں آتے ہیں بالکل یکساں حیثیت کے متصور نہیں کیئے جا سکتے۔ نوعیت جرم اور وہ واقعات جنکی کہ موجودگی میں شریک ہائے جرم نے اپنے بیانات دیئے ہوں ہمیشہ ملحوظ رکھے جانے چاہئیں۔ اس امر کے متعلق کوئی عام قاعدہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ مگر فیصلجات سے وہ اصول ہائے ظاہر ہوتے ہیں جنپر کہ ججان نے خاص صورتوں میں عمل کیا ہے اور ان کے جانشینان کا فرض ہے کہ اصول ہائے مذکور پر غور کر کے یہ فیصل کریں کہ کس حد تک وہ دیگر مقدمات کے واقعات سے متعلق ہیں اس سوال کا جواب کہ کس مقدار کی تائید کافی ہوگی ہر ایک مقدمہ میں واقعات پر منحصر ہونا چاہیئے۔ وہ اشخاص جو رشوت دیں اُن اشخاص کے شریک جرم ہیں جو رشوت لیں۔ اور یہ امر نہایت غیر محفوظ ہوگا کہ ملازمان سرکار پر جو رشوت لیں بلا تائید شہادت ان اشخاص کے تجویز جرم کیجائے جنہوں نے یہ بیان کیا ہو کہ ہم نے رشوت دی ہے۔ اس ملک میں جھوٹے استغاثے عام ہیں اور اُن ملازمان سرکاری کے بہت سے لوگ دشمن ہوتے ہیں جو اپنے فرائض کو بلا خوف و خطر انجام دیں۔ اِسلیئے اُنکی محفوظیت کے واسطے نہایت ضروری ہے کہ عدالت ہائے نہایت قوی اور مضبوط شہادت طلب کریں قبل اسکے کہ جلدی سے ان الزامات کو تسلیم کریں جو انکے برخلاف رجوع کیئے گئے ہوں (۱)

مقدمہ کا دارومدار گواہ نمبر ۱ کی شہادت پر تھا۔ جسکے اظہار یہ تھے کہ تاریخ قتل سے ماقبل و مابعد وہ ملزم کے ہاں کام کرتا رہا۔ مقتولہ بھی اُسکے ہاں نوکر تھی۔ مگر ملزم سے اوسکو حمل ٹھہر گیا تھا۔ اس بنا پر بار بار مقتولہ نے ملزم سے روپیہ کا تقاضا کیا تھا اور ڈرایا بھی تھا کہ اگر وہ روپیہ نہ دیگا تو وہ اسکو نشر کرے گی۔ قتل کی شام کو ملزم نے ایک آہنی آلہ بھی گواہ نمبر ۱ سے لیا۔ اور شام کے بعد مقتولہ کے سونے کی جگہہ گیا۔ گواہ کو چیخ کی آواز آئی اور وہ پیچھے پیچھے وہاں پہونچا اور دیکھا کہ ملزم نے ایک آہنی آلہ سے مقتولہ کے سر پر ضرب لگائی ہے۔ پہر گواہ چلا گیا۔ اور ملزم نے اُسے بلا کر کہا کہ نعش کو ایک گڈھے میں ڈالدے۔ مگر گواہ نے انکار کیا جسپر ملزم نے خود نعش کو اُس گڈھے میں ڈالدیا۔ اور گواہ کو دہمکایا کہ اگر اُس نے افشا کیا تو قتل کر دیا جاوے گا۔ پندرہ دن بعد گواہ کا ملزم سے تکرار ہوگیا۔ اور وہ اسکے ہاں سے بھاگ گیا۔ اور پہلے مقتولہ کے بھائی کو اور پھر پولیس میں اطلاع کر دی اور گاؤں کے بعض اور لوگوں کو ہمراہ لے کر اس گڈھے پر جا کر نعش برآمد کرائی۔ اور اسکی شناخت ہوئی گواہ نے بیان کیا کہ اس سے پہلے اس نے ڈر کے مارے اطلاع نہیں دی تھی۔ اس گواہ کی شہادت کی تائید میں جو گواہی گذری وہ صرف اس قدر تھی کہ مقتولہ کے بھائی اور بہن نے مقتولہ اور ملزم کے ناجائز تعلق کی خبر سُنی ہوئی تھی۔ نعش بیشک گڈھے میں سے برآمد ہوئی تھی۔ اور یہ ثابت تھا کہ قتل کا وقت اور مقام وہی تھا جو گواہ نمبر ۱ نے بیان کیا تھا قتل کھوپری کے ٹوٹ جانے سے ہوا جو ممکن تھا کہ آلہ آہنی سے کیا گیا ہو۔ ملزم کی طرف سے حجت پیش ہوئی۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۱۹۳-۲۰۰

کہ گواہ نمبر ۱ شریک جرم تھا۔ اور اگر اصطلاحی معنوں میں شریک جرم نہ سمجھا جائے تو بھی شریک جرم سے زیادہ قابل اعتبار نہیں تھا۔ اس لئے لازم ہے کہ اسکی شہادت کے اہم واقعات کی تائید کرائی جائے۔ اور اگر تائید نہ ہو تو ملزم کو مجرم قرار نہ دیا جائے۔ تجویز ہوا کہ جس جرم کا الزام ملزم پر لگایا گیا ہے اس میں گواہ نمبر ۱ شریک جرم نہیں ہے کیونکہ ارتکاب جرم قتل میں اسکی شرکت نہیں ہے۔ نیز اگر یہ فرض بھی کر لیا جاوے کہ بعد وقوع قتل گواہ نے نعش کو گڈھے میں لیجانے میں مدد دی اور اسپر جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات عاید ہوتا تھا۔ تو یہ جرم بجائے خود قتل سے الگ جرم تھا۔ اور گواہ صحیح طور پر ملزم کا رفیق گنہگار نہیں سمجھا جا سکتا اور نہ ملزم کے ساتھ مجرم گردانا جا سکتا ہے۔ اندریں حالات گواہ شریک جرم نہیں ہے۔ اور نہ تائید شہادت کا قاعدہ اس سے متعلق ہے (رائے باڈم صاحب جج) اگر گواہ شریک جرم بھی نہ تھا تو بھی چونکہ وقوع جرم کا علم اسکو برابر پندرہ دن سے تھا۔ اور اس عرصہ میں اس نے اسکا افشار بھی نہیں کیا۔ اور پھر ملزم سے اس کا تنازعہ بھی ہو گیا اس سے ضروری تھا کہ اسکی شہادت پر بدون تائید خارج عمل کرنا خالی از خطرہ نہ تھا۔ (تائید شہادت کے قاعدہ پر بحث کی گئی) (۱)

ایک شخص شریک جرم کا بیان ناقابل اعتبار ہے جبتک کہ اہم واقعات میں اسکی تصدیق نہ کی جائے (۲) یہ ایک قاعدہ قانون نہیں لیکن یہ ایک مسئلہ صحیح ہے کہ کسی شریک جرم کی شہادت کے لئے اس قدر زیادہ یا اس قدر کم تائید کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس قدر کہ کسی ایسے شخص کو اس امر کا یقین دلانے کے لئے مطلوب ہوتی ہے جو عقل سلیم رکھتا ہو کہ جو واقعات ملزم کے خلاف بیان کئے گئے ہیں وہ صحیح ہیں (۳) بعض اشخاص پر (ن) کے قتل عمد کا الزام لگایا گیا ان میں سے ایک کے اقبال آمیز بیان اور شریک جرم کی شہادت سے ظاہر ہوتا تھا کہ ملزمان نے اولاً (ن) پر بمقام (د) حملہ کیا۔ بعد ازاں مقام (ھ) کی طرف لے گئے اور مقام (ھ) سے بمقام (د) لے گئے جہانکہ وہ مار دیا گیا۔ تین دیگر گواہان نے ملزم کے مقام (د) پر موجود ہونے کا بیان دیا تھا۔ تجویز ہوئی کہ شریک جرم کی شہادت کی تائید کافی طور پر ہوتی تھی جس سے تجویز ثبوت جرم جائز ٹھہرتی ہے (۴)۔

(ج) یہ کہ بل آف ایکسچینج جو سکارا گیا یا جسپر عبارت ظہری لکھی گئی بعوض معاوضہ معقول کے سکارا گیا یا منتقل بعبارت ظہری ہوا۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۷۱۔ (۲) نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۷۸ء و نمبر ۳۹ سنہ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۳۱ و صفحہ ۱۱۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۹۴ و جلد ۲ صفحہ ۳۰۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۲۸ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴۳۱ و جلد ۱۰ صفحہ ۳۱۹ و جلد ۱ صفحہ ۴۷۵۔ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۴۲۔ (۳) نمبر ۴ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ فوجداری۔ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۱۴۳۔ بحوالہ کرنگٹن و پینیز رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۷۲ و بنگال لا رپورٹ جلد ضمیمہ صفحہ ۴۵۹۔

تمثیل ہٰذا کے ساتھ ملاحظہ ہوں دفعات ۱۱۸ لغایت ۱۲۲ - ایکٹ نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۸۱ع ۔

ایک ساہوکار نے ایک نوجوان آدمی کے برخلاف جو تھوڑے عرصہ سے بالغ ہوا ہے بعض قرضجات زر نقد کے دلاپانے کی نالش کی جو اس نے نابالغ مذکور کو بذریعہ تحریر کرا لینے پرامیسری نوٹ ہائے قرض دیئے تھے مدعا علیہ کا چال چلن جو برے وصیت اپنے باپ کے بہت سی جایداد کا مستحق تھا لیکن جو ابھی تک اسپر قابض نہیں ہوا تھا بہت برا اور فضولخرچ تھا - اس نے یہ عذر کیا کہ ایک جزو زر بدل نوٹ ہائے مذکور کا اس نے وصول نہیں پایا اور نسبت باقی جزو کے یہ عذر تھا کہ زر بدل مذکور خلاف اخلاق تھا - تجویز ہوا کہ بروئے واقعات مذکورہ یہ عام قیاس کہ دستاویز قابل بیع و شتری بالعوض بدل قیمتی کے تحریر کی گئی ہے اس قدر کمزور ہو گیا تھا کہ مدعا علیہ کا یہ بیان کہ اس نے پورا بدل وصول نہیں کیا - بار ثبوت کے فریق ثانی پر ڈالنے کے لئے کافی تھا اور قرض دہندہ (مدعی) پر اس ذمہ واری کے عاید کرنے کے لئے کہ وہ عدالت کو اس امر سے مطمئن کرے کہ اس نے زر بدل پورا ادا کیا ہے یہ عملی اثر تمثیل (ج) دفعہ ۱۱۴ کا ہے - جہانکہ مدعی نے یہ بیان کیا ہو کہ اس نے پورا زر بدل ادا کیا ہے اور اسکی تائید اسکی بہی جات اور شہادت سے ہوتی ہو تو بار ثبوت پھر مدعا علیہ پر پلٹ جاتا ہے - اور ایسے بار ثبوت سے صرف اس سچے اور مطابق بیان سے سبکدوشی حاصل ہو سکتی ہے جسے عدالت نے معتبر اور قابل انحصار سمجھا ہو - اس امر کی عدم موجودگی میں عام قیاس مندرجہ دفعہ ۱۱۸ - ایکٹ ۲۶ سنہ ۱۸۸۱ع غالب آنا چاہیئے یعنی جب تک اسکے خلاف ثابت نہ کیا گیا ہو قیاس یہ کیا جانا چاہیئے کہ ہر ایک دستاویز قابل بیع و شتری بعوض بدل قیمتی کے تحریر کی گئی ہے (۱)

(د) یہ کہ وہ شے یا احوال ہنوز موجود ہے جس کا موجود رہنا اندر اوس زمانہ کے ثابت ہوا ہو جو اُس زمانہ سے مدت میں کم ہے جسکے اندر ویسی شے یا احوال معمولاً مفقود ہو جاتا ہے ۔

معمولی قیاس قانونی یہ ہوتا ہے کہ اشیاء اپنی اصلی حالت میں رہتی ہیں (۲) ۔

تمثیل ہٰذا اصول مندرجہ دفعات ۱۰۷ لغایت ۱۰۹ کا عام اظہار ہے - قبضہ یا مالکیت مال جبکہ ایک مرتبہ موجود ہونی ثابت کی جاوے تو اُس کا برابر موجود رہنا قیاس کیا جاتا ہے تاوقتیکہ اوسکے خلاف نہ ثابت کیا جاوے اور بار ثبوت اُس پر ہوتا ہے جو کہ قبضہ کا جاتے رہنا بیان کرے (۳) ۔

جس شخص کو استحقاق حاصل ہو اُس کو قبضہ کا حاصل رہنا قیاس کیا جاتا ہے (۴) ۔

---

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۳۶۷ - (۲) مورس انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۴ و ۲۰۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۲ و ۷۹ -
(۳) قانون شہادت بسٹ صاحب صفحہ ۱۸۶ و قانون شہادت لاسن صاحب صفحہ ۲۱۳ و ۱۶۴ - (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۱۰۲ و جلد ۲۳ صفحہ ۳۹۸ و کلکتہ لارپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۸۴ و ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۷۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۰۲ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد اول صفحہ ۱۱۹ و شرح مندرجہ زیر دفعہ ۱۱۰ ایکٹ ہذا و نمبر ۱۰۵ سنہ ۱۹۰۱ع پنجاب ریکارڈ ۔

قبضہ فی نفسہ واقعی استعمال کے برابر نہیں ہوتا چنانچہ جبکہ اراضی ایسی ہو جس پر کہ واقعی قبضہ نہیں رہ سکتا ایسے وقت پر اور ایسے حالات میں کہ حالت مذکور طبعی طور پر بارہ سال قبل نالش تک موجود رہے تو بطور مناسب قیاس کیا جا سکتا ہے کہ وہ برابر موجود ہے اور کہ سابقہ قبضہ برابر موجود رہا ہے تا وقتیکہ خلاف ثابت کیا جاوے یا ایسا قیاس کسی معنوں میں قطعی نہیں ہوتا اس کا ہونا یا نہ ہونا ہر خاص مقدمہ کے واقعات پر منحصر ہوتا ہے (۱) ایسی اراضیات تمثیلاً جھیل یا چر وغیرہ ہوتی ہیں۔ اسی طرح سے قبضہ کا نہ ہونا۔ نقصان۔ قرضجات اور دیگر حالات جائیداد یا اشیاء کے اگر ایک مرتبہ موجود ہونے ثابت کئے جاویں تو اُن کا موجود رہنا قیاس کیا جاویگا تا وقتیکہ خلاف ثابت کیا جاوے (۲) انتظام خانگی بطریق تقسیم کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۷ و ۷۵؛

(ھ) یہ کہ کارہائے متعلق عدالت و سرکار حسب ضابطہ انجام پائے ہیں؛

تمثیل ہذا سے یہ مراد ہے کہ اگر کوئی سرکاری کام کیا جانا ثابت ہو تو اوسکی بابت قیاس کیا جائیگا کہ وہ بالعموم کیا جا چکا ہے۔ اس سے یہ قیاس پیدا نہیں ہوتا کہ ایک کام کیا گیا ہے جسکی کہ کوئی شہادت نہیں اور جس کا ثبوت مدعی کے مقدمہ کے لئے ضروری ہے (۳) اور اگر کسی کام خاص کا کرنا عدالت کا فرض ہو تو قیاس کیا جانا چاہئے کہ جج عدالت مذکور نے اپنا فرض کیا ہے (۴) اور یہی قاعدہ جملہ دیگر اشخاص کے سرکاری افعال سے متعلق کیا گیا ہے جو کہ سرکاری عہدہ داران نہیں ہیں (۵) تعریض جس پر کہ جملہ قواعد قانون مبنی ہیں یہ ہے کہ قائم کردہ عدالتیں قواعد مذکور کی تعمیل کرنے کے قابل ہیں (۶) یہ قیاس نہیں کیا جائے گا کہ ایک عدالت با اختیارات اعلیٰ کو اختیار سماعت حاصل نہیں۔ قاعدہ متعلق اختیار سماعت یہ ہے کہ کوئی امر ایک عدالت با اختیار سماعت اعلیٰ کے اختیار سماعت سے باہر نہ ہوگی بجز اُس کے جو بالخصوص ایسا ظاہر ہو اور بخلاف ازیں کوئی امر ایک عدالت درجہ ادنیٰ کے اختیار سماعت کے اندر نہ ہوگا بجز اُس کے جو بالصراحت ایسا ہونا بیان کیا گیا ہو (۷)؛ جس حال میں ازروئے کسی ایکٹ کے قبل اسکے کہ کوئی ذمہ واری کسی شخص سے نسبت

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۴۷ و لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۹ صفحہ ۱۴۰ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۹۴ و ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۲۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۰۲ و ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۳۴۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۲۵ و جلد ۷ صفحہ ۲۲۵ - (۲) شرح قانون شہادت سید امیر علی صاحب۔ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۰۷ -

(۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۹۰ و ۷۰۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۷ و ۱۹۹ و جلد ۳ صفحہ ۱۷۷؛

(۵) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۱۴۳ لغایت ۱۵۰ - (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۶۷ و ۱۶۹ -

(۷) ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۵ صفحہ ۱۷ و ۷۷؛ ✤

کسی حق یا فرض کے متعلق ہو بعض امور کا کیا جانا ضروری ہو تو اس امر کا ثبوت کہ امور مصرحہ ایکٹ مذکور فی الواقع عمل میں آئے ہیں بذمہ اُس شخص کے ہے جو بیان کرے کہ ذمہ داری مذکورہ عاید ہوئی ہے۔

اشتہار محکومہ دفعہ ۵۲۔ ایکٹ محصول سٹرک داخل قیاس تمثیل ہذا نہیں اور ثابت کیا جانا چاہئیے (۱) لیکن جب کہ ایک مدعاعلیہ نے بجواب ایک دعوے بقایا ٹیکس ہائے منجانب میونسپلٹی ضلع بمبئی یہ بیان کیا کہ ٹیکس ہائے مذکور خلاف قانون ہیں۔ اوّل بدیں وجہ کہ اُسے کوئی نوٹس زیر دفعہ ۵۷۔ ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۸۴ع نہیں دیا گیا۔ دوم بدیں وجہ کہ کوئی نوٹس میونسپلٹی نے کمشنروں کے نام زیر دفعہ ۱۱۔ بمبئی ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۷۳ع جاری نہیں کیا تو قرار دیا گیا کہ مدعاعلیہ کو اپنا جواب دعوے ثابت کرنا چاہئیے اور ایسے ثبوت کی عدم موجودگی میں عدالت یہ قیاس کریگی کہ میونسپلٹی نے باضابطہ طور پر عمل کیا اور کہ عام طریق کاروبار کی پیروی خاص صورتوں میں کی گئی ہے (۲) اس مقدمہ کی پیروی مقدمہ مندرجہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۴۹۳ میں کی گئی ہے۔

احکام زیر دفعہ ۱۹۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری کافی تخصیص کے ساتھ اور عبارت دفعہ کی سختی کے ساتھ پیروی کرکے ظاہر کئے جانے چاہئیں لیکن اصل سوال ایسی صورتوں میں یہ ہوتا ہے کہ آیا استغاثہ بروئے اجازت گورنمنٹ کے رجوع کیا گیا ہے یا نہیں۔ ایک حکم کے رو سے ایڈیٹر۔ منیجر اور پرنٹر ایک اخبار پر زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) مجموعہ تعزیرات ہند مقدمہ کرنے کی اجازت کا دیا جانا مراد تھا لیکن اُس میں اُن کے نام نہ دیئے گئے تھے اور مضمون بغاوت آمیز کا درست پتہ بھی نہ دیا گیا تھا۔ پولیس افسر حکم مذکور کمشنر پولیس سے لے گیا اور مطابق اوسکی ہدایات کے اُس نے چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کے پاس درخواست کرکے وارنٹ ہائے بنام ملزمان حاصل کر لئے۔ مجسٹریٹ نے اوسکا بیان تو لیا تھا۔ مگر حلفی نہیں اور نہ وہ قلمبند کیا گیا تھا۔ تجویز مقدمہ کے دن اوسی پولیس افسر نے ایک ترمیم شدہ حکم زیر دفعہ ۱۹۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری جس میں کہ نام مضمون محولہ باحکام سابقہ کی غلطی کی اصلاح کی گئی تھی داخل کیا۔ تجویز ہوئی کہ استغاثہ باضابطہ طور پر رجوع ہوا ہے۔ کیونکہ قیاس زیر دفعہ ۱۱۴۔ ایکٹ شہادت نے کسی سہو کی جو خواہ متعلق طریق تحریر حکم بنام افسر استغاثہ کنندہ خواہ بہ حکمنامہ مجسٹریٹ رہا تھا اصلاح کر دی ہے (۳)

باجرائے ایک ڈگری زر نقد کے ڈگریدار نے ایک جایداد جو اوسکے پاس مکفول تھی نیلام کرائی بعدہٗ اُس نے نالش نفاذ کفالت بمقابلہ خریدار دایر کی تجویز ہوئی کہ بموجب دفعہ ۱۱۴۔ ایکٹ شہادت کے عدالت کو اس امر کے قیاس کرنے کا استحقاق تھا کہ احکام دفعہ ۲۸۷ (ج) مجموعہ ضابطہ دیوانی کی تعمیل ہوئی ہے اور بدیں وجہ اشتہار نیلام سے وجود اس مواخذہ کا جسکی بنا پر اب نالش کی گئی ہے ظاہر ہوتا تھا اور مدعی اس بات کے قیاس کرنے کا مستحق تھا

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۷ و ۱۹۹ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۷۳۲ — (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۵ صفحہ ۱۴۱۔

کہ جو اشخاص خریدار ہونا چاہتے ہیں وہ بغرض محقق کرنے اس امر کے کہ کونسی جائیداد نیلام ہوگی اشتہار کو پڑھ لیں گے یا رجسٹر میں تلاش کر لینگے اور اسکے حقوق اس وجہ سے زائل نہیں ہو گئے کہ اُس نے بذات خود اپنے مواخذہ کا اظہار نہیں کیا (۱)

بصورت نیلام بعلت بقایا مالگذاری سرکار کے نوٹس ہائے کی تعمیل عام طور پر بوساطت افسران عدالت مال کیجاتی ہے اور قیاس زیر دفعہ ۱۱۴ ضمن (ھ) ایسے نوٹس ہائے کی تعمیل کے متعلق پیدا ہوگا اِلّا جبکہ اُسکے خلاف ثابت کیا جاوے۔ اس امر کے ثابت کرنیکا بار کہ تیاری یا تعمیل یا آویزان کرنے نوٹس میں بےضابطگی کی گئی ہے اُس شخص کے ذمہ ہے جو نیلام کو مسترد کرانے کی استدعا کرے (۲) کلکتہ ہائیکورٹ نے تجویز کیا کہ نالش میں کامیاب ہونے کے مستحق ہونیکے واسطے اس امر کا بارِ ثبوت مدعی پر ہے کہ مدعا علیہم نے جائیداد مذکور کو بعلم بار کفالت خرید کیا ہے اور یہ امر کہ کسی غرض سے کسی وقت کسی ڈگریدار نے عدالت کو رہن کی اطلاع دی تھی اس امر کی شہادت نہیں کہ مشتری نیلام کو بھی اطلاع یا علم تھا (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۳۷ و جلد ۹ صفحہ ۶۹۹۔

قبل اسکے کہ اظہار کسی گواہ طبی کا جو مجسٹریٹ سپرد کنندہ نے لیا ہو بموجب دفعہ ۵۰۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے شہادت میں بوقت تجویز بعدالت سشن پیش کیا جا سکے یا تو کاغذات مجسٹریٹ یا شہادت گواہان سے یہ امر ظاہر اور ثابت ہونا چاہیئے کہ اظہار مذکور مجسٹریٹ نے بموجودگی ملزم لیا اور تصدیق کیا۔ عدالت کو حسب دفعہ ۸۰ یہ قیاس کرنا لازم نہیں ہے اور نہ اُسکو بموجب دفعہ ۱۱۴ تمثیل (ھ) ایکٹ شہادت کے یہ قیاس کرنا چاہیئے کہ اظہار اس طرح پر لیا اور تصدیق کیا گیا (۴)۔

(و) یہ کہ معمولی طریقہ کارروائی خاص صورتوں میں مرعی ہوا۔ ÷

نسبت معنی معمولی طریقہ کاروبار سرکاری و خانگی کے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۶۶؛

جب تکرار اس بات پر ہو کہ کوئی فعل خاص وقوع میں آیا تھا یا نہیں تو وجود کسی ایسے سلسلہ کاروبار کا جسکے بموجب فعل مذکور لامحالہ کیا جاتا واقعہ متعلقہ ہے (۵) جبکہ معمولی طریقہ کاروبار ثابت کیا گیا ہو تو عدالت زیر تمثیل ہذا قیاس کر سکتی ہے کہ خاص صورت میں اوسکی پیروی کی گئی ہے۔ بادی النظر میں بہت سے قیاسات ایسے ہیں جو معمولی طریقہ کاروبار میں انسانی طریق عمل کے تجربہ پر مبنی ہوتے ہیں (۶) کئی ایک

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۹۰۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۱ بصفحہ ۱۲ و ۱۳۔ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۰۹ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۲۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۷۲۰ و جلد ۱ صفحہ ۱۷۴ و ۱۷۷ و ۱۷۸۔ (۵) دفعہ ۱۶۔ ایکٹ ہذا۔ (۶) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۱۷۶ تا ۱۷۸۔

قیاسات باضابطہ طریقہ کاروبار بہ دفاتر سرکاری (مثلاً ڈاکخانہ) سے کیئے جاتے ہیں (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۲۷ ۔ اسی قسم کے قیاسات معمولی خانگی دفاتر اور کاروبار سے اخذ کیئے جاتے ہیں جہانکہ اصلی شہادت امرواقعہ کی نہ ہو (۲) لیکن گو دفعہ ہٰذا اور تمثیل اس امر کے قیاس کرنے کو عدالت کے اختیار تمیزی پر چہوڑتی ہے کہ طریقہ کاروبار مرعی رکھا گیا ہے۔ مگر عدالت پر اوسکا قیاس کرنا لازم نہیں ہے چنانچہ ایک مقدمہ میں مسٹر اسٹریچی نے دفعات ۱۶ و ۱۱۴ ۔ ایکٹ شہادت کا حوالہ دیا کہ معمولی کاروبار کمپنی کے لحاظ سے وہ چٹھیات ڈاک میں ڈالی گئی ہونگی اور ہمکو یہ قیاس کرنا چاہیئے کہ مناسب طور پر پتہ ونشان لکھکر ڈالی گئیں کونسل نے یہ بہی حجت کی کہ اگر ہم یہ قیاس کریں کہ چٹھیات ڈاک میں ڈالی گئیں تو یہ امر غیر اہم ہے کہ اونپر پتہ ونشان مناسب لکہا گیا تھا یا نہیں۔ ہماری یہ رائے ہے کہ کوئی شہادت کسی قسم کی موجود نہیں ہے کہ چٹھیات پر اگر وہ ڈاک میں ڈالی گئی ہوں مناسب طریق سے پتہ ونشان لکہا تھا اور ہم اس امر کے قیاس کرنے سے انکار کرتے ہیں اور یہ قیاس نہیں کرتے کہ چٹھیات زیر بحث پر مناسب پتہ ونشان لکھا تھا یا ڈاک میں ڈالی گئیں۔ اگر ہم یہ تجویز کریں کہ اس قسم کا قیاس بر بنائے اس شہادت کے ہونا چاہیئے کہ جو اس مقدمہ میں ہے تو ہماری دانست میں اشخاص فریبی کو دیگر مقدمات میں یہ موقع ملے گا کہ نقول ایسی چٹھیات کی جو کبھی ڈاک میں ڈالی نہیں گئیں۔ یا اگر ڈالی گئیں تو اُنپر فریباً غلط پتہ ونشان لکہا گیا شہادت میں پیش کریں (۳)

(ز) یہ کہ وہ شہادت جو گذر سکتی مگر نہیں گذری ہے گذرنے کی صورت میں اوس شخص کے خلاف مراد ہوتی جسنے اوسکو نہ گذرانا ٭

تمثیل ہٰذا میں اُن قیاسات کا ذکر کیا گیا ہے جو شہادت کے دبا رکہنے اور تلف کرنے یا جعلی بنانے یا غایب کر دینے سے پیدا ہوتے ہیں۔ قیاسات بالضرور بخلاف اون اشخاص کے کیئے جاتے ہیں جو جبکہ اُن کے برخلاف مقدمہ ثابت کیا جاوے تو بیانات نہ دینا چاہتے ہوں حالانکہ وہ اپنی شہادت سے اُس کا جواب دیسکتے ہوں (۴)۔ ہر شے برخلاف اُس فریق کے قیاس کیجائے گی جو اپنے مخالف کو شہادت حاصل کرنے نہ دے اور اپنی حفاظت میں وہ شہادت کر لینے کے ذرایع اختیار کر رہا ہو (۵) بابت ایک دستاویز کے جو ۱۸۱۲ئ میں تحریر کی گئی نزاع ہوا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۷ مئی ۱۸۱۳ع کو ایک ڈگری صادر ہوئی جسکی تاثیر یہ تہی۔ کہ رہن انتفاعی حقوق و مرافق واقع دو مواضع کا قایم کیا گیا۔ ۱۸۱۶ع میں مشتری جزو حقوق راہن نے اس بیان سے کہ دین رہن منافع سے ادا ہو گیا ہے نالش دلا پانے دخل جایداد کی دائر کی۔ مرتہنان نے نسبت دعوی دخل کے اس وجہ سے عذر کیا کہ قبل تحریر ہونے دستاویز کے

---

(۱) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۱۷۹ تا ۱۸۰ (الف)۔ (۲) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۱۸۱ و ۱۸۲۔ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۶۶ و ۳۷۶ و ۳۸۴۔ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۱۴۹۔ (۵) مورس انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۱۱۳ و ۱۲۵ ۔ ٭

سنہ ۱۸۱۲ء میں مورث راہن نے خود اپنے مورث کو حق گوانداداری عطا کیا تھا جسکے ذریعہ سے جمع معین ایک سو اکیس روپیہ اُن سے بابت اراضیات واقع موضع کے واجب الادا تھی اور جو شے کہ رہن کی گئی وہ اراضی نہ تھی بلکہ صرف حق دلا پانے جمع معین کا تھا اور اس وجہ سے کہ زر رہن جمع سے ادا ہو گیا۔ مدعی مستحق اس امر کا نہیں ہے کہ اُن کو بیدخل کرے۔ واضح ہوا کہ گوانداجزو اصل رہن نامہ وڈگری مورخہ ۱۷ ارمی سنہ ۱۸۱۳ء ایکزمانہ میں بقبضہ مدعا علیہم تھی لیکن مدعا علیہم نے بیان کیا کہ تینوں دستاویزات سنہ ۱۸۵۷ء میں جل گئیں۔ مدعی نے یہ چاہا کہ تائید اپنے بیان کی بذریعہ داخل کرنے ایک نقل سادہ کے کرے جو ظاہرا نقل مصدقہ ڈگری مورخہ ۱۷ ارمی سنہ ۱۸۱۳ء سے کیگئی تھی۔ تجویز ہوئی۔ چونکہ ضائع ہونا یا گم ہونا تین دستاویزات کا جنکی نسبت مدعا علیہم نے بیان کیا کہ ضائع ہو گئیں ثابت نہیں کیا گیا ہے اُنکے نہ پیش کرنیسے وہ داخل امتناعات مسلمہ قانون شہادت کی ہو گئیں اور اُنکی نسبت وہ قیاس جو بذریعہ تمثیل (ز) دفعہ ۱۱۴ ایکٹ شہادت کے تسلیم کیا گیا ہے یعنی یہ کہ جب وہ شہادت جو پیش ہو سکتی تھی پیش نہ کی جاوے اور اگر وہ پیش کیجاتی تو جس شخص نے کہ اسکو پیش نہ کیا اُس کے حق میں مضر ہوتی پیدا ہوتا ہے (۱) چونکہ مدعیان نے اپنی دستاویزات حق پیش نہیں کیں لہذا بخلاف اُنکے یہ قیاس کرنا ضرور ہے کہ جو شہادت دستاویزات مذکور سے پیدا ہوتی وہ خلاف اُنکے دعویٰ کے ہوتی (۲) جس معاملہ میں کہ مدعی نے بعض گواہان کو طلب کرایا اور جبکہ وہ حاضر ہوئے تو اُنکا اظہار دلانے سے انکار کر دیا تو قرار دیا گیا کہ نتیجہ جو اس طریق عمل سے نکالا جاتا ہے یہ ہے کہ گواہان مذکور اظہارات اور سوالات جرح میں واقعات کی بعینہ وہی حالت بیان کرینگے جو کہ مدعا علیہ کے جواب دعویٰ میں بیان کیگئی ہے (۳) قاعدہ مندرجہ تمثیل ہذا ہر دو دیوانی و فوجداری مقدمات سے متعلق ہے۔ فوجداری مقدمات میں یہ استغاثہ کا فرض ہوتا ہے کہ تمام شہادت جو بلاواسطہ طور پر الزام سے متعلق ہو پیش کرے اور کہ اگر بدون کافی وجہ کے ایسی شہادت پیش نہ کیجاوے تو عدالت استغاثہ کے خلاف نتیجہ اخذ کر سکتی ہے لیکن ملزم پر ایسا فرض عائد نہیں اُسکو اختیار ہے کہ خواہ شہادت پیش کرے یا نہ۔ اور اُسکے خلاف کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ دو طریقوں میں سے ایک اختیار کرتا ہے (۴) جج پر لازم نہیں کہ کل بیانات گواہان جوری کو پڑھ کر سنا دے یہ کافی ہے کہ اُسنے اس قدر کافی طور پر حوالجات دیئے گئے ہوں جو جوری کی توجہ اُنکی طرف راغب کرنیکے لئے ضروری ہوں۔ یہ ضروری نہیں کہ جج جوری کو اس قدر الفاظ میں مخاطب کرے کہ استغاثہ کیطرف سے چند گواہان کے طلب نکرائے جانیکی وجہ سے قیاس زیر تمثیل ہذا پیدا ہو گیا ہے کہ اُنکی شہادت سرکار کے حق میں مفید نہوگی بشرطیکہ اُس نے اس قدر بیان کر دیا ہو کہ جوری مناسب طور سے کوئی نتیجہ جو ترک مذکور سے اخذ کرنا چاہیے اخذ کر سکتی ہے (۵)؎

(ح) یہ کہ وہ جواب اگر دیا جاتا اُس شخص کے حق میں مضر ہوتا جو ایسے سوال کے جواب دینے سے انکار کرے جسکا جواب اُس پر از روئے قانون واجب ولازم نہیں ہے؎

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۷۳۔ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۷۰ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۱۰۳۳۔ (۳) ویکلی رپورٹر جلد [illegible] (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ [illegible] (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۲۸۱؎

زیر تمثیل ہٰذا عدالت قیاس کر سکتی ہے کہ اگر ایک شخص کسی سوال کا جواب دینے سے انکار کرتا ہے جسکے جواب دینے کے لئے وہ قانونًا مجبور نہیں ہے (۱) اگر اُسکا جواب دیتا تو اُسکے خلاف ہوتا۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے عدالت کو اختیار ہے کہ شخص ملزم کا اظہار لے لیکن وہ قانونًا اظہار دینے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا اور نہ اُسکا اظہار نہ دینا اُسکو کسی سزا کا مستوجب ٹھہراتا ہے لہٰذا جوری اوسکے خلاف نتیجہ اخذ کر سکتی ہے اگر وہ مناسب خیال کرے (۲) مقابلہ کیجئے ہمراہ دفعہ ۱۲۔ ایکٹ حلف نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ء

(ط) یہ کہ جب وہ دستاویز جس سے کوئی ذمہ واری عاید ہوتی ہو اپنے مقر کے قبضہ میں ہے تو ذمہ واری سوخت ہوئی۔

جبکہ ایک دستاویز جسکی رو سے ایک ذمہ داری پیدا ہوتی ہو بقبضہ مقروض ہو تو عدالت زیر تمثیل ہٰذا قیاس کر سکتی ہے کہ ذمہ داری مذکور کا ایفا کیا جا چکا ہے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۹۵۔ اسیطرح سال کی آخری سہ ماہی کے کرایہ کی رسید یہ قیاس پیدا کرتی ہے کہ سابقہ سہ ماہیوں کا کرایہ ادا ہو چکا ہے (۳) لیکن جبکہ مدعی بیان کرے کہ میری دستاویز مناط نالش چوری ہو گئی ہے اور مدعا علیہ کو تحریر دستاویز سے اقبال ہو لیکن بیان کرتا ہو کہ اُس نے ادائگی کر دی ہے تو بار ثابت کرنے ادائیگی کا اُس کے ذمہ ہوگا (۴) اگر اصل دستاویزات جو کسی عطیہ کی شاہد ہوں معطی لہم کے قبضہ میں ہیں تو قیاس یہ ہوتا ہے کہ عطیہ برابر نافذ ہے (۵)

مگر عدالت اس امر کے غور کرنے میں کہ آیا ویسے قواعد مقدمہ خاص سے جو عدالت موصوف کے روبرو پیش ہو متعلق ہیں یا نہیں واقعات قسم مرقوم الذیل پر بھی لحاظ رکھے گی :-

در خصوص تمثیل (الف) کے کسی دوکاندار نے ایک نشان کردہ روپیہ اوسکے چوری ہونیکے بعد ہی اپنے دکان کے صندوقچہ میں رکھا ہے اور وہ خاص روپیہ کیونکر اُسکے قبضے میں آیا بتا نہیں سکتا ہے مگر وہ اپنے کاروبار میں متواتر روپیہ پایا کرتا ہے ؛

در خصوص تمثیل (ب) کے ایک نہایت نیک نام و معزز شخص زید کے مقدمہ کی تجویز اس بات کی علت میں ہوئی کہ ایک کل کے مرتب کرنے میں اوس سے ایسی غفلت ہوئی جو کسی شخص کی موت کا باعث ہوئی اور عمرو نے جو ویسا ہی شخص نیک نام اور معزز ہے اور اُس کل کے ترتیب دینے میں شریک تھا جو کچھ کہ کیا گیا تھا تفصیل وار بیان کیا اور اپنی اور زید کی باہم غفلت کا اقبال کر کے اوسکی تصریح کی۔ +

---

(۱) ملاحظہ ہوں دفعات ۱۲۱ لغایت ۱۲۹۔ (۲) دفعات ۱۶۱ و ۱۷۵ اور ۳۴۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری۔

(۳) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۱۷۰۔ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۷۳۔

(۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۴۸۵ و ۴۹۶۔ +

درخصوص تمثیل (ب) کے۔ چند اشخاص ایک جرم کے مرتکب ہوئے اور مجرموں میں سے تین شخص زید اور عمرو اور بکر موقع جرم پر گرفتار ہوئے اور ایک دوسرے سے الگ رکھے گئے اور ہر ایک نے جرم کا احوال بیان کرتے وقت خالد کو شریک جرم بتایا اور ان کے بیانات اس طور پر ایک دوسرے کی سچائی پر دلالت کریں کہ مجرموں کا اس باب میں پیشتر سے اتفاق کرنا غیر محتمل معلوم ہو؛

درخصوص تمثیل (ج) کے۔ زید لکھنے والا ایک بل آف ایکسچینج کا کاروباری آدمی ہے اور عمرو سکارنے والا کم سن اور ناآزمودہ کار ہے اور تمامتر زید کے دباؤ میں ہے؛ +

درخصوص تمثیل (د) کے۔ یہ ثابت ہوا کہ پانچسال پیشتر ایک دریا ایک خاص راہ سے رواں تھا مگر معلوم ہوا کہ اوس وقت سے ایسی سیلابیاں ہوئی ہیں جن کے باعث سے اس کی راہ بدل گئی ہوگی؛ +

درخصوص تمثیل (ہ) کے۔ کوئی کار عدالت جسکا باضابطہ ہونا متنازع فیہ ہے۔ غیر معمولی حالتوں میں انجام پایا؛ +

درخصوص تمثیل (و) کے۔ تکرار اس بات پر ہے کہ آیا فلانی چٹھی ملی ہے یا نہیں اور ثابت ہوا کہ وہ ڈاک میں لگائی گئی تھی مگر معمولی سلسلہ ڈاک میں بوجہ فساد کے خلل واقع ہوا تھا؛ +

درخصوص تمثیل (ز) کے۔ زید نے ایک دستاویز کو جو ایک خفیف معاہدہ پر جسکی بنیاد پر اوسپر نالش ہوئی ہے۔ موثر ہوتی۔ مگر نیز جس سے اس کے خاندان والوں کے دلوں میں رنج پہونچتا اور ان کی خوش نامی میں بٹا لگتا پیش کرنے سے انکار کیا؛ +

درخصوص تمثیل (ح) کے کسی شخص نے ایسے سوال کے جواب دینے سے انکار کیا جس کا جواب دینا اس پر قانوناً واجب ولازم نہیں ہے۔ مگر سوال مذکور کے جواب دینے سے ان معاملات میں جو اس معاملہ سے علاقہ نہیں رکھتے ہیں بعلاقہ جسکے سوال مذکور کیا گیا۔ اسکو نقصان پہونچتا؛ +

درخصوص تمثیل (ط) کے۔ ایک تمسک اپنے مقر کے قبضے میں ہے مگر حالات ایسے ہیں کہ شاید اس نے اسے چرایا ہوگا؛ +

قانون متعلق بہ قیاسات جو بصورت دستاویزی شہادت کے کیے جانے چاہئیں۔ ان دفعات میں درج ہیں جن میں کہ دستاویزی شہادت کے متعلق کارروائی کی گئی ہے۔ دفعہ ۱۱۴۔ اس قسم کے مقدمات کے

ساتھ کوئی علاقہ نہیں رکھتی (۱)؛

علاوہ ان قیاسات مندرجہ دفعہ ہذا کے اور قیاسات بھی ہیں جن کے کر لینے کا عدالت کو اختیار تمیزی حاصل ہے۔ بطور مثال چند ایک درج کئے جاتے ہیں :-

تبنیت بصورت تبنیت دہرم شاستر کا یہ مسئلہ ہے کہ "بعدم موجودگی امتناع کے اجازت قیاس کیجاتی ہے" لیکن مقولہ مذکور اُس شخص سے متعلق ہے جو کہ بچہ کو تبنیت میں دیتا ہے نہ کہ اُس شخص سے جو بچہ کو تبنیت میں لیتا ہے (۲)؛ اور جبکہ سالہائے سال تک تبنیت کے تسلیم کئے جانے کے متعلق شہادت موجود ہو تو قیاس یہ ہے کہ ہر بات جو تبنیت کے جایز ٹھہرانے کے لئے ضروری تھی پوری کی جاچکی ہے اور جو شخص اس کے خلاف بیان کرے بار ثبوت اُسپر ہوتا ہے (۳)؛

وقف بصورت وقف از طرف اہل ہنود برائے پوجا دیوتا کے یہ قیاس کیا گیا ہے کہ واقف کی نیت شے کو زیادہ تر خاندان میں رکھنے کی ہے بہ نسبت اسکے ایک فرد واحد کو فایدہ دیا جاوے لیکن اگر دستاویز وقف میں الفاظ باظہار نیت اس امر کے کہ وقف خاندان کا ملوکہ رہیگا قیاس مذکور پیدا نہ ہوگا (۴)؛

رواج خاندان قانون دہرم شاستر بذاتہ ذاتی رسم و رواج سے بنا ہے اور وہی نوعیت رکھتا ہے اور جہانکہ ایک قدیم خاندانی رواج ہندوؤں میں موجود ہونا ثابت کیا جاوے تو قیاس یہ ہے کہ رواج مذکور برابر موجود ہے گو کہ خاندان نقل مکان کر گیا ہو (۵)؛ اِلّا اُس صورت میں کہ یہ ثابت کیا جاوے کہ خاندان مذکور نے اُس ملک کا قانون اِختیار کر لیا ہے جس میں کہ وہ نقل مکان کر گیا ہے (۶)، مگر اِس قیاس کی تردید کی جا سکتی ہے بذریعہ ثابت کرنے اس امر کے (بجز بلحاظ شادی کے) کہ جملہ رسومات خاندان میں مطابق دوسرے قانون کے بجا لائی جاتی ہیں (۷)؛

خاندان مشترک جبکہ ایک ہندو خاندان کھانے پینے اور پوجا پاٹ میں مشترک ہو اور ظاہر کیا جاوے کہ وہ کچھ

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۴۶۷ بصفحہ ۴۷۰ - (۲) بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۴۵ و ۱۴۶ صیغہ اپیل دیوانی - (۳) ملاحظہ ہو بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۵ و جلد ۷ صفحہ ۱۰۵ و مورس انڈین اپیلس جلد ۱۴ صفحہ ۶۷۰ و دہرم شاستر مین صاحب طبع ہفتم فقرہ ۱۵۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۹۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۳۷۴ - (۴) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۸۶ و ۱۱۴ - (۵) بنگال لا رپورٹ جلد اول صفحہ ۲۶ منفصلہ پریوی کونسل و ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۲۶۱ - (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۲۶۱ - (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۲۹۵ -

شترکہ جایداد بہی رکھتا ہے تو قیاس یہ ہوتا ہے کہ کل جایداد جو وہ رکھتا ہے مشترکہ ہے اور جملہ حصولات جو کیے گئے ہین مشترکہ ہیں۔ اور بار ثبوت اس امر کا کہ کوئی جزو جایداد مذکور جداگانہ اور مکسوبہ ہے اوس شخص پر ہوتا ہے جو ایسا بیان کرتا ہے (۱)؛

قرضہ منیجر کوئی قیاس نہیں ہے کہ قرضہ جو منیجر ہندو خاندان نے برداشت کیا ہے خاندانی غرض کیلئے برداشت کیا گیا ہے (۲)؛

جائیداد شوہری کوئی قیاس قانونی پیدا نہیں ہوتا جہانکہ ہندو شوہر متوفی منقول جائیداد رکھتا تھا کہ جائیداد جو بعد وفات اوسکی بیوہ کے قبضہ میں ہے جائیداد مملوکہ شوہر میں شامل ہے اِلّا اُس صورت میں کہ بیوہ ظاہر کرے کہ اُس نے جائیداد مذکور دیگر ذریعہ سے حاصل کی ہے (۳)؛

بیگناہی عام قیاس ہر قسم کے برے عمل کے خلاف ہے۔ ہر ایک شخص قانوناً بیگناہ خیال کیا جاتا ہے تاوقتیکہ اُسکے خلاف ثابت نہ ہو اور مجرم ہونا کبھی قیاس نہیں کیا جاتا (۴)؛ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۲۴۴؛

غفلت غفلت کی متعلق کوئی قیاس نہیں ہو سکتا بلکہ عام احتیاط کے متعلق قیاس ہو سکتا ہے اور اُس شخص کو جو غفلت کا الزام لگاتا ہے ثابت کرنا چاہیے کہ دوسرے فریق نے بعض فرض فگی خود کی خلاف ورزی بذریعہ کسی فعل یا ترک فعل کے کی ہے اور اس وجہ سے نقصان شکایت کردہ کا باعث ہوا ہے (۵) لیکن یہ قاعدہ برندگان مال عوام کی صورت میں متعلق نہیں ہوتا جو کہ بربنائے مصلحت عامہ کے محتاط قیاس کیے گئے ہیں اگر مال جو اونکی حفاظت میں دیا گیا ہو گم ہو جاوے یا اوسکو نقصان پہونچا ہو (۶)؛ ریلوے کمپنی بارے برندگان عوام مسافرون کی نہیں ہیں جس حالمیں کہ ایسی کمپنی کے برخلاف نالش اس بات کی کیجاوے کہ حفاظت سے نہیں لے گئی تو غفلت بینہ کو مثبت طور پر ثابت کرنا چاہیے جبکہ اُس سے انکار کیا جاوے (۷)؛ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ اول۔ بیلی یعنی تحویلدار کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۵۲۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۳۶۱؛

شرع محمدی قاعدہ مندرجہ دفعہ ۱۱۲۔ ایکٹ ہذا جو ایک قاعدہ قانون ملکی کا بنسبت قانون شہادت کے ہے مسلمانوں سے متعلق نہیں ہوتا جہانتک کہ وہ مسلمانوں کے اس قاعدہ۔ کے خلاف ہے کہ بچہ جو شادی سے چھ ماہ سے کم عرصہ کے اندر پیدا ہو صحیح النسب

---

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۴۹ و جلد ۱ صفحہ ۱۹۳ و ۲۰۱ و جلد ۸ صفحہ ۲۷۰ و جلد ۳ صفحہ ۱۲۴ و مورس انڈین اپیلیس جلد ۱۲ صفحہ ۵۴۰ و بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۳۳۷ و مورس انڈین اپیلیس جلد ۳ صفحہ ۲۲۹ و جلد ۹ صفحہ ۵۳ و ۶۶ و جلد ۱۰ صفحہ ۵۳ و ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۲۲۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۶ و ۹۰۔ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۵۲۰ و جلد ۲۱ صفحہ ۸۰۸۔ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۸۷۱؛

(۴) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۱۱۲۰ تا ۱۱۸۰ و بسٹ صاحب فقرہ ۳۳۴ و ۳۴۶۔ (۵) قانون شہادت لاسن صاحب صفحہ ۱۰۲ و ۱۰۳؛

(۶) کامن بنچ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۸۹۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۷۸۶ و جلد ۶ صفحہ ۳۹۸؛ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۱۰۴ بہ منسوخی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۴۶۵؛

نہیں ہے (۱)، لیکن شرع محمدی کے رو سے قوی قیاس بحق صحیح النسبی کے ہے چنانچہ ملاحظہ ہو مورس انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۵ و ۲۴۵ مندرجہ زیر دفعہ ۱۱۲ - ایکٹ ہذا۔ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۷۲۳ و مورس انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۹۴ و صفحہ ۱۱۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۸۴ و ۱۹۹ و مورس انڈین اپیلس جلد ۸ صفحہ ۱۳۶ و جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۳۰؛

شادی عورت اور مرد کا باہم مجامعت کرنا یا اونکا طریق عمل بہ لحاظ دیگر اُمورات کے بطور شوہر و زوجہ کے یہ نتیجہ پیدا کرتا ہے کہ باہم اون کے شادی ہو چکی ہے۔ اور قانون نکاح کو جایز قیاس کرتا ہے (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۷۰۶ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۱۸ و ۲۲۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۲، ۳ و ۵۰ و جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۶۶ - لیکن ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۷۹ - اہل ہنود میں شودروں کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ و جلد ۱۹ صفحہ ۹۱ -

صحیح العقلی ہر شخص بصورت عدم ثبوت خلاف کے صحیح العقل قیاس کیا جاتا ہے اگر کسی شخص کا مجنون یا فاتر العقل ہونا بیان کیا جاوے تو امر واقعہ مذکور ثابت کرنا چاہیے (۳)

نیت اور علم نیت کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۱۴۳؛

ہر شخص کی نسبت قیاس کیا گیا ہے کہ وہ قانون کا علم رکھتا ہے اگر اُسکی لاعلمی بیان کیجاوے تو امر واقعہ مذکور ثابت کرنا چاہیے (۴)- بلکہ یہ ایک مقولہ قانون کا ہے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۲ و ۳۵۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۴۶۵؛

مقدمہ بازی اپنے حقوق کے نافذ کرنیکے لئے نالش کرنے میں توقف کرنا اوس شخص کے حق میں غیر مفید قیاس پیدا کرتا ہے جسنے ایسا توقف کیا ہو (۵)، اور خاص حالات میں نالشی کیطرف سے توقف کا کیا جانا اُسکی طرف سے رضامندی کو ظاہر کرتا ہے کہ جو کچھ فریق مخالف دعویٰ کرتا ہے صحیح اور مناسب تعداد ہے (۶)؛

شراکت ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۸۱؛

رہن بعدم موجودگی شہادت خلاف کے قیاس یہ ہوتا ہے کہ وہ شخص جو ایک سابقہ رہن کا روپیہ ادا کرتا ہے اپنے فایدہ کے لئے سابقہ رہن کو زندہ رکھنے کا منشا رکھتا ہے (۷)؛

مذہب جو لڑکا ہندوستان میں پیدا ہو معمولی حالات میں اُسکے متعلق قیاس کیا جاویگا کہ اپنے والد کا مذہب رکھتا ہے (۸)- اگر والدین میں کوئی ایک مسلمان ہو تو قیاس شرع محمدی یہ ہے کہ بچہ مسلمان ہے تاوقتیکہ وہ بالغ ہو اس بعد اسکو حق انتخاب حاصل ہے (۹)- تبدیل مذہب کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۵۳۹؛

---

(۱) ڈائیجسٹ ولسن صاحب متعلق شرع محمدی صفحہ ۸۰۳ و قانون شہادت فیلڈ صاحب صفحہ ۵۳۱ - (۲) قانون شہادت سید امیر علی صاحب - (۳) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۱۹۷ و ۳۴۸ - (۴) ہارٹن صاحب قانون شہادت فقرہ ۱۲۴۰ - (۵) مورس انڈین اپیلس جلد ۱۲ صفحہ ۵۹ (۶) بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۵۴ و ۵۴۵ - (۷) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۷۶۹ - (۸) مورس انڈین اپیلس جلد ۱۴ صفحہ ۳۰۹ - (۹) شرع محمدی سید امیر علی صاحب؛

فصل (۸)

موانع تقریر مخالف

موانع تقریر مخالف ایک ذاتی امتناع ہے جو ایک شخص کو خاص حالات میں خاص واقعات کے ثابت کرنے سے باز رکھتا ہے (۱) اور وہ صرف متعلق ثبوت کے ہے (۲) زمانہ قدیم میں اس کا مقصد چونکہ دلیل اور صحیح پالسی کے مقابل میں سچائی کا بند کرنا سمجھا جاتا تھا اس لئے اس مسئلہ کو اچھی نظر سے نہ دیکھا جاتا تھا بلکہ اس سے نفرت کیجاتی تھی۔ زمانہ حال میں اسکو اس غرض سے استعمال نہیں کیا جاتا کہ سچائی خارج رہے بلکہ تمامتر زور اس بات پر ہے کہ فریقین اور ان کے قائمقامان کو اوس امر کے از سر نو برپا کرنے سے منع رکھا جائے جو کہ ایک مرتبہ مناسب طور پر طے ہو چکا ہے (۳) کسی فریق کو یہ اجازت نہ دیجائیگی کہ ایک ہی امر کو اپنے حق میں منظور اور نامنظور کرے (۴) کوئی موانع تقریر مخالف قانون کے نہ جاننے سے پیدا نہیں ہو سکتا جسکی نسبت قیاس کیا جانا چاہیئے کہ ہر دو فریق کو علم ہے (۵)

مانع تقریر مخالف

دفعہ ۱۱۵۔ جب کسی شخص نے اپنے اظہار یا فعل یا ترک فعل سے عمداً دوسرے شخص کو کوئی بات باور کرائی ہو یا باور کرنے دیا ہو۔ اور اوسی اعتبار پر اوسکے معمل ہونیکا باعث ہوا ہو یا اسکو عمل کرنے دیا ہو تو اوسکو یا اوسکے قایم مقام کو اجازت نہ ملیگی کہ کسی نالش یا کارروائی میں جو فیمابین اوسکے اور اوس شخص یا اوسکے قائممقام کے ہو۔ اوس بات کی صداقت سے انکار کرے ۔

تمثیل

زید نے عمداً دروغ بیانی سے عمرو کو یہ باور کرایا کہ فلاں زمین زید کی ہے اور اسکے ذریعہ سے عمرو کو اس زمین کے خریدنے اور اوسکی قیمت کے ادا کرنے پر مائل کیا۔

بعد ازاں وہ زمین زید کی ملک میں آئی اور زید اوس بیع کو اس بناء پر منسوخ کرایا چاہتا ہے کہ بروقت بیع کے وہ اوسپر کچھ استحقاق نہیں رکھتا تھا۔ پس وہ اپنے عدم استحقاق کے بارے میں ثبوت پیش نہیں کر سکتا ہے

اصول جسپر کہ قاعدہ امر مانع تقریر مخالف مبنی ہے یہ ہے کہ یہ نہایت ہی خلاف انصاف اور خلاف عدل ہوگا اگر ایک شخص بذریعہ بیان کے جو کیا گیا ہو یا بذریعہ طریق عمل کے جو بیان کی حد تک پہونچتا ہو دوسرے شخص کو کسی فعل کے کرنیکی ترغیب دے جو وہ کسی اور حالت میں نہ کرتا تو بیان کرنے والے شخص کو بمقابلہ نقصان اور ضرر دوسرے شخص کے

---

(۱) دیباچہ اسٹیفن صاحب صفحہ ۱۷۵ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۲۲۶ و ۲۳۹ (۳) رسالہ بگلو صاحب بابت امر مانع تقریر مخالف فقرہ ۱۱ (۴) لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد اول صفحہ ۳۸۸ و ۳۸۹ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵۸۰

جس نے اُسپر عمل کیاہے اپنے سابقہ بیان کے اثر سے بچنے یا انکار کرنے کی اجازت دیجاوے (۱) دفعہ ہذا مکمل ہے اور قانون امر مانع تقریر مخالف مروجہ بملک ہذا اس میں مندرج ہے (۲) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۶۹ دفعہ ہذا اور دفعات مابعد میں کوئی امر مغائر قانون انگلستان متعلق بامر مانع تقریر مخالف کے مندرج نہیں ہے (۳)

قاعدہ مانع تقریر مخالف جو دفعہ ۱۱۵ میں قرار دیا گیاہے ان تمام صورتوں پر حاوی ہو جنپر مسئلہ تعمیل جزوی محتوی ہے اس دفعہ میں یہ تحریر نہیں ہے کہ امر مانع تقریر مخالف قایم ہونیکے لئے وہ افعال جنکے کرنیکی طرف کوئی شخص مایل ہوا ہو صرف اسکے حق کے ہوں اسکے الفاظ ایسے کافی طور پر وسیع ہیں کہ صورت ایسے انتقال کنندہ کی اس میں داخل ہو کہ جو صرف اس تفہیم و یقین پر قابض رہنے دیا گیاہے کہ معاملہ رہن کا ہے پس ہر صورت جسکو عدالتہائے انگلستان "تعمیل جزوی" سے نامزد کرتی ہیں داخل قاعدہ امر مانع تقریر مخالف ہند کی ہوگی لیکن وہ بنیاد جسپر اختیار عدالتہائے ہند کا نہایت مضبوط طور پر قایم کیا جاسکتا ہے وہ فرض ہے جو عدالتہائے موصوف پر نسبت روکنے فریب کے ہے۔ عدالتہائے ایسے قاعدہ بلکہ قانون کو بھی جو بغرض بند کرنے فریب کے صادر ہوا ہو زیادہ کارگر ذریعہ ترغیب فریب کا نہ ہونے دینگی۔ چنانچہ انگلستان میں عدالتوں نے بغرض روکنے فریب کے بعض صورتوں میں کامن لا متعلقہ شہادت و قانون فریب کو نظر انداز کیا ہے عدالتہائے واقع ہند کو اسی طرح پر نسبت قیود قایم کردہ ایکٹ شہادت ہند کے عمل کرنیکے واسطے وہی وجوہ جواز کی ہیں (۴)

دفعہ ہذا اس مقدمہ سے متعلق نہیں ہے جہاں وہ بیان جسپر انحصار کیا گیا ہو ایسے شخص کے پاس کیا گیا ہو جسکو اصلی واقعات کا علم ہو اور جسکو غلط بیانی سے دھوکہ نہ لگا ہو۔ اس صورتمیں کوئی امر مانع تقریر مخالف موجود نہیں ہو سکتا جہاںکہ معاملہ کی اصلیت فریقین کو معلوم ہو۔ ایک غلط بیانی جو ایسے شخص کے پاس کیگئی ہو جو اسکے دروغ ہونیکو جانتا ہو ویسا فریب نہیں ہے جس سے استحقاق نابالغیت زایل ہو جائے (۵) اور نہ اوس صورت سے متعلق ہوتی ہے جس میں یقین جو کسی اور طرح سے پیدا کیا گیا ہو صرف بوجہ کسی ترک فعل از طرف اوس شخص کے جس کے خلاف امر مانع تقریر مخالف کا عذر اوٹھانے کی استدعا کیگئی ہے جاری رہنے دیا گیا ہو (۶)

فرق مابین مانع تقریر مخالف وثبوت قطعی ۱۔ ثبوت قطعی ہمیشہ قیاس راستی واقعہ پر مبنی ہوتا ہے اور مانع تقریر مخالف ایک حجت الزامی بلالحاظ راستی واقعہ کے بطور جواب دندان شکن کے ہوتا ہے۔ ۲۔ مانع تقریر مخالف بمقابلہ شخص خاص کے اثر رکھتا ہے اور ثبوت قطعی وہی اثر ہر شخص کے مقابلہ میں رکھتا ہے یعنی اسکے خلاف شہادت داخل نہیں کیجا سکتی

فرق مابین امر مانع تقریر مخالف و رضامندی امر مانع تقریر مخالف اور رضامندی کے مابین تمیز کیجانی چاہیئے۔ مقدمہ

---

(۱) لارپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۳ و ۲۱۵ و ۲۱۶ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۵ صفحہ ۹۰۴ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۲۹۶ (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۹۴ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۵۳۹۔ بہ پیروی جیکسن و جانسن رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۵۸ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۶،۵۳۰

بمبئی لا رپورٹ جلد ۲۵ صفحہ ۲۰۱ بر صفحات ۲۰۸ و ۲۱۰ سنہ ۱۹۰۱ء و لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۳ سنہ ۱۸۹۲ء و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۲۹۶ میں رضامندی زیر بحث بدوران تکمیل ایک غیر مکمل فعل کے تھی جس سے کہ فریق ثانی بوجہ رضامندی مذکور کے احتراز کر سکتا تھا۔ مقدمہ چانسری ڈویژن جلد ۵ صفحہ ۲۸۶ و ۳۱۴ سنہ ۱۸۷۷ء سے ایک ایسے فعل پر رضامندی جو ابھی ہو رہا ہو اور اس فعل پر جبکہ وہ تکمیل پا چکا ہو محض تسلیم کے مابین تمیز واضح ہو جاتی ہے صورت اول الذکر میں وہ بطور امر مانع کے عامل ہو سکتی ہے اگر اُسکے باعث کسی فعل کی بخلاف ورزی استحقاق کے تحریک ہوئی ہو صورت دوم میں تسلیم گذشتہ امر کو بدل نہیں سکتی اور استحقاق نالش جو ایک دفعہ حاصل ہو چکا ہو بہرکیف بطور ایک عام قاعدہ کے بدُون رضامندی و اطمینان یا فارغخطی بر ثبت مُہر کے زائل نہیں ہو سکتا۔ امر مانع بذریعہ تسلیم یا سکوت ایک بعد کے واقعہ سے متعلق نہیں ہے تسلیم بمنزلہ تصدیق کے نہیں اور یہ کسی فعل یا ترک فعل کی محرک نہیں ہوتی۔ اور یہ بوجہ رضامندی و اطمینان معہ کامل علم کے قایم کرنیکے لئے جو ایسی صورت میں ضروری ہونگے ناکافی ہے۔ تمیز مقدمہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۳۳ و ۱۳۷ میں تسلیم کیگئی ہے۔ رضامندی بعد ایک اقرارنامہ کے اگر عرصہ میعاد سے نہ بڑھگئی ہو استحقاق نالش کی مانع نہیں ہے۔ جو پیشتر پیدا ہو چکا ہو۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۸۲۔ مدراس ہائیکورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۷۰ و ویکلی رپوٹر جلد ۲۳ صفحہ ۹۹ پریوی کونسل ملاحظہ طلب ہیں (۱)

اظہار فعل و ترک فعل

دفعہ ہذا میں امر مانع تقریر مخالف بذریعہ "بیان" کا ذکر ہے۔ لفظ مذکور میں ہر دو صریح اور مفہوم بیانات داخل ہیں۔ اس لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ امر مانع تقریر مخالف کے پیدا کرنیکے لئے ایک صریح بیان ہو۔ خواہ کوئی لفظ یا فعل یا طریق عمل جو بطور امر واقعہ کے ایک صریح اثر پیدا کرے لفظ مذکور میں شامل ہے۔ بیشک لفظ مذکور میں بعض صورتوں میں عملی طور پر (سکوت) خاموشی بھی داخل ہے کیونکہ خاموشی جس حال میں کہ ایک شخص پر لازم ہو کہ بولے عام طور پر مساوی اقبال امر واقعہ مذکور کے ہوتی رہے (۲) دفعہ ہذا میں علاوہ اظہار کے فعل اور ترک کا بھی ذکر ہے یہ بات غیر اہم ہے کہ بیان کس شکل میں کیا گیا ہے۔ ہر ایک صورت میں اصل امر غور طلب غرض یا حالت علم اُس فریق کی جو منع کیا جاتا ہے نہیں ہوتا بلکہ اثر اوس کے بیان یا طریق عمل کا ہوتا ہے جس نے دوسرے کو بیان یا طریق عمل مذکور کے یقین پر عمل کرنے کی ترغیب دی ہے (۳) جو بیان یا وعدہ آئندہ کے لئے کیا جاوے وہ مانع تقریر مخالف نہیں ہو سکتا (۴) نسبت غلطی قانون کے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۳۷۴۔

اصول امر مانع تقریر مخالف کسی ایکٹ واضعان قانون سے متعلق نہیں کیا جاتا۔ اور نہ فریقین معاہدہ مجاز ہیں کہ اپنے آپ کو یا کسی اور شخص کو بموجودگی ایکٹ مذکور کے منع رکھیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۱۴۰ و

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۵ بر صفحہ ۳۱ و ۳۲ و ۳۵ (۲) رسالہ بگیلو صاحب متعلق امر مانع تقریر مخالف فقرہ ۵۸۰ و لا رپورٹ کامن بلینز جلد ۱۰ صفحہ ۹۰، ۹۴، ۳ و ۳۱۷ (۳) لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۳ و ۲۱۵ (۴) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۵ صفحہ ۳۱۷ ⁘

۲۰۷ و ۲۰۸- انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۶-

کسی شخص ایک فریق خود بیان کرسکتا ہے یا بذریعہ کسی اور شخص کے کرسکتا ہے جس کے کہ افعال کا وہ پابند ہو۔ اور لفظ "شخص" مندرجہ دفعہ ہذا اس شخص سے متعلق ہے جو کہ پوری عمر کا اور مجاز کرنے معاہدہ کا ہو (۱)، اور لفظ مذکور میں کارپوریشن بھی داخل ہے لیکن اصول امر مانع تقریر مخالف بذریعہ طریق عمل کارپوریشن سے ویسا ہی متعلق ہے جیسا کہ اشخاص واحد سے مگر تابع اس حد کے کہ اگر فعل اختیار کردہ بنا بر خلاف اختیار کارپوریشن کے ہو تو اسکا کوئی فعل یہ تاثیر نہیں رکھ سکتا کہ اوسکو یہ بیان کرنے سے منع رکھے کہ اسکو اوس امر کے کرنیکا جو اس نے کیا اختیار نہ تھا (۲) سرکار کے برخلاف بھی امر مانع تقریر مخالف ہوسکتا ہے (۳) نسبت اختیارات ایجنٹان کے ملاحظہ ہوں دفعات ۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۸۸ و ۱۸۹ قانون معاہدہ (ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۲ء) و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۱۰۷- شرکاء کے متعلق ملاحظہ ہوں دفعات ۲۴۵ و ۲۴۶ قانون معاہدہ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۷۸- امناء کے متعلق ملاحظہ ہوں دفعات ۲۳ و ۶۲ و ۹۸- ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۸۲ء و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۴۲ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۶۲۵ و ۶۳۶ و ۶۳۷۔

مطلوبات مانع تقریر مخالف کسی مقدمہ کو دفعہ ہذا کے تحت لانیکے لئے تین باتوں کا ہونا ضروری ہے:-

۱- کسی شخص نے اپنے قول یا فعل یا ترک سے دوسرے کو یقین دلایا ہو یا یقین کرنے دیا ہو۔ ۲- ایسا قول یا فعل یا ترک ارادتاً ہو۔ ۳- دوسرے شخص نے اس قول یا فعل یا ترک کے بھروسہ پر کوئی کام کیا ہو۔

(۱) کسی شخص نے اپنے قول یا فعل یا ترک سے دوسرے کو یقین دلایا ہو یا یقین کرنے دیا ہو

بینامی ایک مقدمہ میں اصل مالک نے مشتری اسم فرضی کو اس امر کی اجازت دی کہ اشخاص غیر کو یہ یقین دلائے کہ جایداد واقع میں اسکی ہے چنانچہ اشخاص غیر مذکور نے مشتری اسم فرضی کو اصل مالک تصور کرکے اس جایداد کا رہننامہ اپنے نام لکھوا لیا۔ تجویز ہوا کہ اصل مالک بوجہ اپنے عمل کے مرتہنان پر تنسیخ رہن کا دعویٰ نہیں کرسکتا اور وہ مالک اسم فرضی کے افعال کا پابند ہے (۴)

جہاں کہ مدیون اصل مالک نے اپنی جایداد اس غرض سے کہ دائنان اپنا روپیہ نہ وصول کرسکیں اسم فرضی منتقل کردی تو تجویز ہوا کہ بعد میں اصل مالک یا اوسکے قائممقام بغرض تنسیخ ان انتقالات اسم فرضی کے یہ بیان فریب دعویدار نہیں ہوسکتے (۵) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۳۷۰۔

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۸ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۹۸ (۲) شرح قانون شہادت سید امیر علی صاحب

(۳) بنگال لاء رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۴۴ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۰۹ و ۱۱۷ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۳۴ و جلد ۹ صفحہ ۵۹۳ دیوانی۔

(۵) ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۹۲ و ۲۲۱ و جلد ۵ صفحہ ۱۷ و جلد ۴ صفحہ ۱۲ و ۲۴ و نمبر ۳۲ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

جبکہ کوئی شخص کسی جایداد کو اس نیت سے کہ اسکی ملکیت کی نسبت لوگوں کو اصل واقفیت نہ ہو اسم فرضی خرید کرے اور پھر اس شخص کو جسکے نام جایداد اسم فرضی خریدی گئی تھی ایسا عملدرآمد کرنے دے کہ گویا وہ اسکا مالک واقعی ہے تو بعد ازاں اسکو یہ منصب نہیں رہیگا کہ اس جایداد کا اُن لوگوں کے مقابلہ جو اس بھروسہ پر عملدرآمد کریں دعوی کرسکے بجز ایسی صورت کے کہ یہ امر ثابت ہو کہ منتقل الیہ کو اسم فرضی ہونے کی واقفیت تھی (۱)

کوئی نالش اس بنا پر خریدار سارٹیفکیٹ یافتہ کے نام ساخت نہ کیجاویگی کہ خرید کسی اور شخص کیطرف سے یا ایسے شخص کیطرف سے کیگئی تھی جسکے ذریعہ سے دوسرا شخص دعوی کرتا ہے کوئی عبارت اس دفعہ کی مانع نالش حاصل کرنے اس حکم کی نہ ہوگی کہ نام خریدار سرٹیفکیٹ یافتہ کا سرٹیفکیٹ میں ازروئے فریب یا بلا رضامندی اصل خریدار کے داخل کیا گیا ہے (۲) لیکن اگر خریدار واقعی قابض ہو جاوے اور پھر اُسپر دعوی منجانب شخص سرٹیفکیٹ یافتہ کے دائر ہو تو پریوی کونسل نے تجویز کیا کہ خریدار واقعی کو اختیار ہے کہ بمقابلہ خریدار سرٹیفکیٹ یافتہ کے یہ عذر پیش کرے کہ اسکا نام سرٹیفکیٹ میں اسم فرضی داخل کیا گیا تھا اور اصل مالک میں ہوں (۳)

مالکان واقعی جایداد نے بغرض محفوظی اجرائے دستک بقایا مالگذاری کے اسم فرضی بیع ایسے شخصوں کے ہاتھ کردی جو کہ ملک غیر میں سکونت پذیر تھے اور محکمہ مال نے اس جایداد کو مستاجری پر دیکر زر باقی مالگذاری وصول کرلیا اور بعد ازاں مالکان کو جایداد واپس کردی مشتری اسم فرضی نے دعوی دلاپانے جایداد کا بمقابلہ بایعان قابض کے دایر کیا۔ تجویز ہوا کہ اگر بایعان بیدخل ہوتے اور مشتریان اسم فرضی دخیل ہوتے تو بایعان مداخلت کا دعوے نہ کرسکتے۔ بصورت موجودہ چونکہ بایعان قابض ہیں اور مصلحت یہی ہے کہ اصل مالک قابض ہیں لہذا دعوی قابل اخراج ہوا (۴)

(ھ) نے ایک مکان اپنے بیٹے (ل) کے نام پر خریدا جس نے اسے مدعاعلیہ کے پاس بعوض چھ سو روپیہ سکار کے رہن کیا قبل رہن (ھ) ایک جایداد کثیر چھوڑ کر فوت ہوچکا تھا جو اسکے ورثا کو بطور خاندان مشترکہ اہل ہنود پہونچی تھی (ھ) کی بیوہ اور (ر) ایک پسر نے نالش بغرض تردید اس رہن کے دایر کی جو (ل) نے مدعاعلیہ کے حق میں کیا تھا۔ قرار دیا گیا کہ باپ کا اپنے پسر (ل) کے نام مکان خریدنا بینامی تھا کیونکہ باپ مالک اصلی تھا اور اوسکے ورثا اس امر سے ممنوع نہیں ہیں کہ بینامیدار کے مرتہن نیک نیت کے برخلاف بھی معاملہ کی نوعیت اصلی کو ثابت کریں (۵)

نیز متعلق اسم فرضی ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۳۷ و ۱۴۰ و جلد ۲۰ صفحہ ۲۹۶۔ زیر عنوان "قایم مقام" نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۳ زیر دفعہ ۹۲۔ ایکٹ ہذا و شرح زیر و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۹۵۔ نمبر ۴۲ سنہ ۱۹۰۴ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۸۲ و جلد ۲ صفحہ ۲۳۸ و جلد ۲۳ صفحہ ۴۴ و ۱۶۵

---

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۸۵ و جلد ۸ صفحہ ۶۷ (۲) دفعہ ۶۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء (۳) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۹

(۴) رپورٹ ممالک مغربی شمالی جلد ۱ صفحہ ۱۰ مورخہ ۶ جولائی سنہ ۱۸۶۶ء (۵) نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی

و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۳۲۶ و ۳۳۰ و ۳۳۳ و ۳۳۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۹۰۹ و ۳۶۴ و جلد ۲۳ صفحہ ۹۶۲ و ۶۰۴ و جلد ۲۷ صفحہ ۲۳۱۔

شفعہ اگر شفیع بروقت بیع خریداری سے انکار کرے اور ایک غیر شخص اس جایداد کو خرید لے تو شفیع پھر دعویٰ شفعہ کا نہیں کر سکتا (۱) لیکن شفعہ کا حق بوجہ انکار خریداری جایداد کے اس قیمت پر جس پر کہ اوسکو دیجاتی ہو زایل نہیں ہو جاتا کیونکہ اوسکو یقین ہوتا ہو کہ قیمت مذکور اسکی اصل قیمت سے زیادہ ہو مگر شرط یہ ہو کہ اس یقین کو اسنے نیک نیتی سے ظاہر کیا ہو (۲) بموجب شرع محمدی کے اگر شفیع مشتری کے ساتھ تصفیہ کرے یا بابت جایداد مشفوعہ کے اس سے کوئی فایدہ حاصل کرے تو یہ سمجھا جائیگا کہ اس نے بیع کو تسلیم کر لیا اور اپنے حق شفعہ سے دست برداری کی (۳) اور جبکہ صرف ایک جزو کی بابت دعویٰ کرے اور باقی کی بابت دعویٰ نہ کرے (۴) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۱۰۶ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۸۔

خریدار اگر شفیع کے پاس اراضی متنازعہ بغرض ادائے زر ثمن بیع کر دے تو شفیع کا حق زایل ہو جاتا ہے (۵) اسی طرح شفیع جسکے پاس اراضی رہن ہو زر رہن مشتری سے لیلے تو اسکا حق شفعہ جاتا رہتا ہے (۶) لیکن ملاحظہ ہو نمبر ۷۳ سنہ ۱۹۰۹ء پنجاب ریکارڈ۔

اگر شفیع مشتری حقوق خیلکاری کو مزارعہ و خیلکار تسلیم کرے تو بعد ازاں حق شفعہ کا دعویٰ نہیں کر سکتا (۷)

اگر شفیع بجواب نوٹس بائعہ کے اپنے ارادہ نفاذ حق شفعہ کا نوٹس بائع کو نہ دے تو حق مذکور زایل ہو جاویگا (۸)

مشتریان نے نالش حق شفعہ میں یہ عذر کیا کہ بیع ناجایز ہے کیونکہ ہم نابالغ تھے اور معاہدہ کرنیکے قابل نہ تھے۔ تجویز ہوا کہ چونکہ نامبردگان نے روپیہ بائع کو ادا کیا اور انتقال کامل ہو گیا اور وہ قابض جایداد ہیں لہذا وہ ایسا عذر کرنے سے ممنوع ہیں (۹) اگر شفیع اس امر واقعہ سے آگاہ ہو کر کہ مرتہن کارروایات بیعبات میں مصروف ہوا اور مرتہن سے اس تعداد کی اطلاع پا کر جو بروئے رہن واجب الادا ہے اس مفہوم پیغام انفکاک رہن سے فایدہ اٹھانے سے انکار کرے تو بعد میں وہ مرتہن کے برخلاف اپنے شفعہ کی تعمیل کرانے کی نالش نہیں کر سکتا (۱۰)

مرتہن نے بجائے کارروائی ریگولیشن نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۰۶ء کے دخل ملکانہ کا دعویٰ کیا اور ڈگری بدیں مضمون حاصل کی کہ اگر راہن اندر فلاں تاریخ کے روپیہ ادا نہ کرے تو مرتہن مستحق قبضہ ہوگا۔ راہن نے اندر میعاد روپیہ ادا نہ کیا۔ مرتہن نے اجرا کرا کر قبضہ لیلیا

---

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۹ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۳۶ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۷۵ و جلد ۷ صفحہ ۴۷۸ (۴) نمبر ۱۰ سنہ ۱۹۰۹ء پنجاب ریکارڈ (۵) نمبر ۲۲ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۶) نمبر ۱۳۸ سنہ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۷) نمبر ۱۶۱ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۳۴ و ۴۸۰ (۸) دفعہ ۱۷ ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۵ء (۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۷ (۱۰) نمبر ۳۵ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

حق شفع کے دعویٰ میں مرتہن نے یہ عذر کیا کہ بیع نامکمل ہے کیونکہ بموجب ریگولیشن کے کارروائی نہیں ہوئی۔ تجویز ہوا کہ مرتہن کو استحقاق اس عذر کے کرنے کا نہیں ہے (۱)

بعد بیع ایک ثلث حصہ واقع ایک موضع کے مشتری نے واسطے تقسیم حصہ کے درخواست کی۔ ایک شریک نے جو حقدار شفع کا نسبت بیع کے تھا اس درخواست کی نسبت کچھ عذر نہیں کیا اور تقسیم عمل میں آئی۔ بعد ازاں شریک مذکور نے دعوے شفع کا پیش کیا۔ تجویز ہوئی کہ ایسا کوئی امر شفیع کے طریق عمل میں نہیں ہے کہ جو امر مانع تقریر مخالف یا دست برداری حق شفع کی حد تک پہونچے (۲) شفیع کا ایک نالش ما قبل میں جو اسکے نام واسطے انفکاک اسکے رہن کے دایر ہوئی تھی بوجہ عدم اختیار سماعت ڈسمس ہوئی تھی عذر حق شفع کا اپنے جواب میں پیش نہ کرنا اور کوئی خواہش خریداری کی ظاہر نہ کرنا اسکے اظہار حق شفع کا اسوجہ سے مانع نہیں ہو سکتا کہ اس نے بیع کو بذریعہ سکوت کے تسلیم کیا (۳) نیز بہ تعلق ترک حق شفع ملاحظہ ہو دفعہ ۱۷ - ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۵ء شرح مؤلف۔

تبنیت | ایک بیوہ نے والد مدعی کو عمداً یہ باور کرایا کہ اسکو اسکے شوہر کیطرف سے متبنیٰ بنانیکا اختیار ملا ہوا ہے اور اس نے بموجب اختیار مذکور اسکے لڑکے کو متبنیٰ بنایا ہے۔ قرار پایا کہ بیوہ اب اسکی صداقت سے انکار نہیں کر سکتی۔ مدعا علیہا بیوہ کیطرف سے ایک یہ بھی عذر کیا گیا تھا کہ تبنیت کے سبب سے مدعی کی حالت تبدیل نہیں ہوئی ہے اور وہ اظہارات جنکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ وہ مدعا علیہا نے دیے تھے مدعی سے نہیں کہے گئے تھے۔ اس عذر کی نسبت تجویز ہوئی کہ اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ مدعی اگر بطور دتک متبنیٰ بنایا گیا ہو تو اسکی حیثیت تبدیل ہو گئی ہے اور اگر وہ تبنیت مذکور کے ثبوت سے قاصر رہنے کیصورت میں اپنے حصہ متروکہ والد کی نسبت اپنا دعویٰ ثابت کرنے میں کامیاب بھی ہو جائے تو اسکو غالباً بسبب تبنیت مذکور اس حصہ کے حاصل کرنے کے واسطے مقدمہ و منازعہ کرنا پڑیگا۔ لہذا اس فیصلہ سے کہ کوئی جایز تبنیت عمل میں نہیں آئی وہ اپنی اصلی حالت پر بحال نہ ہو گا (دیکھو مورز انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۶۷ و ۷۷)۔ اُن اظہارات کی نسبت جنکی وجہ سے مدعی کے باپ نے تبنیت کی رضامندی ظاہر کی یہ عذر کیا گیا ہے کہ اظہارات مذکور خود مدعی سے نہیں کہے گئے تھے۔ یہ بات اہم نہیں ہے کہ مدعی کا باپ اسکا ولی جایز تھا اور ایسا شخص تھا جو طبعی طور پر اسکے حقوق کی حفاظت کا نگران ہوتا۔ اگر مدعا علیہا نے اسکو عمداً دھوکا دیا تو مدعی اصول مانع تقریر مخالف سے فایدہ اوٹھانے کا مستحق ہے۔ شرایط دفعہ ۱۱۵ اس رائے کے غیر مطابق نہیں ہیں کیونکہ ان میں موانع تقریر مخالف کے ہر دو فریق کے قایم مقاموں کے واسطے حکم درج ہے چنانچہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۶۲ میں ایک والد متبنیٰ کنندہ کی نسبت یہہ قرار دیا گیا تھا کہ وہ اس تبنیت کے جواز کی نسبت جو اس نے خود کی تھی عذر کرنیکا مستحق نہیں ہے اور انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۷۶ میں ایک والد متبنیٰ کنندہ نے جو پسر متبنیٰ شدہ کے نام جایداد

---

(۱) نمبر ۵۵ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۴۴۳ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۲۳

تملیک کرنیکے واسطے رضامندی ظاہر کی تھی اسکی نسبت یہہ قرار دیا گیا تھا کہ وہ اسکی بیوہ کیواسطے واجب التعمیل ہے کیونکہ لڑکے کے والدین نے جو اسکو دیا تھا والدین متبنی کنندہ کے اس صریح اقرار پر دیا تھا کہ جایداد اسکے نام تملیک کیجاویگی اور والدین مذکور نے جو لڑکے کو اپنی حیثیت تبدیل کرنے اور انکے ورثہ میں اپنے دعوے کے چھوڑنے کی اجازت دی تھی وہ باعتبار اس اقرار کی تھی (۱) ایک ہندو بیوہ نے باظہار اس امر کے کہ اسکو اپنے شوہر سے اجازت تبنیت ملی ہے مدعا علیہ کو متبنی کیا اور بطور اپنے پسر متبنے کے اسکی پرورش کی اور اسکو اپنے شوہر کا کریا کرم کرنے دیا۔ اراضی جسکی مسماۃ اور نہج پر مستحق ہوتی بعلت اجرار ایک ڈگری مدعا علیہ کے قرق کیگئی۔ اب مسماۃ نے نالش واسطے واگذاشت قرقی کے بدیں بیان دایر کی کہ تبنیت مذکور اسوجہ سے ناجایز تھی کہ وہ بلا اجازت عمل میں آئی۔ تجویز ہوا کہ مدعیہ اس حجت کے کرنیسے ممنوع ہے (۲) اسیطرح ایک مقدمہ میں تجویز ہوئی کہ مدعا علیہا جسنے مدعی کو متبنے کیا۔ اسکی پرورش اور شادی کی اور اپنے آپکو اسکی ماں قرار دیا اور جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مدعی کے کل حقوق جو اسکو اپنے اصل خاندان میں حاصل تھے جاتے رہے۔ اب یہ نہیں کہہ سکتی کہ اس نے مدعی کو جایز طور پر متبنے نہیں کیا تھا (۳) ایک نالش منسوخی تبنیت متدائرہ والدہ تبنیت گیرندہ برخلاف پسر متبنے خود یہ معلوم ہوا کہ مدعیہ نے بیان کیا تھا کہ اسکو متبنے کرنیکا اختیار حاصل ہے اور اس بیان پر مدعا علیہ نے عمل کیا تھا اور کہ رسم تبنیت اس بیان پر یقین کرکے عمل میں لائی گئی تھی اور اسی کی تقویت پر اسیطرح مدعا علیہ کی شادی کیگئی تھی اور مدعا علیہ نے رسم سرادھ اپنے تبنیت گیرندہ والدکی بجا لائی تھی مزید برآں یہ معلوم ہوا کہ مدعا علیہ کو ایک نالش کی جوابدہی کرنی پڑی تھی جو اوسکے برخلاف ایک مبینہ وارث بازگشت نے اوسکے تبنیت گیرندہ والدکی جائداد کے متعلق دائر کی تھی اور اس غرض کے لئے مدعا علیہ کو بہت ہی اخراجات برداشت کرنے پڑے تھے۔ تجویز ہوئی کہ مدعیہ نالش استقراریہ واسطے اس امر کے دائر کرنیسے ممتنع تھی کہ تبنیت مذکور بلا اختیار اور کالعدم تھی (۴)

قاعدہ مانع تقریر مخالف بوجہ طریق عمل اوس صورت میں متعلق نہیں ہو سکتا جبکہ کسی شخص نے تبنیت اس کامل یقین سے کی ہو کہ تبنیت از روئے قانون جایز ہے اور بموجب تبنیت مذکور اور طریق عمل مابعد تبنیت کنندہ کے شخص متبنی اپنے اصل خاندان کے حصہ وراثت کی نسبت دعوی کرنیسے باز رکھا جاوے۔ تاکہ وہ شخص جو بذریعہ تبنیت کنندہ کے دعویدار ہو اوسکو جواز تبنیت کی نسبت اعتراض کرنے سے روکا جاوے (۵)

ایک نالش میں جو اوس اراضی کے قبضہ حاصل کرنیکے لئے دایر کیگئی تھی۔ جسپر مدعی نے ایک متوفی برہمن کے پسر متبنے ہونے کی حیثیت سے استحقاق رکھنے کا دعوی کیا یہ ظاہر ہوا کہ مدعی کو متوفی کی بیوہ نے اپنے خاوند کی اجازت کے مطابق متبنی بنایا تھا اور وہ اسی حیثیت سے پچیس ۲۵ برس تک کاربند ہوتا رہا۔ تجویز ہوا کہ مدعا علیہ جو بشئے دعوی استحقاق بہ حیثیت

---

(۱) نمبر ۹۹ ۱۸۸۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۴۸۶ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۱

(۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۵۴۹ (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۴

وارث بازگشت قابض تھا تبنیت کے جواز کے انکار کرنے سے ممنوع ہے (۱)

ایک بے اولاد بیوہ اہل ہنود نے جسکی عمر ۱۹ سال کی تھی مدعی کے باپ کے ساتھ مدعی کے متبنی بنانے کا بدیں بیان اقرار کیا کہ اسکے شوہر نے جو ۱۲ سال کی عمر میں فوت ہوا تھا اسے تبنیت کا اختیار دیا تھا۔ اسکے بعد بیوہ مذکور نے مدعی کو تبنیت میں لیا اور عرصہ ۱۰ ماہ تک اپنے شوہر کی جایداد کا اہتمام بطور ولیہ نابالغ کے کرتی رہی۔ بعد ازاں اُس نے تبنیت سے انکار کیا اور مدعی کو گذارہ دینا چھوڑ دیا۔ تجویز ہوا کہ تبنیت اسوجہ سے ناجایز تھی کہ بیوہ نے فی الحقیقت اس اختیار کے رو سے عمل نہ کیا تھا جو کہ اوسکے شوہر نے اسے عطا کیا ہوتا۔ وہ تبنیت کے انکار کرنیسے محض اس امر واقعہ کیوجہ سے ممنوع نہ تھی کہ اس نے اسے ۱۰ ماہ تک مؤثر سمجھا ہے۔ امتناع بذریعہ طریق عمل کے رو سے ایک ناجایز تبنیت کو جایز تبنیت کی حد تک پہنچانیکے لئے ایک عرصہ دراز کا طریق عمل منجانب خاندان تبنیت موجود ہونا چاہیئے اور شخص متبنی کی حیثیت جو اصلی خاندان میں تھی اسقدر متبدل ہونی چاہیئے کہ اسے حیثیت مذکور پر پہونچانا ناممکن ہو (۲) یہ امر واقعہ کہ رسپانڈنٹ نے بر طبق وفات اپنی مبینہ تبنیت گیرندہ ماں کے بطور پسر متبنےٰ اوسکے متوفی شوہر کے اوسکا وارث ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور اسطرح سے واسطے حاصل کرنے وراثت کے جسکا کہ اُسوقت پیشرو ذی حق اپیلانٹ کا مستحق تھا گو کہ اُس نے دعویٰ رسپانڈنٹ کی مخالفت نہ کی تھی رسپانڈنٹ کو مبینہ تبنیت بنالش مابعد سے انکار کرنے سے ممتنع نہیں کرتا (۳)

مسمی (گ) قلمرو انگریزی اور قلمرو مہاراجہ گائیکوار میں بہت سی جایداد رکھتا تھا۔ وہ ۱۸۵۵ء میں تین بیوائیں (ل) (س) اور (ب) چھوڑ کر فوت ہوگیا۔ اسکی وفات سے تھوڑی مدت بعد مسمی (ک) کو جو اسوقت نابالغ تھا مسماۃ (ل) بیوہ لیگئی۔ اور اسکی اور نیز اسکی شریک بیواؤں کی عرض معروض پر ریاست گائیکوار نے (ک) کو انکا پسر متبنی قبول کر لیا۔ اور اسطرح سے وہ تمام جایداد اور مراعات کا جنسے (گ) متوفی متمتع ہوتا تھا مستحق ہوگیا۔ اسکے بعد کئی برس تک بیوائیں بیوہ کی جایداد کی نسبت (ک) سے بطور وارث اور جانشین (گ) کے سلوک کرتی رہیں۔ جایداد واقعہ قلمرو سرکار برطانیہ سے متعلق بیواؤں نے پہلے (ک) کو بطور پسر متبنی (گ) کے پیش کیا۔ انکی درخواست پر زیر ریگولیشن نمبر ۸ سنہ ۱۸۲۷ء ایک سرٹیفکیٹ وراثت یہ ظاہر کرتا ہوا کہ بیوائیں وارثات اور نابالغ (ک) پسر وارث متوفی (گ) کے ہیں کو جاری کیا گیا۔ ایک مقدمہ میں بیواؤں نے بہ حیثیت اولیا نابالغ بر بنائے تمسک جو (ک) کے حق میں بطور وارث (گ) مکمل ہوا تھا ڈگری حاصل کی۔ جب قانون سرسری بندوبست بمبئی (نمبر ۲ سنہ ۱۸۶۳ء) نافذ ہوا تو بیواؤں نے اپنے متوفی خاوند کے انعامی مقبوضات کے متعلق سرسری بندوبست کو قبول کر لیا۔ اور بنابریں سرکاری کاغذات میں مقبوضات انکے نام پر درج کئے گئے۔ اپنے خاوند کی جایداد کے قبضہ میں اپنے تئیں محفوظ پاکر بیواؤں نے اب تبنیت کی حجت کو ترک

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۲۹۷ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۱۴۵ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۵۱۹

کردیا اور جایداد موقوعہ قلمرو انگریزی کو نہ بحیثیت اوصیا یا امنا نابالغ (ک) کے بلکہ خود اپنے استحقاق سے استعمال میں لائیں۔ ۱۸۷۵ء میں (ک) نے جایداد واقعہ علاقہ انگریزی کے جزو کو خود اپنے نام بطور پسر متبنی (گ) کے منتقل کرانا چاہا۔ بیواؤں نے اس کوشش کی مزاحمت کی اور تبنیت سے انکار کیا۔ ۱۸۸۳ء میں (ک) نے بیواؤں کے خلاف از جانب (گ) اپنے متبنی بنائے جانے کی استقراریہ ڈگری اور اسکی جایداد واقعہ علاقہ انگریزی کے قبضہ کیواسطے نالش دایر کی۔ بیواؤں نے امر واقعہ تبنیت سے انکار کیا۔ اور اسکی ورثتی کی نسبت تنازعہ کیا (ک) نے عذر کیا کہ بیوگان بوجہ اپنے طریق عمل کے اسکی تبنیت سے انکار کرنے سے ممنوع ہیں۔ تجویز ہوا کہ بیوگان ممنوع نہیں تھیں۔ از برڈوڈ صاحب جج:۔ یہ امر کہ مدعی کو بیوگان نے بطور اپنے پسر متبنی کے قلمرو بڑودہ میں پیش کیا تھا انکو مدعی کے اس دعوی پر کہ اوسے (گ) نے متبنی بنایا تھا تنازعہ کرنے سے نہیں روکتا۔ نہ ہی یہ واقعہ کہ بیوگان اور مدعی نے قلمرو انگریزی میں (گ) کے وارث ہونیکا ایک مشترک سرٹیفکیٹ حاصل کیا تھا بطور امر مانع تقریر مخالف قطعی تھا۔ از جارڈین صاحب جج:۔ کوئی امر مانع تقریر مخالف موجود نہیں تھا۔ ۱۔ کیونکہ یہ کسی نہج سے ظاہر نہیں ہوا کہ مدعی بیوگان کی کسی غلط بیانی پر یقین کرلینے کی وجہ سے اپنی حیثیت زندگی کے بدلنے پر آمادہ کیا گیا تھا۔ اور ۲۔ کیونکہ ممکن ہے کہ خود بیوگان بھی اس مغالطہ قانونی میں پڑی ہوئی ہوں جس میں مدعی تھا یعنی کہ مہاراجہ گائیکوار کے اسکی تبنیت کو قبول کرلینے نے ایک ایسی حیثیت پیدا کردی تھی جو ہر ایک جگہ موثر تھی اور قلمرو سرکار انگریزی میں بھی ویسی ہی موثر تھی جیسی کہ گائیکوار کی قلمرو میں (۱)

طریق عمل دفعہ ۱۰۷۔ ایکٹ انتقال جایداد نمبر ۴ ۱۸۸۲ء میں یہ بیان نہیں ہے کہ اگر فریقین بدون کسی ایسی دستاویز (یعنے پٹہ) کے ایکدوسرے کیطرف اسطرح سے عمل کریں کہ گویا وہ زمیندار اور آسامی ہیں اور ایک دوسرے کو روپیہ بہ تعمیل طریق عمل مذکور کے اس فہمید پر دے کہ وہ ایک خاص واقعہ کے وقوع پر بازادا ہوگا تو روپیہ مذکور کے واپس دلاپانے کا کوئی استحقاق نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں حق واپس دلاپانیکا بربنائے پٹہ پیدا نہیں ہوتا کیونکہ مطابق قانون کے کوئی پٹہ موجود نہیں ہوتا بلکہ ایک بلاواسطہ حق یہ واجب الادا ہوتا ہے جو فریقین کے طریق عمل سے پیدا ہوتا ہے اور جو قانون امر مانع تقریر مخالف پر مبنی ہے (۲)

ایک مقدمہ میں جس میں بحث اس امر کی تھی کہ وصیت نامہ حسب شرع محمدی جایز ہے یا نہیں معلوم ہوا کہ مدعی نے وصیت نامہ تنقیح طلب پر دستخط کردیئے تھے۔ تجویز ہوا کہ مدعی کا حق تنسیخ وصیت نامہ زایل ہوگیا (۳)

ایک ہندو بیوہ نے اپنے پسر کے ایام نابالغی میں چند انتقالات بلاضرورت شاستری کئے بعد بلوغ پسر مذکور کے بیوہ اور دختریان کے مابین جایداد مذکور کی مقابضت کی بابت تنازعہ ہوا جس میں مسماۃ کیطرف سے اسکے بیٹے

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۱۴۳۔ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۹۱۰ (۳) بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۹۰

نے جوابدعویٰ داخل کیا اور انتقالات مذکور کو جایز تسلیم کیا۔ بعدازاں پسر مذکور نے دعویٰ تنسیخ بیعنامجات کا بمقابلہ مشتریان دایر کیا۔ قرار پایا کہ فعل پسر مذکور یعنے اسکا اپنی ماں کیطرف سے جوابدعویٰ داخل کرنا ایک ایسا فعل ہے جو مانع تقریر مخالف کی حد تک پہونچتا ہے (۱) جبکہ کسی شخص کو ایک حق محدود حاصل ہو اور وہ اس سے زیادہ کسی شخص کے پاس منتقل کرے اور بعد اس انتقال کے وہ حق زاید بھی اسکو حاصل ہو جائے تو وہ اپنے انتقال سابقہ کو منسوخ نہیں کرا سکتا۔ چنانچہ جبکہ ایک شخص کو ذیلی پٹہ دینے کا اختیار تھا لیکن اُس نے دوامی پٹہ دیدیا۔ بعدازاں شخص پٹہ دہندہ کو جایداد مذکور کا حق ملکیت حاصل ہو گیا۔ تجویز ہوا کہ گو بروقت دینے پٹہ کے اسکو اختیار دوامی پٹہ دینے کا نہ تھا تاہم وہ اب اس پٹہ کو منسوخ نہیں کر سکتا (۲)

ایک شخص جو ایسی جایداد کے متعلق جو اُسکی اپنی نہ ہو بحق ایک شخص اجنبی کے منتقل کرنیکا منشا رکھتا ہو اگر بعد میں اوسکی اپنی ہو جاوے تو یہ کہنے سے ممتنع ہوتا ہے کہ اسکو سابق میں اوسکے منتقل کرنیکا کوئی استحقاق حاصل نہ تھا (۳) ملاحظہ ہو دفعہ ۴۳۔ ایکٹ انتقال جایداد نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲ء۔ اگر ایک شخص جو ایک جایداد کے متعلق استحقاق رکھتا ہو بمقابلہ شخص قابض کے اپنے حق کے بیان کرنیکے متعلق کوئی کارروائی یا تدبیر نہ کرے بلکہ شخص مذکور کو جو جملہ نشانات مالکیت کے اوسیطرح قابض رہنے دے تو اول الذکر بعد میں اپنا حق بمقابلہ مشتری شخص قابض کے جس نے بعد اطلاع اوسکے دعوے کے جایداد مذکور حاصل کی ہو پیش نہیں کر سکتا (۴) نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۴۱۔ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء ✦

ایک شخص نے بحیثیت مشتری حقوق مدعی بجائے نام مدعی کے اپنا نام داخل کرا لیا اور مدعاعلیہ نے اسپر کچھ اعتراض نہ کیا تو۔ تجویز ہوا کہ مدعاعلیہ کو بعد میں یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اس امر کی بحث کرے کہ مشتری قایم مقام جایز مدعی کا نہیں ہے (۵) جبکہ مدعی سرپنچ کے روبرو حاضر آیا اور کارروائی سرپنچ کی نسبت کوئی اعتراض نہ کیا تو بعدازاں وہ یہ عذر پیش نہیں کر سکتا تھا کہ تنہا فیصلہ سرپنچ کا ناجایز ہے (۶)

ایک متوفی کی بیوہ اور عورت مدخولہ اور دختر غیر صحیح النسب اور وارث مابعد نے بغرض تصفیہ منازعات خاندانی کے بذریعہ دستاویز تحریری کے انتظام تقسیم کرنے ترکہ متوفی کا کیا۔ ایک وارث بعید اس دستاویز کا گواہ ہوا۔ اور نمایان طور پر اس انتظام کے کرنے میں کاربند رہا۔ اور اسکی نسبت بالکل رضامند رہا۔ تجویز ہوا کہ وارث بعید مذکور بوجہ اپنی کارروائی مندرجہ بالا کے بعدازان جواز و صحت تقسیم اور ان انتقالات کے جواز کی نسبت بحث نہیں کر سکتا جو ان اشخاص نے کیئے ہوں جنھوں نے تقسیم مذکور میں حصہ پایا تھا (۷)

---

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۷۵ دیوانی (۲) ممالک مغربی شمالی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۶۵ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۲۰۹ (۴) انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد اول صفحہ ۲۶۶ (۵) بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۱۴ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۱۱ و نمبر ۹۰ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۶۲ ✦

جس مدعی نے بابت جزو دعویٰ خود ڈگری حاصل کی ہو اور اسکا اجرا کرایا ہو نامبرّہ محض اسوجہ سے کہ اوس نے اجراء اوس ڈگری کا کرایا تھا بہ تعلق باقی دعویٰ خود جو عدالت اول نے نامنظور کیا تھا پیروی اپیل کرنیسے ممتنع نہیں ہے (۱)

درحالیکہ عدالت نے حسب درخواست ڈگریدار حکم اجراء صادر کیا اور وہ حکم صیغہ اپیل سے بدینوجہ منسوخ ہوا کہ عدالت مذکور کو کوئی اختیار منظوری ایسی درخواست کا حاصل نہ تھا۔ تجویز ہوا کہ جبکہ ڈگریدار نے نفاذ اختیار عدالت کی استدعا کی تو مخالف اس کے اعتراض نسبت اس حکم کے نہیں کرسکتا جو عدالت موصوفہ نے بہ ہدایت واپسی زر وصول شدہ صیغہ اجراء ڈگری میں صادر کیا ہو (۲)

جہانکہ یہ عذر کہ قرضہ ایک ناجائز غرض کے لئے اوٹھایا گیا تھا دعویٰ سابقہ کے مقابلہ میں جواب کامل ہوسکتا تھا مگر نہیں اُٹھایا گیا تو بعدازان عذر مذکور پیش نہیں کیا جاسکتا (۳)

مدعاعلیہ مجاز نہیں ہے کہ کل نوعیت اپنی جوابدہی کو آخر وقت پر تبدیل کردے اور عدالت اپیل میں ایسا عذر پیش کرے جس سے اُس نے صراحتاً اور قریناً عدالت ماتحت میں انکار کیا تھا (۴)

درصورتیکہ نالش قبضہ اراضی و زر واصلات میں بشرح مندرجہ عرضیدعویٰ ڈگری صادر ہو جس میں یہ ہدایت ہو کہ مقدار زر واصلات وقت اجراء ڈگری کے متحقق کیجائے تو مدعی پابند اس مقدار یا شرح کا نہیں ہے جو کہ اس کے عرضیدعویٰ میں مندرج ہے گو وہ اسکے خلاف بحق مدعاعلیہ بطور شہادت مستعمل ہوسکے (۵)

جس حال میں کہ ایک مالک اراضی باجرائے ایک ڈگری زر نقد کے ایک مقبوضہ دخیلکاری کو دایر نیلام کرکے خود خرید کرے تو وہ مابعد کی نالش منجانب مرتہن رعیت دخیلکار میں یہ عذر کرنیسے ممتنع نہیں ہے کہ اُسکی رضامندی کے بغیر مقبوضہ مذکور منتقل نہیں ہوسکتا (۶)

بعض کارروائیات اجراء میں اراضی قرق کیگئی لیکن قبل نیلام مدیونان ڈگری نے باجازت عدالت اراضی مذکور مدعیان کے ہاتھ فروخت کی۔ قبل اس فروخت کے بعض اشخاص نے کارروائیات اجراء میں دعویٰ اراضی مذکور کا اس بیان سے کیا تھا کہ وہ پدر مدیونان نے انکے ہاتھ فروخت کی تھی۔ یہ دعویٰ نومبر ۱۸۸۰ء میں منظور ہوا۔ ۱۸۸۱ء میں مدعیان نے اس بیان سے کہ ان کو بعض اشخاص نے جن میں دعویداران کارروائیات اجراء داخل تھے بیدخل کردیا ہے۔ نالش بلاپانے قبضہ کی دایر کی۔ اور یہ حجت کی کہ دعویٰ مدعاعلیہم کا کارروائیات اجراء میں نامنظور رہا ہے اور چونکہ انہوں نے نالش نمبری اندر ایک سال کے حکم نامنظوری سے واسطے اثبات اپنے حق قبضہ کے دایر نہیں کی۔ لہذا انہیں ازروئے حکم مذکور اس حجت کے کرنیکی امتناع ہے کہ مدعیان کا قبضہ بوقت صادر ہونے حکم مذکور کے نہیں تھا۔ تجویز ہوا کہ حکم مذکور اثر مانع تقریر مخالف کا بمقابلہ مدعاعلیہم کے نہیں رکھتا اور اگر اسکا یہ اثر ہو بھی تو وہ اثر اسوقت تک نہ ہوگا کہ وہ میعاد گذر جائے جس کے اندر مدعاعلیہم نالش واسطے اثبات اپنے

---

(۱) نمبر ۳۱ سنہ ۱۹۰۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی بہ منسوخی نمبر ۲۸ سنہ ۱۸۶۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لا ریپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۴۲ (۳) نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۵ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۱۲ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۵ صفحہ ۹۰۴ ؀

حق قبضہ کے دایر کرسکتے تھے (۱)

ایک جایداد ایک شخص کے پاس رہن تھی۔ راہن نے اسی جائداد کی کفالت پر اور روپیہ قرض لینا چاہا۔ مرتہن نے اس قرض کے دلانے میں اسکی مدد کی اور اپنے مطالبہ کا کچھ ذکر نہ کیا۔ تجویز ہوا کہ مرتہن اول کے اس عمل کیوجہ سے بجائے اسکے کہ اسکے مطالبہ کو سبقت ملتی مرتہن ثانی کے مطالبہ کو سبقت دیجائیگی (۲)

داین نے باجراے ڈگری زرنقد مدیون کی جایداد قرق کرائی لیکن اسبات کا کچھ ذکر نہ کیا کہ وہ جائداد داین مذکور کے ایک اور مطالبہ میں مستغرق ہے۔ جایداد کو ایک تیسرے شخص نے خرید لیا۔ بعدازان داین مذکور نے اپنے دوسرے مطالبہ میں اسی جایداد کو پھر قرق کرایا۔ تجویز ہوا کہ داین کا بروقت اجراے ڈگری زرنقد کے اپنے مطالبہ کا ذکر نہ کرنا ایک ایسا ترک فعل ہے جو مانع تقریر مخالف کی حد تک پہونچتا ہے اور اسکو مشتری کے مقابلہ میں کامیاب ہونے کا مانع ہے (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۹۔ امر مانع تقریر مخالف بخلاف مرتہن بحق مواخذہ داران مابعد کے متعلق ملاحظہ ہو دفعہ ۷۸۔ ایکٹ انتقال جائداد۔

ہرگاہ مدعا علیہ کو اسوقت جبکہ مدعی نے از روے ڈگری زرنقد کے جایداد کو نیلام کرایا۔ رہن مدعی کی اطلاع نہ تھی اور نہ اس امر کی اطلاع تھی کہ نیلام تابع رہن مدعی کے ہوا ہے تو مدعی کو جو داین ڈگری زرنقد کا تھا لازم تھا کہ مدعا علیہ کو بوقت بولی بولنے کے اطلاع اسبات کی دیتا کہ داین ڈگری یعنے مدعی کے پاس وہ جائداد رہن ہے اور اسکا ارادہ اس رہن کے نافذ کرنیکا ہے اور یہ بات خاصکر اسوجہ سے ضرور تھی کہ رہننامہ نہ رجسٹری شدہ نہ معہ قبضہ تھا اور چونکہ مدعی نے مدعا علیہ کو یہ اطلاع نہ دی لہذا وہ مدعا علیہ کے مقابلہ میں اپنے حق کے نافذ کرانیسے ممنوع ہے (۴)

لیکن محض ساکت رہنا مرتہن مقدم کا اس بات کے سننے پر کہ راہن جایداد کو دوسرے شخص کے پاس رہن کرتا ہے ایسا طریق عمل نہیں ہے جس سے وہ اپنے حق تقدم سے بمقابلہ مرتہن ثانی محروم ہو جاے۔ نہ محض یہ امر کہ رہن ثانی سے واقف ہو کر نامبردہ نے تکملہ رہن نامہ کی نسبت گواہی کی مساوی طریق عمل مذکور کے ہے جس حالت میں کہ اسکا علم نسبت مضمون دستاویز کے ثابت نہ کیا جاوے۔ اِلّا جس صورت میں کہ مرتہن مقدم نے تکملہ رہننامہ متضمن رہن ثانی جایداد کی نسبت گواہی کی اور مضامین دستاویز سے واقف ہو کر سکوت کیا تو ایسا طریق عمل مساوی فریب تعبیری کے ہے جو اُسے اسکے حق تقدم سے محروم کرتا ہے (۵)

اس قاعدہ کی کہ جو شخص اپنے حق سے واقف ہو کر قریب کھڑا رہے۔ اور بطور جایداد کو کسی اور شخص کے خریداری کی ترغیب

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۷۵ (۲) ہائیکورٹ ممالک مغربی شمالی منفصلہ ۸ دسمبر سنہ ۱۸۶۹ء (۳) بنگال لارپورٹ جلد ۳ صفحہ ۷۸ وانڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۰۹ وانڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۲ و ۲۱۴ و جلد ۷ صفحہ ۱۰۱ وانڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۷۰۸ (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۳۴ وانڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۴ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۳

اسکو یہ اجازت نہ دیجائیگی کہ بعد میں نسبت جواز بیع کے عذر کرے یہ مراد ہے کہ منجانب مالک کے مشتری کو دھوکا بذریعہ کسی خلاف ورزی اپنے فرض کے دیا جائے محض سکوت کافی نہیں (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۸۰۲ وجلد ۱۴ صفحہ ۳۶۲ وجلد ۹ صفحہ ۱۹۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۹۰۹ - اور یہی اصول متعلق ہوتا ہے جبکہ ایک شخص دوسرے کو اپنی جایداد رہن کرنے کی اجازت دیتا ہے (۲) اگر ایک شخص دوسرے کو اوس شئے پر روپیہ خرچ کرنے دیتا ہے جو اوسکی اپنی شئے نہیں ہے مثلاً جہانکہ ایک شخص اجنبی ایک اراضی پر عمارت بنانی شروع کر دیتا ہے یہ سمجھکر کہ اراضی مذکور اوسکی اپنی ہے اور اصل مالک اوسکی غلطی معلوم کر کے اوسکی اصلاح کرنے سے محترز ہے تو عدالتیں بعد میں اصل مالک کو اراضی مذکور کی نسبت اپنا استحقاق بیان کرنے کی اجازت نہ دینگی (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۶۶۰ ۔

نیلام بعلت اجرائے ایک ایسی ڈگری میں جو واسطے نفاذ تمسک کفالتی کے تھی۔ ڈگریدار نے باجازت عدالت اجرا کنندہ کے بولی بولی لیکن جایداد ایک اور شخص نے خرید کی۔ اسوقت ڈگریدار کے پاس ایک اور مواخذہ ماقبل موجود تھا جس کا اظہار اس نے بذات خود نہیں کیا۔ ایک نالش میں جو اس نے بعد ازاں واسطے نفاذ مواخذہ مذکور اثر کی۔ مشتری نیلام کیطرف سے یہ حجت کیگئی کہ مدعی بوجہ اپنے طریق عمل کے نالش حال کے دایر کرنے سے ممنوع ہے۔ تجویز ہوا کہ کوئی امر مانع تقریر مخالف نہیں۔ عدالت کو حسب دفعہ ۱۱۴ - قانون شہادت اس امر کے قیاس کرنیکا استحقاق تھا کہ احکام دفعہ ۲۸۷ (ج) مجموعہ ضابطہ دیوانی کی تعمیل ہوئی ہے اور اشتہار نیلام سے وجود اس مواخذہ کا ظاہر ہوتا تھا۔ جسکی بنا پر نالش حال دایر کیگئی ہے اور مدعی اس بات کے قیاس کرنے کا مستحق تھا کہ جو اشخاص خریدار ہونا چاہتے ہیں وہ بغرض متحقق کرنے اس امر کے کہ کونسی جایداد نیلام ہوگی اشتہار کو پڑھینگے یا رجسٹر میں تلاش کرینگے اور اسکے حقوق اسوجہ سے زایل نہیں ہو گئے کہ اس نے بذات خود اپنے مواخذہ کا اظہار نہیں کیا نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ بوقت نیلام محض بولی بولنے کے ذریعہ سے اس نے مشتری کو خرید کرنیکی ترغیب دی (۴) یا بولی بولنے سے اسکا مقصود اس امر کے اظہار کا تھا کہ اسکو کوئی حق جایداد میں نہیں ہے۔ یا اس نے اپنے استحقاق سے دست برداری کی ہے یا کہ نیلام کے روکنے کو اوسکو اختیار تھا (۵)

جس حال میں کہ باجرائے ایک ڈگری زر نقد بخلاف مدعاعلیہ کے ایک مقبوضہ دخیلکاری مملوکہ نامبردہ نیلام کیا گیا اور اوس نے بوقت نیلام اسبارہ میں کوئی اعتراض نہ کیا کہ مقبوضہ ناقابل انتقال ہے اگرچہ اوسکو کارروائیات اجرا کا پورا

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۸۶ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۶۷ (۳) لا رپورٹ انگلینڈ و آیرلینڈ جلد ۱ صفحہ ۱۲۹ و ۱۴۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۴۹۶ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۲۱۰ و ۲۲۳ و جلد ۵ صفحہ ۸۴۶ و ۸۵۰ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۹۰ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۴۲ ۔

علم تھا اور عذر مذکور کے کرنے کا پورا موقعہ بھی حاصل تھا تو تجویز ہوئی کہ وہ بعد منظوری نیلام خریدار کی مزاحمت کرنیکا مجاز نہ تھا اور کہ پاس اوسکے اور خریدار کے استحقاق جایداد موخر الذکر بر طبق منظوری نیلام مفوض ہوگیا تھا (۱)

مدیون ڈگری جو باجرائے ایک ڈگری بخلاف خود میں عذر اوٹھا سکتا تھا لیکن جس نے نہ اوٹھایا اور جو بخلاف حکم نیلام کے اپیل کرسکتا تھا بعد اسکے کہ نیلام عمل میں آچکا ہو مستحق نہیں ہے کہ عذر داری اسبات کی کرے کہ جایداد نیلام شدہ قانوناً قابل نیلام نہ تھی (۲)

(گ) اور (ف) دو بھائی اور شرکار خاندان مشترک تھے (گ) کے دو لڑکے تھے ایک (ن) پدر مدعا علیہ نمبر ۲ و ۴ دوسرا (س) پدر مدعا علیہ نمبر ۱ و ۵ (گ) فوت ہوگیا بعد اسکی وفات کے (ف) اور اسکے بھتیجے (س) اسنے مکان متنازعہ مشترکا بدست مدعا علیہ نمبر ۳ رہن کردیا (ف) بھی فوت ہوگیا بعد اسکی وفات کے ایک قرضخواہ نے بمقابلہ مدعا علیہم نمبر ۱ و ۲ بحیثیت قائممقامان اسکے ایک ڈگری حاصل کی اور اجراء ڈگری میں مکان مذکور کو نیلام کرایا۔ مدعی نے اس مکان کو تابع رہن مدعا علیہ نمبر ۳ کے خرید کیا۔ اور معمولی طریق پر اسکا قبضہ پایا مگر مدعا علیہم مزاحم ہوئے۔ لہذا مدعی نے نالش حال واسطے دخل اور قبضہ کے دایر کی اور یہ بھی بیان کیا کہ وہ مدعا علیہ نمبر ۳ کا زر رہن ادا کرنے کو تیار ہے۔ مدعا علیہم نمبر ۱ و ۲ و ۴ و ۵ نے یہ حجت کی کہ (ف) کے حقوق غیر منقسم تھے اور یہ کہ نیلام بحق مدعی سے جو باجراء اس ڈگری کے عمل میں آیا تھا جو بمقابلہ مدعا علیہم نمبر ۱ و ۲ بحیثیت قائممقامان (ف) حاصل کیگئی تھی ان کے حقوق واقعہ مکان مذکور پر اثر نہیں پہونچ سکتا جسکی نسبت انہوں نے یہ بیان کیا تھا کہ وہ انکی جایداد مشترکہ تھی یہ واضح ہوا کہ بوقت نیلام بعد ادائے زر ڈگری کے زر فاضل مدعا علیہم نمبر ۱ و ۲ کو دیدیا گیا۔ تجویز ہوئی کہ مدعا علیہم اپنا استحقاق پیش کرنے سے ممتنع نہ تھے۔ یہ بات نہیں دکھائی گئی کہ مدعا علیہم نے کارروائیات اجراء میں کوئی شرکت کی تھی یا کوئی ایسا عمل کیا تھا کہ جس سے بولی بولنے والوں کو ایسا خیال کرنے کی ترغیب ہوئی تھی کہ ان کو بغرض قائممقامی کے اور کسی کے حق کا دعویٰ نہ تھا۔ یا یہ کہ ان کی خاموشی نے بولی بولنے والوں کو گمراہ کیا تھا۔ زر فاضل نیلام کی نسبت یہ خیال کرنا چاہیئے کہ اسکو مدعا علیہم نے بعد تکمیل نیلام کے قبول کیا تھا (۳)

مدعی مرتہن نے مسمی (الف) متبنی اور مسماۃ (ھ) مادر متبنی کنندہ کے بر بنائے ان رہن ناموں کے جو مسماۃ (ھ) نے مدعی کے نام تحریر کردیئے تھے نالش کی اور یہ حجت کی کہ رہن نامجات بمقابلہ (الف) مدعا علیہ کے بوجہ اسکے طریق عمل مابعد کے موثر ہیں۔ چنانچہ شہادت اس امر کی پیش کی کہ (الف) نے مسماۃ (ھ) سے وعدہ انفکاک رہن ہائے مذکور کا کیا تھا اور اس نے پاس کھڑے ہوکر مدعی کو بہ تکمیل شرایط رہننامجات کہ جنسے خود اسکا نقصان تھا مسماۃ (ھ) کو نان و نفقہ دینے اور بعض قرضجات رہن کو ادا کرنے دیا جو کہ مسماۃ (ھ) نے قبل تبنیت (الف) کے لیئے تھے۔ تجویز ہوا کہ بربنائے

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۹ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۱۲ و جلد ۵ صفحہ ۱۴۱ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۷۲۷ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۵۵۸

رہن نامجات مذکور (الف) سے مواخذہ نہیں ہو سکتا۔ اسکا وعدہ فک الرہن کرنے کا مدعی سے نہیں ہوا تھا بلکہ مسماۃ (ت) سے ہوا تھا۔ اور ایسے وعدہ کا کوئی بدل نہ تھا نہ وہ وعدہ اثر منظوری (تسلیم) کا رکھتا ہے۔ واقف ہونا (الف) کا اس بات سے کہ مدعی رہننامجات کی شرایط کی تعمیل کرتا تھا اور اسکا مدعی کو ایسا کرنے دینا مانع اسبات کا نہیں ہو سکتا کہ (الف) آئندہ اُن رہن نامجات کی نسبت اعتراض کرے۔ کیونکہ یہ کسی طرح سے اسپر فرض نہ تھا کہ خود مداخلت کرکے مدعی کو اسکے عمل ناجایز کے نتایج سے محفوظ رکھے (۱)

عمرو نے ہندہ دختر زید پر دعویٰ بعض جایداد کا اس بنا پر کیا کہ زید کی وفات پر جایداد مذکور بکر کو بطور وارث زید کے پہونچی تھی اور ایک قبالہ پیش کیا جس میں یہ ذکر تھا کہ زید کی وفات پر جو لاولد فوت ہوا جایداد مذکور بکر کو پہونچی تھی۔ تجویز ہوئی کہ عمرو کو اس بات کا ثابت کرنا ممنوع نہیں ہے کہ زید نے خالد ایک پسر چھوڑا تھا جو اسکے بعد زندہ رہا اور بکر مستحق اس جایداد کا بطور وارث خالد کے ہوا۔ اور وارث بکر اس جایداد کی نسبت حق دیسکتا تھا (۲)

جبکہ فریقین کسی نالش نے چند شرایط برضامندی باہم کرلیں اور عدالت کو اطلاع دی اور عدالت نے اس انتظام کو منظور کرکے حکم مطابق اسکے صادر کیا اور اس اقرار پر عملدرآمد ہوا تو کسی فریق کو اس سے انحراف کا اختیار نہیں ہے یہ بحث کہ اس قسم کے اقرارنامہ سے عدالت کے اس قاعدہ میں فرق آتا ہے یا نہیں کہ علاوہ امر مندرجہ ڈگری کے ڈگریدار کسی اور بات کا مستحق نہیں ہے اس قسم کی ہے کہ جسپر عدالت بہ لحاظ حالات مقدمہ نظر نہیں کر سکتی کیونکہ وہ فریق جو کہ اس بحث کو پیش کرتا ہے خود بوجہ اپنے عمل اور کارروائی عدالت کے بلحاظ مانع تقریر مخالف ممنوع ہے (۳)

مدعی اور مدعا علیہم (جو باہم چچا اور بھتیجے تھے) ایک ہندو شخص کی جایداد کے دعویدار ہوئے جو مدعی کا بھائی اور مدعا علیہم کا چچا تھا گو مطابق عام قانون دھرم شاستر کے مدعی ہی کل جایداد کا مستحق تھا لیکن اونہوں نے باہم رضامندی سے کارروائیات داخلخارج میں ایک دستاویز تحریر کی کہ نصف جایداد مدعی کے اور نصف مدعا علیہم کے قبضہ میں رہے اور کہ کوئی اور وارث سوائے مقران کے نہیں ہے اور متوفی کی جایداد کے متعلق داخلخارج منظور فرمایا جاوے کسی کو اس میں عذر نہیں۔ چنانچہ مطابق اسکے حکام مال نے داخلخارج منظور کرلیا۔ سنہ ۱۹۰۲ء میں تقسیم مطابق قبضہ کے کیگئی۔ سنہ ۱۹۰۴ء میں مدعی نے نالش حال واسطے دلاپانے قبضہ بطور وارث متوفی بابت نصف جایداد مقبوضہ مدعا علیہم کے دایر کی۔ مدعا علیہم نے عذر کیا کہ اُن کا قبضہ نتیجہ اوس راضی نامہ کا ہے جو کارروائیات داخلخارج میں باہم فریقین ہوا تھا اور جو دستاویز مورخہ سنہ ۱۸۹۶ء سے ظاہر ہوتا ہے او کہ مدعی بذریعہ اُن باہمی انتظامات کے اپنا موجودہ دعویٰ پیش کرنے سے ممتنع ہے۔ حکام جوڈیشل کمیٹی نے تجویز کی

---

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴۶۴ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۹۷ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۸ و جلد ۵ صفحہ ۴۹۲ ٭

کہ راضی نامہ کا کوئی ثبوت نہیں۔ داخلخارج اسماسے بذاتہ کوئی حق مالکانہ پیدا نہیں ہوتا۔ دستاویز ۱۸۹۶ء میں کوئی ایسا لفظ درج نہیں ہے جسکی یہ تعبیر کیجا سکے کہ مدعی نے اپنے قانونی حقوق ترک کردیئے تھے وہ محض ایک بیان واقعات تھا جو نسبت قبضہ جایداد کے موجود تھے اور چونکہ اس میں راضی نامہ کے متعلق کچھ درج نہ تھا اس لئے نتیجہ یہی نکلتا تھا کہ کوئی راضی نامہ نہیں ہوا (۱)

مابین بعض کامیاب مدعیان کے جو بروئے ایک ڈگری عدالت کے ایک بڑی جایداد کے مستحق ہوئی تھے یہ اقرار ہوا تھا کہ فلاں رشتہ دار کو جس نے اُن کو نالش میں مدد دی تھی جایداد میں حصہ ملنا چاہیئے اور اس اقرار کی اس حد تک تعمیل ہوئی کہ اوس شخص کا نام کاغذات دیہی میں بطور شریک حصہ دار کے درج ہوگیا۔ اور وہ دیگر شرکا کی رضامندی سے قابض کرادیا گیا لیکن کوئی دستاویز انتقال بابت حصہ مذکور کے تحریر نہ کیگئی اور نہ رجسٹری کیگئی۔ بعد میں ایک نے منجملہ اصل واہبان کے حصہ مذکور ایک شخص کے ہاتھ منتقل کردیا جسکو اون شرایط کا علم تھا جنپر کہ ابتدائی موہوب لہٗ قابض تھا۔ تجویز ہوئی کہ گو اس بیع کی تعمیل بذریعہ ایک رجسٹری شدہ دستاویز کے ہوئی تھی تاہم وہ بمقابلہ اصل موہوب لہٗ کے غیر موثر تھا کیونکہ ہر وہ یعنی بائع جانتا تھا کہ انصافاً اوسکو حق انتقال کا حاصل نہیں ہوسکتا تھا اور مشتری بھی اس بات سے آگاہ تھا کہ بائع بدون اسکے کہ اصل موہوب لہٗ پر فریب کرے منتقل نہ کرسکتا تھا (۲)

دستاویز انتقال اراضی واقعہ کلکتہ میں یہ تحریر تھا کہ "بائع قابض یا دیگر نہج سے بخوبی مستحق اس جایداد کا ہے جس کا فروخت کیا جانا بطور حقیت منتقل قابل وراثت کے منظور ہے" اور اسکے روسے اس قسم کی جایداد کا انتقال کرنا مقصود تھا۔ اس نالش میں جو واسطے مہر کے بائع کی زوجہ نے بمقابلہ ورثائے خریدار مذکور کی تھی یہ تجویز ہوئی کہ اگرچہ مابین مدعی اور مدعا علیہم کے کوئی امر مانع تحریر مخالف ایسا نہیں ہے کہ جس سے مدعا علیہم یہہ ثابت نہ کرسکیں کہ حقیت مبیعہ بجز حقیت منتقل کے اور کچھ تھی۔ لیکن چونکہ خریدار نے جایداد کو بطور حقیت قابل وراثت خرید کیا اور اسکی قیمت بھی اسی طرح پر دی۔ لہذا جو بیان کہ دستاویز میں ہے وہ بادی النظر میں شہادت بمقابلہ خریدار اور اون اشخاص کے ہی جو اوسکے ذریعہ سے دعویدار ہوں اور وہ حقیت جو منتقل کی گئی ویسی ہی تھی کہ جس کا منتقل کرنا مقصود تھا۔ اور یہ امر از روئے اقبال فریقین بذریعہ طریق عمل کے ثابت ہے جو حد شہادت تک بمقابلہ ان کے پہنچتا ہے (۳)

عمرو اور بکر ایک قطعہ اراضی کے مالکان مشترک تھے ۱۸۷۷ء میں عمرو نے اپنے حصہ کا ٹھیکہ مدعا علیہ کو اس میعاد کیواسطے جو ماہ اکتوبر ۱۸۸۰ء میں ختم ہوتی تھی بغرض بونے نیل کے دیا۔ اسی اثنا میں بکر نے اپنے حصہ کا

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۳۰، منفصلہ پریوی کونسل (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۵۰۱ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۹۴

ٹھیکہ مدعا علیہ کو بغرض مذکور اس میعاد کیواسطے دیا جو ماہ اکتوبر ۱۸۸۴ء میں ختم ہوتی تھی۔ عمرو اور بکر نے اپنے حصص بدست مدعی ۱۸۷۹ء میں بیع کر دیئے۔ جنوری ۱۸۸۱ء میں مدعی نے نالش دایر کی کہ مدعا علیہا اراضی مذکور پر نیل بونے سے باز رکھا جائے اور مجھے قبضہ اس بنا پر دلایا جائے کہ چونکہ میعاد پٹہ حصہ عمرو منقضی ہوگئی ہے لہذا مدعا علیہ مستحق اسکا نہیں ہو کہ اراضی بغرض بونے نیل کے از روئے پٹہ کے جو بکر نے دیا اپنے قبضہ میں رکھے۔ تجویز ہوا کہ چونکہ مدعی اپنے فعل سے دونوں حصص کا مالک ہوگیا لہذا نامبردہ بہ حیثیت مالک ایک حصہ کے اس استحقاق کو نافذ نہیں کرا سکتا جسکے نافذ کرنیسے بہ حیثیت مالک دوسرے حصہ کے نامبردہ ممنوع تھا اور نالش ڈسمس ہونی چاہیئے (۱)

ایک مقدمہ بیع بالوفا میں مرتہنان نے قابض جایداد پر جو اپنے تئیں حقوق راہن کا مشتری بیان کرتا تھا ایک اطلاعنامہ بیعیات جاری کرایا اسکے بعد ایک شخص نے دعویٰ انفکاک رہن دایر کیا تب مرتہنان نے یہ عذر پیش کیا کہ مدعی قایم مقام راہن کا نہیں ہو پریوی کونسل نے تجویز کیا کہ اطلاعنامہ بیعیات کے جاری کرانے سے ایسی تسلیم مدعی کے حق کی لازم نہیں آتی کہ جس سے مرتہنان کو اب ایسا عذر پیش کرنے کا منصب باقی نہ رہے۔ اور انکے مقابلہ میں مانع تقریر مخالف عارض نہیں ہے (۲)

تعمیل اطلاعنامہ بیدخلی حسب دفعہ ۳۶۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء مابین اُس شخص کے جو ایسے اطلاعنامہ کی تعمیل کرائے اور اُس شخص کے جسپر اسکی تعمیل کیجاوے۔ ایک قبال مختتم نسبت موجودگی تعلق زمیندار و آسامی مابین انکے شخص اول الذکر کیطرف سے ہے اور شخص مذکور بعد ازاں عدالت دیوانی میں اسامی مذکور کو اراضی مذکور سے بیدخل کرنیکی نالش اس بنا پر نہیں کر سکتا کہ وہ آسامی نہیں ہو بلکہ محض ایک مداخلت بیجا کنندہ ہے (۳)

لیکن بخلاف اسکے بعد کے فیصلہ جات میں قرار دیا گیا کہ محض یہ امر واقعہ کہ مدعی ایک نالش بیدخلی بعدالت دیوانی نے پہلے کسی موقعہ پر ایک درخواست عدالت مال میں واسطے بیدخلی مدعا علیہ مذکور کے کی تھی اسکو یہ بیان کرنیسے باز نہیں رکھ سکتا کہ مدعا علیہ ناجایز طور پر یعنی بطور ایک مداخلت بیجا کنندہ کے قابض تھا (۴)

ایک یومیہ دار ایک بھائی چھوڑ کر جو اسوقت ہندوستان سے باہر تھا فوت ہوا۔ یومیہ دار مذکور نے اپنی وفات سے تھوڑا عرصہ پیشتر ایک انتقال ناجایز اپنی حقیت کا ایک تیسرے شخص کے نام کر دیا جس نے خدمت کی اور پٹے اراضی کے دیئے۔ یہ حقیت بحالت نہ ہونے خدمت کے قابل ضبطی تھی۔ بھائی یومیہ دار متوفی کا بعد تین سال کے واپس آیا اور اس نے اپنا استحقاق درج رجسٹر کرایا اور اب اس نے یہ نالش اس غرض سے دایر کی کہ پٹے جو اُن

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۴۴ (۲) مورز انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۳۵۹ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۱۸۹ و ویکلی نوٹس ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۶۶ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۸۳ و ۹۳۔

رعایا کو دینا تھا جو منتقل الیہ سے پٹے پیچلے تھے اور اسکو مچلکہ لکھکر دے چکے تھے جبراً قبول کرائے جاویں۔ تجویز ہوا کہ نالش نہیں ہو سکتی کیونکہ بحالات مذکور مدعی کے طریق عمل سے اسامی جایز طور پر یہ یقین کر سکتی تھی کہ جب تک انتقال میں مدعی اعتراض نہ کرے اور اپنے استحقاق کی اطلاع ان کو نہ دے تب تک منتقل الیہ ان سے لگان وصول کرنے کا مستحق ہے (۱)

مابین دو برادران باقیماندہ خاندان مشترکہ کے فعل برادر کلان کا نسبت برادر خورد کے جو پیدایشی بہرا و گونگا تھا یہ ہوا کہ چند سال تک برادر خورد کو بطور ایک شریک خاندان کے سمجھا اور اسکو مستحق حقوق مساوی کا اسوقت تک تصور کیا کہ جبتک یہ صاف معلوم ہو گیا کہ اسکی ناقابلیت بذریعہ علاج کے ہرگز رفع نہیں ہو سکتی۔ تجویز ہوا کہ اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا کہ کوئی ارادہ برادر کلاں کا اسکے افعال سے ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ جس سے اس نے ان حقوق سے دست برداری کی ہو کہ جو اسکو بوجہ برادر خورد کی ناقابلیت کے حاصل ہوئے نہ یہ تجویز کیا جا سکتا ہے کہ افعال برادر کلان سے کوئی جدید حق برادر خورد کو حاصل ہوا (۲)

(ب) ایک ہندو مالک اصل جائداد متنازعہ نے ایک بیوہ مسماۃ (ل) اور دو پسران (ک) اور (ش) چھوڑ کر وفات پائی۔ (ک) بحیات (ب) اپنے والد کے اپنی زوجہ مسماۃ (الف) چھوڑ کر لاولد مر گیا۔ بعد اسکے (ش) بسن نابالغ ہی فوت ہو گیا اور مسماۃ (ل) اسکی ماں نے دعویٰ وراثت حصہ (ش) کا کیا۔ مسماۃ (الف) کیطرف سے یہ عذر پیش ہوا کہ قبل اس نزاع کے مسماۃ (ل) اس حصہ کی نسبت بھی مسماۃ (الف) کا حق بذریعہ ایک عرضی کے تسلیم کر چکی ہے اور اپنے حق سے دست بردار ہو چکی ہے اور اسکا نام خانہ ملکیت میں داخل خارج کرا چکی ہے۔ تجویز ہوا کہ چونکہ عرضی مذکور مسماۃ (ل) نے بغرض رفع کرنے عذر مرتہنان کے مقدمہ انفکاک میں دی تھی اسکا اثر یہ نہیں ہو سکتا کہ اسکو مقدمہ ہذا میں منصب اس بات کا نہ رہے کہ اس جایداد کو اپنا قرار دیکر دعویٰ کرے اور مانع تقریر مخالف اسکے مقابلہ میں عاید نہیں ہے (۳)

مدعیان نے بمراد دخلیابی بعض خاص اراضی و مکانات کے نالش کی جنکو ۱۸۶۷ء میں انکے قریبی جدی مسمی (ک) نے جو ایک لاولد مالک تھا بدست مدعا علیہ بیع کیا تھا۔ مدعا علیہ نے یہ عذر کیا کہ مدعیان نے بیع کی نسبت بذریعہ سکوت اظہار رضامندی کیا تھا جس سے نامبردگان انتقال مذکور کو منسوخ کرانیکے مستحق نہ رہے۔ یہ ثابت ہو گیا تھا کہ مدعیان کو انتقال کے کئے جانیکے وقت خواہ اوسکا علم تھا یا نہ تھا مگر ۱۸۷۰ء میں ان کو اسکا علم تھا جبکہ انہوں نے ایک مقدمہ میں جس میں مدعا علیہ نے اپنے ایک مزارعہ پر ایک درخت کاٹنے کی بابت ہرجانہ کی نالش کی تھی بحق

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۲ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۴۱ (۳) ہائی کورٹ ممالک مغربی شمالی مورخہ ۱۳ر اگست ۱۸۶۶ء ۳۰۶

مدعا علیہ گواہی دی تہی اور کہ نامبردگان نے حقوق خود کا کوئی ذکر نہیں کیا تھا گو وہ ہر ایک موقع پر حاضر تھے جبکہ مدعا علیہ نے دو مرتبہ یعنی ۱۸۸۱ء اور ۱۸۸۶ء میں بربنائے بیعنامہ خود تقسیم کی درخواست کی تھی اور کہ نامبردگان نے مدعا علیہ کے حصول حقوق بعض خاص مزارعان موروثی کی نسبت بھی کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔ اور آخرکار یہ کہ بیع مذکور کے کئی سال بعد نامبردگان نے مدعا علیہ سے کچھ اراضی بغرض کاشت لی تھی اور عنقریب تاریخ نالش تک اسکو کاشت کیا تھا۔ اخیر مقدمہ میں یہ معلوم ہوا کہ کارروائی تقسیم کے بعد مدعیان نے بعض خاص اراضیات کا تبادلہ جو اُن کو ملی تھیں بعوض دیگر اراضیات کے کیا جو مدعا علیہ کے حصہ میں آئی تھیں۔ اور بعض خاص وثیقجات تحریر کئے تھے جن میں سے ایک میں نامبردگان نے صراحتاً بیان کیا تھا کہ انہوں نے ۱۸۷۲ء کی خرید منجانب مدعا علیہ کو منظور کیا۔ اور اسکی نسبت اعتراض کرنیکے جملہ حقوق کو ترک کیا۔ مدعیان کی جانب سے یہ بحث کیگئی تھی کہ چونکہ جملہ افعال مصرحہ بالا بیع مذکور کے بعد واقع ہوئے تھے اسلئے مدعیان اسکی وجہ سے انتقال مذکور کی نسبت اعتراض کرنیسے ممتنع نہیں ہو گئے تھے۔ کیونکہ نامبردگان نے کسی فعل از قسم مذکور سے مدعا علیہ کو دھوکہ نہیں دیا تھا۔ اور نہ اسکو معاملہ بیع پر عمل کرنیکی ترغیب دی تھی۔ قرار دیا گیا کہ مدعیان اپنی رضامندی بذریعہ سکوت اور صریح الفاظ کیوجہ سے دعویٰ حال کے پیش کرنیسے ممنوع ہو گئے تھے لہذا انکی نالش درست طور پر ڈسمس کیگئی ہے (۱)

ایک مقدمہ میں بروز سماعت شہادت ہر دو فریق اسبات پر راضی ہوئے کہ مقدمہ سپرد ثالثان کیا جائے اور ثالثان کو اسی روز فیصلہ داخل کرنیکی فہمائش کیجائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ثالثان نے اسی روز اپنا فیصلہ داخل کیا۔ فریقین کے اظہارات لئے گئے تو انہوں نے فیصلہ ثالثی کی نسبت اپنی رضامندی ظاہر کی۔ الا عدالت نے بجائے صادر کرنے ڈگری مطابق فیصلہ ثالثی کے سماعت مقدمہ کو برائے ادخال عذرات ملتوی کیا۔ چنانچہ سماعت ملتوی شدہ پر دونوں فریق نے بیان کیا کہ وہ فیصلہ ثالثی کی منسوخی کے خواہاں ہیں۔ اسپر عدالت نے ثالثان سے سوال کرنیکے بعد فیصلہ ثالثی منجملہ دیگر وجوہات کے اسوجہ سے منسوخ کر دیا کہ دونوں فریق اسبات پر متفق ہیں کہ فیصلہ ثالثی منسوخ کیا جائے بعد ازاں عدالت نے روئداد پر مقدمہ کا فیصلہ کیا۔ مدعا علیہ کے اس عذر پر کہ کارروائی بیضابطہ تھی ڈگری مطابق فیصلہ ثالثی کے صادر ہونی چاہیئے۔ تجویز ہوا کہ گو کارروائی جو مقدمہ کے التوا اور بعد ازاں ثالثان کی نسبت کیگئی خلاف ضابطہ تہی۔ مگر مدعا علیہ بوجہ عمل خود اسبات سے ممنوع ہو گیا تھا کہ کارروائی مذکور کی نسبت اس کے اختتام کے بعد محض بربنائے ایسی بیضابطگی کے عذر کرے جو اسکی درخواست پر کیگئی تھی (۲)

ماہ مارچ ۱۸۹۳ء میں مسمی (گ) نے ایک رہن بشرط بیع بالوفا کے بیعبات کی نالش بنام (م) (س) اور (ن) کے دائر کی۔ (ن) نابالغ تھا اور اسکا چچا (س) اسکی طرف سے کارروائی کرتا تھا۔ مگر وہ عدالت کیطرف سے ولی دوران

---

(۱) نمبر ۹۵ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) نمبر ۱۰ فیصلہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی ۔

مقدمہ مقرر نہیں ہوا تھا۔ (م) اور (س) نے منجانب خود و (ن) اقبال دعوٰی دیا اور ایک ڈگری بابت بیعبات بحق (گ) صادر کیگئی اس شرط پر کہ اگر رقم واجب الادا بر شئے رہن ایک عرصہ مصرحہ تک ادا نہ کی جائے۔ تو بیعبات ہوجائیگی۔ رقم مذکور ادا نہ کی گئی اور ڈگری ناطق ہوگئی۔ بعدازاں ایک شخص (ب) نے جملہ اشخاص متذکرہ صدر پر نالش شفع دایر کی جس میں بھی (م) (ن) کی طرف سے کارروائی کرتا رہا اس نالش میں بھی راضی نامہ داخل کیا گیا اور اسکی بپشت پر عدالت نے ایک حکم بزبان انگریزی لکھا جسکے رو سے راضی نامہ منظور کیا گیا اور اسکی شرایط کے مطابق ڈگری دیگئی اور یہ بھی تحریر لیا گیا کہ (ن) نابالغ کا (م) ولی دوران مقدمہ مقرر کیا گیا تھا۔ اسکے بعد (ب) نے ایک جزو اراضی کو بیع کردیا اور باقی کو رہن۔ نالش حال مسمی (ن) نے کل اراضی کی بابت دایر کی تجویز ہوا کہ چونکہ کارروائی بیعبات میں کوئی ولی دوران مقدمہ مقرر نہیں کیا گیا تھا اور چونکہ کارروائی مذکور میں یا نالش شفع میں اراضی کی نسبت عدالت کی صریح منظوری حاصل نہیں کیگئی تھی۔ پس ہر دو مقدمات کی ڈگریات مدعی پر واجب التعمیل نہ تھیں اور (ب) گو ڈگری شفع کے بموجب نیک نیتی سے خریدار ہوا تھا۔ مگر وہ بروئے ایسی ڈگری کے جو خود مدعی کے برخلاف ایک ناقص ڈگری تھی اور (گ) جیسے شخص سے جسکا استحقاق بروئے ڈگری بیعبات مدعی کے برخلاف ناقص تھا عمدہ استحقاق حاصل نہیں کرسکتا تھا۔ آخر یہ قرار دیا گیا کہ مدعی کا اقبال بوقت داخلخارج اگر اسکو مدعی نے بذات والد بھی کیا تھا تاہم وہ زیادہ سے زیادہ ایسے واقعات کا اقبال تھا جنسے انکار نہیں کیا گیا تھا اور چونکہ یہ ضروری نہ تھا کہ مدعی اسموقع پر حقوق خود جتلاتا۔ پس بیان مذکور جو بغرض تصحیح کاغذات مال کیا گیا تھا حقوق مدعی پر بطور مانع تقریر مخالف یا دیگر نہج پر موثر نہیں (۱)

مالکان نے ایک نالش بابت قبضہ بعض خاص اراضی کے جو پیشتر بقبضہ دو مشترک مزارعان دخیلکار مسمی (ش) اور (ر) کے تھی بایں بیان دایر کی کہ مدعاعلیہ کو اراضی مذکور میں حقوق دخیلکاری کا کوئی استحقاق حاصل نہ تھا کیونکہ وہ (ر) متوفی کا پدری وارث نہ تھا۔ (ر) ۱۸۸۱ء میں فوت ہوا تھا جسکی وفات پر والد مدعاعلیہ نے یہ درخواست کی تھی کہ نصف اراضی مقبوضہ متوفی کا داخلخارج بحق اسکے کیا جاوے اور اسوقت سے والد مدعاعلیہ یا مدعاعلیہ (ش) کے ساتھ بحیثیت مشترک مزارعہ موروثی قابض رہا۔ (ش) ۱۸۹۶ء میں لاولد فوت ہوا۔ اور اسوقت مدعاعلیہ نے کل کھاتہ پر قبضہ کرلیا مدعیان (ش) اور والد مدعاعلیہ یا مدعاعلیہ سے ۱۸۸۱ء سے ۱۸۹۶ء تک اراضی مذکور کی بابت لگان لیتے رہے۔ عدالت اول نے مدعی کو اسوجہ پر ڈگری دی کہ اراضی کسی مورث مشترک سے نہیں پہونچی تھی اور مدعاعلیہ یا اسکا والد (ر) کا پدری رشتہ دار نہ تھا۔ صاحب ڈویژنل جج نے نالش کو اسوجہ پر ڈسمس کیا کہ ۱۸۸۱ء میں مدعیان نے والد مدعاعلیہ کو اسطرح ورثہ پانے دیا کہ گویا شجرۂ نسب صحیح تھا۔ اور دس سال تک مدعاعلیہ کے والد اور مدعاعلیہ سے اپنا حصہ منافع

---

(۱) نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی +

وصول کرتے رہے اور اب عذر کرنیکے لئے مدت سے زیادہ دیر ہو گئی ہے۔ تجویز ہوا کہ مدعیان نے اپنے طریق عمل کیوجہ سے اپنے آپ کو مدعا علیہ کے اس حق سے انکار کرنیسے ممتنع کر دیا ہے کہ وہ (ش) کا ورثہ بحیثیت اسکے پدری وارث کے پاوے (۱)

جبکہ (الف) نے چار ہنڈویات (ب) کے نام پر تحریر کریں اور (ب) نے بلا علم یا اختیار (الف) کے (ج) کو بجائے خود موسوم الیہ قایم کیا اور (ج) نے بعد ازان ہر چہار ہنڈویات کو منظور کر لیا تو قرار دیا گیا کہ بوجہ اس امر کے کہ (ج) نے ہر چہار ہنڈویات مذکور میں سے ایک کا روپیہ ادا کر کے اون چہار بیٹی ہائے اسباب سوداگری کا قبضہ حاصل کیا جسپر کہ ہنڈوی مذکور حاوی تھی۔ نامبردہ اس امر سے ممنوع نہیں ہوتا تھا کہ اپنی ذمہ واری زیر ہنڈویات دیگر سے انکار کرے کیونکہ اس نے قریباً فوراً ہی بعد اپنے فعل سے انکار کیا اور فوراً دیگر ہنڈویات کا روپیہ ادا کر کے اونکو واپس لینے سے انکار کیا اور اسکے طریق عمل سے کسی شخص ثالث پر کوئی مخالف اثر نہیں پڑا (۲)

رضامندی بذریعہ سکوت معاملات انتقال بموجب رواجی قانون (پنجاب) میں مابعد کی خاموشی عرصہ دراز کی بعض اوقات بمنزلہ ایسے اطوار کے ہوتی ہے کہ جس سے نالش بمراد تنسیخ انتقال ممنوع ہو جاتی ہے لیکن جسصورت میں کہ جدیان نے نہ صرف انتقال پر اعتراض کرنے میں تاخیر کی بلکہ اراضیات متنازعہ کو انتقال کنندہ سے باخراج دیگر جدیان کے خرید کرنے میں خواہ انکی کاشت زیر مدعا علیہم منتقل کرنے میں یا ان کے ہمراہ اراضیات مذکور کا تبادلہ کرنے میں شرکت کی تو قرار دیا گیا کہ نامبردگان انتقال سے راضی ہو گئے تھے۔ اور نالش دایر کرنے سے ممتنع تھے (۳) سکوت (خاموشی) ایسی ہونی چاہیئے جسکے باعث دوسرا فریق اپنی حیثیت تبدیل کرلے خاموشی فریب کی حد تک پہنچتی ہے جسکے باعث عدالت صرف اوسصورت میں داد رسی عطا کرے گی جبکہ وہ اون واقعات اور حالات کا اخفا ہو جنکا ایک فریق دوسرے کے روبرو بیان کر دینے کا قانوناً ذمہ وار ہو (۴)

ایک مقدمہ میں جس میں مدیون نے تمسک میں یہ اقرار کیا تھا کہ جو رقومات دائن کو بابت قرضہ تمسک کے دیجاوینگی وہ پشت تمسک پر وصول کر دیجایا کرینگی اور اگر ایسا نہ کیا جاویگا تو عذر ادائے قرضہ بطریق دیگر پیش نہ ہو سکیگا تجویز ہوا کہ باوجود ایسے اقرار کے جب مدیون پر دائن بابت قرضہ کے نالش کرے تو مدعا علیہ مدیون کو اختیار ہے کہ ادائے قرضہ دوسرے طریق سے ثابت کرے اور اسکے مقابلہ پر مانع تقریر مخالف عاید نہیں ہے (۵)

دادوستد باہمی کے تصفیہ حساب کے وقت جو روپیہ یافتنی مدعی مدعا علیہ کے ذمہ نکلا اسکی بابت مدعا علیہ نے

---

(۱) نمبر ۳۴ سنہ ۱۹۱۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) نمبر ۱۷ سنہ ۱۹۰۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۳) نمبر ۴۴ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۳۵۷ ۞

(۵) ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۳۱۶ ۞

مدعی کے نام ایک تمسک لکھدیا اور اس میں یہ شرط درج کی کہ میں اس تمسک کی ظہر پر وصول لکھا لینے یا رسید لینے کے بعد روپیہ دیا کرونگا۔ اگر کسی اور طرح سے کچھ روپیہ دیا جاوے تو میں اسکا کچھ دعویٰ نہ کرونگا۔ تجویز ہوئی کہ شرط تمسک اس امر کی مانع نہیں ہوسکتی کہ عدالتہائے مجوز اس شہادت کو نہ لیں جو وہ بہ لحاظ قواعد عام قانون شہادت مروجہ کے ادائے زر کی بابت لے سکتی ہیں۔ اگرچہ تحریر ظہری کا نہ ہونا ایک امر اہم قابل التفات ہے لیکن کسیطرح قطعی نہیں ہوتا۔ مدعاعلیہ کے بروقت تصفیہ حساب صحت کی نسبت اعتراض کے متعلق تجویز ہوا کہ تمسک لکھدینے اور اسکی بناء پر روپیہ وصول دینے سے یہ امر قرار دیا جاسکتا ہے کہ اس نے اپنے اعتراض سے دست برداری کی اور اب اسے صحت زر باقی کی نسبت دوبارہ حجت کرنے کی اجازت نہیں دیجاسکتی گو اسکو غالباً ایسی اجازت اس صورت میں ملجاتی جب وہ یہہ بیان کرتا کہ بعد تحریر تمسک حساب میں غلطیاں نکلی ہیں اور کچھ غلطیاں بتلا بھی دیتا (۱)

سنہ ۱۸۵۱ء میں (ٹ) نے ایک ڈگری بمقابلہ (گ) پدر مدعی کے حاصل کی۔ بغرض ابطال اجرائے ڈگری کے (گ) نے بسازش (ب) کے (ب) کی ایک ڈگری بربنائے فیصلہ ثالثی اپنے اوپر صادر ہونے دی جس ڈگری کی علت میں اراضی نیلام کیگئی اور اسے (ب) نے بشمول ایک دوسرے شخص کے خرید کیا۔ سنہ ۱۸۵۵ء میں خریداران مذکور نے جایداد کو بدست (د) مدعاعلیہ نمبر ۱ کے فروخت کیا۔ سنہ ۱۸۵۸ء میں (ٹ) نے اراضی کو باجرائے اپنی ڈگری کے قرق کرایا۔ لیکن قرقی برطبق درخواست مدعاعلیہم نمبر ۱ و ۳ کے برخاست ہوئی جنھوں نے بیان کیا کہ جایداد ملکیت نامبردگان تھی۔ سنہ ۱۸۶۶ء میں مدعی نے جو (گ) کا بیٹا ہے مدعاعلیہم پر بیدخلیابی کی نالش بدیں بیان دائر کی کہ معاملہ بیع صرف نمایشی تھا اور درحقیقت اسکے باپ نے مدعاعلیہم کے پاس رہن کیا تھا اور مدعاعلیہم قابض بطور مرتہنان تھے دو دستاویزات نمبری ۸ و ۹ مرقومہ سنہ ۱۸۵۵ء و سنہ ۱۸۶۲ء پیش ہوئیں جنکے ذریعہ سے مدعاعلیہ نمبر ۱ نے بحیثیت مرتہن کے وصول پانا مبلغ [illegible] کا (گ) سے تسلیم کیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ بربنائے دستاویز نمبر ۸ مدعاعلیہم کو اجازت بلامزاحمت قابض رہنے کی دس برس تک بہ حیثیت مرتہنان کے دی گئی تھی۔ عدالتہائے ماتحت نے یہ تجویز کی کہ نیلام باجرائے ڈگری اور بیع ثانی اراضیات کی فریبی و سازشی کارروائیاں تھیں اور چونکہ (گ) شریک فریب کا تھا لہذا مدعی اسکا پسر اراضیات کو مدعاعلیہم سے پا نہیں سکتا تھا۔ تجویز ہوا کہ چونکہ مدعی مستحق دلاپانے قبضہ کا تھا اور مدعاعلیہم جنہوں نے پانا مبلغ [illegible] کا بطور مرتہنان تسلیم کیا اور جنکو مرتہن قابض اراضیات بلامزاحمت رہنے کی اجازت ہوئی اپنے آپ کو خریداران یا مالکان ظاہر کرنیسے ممنوع تھے اور یہ مصنوعی حیثیت انہوں نے محض بغرض ابطال اجرائے ڈگری محصلہ (ٹ) کے اختیار کی تھی (۲)

جبکہ فریقین نے باہم تقسیم خانگی کرکے اور حکام مال کے روبرو حاضر آکر استدعا کی کہ انتظام جو انہوں نے ایک جایداد

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۴۷۵ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۷۸ ✤

کے متعلق باہم کیا ہے قلمبند کیا جاوے اور اوسکے مطابق اندراجات کئے جاویں اور مدعا علیہ کو اوس اراضی کے متعلق اپنے آپ کو بحیثیت پسر متبنے مالک جایداد کے بیان کرنے کی اجازت دیجاوے چنانچہ انتظام برضامندی فریقین منظور کیا گیا اور اونہوں نے اپنے اپنے حصص پر قبضہ کر لیا لیکن بعد وفات مالک جایداد کے قریب تر جدیان جو انتظام مذکور میں شامل تھے بدیں بیان دعویدار ہوئے کہ جایداد مقبوضہ مدعا علیہ کے ہم حقدار ان وارثان ہیں اور مدعا علیہ کو کوئی حق حاصل نہیں اور قانوناً و رواجاً ہبہ نامہ اور تبنیت مبینہ فرضی اور ناجایز ہیں تو قرار دیا گیا کہ مدعیان عوعٰی حال رجوع کرنیسے ممتنع ہیں بوجہ اسکے کہ واقعات مندرجہ بالا سے تبنیت اور انتقالات کی نسبت رضامندی بذریعہ سکوت ظاہر ہوتی ہے (۱)

ایک خاص مدعا علیہ نالش میں بطور نابالغ زیر ولایت اپنی ماں کے جو اوسکی سارٹیفکٹ یافتہ ولیہ تھی مدعا علیہ بتایا گیا تھا۔ اوس نے اور اوسکی ماں نے مشترکاً نالش کی جوابدہی کی اور کسی وقت بھی یہ عذر نہ کیا کہ وہ بوقت ارجاع نالش نابالغ نہ تھا۔ مدعی کے حق میں ڈگری صادر کیگئی اور نہ مدعا علیہ نے اور نہ اوسکی ولیہ دوران مقدمہ نے اپیل کیا۔ تجویز ہوئی کہ مدعا علیہ مجاز نہیں ہے کہ بعد میں نالش واسطے قرار دیئے جانے اس امر کے کرے کہ ڈگری مذکور اسپر واجب التعمیل نہیں ہے اسوجہ پر کہ وہ اُسوقت جبکہ نالش رجوع کیگئی تھی فی الواقعہ پوری عمر کا تھا اور کہ اوسکی ماں نے اوسکے حقوق کے متعلق بیوفائی کی ہے (۲)

یہ امر کہ بوقت داخلخارج نسبت بیع جایداد جدی غیر منقولہ منجانب مالک لاولد مالک نرینہ کے سب سے قریبی وارث بازگشت نے اپنی مستدعی جایداد مذکور کو زر ثمن کی ادائیگی پر لے لینے کے واسطے ظاہر کی تہی اور اوسکی نسبت بائع کی زندگی میں اور کسی قسم کی کارروائی کرنیسے باز رہا تھا اس امر کے ثبوت کی شہادت ہو کہ اوس معاملہ کی نسبت بطور بیع جایز کے رضامندی ظاہر کیگئی تھی اور بریں وجہ ایسے وارث بازگشت کا پسر اس امر سے ممنوع ہو کہ نالش برائے تردید بیع بریں بنا کرے کہ بسبب عدم ضرورت کے بیع مذکور ناجایز ہے (۳)

مدعی نے ایک ڈگری برخلاف ایک منجملہ دو مدعا علیہم کے حاصل کر کے اس میں سکوت اختیار کی لیکن مدعا علیہ مذکور نے دوسرے مدعا علیہ کو بھی فریق اپیل بناکر اپیل کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مدعی کی نالش خارج کیگئی تجویز ہوئی کہ مدعی اپیل دوم میں یہ بحث کرنے کا مجاز نہیں ہے کہ عدالت ماتحت کو اُس مدعا علیہ کے خلاف ڈگری صادر کرنی چاہیئے تھی بلحاظ جس کے اوس نے اپنی نالش کے خارج کئے جانے میں سکوت اختیار کی (۴)

تین ارکان خاندان مشترکہ نے بوجہ ضرورت نومبر سنہ ۱۸۸۲ع میں ایک رہن نامہ رجسٹری شدہ ایک قطعہ اراضی کی بابت جو جزو جایداد خاندان کا تھا مدعی کے نام تحریر کر دیا بعض قرضخواہان ایک رکن غیر حاضر نے بعد ازان بروئے اپنی ڈگریات کے

---

(۱) نمبر ۱ سنہ ۱۹۰۶ع پنجاب ریکارڈ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۱۴۴ (۳) نمبر ۳۵ سنہ ۱۹۰۷ع پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد
صفحہ ۴۸ و جلد ۲۷ صفحہ ۲۳ ۞

اسکا حصہ قرق کرا کر نیلام پر چڑھایا۔ جسے مدعی کے بیٹے نے جو اسکے ساتھ مشترک تھا خرید کیا۔ اور ۱۸۷۲ء میں اس نے اپنے حقوق بدست والد مدعا علیہ کے فروخت کئے۔ الا اظہار رہن اپنے باپ کا نہیں کیا۔ لیکن کوئی فریب منجانب اسکے یا اسکے باپ کے اس امر میں نہ تھا کہ اس نے خریدار کے علم سے اس امر واقعہ کو پوشیدہ رکھا۔ ۱۸۷۶ء میں مدعی نے اپنے رہن کی بنا پر ڈگری حاصل کی اور زمین کو قرق کرایا۔ ایک نالش میں جو مدعی نے واسطے استقرار اپنے حق کے برخلاف جملہ اراضی مندرجہ رہن نامہ کے دایر کی۔ تجویز ہوا کہ چونکہ رہن بروئے حالات ایک جایز معاملہ تھا۔ بیع غیر حاضر رکن کے حصہ کا تابع ذمہ داری رہن کے تھا کہ جس ذمہ داری میں بذریعہ خرید و فروخت مابعد منجانب فرزند مرتہن کے خلل نہیں پہنچا تھا۔ اصلیت استحقاق فرزند کی بیعنامہ خریدار جدید میں درج کیگئی تھی اور چونکہ بیع ایک حصہ کا تھا لہذا خریدار پر تحقیقات کرنا واجب تھا۔ محض اس امر واقعہ سے کہ مدعی کے فرزند مشترکہ نے اظہار اپنے باپ کے رہن کا نہیں کیا ایک امر مانع تقریر مخالف برخلاف اسکے باپ کے پیدا نہیں ہوتا جو بنا استحقاق بروئے رہن قایم کرانا چاہتا ہے (۱)

۱۸۶۱ء سے ۱۸۹۳ء تک بوجہ ناقابلیت یا نالیاقتی متواتر زمینداران کے زمینداری کورٹ آف وارڈس کے قبضہ میں رہی جسکا قائمقام صاحب کلکٹر ضلع تھا کورٹ آف وارڈس نے غلطی سے یلیہان کو مملوکہ زمینداری متصور کیا اور وہاں سے جنگل صاف کیا اور اُن میں زمیندار کے صرف سے سڑکیں بنائیں۔ افسران گورنمنٹ بوجہ غلطی مذکور قبضہ مذکور میں خاموش رہے اور زمینداری سرمایہ جات سے یلیہان پر خرچ ہونے دیا جس میں عامہ خلایق کا فائدہ سمجھا جاتا رہا۔ حکام جوڈیشل کمیٹی سے تجویز ہوئی کہ اس طریق عمل میں کوئی ایسا بیان نہ تھا جو امر مانع تقریر مخالف کو پیدا ہونے دے جو کہ مدعا علیہ کو مدعی کے استحقاق سے انکار کرنیسے باز رکھیگا (۲)

ایک راہن نے یہہ اقرار کیا تھا کہ مرتہن کو قبضہ جایداد مرہونہ کا دیگا لیکن نہیں دیا اسوجہ سے مرتہن نے نالش قبضہ کی راہن پر دایر کی۔ لیکن بعد انقضائے میعاد رہن کے۔ راہن نے جواب نالش میں یہ عذر کیا کہ نالش بعد انقضائے میعاد رہن کے قابل پذیرائی نہیں ہے۔ یہ عذر اس بنا پر نامنظور ہوا کہ راہن کو بوجہ خلاف ورزی معاہدہ رہن کے منصب پیش کرنے اس عذر کا نہیں ہے (۳)

ایک مقدمہ میں تجویز ہوا کہ گو وقف منجانب ۱۴ برس کی لڑکی کے بلا تحقیقات منظور نہیں کرنا چاہیئے تھا تاہم چونکہ اس معاملہ کی نسبت مسماۃ کے شوہر نے اپنے حین حیات کچھ اعتراض نہیں کیا۔ اور مسماۃ نے پندرہ سال تک برابر منافع جایداد کا امانتداروں سے لیکر خاص اپنے فعل کو بحال رکھا تو وہ بطور واجب یہ دعوٰی نہیں کر سکتی کہ وقف بوجہ

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۵۰ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۱۲۰ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۴۱

نقص ہائے ضابطہ و تحف کے یا نہ ہونے رضا و رغبت کے جو اسکے ساتھ ہونی چاہیئے ناجایز ہے (۱)

غلط بیانی عرضیدعوی یا جوابدعوے میں نسبت رقبہ اراضی متنازعہ کے سوائے دلیل غلط ہونیکے اور کچھ تصور نہیں کیجا سکتی اگر رقبہ مذکور بذریعہ کسی دیگر بیان کے ٹھیک ٹھیک بیان کر دیا جائے تو بیان اسکی پیمایش کا بحساب گز مربع کے زاید اور غیر مفید تصور کیا جا سکتا ہے (۲)

ایک دستاویز کفالت مدعا علیہا نمبر ۱ کے شوہر متوفی نے سنہ [illegible]ء میں واسطے حصول قرضہ واجب الادا منجانب اسکے مدعی کے ایک حصہ دار کے نام لکھدی جو مدعی کے نام سنہ [illegible]ء میں منتقل کیگئی۔ سنہ [illegible]ء میں مدعی نے جو دستاویز مذکور کی موجودگی سے مطلع تھا اراضی مندرجہ دستاویز ایک ڈگری زر نقد کے اجرا میں جو اس نے برخلاف تحریر کنندہ دستاویز حاصل کی تھی دائر نیلام کرائی۔ اور مدعا علیہ نمبر ۲ نے خرید کی۔ بوقت نیلام مدعی نے اس قرضہ کی موجودگی کی بابت کوئی اطلاع نہ دی۔ نالش واسطے دلاپانے اصل و سود واجب الادا بربنائے دستاویز کفالت میں تجویز ہوا کہ مدعی اپنا قرضہ برخلاف اراضی وصول کرنے سے ممنوع تھا (۳) ایک رجسٹری شدہ بیعنامہ میں بیان کیا گیا تھا کہ بائعہ نے کامل زربدل وصول کر لیا ہے اور ایک اسی مضمون کا اقرار بائعہ کیطرف سے دستاویز مذکور کے نیچے درج تھا۔ بائعہ نے نیز جملہ دستاویزات استحقاق مشتری کے حوالہ کر دی تھیں۔ مشتری نے بعد میں جایداد مذکور مدعی کے پاس رہن کی جسکو اس امر کا کوئی علم نہ تھا کہ بائعہ کو پورا زرثمن ادا نہیں کیا گیا گو کہ اسکو اسبات کا علم تھا کہ بائعہ کچھ جزو جایداد پر قابض ہے۔ تجویز ہوئی کہ مدعا علیہا (بائعہ) یہ عذر کرنیسے ممتنع ہے کہ اوسکو بقایا یا غیر مودی زرثمن کی بابت جایداد پر حق گرفت حاصل ہے کیونکہ وہ کل زرثمن کا وجود نہ ہونا ظاہر کر چکی تھی اور اس نے دستاویزات استحقاق حوالہ کر دی ہوئی تھیں (۴)

(۲) قول یا فعل یا ترک اراداً ہو

مانع تقریر برخلاف کا وجود شخص بیان کنندہ کے وجہ تحریک یا علم معاملہ پر منحصر نہیں ہے۔ ضرور نہیں ہے کہ وہ ہر شخص کا جسکے قول یا فعل یا ترک سے دوسرے کو عمل کی رغبت ہوئی ہو فریبانہ فعل ہو بلکہ یہ کہ وہ غلطی یا غلط فہمی میں رہا۔ لفظ "اراداً" موقوعہ دفعہ ہذا قانونی منشا کے اظہار کے لئے جیسا کہ انگلستان کے فیصلہ میں درج کیا گیا ہو استعمال کیا گیا ہے۔ ایک بیوہ بجائے اپنے خاوند کے اسکی حیات میں بطور بینامی جایداد پر قابض تھی جسکی بابت اسکے خاوند نے اسکے حق میں ہبہ نامہ لکھدیا تھا بعد اسکی وفات کے بیوہ نے جایداد مذکور رہن کر دی اور اس معاملہ میں اپنے بیٹے کو اپنا قائمقام کیا۔ بعد وفات بیوہ ایک نالش مابین حریف خریداران حصہ جایداد مندرجہ ہبہ نامہ و رہن نامہ میں مدعی نے

---

(۱) انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴۴ (۲) انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۰۸ (۳) انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۴۱۲

(۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳۳ صفحہ ۵۳ ؞

اپنا استحقاق اس لڑکے سے بذریعہ خرید حصہ واقع جایداد موروثی حاصل کیا بحالیکہ مدعا علیہم نے اس خرید پر حصر کیا جو نیلام با جرای ڈگری محصلہ مرتہن عمل میں آئی تھی۔ تجویز ہو کہ دفعہ ۱۱۵ قانون شہادت قابل اطلاق ہے۔ لڑکے نے بیان کیا تھا کہ بروئے ہبہ اسکی ماں کو حق اس رہن کا حاصل تھا پس نہ وہ نہ اُسکا قایم مقام اس بیان کی صداقت سے انکار کر سکتا ہے جو کہ اُس نے عمداً اور دیدہ و دانستہ کیا جسپر کہ مرتہن نے عمل کیا تھا اور اس امر سے کچھ فرق نہیں آتا کہ بیٹے کا ارادہ مبنی بر فریب تھا۔ نتیجہ مانع تقریر مخالف کا بیٹے پر یہ ہوگا کہ ہر خریدار حق مرتہن جس نے باضابطہ فروخت میں حق حاصل کیا ایک جایز حق نسبت جایداد کے حاصل کریگا گو کہ ایسے خریدار کو تمام حالات کا علم تھا (۱)

(الف) نے جس نے (غ) سے خرید کی تھی ایک نالش برخلاف (ب) واسطے بیدخلی کے بدیں بیان دائر کی کہ (ب) اوسکی اراضی پر ناجایز طور پر قابض تھا (الف) نے تسلیم کیا کہ (غ) نے سابق میں جایداد مذکور بدست (ب) فروخت کر دی تھی لیکن یہ عذر کیا کہ (ب) نے بحیثیت مختار (غ) سے فریبانہ طور پر اور دباب ناجایز سے قبضہ حاصل کیا تھا (ب) نے بیان کیا کہ اوس نے جایداد پہلے سے (غ) سے خرید کی تھی اور اوسے اسبات کا کوئی علم نہ تھا کہ اوسکو کوئی استحقاق حاصل نہ تھا اور کہ درحصل (پ) اصل مالک تھا بعد میں (ب) نے (پ) سے خرید کی۔ (الف) نے عذر کیا کہ اگر (غ) کو کوئی استحقاق حاصل نہ تھا تو (ب) بوجہ اس امر کے کہ اوس نے (غ) سے قبضہ حاصل کیا تھا اس امر کے بیان کرنیسے ممتنع تھا کہ (الف) کو کوئی استحقاق حاصل نہ تھا تجویز ہوئی کہ چونکہ (غ) کو کوئی استحقاق حاصل نہ تھا انتقال بحق (الف) ناجایز تھا اور قاعدہ امر مانع تقریر مخالف اوس حد تک موجود تھا جہانتک کہ معطی لہٗ بروئے استحقاق معطی کے دعویدار تھا۔ وڈراف صاحب جسٹس نے تجویز کی کہ چونکہ (غ) کو کوئی استحقاق حاصل نہ تھا اسلیئے (ب) عذر مذکور کے کرنیسے ممتنع نہ تھا (۲)

(۳) دوسرے شخص نے اس قول یا فعل یا ترک کے بھروسہ پر کوئی کام کیا ہو

دفعہ ہذا کے بموجب کوئی اقرار یا فعل یا ترک امر مانع تقریر مخالف کی حد تک نہیں پہونچتا جبتک کہ اسکی وجہ سے وہ شخص جس سے اسکو تعلق ہے اپنی حالت تبدیل نہ کرے اور ایسا کرنیکے لیئے ضرور ہے کہ جو واقعات اسکے روسے بیان یا ظاہر ہوں ان کو وہ یقین بھی کرے اور ایسے یقین پر عمل بھی کرے (۳)

قبل اسکے کہ مسئلہ مانع تقریر مخالف صادق آوے دوسرے شخص کا بھروسہ کر کے کچھ عملدرآمد کرنا ضروری ہے ورنہ مانع تقریر مخالف پیدا نہیں ہوتا (۴)

---

(۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۲۹۶ نیز ملاحظہ ہو نمبر ۸۰ سنہ ۱۸۹۶ء زیر عنوان 'بیان بمقدمہ سابق' (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۹۴۰

(۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۸۷۰ و ۱۱۵ (۴) بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۳۷ و ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۰۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۳۱۲ و نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۹۵ء و نمبر ۸۰ سنہ ۱۸۷۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی ◆

رضامند ہوجانا واقعات کا سوال نہیں ہے۔ بلکہ واقعات ثابت شدہ سے جو قانونی نتیجہ نکالا جاوے۔ اور یہی اصول مانع تقریر مخالف کا ہے۔

مانع تقریر مخالف کا وجود ثابت کرنیکے لئے اسقدر کہہ دینا کافی نہیں ہے کہ اگر مدعا علیہ یہہ کام اسطرح سے نہ کرتا تو مدعی کے ایک طریق عمل اختیار کرنیکی نسبت شک ہوجاتا بلکہ یہ تحقیق کرنا چاہیئے کہ مدعی ضرور اسطرح نہ کرتا۔ اور یہ ثابت ہونا چاہیئے کہ مدعا علیہ نے اپنے فعل۔ ترک فعل۔ یا اظہار سے عمداً دوسرے شخص کو کسی بات کے سچ ہونیکا باور کرایا اور اسپر اس نے عمل کرایا" اپیل میں عذر مانع تقریر مخالف پر عمل نہ کیا جائیگا۔ اگر یہہ عذر بیانات تحریری میں موجود نہ ہو یا عدالت ماتحت میں اسکے متعلق تنقیح وضع نہ کرائی گئی ہو۔ یا اپیل میں اسکے موجبات اپیل میں داخل نہ کیا ہو اور صرف پہلی مرتبہ عدالت ماتحت اپیل میں اوٹھایا گیا ہو (۱)

جو قانون کہ دفعہ ہذا میں امر مانع تقریر مخالف کے متعلق بطور نتیجہ ایسے اظہار یا فعل یا ترک کے ہے کہ جس سے دوسرے کا یقین اور نالش بر بنائے اسکے پیدا ہوتی ہو وہ انگریزی قانون سے اس امر میں جسکا اصول مقدمہ کیرن کراس بنام لوریر (مقدمات ہاوس آف لارڈز جلد ۳ صفحہ ۸۲۹) میں بیان ہوا ہے مختلف نہیں ہے۔ بڑا بھاری سوال اس امر کے فیصلہ کرنیکے لئے کہ آیا مانع تقریر مخالف واقع ہوا ہے یہ ہے کہ آیا اس بیان نے شخص مخاطب کو اپنے اعتبار پر کارروائی کرنے پر آمادہ کیا ہے (۲) اجرائے ڈگری میں درخواست التوائے نیلام کرنا بمنزلہ ڈگریدار کو عمداً اس امر کے باور کرانے یا باور کرنے دینے کے نہیں ہے کہ مدیون تسلیم کرتا ہے کہ ڈگری کا اجرا قانوناً ہو سکتا ہے اور بموجب دفعہ ہذا کوئی امر مانع تقریر مخالف پیدا نہیں کرتا باوجود داخل ہونے ایسی درخواست کے مدیون یہ عذر کر سکتا ہے کہ اجرا میں تمادی عارض ہے (۳)

ایک نالش لگان میں جو ایک اجارہ دار پر منجانب ایک ایسے شخص کے دایر ہوئی جو ایک جایداد کے درپٹنی ہونے کا دعویدار تھا مدعا علیہ نے نسبت دعوٰی کے اس بنا پر عذر کیا کہ ایک اور شخص مالک اصلی درپٹنی کا ہے۔ یہ شخص بھی مدعا علیہ بنایا گیا اور اس نے بغرض تائید اپنے حق لگان کے عذرداری کی۔ واضح ہوا کہ ۱۸۵۹ء میں مسمی (الف) نے حقیت درپٹنی خرید کی اور ۱۸۶۵ء میں اسکو مسماۃ (ک) اپنی زوجہ اور مسمی (د) اپنے پسر کے ہاتھ فروخت کیا۔ بعد ازاں (الف) نے ایک نالش لگان میں جو اسکے اوپر منجانب مدعی حال بحیثیت زمیندار اعلے دایر ہوئی تھی اس بنا پر جوابدہی کی کہ میں نے اپنا حق واقعہ جایداد بنام (ک) اور (د) کے منتقل کر دیا ہے۔ تب مدعی نے (ک) اور (د) پر نالش بابت لگان کے دایر کی اور ڈگری حاصل کی جسکی علت میں درپٹنی نیلام ہوئی اور اس نے خرید کی۔ اب اُس نے اجارہ دار پر نالش کی۔ مدعا علیہ عذردار نے یہ حجت کی کہ (الف) نے جایداد میرے پاس رہن کی تھی اور اس قسم کی کارروائیات بر بنائے

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۴۴۰ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۲۹۶ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۸۵ و جلد ۶ صفحہ ۶۲۳ ۞

رہن عمل میں آئی ہیں کہ میں بذریعہ حق (الف) کے مستحق پانے لگان جایداد کا بطور اسکے مالک کے ہوں تجویز ہوا کہ مدعا علیہ عذردار (الف) سے بہتر حق حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ اور چونکہ (الف) نے مدعی کو اس امر کے باور کرنے کی صریحاً ترغیب دی کہ اس نے جایداد بنام (ک) و (د) قطعاً فروخت کر دی ہے اور اسکو یہ ترغیب دی کہ ان پر نالش لگان دایر کرے اور مطابق ڈگری محصلہ نالش مذکور کے ان کا حق واقعہ جایداد خرید کرے لہذا مدعا علیہ عذر دار نالش حال میں دعوے پانے لگان کا بمقابلہ مدعی نہیں کر سکتا (۱)

آ- نے بی و کمپنی سے ایک لاکھ اسی ہزار گنی تھیلے خرید کرنے کا معاہدہ اس شرط پر کیا کہ قیمت نقد بروقت حوالگی و بجائیگی بعد اسکے سی نے آ- کے ساتھ معاہدہ ۲۰۰۰۰ دینے کا بعوض معہ صما ۲۰۰۰۰ تھیلوں کے کیا۔ بی و کمپنی نے حکم حوالگی مال کا آ- کو دیا حالانکہ مال کی قیمت ادا نہیں ہوئی تھی۔ بعد اسکے آ- نے بعض احکام حوالگی مال پر عبارت ظہری بنام سی کے ثبت کی۔ ان احکام پر ایجنٹان بی و کمپنی نے حسب استدعائے آ- کے الفاظ مندرجہ ذیل تحریر کئے :"حامل حکم ہٰذا بذاتِ خود ہر جزو مال کو حسب ضرورت لیگا" سی نے پچاس ہزار تھیلے لئے۔ مگر بی و کمپنی نے بقیہ کے دینے سے اس بنا پر انکار کیا کہ آ- نے حسب شرایط اپنے معاہدہ کے روپیہ ادا نہیں کیا تھا۔ تجویز ہوا کہ اگرچہ در حقیقت کوئی مال آ- نے حاصل نہیں کیا تھا لیکن چونکہ بی و کمپنی بذریعہ اپنے کارندوں کے انتقال کرنے پر راضی ہوئی تھی اور بدینوجہ سی کو ترغیب دی تھی۔ کہ پندرہ ہزار روپیہ اسوقت دیئے جائیں جبکہ احکام حوالگی مال پر عبارت ظہری ثبت ہو اور اسکو حوالہ کئے جائیں پس کمپنی کو یہ منصب حاصل نہ تھا کہ اس انتقال کو جسے اس نے اپنے کارندوں کے ذریعہ سے مستحکم کیا تھا منسوخ کرے (۲)

ایک مت کے اعلیٰ ارکن نے درخواست کر کے ایک کمپنی کے بعض حصص خود اپنے نام درج کرا لیے ادائیگی ہائے دربارہ حصص مذکور اس کی طرف سے باقساط ادا کیجاتی رہیں اور اس کے بعد اس کے جانشین عہدہ کی طرف سے اور کمپنی ان رقوم کو جو اس کا جانشین ادا کرتا تھا بطور ادائیگی ہائے بحساب حصص مذکور جمع کرتی رہی۔ اسکے بعد مدعی نے جو ایک اور جانشین عہدہ مذکور تھا یہ درخواست کی کہ کمپنی کا رجسٹر حصص اسطرح پر تبدیل کیا جائے کہ حصص مذکور مت کے نام پر درج کئے جائیں مگر ڈایرکٹران نے ایسا کرنے سے اسوقت تک انکار کیا کہ جب تک مدعی انکو ایک انتقالنامہ از طرف ابتدائی معطی لہٗ کے (جو اسوقت تک زندہ تھا) یا ذمہ داری از طرف مت مہیا نہ کرے۔ مدعی نے ان میں سے کوئی بات نہ کی۔ اور حصص مذکور کو کمپنی نے بالآخر ضبط کردہ قرار دیا۔ مدعی نے نالش حال کمپنی پر بدیں دعویٰ کی کہ حصص مذکور کے ابتدائی معطی لہٗ کی ذاتی ملکیت نہ تھے بلکہ مت کی ملکیت تھے۔ اور کہ ضبطی ناجایز قرار دیجانی چاہیئے۔ اور کہ کمپنی کا

---

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۷۸۳ - (۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۶۹ ❖

رجسٹر درست کیا جانا چاہیئے۔ اس نے کوئی شہادت بہ ثبوت اس امر کے پیش نہ کی تھی کہ ابتدائی سایل نے سرمایہ مت کا استعمال بادائیگی مطالبات کے کیا تھا۔ تجویز ہوا کہ کوئی قیاس بدین مضمون پیدا نہ ہوتا تھا کہ زر ادا کردہ مت کی ملکیت تھی۔ اور نہ کمپنی بروئے دفعہ ۱۱۵۔ ایکٹ شہادت اس امر سے انکار کرنے سے ممتنع تھی کہ حصص مذکور مت کی ملکیت تھے۔ کمپنی نے اپنے فعل سے مدعی کو کسی بات کا باور نہ دلایا تھا (۱)

بعد حصول ڈگری اجراء ڈگری میں مدعی نے مدیون ڈگری کو گرفتار کرایا۔ اسپر مدیون نے عدالت میں ایک درخواست بدین اقرار دی کہ نامبردہ بنا راضی اس تجویز کے اپیل نہ کریگا۔ جو مدعی نے حاصل کی تھی۔ چنانچہ مدعی نے مدیون کو گرفتاری سے رہا کر دینے اور زر ڈگری کو بذریعہ اقساط لینے کا اقرار کیا۔ عدالت نے ایک حکم جس میں یہ انتظام مندرج تھا صادر کیا۔ مدیون نے بخلاف ورزی اس انتظام کے اپیل دائر کیا۔ تجویز ہوا کہ چونکہ مدیون نے ڈگریدار کو یہ باور کرنیکی ترغیب دی اور صریحاً اقرار کیا کہ نامبردہ اپیل نہ کریگا اور بذریعہ اس بیان اور قرارداد کے قید سے رہائی حاصل کی۔ لہذا اب وہ بیان اور قرارداد مذکور کے خلاف عمل کرنے سے ممنوع ہے (۲) مدعی نالش انفکاک رہن انتفاعی کا اصل راہن تھا اور اس نے بذریعہ دستاویز رجسٹری شدہ کے اپنا حق واقعہ جایداد مرہونہ بنام دوسرے کے منتقل کیا۔ منتقل الیہ نے نالش میں فریق بنائے جانے کی درخواست نہیں کی بلکہ اصل راہن کو بطور شخص مستحق انفکاک کے پیش کیا۔ تجویز ہوا کہ نالش مذکور میں کوئی امر ایسا نہ تھا جس سے یہ ثابت ہو کہ مدعا علیہ مرتہن کو کسی طرح پر اپنی حیثیت تبدیل کرنیکی یا کسی فعل کے کرنیکی بوجہ طریق عمل منتقل الیہ کے ترغیب ہوئی کہ جسکو وہ دیگر نہج پر نہ کرتا لہذا منتقل الیہ مذکور بوجہ دفعہ ۱۱۵۔ ایکٹ شہادت یا بوجہ کسی اصول امر مانع تقریر مخالف عادلانہ کے ممنوع نہیں ہے کہ بعد ازاں نالش انفکاک رہن خود کی اپنی طرف سے دائر کرے (۳) (الف) نے ایک ڈگری حق شفع بابت ایک خاص زمین کے برخلاف (ب) کے اس شرط پر حاصل کی کہ ایک میعاد معین کے اندر قیمت اراضی کی ادا کرے۔ (الف) نے اراضی مذکور کو پاس (ب) کے رہن کر دیا اور اس معاملہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے تاریخ معینہ پر قیمت اراضی عدالت میں (ب) کو دیئے جانیکے لئے داخل نہ کی۔ بعد ازاں اس نے فک الرہن کا دعویٰ کیا (ب) نے عذر کیا کہ (الف) اپنا حق شفع اسوجہ سے زایل کر چکا ہے کہ اس نے قیمت میعاد مقررہ مندرجہ ڈگری کے اندر ادا نہ کی تھی اور چونکہ اس نے اپنا حق بطور مالک مکمل نہیں کیا تھا اسلئے وہ اراضی کے رہن رکھنے کا مجاز نہ تھا۔ تجویز ہوا کہ (ب) اس عذر کے اٹھانے سے ممنوع ہے درحالیکہ (ب) نے اس رہن کو جو الف نے اسکے حق میں کیا تھا منظور کر لیا تو گویا اس نے (الف) کو یہ باور کرایا کہ وہ مالک اراضی ہے اور اس نے یہ باور کرنیکی وجہ سے زر بیع تاریخ معینہ پر عدالت میں ادا نہ کیا (۴)

---

(۱) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۷۹ (۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۴۵۵ (۳) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۶ (۴) نمبر ۱۳۱ ؁۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی ؛

اراضی بطریق کاشت واسطے زراعت کے پٹہ پر دیگئی- پٹہ دار نے حیثیت اراضی کی بذریعہ عمل میں لانے مختلف ترقیات کے تبدیل کردی جنکی نسبت یہہ تجویز ہوا کہ وہ متناقض اس غرض کے ہیں جنکے لئے اراضی پٹہ پر دیگئی تھی- برطبق تجویز اس امر کے کہ جس وقت حیثیت اراضی تبدیل کیجاتی تھی اسوقت زمیندار دیکھتا رہا تھا اور اسطور پر اس نے یہ یقین دلایا کہ تبدیل مذکور اسکو منظور ہے- تجویز ہوا کہ بوقت واگذاشت کاشت کے پٹہ دار اپنی ترقیات کے معاوضہ کا مستحق ہے (۱) لیکن جہانکہ پٹہ دار ایک مکان سکنی نے جو اپنی حیثیت بطور پٹہ دار سے بخوبی واقف تھا بلا اجازت اپنے پٹہ دہندہ کے اس جایداد میں چند اضافات بظاہر بعلم اور بدون ممانعت منجانب پٹہ دہندہ کے کئے- اور بعد ازان جب پٹہ دہندہ نے بوجہ عدم ادائے لگان اسے بیدخل کرنے کا دعوی کیا تو پٹہ گیرندہ نے اضافات مذکور کی بابت معاوضہ کا دعوی کیا- تجویز ہوا کہ پٹہ دہندہ پٹہ گیرندہ سے بدون ادائگی معاوضہ کے قبضہ حاصل کرنیکا مستحق نتھا (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۴۹۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۶۹۳ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۵ صفحہ ۵۸۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۵۴-

(الف) نے ایک نالش بخلاف (ب) وغیرہ کے واسطے بیدخلی کے رجوع کی اور مالک اراضی کو نالش مذکور میں مدعا علیہ بنایا- اور بیان کیا کہ اس نے (الف نے) اراضی کا پٹہ مالک اراضی سے حاصل کرکے اسکا قبضہ حاصل کیا تھا مگر بعد میں اسے جبراً مدعا علیہم نے بسازش مالک اراضی بیدخل کر دیا- مدعا علیہم کا جواب تھا کہ انہوں نے مدعا علیہ نمبر ۱ سے پٹہ جات بنیک نیتی سے حاصل کرکے اراضی کا قبضہ حاصل کیا تھا اور انہوں نے بہت سا روپیہ جنگل کے صاف کرنے اور بند ہائے کے تعمیر کرنے وغیرہ میں صرف کیا ہے- اور اگر مدعی کسیطرح کامیاب ہونے کا مستحق ہو تو وہ ان کو معاوضہ ادا کئے بغیر قبضہ حاصل نہیں کر سکتا- تجویز ہوئی کہ چونکہ یہ ظاہر نہ کیا گیا تھا کہ مدعی کو معلوم تھا کہ مدعا علیہم ترقی اراضی میں روپیہ صرف کر رہے ہیں اور وہ یہ کام یہہ باور کرکے کر رہے ہیں کہ ان کو بہتر استحقاق حاصل تھا اور اس نے پاس کھڑے رہکر ان کو اخراجات مذکور کرنے دیئے تھے اسلئے مدعی ایک ڈگری بیدخلی بعد پورا کرنے مدعا علیہم کے خرچہ کے حاصل کرنے کا مستحق تھا- ینگ وکالبرس رپورٹ چانسری ۱۸۳۵ء جلد ۱ صفحہ ۴۲۷ و لا رپورٹ چانسری ڈویژن ۱۸۸۶ء جلد ۱۵ صفحہ ۹۶ کا حوالہ دیا گیا- نیز تجویز ہوئی کہ اگرچہ یہ قیاس بھی کیا جائے کہ محض خاموشی مدعی کی ایک بیان کی حد تک پہونچتی تھی- تاہم بصورت عدم موجودگی اس قرارداد کے کہ منشا یہ تھا کہ مزارعہ مدعا علیہم کو اسپر باور یا عمل کرنا چاہیئے یا کہ فی الواقعہ انہوں نے اسپر عمل کیا تھا مدعی مدعا علیہم کے مقابلہ میں اپنے قبضہ کے بیان کرنے سے ممتنع نہ تھا (۳)

جو صلحنامہ مدیون اور ڈگریدار کے مابین عمل میں آکر عدالت سے منظور ہو جائے اسکی پابندی فریقین پر جملہ کارروائیات

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۳ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۳۲۸ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ [illegible]

متعلقہ اجرای ڈگری میں ہوگی اور جبکہ فریقین نے اسپر عمل کیا ہو تو بعدہٗ ان کو ممانعت اس امر کی ہے کہ اسکے جواز کی نسبت اعتراض کریں (۱) جبکہ دو شخصوں نے ملکر ایک جھوٹ امر ایک شخص ثالث کے دعویٰ کے جواب میں بیان کیا اور بعد ازاں خود اُن دو شخصوں کے مابین مقدمہ قایم ہوا تو قرار دیا گیا کہ چونکہ ان دونوں فریق نے ایک دوسرے کے بیان پر کچھ بھروسہ نہیں کیا تھا بلکہ دانستہ جھوٹ بیان کیا تھا اسلئے ایک ایسے مقدمہ میں جو کہ ان دونوں کے باہم ہو اُن کا کذب سابق مانع تقریر مخالف نہیں متصور ہو سکتا اور فریقین کو اختیار ہے کہ اپنے بیان سابق کا جھوٹ ہونا ثابت کریں (۲) لیکن بخلاف ازین نسبت اس امر کے کہ کوئی فریق اپنی ہی فریب سے فایدہ نہیں اُٹھا سکتا۔

ملاحظہ ہو نمبر ۱۱ ۱۸۸۶ء و نمبر ۹۳ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۷ ×

جس حالت میں شرکا کسی خاندان مشترکہ ہندو کے اس امر سے واقف ہوں کہ مہتمم خاندان کسی شریک نے اُن میں سے کوئی عمل کسی معاملہ متعلقہ جایداد مشترکہ میں ظاہر طور پر بحیثیت مالک کے کیا ہے تو وہ پیچھے سے اسکی تردید نہیں کر سکتے (۳) منجملہ تین برادران کے دو بھائی تیسرے بھائی کو روپیہ بھیجتے رہے اور اس نے اس روپیہ سے مکانات خرید کئے بعد ازاں اس نے انکو رہن کر دیا۔ بر طبق نالش دو برادران جو باہر سے روپیہ بھیجتے رہے یہ تجویز ہوئی کہ مدعیان تیسرے بھائی کو بطور مہتمم کل جایداد کے مانتے رہے تاکہ اشخاص غیر جو اس سے لین دین کرتے تھے یہ باور کریں کہ اسکو اختیار رہن کرنے کل حقیت تینوں بھائیوں کا جایداد میں حاصل ہے لہذا مدعیان مذکور بشرطیکہ روپیہ فی الواقعہ واسطے فائدہ خاندان کے لیا گیا اس حجت کے پیش کرنے سے ممنوع ہیں کہ رہن جو دوسرے بھائی نے کئے ان کے حصوں پر قابل پابندی نہیں ہیں (۴) جب مدعا علیہ جسپر عدالت غیر میں نالش کیجاوے اختیار سماعت کی نسبت کوئی اعتراض نہ کرے تو نامبردہ بعد ازاں اختیار سماعت کی نسبت اعتراض نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس نے مدعی کو یہ باور کرایا کہ اُسنے کارروائیات کا اثر پذیر ہونا منظور کیا (۵) حسب دفعہ ۱۳۱۔ اقبال صرف اس حالت میں مانع تقریر مخالف کا اثر رکھتا ہے جب دفعہ ہذا کی شرایط صادق آویں ورنہ اقبال کے خلاف شہادت داخل ہو سکتی ہے۔ زید ایک ہندو اپنی ماں اور تین بہنیں چھوڑ کر فوت ہوا زید کا ایک بھائی بکر اور تھا جسکو اسکے ماموں نے متبنیٰ کر لیا تھا بعد مر جانے زید کے اسکی کل جایداد بقبضہ اسکی ماں کے آئی جس نے اسے پاس مدعا علیہ کے گرو کر دیا۔ اس رہننامہ پر گواہی بکر کی ہوئی تھی اور بکر نے اس میں اپنے آپ کو پسر متبنیٰ اپنے ماموں کا بیان کیا تھا۔ اس رہننامہ کی بنیاد پر مدعا علیہ نے بہ نفاذ کفالت ڈگری حاصل کی اور خود خریدار جایداد مذکور کا ہوا۔ اب زید کی بہنوں نے دعویٰ حال بدیں بیان دایر کیا کہ مدعا علیہ صرف حق

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۴۹۲ و جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۷ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۵۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۹۵ و جلد ۷ صفحہ ۸۷ (۳) جلد اول لیڈنگ کیسز نارٹن صاحب صفحہ ۲۰۲ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۳۲ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۴۰۰ ×

حین حیاتی کا خریدار ہے اور مدعیات مستحق جایداد کی بعد وفات زید کے تھیں مدعا علیہ مرتہن خریدار کا یہ عذر تھا کہ مدعیات کو منصب نالش کا نہیں ہے کیونکہ زید کا بھائی بکر موجود ہے اور جو تبنیت اسکی اوسکے ماموں نے کی ہے وہ ناجائز ہے۔ عدالتین ماتحت نے یہ تجویز کیا کہ مرتہن کو جس نے گواہی رہننامہ پر بکر سے کرائی منصب اس امر کے کہنے کا نہیں ہے کہ تبنیت بکر کی ناجائز ہے۔ اور مدعیات کو منصب نالش نہیں ہے دفعات ۳۱ و ۱۱۵۔ ایکٹ شہادت پر استدلال کیا جاتا ہے تجویز ہوئی کہ مدعا علیہ اس عذر کے کرنے سے ممنوع نہیں۔ کوئی شہادت اقبال کی محض تحریر پر گواہی نہیں ہے اور اگر گواہی بطور اقبال اور تسلیم تبنیت کے سمجھی بھی جاوے تاہم وہ ثبوت قطعی تبنیت کا نہیں ہے۔ دیکھو دفعہ ۳۱ ایکٹ شہادت دفعہ ۱۱۵۔ یا اصول مانع تقریر مخالف کا تعلق اس مقدمہ سے نہیں ہے کیونکہ مدعیات کو مدعا علیہ نے کسی امر کا یقین نہیں دلایا۔ نہ اس یقین پر مدعیات نے کوئی عمل کیا (۱) محض تصدیق بطور گواہی بلا ثبوت علم مضامین مندرجہ کے بذات خود بغرض ثبوت مانع تقریر مخالف کافی نہیں۔ جب علم مضامین مندرجہ ثابت ہو جاوے تو گواہی ایک شہادت رضامندی کی ہے بہ تبعیت مابعد کے طریق عمل کے ایسی رضامندی مانع تقریر مخالف کے ثبوت کے لئے ثابت کی جاسکتی ہے (۲) ایک ڈگریدار نے وقت نیلام بعلت اجرائے اپنی ڈگری کے ایک حصہ زمینداری مملوکہ اپنے مدیونان کو خرید کیا۔ بعد ازاں اجرا میں ایک ڈگری مابعد محصولہ ایک دوسرے شخص میں حصہ مذکور بشمول دیگر جایداد کے پھر دایر نیلام ہوا۔ قبل نیلام کے ڈگریدار مابعد نے روبرو عہدہ دار عامل نیلام کے ایک درخواست پیش کی جس میں اس نے حالات نیلام و خریداری بذریعہ ڈگری ماسبق کے تحریر کئے اور یہ استدعا کی کہ نیلام صرف ایک جزو حقوق مدیون پر جو نیلام نہیں ہو چکا ہے محدود کیا جائے۔ یہ درخواست نامنظور ہوئی اور کل حقوق مدیون ڈگری کا نیلام کیا گیا۔ اور ڈگریدار سابق نے جو وہاں موجود تھا نیلام میں بولی بولی مگر آخرکار ایک جزو جائداد علیحدہ کیا گیا اور بقیہ جایداد جس میں ایک جزو اس جایداد کا داخل تھا جو بعلت اجرائے ڈگری سابق نیلام ہوا تھا فروخت ہوا۔ ڈگریدار سابق نے پھر بولی نہ بولی۔ بعد ازاں ڈگریدار سابق نے ایک نالش واسطے استقرار اس امر کے دایر کی کہ اس حصہ پر جو اس نے اپنی ڈگری کے اجرا میں بذریعہ نیلام کے خرید کیا تھا اس نیلام سے کچھ اثر نہیں پہونچا جو ڈگری مابعد کے اجرا میں عمل میں آیا۔ تجویز ہوا کہ مدعی کو دعوی استقرار مذکور کرنیکی ممانعت بوجہ اپنے طریق عمل کے یعنی اس نیلام میں بولی بولنے کے جس میں مدعا علیہ نے خریداری کی نہیں ہے کیونکہ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ بولی بولنے سے اسکا مقصود اس امر کے اظہار کا تھا کہ اسکو کوئی حق جایداد میں نہیں ہے یا اس نے اپنے استحقاق سے دست برداری کی ہے یا آنکہ اس نے مدعا علیہ کو خرید کرنیکی ترغیب دی یا کہ نیلام کو روکنے کا اسکو اختیار تھا (۳)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۳۱۲ (۲) اپیل دیوانی نمبر ۲۹۲ سنہ ۱۹۰۲ء منفصلہ ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء پنجاب لا رپورٹ سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۲ بشنداس بنام لعل چند (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۱۳ و ۶۹۰ ؎

جبکہ مدعا علیہ کو کامل طور پر علم ہو کہ اراضی جبپر کہ اُس نے اپنا روپیہ ترقیات میں صرف کیا ہے ملوکہ مدعی ہے تو وہ اپنے قانونی حقوق کے بیان کرنے سے ممتنع نہ ہوگا (۱)

دفعہ ہذا متعلق باور کرنے امر واقعہ کے ہے نہ مسئلہ قانونی کے

دفعہ ۱۱۵۔ ایکٹ شہادت جس میں تذکرہ اس شخص کا ہے "جس نے اپنے اظہار یا فعل یا ترک سے عمداً دوسرے شخص کو کسی چیز کی نسبت یہ باور کرایا ہو یا اسکو باور کرنے دیا ہو کہ وہ راست ہے اور اسی اعتبار پر اس سے عمل کرایا ہو"۔ اور جو ایسی حالت میں اس چیز کی صداقت سے انکار نہیں کر سکتا متعلق باور کرنے امر واقعہ کے ہے نہ مسئلہ قانونی کے (۲) لہذا ایک امر قانونی کا اقبال مانع تقریر مخالف نہیں ہو سکتا (۳) نہ فریق مقدمہ کسی امر قانونی کی نسبت اپنے وکیل کے اقبال کا پابند ہوتا ہے کیونکہ قانون مانع تقریر مخالف امر واقعہ کے یقین سے متعلق ہے نہ مسئلہ قانونی کے یقین سے (۴)

بیان بمقدمہ سابق

محض بیان سے جو مقدمہ سابق میں کیا جاوے مانع تقریر مخالف قایم نہیں ہوتا۔ اگر شرایط مانع تقریر مخالف موجود نہیں ہے تو جایز ہے کہ بیان سابق کے برخلاف واقعات ثابت کرنے کی اجازت دیجائے گو کہ ثبوت مدخلہ مقدمہ حال سے بیان سابق کا کذب لازم آتا ہو (۵) ایک مقدمہ میں تجویز ہوا کہ نالش سابق میں مدعی کا یہ بیان کہ حسابات کی پوری فہمید ہو گئی تھی اسکے برخلاف مانع تقریر مخالف پیدا نہیں کر سکتا کیونکہ مدعا علیہ نے اسکی وجہ سے کوئی ایسا امر نہیں کیا جو وہ بصورت دیگر نہ کرتا (۶)

اصول مانع تقریر مخالف اس صورت سے متعلق نہیں ہو سکتا جبکہ بیان بمقدمہ سابق کی نسبت بذریعہ فیصلہ جوڈیشل یہ تجویز کیا گیا ہو کہ وہ مسلم طور پر غیر صحیح ہے (۷) محض بیان بیدخلی سے جو کہ کسی شخص وعویدار نے حسب منشاء دفعہ ۲۶۹ ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ء (دفعہ ۳۳۵ - ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) اپنی عرضی میں درج کیا ہو شخص مذکور پر ایسی پابندی لازم نہیں آتی کہ اگر وہ دعوئ مثبری واسطے استقرار حق و بحالی قبضہ کے دایر کرے تو اس دعوے میں اپنا قابض جایداد ہونا بیان نہ کر سکے اور مانع تقریر مخالف اسکے مقابلہ میں عاید نہیں ہو سکتا گو کہ اسکا بیان مندرجہ عرضی نسبت بیدخلی کے سچ ہو یا جھوٹ (۸) محض اس امر سے کہ ایک فریق بیان کرتا ہے کہ معاہدہ جدید بجائے معاہدہ سابق کے قایم ہوا ہے معاہدہ سابق بمقابلہ فریق بیان کنندہ کے منقطع نہیں ہو جاتا تا وقتیکہ یہ بیان صحیح ثابت نہ ہو جائے (۹) درصورتیکہ نالش قبضہ اراضی و زر واصلات میں شرح مندرجہ عرضیدعوے ڈگری صادر ہو جس میں ہدایت ہو کہ مقدار زر واصلات وقت اجرائے ڈگری کے متحقق کیجائے تو مدعی پابند اس مقدار یا شرح کا نہیں ہے جو اسکے عرضیدعوے

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۱۱۱۹ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۹۴ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۰۵ (۴) نمبر ۹۸ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۰۶ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۶۲ و ۳۱۰ (۶) نمبر ۱۶ ۱۹۰۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۷) نمبر ۹۴ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۹۵ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۹۲۶

میں مندرج ہے گو کہ وہ اسکے خلاف بحق مدعا علیہ بطور شہادت مستعمل ہو سکے (۱) ایک فریق مقدمہ نے ایک اقبال ایک دوسرے مقدمہ میں کیا تھا جس میں کہ او لوگ فریق تھے تجویز ہوا کہ اُن لوگوں کے مقابلہ میں جنکو اس بیان سے کچھ اثر نہیں پہنچتا یہ اقبال مانع تقریر مخالف کا اثر نہیں رکھتا (۲) مدعی (د) نے مدعا علیہ (ک) کے نام اس خاص جایداد کے نصف حصہ کے لئے جو (الف) متوفی کی جایداد تھی اس وجہ پر نالش دایر کی کہ وے اولاد ایک ہی جد کے ہیں سنہ ۱۸۷۶ء میں (ب) نے (ک) پر اسی جایداد کے ایک حصہ کی بابت اس وجہ پر نالش کی تھی کہ وہ (الف) کا رشتہ دار ہے۔ اس مقدمہ میں (د) نے (ب) کے رشتہ دار (الف) ہونیکی نسبت انکار کرکے یہ بیان کیا تھا کہ صرف وہ اور (ک) ہی (الف) کے پسماندہ وارثان ہیں کیونکہ وہ اولاد ایک ہی جد کے ہیں مدعی مقدمہ ہذا بوقت اس نالش میں بطور مدعا علیہ کے شامل ہوا تھا جو کہ اخیر میں ڈسمس ہوئی تھی۔ مقدمہ حال میں عدالتہائے ماتحت نے بحق مدعی اسوجہ پر ڈگری صادر کی کہ مدعا علیہ کا اظہار مقدمہ سابق میں نسبت حق مدعی بابت حصہ جایداد (الف) قطعی ہے۔ تجویز ہوا کہ مدعا علیہ کا اظہار بمقدمہ سنہ ۱۸۷۶ء اُسے ضرورتاً اثبات سے نہیں روکتا کہ اب مدعی اپنے حصہ کے لئے (الف) کی جایداد میں تنازعہ کرے۔ الا یہ ثابت ہونا چاہیئے کہ مدعی نے اس اظہار پر عمل کیا تھا اور مدعا علیہ نے قصداً اس سے ایسا عمل کرایا تھا کہ وہ حسب دفعہ ۱۱۵۔ اب مانع تقریر مخالف کا عذر پیش کرے (۳)

مانع تقریر مخالف بذریعہ فیصلہ۔ اگرچہ فیصلہ کسی عدالت کا جو مابین عمرو بکر کے ہو کارروائی مابعد میں جو مابین عمرو اور اُن اشخاص کے جو اسکے ذریعہ سے دعویدار ہوں ایک جانب اور بکر اور اُن لوگوں کے جو بکر کے ذریعہ سے دعویدار ہوں بجانب دیگر مانع اس امر کا ہے کہ فریقین کارروائی مذکور پھر بحث کر سکیں لیکن ایسی نالش میں جس میں دونوں فریق بذریعہ بکر کے دعویدار ہوں فیصلہ مذکور بطور مانع تقریر مخالف کے اسطور پر موثر نہ ہوگا کہ پھر کوئی فریق بحث نہ کر سکے (۴) فیصلہ نالش سابق صرف مابین فریقین مذکور اور اُن کے قائممقامان کے امر مانع تقریر مخالف ہو سکتا ہے۔ جو شخص فریق نالش سابقہ کا نہ ہو وہ مابعد کی نالش میں جو گو مابین اونہی فریقین کے ہو لیکن اس میں وہ بھی بطور مدعا علیہ برضامندی فریقین ایزاد کیا گیا ہو کسی امر کے متعلق اعتراض کر سکتا ہے (۵)

ایسا ہی جو شخص فریق ثالثی نہ ہو اسپر اسکی پابندی نہیں پہنچتی (۶) ایک ہندو بیوہ نے جو خاندان مشترکہ

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۱۲ و جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۰ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۰۹ (۳) نمبر ۸۶ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۴۲۳ (۵) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۹ صفحہ ۳۲۳؛ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد صفحہ ۸۰۹

کی ممبر نہ تھی ایک بیعنامہ جرٹا وہ مندر کا تحریر کر دیا۔ اس بیعنامہ کے رو سے کل حق کا انتقال ہوا تھا اور یہ بیعنامہ بظاہر واسطے ادائے زر قرضہ شوہری کے تحریر ہونا بیعنامہ سے معلوم ہوتا تھا۔ اس بیعنامہ کے بعد درمیان بیوہ مذکور اور چند دیگر اشخاص کے ثالثی قرار پائی اس ثالثی کا خریدار کوئی فریق نہ تھا۔ ثالثان نے تجویز کیا کہ ½ کی نسبت جو بیوہ کے پاس ہے ان اشخاص کا استحقاق ہے اور ½ جسکا بیعنامہ ہوا ہے وہ جایز و برقرار رہے۔ مدعی خریدار نے یہ نالش واسطے استقرار اپنے حق کے دایر کی مدعاعلیہ وہ اشخاص ہیں جو فریق ثالثی ہیں ان کا یہ عذر تھا کہ صرف حق حین حیاتی بیوہ منتقل کر سکتی ہے۔ خریدار نے فیصلہ ثالثی پر استدلال کیا۔ تجویز ہوا کہ فیصلہ ثالثی شہادت میں قبول کیا جا سکتا ہے اور گو خریدار فریق مقدمہ نہ تھا وہ اسپر بھروسہ بمقابلہ فریق ثانی کے کر سکتا ہے۔ اس فیصلہ ثالثی سے استحکام بیع ہوا اور منظوری فعل بیوہ کی ہوگئی فریق ثانی یعنے مدعاعلیہ اب اسکے برخلاف بحث کرنے سے ممنوع ہیں (۱) خریدار اراضی بذریعہ فیصلہ مصدرہ بنالش برخلاف بائعان خود جو بعد خرید کے شروع ہوئی ہو ممتنع نہیں ہوتا اگرچہ خریدار نے بحیثیت وکیل بائعان خود کے مستعدی کے ساتھ نالش مذکور کی جوابدہی کی ہو (۲) لیکن اگر خریدار نے بائعان کو قابض رہنے دینے سے مدعی کو گمراہ رکھنے کا منشا رکھا ہو جس نے کہ اس طرح سے گمراہ ہو کر ان کے نام نالش کی تو ڈگری بنالش مذکور اسپر بربنائے فریب قابل پابندی ہوگی (۳) جو ڈگری بعد رہن ہوئی ہو اس کا مرتہن پابند نہیں۔ ایک مقدمہ میں عمرو نے بکر پر نالش واسطے استقرار اس امر کے دائر کی کہ بکر کو کوئی حق راستہ اسکی اراضیات پر نہیں ہے۔ یہ نالش ڈسمس ہوئی اور بکر نے ڈگری مشعر ثبوت اپنے حق کے حاصل کی قبل ارجاع نالش ہذا عمرو نے اراضیات مذکور کو زید کے پاس رہن کیا تھا جس نے اراضیات مذکور کو بمطالبہ اپنے رہن کے نیلام کرایا اور خود خرید کیا۔ ایک نالش میں جو زید نے بکر پر واسطے استقرار اس امر کے دائر کی کہ اس قسم کا کوئی حق راستہ اراضیات مذکور پر موجود نہیں۔ تجویز ہوا کہ زید بوجہ فیصلہ ماسبق کے جو خلاف عمرو اسکے راہن کے صادر ہوا از سر نو بحث جواز حق راستہ کی اوپر اراضیات مذکور کے کرنیسے ممنوع نہیں ہے (۴) کیونکہ کوئی مرتہن پابند ایسے فیصلہ کا نہیں ہے جو متعلق جایداد مرہونہ کے کسی ایسی نالش میں صادر ہو جو اسکے رہن کے بعد دائر کی گئی ہو اور جس میں وہ کوئی فریق نہ ہو۔ بعد قایم کئے جانے رہن کے راہن جسکو حق انفکاک رہن حاصل ہو کوئی ایسا حق نہیں رکھتا ہے کہ جسکی وجہ سے اسکو منصب بطور قائممقام باعتبار حق حقوق مرتہن کے نزاعات مابعد میں عملدرآمد کرنے کا ایسا حاصل ہو کہ نتیجہ ان نزاعات کا بمقابلہ مرتہن مذکور قابل پابندی اور قطعی ہو (۵) جبکہ رہن سے انکار ہوا اور بعد ازاں رہن بذریعہ جوڈیشل فیصلہ کے ثابت ہوجاوے

---

(۱) ویکلی نوٹس ۱۹۰۶ء صفحہ ۷۰۸ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۳۵۷ بیروی چانسری رپورٹ جلد اول ۱۸۹۴ء صفحہ ۵۸۰ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۸۲۳ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۳۵۷ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۹۲ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۲۵

تو دوبارہ نالش انفکاک رہن کی ممنوع نہیں۔ (الف) نے نالش واسطے بیدخلی (ب) کے ایک اراضی سے بدیں بیان دایر کی کہ (ب) کو دخل بذریعہ پٹہ کے ملا تھا۔ مگر اب وہ غاصبانہ قابض ہے (ب) نے عذر کیا کہ وہ بطور مرتہن کے قبضہ رکھتا ہے معلوم ہوا کہ (ب) نے قبضہ بذریعہ رہن نامہ بلا رجسٹری تعدادی الف ،،ر کے حاصل کیا اور نامبردہ بذریعہ رہننامہ تعدادی ص۵ کے بھی قابض ہے۔ تجویز ہوا کہ (ب) مستحق ہے کہ اپنے قبضہ کی حفاظت بذریعہ رہن تعدادی ص۵ کے کرے اور چونکہ (الف) نے آمادگی ادائے زر رہن کی ظاہر نہیں کی بلکہ بیانات دروغ سے نالش کی لہذا اسکی نالش ڈسمس کیگئی۔ بعد ازاں (الف) نے (ب) پر نالش واسطے دلاپانے اراضی کے بادائے مبلغ ص۵ دایر کی۔ تجویز ہوا کہ (الف) کو استحقاق انفکاک حاصل ہے (۱) قبل نیلام مدیونان ڈگری نے باجازت عدالت اراضی مدعیان کے ہاتھ فروخت کی قبل فروخت کے بعض اشخاص نے حاضر ہو کر دعویٰ اراضی مذکور کا اس بیان سے کیا تھا کہ اراضی مذکور انکے ہاتھ پدر مدیونان ڈگری نے فروخت کی تھی جو نامنظور ہوا۔ مدعیان نے بربنائے بیدخلی دعویٰ نمبری کیا اور عذر کیا کہ چونکہ مدعا علیہم نے ایک سال کے اندر حکم نامنظوری دعویٰ کی نالش نمبری اثبات حق کی دایر نہیں کی لہذا انہیں از روئے حکم مذکور اس حجت کرنے کی امتناع ہے کہ مدعیان کا قبضہ بوقت صادر ہونے حکم مذکور کے نہیں تھا۔ تجویز ہوا کہ حکم مذکور اثر مانع تقریر مخالف کا بمقابلہ مدعا علیہم نہیں رکھتا اور اگر اسکا یہہ اثر ہو بھی تو اسوقت تک نہ ہوگا کہ جب تک انکی میعاد گذر جائے (۲) جو حکم از روئے دفعہ ۲۴۶ - ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ء (دفعہ ۲۸۳ - ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) مشعر نامنظوری دعویٰ بعد تحقیقات کے صادر ہوا ہو وہ اگر اسکی نسبت دعویدار نے نالش دائر نہ کی ہو تو مانع اس امر کا ہوگا کہ دعویدار مذکور بعد ازاں استغاثہ قبضہ مخالفانہ کا بتاریخ حکم مصدرہ کسی نالش کے جو ڈگریدار نے اسکے نام بغرض بیدخلی رجوع کی ہو پیش کرے (۳) ایسے مدیون ڈگری کو جس کے خلاف کوئی حکم اجراء اسکی غیبت میں حاصل کیا گیا ہو اس امر کی امتناع نہیں ہے کہ پیچھے سے یہ حجت کرے کہ کوئی ڈگری ایسی نہیں جسکا اجرائے کیا جاوے (۴) جب مرتہن بربنائے اپنے رہن کے ڈگری حاصل کرے اور جائیداد مرہونہ اس ڈگری کی علت میں واسطے ادا کرنے زر رہن کے نیلام کیجائے تو راہن و مرتہن دونوں کا حق مشتری کو پہنچتا ہے۔ مرتہن جہاں تک کہ اسکو علاقہ ہے اس اثر نیلام کی نسبت اعتراض نہیں کرسکتا اگرچہ حاکم عدالت نے نیلام کو فقط نیلام حق حقوق ومرافق راہن لکھا ہو۔ عدالتہائے مفصل میں یہ قاعدہ نہیں ہے کہ مرتہن سے دستاویز انتقال بنام مشتری لکھائی جاتی ہے۔ انتقال بسبب امر مانع تقریر مخالف کے ہو جاتا ہے (۵) ۱۸۶۴ء میں مدعا علیہم نے مدعی پر ایک اطلاعنامہ کی بطلب لگان اس اراضی کے تعمیل کی جو اسکے قبضہ میں تھی اور جسکی بابت مدعی

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۰۴ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۷۳ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵۰۶ وجلد ۴ صفحہ ۳۰۲ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۳۱۶ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵

نے نامبردگان کو بیشتر لگان ادا نہیں کیا تھا۔ برطبق اسکے مدعی نے عدالت مال میں واسطے عدم جواز مطالبہ لگان اراضی مذکور کے اس بنا پر نالش کی کہ نامبردہ اسکا مالک ہو نالش مذکور میں مدعی کو حکم ہوا کہ وہ مدعا علیہم کو قبولیت ادائے لگان بشرح خاص تحریر کردے مدعی نے کوئی اپیل اسکا نہیں کیا۔ اور نالش حال عدالت دیوانی میں اس دعوئے سے دایر کی کہ استقرار اسکے حق ملکیت کا نسبت اراضی مذکور کے کیا جاوے اور اسپر نامبردہ کا قبضہ بطور مالک بری از مطالبہ ادائے لگان بحال کیا جاوے اور ڈگری محکمہ مال ناجایز و غیر موثر قرار دیجاوے۔ تجویز ہوا کہ چونکہ نالش مدعی متدایرہ محکمہ مال ایسی نہ تھی کہ جسکی سماعت کا محکمہ مذکور کو اختیار ہو لہذا فیصلہ مصدرہ نالش مذکور نسبت اس امر کے جو نالش ہذا میں پیدا ہوا ہے مختتم متصور نہیں ہو سکتا اور مدعی کے طریق عمل میں کوئی ایسی بات نہ تھی کہ جسکی وجہ سے نامبردہ نالش حال دایر نہ کرسکے (۱) بتاریخ ۲۴ مارچ ۱۸۷۵ء (ب) نے ایک نالش برخلاف مسماۃ (ج) کے بابت اسکے بازو کے بحیثیت زوجہ دایر کی جس میں مسماۃ (ج) نے اسکی زوجہ ہونے سے انکار کیا۔ بتاریخ ۱۹ جون ۱۸۷۶ء نالش مذکور بوجہ پر ڈسمس ہوئی کہ شادی ثابت نہیں ہوئی۔ بتاریخ ۱۲ اپریل ۱۸۷۸ء ایک اور شخص مسمی (ل) نے برخلاف مسماۃ (ج) بابت اسکے بازو کے نالش دایر کی جس میں مسماۃ (ج) نے اپنی شادی ہمراہ (ل) ہونے سے انکار کیا اور بیان کیا کہ وہ زوجہ (ب) کی ہے۔ تجویز ہوا کہ مقدمہ سابق کی یہ تجویز کہ شادی درمیان (ب) و (ج) ثابت نہیں ہوئی مقدمہ حال میں مسماۃ (ج) کو اس عذر کے کرنے کی مانع نہیں کہ وہ (ب) سے اسوقت بیاہی ہوئی تھی جبکہ اس نے رسم شادی ہمراہ (ل) انجام دی تھی (۲) عذر امر مانع تقریر مخالف بذریعہ امر فیصلشدہ کے اسصورت میں بھی غالب آسکتا ہے جہانکہ اسکو موثر کرنے کا نتیجہ یہ ہو کہ جو کچھ بذریعہ قانون منع ہونے کی وجہ سے ناجایز ہو جایز ٹھہرتا ہو (۳)

بموجب قانونی رواجی کے اُس نالش کا برنبائے رویداد خارج کیا جانا جو بدوران حیات مالک لاولد کے منجانب ایک وارث بازگشت کے واسطے استقرار اس امر کے دایر کیگئی ہو کہ انتقال جایداد جدی منجانب اول الذکر کے بمقابلہ اسکے حقوق بازگشتی کے کالعدم اور باطل ہے ایک مابعد کی نالش منجانب پسر (ش) بغرض قبضہ جایداد مذکور بعد وفات انتقال کنندہ کی مانع ہے (۴)

مانع تقریر مخالف عادلانہ امور مانع تقریر مخالف بلحاظ اس معنی کے جس میں یہ الفاظ انگلستان کی قانونی اصطلاح میں استعمال ہوئے ہیں بہت قسم کے ہوتے ہیں اور کسیطرح محدود اُن معاملات پر نہیں ہیں جنکا تذکرہ فصل ۸ قانون شہادت میں ہے۔ ممکن ہے کہ کوئی شخص نہ صرف شہادت دینے سے ممنوع ہو بلکہ کسی فعل کے کرنے سے یا کسی خاص

---

(۱) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴۰ (۲) نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۳) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۴۷۹

(۴) نمبر ۶۸ سنہ ۱۹۰۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی +

دلیل یا حجت پر استدلال کرنیسے ممنوع ہو بدینوجہ کہ قواعد انصاف وایمانداری مانع اسکے استعمال کرنے کے بمقابلہ اسکے فریق مخالف کے ہوں (۱) چنانچہ ایک مقدمہ میں تجویز ہوا کہ جب مطالبات متعلقہ جایداد ادا کر دیئے گئے اور صورت حالات کی بدل گئی، تو مدعی کی نسبت بعد اسکے کہ نامبردہ ایک سال تک ساکت رہا اور جایداد کی نسبت معاملات ہونے دیئے یہہ روا رکھنا کہ وہ رجوع لاکر تبدیل حالات سے فایدہ اُٹھائے اور ایک ایسی جایداد کو جو زیادہ تر قیمتی ہو گئی ہے اس قیمت پر حاصل کرے جو اس نے ابتداءً لگائی ہو بعید از انصاف ہوگا (۲) جس حال میں مدعی نے ایک رقم زر نقد کی بابت عدالت مال میں نالش کی ہو اور اوسکے اختیار سماعت پر کل دوران میں اصرار کیا ہو اور اپنی نالش کو آخری اپیل تک چلایا ہو اور آخرؔ سوال اختیار سماعت پر نہیں بلکہ روئداد پر ناکامیاب رہا ہو تو یہ جملہ اصولات انصاف اور عدل کے خلاف ہوگا کہ اوسے سابقہ کارروائیات کو کلیتاً غیر ملحوظ رکھنے کی اجازت دیجاوے ایسا مدعی عادلانہ طور پر اُس عدالت کے نقص اختیار سماعت کا عذر کرنے سے ممتنع ہے جو اُس نے خود منتخب کی تھی (۳) مدعی نے سنہ ۱۸۷۵ء میں نالش ولاپانے قبضہ اُس جایداد غیر منقولہ کی دایر کی جو مدعا علیہ نے سنہ ۱۸۷۳ء میں باجراء ڈگری یکطرفہ مورخہ ۸ر جون سنہ ۱۸۶۱ء حاصل کی تھی ڈگری مذکور ایک دستاویز پر مبنی تھی جو سیاق عبارت سے دستاویز بیع بالوفا مورخہ ۲۴ر دسمبر سنہ ۱۸۵۳ء نوشتہ مدعی بنام مدعا علیہ معلوم ہوتی تھی۔ مدعی نے بیان کیا کہ دستاویز مذکور بغرض انحفاظ جایداد بمقابلہ دعاوی پسر مدعی کے لکھی گئی تھی اور مستدعی اسکی منسوخی کا بوجہ عہد شکنی مدعا علیہ نسبت ایک اقرارنامہ مورخہ ۱۶ر جنوری سنہ ۱۸۵۶ء کے ہوا کہ جسکے روسے مدعا علیہ نے یہ شرط کی تھی کہ مدعی کے قبضہ میں خلل واقعہ نہ ہوگا۔ مدعا علیہ نے نالش مدعی میں منجملہ دیگر عذرات کے عذر مانع تقریر مخالف کا کیا۔ تجویز ہوا کہ مدعی نے جو شخص ثالث کے دعوی کو جو پیش ہو سکتا تھا روکنے یا زایل کرنے کی کوشش کی تو اس سے اسکو اس امر کی ممانعت نہیں ہے کہ اصل حقیقت معاملہ مابین اپنے اور مدعا علیہ کے ظاہر کرے اور مدعا علیہ کی بے ایمانی کا چارہ کار بذریعہ عدالت حاصل کرے یہ مسئلہ کہ جب قصور مساوی ہو تب حالت قابض بہتر ہے ہندوستان سے بلا قید متعلق نہیں ہے یہاں انصاف۔ عدل اور خوش ایمانی کا اقتضا سوائے اسکے اور کچھ نہیں ہو سکتا کہ ایک فریق کو امتناع اس امر کا ہو کہ وہ کسی تحریر سے جو مثل وثیقہ کے باضابطہ ظاہر ہوتی ہو اسطرح پر انحراف نہ کرے کہ جس سے دوسرے شخص کو مضرت ہو جس حالت میں کہ اُن اشخاص نے جو بذریعہ اس تحریر کے دعویدار ہیں یا ان کے قائمقاموں نے اپنی حیثیت کو باعتبار اس تحریر کے تبدیل کیا ہو (۴)

نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۶ و ۱۹ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۳۰۶ و ۵۷۷ ÷

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۶۹ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۰۱ نیز ملاحظہ ہو جلد ۹ صفحہ ۸۰ و ۲۴ و ۲۲۳ و جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۲ جو اوپر درج کئے جا چکے ہیں ÷ (۳) نمبر ۱۲ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۰۳ ÷

قایم مقام قائمقام پابند اصل کا ہے۔ ۱۸۸۱ء میں (م) مرتہن جایداد نے اپنے آپکو مالک قرار دیکر جایداد کو (س) کے پاس رہن کیا۔ ۱۸۸۴ء میں (م) مالک جایداد بذریعہ خرید ہوگیا ۱۸۸۷ء میں بعلت اجرائے ڈگری موسومہ (م) جایداد مذکور نیلام ہوئی جسے (ع) نے خرید کیا بعد ازاں (س) نے (م) اور (ع) پر نالش کفالت جایداد کی دایر کی جو اسکے پاس (م) نے رہن کی تہی۔ تجویز ہوا کہ اگر (س) کسی وقت (م) پر بعد اس زمانہ کے کہ وہ مالک جایداد مرہونہ کا ہو گیا تھا اور قبل اسکے کہ جایداد کو (ع) نے خرید کیا۔ دعوٰی نفاذ رہن کرتا تو (م) رہن کے جواز سے انکار نہ کرسکتا اور چونکہ رہن مذکور میں کوئی فریب نہیں ہوا اور (ع) نے بعلم اُن واقعات کے بعد مالک ہو جانے (م) کے خریداری کی لہذا رہن مذکور کے جایز ہونے کی نسبت (ع) عذر نہیں کرسکتا اور جایداد مرہونہ مقبوضہ نامبردہ پر (س) کے دعوٰی کا مواخذہ ہوسکتا ہے (۱) جو جایداد کہ واسطے اغراض مذہبی اور خیراتی کے عطا کی جائے بجز بحالات خاص ناقابل انتقال ہے اور کوئی شخص بجز ایسے امانت دار کے جسکو باضابطہ اختیار دیا گیا ہو بذریعہ بیع یا رہن کے ایسی جایداد کو منتقل نہیں کرسکتا جب کوئی امانت دار کوئی فعل بخلاف ورزی یا بانکار امانت کرے تو فعل مذکور اسکے جانشین باعتبار امانت پر قابل پابندی نہیں (۲) جس صورت میں کہ کوئی شخص دعوٰی جایداد کا بطور قائمقام دوسرے شخص کے کرے تو مسئلہ مانع تقریر مخالف کا ان بیانات سے متعلق نہیں ہوسکتا جو کسی اور شخص نے سوائے اس دوسرے شخص کے کئے ہوں (۳) ایسے مقدمہ میں جس میں ایک شخص نے جو انتقال منجانب بیوہ کی نسبت اعتراض کرنے کا مستحق تھا ایک نالش واسطے استقرار اس امر کے رجوع کی کہ انتقال مذکور کالعدم اور باطل قرار دیا جائے اور بالآخر از روئے نیک نیتی بیوہ کے ہمراہ راضی نامہ کرلیا۔ قرار دیا گیا کہ وہ خود اور اسکے جانشینان راضی نامہ کے پابند تھے اور کہ نالش ہیچ قسم جو پسر وارث بازگشت مذکور نے کی وہ بروئے قاعدہ امر فیصلشدہ کے ممنوع السماعت تھی (۴)

اگر مرتہن نیلام اجرا ایسی ڈگری میں جو بربنائے اسکے رہن کے صادر ہوئی ہو حق و مرافق ایسے راہن کے جسکو دعوٰی جایداد مذکور بمقابلہ بعض اشخاص کے کرنا ممنوع ہوگیا ہو خرید کرے تو مرتہن مذکور کو نسبت امتناع مذکور کے بہتر حالت حاصل نہیں ہوتی۔ اور باوجود اس خریداری کے مرتہن اس امتناع کا پابند ہے جو راہن کی دست برداری حق سے پیدا ہوا (۵) مشتری نیلام صیغہ اجرائے ڈگری بحیثیت مذکور قایم مقام مدیون ڈگری کا حسب دفعہ ۱۱۵۔ ایکٹ شہادت کے نہیں ہے (۶) جو حق کہ خریدار نے بذریعہ بیع خانگی جایداد بایفائے زر ڈگری کے حاصل کیا ہو وہ اس

---

(۱) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۸۰۵ (۲) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۵ (۳) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۴۷۳ (۴) نمبر ۷ ۱۹۰۷ء پنجاب ریکارڈ (۵) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۶۵ (۶) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۱ ٭

حق سے مختلف ہی جو بذریعہ نیلام بعلت اجرائے ڈگری کے حاصل کیا گیا ہو۔ بیع خانگی کے رو سے مشتری کو مدیون کے ذریعہ سے حق حاصل ہوتا ہے اور وہ اسکے حق سے کوئی حق فایق حاصل نہیں کر سکتا ہے اور نیلام اجرائے ڈگری کے رو سے باوجود اس امر کے کہ خریدار کو صرف حق حقوق ومرافق مدیون ڈگری کے حاصل ہوتے ہیں وہ حق بہ تاثیر قانون مخالف مدیون ڈگری کے اور صاف تمام انتقالات اور ذمہ واریوں سے جو منجانب اسکے بعد قرقی جایداد مبیعہ کے عمل میں آویں حاصل ہوتا ہے (۱) (ع) نے جو ایک دستاویز حقیت کا قابض تھا کچھ زمین مدعی کو رہن کر دی (ع) اور اسکے باپ (الف) نے ایک شخص (ر) سے قرضہ لیا جس نے (الف) کے برخلاف ڈگری حاصل کی اور نیلام باجرائے ڈگری میں زمین کو خرید لیا۔ مدعی کی نالش میں جو بر بنائے رہن بغرض بیع قطعی قرار دینے کے (ع) اور (ر) پر دائر ہوئی عدالتہائے ماتحت نے قرار دیا کہ (الف) صحیح مالک تھا لیکن عدالت ماتحت اپیل نے یہ نہ فیصل کیا کہ آیا مدعی کا رہن کوئی جائز معاملہ تھا اپیل مزید پر قرار دیا گیا کہ چونکہ (ر) نے جایداد پر برخلاف (الف) کے بہ حیثیت اسکے قائممقام کے ڈگری حاصل کی اسلیئے اسکے مقابلہ میں کوئی امر مانع تقریر مخالف نہ تھا (۲) ایک مسلمان نے اپنے مورث کے وصیت نامہ کا پروبیٹ حاصل کیا۔ بعد ازاں اسکے وارثوں نے اسکی تنسیخ چاہی تو ان کے مقابلہ میں مانع تقریر مخالف عارض نہیں قرار دیا گیا (۳) ایک ہندو بیوہ نے جس نے بوراثت اپنے شوہر کے جایداد پائی تھی ایک جزو اس جایداد کا بہ بیان ضرورت شاستری مندرجہ بیعنامہ کے بیع کیا۔ بیعنامہ مذکور پر اس شخص نے جو کہ بعد وفات بیوہ کے وارث جایداد کا ہوتا دستخط ثبت کیے۔ بعد ازاں وہ مر گیا۔ اور اس شخص نے جو متوفی دستخط کنندہ کے بعد وارث ہوتا دعوی تنسیخ بیع مذکور کا دائر کیا۔ لیکن بروقت تحریر بیعنامہ کے دعویدار مذکور پیدا نہیں ہوا تھا۔ تو تجویز ہوا کہ رضامندی وارث ماقبل دستخط کنندہ کی وقعت مانع تقریر مخالف کی بمقابلہ دعویدار حال کے نسبت وجود ضرورت شاستری کے نہیں رکھتی گو کہ مشتری کی نیک نیتی کی نسبت وارث ماقبل کا دستخط کرنا ثبوت متصور ہے (۴) اور اسکی وجہ یہ ہے کہ مدعی اس مقدمہ کا جایداد کا دعویدار بذریعہ وراثت شخص متوفی دستخط کنندہ کے نہ تھا بلکہ اسکا دعوی بوراثت شوہر بیوہ کے تھا اور اس لیئے وارث ادنی کے دستخط کرنے سے کوئی پابندی اسپر لازم نہیں آتی ہے کیونکہ وارث ادنی وارث ادنی کا مورث نہیں ہوتا ہے۔

ایک ہندو ایک پسر نابالغ اور تین بیٹیاں اور ایک بیوہ چھوڑ کر مر گیا بعد اسکی وفات کے پسر نابالغ بھی فوت ہو گیا۔ بیوہ نے بہ بیان اجازت شوہری بذریعہ وصیت نامہ کے ایک متبنی کیا۔ اسکے بعد ان بیٹیوں میں سے

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۰۷ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۳۳۶ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۸۱ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۵۰

ایک کے بیٹا ہوا اور اس لڑکے کی ماں نے نالش واسطے استقرار حق نسبت ترکہ مورث اور نیز واسطے تنسیخ تبنیت بہ بیان عدم اجازت و غیر صحت وصیت نامہ کے ولایتاً دایر کی مدعا علیہ کیطرف سے یہ بحث ہوئی کہ بروقت تبنیت کے مدعیہ ولیہ کو تبنیت کے ہونے سے واقفیت تھی اور وہ رضامند ہوگئی اسلئے اب اسکو منسب بوجہ مانع تقریر مخالف ایسی نالش کرنیکا نہیں ہے۔ تجویز ہوا کہ گو ایسا ہی ہوتا ہم اسکے عملدرآمد سے اسکے بیٹے کے حقوق پر کچھ اثر نہیں پہونچ سکتا کیونکہ وہ اسوقت تک پیدا ہی نہیں ہوا تھا جب تبنیت ہوئی تھی (۱) اس فیصلہ کی بھی وجہ ایسی ہی ہے جیسی کہ فیصلہ ماقبل کی ہے یعنی شاستر میں نواسہ وارث اپنے نانا کا ہوتا ہی اور اس مقدمہ میں نابالغ بیٹے نے جایداد کا دعویٰ اپنی ماں کی وراثت سے نہیں کیا تھا +

ایک ہندو نے ایک بیٹا متبنیٰ کیا اور بعد ازاں بایام حیات پسر متبنیٰ ایک دوسرا بیٹا متبنیٰ بنایا۔ شاستراً ایسی تبنیت ثانی ناجایز ہے۔ پسر متبنیٰ اول نے بعد اپنے بلوغ کے اس امر کی رضامندی ظاہر کی کہ اسکا باپ ہر دو پسران متبنیٰ کے درمیان جایداد تقسیم کر دے۔ تجویز ہوا کہ گو بوجہ ایسی رضامندی کے پسر متبنیٰ اول اس تقسیم سے جو اسکے باپ نے جایداد مکسوبہ کی کی تھی معترض نہیں ہو سکتا۔ تاہم نسبت جایداد موروثی کے وہ ایسی تقسیم کا پابند نہیں ہے (۲) مدعیان جو کہ ایک پسر متبنّےٰ کے توسل سے استحقاق کے دعویدار ہوں اسوجہ سے ممتنع نہیں کہ اُن کے باپ نے بیعنامہ پر بطور گواہ کے دستخط کئے ہیں جو بیعنامہ کہ پسر متبنّےٰ کی بیوہ اور ماں نے تحریر کیا ہو جس میں کہ مدعیان اس استحقاق کے دعویدار ہوں جو کہ والد تبنیت کنندہ سے حاصل کیا گیا ہو نہ کہ پسر متبنّےٰ سے (۳) مدعیان نے ایک ڈگری زر نقد برخلاف اپنے مقروض کے حاصل کی جسکے اجرائے میں انہوں نے اوسکی جایداد غیر منقولہ قرق کرائی جو کہ پہلے سے ایک شخص ثالث کے پاس رہن بالقبض تھی نیلام عدالتی میں مدعیان نے جایداد مذکور باجازت عدالت تابع رہن مذکور خود خرید کر لی قبل از منظوری نیلام اور ایفاء ڈگری کے مدعیان نے نالش واسطے استقرار اس امر کے دائر کی کہ رہن فریبانہ اور بلا بدل تھا۔ عذر یہ کیا گیا تھا کہ مدعیان داینان ڈگری نہ تھے بلکہ خریداران تھے اور کہ جو کچھ قرق اور نیلام کیا گیا تھا وہ حق انفکاک تھا اسلئے خریداران اوس سے زیادہ کسی شئے کا دعویٰ نہیں کر سکتے تھے جو کچھ کہ اونہوں نے خرید کیا۔ تجویز ہوئی کہ چونکہ نالش قبل از منظوری نیلام اور ایفاء ڈگری کے دائر کی گئی تھی اس لئے مدعیان داینان ڈگری تھے نہ کہ خریداران اور وہ امر مانع تقریر مخالف کے پابند نہ تھے جسکا کہ مدیون ڈگری ہوتا (۴) خریدار نیلام قائمقام مدیون ڈگری کا ہوتا ہے اسلئے اوسکے اُس بیان کا جو قبل از نیلام اُسنے کیا ہو پابند ہوتا ہے (۵)

---

(۱) بنگال لارپورٹ جلد ۳ صفحہ ۵ ایا، د، ا (۲) مورز انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۱۳۱ (۳) نمبر ۹۳ فیصلہ ۱۹۰۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳۳ صفحہ ۳۱۱ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۸ و ۵۱ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۹۹ پریوی کونسل و جلد ۲۴ صفحہ ۶۲ و جلد ۹ صفحہ ۲۶۵ و جلد ۴ صفحہ ۱۳ و جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۸ و ۱۹۸ +

نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۳۰ و ۱۸۰ لیکن ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۸۵*

باجرائے ایک ڈگری زر نقد کے بعض جایداد خرید کی گئی تھی جایداد مذکور تابع ایک رہن کی تھی لیکن کوئی رہننامہ مدیون ڈگری نے تحریر نہ کیا ہوا تھا اگرچہ مدیون ڈگری خود بوجہ اپنے طریق عمل معاملہ رہن کے ذمہ داری بروئے رہن سے انکار کرنیسے ممتنع ہوتا تجویز کیا گیا کہ خریدار بھی بطور مدیون ڈگری کے جہانتک کہ حق و حقوق مرافق خریدار کو منتقل ہوئے تھے یکسان طور پر پابند تھا اور اسلئے اسکی خرید تابع رہن کے تھی (۱)

ایک مقدمہ میں ایک عہدہ دار سرکاری نے بغرض اپنے عہدہ کے بچانے کے ملکیت جایداد سے انکار کیا بعد اسکی وفات کے اسکے وارثوں نے اسی حقیقت کی نسبت دعویٰ پیش کیا تو قرار دیا گیا کہ ان کے مورث کا بیان انکے مقابلہ میں وقعت مانع تقریر مخالف کی نہیں رکھتا (۲) اسلئے کہ بیان مذکور کے بھروسہ پر مدعا علیہ نے اپنی کوئی حالت تغیر نہیں کی۔

(ب) نے بعض جایداد (ج) ایک شریک خاندان مشترک تابع قانون متاکشرا سے اپنی زوجہ (د) کے نام اس غرض سے خرید کی کہ بعض اشخاص سے اس امر کو چھپائے کہ وہ مالک اصلی ہے اور نیز اس غرض سے کہ مبادا اگر جایداد مذکور کی نسبت کوئی نزاع پیدا ہو جیسے بہت سے مطالبات تھے تو اسکی جایداد خاص کو نقصان پہنچے۔ اور اسپر قرضہ قایم ہو جائے بعد وفات اپنے شوہر کے (د) نے سرٹیفکیٹ ولایت اپنے پسر نابالغ مسمی (ھ) کا حاصل کیا جس میں مسماۃ نے یہ جایداد داخل نہیں کی۔ اور فی الواقع وہ اس جایداد کو خود اپنی جایداد تصور کرتی رہی۔ (ھ) کی نابالغی کے زمانہ میں (ز) نے جو (ج) کا بھتیجا تھا اور جو اب بالغ ہوگیا تھا نالش شفع بنام (د) کے بابت جایداد مذکور دایر کی اور ڈگری اتفاقی حاصل کی جسکے رو سے اس نے قبضہ لیلیا۔ بعد ازاں (ھ) نے بوقت بالغ ہونیکے نالش بنام (ز) واسطے دلاپانے جایداد کے بطور وارث و قایم مقام اپنے باپ کے اس بنا پر دایر کی کہ (د) محض اسم فرضی تھی۔ منجملہ دیگر جوابدہیوں کے (ز) نے یہ جوابدہی کی کہ نامبردہ باور کرتا تھا کہ (د) اصل مالک تھی۔ تجویز ہوا کہ یہ جوابدہی صحیح ہے کیونکہ بفرض اس امر کے بھی کہ خریداری اسم فرضی تھی (ھ) بطور وارث (ب) کے پابند اسکی غلط بیانی کا تھا (۳) محض انتقال اسم فرضی بنفسہ ایسی غلط بیانی نہیں ہے کہ جملہ اشخاص جو بذریعہ اس شخص کے دعویدار ہوں جس نے معاملہ اسم فرضی قایم کیا ہو پابند بیان مذکور کے ہوں (الف) نے ایک ہبہ اسم فرضی اپنی جایداد کا اپنی زوجہ (غ) کے حق میں کیا ہبہ نامہ کی رجسٹری کرائی گئی اور اس میں یہ تحریر تھا کہ وہ بعوض اس مہر معین کے تحریر کیا گیا ہے جو مسماۃ (غ) کو یافتنی تھا۔ داخل خارج نہیں ہوا لیکن (الف) بطور مختار عام مسماۃ (غ) کے بذریعہ مختارنامہ عام کے بمسماۃ (ث)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۸۷۷ بحوالہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۹۵ و جلد ۲۲ صفحہ ۹۰۰ و لا رپورٹ انڈین اپیل سپلیمنٹ ۲۰ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۲۹۶ پریوی کونسل و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۲۔

(۲) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۰۸ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۳۷*

نے اسکو نام لکھدیا تھا اہتمام جایداد کا کرتا تھا بعد وفات (الف) کے (ع) نے جایداد مذکور رہن کی ایک نیلام میں جو باجرائے ڈگری محصلہ مرتہن بنام (ع) عمل میں آیا جایداد مرہونہ کو مدعاعلیہم نے خرید کیا بعد وفات (ع) کو (ح) اور (ر) پسر و دختر (ع) نے اپنے حصص واقعہ جایداد جو انکو اپنے باپ (الف) سے وراثتاً پہنچی تھی مدعی کے ہاتھ فروخت کئے۔ ایک نالش میں جو مدعی نے بنام مدعاعلیہم واسطے استقرار اپنے حق نسبت حصص (ح) و (ر) کے اور واسطے تقسیم کے دایر کی۔ تجویز ہوا کہ افعال (الف) کے ایسے نہ تھے کہ بمقابلہ اس کے ورثا کے مانع تقریر مخالف ہوں اور بدیں وجہ مدعی مستحق دادرسی مستدعیہ کا ہے (۱) ایک بیوہ بجائے اپنے خاوند کے اسکی حیات میں بطور بینامی جایداد پر قابض تھی جسکی بابت اسکے خاوند نے اس کے حق میں ہبہ نامہ لکھدیا تھا بعد وفات خاوند کے بیوہ نے جایداد مذکور رہن کر دی اور اس معاملہ میں اپنے بیٹے کو اپنا قایم مقام کیا۔ بعد وفات بیوہ ایک نالش مابین حریف خریداران حصہ جایداد مندرجہ ہبہ نامہ و رہننامہ میں مدعی نے اپنا استحقاق اس لڑکے سے بذریعہ خرید حصہ واقعہ جایداد موروثی حاصل کیا۔ بحالیکہ مدعاعلیہم نے ہی خرید پر حصر کیا جو نیلام باجرائے ڈگری محصلہ مرتہن میں واقع ہوئی تھی۔ تجویز ہوا کہ دفعہ ۱۱۵۔ قانون شہادت قابل اطلاق تھی لڑکے نے بیان کیا تھا کہ بروئے ہبہ اوسکی ماں مجاز رہن کرنیکی تھی پس وہ نہ اسکا قایم مقام اس بیان کی صداقت سے انکار کر سکتا ہے جو کہ اس نے عمداً اور دیدہ دانستہ کیا اور جسپر مرتہن نے عمل کیا۔ اور اس امر سے کچھ فرق نہیں آتا کہ بیٹے کا ارادہ مبنی بر فریب تھا۔ نتیجہ مانع تقریر مخالف کا بیٹے پر یہ ہوگا کہ ہر خریدار حق مرتہن جسنے باضابطہ فروخت میں حق حاصل کیا ایک جایز حق نسبت جایداد کے حاصل کریگا۔ گو کہ ایسے خریدار کو تمام حالات کا علم تھا (۲) زید نے اپنے نام کا بیعنامہ نسبت اپنے ایک بھائی کی جایداد کے لکھ لیا۔ اور بکر کو یہ دھوکا دیکر کہ جایداد مذکور میری ہے اسکے ہاتھ بیع کر دی۔ بعد ازاں بیعنامہ جعلی جو کہ زید نے اپنے نام لکھ لیا تھا منسوخ ہوا اور اسکے بعد زید کے بھائی کا انتقال ہو گیا اور وہ وارث شرعی اپنے بھائی متوفی کا قرار پایا۔ پھر زید کا بھی انتقال ہو گیا اور اسکے وارثوں نے بہ حیثیت ورثائے زید بکر پر دعویٰ واسطے دلا پانے اس جایداد کے جسکو زید نے بلا منصب فروخت کیا تھا دائر کیا۔ تجویز ہوا کہ جبکہ زید نے اپنے فعل سے بکر کو ایک امر واقعہ کا جھوٹ یقین دلا کر بکر کے ہاتھ جایداد فروخت کی تھی تو اسکو منصب انکار کا ایسے مقدمہ میں جو کہ مابین زید اور بکر کے نسبت جایداد مذکور کے ہوتا حاصل نہ تھا لہذا اوسکی اولاد کو بھی حاصل نہیں ہے (۳) ایک مالک جایداد نے جایداد میں سے ایک وظیفہ سالانہ اس شرط سے مقرر کیا کہ اگر اسکے ادا میں قصور واقع ہو تو موہوب لہا اور اسکے وارث مستحق ہونگی کہ جایداد مذکور پر قبضہ حاصل کریں۔ مالک نے بعد ازاں جایداد مذکور بذریعہ ایک دستاویز کے رہن کی جس میں یہ لکھا تھا کہ وہ

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۴۸ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۲۹۶ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۰۹ و ویکلی رپورٹ جون۔ جولائی سنہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۲۱۱

جائیداد اوسکی ملکیت قطعی ہے۔ اسکے بعد وہ وظیفہ سالانہ مذکور تا وفات موہوب لہا جس کا وہ وارث تھا ادا کرتا رہا۔ مرتہنان نے ایک ڈگری بربنائے اپنے دستاویز کے حاصل کی اور اسکے اجرا میں جایداد مذکور قرق و نیلام ہوئی اور ڈگریداران نے قبضہ حاصل کیا ورثائے راہن نے ڈگریداران پر نالش دلاپانے قبضہ اور باقیات وظیفہ سالانہ کی بموجب شرایط عطیہ کے دایر کی۔ تجویز ہوا کہ مطالبہ مذکور شامل ہوکر زایل ہو گیا اور چونکہ واہب نے یہہ بیان کیا تھا کہ وہ جایداد مذکور بحق مرتہنان بری از مواخذہ منتقل کرتا ہے لہذا اسپر لازم تھا کہ جایداد مذکور انکو بری از مواخذات دے اور وہ یا اسکے ورثا یہ منصب نہیں رکھتے کہ دعوی مطالبہ مذکور کا بمقابلہ مرتہنان اور انکے مشتریان کے کریں (۱) ایک مسلمان نے اپنے مورث کے وصیت نامہ کا پروبیٹ حاصل کیا اور بعدازاں اسکے وارثوں نے اسکی تنسیخ چاہی تو اُن کے مقابلہ میں مانع تقریر مخالف عارض نہیں قرار دیا گیا (۲)

نابالغ ایک نابالغ نے اپنے آپ کو بالغ ظاہر کرکے بعض جایداد (الف) کے پاس بیع کی اور ایک رجسٹری شدہ بیعنامہ تحریر کر دیا۔ دستاویز مذکور میں یہہ بیان درج تھا کہ وہ ۲۲ سال کی عمر کا ہے۔ اس نالش میں جو اس نے واسطے منسوخی بیع مذکور کے بربنائے نابالغیت دایر کی۔ تجویز ہوا کہ مانع تقریر مخالف اسکے مقابلہ میں عارض ہے (۳) لیکن بخلاف اسکے تجویز ہوا کہ عام قانون امر مانع تقریر مخالف جیسا کہ دفعہ ۱۱۵۔ قانون شہادت میں درج ہے ایک نابالغ سے متعلق نہ ہوگا۔ اِلا جبکہ اُس نے ایسا فریب کیا ہو جس سے دھوکا ہوا ہو (۴) ایک دوسرے مقدمہ میں تجویز ہوا کہ دفعہ ۱۱۵ ایکٹ شہادت کوئی تعلق معاہدات منجانب نابالغان کے ساتھ نہیں رکھتی (۵) غلط بیان جو ایسے شخص کے پاس کیا گیا ہو جسے اسکے جھوٹا ہونے کا علم ہے ایسا فریب نہیں ہے جس سے استحقاق نابالغیت زایل ہو جائے (۶) لیکن خواہ مسئلہ امر مانع تقریر مخالف نابالغ کیصورت میں متعلق ہو یا نہ ہو اُن اشخاص کو جو در حقیقت نابالغ ہوں جبکہ انہوں نے بذریعہ جھوٹے اور فریبانہ غلط بیانی کے دوسرے شخص کو ترغیب دی ہو کہ اُن سے جایداد خرید کریں تو انصافاً وہ ذمہ وار ہیں کہ جو فایدہ انہوں نے خریدار سے حاصل کیا ہو اسکو واپس کردیں قبل اسکے کہ وہ جایداد مبیعہ کا قبضہ حاصل کریں (۷)

منتقل کنندہ عام قاعدہ یہ ہے کہ خود منتقل کرنے والا اپنے انتقال پر اعتراض کا منصب نہیں رکھتا ہے۔ مدعی وطندار نے مدعا علیہ پر نالش دلاپانے قبضہ کی معہ واصلات کے اس بیان سے دایر کی کہ مدعا علیہ نے قبضہ بیجا جس اراضی پر ۱۸۶۰ء میں کر لیا ہے وہ متعلق وطن مدعی کے ہے۔ مدعا علیہ کو ایک رہن پر استدلال تھا جو مدعی کی ماں نے

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۸۶۴ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۸۱ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۱۹۸ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۶۱۶ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۳۸۱ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۵۳۹ و جیکسن و جانسن رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۵۰۴ (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۱ صفحہ ۲۱

مدعی کیطرف سے اسکی نابالغی کے زمانہ میں کر دیا تھا۔ عدالتہاے ماتحت نے تجویز کیا کہ اراضی متنازعہ متعلق وطن مدعی کے ہے۔ مدعی کی ماں نے بمعاوضہ جایز اس جایداد کو بایام نابالغی مدعی رہن کر دیا اور رہن مذکور مدعی پر قابل پابندی ہے۔ تجویز ہوا کہ مدعی خود اس انتقال پر اعتراض نہیں کر سکتا جو اس نے کیا ہے۔ عام قاعدہ یہ ہے کہ منتقل کرنے والا خود اپنے انتقال پر اعتراض کا منصب نہیں رکھتا ہے۔ اس مقدمہ میں بھی کوئی وجہ خاص ایسی نہیں ظاہر کیگئی ہے جسکی وجہ سے اس قاعدہ سے انحراف کیا جاوے خود مدعی یہ امر نہیں کہہ سکتا کہ اسکو اختیار انتقال کا حاصل نہ تھا (۱) انتقال کرنے والا خود اپنے فعل کے رد کرنیکے واسطے یہ عذر نہیں کر سکتا کہ برعکس شرط معاہدہ کے انتقال ہونیکے باعث سے انتقال مذکور ناجایز ہے انتقال مذکور کے رو سے کوئی دیگر شخص متضرر ہونیکی صورت میں اسکے باطل کرنے کا عذر کر سکتا ہے (۲) اسی طرح وہ اشخاص جن کے حق میں ہنڈی تھی عذر جعلی ہونے ہنڈوی کا بطور مانع تقریر مخالف کے نہیں کر سکتے (۳) نہ کوئی شخص اپنے فریب سے فایدہ اٹھا سکتا ہے (۴)

فریقین کے خیال سے امر مانع تقریر مخالف پیدا نہیں ہوتا

ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۸۰۷

اجارہ دار کا اسٹوپل اور اس شخص کا اسٹوپل جو باجازت شخص قابض کے دخیل ہو۔

دفعہ ۱۱۶ - جایداد غیر منقولہ کا کوئی اجارہ دار یا وہ شخص جو اوسکے ذریعے سے دعویدار ہو بایام اجارہ داری اس بات سے انکار کرنے کا مجاز نہیں ہوگا کہ اُس کا زمیندار اجارہ مذکور کے شروع میں اُس جایداد غیر منقولہ پر استحقاق رکھتا تھا اور کوئی شخص جو کسی جایداد غیر منقولہ پر باجازت شخص قابض جایداد کے دخیل ہو اس بات سے انکار کرنے کا مجاز نہ ہوگا کہ وہ شخص ویسی اجازت دینے کے وقت استحقاق قبضہ رکھتا تھا ؎

جس لفظ کا ترجمہ اجارہ دار یا دخیلکار ہے وہ ٹینسنٹ ہے جسکے قانونی معنے یہ ہیں کہ وہ شخص جو چند شرایط پر کسی ایسی جایداد کا جسکا وہ خود مالک نہیں ہے قبضہ و تصرف برضامندی اصل مالک کے رکھتا ہو۔ پس اس تعریف میں کرایہ دار پٹہ دار۔ کاشتکار شامل ہیں۔ اور اس سے مراد اشخاص مفصلہ ذیل کے رشتہ باہمی سے ہے ۱۔ پٹہ دار و پٹہ دہندہ ۲۔ کرایہ دار و مالک ۳۔ ٹھیکہ دار و ٹھیکہ دہندہ۔ ۴۔ کاشتکار و زمیندار۔ ۵۔ مرتہن و راہن۔ اور دیگر اسی قسم کے تعلقات جو بوجہ معاہدہ اور رضامندی مابین مالک جایداد غیر منقولہ اور شخص غیر کے پیدا ہوتے ہیں۔ دوسری قسم کے اشخاص جنکا دفعہ ہذا میں ذکر ہے وہ لوگ ہیں جو کہ نہ بوجہ کسی معاہدہ کے بلکہ صرف برعایت و اجازت مالک کے جایداد پر قابض ہوئے ہوں ؎

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۵۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۷۰ (۲) صدر دیوانی ممالک مغربی شمالی سنہ ۱۸۶۵ء صفحہ ۱۰۵ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۰۲ (۴) نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۵ء و نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی ؎

وسیع اصول یہ ہے کہ اُس شخص کو جس نے جایداد کسی دوسرے شخص سے حاصل کی ہو اس امر کی اجازت نہ دی جائیگی کہ شخص مذکور کے استحقاق کے متعلق نزاع کرے یا اس امر کے متعلق کہ جو کچھ اُس نے کیا اُسکو اُسکے کرنے کا حق حاصل نہ تھا (۱) امر مانع تقریر مخالف آسامی (مزارعہ) کا اُس معاہدہ پر مبنی ہے جو اُسکے اور اُسکے صاحب زمین کے مابین ہوتا ہے۔ اول الذکر ایک معاہدہ ادائیگی لگان پر جبتک کہ وہ مالک کے ماتحت قابض ہے قبضہ حاصل کرتا ہے اور کہ وہ اختتام میعاد پر مالک کے لئے وہ اراضی چھوڑ دیگا۔ چونکہ اسطرح سے اُس نے قبضہ حاصل کیا ہوتا ہے اسلئے اُسکو یہ کہنے کی اجازت نہیں ہے کہ اوس شخص کو جسکے استحقاق کو اُس نے تسلیم کیا ہو اور جسکے استحقاق کے ماتحت اُس نے قبضہ حاصل کیا ہے کوئی استحقاق حاصل نہیں ہے (۲) اور جس شخص نے مالک سے اجازتی قبضہ حاصل کیا ہو اوسکی صورت بھی مزارعہ کی سی ہوتی ہے +

زیر دفعہ ہذا امر مانع تقریر مخالف کے پیدا ہونیکے لئے دو امور کا ہونا ضروری ہے (۱) قبضہ (۲) اجازت۔ جبکہ یہ ہر دو امور موجود ہوں تو امر مانع تقریر مخالف پیدا ہوتا ہے (۳) قاعدہ مندرجہ دفعہ ہذا صرف اسامی سے ہی متعلق نہیں ہوتا بلکہ اُس شخص سے بھی متعلق ہے جو اُسکے ذریعہ دعویدار ہو اور جب تک کہ مزارعت جاری ہے موثر رہتا ہے (۴) قاعدہ ہذا راہن اور مرتہن کی صورت میں بھی متعلق ہے۔ چنانچہ جسصورت میں کہ راہن قابض رہنے دیا گیا ہو تو اوسکے اور مرتہن کے مابین رشتہ مالک اور مزارعہ کا پیدا ہو جاتا ہے اور راہن مرتہن کے استحقاق سے انکار نہیں کر سکتا اِلّا اُسصورت میں کہ اُس نے مرتہن کے استحقاق سے قطعی طور پر انکار کر دیا ہو جسکا کہ مرتہن کو علم ہو اور اسطرح سے بذریعہ قبضہ مخالفانہ کے ایک استحقاق حاصل کر لیا ہو یا بجز اُسصورت کے کہ رہن بروئے قانون باطل ہو گیا ہو (۵) اور یہی اصول امانت کی صورت میں بھی متعلق ہے (۶) اور نیز بعض تعلقات مابین بائع اور مشتری سے (۷) لائسنس یافتہ کی حیثیت بھی جو بروئے ایک لائسنس (اجازت نامہ) کے ایک پیٹنٹ حق کا کام کرتا ہو جسکے متعلق ایک اور شخص کو پیٹنٹ حاصل ہو مشابہہ حیثیت مالک اور آسامی کے ہوتی ہے اور وہ شخص جسکو اجازت ملی ہوئی ہو اوسی طرح پابند ہے۔ اور جب تک کہ لائسنس جاری ہے وہ پیٹنٹ کے جواز کے متعلق اعتراض نہیں کر سکتا گو کہ وہ یہ ثابت کر سکتا ہے کہ پیٹنٹ مذکور کی حدود کیا کچھ ہیں (۸) ٹریڈ مارک

---

(۱) رسالہ بجلو صاحب متعلق امر مانع تقریر مخالف فقرہ ۵۴۵ - (۲) لا رپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۹ صفحہ ۹ و ۱۰ - اور رسالہ بجلو صاحب فقرہ ۵۰۶ (۳) رسالہ بجلو صاحب فقرہ ۵۰۹ - (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۳۲۳ (۵) رسالہ بجلو صاحب دربارہ امر مانع تقریر مخالف فقرہ ۵۴۴ (۶) رسالہ بجلو صاحب فقرہ ۵۲۵ (۷) رسالہ بجلو صاحب فقرات ۵۲۵ تا ۵۲۷ و ۵۵۰ و صفحات ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰ و ۲۳۴ - ایکٹ معاہدہ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۹۷ و جلد ۵ صفحہ ۶۶۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۰۵ و جلد ۱۴ صفحہ ۵۷ و جلد ۴ صفحہ ۴۵۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۸۱ بہ پریوی کونسل و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۳۲۶ (۸) لا رپورٹ مقدمات اپیل جلد ۲ صفحہ ۴۲۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۴۴ +

(نشان تجارت) کے استعمال کرنے کا حق بھی بذریعہ اجازت یا انتقال کے پیدا کیا جا سکتا ہو جسصورت میں کہ اجازت یافتہ کی وہی حیثیت ہوتی ہے جو کہ اجازت یافتہ پیٹینٹ کی ہوتی ہے (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۴۹۔

الفاظ "بروقت شروع ہونے اسکی دخیلکاری کے" مندرجہ دفعہ ہذا صرف اونہیں مقدمات سے متعلق ہیں جن میں رعایا کو قبضہ جوت پر اوس شخص نے دیا ہو جسکا رعیت ہونا انہوں نے قبول کیا ہو اور نہ اُن مقدمات میں جن میں رعایا ہمیشہ سے قابض ہو۔ چنانچہ جس صورت میں شیخ لعل محمد ایک رعیت نے جو قابض ایک جوت کا تھا ایک قبولیت نسبت اوس جوت کے بحق محمد اسمٰعیل وغیرہ تحریر کی (جو دعویٰ اُس اراضی کا جس میں جوت مذکور داخل تھی بذریعہ ایسے حق کے جو مالک سابق سے حاصل ہوا تھا کرتا تھا) اور اوسکے ذریعہ سے لگان محمد اسمٰعیل وغیرہ کو ادا کیا۔ تجویز ہوئی کہ لعل محمد کو از روئے دفعہ ۱۱۶ ایکٹ شہادت کی نسبت حق محمد اسمٰعیل وغیرہ کے نزاع کرنا ممنوع نہیں ہے (۲) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۲۷۸۔

ایک مدعی نے واسطے حصول قبضہ بعض اراضی کے نالش کی جبپر کہ مدعا علیہ بحیثیت مزارعہ کے قابض تھا اور جسکے متعلق اُس نے چند سالوں تک لگان ادا کیا تھا۔ مدعا علیہ نے بیان کیا کہ قبل اُسوقت کے جبکہ وہ مزارعہ بنا مدعی نے بعوض کافی بدل کے اراضی مذکور معہ دیگر جایداد کے اُسکے ہاتھ منتقل کر دی ہوئی تھی۔ یہ انتقالنامہ محض ایک بےنامی معاملہ معلوم ہوا۔ تجویز ہوئی کہ مدعی مزارعت کے پیش کرنے سے ممتنع نہ تھا اور بہ حالات مذکور ولا پانے اراضی کا مستحق تھا (۳) لیکن جس حال میں کہ مدعی نے ایک مکان کے قبضہ کی بابت بدیں بیان نالش کی کہ میعاد پٹہ کی جبپر کہ مدعا علیہ بطور مزارعہ کے قابض تھا منقضی ہو گئی ہے عدالت ماتحت نے نالش کو خارج کیا بدیں رائے کہ مدعی کو کوئی استحقاق مکان کی نسبت حاصل نہ تھا جبکہ اُس نے اسکو کرایہ پر دیا تھا اور کہ وہ مدعا علیہ کا مملوکہ تھا جبکہ انہوں نے پٹہ تحریر کیا تھا۔ بمنسوخی فیصلہ عدالت ماتحت تجویز ہوئی کہ مدعا علیہ (مزارعہ) نے چونکہ پٹہ تحریر کر دیا تھا اس لئے مدعی کے استحقاق سے انکار نہیں کر سکتا (۴) نالش لگان میں مزارعہ مجاز نہیں ہے کہ اپنے صاحب زمین کے استحقاق کی نسبت اعتراض کرے جس کے کہ حق میں اُس نے پٹہ تحریر کر دیا ہوا ہو بر بنائے اسوجہ کے کہ اُسکا ظاہری صاحب زمین صرف ایک بینامیدار از طرف فریق ثالث تھا (۵) لیکن بخلاف ملاحظہ ہو بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۰، و ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۴۴۔

---

(۱) رسالہ بجلو صاحب فقرہ-۵۵۲ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۱۹ (۳) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۹ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۱۳۴ (۵) نمبر ۱۸۱ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ و بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۷۲۳۔

فی الجملہ قاعدہ امر مانع تقریر مخالف ان تمامہ حالات سے متعلق ہے جنکا تعلق معاہدہ کے ساتھ ہو یا جو ایسے معاہدہ سے پیدا ہوتے ہوں جسکے ذریعہ تعلق مالک اور آسامی پیدا ہوا ہے۔ جو معاملات اس قسم کے معاملہ سے خارج ہوں قاعدہ مذکور ان سے متعلق نہیں ہوتا (۱) جس حال میں کہ ایک دستاویز آسامی نے بحق ایک شخص کے جو دوسرے کیطرف بینامی تھا تحریر کردی ہو تو اصل مالک نہ کہ بینامیدار صاحب زمین ہو جسکے استحقاق سے مزارعہ بروئے دفعہ ہذا انکار کرنے سے ممتنع ہے۔ ایک نالش میں جو ایسے بینامیدار کیطرف سے واسطے لگان کے ہو آسامی اسکے حق ارجاع نالش سے اس وجہ پر انکار کرسکتی ہے کہ وہ شخص مستحق نہیں ہے۔ بینامیدار کو بحیثیت مذکور کوئی استحقاق نہیں کہ نالش کرے الا اُسصورت میں کہ وہ بروئے عام قانون کے ایک قانونی حق ظاہر کرسکے (۲) جبکہ بعض اشخاص ایک رجسٹری شدہ قبولیت تحریر کرکے قابض جائداد ہوں اور کچھ عرصہ تک لگان بھی ادا کیا لیکن ایک نالش لگان میں اونہوں نے یہ عذر کیا کہ بعدم موجودگی پٹہ کے کوئی معاہدہ مزارعت نہ تھا اور لگان بذریعہ نالش وصول نہیں کیا جاسکتا تو تجویز ہوئی کہ نالش کو ایسی متصور کرنا چاہئیے کہ گویا وہ استعمال اور دخل کی بابت ہے اور بلحوظ امر واقعہ مذکور کے مدعا علیہم قابض ہوکر برابر دخیل ہے انکی اس بارہ میں سماعت نہیں کیجاسکتی کہ وہ استعمال اور دخل کی بابت ادا کرنیکے ذمہ وار نہ تھے (۳) مدعی کی کچھ اراضی ایک بنجر کے قریب جو مثل ایک تودہ ریت کے تھا تھی مدعی نے اس بنجر کو دو برس تک خود کاشت کیا اور بالآخر اسکا پٹہ ایک دوسرے شخص کے نام تحریر کردیا یہ اراضی محکمہ مال میں کسی شخص کے نام تحریر نہ تھی اس کاشتکار نے ایک شکمی کاشتکار کو اراضی بغرض کاشت دیدی جس نے مدعا علیہ کے ہاتھ اپنے حقوق فروخت کردیئے مدعا علیہ نے کلکٹر سے بعد ازیں بندوبست کرکے پٹہ حاصل کیا اور قابض مخالفانہ اراضی کا ہوا۔ مدعی نے دخل کی نالش کی جس میں مدعا علیہ نے مدعی کے استحقاق سے انکار کیا تجویز ہوا کہ مدعا علیہ استحقاق مدعی سے انکار کرسکتا ہے اور جس وقت سے کہ اس نے پٹہ کلکٹر سے حاصل کیا اسکا استحقاق مخالفانہ ہوگیا (۴) دفعہ ۱۱۶ - ایکٹ شہادت ہذا اُس شخص کے واسطے جو ایک مرتبہ اسامی تھا یہ بحث کرنے سے ممانعت نہیں ہے کہ استحقاق زمیندار زائل ہوگیا یا اوسکی حیثیت اسامی ہونیکی ختم ہوگئی ہے اسامی ہونے کی حالت میں جسکی روسے نابردہ صرف یہ بحث کرنے سے ممنوع ہے کہ میرے زمیندار کو اُسوقت کچھ استحقاق حاصل تھا جبکہ میری حیثیت بطور اسامی کے شروع ہوئی (۵) جس شخص نے کہ منجملہ چند شرکا کے ایک شریک سے پٹہ حاصل کیا ہو وہ اپنے پٹہ دہندہ کے اُس استحقاق میں کہ وہ تنہا لگان وصول کرے یا نالش واسطے بیدخلی کے کرے اعتراض نہیں کرسکتا (۶)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۰۰ و ۲۰۷ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۴ و جلد ۱۵ صفحہ ۱۲۵ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۶

(۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۲۱ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۲۶ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۳

اثر ادائیگی یا رسید

ادا کرنا کرایہ کا اقبال کرایہ دار ہونے کا ہے (۱) لیکن یہ ایسا اقبال ہے جو ثبوت قطعی نہیں ہے بلکہ اسکے برخلاف شہادت دیکر یہ ثابت کیا جاسکتا ہے کہ رشتہ کرایہ دار اور مالک موجود نہیں ہے (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۴۱۰۔

جبکہ زمیندار باوجود کل واقفیت کے اپنے کاشتکار کے مرتہن سے لگان وصول کرے تو بعد ازاں اسکو رہن مذکور کی نسبت بحث کرنے کا منصب باقی نہیں رہتا (۳) گورنمنٹ اگر کسی شخص سے جو لاوارث کی جایداد پر قبضہ کرلے مالگذاری وصول کرے تو اُسکا فعل ایسا نہیں ہے کہ جسکی وجہ سے وہ اُس جائداد کی نسبت بوجہ لاوارث ہونے کے دعویٰ نہ کرے (۴) اگر کوئی زمیندار ایک شخص پر لگان کا دعویٰ کرے اور بعد ازاں یہ معلوم ہو کہ اصل میں وہ شخص صرف اسم فرضی کاشتکار ہے اور واقعی کاشتکار ایک دوسرا شخص ہے تو زمیندار کو اختیار ہے کہ اوس شخص ثالث پر دعویٰ لگان کا کرے اور زمیندار کے مقابلہ پر مانع تقریر مخالف عارض نہیں ہے (۵) مدعی نے ایک نالش بیدخلی میں یہ امر ظاہر کیا تھا جو پیشتر اوس سے ہوئی تھی کہ وہ اراضی جو پہلے جایداد مدعا علیہ نمبر ۲ کے باپ کی تھی وہ ایک ڈگری کے اجرا میں نیلام ہوگئی اور وہ منجانب مدعی اسم فرضی خرید کیگئی اور جو معاہدہ ادائے لگان کا اراضی مسطور کی نسبت خریدار اسم فرضی اور مدعا علیہ نمبر ۱ کے درمیان ہوا تھا وہ بھی درحقیقت مدعی کیجانب سے ہوا تھا۔ اور قبضہ مدعی کو عدالت سے دلوایا گیا تھا اب یہ امر ثابت ہوا کہ مدعا علیہ نمبر ۲ جو جو از ڈگری پر جس میں جایداد کا نیلام عمل میں آیا بمقابلہ اپنے بحث کرتا تھا مدعا علیہ نمبر ۱ سے سازش کرگیا۔ مدعا علیہ نمبر ۲ نے اس نالش میں جو منسوخی نیلام کی غرض سے دائر کی گئی تھی اور جس میں یہ درخواست تھی کہ وہ نیلام بعد وفات اُسکے باپ کے اُسپر قابل پابندی نہیں ہے دست برداری کروی تھی۔ مدعا علیہ نمبر ۱ نے سازش کرکے لگان بھی وصول کرلیا۔ تجویز ہوئی کہ چونکہ مدعا علیہ نمبر ۲ نے مدعا علیہ نمبر ۱ سے سازش کرلی تو وہ بھی استحقاق مدعی سے انکار کرنے کا مجاز نہیں ہے اور جو لگان اُس نے مدعا علیہ نمبر ۱ سے وصول کیا ہو اُسکو مدعی واپس پاسکتا ہے (۶)

بل آف ایکسچینج کے سکارنے والے یا امانتدار یا لائیسنسدار کا اسٹوپل۔

دفعہ ۱۱۷۔ بل آف ایکسچینج کا سکارنے والا اسبات سے انکار کرنے کا مجاز نہ ہوگا کہ بل کا لکھنے والا اُسکے لکھنے کا یا اوسکی پشت پر عبارت ظہری لکھنے کا اختیار رکھتا تھا اور نہ کوئی امانتدار یا لائیسنسدار اس بات سے انکار کرنیکا مجاز ہوگا کہ امانت یا لائیسنس دہندہ بروقت ابتدائے امانت یا لائیسنس کے امانت رکھنے یا لائیسنس عطا کرنے کا اختیار رکھتا تھا۔

---

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۶۲ دیوانی (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱ فل بنچ و ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۱۲۷ (۳) رپورٹ ہائیکورٹ شمال مغربی مورخہ ۱۴ جنوری ۱۸۶۸ء (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۳ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۴۲۰ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۵

تشریح (۱) بل آف ایکسچینج کا سکار کرنے والا اس بات سے انکار کر سکتا ہے کہ وہ بل حقیقت میں اُس شخص کا لکھا ہوا ہے جس کا لکھا اُس سے پایا جاتا ہے ۔

تشریح (۲) اگر کوئی امانتدار مال امانتی کو امانت دہندہ کے سوا اور کسی شخص کے حوالہ کرے تو وہ ثابت کر سکتا ہے کہ وہ شخص بمقابلہ امانت دہندہ کے مال مذکور میں حق رکھتا تھا ۔

دفعہ ہذا بجز تشریح اوّل مطابق قانون انگلستان کے ہے۔ بروئے تشریح اول دفعہ ہذا کسی بل کا سکارنے والا ثابت کر سکتا ہے کہ لکھنے والے کے دستخط جعلی ہیں حالانکہ انگلستان میں وہ ایسا نہیں کر سکتا۔

دفعہ ہذا کے ساتھ دفعات ۴۱ و ۴۲۔ ایکٹ ۲۶ سنہ ۱۸۸۱ء (دستاویزات قابل بیع و شریٰ) کو پڑھنا چاہیے جن میں احکام متعلق سکارنے والے کی ذمہ واری بصورت ایک جعلی تحریر ظہری کے اور ذمہ واری بل کے جو کسی فرضی نام سے لکھا ہو مندرج ہیں۔ نیز ملاحظہ ہوں دفعات ۱۱۸ لغایت ۱۲۲۔ ایکٹ مذکور جن میں خاص قواعد شہادت متعلق دستاویزات قابل بیع و شریٰ کے مندرج ہیں۔

ایک نیک نیت قابض بعوض قیمت ایک جعلی ہنڈوی نے جسکے نام ہنڈوی مذکور بعد اسکے کہ وہ سکاری نہ گئی تھی بذریعہ تحریر ظہری منجانب یا بندگان (موسوم الیہم) کے منتقل کیگئی جنکو بروقت تحریر ظہری علم تھا کہ ہنڈوی مذکور جعلی ہے بربنائے ہنڈوی مذکور موسوم الیہم کے نام واسطے دلا پاتے اُس رقم کے نالش کی جو اُس نے انکو اُسکی بابت ادا کی تھی۔ تجویز ہوئی کہ موسوم الیہم ہنڈوی کے جعلی ہونیکے امر واقعہ کو بطور امتناع نالش پیش کرنیسے ممتنع تھے (۱)

نسبت امانت کے ملاحظہ ہو باب ۹۔ ایکٹ معاہدہ و دفعات ۱۴۸ و ۱۸۱۔ ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۲ء ۔

فصل (۹)

گواہ

بروئے ایکٹ ہذا تمام اشخاص گواہی دینے کے مجاز ہیں بجز اون کے جنکی عقلی قابلیت ناقص ہو۔ اسطرح سے تمام اشخاص بطور گواہان قابل پذیرائی ہوتے ہیں۔ یہ عدالت کا کام ہے کہ اونکی شہادت کو اُسقدر وقعت دے جو بلحاظ اونکی وضع و قطع روش جوابدہی بہ سوالات جرح۔ طرز کلام یا اخفاء راستی۔ وسائل علم۔ طاقت ذہنی اور دیگر مذاق کے دینی مناسب ہو۔ ان باتوں سے اُن کے بیانات کی وقعت معلوم ہو سکتی ہے گو کہ نہایت تحقیق طور پر تو نہیں تاہم ایسے معقول یقین کے ساتھ جس پر کہ ایک معمولی عقل کے آدمی کیلئے ایسی بیانات پر عمل کرنا جائز ٹھہرے

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۰۲ ۔

بطور قاعدہ عام جملہ گواہان جو گواہی دینے کے مجاز ہیں گواہی دینے پر مجبور کئے جاسکتے ہیں لیکن گواہ کا شہادت دینے کا مجاز ہونا ایک بات ہے اور اُسکو گواہی دینے کے لئے مجبور کرنا دوسری بات ہے۔ یہ مجبوری یا تو حلف یا اقرار صالح کرنیکی ہو سکتی ہے مثلاً کارروائیات ازدواجی میں فریقین مجاز تو ہیں لیکن اُن کو مجبور نہیں کیا جاسکتا وہ مجاز ہیں کہ اگر چاہیں تو بطور گواہان پیش ہو جاویں (ملاحظہ ہوں دفعات ۵۱ و ۵۲۔ ایکٹ طلاق نمبر ۴ سنہ ۱۸۶۹ء و دفعہ ۱۲۰ ایکٹ ہذا) اور بروئے قانون شہادت بہیجات صرافان کسی بنک کا اہلکار کسی ایسی قانونی کارروائی میں جس میں بنک مذکور کوئی فریق نہ ہو بینکر کی ایسی بہی کے پیش کرنے پر مجبور نہ ہوگا اور نہ اُن مادوں اور معاملات اور حسابات کے ثابت کرنے کے لئے بطور گواہ حاضر ہونے میں مجبور ہوگا الا جبکہ کوئی عدالت یا صاحب جج ایسے کسی خاص وجہ سے حکم کریں (دفعہ ۵۔ ایکٹ نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۹۱ء) یا مجبوری نسبت اس امر کے ہو سکتی ہے کہ جبکہ حلف دیا گیا ہو تو سوالات کا جواب دے۔ مثلاً گواہ جو گواہی دینے پر مجبور کیا جاسکتا ہے تاہم بلحاظ خاص معاملات کے بنسبت متعلق وہ بیان کرنا نہ چاہتا ہو محفوظ ہو سکتا ہے (ملاحظہ ہو دفعات ۱۲۳ و ۱۲۴ و ۱۲۵ و ۱۲۹ ایکٹ ہذا) مزید براں بعض ایسی صورتیں بھی ہیں جن میں قانون گواہ کو بولنے کی اجازت نہ دیگا۔ خواہ وہ بولنا چاہتا ہو (ملاحظہ ہوں دفعات ۱۲۲ و ۱۲۳ و ۱۲۶ و ۱۲۷۔ ایکٹ ہذا) دفعات ۱۲۱ لغایت ۱۳۲۔ ایکٹ ہذا میں عام قواعد کی مستثنیات بھی درج ہیں کہ کوئی گواہ کل راست بیان کرنے پر مجبور نہ ہوگا۔ یا کسی دستاویز کے پیش کرنے پر جو اُسکے قبضہ یا اختیار میں ہو اور جو امر واقعہ تنقیح طلب سے متعلق ہو (۱) گواہان کے شہادت دینے پر مجبور کرنیکے لئے جو ضابطہ اختیار کیا جاویگا وہ مجموعہ ضابطہ فوجداری اور دیوانی میں مندرج ہے چنانچہ ملاحظہ ہوں دفعات ۱۷۱ و ۲۰۸ و ۲۱۶ و ۲۱۷ و ۲۱۹ و ۲۳۱ و ۲۴۴ و ۲۵۲ و ۲۵۶ و ۲۵۷ و ۴۸۵ و ۵۴۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ء و آرڈر ۱۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء اور نیز ملاحظہ ہوں دفعات ۱۷۲ لغایت ۱۹۰ مجموعہ تعزیرات ہند۔

بہ تعلق باب ہذا احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی مندرجہ آرڈر نمبر ۱۱ در بارہ انکشافات حالات کو بھی پڑھنا چاہیے۔

کون گواہی دے سکتا ہے

دفعہ ۱۱۸۔ جملہ اشخاص گواہی دینے کے لایق ہونگے۔ اِلّا جب عدالت یہ تصور کرے کہ وہ بسبب صغر سنی یا نہایت پیری یا علالت جسمانی یا فتور عقل کے یا اوسی قسم کے اور سبب سے اُن سوالات کے سمجھنے سے معذور ہیں جو اُن سے پوچھے جائیں یا اُن سوالات کا جواب معقول نہیں دے سکتے ہیں ⁂

تشریح۔ مجنون گواہی دینے کے نالایق نہیں ہے۔ اِلّا جبکہ وہ بوجہ جنون کے اُن سوالات کے سمجھنے اور معقول جواب دینے سے معذور ہو جو اُس سے پوچھے جائیں ⁂

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۷۲ بصفحہ ۱۰۷ ⁂

یہہ دفعہ اس اصول پر مبنی ہے کہ قانوناً گواہوں کی قسم کا کچھ لحاظ نہیں ہے بلکہ انکے قابل اعتبار ہونے پر لحاظ کیا جانا چاہیئے۔ اور محض تعداد گواہان پر بنا کر کے کوئی نتیجہ نسبت صدق و کذب شہادت کے نہیں نکالنا چاہیئے (۱) گواہ کے جائز ہونے کی معیار تمامتر اوسکی فہمید (سمجھ) پر منحصر ہے۔ عدالت کو گواہ کے مذہب کی بابت تحقیقات کرنا ضروری نہیں اور نہ اس امر کی بابت کہ آیا وہ جانتا ہے کہ اس دنیا میں یا آخرت میں جھوٹ کے کیا کچھ نتائج ہیں۔ اگر ایک چھوٹی عمر یا بہت بڑی عمر کا شخص اپنی عقلی قابلیت اور سمجھ سے اس قابل معلوم ہو کہ وہ معقول بیان اس بات کا جو اُس نے دیکھی ہے یا اُسکا جو اُس نے سنا ہے یاد رکھ سکا۔ وہ کسی خاص موقعہ پر کیا گیا ہے دینے سے قابل ہے تو بہرحال وہ مجاز گواہ ہے (۲) اگر گواہ سمجھ نہ رکھتا ہو تو نامنظور کیا جانا چاہیئے۔ اور اگر حلف دیا جا کر اُسکا اظہار اولین ہو چکا ہو تو اوسکی تمام شہادت نامنظور کیجیویگی (۳)

ملزم پر الزام زید اور بکر کو کنوئیں میں گرا دینے کا لگایا گیا تھا اور اسپر الزام جرم قتل عمد زید کا حسب دفعہ ۳۰۲ تعزیرات کے لگایا گیا اور جرم مذکور کی نسبت اُسکی تجویز ہوئی اور وہ رہا کیگئی پھر جائنٹ مجسٹریٹ نے بلا کسی تحقیقات مزید عمل میں لانیکے ملزمہ کو بجرم دفعہ ۳۰۷ بابت اقدام قتل عمد بکر کے سپرد سیشن کیا بموجب تجویز سیشن جج جرم کی چشمدید گواہی صرف ایک چھوٹی لڑکی کی تھی اور چونکہ وہ حلف یا اقرار صالح کی نوعیت کو نہ سمجھتی تھی لہذا اوسکی شہادت تنہا اقرار پر لی گئی۔ جوری نے قیدی کو مجرم تجویز کیا اور اسکو دس برس کی سزا حبس بعبور دریائے شور کی دی۔ تجویز ہوئی کہ اگرچہ حلف یا اقرار صالحہ دیدہ دانستہ نہیں دیا گیا تاہم بچہ کی شہادت اس وجہ سے ناقابل قبول نہیں ہوئی (۴) نیز ملاحظہ ہوں دفعات ۵ و ۱۱۔ ایکٹ حلف نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ء۔

ایک چھوٹے بچے کی شہادت اگر وہ اہم گواہ ہو لیجانی چاہیئے الا جبکہ بروئے دفعہ ہذا جج کی یہ رائے ہو کہ وہ بچہ اُن سوالات کے سمجھنے کے ناقابل ہے جو اسپر کیے جاتے یا کہ وہ سوالات مذکور کا درست جواب باعث کمسن ہونیکے نہیں دیگہ سکتا (۵) دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۷ و جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۳۔

جب کسی تحقیقات یا تجویز فوجداری میں بموجب مجموعہ ضابطہ فوجداری کوئی شخص بطور گواہ کے پیش کیا جاوے تو حسب ذیل عذر کیا جا سکتا ہے۔ (الف) وہ گواہی دینے کے ناقابل ہے۔ (ب) ایک حلف یا اقرار جائز طور پر اس سے

---

(۱) ویکلی رپورٹر دیوانی جلد ۸ صفحہ ۲۶ و دفعہ ۱۳۴۔ ایکٹ ہذا (۲) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۴ و جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۷ و ۲۱۰ و ۲۱۲ (۳) قانون شہادت سید امیر علی صاحب قانون شہادت و ہارٹن صاحب فقرہ ۴۹۲ و ٹیلر صاحب فقرہ ۱۳۹۲ و ۱۳۹۴ (۴) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۵۴ و ویکلی رپورٹ فوجداری جلد ۲۲ صفحہ ۱۴ و بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۲۹۴ و نمبر ۳۱ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۲۵۹ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۹۰۔

نہیں کرایا جا سکتا۔ عذر اول صرف کسی وجہ مصرحہ دفعہ ہذا کے رو سے کیا جا سکتا ہے یا اگر کوئی ایسی دفعہ ہو کوئی صریح حکم قانون متعلق شخص مذکور ہو۔ عذر دوم حسب دفعہ ۳۴۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے کیا جا سکتا ہے (۱) ایک شخص کو پولیس نے بطور شریک جرم ایک مبینہ نقب زنی میں گرفتار کر کے بغرض تجویز چالان کر دیا صاحب مجسٹریٹ نے اسکا اظہار بطور گواہ کے لیا۔ قرار دیا گیا کہ شخص مذکور ملزم تھا کیونکہ وہ نہ تو رہا کیا گیا تھا اور نہ بری کیا گیا تھا اور اس کا اظہار بطور گواہ کے نہیں لیا جا سکتا تھا۔ نمبر ۳۰ سنہ ۱۸۸۶ء و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۰ و جلد ۱۰ صفحہ ۶۱۰ و جلد ۱۶ صفحہ ۶۶۱ - و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۶۰ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۵۳ کا حوالہ دیا گیا۔ جس شخص ملزم پر متعلق ایسے جرم کے جس سے دفعات ۳۳۷ تا ۳۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری متعلق نہ ہوں لوکل گورنمنٹ نے استغاثہ دائر نہ کرنے کا وعدہ کیا ہو اُسکا اظہار بحیثیت گواہ قانوناً لیا جا سکتا ہے اور اُسکی شہادت برخلاف اُن اشخاص کے قابل پذیرائی ہوتی ہے جو اُسکے شریک جرم ہوں بشرطیکہ استغاثہ دائر نہ کرنیکا وعدہ قبل از آغاز مقدمہ دیا گیا ہو اور منظور کیا گیا ہو (۳) اور چونکہ ایسا گواہ شخص ملزم نہیں ہوتا اسلئے اسکو حلف دیجانے کی کوئی ممانعت نہیں اور اوسکی شہادت اُسکے شریک جرم کے برخلاف قابل پذیرائی ہوتی ہے (۴)

اس اثناء میں جبکہ پولیس تفتیش ایک مقدمہ نقب زنی اور سرقہ کی کر رہی تھی چند اشخاص گرفتار ہوئے اُن میں سے ایک مسمی ہری نے کچھ حالات پولیس کو ظاہر کئے اور چند مکانات کے نشان دیئے جن میں اسکے شرکاء نے نقب زنی کی تھی برطبق اُسکے پولیس نے اُسکو چھوڑ دیا اور اسکو گواہ بنایا بوقت تجویز اُس نے شہادت خلاف اپنے شرکاء کے دی کہ جن سب پر جرم ثابت قرار دیا گیا۔ تجویز ہوئی کہ شہادت ہری کی حسب دفعہ ۱۱۸ - ایکٹ شہادت قابل پذیرائی ہے گو اوسکو پولیس نے ناجائز طور پر رہا کر دیا تھا (۵) جس حال میں دو اشخاص پر بالاجمال الزام لگا کر تجویز بروئے احکام دفعہ ۲۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کیجاوے اور اُنکی نسبت ثبوت جرم قرار دیا جاوے اور پیچھے سے ان میں سے ایک کی نسبت تجویز ثانی کا حکم دیا جاوے تو تجویز مذکور میں دوسرے شخص کا اظہار بطور گواہ جائز طور پر لیا جا سکتا ہے (۶) جس حال میں پیرو کار سرکار نے باجازت عدالت سات ملزموں میں سے دو کے خلاف استغاثہ کو واپس لے لیا اور وہ رہا کئے گئے اور بعد ازاں ان کے بیانات بطور گواہان استغاثہ کے لئے گئے تو تجویز ہوا کہ وہ اشخاص جو اس طرح پر رہا کئے گئے گواہان مجاز تھے (۷) مسمیان عمرو بکر زید کی تجویز

---

(۱) نمبر ۳۸ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ فوجداری (۲) نمبر ۱۲ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ فوجداری (۳) نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ فوجداری

(۴) نمبر ۱۲ سنہ ۱۹۰۴ء پنجاب ریکارڈ فوجداری و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۶۶۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۴۹۳

(۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۶۶۱ - نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۶۱۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۶۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۰ (۶) نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ فوجداری (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۴۲۲۔

بابت ایک ہی جرم کے مشترک طور پر کی گئی۔ عمرو و بکر رہا کئے گئے لیکن زید پر جرم ثابت کیا گیا۔ زید نے سشن کورٹ میں اپیل کیا۔ اور استغاثہ کی طرف سے ایک درخواست براو مزید تحقیقات عمرو و بکر کے پیش کیگئی سشن جج نے زید کا اپیل نامنظور کیا۔ اور عمرو و بکر کی نسبت مزید تحقیقات کا حکم دیا۔ بوقت تحقیقات مابعد استغاثہ کیطرف سے یہہ درخواست ہوئی کہ زید کا اظہار بطور گواہ سرکاری لیا جاوے۔ اور صاحب مجسٹریٹ نے زید کو ملزم تصور کرکے اسے نامنظور کیا۔ **تجویز ہوا** کہ زید کسی معنی میں شخص ملزم نہ تھا جبکہ اوسکو بطور گواہ پیش کرنیکو کہا گیا کیونکہ اسکا اپیل بنا راضی اثبات جرم ڈسمس ہوچکا تھا۔ اور نامبردہ کی شہادت بخلاف عمرو و بکر کے قابل پذیرائی تھی (۱) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۶۳ زیر دفعہ ۸۰۔ ایکٹ ہذا۔ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۸۶ ؂

گونگے گواہ

دفعہ ۱۱۹۔ جو گواہ بات نہیں بول سکتا ہے وہ کسی اور طور سے مثل تحریر یا اشارہ جس سے اُسکے معنے دریافت ہوسکیں شہادت دیسکتا ہے لیکن چاہیئے کہ ویسی تحریر اور اشارے برسر اجلاس عدالت کئے جائیں پس ویسی شہادت شہادت تقریری متصور ہوگی ؂

اگر گواہ کامل طور پر بذریعہ تحریر اپنے خیالات ظاہر کرنیکے قابل ہو تو اوسکو طریق مذکور اختیار کرنا چاہیئے کیونکہ وہ زیادہ تر قابل اطمینان طریق ہے (۲)

مقدمہ دیوانی کے فریق اور انکی بیویاں یا شوہر اُس شخص کا شوہر یا زوجہ جو کسی مقدمہ فوجداری میں مدعا علیہ ہو۔

دفعہ ۱۲۰۔ جملہ کارروائی ہائے دیوانی میں مقدمہ کے سب فریق اور کسی فریق کا شوہر یا زوجہ گواہی دینے کی لیاقت رکھتی ہے اور کارروائی ہائے فوجداری میں مدعا علیہ کا شوہر یا زوجہ بالقناسب گواہی دینے کی لایق ہوگی یا گواہی دینے کے لایق ہوگا ؂

دفعہ ہذا دفعہ ۱۲۲ کے تابع ہے (۳)

نالش دیوانی کے فریقین کی حیثیت (بجز اسکے کہ قانون کے رو سے کسی طرح اور کا حکم ہو) دیگر گواہان سے کسی طرح مختلف نہیں ہے۔ کارروائیات زیر دفعہ ۴۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری جس میں احکام گذارہ زوجہ و اطفال کی بابت حکم کیا گیا ہے حسب مراد دفعہ ہذا کارروائیات دیوانی ہیں اور جس شخص کے خلاف الزام لگایا جاتا ہے وہ اپنی طرف سے مجاز گواہ ہے (۴)

(ب) نے درخواست دی کہ فریق ثانی کے نطفہ سے ایک لڑکا بعمر ۹ ماہ موجود ہے اوسکی پرورش کے واسطے

---

(۱) نمبر ۸ سنہ ۱۹۰۹ء پنجاب ریکارڈ فوجداری (۲) قانون شہادت سید امیر علی صاحب (۳) ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۹ صفحہ ۲۱ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۳۶ و جلد ۱۶ صفحہ ۱۸۱، و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۰۷، و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۴۶۸ ؂

وظیفہ مقرر ہو جائے۔ فریق ثانی نے نکاح اور لڑکا اُسکے نطفہ کے ہونے سے انکار تھا مجسٹریٹ نے تجویز کیا کہ نکاح جائز ہونا پایا نہیں جاتا۔ مگر ضرور یہ طفل فریق ثانی کے نطفہ سے پیدا ہوا ہے شباہت ملتی ہے نام یکسان ہے سایلہ کے بیان سے ثبوت ہوتا ہے۔ دیگر شہادت ہم بستری موجود ہے۔ تجویز ہوئی کہ محض مشابہت اور نام پر استدلال بیجا ہے (۱) ایک زوجہ کا اپنی شادی کے زمانہ میں اپنے خاوند کی عدم ہمخوابگی کی بابت اظہار لیا جا سکتا ہے بغیر اسکے کہ بلا واسطہ شہادت اوسکی اولاد کے غیر صحیح النسب ثابت کرنیکے لئے اولاً پیش کیگئی ہو (۲) کارروائیات فوجداری میں مستغیث مجاز گواہ ہے لیکن ملزم نہیں اور نہ وہ شخص مجاز گواہ ہے جس کے نام ملزم کے شامل نالش کیگئی ہو اور اسکے ساتھ مشترک تجویز کیگئی ہو (۳)

جج اور مجسٹریٹ

دفعہ ۱۲۱ کسی جج یا مجسٹریٹ کو سوائے بحکم خاص ایسی عدالت کے جسکا وہ ماتحت ہو درخصوص اپنے کسی فعل کے جو سر اجلاس عدالت بہ حیثیت جج یا مجسٹریٹ اس سے عمل میں آیا ہو یا درخصوص کسی شئے کے جو بہ حیثیت جج یا مجسٹریٹ کے اُسکو سر اجلاس عدالت معلوم ہوئی ہو کسی سوالات کے جواب دینے پر مجبور نہیں کیا جائیگا۔ مگر درخصوص دیگر امورات کے جو اسکے روبرو ویسی حیثیت سے کارگذار رہتے وقت وقوع میں آئے ہوں اوسکا اظہار لیا جا سکتا ہے۔

تمثیلات

(الف) زید نے عدالت سشن کے روبرو اپنے مقدمہ کی تجویز کے وقت یہ کہا کہ فلاں زبان بندی عمرو مجسٹریٹ نے ناجائز طور پر لی ہے۔ تو عمرو کو اس بارے میں سوالات کے جواب دینے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اِلّا بموجب حکم خاص عدالت بالادست کے۔

(ب) زید عدالت سشن کے روبرو اس بات کا ملزم ہوا کہ اُس نے عمرو مجسٹریٹ کے روبرو جھوٹی شہادت دی تو سوائے حسب الحکم خاص عدالت بالادست کے عمرو سے پوچھا نہیں جا سکتا ہے کہ زید نے کیا کہا تھا۔

(ج) زید عدالت سشن کے روبرو اس بات کا ملزم ہوا کہ جسوقت اُسکے مقدمہ کی تجویز عمرو سشن جج کے حضور ہو رہی تھی اُس نے ایک اہلکار پولیس کے قتل کرنے کا قصد کیا تھا۔ تو عمرو کی زبان بندی اس وقوع کے بارے میں لیجا سکتی ہے۔

دفعہ ہذا عام وجوہات سہولیت (مثلاً جج کو اپنی عدالت سے طلب کرنے میں تکلیف کا ہونا) اور مصلحت عامہ ہیں (۴)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۷ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۷۰۴ (۳) قانون شہادت سید امیر علی صاحب و ٹیلر صاحب فقرہ ۱۳۷۱ و ۱۳۷۲ و ڈائی جسٹ اسٹیفن صاحب دفعات ۱۰۸ و ۱۰۸ (الف) (۴) قانون شہادت سید امیر علی صاحب

دفعہ ۱۳۰ تک شہادت زبانی اور دستاویزی دونوں سے متعلق ہیں ✤

جج لفظ ''جج'' سے عدالت دیوانی کا عہدہ دار اجلاس کنندہ مراد ہے (دفعہ ۲ ضمن (۸) مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء)

مجسٹریٹ ملاحظہ ہو دفعہ ۳ ضمن (۳۱) ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۹۷ء۔

کوئی جج بدون اسکے کہ حسب معمولی بطور گواہ کے شہادت دے مقدمہ میں اپنے علم نسبت خاص واقعات سے استدلال نہیں کرسکتا (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۴۲۷۔ جبکہ وہ گواہی دے تو اُسے دیگر گواہان کیطرح حلف لینا چاہیئے (۲) ایک مقدمہ میں جسکو صاحب سشن جج نے بامداد اسیسران تجویز کیا قرار دیا گیا کہ صاحب جج مجاز گواہ تھا اور وہ اُس مقدمہ میں جسکی تجویز اُسکے روبرو ہوئی ہو شہادت دیسکتا ہے گو کہ اُس نے بطور ایک عہدہ دار سرکاری کے عامل ہوکر استغاثہ دایر کیا ہو مگر شرط یہ ہو کہ اوسکو کوئی ذاتی یا مالی تعلق امر مدعا بہا الزام میں نہ ہو (۳) اور اسوجہ سے وہ اُس شہادت کی بابت جوڈیشل طور پر کارروائی کرنے سے ممتنع نہیں ہے جسکا کہ ایک جزو اوسکی اپنی شہادت ہے (۴) یہ ضروری ہے کہ اسکو کوئی ذاتی یا مالی تعلق نہ ہو کیونکہ یہ پرانا اور صاف ترین قواعد انصاف اور عقل میں سے ہے کہ کوئی شخص اسمقدمہ میں بطور جج کے اجلاس فرما نہ ہوگا جسمیں کہ وہ کوئی قرار واقعی تعلق رکھتا ہو (۵) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۲۴۴ و جلد ۱۹ صفحہ ۶۰۸۔ ایک ہی آدمی کو بطور مستغیث اور جج کے نہ ہونا چاہیئے (۶) لیکن اگرچہ مجسٹریٹ ایک مقدمہ کے متعلق جوڈیشل طور پر کارروائی کرنیکے ناقابل نہیں ہے محض اسوجہ سے کہ اُس نے بحیثیت مجسٹریٹ کے کارروائیات کا رجوع کرنا اُسکا فرض ہو تاہم مجسٹریٹ مذکور کو مقدمہ میں جوڈیشل طور پر کارروائی نہیں کرنی چاہیئے جبکہ اُسکے ایسا کرنے کی کوئی ضرورت نہ ہو اور جبکہ

---

(۱) لارپورٹ انڈین اپیلس جلد ۳ صفحہ ۲۵۹ و ۲۸۶ و ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۱۹۰ مورس انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۳ و ۲۲۱ و جلد ۵ صفحہ ۱۲۱ و جلد ۲۲ صفحہ ۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۰۵ و ۴۱۶ و جلد ۲۰ صفحہ ۸۵۷ و ۸۶۵ و بنگال لارپورٹ فوجداری جلد اول صفحہ ۱۳ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۲۵۲ (۳) ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۳ و ۲۷ و بنگال لارپورٹ جلد ۸ صفحہ ۴۲۲ و ۴۳۰ و ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۲۰ صفحہ ۷۶ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۸۵۷ و جلد ۲ صفحہ ۴۰۵ و ۴۱۴ و جلد ۷ صفحہ ۳۲۲ و جلد ۱۰ صفحہ ۹۱۵ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۲۹۹ و جلد ۸ صفحہ ۵۵۳۔ (۴) بنگال لارپورٹ فوجداری جلد ۴ صفحہ ۱۵ مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۱۳ صفحہ ۶۰ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۳ بصفحہ ۲۷ رائے میکفرسن صاحب جسٹس (۶) ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۲۴ صفحہ اول و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۶۲۲ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۸۰۶ و ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۲۲ صفحہ ۷۵ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۵۷۲ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۸۵۷ بصفحہ ۸۶۵ ✤

اُس نے خود جرم کو معلوم کیا اور استغاثہ رجوع کیا ہو اور جہانکہ وہ خاص گواہ استغاثہ ہو (۱) نیز ملاحظہ ہو دفعہ (۵۵۶) مجموعہ ضابطہ فوجداری۔ مجسٹریٹ ایسے مقدمہ میں جس میں کہ وہ تنہا مجوز اور قانونی و واقعاتی ہو اپنی گواہی نہیں دیسکتا اور نہ اوس مقدمہ میں جس میں گواہی مذکور دیگئی ہو فیصلہ صادر کرسکتا ہے جبکہ ایسے مقدمہ میں مجسٹریٹ نے شہادت دی ہو اور نسبت ملزم کے تجویز ثبوت جرم صادر کی ہو تو مجسٹریٹ کے اسطرح پر عمل کرنے سے تجویز ثبوت جرم ناقص ہو گی (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۴۹۹ و جلد ۲۳ صفحہ ۳۲۰ و جلد ۲۴ صفحہ ۱۶۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۲۶۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۷۰۹:

استحقاق عطیہ دفعہ ہذا استحقاق گواہ کا ہے یعنے اس جج یا مجسٹریٹ کا جس سے سوال پوچھا جائے اور وہ استحقاق مذکور سے دست بردار ہو یا سوال مذکور کے جواب دینے میں عذر نہ کرے تو کسی دوسرے شخص کو منصب اس استحقاق کے زبان پر لانے کا نہیں ہے (۳)

مجبور نہ کیا جائیگا

ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۷۷:

اثنائے ازدواج کی بات چیت

دفعہ ۱۲۲۔ جو شخص کتخدا ہو یا کتخدا ہوا تھا وہ ایسے بات کے ظاہر کرنے پر جس سے اُسکو در اثنائے ازدواج کے اوس شخص نے جس کے ساتھ ازدواج اُسوقت قایم تھا مطلع کیا ہو مجبور نہ کیا جائیگا اور نہ اُسکو وہ بات ظاہر کرنے دیا جائیگا۔ اِلّا اوس حال میں کہ وہ شخص جس نے اس بات کی اطلاع دی تھی یا اوس کا قائممقام حقیت اس میں راضی ہو۔ باستثناء اُن مقدمات فیمابین اشخاص متعاقدین نکاح کے یا اُن پیرویات کے جنہیں احد المتعاقدین پر بعلت کسی جرم کے جسکا ارتکاب بہ نسبت دوسرے کے ہوا ہو نالش ہوئی ہو:

دفعہ ہذا اس دلیل پر مبنی ہے کہ اس قسم کی شہادت کے قابل ادخال قرار دینے سے خانہ داری کے معاملات میں فساد واقع ہوتا جس سے زن و شوہر اس راحت کو جو آپس میں ایک دوسرے پر اعتماد کرنے سے ہوتی ہے حاصل نہ کرسکتے۔ لہذا قاعدہ ممانعت ادخال شہادت کا مابعد منقطع ہونے عقد نکاح کے بھی نسبت اُن امور کے جو ایام ازدواج میں زن و شوہر نے آپس میں ایک دوسرے سے کہے تھے متعلق ہے لیکن اُن امور سے جو قبل نکاح یا بعد نکاح کے ایک مرد و عورت نے آپس میں ایک دوسرے سے کہے ہوں یہ قاعدہ متعلق نہیں جب شخص بیان کنندہ یا اسکا قایم مقام راضی ہو جائے تو اِن امور کی نسبت بھی جو ایام ازدواج میں زن و شوہر نے

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۳ بصفحہ ۲۹ و ۴۰۵ و ۴۱۴ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۰۵ و ۴۱۴ رائے مارکبی صاحب جسٹس و قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۱۳۷۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۸۵۷ و ۸۶۵ و جلد ۲۱ صفحہ ۹۲۰ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۲۹۹ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۷۳:

ایک دوسرے سے کیسے ہوں شہادت لیجا سکتی ہے۔

لفظ "شخص" مندرجہ دفعہ ہذا میں عورت اور مرد دونوں داخل ہیں (ملاحظہ ہو دفعہ ۱۳ ضمن (۲۹) ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۷ء)

یہہ قاعدہ عام مطیع ہے اس استثناء کے کہ جو جزو آخر دفعہ ہذا میں بیان ہوا ہے۔ یعنی:-

اوّل۔ جبکہ مقدمہ مابین اُن اشخاص کے ہو جنکا باہم ازدواج ہوا ہو اس سے مراد ہر مقدمہ دفعہ ۵۲۔ ایکٹ طلاق ہند (۱)

دوم۔ کارروائی جس میں جرم ایک فریق نکاح نے دوسرے کے مقابلہ میں کیا ہو مثلاً جورو کو پیٹنا یا اُسکے ساتھ بیرحمی سے پیش آنا اس قسم کی شہادت اس لیئے قابل ادخال قرار دی گئی ہے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سوائے خود فریق کے کوئی گواہ نہیں ہوتا۔

رسپانڈنٹ شریک ایک نالش کا جو منجانب شوہر بغرض فسخ ازدواج بربنائے زناکاری زوجہ دایر ہوئی تھی سایل نالش مذکور کی جانب سے بطور گواہ کے طلب ہوا قبل حلف دیئے جانیکے عدالت نے یہ بات اُسکو نہ سمجھا دی کہ شہادت کا دینا اُسپر لازمی نہ تھا بلکہ اختیاری تھا کہ چاہے دے یا نہ دے نامبردہ نے حلف دیئے جانے کی نسبت کچھ عذر نہیں کیا اور سوالات مستفسرہ کونسل سایل کا جواب بلا تامل دیتا رہا الا جبکہ نامبردہ سے یہ سوال کیا گیا کہ آیا نامبردہ نے رسپانڈنٹ کے ساتھ مباشرت کی یا نہیں اُسوقت نامبردہ نے عدالت سے یہ استفسار کیا کہ آیا اُسپر اُس سوال کا جواب دینا فرض ہے یا نہیں۔ عدالت نے اُس سے یہ کہا کہ اُسپر فرض ہے چنانچہ اس نے سوال کا جواب دیا کہ وہ جواب اثباتی تھا اگر عدالت اُس سے یہ نہ کہتی کہ سوال مذکور کا جواب دینا اسپر لازم ہے تو جواب دینے سے وہ انکار کر دیتا تجویز ہوئی کہ حالات مذکورہ بالا میں رسپانڈنٹ شریک نے حسب مراد دفعہ ۱۵۔ ایکٹ طلاق ہند کے اپنے تئیں گواہ "قرار" نہیں دیا اور اس لیئے اسکی شہادت قابل مقبولی نہیں (۲)

بر طبق تجویز ایک جرم خیانت منجانب ملازم سرکار کے ایک چٹھی شہادت میں منجانب استغاثہ کے پیش کیگئی جو ملزم نے اپنی عورت کیطرف پانڈیچری میں ارسال کی تھی اور جو بر طبق تلاشی مکان عورت مذکور کے پانڈیچری میں پولیس کو ملی تھی تجویز ہوا کہ چٹھی مذکور بخلاف ملزم کے قابل پذیرائی شہادت ہے (۳) دفعہ ہذا کو دفعہ ۱۲۰ کیساتھ پڑھنا چاہیئے۔

شہادت بہ نسبت معاملات سرکاری کے

دفعہ ۱۲۳۔ کسی شخص کو اجازت نہ ہوگی کہ ایسی شہادت دے جو کاغذات سرکاری غیر مشتہرہ متعلقہ معاملات سرکار سے حاصل ہوئی ہو۔ الا با جازت افسر عہدہ دار اوس سر رشتہ کے جس سے کہ معاملات مذکور متعلق ہوں اور اُس عہدہ دار کو اختیار رہے کہ جیسا مناسب سمجھے اجازت دے یا نہ دے۔

دفعہ ہذا مصلحت ملکی پر مبنی ہے اور شہادت کا قابل ادخال ہونا یا نہونا افسر سر رشتہ کی رائے پر منحصر ہے نہ حاکم عدالت کی رائے پر۔

---

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۶ ضمیمہ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۹ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۱۔

بیانات جو اُن اشخاص نے جنپر انکم ٹیکس تشخیص کیا گیا ہو روبرو عہدہ دار انکم ٹیکس کے کئے ہوں اور دستاویزات جو انہوں نے اُن کے روبرو بغرض اظہار آمدن خود کے پیش کی ہوں امورات سلطنت سے متعلق نہیں اور اس لئے زیر دفعہ ہذا محفوظ نہیں ہیں (۱)

تبلیغات رسمیہ

دفعہ ۱۲۴۔ جو بات کسی عہدہ دار سرکاری کو باعتبار اُس کے عہدہ کے کہی گئی ہو اُس کے ظاہر کرنیکے لئے اُس عہدہ دار کو مجبور نہ کیا جائیگا درحالیکہ اُس کی رائے میں اُس کے افشاء سے معاملات سرکاری میں نقصان پڑنے کا احتمال ہو۔

یہہ دفعہ بھی اسی اصول پر مبنی ہے جسپر دفعہ ۱۲۳ ہے۔ اور اس میں شہادت کا قابل ادخال ہونا یا نہ ہونا خود گواہ کی رائے پر چھوڑا گیا ہے۔ دفعہ ۱۲۳ ہر شخص سے متعلق ہے اور دفعہ ہذا صرف افسران سرکاری سے۔

دستاویزات اور بیانات جو بموجب حکمنامہ قانونی پیش کیگئی اور کیئے گئے ہوں اونکی نسبت نہیں کہا جا سکتا کہ وہ حسب مراد دفعہ ہذا باعتبار رازداری کیئے گئے ہیں اور اس لئے وہ بروئے دفعہ ہذا محفوظ نہیں ہیں (۲)

خبر بہ نسبت ارتکاب جرایم کے

دفعہ ۱۲۵[۵۱]۔ کوئی مجسٹریٹ یا عہدہ دار پولیس اس بات کے کہنے پر مجبور نہ کیا جائیگا کہ کسی جرم کے ارتکاب کے باب میں اُسکو کہاں سے خبر ملی۔ اور کوئی عہدہ دار صیغہ مال اس بات کے کہنے پر مجبور نہ کیا جائیگا کہ خزانہ سرکاری کی نسبت کسی جرم کے ارتکاب کے باب میں اُسکو کہاں سے خبر ملی۔

تشریح۔ عہدہ دار صیغہ مال سے دفعہ ہذا میں ہر ایسا عہدہ دار مراد ہے جو سرکار کے صیغہ مال کے کسی ایک شعبہ کے کام میں یا اُس کے متعلق نوکری کرتا ہو۔

دفعہ ہذا میں سرکاری اور پرائیویٹ استغاثہ میں کوئی فرق نہیں کیا گیا۔ قاعدہ مندرجہ دفعہ ہذا صرف فوجداری تجویز سے متعلق نہیں بلکہ ہر مابعد کی دیوانی کارروائیات سے بھی متعلق ہے جو فوجداری تجویز مذکور سے پیدا ہوں (۳)

تبلیغات مختص بہ اہل

دفعہ ۱۲۶۔ کسی بیرسٹر یا اٹرنی یا پلیڈر یا وکیل کو کسی وقت بلا رضامندی صریح اس کے موکل کے اجازت نہ ہوگی کہ ایسی بات کو ظاہر کرے جو دوران اور بغرض اوسکی کارگذاری بہ حیثیت بیرسٹر یا اٹرنی یا پلیڈر یا وکیل کے اُس کے موکل نے یا اوسکی طرف کسی اور نے اوسکو کہی ہو اور نہ اُسکو اجازت اسبات کی ہوگی کہ ایسی دستاویز کے مضامین یا حالت بیان کرے جس سے وہ اپنے پیشہ کے کام میں یا اوسکی غرض سے مطلع ہوا ہو۔ اور نہ اسبات کی

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۶۲ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۶۲ (۳) شرح قانون شہادت سید امیر علی صاحب۔

[۵۱] اصل دفعہ ۱۲۵ کے عوض دفعہ ہذا بذریعہ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۸۷ء قایم کی گئی۔

اجازت اُسے ہوگی کہ اُس صلاح کو ظاہر کرے جو اس نے اپنے پیشہ کے کام میں یا بغرض اُس کے اپنے موکل کو دی ہو مگر شرط یہ ہے کہ دفعہ ہذا کی کسی عبارت کے رو سے امور مفصلۃ الذیل افشاء سے محفوظ نہ رہیں گے :۔

(۱) ہر ایسی بات جو کسی غرض ناجائز[۵۱] کی پیش رفت کے لئے کیجائے۔

(۲) ہر واقعہ جسکو کسی بیرسٹر یا پلیڈر یا اٹرنی یا وکیل نے ویسی حیثیت سے کارگذار رہتے وقت مشاہدہ کیا ہو اور جس سے یہ پایا جائے کہ اُسکی ابتدا تقرر کے بعد کوئی جرم یا فریب سرزد ہوا ہے۔

اس امر کا کچھ لحاظ نہ کیا جاہیئے کہ اس واقعہ کی طرف اُس کے موکل نے یا اُسکی طرف سے کسی اور نے بیرسٹر یا پلیڈر یا اٹرنی یا وکیل کو متوجہ کیا تھا یا نہیں ؛

تشریح۔ لوازم متذکرۂ دفعہ ہذا بعد موقوفی تقرر کے قایم رہیں گے ؛

تمثیلات

(۲ الف) زید موکل نے اپنے اٹرنی عمرو سے کہا کہ میں نے جعل کیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم میری طرف سے جوابدہی کرو ؛

چونکہ ایسے شخص کیطرف سے جوابدہی جسکا مجرم ہونا معلوم ہے غرض مجرمانہ نہیں ہے اس لئے ایسی اطلاع افشا سے محفوظ ہے ؛

(ب) زید موکل نے اپنے اٹرنی عمرو سے کہا کہ میں ایک دستاویز جعلی کے ذریعہ سے جایداد کا قبضہ حاصل کیا چاہتا ہوں تم اوسکی بنا پر نالش رجوع کرو۔

چونکہ یہ اطلاع ایک غرض مجرمانہ کی پیش رفت کیلئے کیگئی ہے لہذا وہ افشا سے محفوظ نہیں ہے۔

(ج) زید پر الزام غبن کا لگایا گیا اور اُس نے ایک اٹرنی عمرو کو اپنی طرف سے جوابدہی کرنے کے لئے مقرر کیا در اثناء کارروائی مقدمہ عمرو نے دیکھا کہ زید کی بہی حساب میں ایک رقم زید کے نام پر بقدر اوسی مبلغ کے لکھی ہوئی ہے جسکی غبن کا بیان کیا گیا ہے اور وہ رقم اوسکی ابتدائے تقرر کے وقت اس بہی میں نہ تھی ؛

چونکہ عمرو نے اُس واقعہ کو در اثناء اپنی ماموری کے دیکھا اور اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ ایک فریب کارروائی مقدمہ کے شروع کے بعد سرزد ہوا ہے اس لئے وہ افشا سے محفوظ نہیں ہے ؛

---

[۵۱] دفعہ ہذا میں یہ لفظ بجائے اصل لفظ کے بذریعہ ایکٹ نمبر ۱۸ مصدرہ ۱۸۷۲ء کی دفعہ ۱۰ کے قایم کیا گیا ؛

[۵۲] دفعہ ہذا میں یہ لفظ بذریعہ ایکٹ نمبر ۱۸ ۱۸۷۲ء کی دفعہ ۱۰ کے داخل کیا گیا ؛

یہہ دفعہ اس مصلحت پر مبنی ہے کہ اگر صلاح کار قانونی اطلاع دینے پر مجبور ہوتا تو کبھی کوئی شخص اپنے معاملہ کا حال کسی صلاح کار سے نہ کہہ سکتا اور کوئی شخص عدالت سے ٹھیک طور پر اپنا چارہ کار حاصل نہ کر سکتا۔ لفظ "کسی وقت" سے وہ مراد ہے جو کہ تشریح دفعہ ہذا میں بیان کی گئی ہے یعنے بعد انقضائے رشتہ وکیل و موکل بھی یہ قید قایم رہتی ہے۔ دفعہ ہذا صرف اُن امور سے متعلق ہے جو اثناء کار منصبی میں ہوں خواہ قبل ابتدائے نالش انکی نسبت ذکر ہوا ہو یا بعد۔ شرایط جو اس دفعہ کے ساتھ متعلق کیگئی ہیں ان سے غرض یہ ہے کہ دھوکا اور فریب نہ چھپے ؛

یہہ دفعہ متعلق ہے۔ بیرسٹر۔ اٹرنی۔ پلیڈر۔ یا وکیل سے اور دفعہ ۱۲۹ موکلوں سے۔ الفاظ "کسی وقت" سے مقصود یہ ہے کہ اجازت صریحی ہر وقت منجانب موکل ملنی چاہیئے۔ اجازت جو موکل نے اپنے وکیل کو عدالت دیوانی میں دی ہو تو اسکی اجازت صریحی نسبت اظہار وکیل مذکور مقدمہ فوجداری میں قیاس نہیں کیجا سکتی (۱)

ایسے کاغذات جن میں مضمون ملاقاتوں کا جو مدعیان کے سالسٹران و مشیران قانونی کے ساتھ ہوئی ہوں اور مضمون اُس صلاح کا مندرج ہو جو اُن سے نسبت حالت مدعیان بلحاظ اُن کے دعویٰ مذکورہ اور اُن تدابیر کے جو اسکی نسبت کرنی چاہیئیں لی ہو افشاء سے بری ہیں ایسے کاغذات جن میں وہ تدابیر تحریر ہوں جو مدعیان نے بمقابلہ اپنے دعویٰ کے پیروی میں کی ہوں افشاء سے بری نہیں ہیں ایسی رائیں یا تدابیر جو نسبت کسی نالش کے ہوں جس میں مدعیان اور مدعا علیہ حجت ہائے مخالف پیش کر رہے ہوں محض متعلق بیان مدعی نہیں کہی جا سکتیں اور افشاء سے بری نہیں ہیں (۲)

یہہ استحقاق منصبی صرف ان اطلاعوں تک وسعت پذیر ہے جو اسپر اعتماد رکھکر اور بغرض حاصل کرنے مشورہ باعتبار پیشہ کے دی گئی ہوں۔ جبکہ کوئی سالسٹر زیر دفعہ ۱۲۶۔ قانون شہادت استحقاق کا دعویدار ہو تو اُسپر لازم ہے کہ اس موکل کا نام بتائے جسکی طرف سے استحقاق کا دعویٰ کیا جاتا ہے محض یہ امر کہ موکل کا نام اُسے ایک اور موکل نے در اثناء اور بغرض اسکی ماموری کے بکار سالسٹر بتایا ہے کوئی عذر نہیں ہو سکتا اِلا اس صورت میں کہ موکل مذکور کا نام اُسے مخفی طور پر اور اُسکے اظہار نہ کرنے کی صریح اطلاع سے بتایا گیا ہو۔ مگر کوئی سالسٹر بلا صریح رضامندی اپنے موکل کے مجاز نہیں ہے کہ اپنے تقرر بپیشہ کی نوعیت کو ظاہر کرے دفعہ ۱۲۶۔ قانون شہادت کی رو سے نہ صرف اس امر کی ممانعت ہو کہ پیشہ کے امورات مفصل کا افشاء کیا جائے بلکہ اسکے عام مطلب کے افشاء کرنے کی بھی ممانعت ہو اِلا اس صورت میں کہ یہہ معلوم ہو جائے کہ امر مذکور دفعہ مذکور کے مستثنےٰ ۱۔ یا ۲ کی ذیل میں آتا ہے (۳) جہاں کسی حلف نامہ دستاویزات میں کوئی خط و کتابت کا دعوے اس بناء پر کیا جاتا ہے کہ اس میں ہدائتیں اور راز مظہرہ منجانب موکل (مدعی) بنام اپنے سالسٹر کے داخل ہیں تو ضرور یہ نہ معلوم ہونا چاہیئے کہ محض خط و کتابت میں ہدائتیں

---

(۱) ویکلی نوٹ ۱۸۹۱ء صفحہ ۱۷۲ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۷ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۲۶۳ ؛

وغیرہ شامل ہیں بلکہ یہ کہ ہر ایک خط میں ہدائیتیں یا تعلقات دیا نتداری بنام اٹرنیاں بہ نسبت پیروی نالش ہیں (۱) اس لیئے کہ کوئی اظہار حال جو منجانب موکل مختار پر کیا گیا ہو حسب دفعہ ۱۲۶۔ ایکٹ شہادت (۱۸۷۲ء) کے منصبی متصور ہو لازم ہے کہ وہ بطور خفیہ یا رازداری کے کیا گیا ہو ور حالیکہ مدعا علیہم نے ایک جلسہ میں جسمیں مدعی موجود تھا اپنی شراکت روبروئے اپنے اٹرنی کے تسلیم کی۔ اور وہ بطور اٹرنی مدعی کے بھی اُسوقت پر کام کرتا تھا **تجویز ہوئی** کہ اٹرنی کو از روئے دفعہ ۱۲۶۔ ایکٹ شہادت (۱۸۷۲ء) کے اس امر کا امتناع نہ تھا کہ شہادت اس امر کی جو اوسکے روبرو تسلیم کیا گیا نہ دیسکے کیونکہ اولاً جو مدعا علیہم نے بیانات بموجودگی وسماعت مدعی کے کیئے وہ رازدارانہ یا مخفی متصور نہیں ہو سکتے۔ دوم ایسا نہیں پایا جاتا کہ وہ بیانات اٹرنی سے محض بہ حیثیت اٹرنی مدعا علیہم کیئے گیئے ہوں بلکہ وہ بیانات اُس سے بہ حیثیت اٹرنی مدعی بھی کیئے گیئے تھے (۲) وہ قیود جو بروئے دفعہ ہذا ان خط وکتابت کی نسبت عاید کی گئی ہیں جو محفوظ ہوں اُن خط وکتابت ہائے سے بھی متعلق ہیں جو مختاران کے ساتھ بحیثیت وکلاء ان کے موکلان کے کی گئی ہوں (۳)

دفعہ ۱۲۶ اترجمان وغیرہ سے متعلق ہوگی۔

دفعہ ۱۲۷۔ احکام دفعہ ۱۲۶ اترجمانوں اور بیرسٹروں اور پلیڈروں اور اٹرنیوں اور وکیلوں کے محرروں اور نوکروں سے متعلق ہونگے ؛

دفعہ ہذا اس خط وکتابت سے جو کسی وکیل کے منشی کے ساتھ کیگئی ہو وہی محفوظ نوعیت وسیع کرتی ہے جو اس خط وکتابت سے متعلق ہے جو بلا واسطہ طور پر وکیل کے ساتھ زیر دفعہ ۱۲۶ اکی گئی ہو (۴)

اپنی خوشی سے شہادت دینے سے حق میں فتور نہیں آتا۔

دفعہ ۱۲۸۔ اگر کوئی فریق مقدمہ اپنی خوشی سے یا اور باعث سے مقدمہ مذکور میں ادائے شہادت کرے تو یہ متصور نہ ہوگا کہ اس سبب سے وہ درخصوص افشاء اسطرح کی باتوں کے جسکا ذکر دفعہ ۱۲۶ میں کیا گیا ہے راضی ہوا ہے اور اگر مقدمہ یا کارروائی کا کوئی فریق ویسے کسی بیرسٹر یا پلیڈر[لہ] یا اٹرنی یا وکیل کو بطور گواہ پیش کرے تو ویسے افشاء کی نسبت اُسکا راضی ہونا صرف اُس حالت میں سمجھا جائیگا جب وہ بیرسٹر یا اٹرنی یا وکیل مذکور سے ایسے معاملات کی نسبت سوال کرے جن کے افشاء کرنے کی صلاحیت ویسے سوال کے نہ پوچھے جانے کی تقدیر میں اسکو حاصل نہ ہوتی ؛

بروئے دفعہ ہذا محض طلب کرنے سے کسی بیرسٹر وکیل وغیرہ کی رضامندی نسبت افشائے راز کے متصور نہ ہوگی

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۵ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۹ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۳۶

(۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۵۳ ؛

لہ دفعہ ہذا میں یہ لفظ بذریعہ ایکٹ نمبر ۱۸ ۱۸۷۲ء کی دفعہ ۱۰ کے داخل کیا گیا ؛

جب تک کہ سوالات نہ کئے جائیں جس مقدمہ میں کوئی شخص وکیل ہو اس مقدمہ میں باوجود اسکے کہ وہ سوال وجواب کرتا ہے گواہی دیسکتا ہے (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۶۳۱ ❖

مستشاران قانونی کیساتھ رازداری کی باتیں۔

دفعہ ۱۲۹- کوئی شخص عدالت میں کسی ایسی بات کے ظاہر کرنے پر مجبور نہیں کیا جائیگا جو اسکے اور اس کے مستشار قانونی کے درمیان در پردہ ہوئی ہو اِلّا اُس حال میں کہ وہ اپنے کو گواہ بنائے اور اس صورت میں وہ ایسی ہر بات کے افشاء کرنے پر مجبور کیا جاسکتا ہے جو عدالت کو اسکی شہادت کی تصریح کے واسطے ضروری متصور ہو مگر نہ اور کسی بات کے لئے ❖

دفعات ۱۲۶ و ۱۲۷ و ۱۲۸ متعلق ہیں وکیل وغیرہ سے جبکہ وہ بطور گواہ طلب ہو- دفعہ ہذا موکل سے متعلق ہے اور اسکو وہی استحقاق قانونی عطا کیا گیا ہے جو اسکے وکیل وغیرہ کو بخشا گیا ہے- وہ بیانات جو موکلوں نے روبرو کونسل کے بغرض حاصل کرنے مشورہ قانونی کے پیش کئے ہوں ممنوع الافشاء ہیں (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۵۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۵۳ ❖

بروئے دفعہ ہذا جبکہ موکل سے سوال کیا جاوے تو امور رازداری بغرض اس امر کے کہ محفوظ رہیں ایسے ہونے چاہئیں جو موکل اور اوسکے مشیر قانونی کے مابین عمل میں آئے ہوں محض یہ واقعہ کہ امورات متعلق رازداری میں اُن کو محفوظیت عطا نہیں کرتا- چنانچہ امور رازداری مابین مالک و ایجنٹ (کارندہ) جو متعلق معاملات ایک نالش کے ہوں محفوظ نہیں ہیں- ان کے محفوظ ہونیکے لئے ان کو امور رازداری ہمراہ مشیر قانونی کے ہونا چاہیئے (۳)

ایسے گواہ کا دستاویزات حقیت پیش کرنا جو فریق مقدمہ نہ ہو

دفعہ ۱۳۰- کوئی گواہ جو فریق مقدمہ نہ ہو اپنی کسی جایداد کے قبالہ وغیرہ کے یا کسی ایسی دستاویز کے جسکے ذریعہ سے وہ کسی جائداد پر بطور مرتہن قابض ہو یا کسی ایسی دستاویز کے جس کا پیش کرنا اسکے مجرم ٹھہرنے کا باعث ہو سکے پیش کرنے پر مجبور نہ کیا جائیگا- اِلّا جب اُس نے بذریعہ تحریر اُن کے پیش کرنے کا اقرار اُس شخص سے کیا ہو جو اُن کو پیش کرانا چاہتا ہے یا کسی ایسے شخص سے ویسا اقرار کیا ہو جسکے ذریعہ سے شخص آخر الذکر وعویدار ہے ❖

دفعہ ہذا صرف اُس گواہ کی صورت سے متعلق ہے جو کہ اُس نالش میں جس میں کہ وہ طلب کیا گیا ہو کوئی فریق نہ ہو اور یہ شخص اصل مالک دستاویز ہوتا ہے- حالانکہ دفعہ ۱۳۱ میں وہ شخص ایجنٹ (کارندہ) ہوتا ہے- لیکن جہانتک بروئے

---

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۰ ضمیمہ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۷۶ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۵۳ ❖

احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی اظہار دستاویزات کی استدعا کیگئی ہو تو گواہ اگر فریق مقدمہ ہو تو اُن دستاویزات کے پیش کرنے پر مجبور نہ کیا جاویگا جنکی بابت وہ حلف کرے کہ وہ کسی طرح مقدمہ سے متعلق نہیں (۱) دیگر دستاویزات متعلقہ کے پیش کرنے پر مجبور کیا جاویگا (۲) زیر دفعہ ہذا اپنے دستاویزات کا پیش کرنا اوران کے متعلق کوئی عذر اوٹھانا کلیتًا گواہ کے لئے اختیاری امر ہے (۳) فوجداری مقدمات میں اظہار دستاویز کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۱۰۹ ؛

ایسی دستاویزات کا پیش کرنا جنکے پیش کرنے سے کوئی دوسرا شخص درصورت اُنپر قابض ہونے کے انکار کرتا ہو

دفعہ ۱۳۱- کوئی شخص ایسی دستاویزات مقبوضہ کے پیش کرنے پر مجبور نہ کیا جائیگا جن کے پیش کرنے سے کوئی اور شخص درصورت اُن پر قابض ہونیکے انکار کرنے کا استحقاق رکھتا۔ اِلّا اُس حال میں کہ شخص آخر الذکر اُن کے پیش کرنے پر راضی ہو ؛

دفعہ ہذا ایجنٹ (کارندہ یا گماشتہ) کو وہی حفاظت دیتی ہے جو دفعہ ۱۳۰ یا کوئی اور دفعہ ایکٹ ہذا یا کسی اور ایکٹ کی اصل مالک کو دیتی ہے جس حال میں کہ اصل مالک کو دستاویز کے پیش کرنے سے انکار کردینے کا استحقاق ہو تو اوسکی بابت اوسکے سالسٹر یا ایمن یا مرتہن کو مجبور نہیں کیا جاسکتا (۴)

بروئے دفعہ ہذا اُن لوگوں کو جنکی دستاویزات غیروں کے قبضہ میں ہوں قانون نے افشاء راز سے محفوظ رکھا ہے اور ایسی دستاویزات بلارضامندی اصل شخص کے لازمی طور پر پیش نہیں کرائی جاسکتیں۔ نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۵- ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۹۱ء ؛

کوئی گواہ کسی سوال کے جواب دینے سے معاف نہ ہوگا اس وجہ سے کہ اس جواب سے وہ مجرم ٹھہرے گا۔

دفعہ ۱۳۲- کوئی گواہ درباب کسی معاملہ مؤثر امر تنقیح طلب کے کسی نالش یا کارروائی عدالت دیوانی یا فوجداری میں اسوجہ سے کسی سوال کے جواب دینے سے معاف نہ ہوگا کہ اُس سوال کے جواب کے روسے مجرم ٹھہریگا یا وہ جواب صراحتًا یا کنایتًا باعث اُسکے مجرم ٹھہرائے جانیکا ہوسکیگا یا اُسکو کسی قسم کی سزا یا تاوان کا مستوجب کرے گا یا صراحتًا یا کنایتًا باعث اوس کے مستوجب سزا یا تاوان ہونے کا ہوسکیگا ؛

---

(۱) ملاحظہ ہو قاعدہ ۱۳- آرڈر ۱۱ و فارم نمبر ۵ مندرجہ اپنڈکس (ج) مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء (۲) لارپورٹ مقدمات اپیل جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۹ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۸۸ و ۱۰۰ (۴) کوئینس بنچ ڈویژن جلد ۱۹ صفحہ اوّل و اسٹیفن ڈائی جسٹ د ۱۱۹ و قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرات ۴۵۸ و ۹۱۸ ؛

شرط مگر شرط یہ ہے کہ کوئی گواہ اُس جواب سے جسپر وہ مجبور کیا جائے مستوجب گرفتاری یا نالش فوجداری کا نہ ہوگا اور نہ وہ کسی مقدمہ فوجداری میں بمقابلہ اُسکے ثبوت میں پیش کیا جائیگا بجز ایسے مقدمہ فوجداری کے جو بر بنیاد اوسی جواب کے جھوٹ گواہی دینے کی علّت میں ہو؛

انگلستان میں کسی گواہ کو ایسے سوال کے جواب دینے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا تھا جس سے گواہ مذکور یا اوسکی زوجہ یا شوہر کسی فوجداری جرم یا تاوان یا ضبطی کی مستوجب ٹھہرے اور یہ رعایت اس اصول پر مبنی ہے کہ جملہ گواہان اپنے آپ کو تا حد امکان کسی ضرر یا بلا ضرورت تکلیف سے محفوظ رکھکر گواہی دیسکیں۔ بخلاف ازیں ہندوستان میں دفعہ ہذا کے روسے یہ استحقاق نہیں دیا گیا کیونکہ اکثر مقدمات میں معلوم ہوا تھا کہ اس بہانہ سے گواہ سچی شہادت نہیں دیتا اور درحالیکہ تمامتر مدار استغاثہ کا اُس امر پر ہو جسکے متعلق سوال کیا جاتا ہو تو اُس صورت میں استغاثہ بالکل ناکامیاب رہتا تھا۔ دفعہ ہذا میں واضعان قانون نے ہر دو امورات کو ملحوظ رکھا ہے۔ اصل دفعہ سے تو یہ غرض ہے کہ گواہ سوال کا جوابدینے پر مجبور ہے اور اسوجہ پر متعذر نہ ہوگا کہ اوسکے جوابدینے سے وہ مجرم ٹھہریگا یا جواب مذکور اُسکو مجرم ٹھہرائے جانیکا باعث ہوگا یا اسکو کسی قسم کی سزا یا تاوان کا مستوجب کرے گا۔ لیکن شرط دفعہ ہذا کے روسے یہ حکم کر دیا ہے کہ بجز جھوٹی گواہی دینے کی صورت کے وہ کسی نالش فوجداری میں بباعث اس جواب کے ماخوذ نہ کیا جاویگا اور نہ بیان مذکور کسی مقدمہ میں اُسکے مقابلہ میں ثبوت میں پیش کیا جائیگا۔ اسطرح سے مدعا انصاف بھی حاصل ہو جاویگا اور گواہ کو ایک جایز حد تک حق محفوظیت بھی دیا گیا ہے (۱)

معاف نہ ہوگا دفعہ ہذا جج کو اس امر کا کوئی اختیار نہیں دیتی کہ اُس امر کے متعلق جو موثر امر تنقیح طلب ہو کوئی سوال نہ پوچھے البتہ دفعہ ۱۴۸ میں اسکو اختیار دیا گیا ہے کہ کسی ایسے سوال کے جوابدینے کے لئے جو موثر ایسے معاملہ کے ہو جو نالش کے لئے اہم ہو تو صرف اُس حد تک کہ اس سے گواہ مذکور کے اعتبار میں خلل پڑتا ہو اسکو مجبور کرے یا معاف کرے (۲)

موثر امر تنقیح طلب ہو دفعہ ہذا میں لفظی طور پر اُن تمام سوالات کا ذکر نہیں کیا گیا جو گواہ کو ماخوذ کرنے والے ہیں اور جو اُس سے پوچھے جا سکتے ہیں۔ لیکن صرف اُن سوالات کا ذکر ہے جو معاملہ موثر امر تنقیح طلب سے متعلق ہیں۔ سوالات غیر متعلقہ نہ پوچھے جانے چاہئیں اور حد عاید کردہ دفعہ ہذا سے یہ مفہوم کیا جانا چاہئیے کہ گواہ کو اُن سوالات کے جواب دینے سے معاف کیا جائیگا جو اُسکو مجرم ٹھہرانے والے ہوں اور متعلق اُن معاملات کے ہوں جو کہ غیر متعلقہ ہیں اور گواہ بھی بر بنائے اسوجہ کے کہ وہ غیر متعلقہ ہیں ان کے جوابدینے سے

---

(۱) شرح قانون شہادت سید امیر علی صاحب (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۷۱ و ۲۸۰؛

معاف رکھے جانے کا دعویدار ہو سکتا ہے (۱)

مجبور کیا جائے بموجب دفعہ ۱۶۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ء افسر مہتمم پولیس سٹیشن کو اختیار ہے کہ بذریعہ حکم تحریری کے دو یا زیادہ اشخاص کو بغرض تفتیش اور کسی اور شخص کو جو واقعات مقدمہ سے واقفکار معلوم ہوتا ہو طلب کرے۔ ہر شخص جو اس نہج پر طلب کیا جائے اسکو لازم ہوگا کہ حاضر ہو کر بجز ایسے سوالات کے جنکا جواب ادا کرنے سے اُسپر کسی جرم فوجداری کا الزام یا کسی تاوان یا سزائے ضبطی کے عاید ہونیکا احتمال ہو باقی سوالات کا جواب راست دے۔ دفعہ ہذا کے رو سے مابین اُن صورتوں کے کہ جنمیں کوئی گواہ بمرضی خود جواب کسی سوال کا دے اور اُن صورتوں کے کہ جن میں وہ جواب دینے پر مجبور کیا جائے فرق ہے اور نامبردہ کو صرف صورت ہائے آخر الذکر میں محفوظی عطا کی گئی ہے۔ محفوظی صرف اُن جوابات کی نسبت عطا کیجاتی ہے کہ جنکی نسبت گواہ متعذر ہو یا جنکی نسبت اُس نے استدعا معافی کی ہو اور بعد ازاں وہ عدالت سے جوابات کے دینے پر مجبور کیا جائے (۲) لفظ "مجبور کیا گیا" جو دفعہ ہذا میں ہے صرف اُس جگہ عاید ہوتا ہے جہاں کہ عدالت کسی گواہ کو کسی سوال کا جواب دینے کے لئے مجبور کرے اور وہاں عاید نہیں ہوتا جہانکہ "گواہ کسی سوال کا جواب دیئے جانے سے بری کئے جانے کی استدعا نہ کرے بلکہ بغیر ایسی استدعا کرنیکے سوال کا جواب دیدے۔ دفعہ ہذا کے پڑھتے اور لفظ "مجبور کیا گیا" پر غور کرتے وقت دفعہ ہذا کے حصہ اول کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے جس میں کہ یہ عبارت مندرج ہے کہ "کوئی گواہ متعذر نہ ہوگا" (۳) اگر کوئی گواہ درحالیکہ گواہی دے رہا ہو کسی شخص کے متعلق ایسا بیان دے جو کہ ہتک عزت کی حد تک پہنچتا ہو تو وہ زیر دفعہ ۴۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند نسبت بیان مذکور کے ماخوذ کیا جا سکتا ہے اور اس بات کا ثابت کرنا بذمہ اُس شخص کے ہے کہ وہ بروئے شرط دفعہ ہذا استغاثہ کئے جانے سے محفوظ ہے یا کہ اُسکا بیان مذکور کسی مستثنیٰ دفعہ ۴۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند کی ذیل میں آتا ہو لیکن پرنسپ صاحب جسٹس کی رائے خلاف ہے اور گواہ جو بوجہ عداوت از خود اور غیر متعلق بیان دے جو کسی سوال کے جواب میں نہ ہو جو اُس سے کیا گیا ہو اور بیان مذکور سے کسی دوسرے شخص کی نیکنامی میں نقصان پہنچتا ہو تو وہ ایک جرم قابل سزا زیر دفعہ ۵۰۰ مجموعہ تعزیرات ہند کا ارتکاب کرتا ہے (۵) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۳۴ و ۳۵ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ فوجداری۔

شریک جرم **دفعہ ۱۳۳۔** شریک جرم شخص ملزم کی نسبت گواہی دینے کی صلاحیت رکھتا ہے اور ثبوت جرم کا حکم صرف اس وجہ سے ناجائز نہیں ہے کہ وہ بر بنیاد شہادت غیر مؤیدہ کسی شریک جرم کے صادر ہوا۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۷۰، ۲۸۰ و ۲۸۳ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۴۴۰ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۷۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۹۳ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۸۸ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۶۸۵ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۷۵۶ و جلد ۲۱ صفحہ ۳۹۲۔

دفعہ ہذا اس ضرورت پر مبنی ہے جو کہ عدالتوں کو اکثر انفصال مقدمات فوجداری میں پیش ہوتی ہے کہ بلائے اظہار شریک جرم کے مطلق حال جرم کا معلوم نہیں ہوتا لیکن گو قانون نے ایسی شہادت کے داخل کرنے اور اسکی بناء پر سزا دینے کو جایز قرار دیا ہے تاہم نسبت وقعت شریک جرم کی شہادت کے کچھ نہیں لکھا۔ شریک جرم اکثر وہ لوگ ہوتے ہیں جو صریح مجرم ہونے کی وجہ سے غیر قابل اعتبار ہوتے ہیں اور نیز وہ اکثر واقعات جرم اسطرح پر بیان کرتے ہیں جس سے ان کا اپنا اور کسی اور شخص کا جسکو وہ بچایا چاہتے ہیں بچاؤ ہو پس عدالتہائے فوجداری کو وقعت شہادت شریک جرم کے موازنہ میں از حد احتیاط کرنی چاہیئے محض یہ امر کہ شریک جرم نے نہایت صفائی سے یا بلا اختلاف اظہار دیا ہے کافی وجہ اس امر کی نہیں ہے کہ اسکی شہادت کو پوری وقعت دیجائے۔ کیونکہ گو ایک شریک جرم واقعات ٹھیک ٹھیک اور واضح طور پر بیان کرے لیکن ممکن ہے کہ وہ اُن واقعات کو بجائے اسکے کہ زید سے متعلق کرتا عمرو سے متعلق کر دے پس سب سے زیادہ عدالت کو اسی امر پر غور کرنا چاہیئے کہ اگر فی نفسہٖ واقعات سچے بھی ہوں تو آیا وہ واقعات اس ملزم سے متعلق ہیں یا نہیں جس سے کہ شریک جرم نے انکو متعلق کیا ہے اور ایسا نہ ہو کہ بجائے زید کے عمرو سزا پا جاوے (۱) اور اُن کے بیانات اُس وقعت کے مستحق نہیں ہوتے جسکا مستحق ایک بلا واسطہ گواہ کا بیان ہوتا ہے (۲) تین وجوہات سے شریک جرم کی شہادت غیر معتبر قرار دی گئی ہے۔ (اوّل) کہ اغلب ہے کہ شریک جرم اسوجہ سے کہ اوسکے قصور کا الزام دوسرے شخص پر عاید ہو جھوٹی حلف کر لیتا ہے (دوم) کہ شریک جرم چونکہ جرم کے ارتکاب کرنے والا ہوتا ہے اسلئے بدکردار ہونے کیوجہ سے حلف کی وقعت پر کچھ خیال نہیں کرتا اور (سوم) چونکہ وہ اپنی شہادت وعدہ معافی پر یا بامید معافی مفہوم کے دیتا ہے اس لئے یہ اُمید اُسکو اس بات پر آمادہ کریگی کہ استغاثہ کی طرفداری کرے (۳) اس لئے شریک جرم کی شہادت کی تائید ہونی ضروری ہے۔

شریک جرم تمام اشخاص جو ارتکاب جرم میں شامل ہوں شریک جرم ہوتے ہیں (۴) جس حال میں کہ گواہ تسلیم کرے کہ وہ جرم سے واقف تھا جسکی بابت کہ وہ شہادت دیتا ہے اور اُس نے اُسکے روکنے یا ظاہر کرنیکے لئے کوئی تدبیر یا کارروائی نہیں کی تو اوسکی شہادت ایک شریک جرم کی شہادت سے بہتر نہ خیال کیجانی چاہیئے (۵)

---

(۱) شرح قانون شہادت سید محمود صاحب ٹیلر صاحب فقرہ ۹۶۷ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۹۷۰ و ۹۷۵۔

(۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۱۱۵ و ۱۱۹ اور ٹیتھ سکاٹ صاحب بہادر و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۴۳۹ و ۴۴۲ و ۴۴۳ بنگال لا رپورٹ جلد سپلمنٹ اجلاس کامل ۵۹ ۴ مئی ۱۸۶۶ء مقدمہ مذکور و ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۵ صفحہ ۸۰

(۴) فوسٹرس کروان کیسز صفحہ ۳۴۱ و ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۵ صفحہ ۵۹ (۵) ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۲۴ صفحہ ۵۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۳۲۸۔

جو شخص ایک سرکاری عہدہ دار کو رشوت دے وہ جرم یعنے مابہ الاحتفاظ میں شریک جرم ہوتا ہے (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۶۳۔ لیکن جس حال میں کہ مستغیث نے رشوت خوشی سے پیش نہ کی بلکہ ملزم نے جو پولیس افسر تھا طلب کی بدین بیان کہ تاوقتیکہ اوسکو ادا نہ کیجاوے وہ مستغیث کے الزام کے متعلق کوئی کارروائی نہ کریگا اور اپنی سرکاری حیثیت کو اپنے مطالبہ کے نافذ کرنیکے لئے استعمال کیا تو تجویز ہوئی کہ بلحاظ واقعات شریک جرم کی شہادت پر جبکہ اسکی خفیف تر درجہ تک تائید ہو مجرم قرار دینا جایز ہوگا بہ نسبت اوس تائید کے جو اُس صورت میں ہوتی جبکہ شریک جرم نے اپنی خوشی سے رشوت دی ہوتی (۲) وہ اشخاص جو مستغیث کو روپیہ قرض دیں تاکہ رشوت ادا کرے اور وہ جنکی موجودگی میں ملزم کو رشوت دیگئی ہو شریک جرم نہیں ہوتے الّا اس صورت میں کہ انہوں نے رشوت دینے میں شامل ہو کر کارروائی کی ہو یا اوسکی ادائگی انکی معرفت ہوئی ہو (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۳۶۳ و ۳۶۸ و جلد ۱۶ صفحہ ۶۶۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۲۸ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۱۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۴۴۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۴۹۱ ؀

اگرچہ بروئے دفعہ ہذا اثبات جرم محض اسوجہ سے خلاف قانون نہیں ہوتا کہ شریک جرم کی غیر تائید شدہ شہادت پر مبنی ہے تاہم ایسا ثبوت جو محض ایسی ہی شہادت پر مبنی ہو بہت ہی شاذ و نادر حالات میں قایم رکھا جا سکتا ہے (۴) ایک شخص شریک جرم کا بیان ناقابل اعتبار ہے جبتک اہم واقعات میں اسکی تصدیق نہ کیجائے [دفعہ ۱۱۴ تمثیل (ب) باب ۷ ایکٹ ہذا] ایسی حالت کے نہ ہونے میں جس سے عدالت کا اطمینان ہو یعنے خاص حالات میں قاعدہ بدون لحاظ چھوڑا جا سکتا ہے (۵)

تائید یہ ایک قاعدہ قانون نہیں ہے لیکن یہ ایک مسئلہ صحیح ہے کہ کسی شریک جرم کی شہادت کے لئے اسقدر زیادہ یا اسی قدر کم تائید کی ضرورت ہوتی ہے جسقدر کسی ایسے شخص کو اس امر کا یقین دلانیکے لئے مطلوب ہے جو عقل سلیم رکھتا ہو کہ جو واقعات ملزم کے برخلاف بیان کئے گئے ہیں وہ صحیح ہیں (۶) صرف شریک جرم کی شہادت پر ملزم کو مجرم قرار دینا نہایت پرخطر ہے۔ الّا جبکہ اسکی تائید اہم امور میں دیگر شہادت سے

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۳۳۱ و ۱۱۵ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۶۴۹ و جلد ۲۷ صفحہ ۹۲۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۱۹۳ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۶۴۹ و جلد ۲۷ صفحہ ۱۴۴ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۱ صفحہ ۶۷۲ (۴) نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ فوجداری (۵) نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۷۱ء و نمبر ۲۹ سنہ ۱۸۷۸ء و نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ فوجداری و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۳۳۱ و ۱۱۵ و جلد ۲۶ صفحہ ۱۹۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۹۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۰۶ و جلد ۹ صفحہ ۵۲۸ و ۵۳۳ (۶) نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ فوجداری ؀

ہوتی ہو(۱) عام طور پر شہادت شریک جرم کی تائید اہم امور میں ہونی ضروری ہے۔ ساتھ ہی مقدار مجرمیت بھی ایک امر قابل غور ہے۔ جب ایک شخص صرف مفہوماً یا تائیدی معنوں میں شریک جرم ہو تو اسکی شہادت کیواسطے اسقدر تائید کی ضرورت نہیں جسقدر کہ اس شخص کی شہادت کیواسطے ضرورت ہے جو اصل مجرم کے ساتھ فی الواقع شریک ہو۔ اس امر کے متعلق کہ اس شہادت کی نسبت جو ایک شریک جرم نے دی ہو کسقدر تائید کی ضرورت ہے۔ عدالتوں کو محتاط طور پر اختیار تمیزی کا استعمال کرنا چاہیئے۔ اور واقعات متعلقہ پر غور کرنا چاہیئے تاکہ یہہ نتیجہ اخذ کیا جائے کہ آیا اُن واقعات کی تائید جنکا بیان شریک جرم نے کیا ہے واقعات مذکور سے ہوتی ہو(۲) بعض اشخاص پر (ن) کے قتل عمد کا الزام لگایا گیا۔ ان میں سے ایک کے اقبال آمیز بیان اور شریک جرم کی شہادت سے ظاہر ہوتا تھا کہ ملزمان نے اوّل (ن) پر بمقام (د) حملہ کیا اور بعد ازاں وہ اسے مقام (ھ) کیطرف لے گئے۔ اور مقام (ھ) سے بمقام (و) لے گئے جہاں وہ مار دیا گیا۔ تین دیگر گواہان نے ملزم کے مقام (د) پر موجود ہونے کا بیان دیا۔ تجویز ہوئی کہ شریک جرم کی شہادت کی تائید کافی طور پر ہوتی تھی (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۴۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۳۱۹ و جلد ۱ صفحہ ۴۷۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۰۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۹۷۰ ؎

وہ ملزمان جو جداگانہ طور پر ایک اہم جرم اور اسکی اعانت کے لئے زیر تجویز ہوں ایک دوسرے کی طرف سے گواہی دینے کے مجاز ہیں (۴) دیکھو دفعہ ۳۰ و ۱۱۴ تمثیل (ب) ایکٹ ہذا ؎

گواہونکی تعداد

دفعہ ۱۳۴ کسی مقدمہ میں کسی واقعہ کے ثابت کرنے کے لئے یہ ضرور نہ ہوگا کہ گواہ کسی خاص تعداد کے ہوں ؎

دفعہ ہذا اس اصول پر مبنی ہے کہ اثبات کسی واقعہ کا مقدار شہادت پر مبنی نہیں ہے بلکہ وقعت شہادت پر شہادت سے نتیجہ نکالنے کے لئے عدالت کو کیفیت شہادت پر لحاظ رکھنا چاہیئے نہ کہ کمیت پر ؎

چنانچہ دفعہ ہذا کی تاثیر یہ ہے کہ کسی مقدمہ میں شہادت ایک گواہ کی (اگر عدالت یا جوری اُسپر یقین کرلے) واسطے ثابت کرنے کسی واقعہ کے کافی ہے۔ اسطرح سے تجویز ثبوت جرم تنہا مستغیث کے بیان پر جائز ہوگی (۵) اور مطابق قانون اس ملک کے ایک گواہ کی شہادت اگر یقین کیجاوے اُس واقعہ کے ثابت کرنیکے لئے کافی ہے جسکی بابت گواہ بلاواسطہ طور پر ذکر کر رہا ہے (۶) مجسٹریٹ مجاز ہے کہ بہ نسبت تین گواہان کے ایک کی

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۶۱ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۳۹ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۱۴۳ بحوالہ کرنگٹن و بمبئی رپوٹ جلد ۲ صفحہ ۲۷۲ و بنگال لا رپورٹ جلد ضمیمہ صفحہ ۴۵۹ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۲۲۶۔ (۵) ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۲۲ صفحہ ۳۲ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۲۳۶ ؎

گواہی پر یقین زیادہ کرے بشرطیکہ وہ ایسا کرنے کی وجہ معلوم کرتا ہو۔ اوسکو قانوناً اپنی دلایل بیان کرنے کی ضرورت نہیں (۱) انگلستان میں ایک گواہ کی شہادت کافی نہیں سمجھی جاتی کم از کم دو گواہان کسی امر واقعہ کے اثبات کیلئے ہونے ضروری ہیں اور ضرور ہے کہ ایک کی دوسرے سے تایید ہوتی ہو۔ لیکن یہ قانون ہندوستان میں اختیار نہیں کیا گیا (۲) ہندوستان میں مخالف بیانات کے متعلق قانون وہی نہیں جو کہ انگلستان میں ہے چنانچہ جس حال میں کہ دو مخالف بیانات میں سے کسی ایک کی بھی استغاثہ کی طرف سے تایید نہ ہوتی تھی اور عمداً جھوٹی گواہی دینے کا الزام صرف بربنائے دو مخالف بیانات کے لگایا گیا تھا جنمیں سے ایک مجسٹریٹ سپرد کنندہ کے روبرو ہوا تھا اور دوسرا صاحب سشن جج کے روبرو تو اجلاس کامل نے قرار دیا کہ علے سبیل البدل قرار داد تجویز ثبوت جرم کے قایم کرنے کے لئے کافی تھی (۳) جنکی پیروی انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۹۳۷ و ۴۰۵ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۴۱ (منسوخی انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۷) و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۹۲ میں کیگئی نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۵ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۴ و جلد ۱۱ صفحہ ۷۰۲ و جلد ۱۸ صفحہ ۳۷۷؎

کسی عدالت دیوانی کو اس امر کا منصب نہیں ہے کہ کسی شہادت کو جو کہ قانوناً قابل ادخال ہے صرف ہو جہ سے کہ وہ زاید یا فضول ہے داخل نہ کرے جہانکہ مدعی کیطرف سے پچاس گواہ پیش کئے گئے تھے ایک امر واقعہ کے ثابت کرنیکے لئے اور عدالت ضلع نے اُن میں سے صرف تیس کے اظہار لئے تو عدالت العالیہ پریوی کونسل نے مقدمہ کو اس بنا پر واپس بھیجا کہ عدالت ضلع نے باقی بیس گواہان کے اظہار نہ لینے میں غلطی کی (۴)

مجموعہ ضابطہ دیوانی میں کوئی ایسی دفعہ نہیں ہے جیسی کہ دفعہ ۲۰۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں ہے۔ مجسٹریٹ کو لازم ہے کہ قبل اسکے کہ وہ شخص ملزم کو رہا کرے اظہار کل گواہان کا لے جو واسطے ثبوت کے نامزد کئے گئے ہوں یہ امر کافی نہیں ہے کہ اظہار گواہ کا ویسا ہی ہوگا جیسا کہ پہلے کا (۵) یا مجسٹریٹ سپرد کنندہ کے روبرو اُسکا اظہار نہیں ہوا تھا (۶) دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۸۶۲؎

یہہ امر بادی النظر میں کام مدعی کا ہے کہ وہ کل گواہان کو جنسے ثبوت انکے تعلق کا ساتھ معاملات مدعی کے ہو سکے

---

(۱) ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۲۴ صفحہ ۸۰ و قانون شہادت بسٹ صاحب دفعہ ۵۹۶ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۴۵۰۰ اُمڈویٹ ہائیٹ صاحب جسٹس (۳) بنگال لارپورٹ اجلاس کامل صفحہ ۵۲۱ سنہ ۱۸۶۶ء مقدمہ مذکور و ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۶ صفحہ ۶۵ و جلد ۱۲ صفحہ ۷۲ (۴) مورز انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۴۲۱ و ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۸۳ و صفحہ ۹۰ و صفحہ ۳۲۴ و جلد ۱۲ صفحہ ۴۵۵ و جلد ۸ صفحہ ۳۶۴ و جلد ۹ صفحہ ۱۰ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۸۹ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۴۷ (۶) نمبر ۱ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ فوجداری؎

اور جو آگاہی ضروری دے سکیں طلب کرائے اگر اس قسم کے گواہ بلا پیش کرنے وجہ کافی کے طلب نہ کرائے جائیں تو عدالت تجویز خلاف مدعی لکھ سکتی ہے ایسی صورت میں مستغیث صرف اس صورت میں فایدہ اُٹھا سکتا ہے جبکہ کامل یقین ہو کہ گواہان طلب شدہ شہادت راست نہ دینگے (۱) گو دفعہ ۲۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے مقدمات قابل اجرائے سمن میں فریقین پر گواہان کا پیش کرنا فرض ہے مگر عدالت کو چاہیئے گو فرض نہیں ہے کہ ملزمان سے احتیاطاً دریافت کر لیوے کہ وہ اپنی شہادت پیش کرنا چاہتے ہیں یا نہیں اگر ملزمان کہیں کہ پیش کرنا چاہتے ہیں مگر موجود نہیں ہیں تو عدالت کو سوچنا چاہیئے کہ آیا اُن کو موقع طلبی یا ہمراہ لانے گواہان کا دینا مناسب ہو یا نہیں (۲)

فصل (۱۰)

اظہار گواہان

گواہ کے برخلاف جھوٹی گواہی دینے کی بابت کوئی نالش دیوانی نہیں ہوسکتی (۳) البتہ بعلت حلف دروغی فوجداری کارروائی ہوسکتی ہے (۴) گواہان کی طلبی اور پیشی دستاویزات وغیرہ کے متعلق مجموعہ ضابطہ دیوانی و فوجداری و مجموعہ تعزیرات ہند میں احکام مندرج ہیں۔ ملاحظہ ہو آرڈر ۱۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء و دفعات ۶۸ لغایت ۹۹ و ۱۷۰ و ۱۷۱ و ۲۰۸ و ۲۱۶ و ۲۱۷ و ۲۱۹ و ۲۳۱ و ۲۴۴ و ۲۵۲ و ۲۵۶ و ۲۵۷ و ۳۲۸ و ۴۸۵ و ۵۷۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری و دفعات ۱۷۴ و ۱۷۵ مجموعہ تعزیرات ہند۔ اجرائے و تعمیل سمن کے متعلق ملاحظہ ہو آرڈر ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء

گواہوں کے احضار و اظہار کی ترتیب۔

دفعہ ۱۳۵۔ گواہوں کے پیش کئے جانے اور ان کے اظہار لئے جانے کی ترتیب بموجب قانون اور قاعدہ نافذ الوقت متعلق ضوابط دیوانی اور فوجداری کے جیسی صورت ہو۔ ہوا کرے گی اور در حالت عدم وجود کسی ویسے قانون کے حسب اقتضائے رائے عدالت کے ہوگی

اس ملک میں گواہان کے پیش کرنے اور اظہار لینے کے متعلق قانون مجموعہ ضابطہ دیوانی و فوجداری میں مندرج ہے

---

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۲۱ (۲) نمبر ۲۴ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ فوجداری (۳) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۲۳

(۴) ملاحظہ ہو دفعہ ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات ہند

اوسکی پیروی کیجانی چاہیئے۔

چنانچہ بموجب مجموعہ ضابطہ دیوانی اظہارات گواہان حاضرین کی زبانی کچہری عام میں جج کے روبرو اور زیر ہدایت اور باہتمام ذاتی جج کے لئے جائینگے (قاعدہ ۵-۴- آرڈر ۱۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء) احکام جنکے بموجب گواہ پیش کئے جاوینگے اور جرح کیجاویگی۔ قواعد ۱ و ۲ و ۳- آرڈر ۱۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء میں محکوم ہیں۔ نسبت حق شروع کرنے اور جواب دینے کے بروقت سماعت اپیل کے۔ ملاحظہ ہو قاعدہ ۱۶- آرڈر ۴۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء - بموجب مجموعہ ضابطہ فوجداری کے بجز اسصورت کے جسکے لئے اور طرح پر حکم صریح ہو تمام شہادت جو مطابق احکام باب ہائے ۱۸ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ کی لیجائے شخص ملزم کے مواجہ میں لیجائیگی یا جب وہ اصالتاً حاضر ہونے سے معاف ہوا ہو بمواجہہ اسکے وکیل کے لیجائیگی (دفعہ ۳۵۳)۔ سوائے جرح ہمیشہ اظہار اولین کے بعد کئیجانے چاہئیں ایسا نہیں ہو سکتا کہ ایک گواہ کی جرح دوسرے گواہ کے اظہار کے بعد تک محفوظ رکھی جائے (۱) مجسٹریٹ نے جسکو وہ استغاثہ کیا گیا تھا بعض شخص کا اظہار بحلف غیر حاضری ملزم میں محض بغرض دریافت کرنے اس امر کے لیا کہ آیا کوئی ثبوت اور کسقدر بمقابلہ مدعا علیہ کے موجود تھا اور حاکم موصوف نے بیانات ان اشخاص کے جنکا اظہار اسطرح پر لیا گیا قلمبند نہیں کئے۔ تجویز ہوئی کہ مجسٹریٹ نے اظہار گواہان بحلف غیر حاضری ملزم میں غلطی سے لئے اور یہ بھی غلطی کی کہ وہ اظہار واسطے دریافت کرنے اس امر کیلئے کہ آیا کچھ ثبوت ہے یا نہیں مگر جب اُس نے اسطرح پر اظہار لئے تب اُسپر یہ فرض نہ تھا کہ اُنکے بیانات کو قلمبند کرتا (۲) پردہ نشین مستورات اور اشخاص اعلےٰ رتبہ کی اصالتاً حاضری عدالت سے معافی کے لئے ملاحظہ ہوں دفعات ۱۳۲ و ۱۳۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء - فوجداری عدالت میں عورت پردہ نشین اصالتاً حاضری سے معاف نہیں ہے۔ البتہ پالکی میں بیٹھکر اظہار دے سکتی ہے (۳) طریقہ جو صاحب مجسٹریٹ چالان کنندہ نے اختیار کیا تھا وہ حسب ذیل تھا۔ "عورت مذکور کو ایک حجرے میں پردہ کے اندر اسطرح بٹھایا گیا تھا کہ عدالت کی سیدھی نگاہ اُسپر نہ پڑے لیکن ویسے عدالت اُسکے بالکل قریب بیٹھی تھی اور اُس عورت کی آواز سُنائی دیتی تھی اور ایک ترجمان کو جو اس خاندان کا تھا حلف دیکر اسطرح پر بٹھایا گیا تھا کہ وہ عورت مذکور کو برابر دیکھتا تھا۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ بوقت تجویز خود قیدی نے مندرجہ بالا طریقہ پر کوئی عذر نہیں اوٹھایا" قرار دیا گیا کہ اظہار لینے کا جو طریقہ اختیار کیا گیا تھا وہ درست تھا اور درحقیقت مابین مراد قانون شخص ملزم کے مواجہہ میں شہادت کا لینا تھا (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۰ و جلد ۱۵ صفحہ ۷۷۵ و جلد ۲۴ صفحہ ۵۵۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۶۹ و جلد ۵ صفحہ ۹۲۔

---

(۱) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۵ صفحہ ۱۵ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۷۴ (۳) بنگال لا رپورٹ جلد اول سلسلہ جدید صفحہ ۵ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۰ (۴) نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ فوجداری۔

پر چند اشخاص پر الزام دفعات ۱۴۸ و ۳۰۲ و ۳۲۴ و ۳۲۶ - بانضمام دفعہ ۱۴۹ - تعزیرات ہند کے لگایا گیا سشن جج نے جبکہ وہ قیدیان کا بیان قلمبند کرنے والے تھے۔ سوائے اُس قیدی کے جسکا بیان ہوتا تھا اور سب قیدیان کو عدالت سے علیحدہ ہو جانے کی ہدایت کی تاوقتیکہ اُنکی باری بیان لکھنے کی آجائے اور جج موصوف نے ہر قیدی کو بربنائے اُس بیان کے مجرم قرار دیا جو اُسکے قیدیان شریک نے اُسکی غیر حاضری میں عدالت سے کیا۔ تجویز ہوئی کہ شہادت جو اسطرح پر دیگئی ناقابل پذیرائی تھی (۱) دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۴۹ - گواہان کے اظہار لینے میں احکام ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۲ء ملحوظ رہیں گے۔

شہادت کا قبول کرنا یا نہ کرنا جج کی تجویز پر منحصر ہے

دفعہ ۱۳۶ - جب احد الفریقین کسی واقعہ کی شہادت گذراننا چاہے تو صاحب جج کو اختیار ہوگا کہ جو فریق شہادت گذراننا چاہتا ہو اُس سے پوچھے کہ واقعہ مظہرہ ثابت ہو جانے کی صورت میں کس طور پر موثر مقدمہ ہوگا اور اگر صاحب جج کے نزدیک وہ واقعہ درصورت ثابت ہونیکے موثر مقدمہ ہو تو شہادت لینا منظور کرینگے ورنہ نہیں۔

اگر ایسے واقعہ کا ثابت کرنا مقصود ہو جسکی شہادت صرف کسی اور واقعہ کے ثابت ہونے پر قابل منظوری ہے تو چاہیئے کہ واقعہ آخر الذکر قبل پیش ہونے شہادت بابت واقعہ اول الذکر کے ثابت کیا جائے اِلّا اُس صورت میں کہ وہ فریق واقعہ مذکور کی نسبت ثبوت پہونچانے کا ذمہ وار ہوا ور عدالت کو اُسکی ذمہ واری سے تشفی ہو۔

اگر کسی واقعہ مظہرہ کا موثر ہونا کسی دوسرے واقعہ مظہرہ کے پہلے ثابت ہونے پر منحصر ہو تو صاحب جج اپنی اقتضائے رائے کے بموجب خواہ دوسرے واقعہ کے ثابت ہونے کے قبل شہادت بابت واقعہ اول کے درپیش ہونے کی اجازت دیسکتے ہیں یا قبل داخل ہونے شہادت بابت واقعہ اول کے شہادت واقعہ ثانی طلب کرسکتے ہیں۔

تمثیلات

(الف) ایک ایسے شخص کا بیان ثابت کرنا مقصود ہوا جو اُس نے واقعہ موثر کی بابت کیا تھا اور اُس شخص کے فوت ہو جانے کا اظہار ہوا لہذا بیان مذکور بموجب دفعہ ۳۲ کے واقعہ موثر ہو تو یہ واقعہ کہ وہ شخص مر گیا ہے اُسکے بیان کی شہادت کے گذرنے سے پہلے از طرف اُس شخص کے جو بیان مذکور کے ثابت کرنے کا خواہشمند ہو ثابت ہونا چاہیئے۔

(ب) ایک ایسی دستاویز کے مضمون کو بذریعہ نقل کے ثابت کرنیکا ارادہ ہوا جسکا کھویا جانا بیان کیا گیا۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۵۔

تو یہ واقعہ کہ اصل دستاویز کھوئی گئی ہے نقل پیش ہونے سے پہلے ازطرف اُس شخص کے ثابت ہونا چاہیئے جو نقل مذکور کے پیش کرنے کا خواہشمند ہو۔

(ج) زید پر اس بات کا الزام لگایا گیا کہ اس نے ایک شئے مسروقہ کو مسروقہ جانکر لیا ہے۔ اس بات کے ثابت کرنیکا ارادہ ہوا کہ اُس نے اوس شئے کے اپنے پاس ہونیسے انکار کیا ہے تو ایسے انکار کا من قبیل واقعہ موثرہ ہونا اُس شئے کی شناخت پر منحصر ہے پس عدالت کو اپنی رائے کے موافق اختیار ہے کہ اوس شخص کا انکار ثابت ہونے سے پہلے اُس شئے کی شناخت کا ثبوت طلب کرے یا اُس شئے کی شناخت سے پہلے اُس شخص کے انکار کے ثابت کئے جانیکی اجازت دے۔

(د) ایک ایسے واقعہ (الف) کے ثابت کرنے کا ارادہ ہوا جسکی نسبت یہ کہا گیا کہ وہ فلاں واقعہ تنقیح طلب کا باعث یا نتیجہ ہے اور چند واقعات درمیانی بھی یعنے ب و ج و د ہیں جنکے وجود کا اثبات قبل ازیں کہ واقعہ (الف) کو واقعہ تنقیح طلب کا باعث یا نتیجہ سمجھا جائے ضروری ہے تو عدالت کو اختیار ہے کہ خواہ واقعہ (الف) کو واقعہ (ب) یا (ج) یا (د) کے ثبوت کے پہلے ثابت ہونے دے۔ یا حکم کرے کہ ثبوت واقعہ (الف) کے گذرانے کی اجازت کے قبل (ب) اور (ج) اور (د) کو ثابت کرنا چاہیئے۔

بغرض اس امر کے کہ ثبوت واقعات متعلقہ تک محدود ہو اور امر تنقیح تجویز طلب کی مناسب حدود سے متجاوز نہ ہو صاحب جج یہ پوچھنے کا مجاز ہے کہ شہادت پیش کردہ کسطرح سے متعلق ہے۔ ازاں بعد صاحب جج کو اُسکے قابل پذیرا ہونیکے متعلق فیصلہ کرنا چاہیئے۔ اُن مقدمات میں جنکی تجویز بذریعہ جوری ہوتی ہو جملہ سوالات متعلق قابل پذیرا ہونے شہادت کا فیصلہ کرنا۔ جج کا فرض ہے اور شہادت ناقابل پذیرائی کے پیش کرنیکو روکنا اُسکے اختیار تمیزی میں ہے خواہ اُسکی بابت فریقین مقدمہ نے کوئی اعتراض کیا ہو یا نہ (دفعہ ۲۹۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری) عدالت دیوانی کو بھی بلالحاظ اس امر کے کہ کسی فریق نے اعتراض کیا ہو یا نہ احکام ایکٹ ہذا کی تعمیل کرانی چاہیئے۔ بصورت دستاویزات اگر ان کے پیش کرنے یا قابل منظوری ہونیکی نسبت کوئی عذر ہو تو اُسکے جواز کی تجویز عدالت کو کرنی چاہیئے (دفعہ ۱۶۲۔ ایکٹ ہذا) اگر غلطی سے کسی امر کی نسبت جو شہادت نہ ہو عذر نہ کیا جاوے تو اس۔ سے وہ قابل پذیرائی نہیں ہو جاتا (۱) عدالت کو اُسوقت جبکہ شہادت پیش کیجاوے فیصلہ کرنا چاہیئے کہ آیا وہ قانوناً قابل پذیرائی ہے یا نہیں۔ سوالات متعلق قابل پذیرا ہونے شہادت کا فیصلہ اسی وقت کرنا چاہیئے جبکہ وہ پیدا ہوں اور تا صدور فیصلہ بمقدمہ کے محفوظ نہ رکھنا چاہیئے (۲) اور ایسے واقعہ کا بار ثبوت جسکا اثبات کسی شخص کو کسی دوسرے واقعہ کی نسبت شہادت

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۷ پریوی کونسل (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۸۳، ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۵۸۷ء

دینے پر قادر گردانے کے لئے ضرور ہے اُس شخص کے ذمہ ہوگا جو ویسی شہادت دیا چاہتا ہو (دفعہ ۱۰۴ ایکٹ ہٰذا)

سوال اصلی **دفعہ ۱۳۷** - جو سوال گواہ کا پیش کرنے والا گواہ مذکور سے کرے وہ "سوال اصلی" کہلائیگا ؛

سوال جرح اور جو سوال فریق ثانی کسی گواہ سے کرے اسکو "سوال جرح" کہا جائیگا ؛

سوال مکرر اور جو سوال گواہ کا پیش کرنے والا سوال جرح کے بعد کسی گواہ سے کرے وہ "سوال مکرر" کہلائیگا ؛

سوالات سہل ہونے چاہئیں اور ایک دوسرے کے بعد پوچھے جانے چاہئیں اور وہ اسطور پر مرتب کئے جانے چاہئیں کہ گواہان جملہ واقعات نفس مقدمہ کو جنکی نسبت وہ اپنے ذاتی علم سے گفتگو کر سکتے ہیں جہانتک ہو سکے بلحاظ زمانہ ترتیب وار بیان کریں بطور قاعدہ گواہ کو اس بات کے لئے حکم دیئے جانے کا دستور بند کیا جانا چاہیئے کہ جو کچھ وہ جانتا ہو بتائے یا واقعات مقدمہ بیان کرے کیونکہ اس سے بنائی ہوئی کہانی کے بیان کرنیکا موقع ملتا ہے (۱) گواہان سے غیر متعلقہ سوالات نہ پوچھے جانے چاہئیں اگر کوئی ایسا سوال کیا جاوے تو عدالت کو وہ سوال مسترد کر دینا چاہیئے (۲) عدالت کو غیر محدود اختیار اسبارہ میں حاصل ہے کہ ہر دو دیوانی اور فوجداری مقدمات میں جسقدر سوالات از خود پوچھنا چاہے گواہ سے پوچھے حتیٰ کہ سوال موصل الی المقصود بھی پوچھ سکتی ہے (۳) لیکن عدالت کا یہ منصب نہیں ہے کہ گواہان کا اظہار لے بجز اسکے کہ وکلا ہر دو جانب نے کوئی سوال یا سوالات اہم فرو گذاشت کئے ہوں اور عدالت کو چاہیئے کہ بطور قاعدہ عام گواہان کو وکلا پر چھوڑ دے کہ حسب مندرجہ دفعہ ۱۳۸ - ایکٹ ہٰذا نسبت ان کے عمل کریں (۴) گو کہ جس صورت میں گواہ فریقین کا طلبیدہ ہو اور عدالت نے اس سے کوئی سوال کیا ہو تو کوئی جرح اُس جواب پر بدون اجازت عدالت کے نہ کیجاویگی (۵) تاہم اگر گواہ طلبیدہ عدالت ہو تو اُس سے جرح اوسی طرح ہو سکتی ہے گویا کہ وہ فریق مخالف کا طلبیدہ تھا (۶)

سوالات کی ترتیب ہدایت بہ نسبت سوال مکرر - **دفعہ ۱۳۸** - گواہوں سے ابتداءً سوالات اصلی کئے جائینگے بعد ازاں (اگر فریق ثانی چاہے) سوالات جرح ہونگے اور اسکے بعد (اگر حاضر کنندہ گواہ چاہے) سوالات مکرر کئے جائیں گے ؛

---

(۱) سرکلر نمبر ا چیفکورٹ پنجاب (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۲۸۲ (۳) قانون شہادت سید امیر علی صاحب (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۷۹ (۵) دفعہ ۱۶۵ - ایکٹ ہٰذا و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۶ (۶) بنگال لا رپورٹ صیغہ اپیل دیوانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۵ و ۱۵۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۱۴ و جلد ۲۴ صفحہ ۲۸۸ +

چاہیئے کہ سوالات اصلی اور سوالات جرح واقعات مؤثر کی بابت ہوں لیکن یہ ضرور نہیں کہ سوالات جرح محض اُنہیں واقعات کی نسبت ہوں جنکی بابت گواہ نے سوال اصلی کے جواب میں گواہی دی ہو ؞

سوالات مکرر اُن امورات کی تشریح میں جنکا ذکر سوالات جرح میں ہوا ہو کیئے جائیں گے اور اگر کوئی نیا امر سوال مکرر میں حسب اجازت عدالت پیش ہو تو فریق ثانی کو اختیار ہوگا کہ اُس امر کی بابت پھر سوال جرح کرے ؞

ترتیب اظہار لینے کی حسب ذیل ہے:- جبکہ گواہ سے حلف یا اقرار صالح کرایا جائے تو اول اُس سے وہ فریق سوال کریگا جس نے کہ اسکو طلب کرایا ہے اس سوال کو سوال فریق اول یا سوال اصلی کہتے ہیں۔ جبکہ یہ ختم ہو جاوے تو فریق ثانی کو جرح کرنے کی اجازت ہوتی ہے جس کے بعد وہ فریق جس نے اُسکو طلب کرایا ہوتا ہے اُس سے سوال مکرر کر سکتا ہے۔ اسطرح سے حسب معمول اظہار گواہ کا ختم ہو جاتا ہے گو کہ بہت سی صورتوں میں سوال مکرر کے خاتمہ پر فریق ثانی کو سوال جرح مکرر کرنے کی اجازت دیگئی ہے لیکن ایسا اس وجہ سے ہوتا ہے جبکہ کوئی نیا امر سوال مکرر میں پیدا ہو یا جج حسب مرضی خود بلحاظ حالات کے ایسے سوال کرنے کی اجازت دے۔ بعدہٗ فریق مذکور اپنا دوسرا گواہ طلب کراتا ہے اور اُسکا اظہار بھی اسیطرح ہوتا ہے جبکہ شروع کرنے والے فریق کے تمام گواہان کا اظہار اسطرح ہولے تو اُسکا مقدمہ ختم ہو جاتا ہے۔ زاں بعد فریق مخالف اپنا مقدمہ شروع کرتا ہے اور اپنے گواہان کو طلب کراتا ہے اُن کا اظہار بھی اوسیطرح اول وہ خود لیتا ہے زاں بعد اُسکا فریق مخالف جرح کرتا ہے اور بعد میں حسب ضرورت وہ خود سوال مکرر کرتا ہے اوس کے مقدمہ کے خاتمہ پر وہ حسب معمول اپنی شہادت کا خلاصہ بیان کرتا ہے۔ زاں بعد شروع کرنے والا فریق اپنی تقریر کرتا ہے اوسکے بعد فریق ثانی اسکے جواب میں کرتا ہے جس کا جواب پھر شروع کرنے والا فریق حسب ضرورت دیتا ہے۔ لیکن فوجداری میں نہیں ؞

سوال اصلی سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ عدالت اور جوری کے روبرو کل اطلاع گواہ کی جو متعلق اور اہم امر تنقیح مقدمہ کے لیئے ہو پیش ہو ؞

اہالی جوری اور اسیسران بھی گواہان سے سوالات کر سکتے ہیں (دفعہ ۱۶۶- ایکٹ ہذا) گواہ کو یہ اجازت نہیں دیجا سکتی کہ اپنے جواب میں کوئی ایسی بات از خود الحاق کرے جو سوال مستفسرہ کا جواب نہیں ہے ایسی شہادت کو خود خواستہ شہادت کہتے ہیں اور فریق مخالف کے وکیل کو چاہیئے کہ اُسکے روکنے کے لیئے عذر کردے۔ اگر غلطی سے اُس امر کے متعلق جو کہ متعلق نہیں ہے عذر نہ کیا جاوے تو اس سے

وہ متعلق نہیں ہو جاتا (۱)

بعض صورتوں میں مدعی تردیدی شہادت بعد شہادت مدعا علیہ کے پیش کرتا ہے اور اُسکو ایسا کرنیکی اجازت دیجاتی ہے (۲) چونکہ گواہ کی وضع درحالیکہ وہ اظہار دے رہا ہو اُسکے معتبر ہونیکے لئے نہایت ضروری معیار ہے اسلئے عدالت کو اختیار دیا گیا ہے کہ اسکی نسبت جو کچھ لکھنا ضرور سمجھے لکھے (قاعدہ ۱۲ آرڈر ۱۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء و دفعہ ۳۶۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری) سوال جرح میں ہر ایک امر واقعہ جو متعلق مقدمہ ہو پوچھا جاسکتا ہے لیکن سوال مکرر میں کوئی ایسا امر نہیں پوچھا جاسکتا جو نیا ہو صرف سوالات جرح کے جواب میں جو دریافت طلب ہو وہ پوچھا جاسکتا ہے۔ اگر کوئی سوال متعلق کسی اہم امر واقعہ کے فریق اول سے رہ گیا ہو تو معمولی طریقہ یہ ہے کہ عدالت سے اُس سوال کے پوچھنے کی استدعا کیجائے جو حسب اقتضائے رائے خود گواہ سے پوچھ سکتی ہے۔ گواہ سے صرف امر واقعہ کے متعلق سوالات ہو سکتے ہیں کوئی نتیجہ واقعاتی یا قانونی نہیں پوچھا جاسکتا۔ مخالف گواہ کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۱۵۵۔

سوالات جرح جو گواہ صرف دستاویز پیش کرنیکے لئے طلب کیا گیا ہو اسکو حلف دینے کی ضرورت نہیں درحالیکہ دستاویز کے لئے کسی ثبوت کی ضرورت نہ ہو یا وہ دیگر وسائل سے ثابت کیجاتی ہو اور اگر حلف نہ دیا گیا ہو تو اُس سے سوالات جرح نہیں ہو سکتے (دفعہ ۱۳۹ ایکٹ ہذا و ڈائی جسٹ اسٹیفن صاحب مد ۱۲۶ و قانون شہادت سید امیر علی صاحب و ٹیلر صاحب فقرہ ۱۴۲۹) گواہان کے چال چلن سے جرح ہو سکتی ہے (دفعہ ۱۴۰ ایکٹ ہذا) بطور قاعدہ مناسب اور سہولت بخش وقت بغرض سوالات جرح گواہان استغاثہ کے وہ ہے جبکہ شخص ملزم اپنا جواب شروع کرے لیکن یہ عدالت فوجداری کا اختیار تمیزی ہے کہ ملزم کو اپنے جوابدہی کے زمانہ میں کسی وقت گواہان استغاثہ کو مکرر طلب کرکے سوالات جرح کرنے کی اجازت دے جبکہ عدالت خیال کرے کہ بغرض انصاف ایسی کارروائی ضروری ہے (۳) ملاحظہ ہو دفعہ ۲۵۶ و ۲۵۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۳۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۵۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۸۔

بموجب دفعہ ۲۵۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ملزم کو جبکہ وہ اپنی جوابدہی میں پیروی کرتا ہو اجازت اس امر کی دیجائیگی کہ کسی گواہ جانب مستغیث کو جو عدالت میں یا عدالت کے احاطہ میں حاضر ہو مکرر طلب کرکے اس سے سوال جرح کا کرے لیکن ضابطہ دیوانی میں کوئی ایسی دفعہ نہیں ہے۔ ایک شخص ملزم اس گواہ پر سوالات جرح کر سکتا ہے جو اُسکے دوسرے شریک ملزم نے اپنی جوابدہی کے لئے طلب کرایا ہو جبکہ مقدمہ اُس دوسرے ملزم کا مقدمہ

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۷۶ (۲) چیا تسری ڈویژن جلد ۴ صفحہ ۲۴ و قانون شہادت ولس صاحب صفحہ ۲۲۰

(۳) ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۲۲ صفحہ ۴۴۔

ملزم اول سے مخالف ہو (۱) بعد اسکے کہ فرد قرار داد جرم مرتب کیا گیا ہو شخص ملزم کو حق حاصل ہے کہ گواہان استغاثہ کو مکرر طلب کر کے اُن سے سوالات جرح کرے اور یہ امر واقعہ کہ قبل از فرد قرار داد جرم کے ملزم نے سوالات جرح اُن سے کئے تھے اس حق میں مخل نہیں ہوتا۔ جبکہ ملزم نے اپنی جوابدہی شروع کر دی ہو تو اس صورت میں مجسٹریٹ کو اختیار تمیزی دیا گیا ہے کہ ایسی درخواست سے اس وجہ پر انکار کرے کہ یہ بغرض تکلیف دہی یا توقف یا پسپا کرنے مدعا انصاف کے کیگئی ہے (۲) جب فرد قرار داد جرم شخص ملزم کو سنائی گئی اُس نے اپنی صفائی میں علاوہ اور گواہان کے وہ گواہ بھی بیان کئے جو استغاثہ کی طرف تھے۔ بر طبق جسکے مجسٹریٹ نے پر گواہان ثبوت حاضر تھے شخص ملزم سے کہا کہ اُن سے سوالات جرح کرے ملزم نے سوالات جرح کرنے سے اسوقت تک کے واسطے انکار کیا جب تک کہ گواہان صفائی کے جو حاضر نہیں تھے اظہار نہ لئے جائیں۔ تب مجسٹریٹ نے گواہان ثبوت کو رخصت کیا اور تجویز کو واسطے پیش کرنے گواہان صفائی کے ملتوی کیا۔ تجویز اسپنکی صاحب جسٹس:-

” ملزم کو یہ استحقاق نہیں تھا کہ گواہان ثبوت کے نام اس غرض سے سمن جاری کراوے کہ اُن سے ملزم سوالات جرح اُس تاریخ کو کرے جو واسطے اظہار گواہان صفائی کے مقرر ہوئی ہو۔ اسپنکی صاحب جسٹس نے یہ تجویز کی کہ مجسٹریٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ شہادت زبانی و دستاویزی کو بعد اظہار گواہان صفائی کے قلمبند کرے (۳) بر وقت تجویز روبرو عدالت سیشن کے صاحب جج نے جب گواہان ثبوت سے سوالات فریق اول ہو چکے تب بہت طوالت سے نسبت ان امور کے سوال کئے جنکی نسبت صاحب ممدوح جانتے تھے کہ ضرور اور بطور مناسب فریق ثانی سے کئے جاوینگے۔ تجویز ہوئی کہ یہ طریقہ کارروائی کا بے قاعدہ اور خلاف احکام دفعہ ۱۳۸۔ ایکٹ شہادت کے ہے۔ یہ عدالت کا منصب نہیں ہے کہ گواہان کا اظہار لے بجز اسکے کہ وکلا ہر دو جانب نے کوئی سوال یا سوالات اہم فروگذاشت کئے ہوں، اور عدالت کو چاہیئے کہ بطور قاعدہ عام گواہان کو وکلا پر چھوڑے کہ حسب مندرجہ دفعہ ۱۳۸۔ نسبت ان کے عمل کریں (۴)۔ بوقت تجویز نسبت ایک شخص ہندو کے بجرم بلوہ کے مجسٹریٹ نے بجائے لینے اظہار گواہان مستغیث کے نقول اظہار بر طبق سوال فریق اول گواہان مذکور طلب کرائے جو ایک تجویز سابق بمقدمہ مسلمان فریق کے ہندوان کے بلوہ مذکور میں مقابل تھے تحریر کئے گئے تھے یہ نقول گواہان مذکورہ کو جنسے بعدہٗ قیدی نے سوالات جرح کئے سنادی گئیں اور قیدیونکی طرف سے نسبت اس کارروائی کے کچھ عذر نہیں کیا گیا۔ ملزمان کی نسبت تجویز ثبوت جرم صادر ہوئی۔ تجویز ہوئی۔ کہ جو کارروائی کہ مجسٹریٹ نے اختیار کی وہ بیضابطہ تہی۔ بیضابطگی مذکور از روئے احکام دفعہ ۵۳۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعہ ۱۶۷۔ ایکٹ شہادت (۱ سنہ ۱۸۷۲ء) کے رفع ہو گئی کیونکہ یہ ثابت

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۴ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۳۷۰ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۵۳ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۷۹

نہیں ہوا کہ کوئی بے انصافی ہوئی یا ملزم کی فی الحقیقت حق تلفی ہوئی۔ اور جو امور سوالات جرح سے ظاہر ہوئے وہ واسطے قایم رہنے ثبوت جرم کے کافی تھے (۱) جہانکہ استغاثہ کیطرف سے اس گواہ سرکاری کے عدالت سشن میں طلب کئے جانے سے انکار کیا گیا۔ تجویز ہوا کہ سوالات دربارہ اسکے پہلے بیان کے بروئے واقعات موجودہ صرف بطور سوالات جرح کے عدالت کی اجازت سے قابل پذیرائی تھے۔ اگر گواہ مذکور نے اپنے آپ کو ایک مخالف گواہ ثابت کیا ہو (۲) شخص ملزم مجاز ہے کہ قبل از سپردگی عدالتانہ تحقیقات روبرو مجسٹریٹ میں گواہان استغاثہ کے اظہار ہو جانیکے بعد ان پر سوالات جرح کرنے (۳)

مقصد سوالات جرح ان سوالات سے اصل مقصود یہ ہوتا ہے کہ جو تعلق گواہ کو فریق مقدمہ سے ہوتا ہو وہ معلوم کریں۔ اسکی غرض۔ اسکی نیت۔ اسکے خیالات۔ اسکا چال چلن۔ اسکی تحقیقات اور اسکے وہ وسایل جنسے اسکو علم حاصل ہوا اور وہ طریقہ جس طرح پر کہ اس نے واقفیت حاصل کی اور قوت اسکے حافظہ کی اور یہ سب امور عدالت کے سامنے واضح طور پر پیش ہوں تاکہ اسکے اظہار کی وقعت معلوم ہو اور اگر کہیں نقیض باتیں وہ بیان کرے یا ایسے جوابات دے کہ جنسے اسکے حافظہ کی قوت معلوم نہ ہو تو اسکے اظہار کی وقعت کم ہوگی نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۱۴۶۔ ایکٹ ہذا۔ جو لوگ کہ سوالات جرح خوب کرنا جانتے ہیں اُن کے سوالات کرنیکے بعد ممکن نہیں کہ گواہ کا صدق و کذب صاف طور پر معلوم نہ ہو جائے +

حد سوالات جرح بموجب اس دفعہ کے واقعات متعلقہ کی نسبت سوالات جرح ہو سکتے ہیں (۴) دیکھو دفعہ ۱۴۶ ایکٹ ہذا بطور قاعدہ عام کے شہادت جایز برخلاف کسی فریق کے قابل ادخال نہیں ہے جبتک اسکو موقع سوالات جرح کرنے کا نہ دیا جائے (۵) اور دفعہ ۳۳ کا بھی یہی مطلب معلوم ہوتا ہے +

فایدہ سوالات جرح سوالات جرح بہت مفید ہیں اور ان سے سچ معلوم ہو سکتا ہے جس صورت میں کہ کسی شخص ملزم کی طرف سے جوابدہی نہ کیجائے تو عدالت کو لازم ہے کہ بلحاظ عدل گستری بیانات گواہان جانب مستغیث کی جانچ بذریعہ ایسے سوالات کے کرے جو از قسم سوالات جرح کے ہوں (۶)

مقصد سوال مکرر سوال مکرر فریق اول سے غرض اُن امور کے مطالب صاف اور اصلاح کرنیکی ہوتی ہے جو کہ فریق ثانی نے سوالات جرح کے ذریعہ سے عدالت کے سامنے پیش کئے اور جبکہ سوالات مکرر فریق اول میں کوئی نئے امور بابت واقعات متعلقہ باجازت عدالت داخل کئے جاویں تو فریق مخالف کو پھر اختیار سوال جرح کرنے کا ہے۔

---

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۰۹ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۱۵۵ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۴۴۲ (۴) بنگال لارپورٹ جلد ۶ صفحہ ۸ ضمیمہ (۵) ویکلی رپورٹ دیوانی جلد ۹ صفحہ ۵۰۷ (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۶۰ +

ایک پولیس کے ملازم نے سوال جرح کے وقت بیان کیا کہ جب اُس نے ملزم کو گرفتار کیا تھا تو ملزم نے اس سے یہ کہا کہ بوقت وقوع واردات چند چینی آدمی کلہاڑیاں لیکر باہر آئے جبکہ پھر اُس سے استفسار منجانب سرکار کے ہوا تو اُس نے اُن الفاظ کو جنکی نسبت بیان تھا کہ ملزم نے استعمال کئے اسقدر بدلدیا کہ بجائے "بوقت وقوع واردات" کے اُسوقت قایم کیا اور جبکہ اُس سے پوچھا گیا کہ "کس وقت" تو یہ جواب اُس نے دیا کہ ملزم نے یہ کہا تھا کہ جب میں نے مقتول کو مارا تھا۔ کونسل ملزم مانع ہوا اور اس شہادت کی نسبت اُس نے اعتراض کیا۔ کونسل سرکار نے یہ بحث کی کہ وہ مجاز اسکا ہے کہ جو امر سوالات جرح میں مشتبہ رہگیا تھا اُسکو صاف کردے۔ تجویز ہوئی کہ شہادت نہیں دیجاسکتی (۱)۔

جرح کے سوالات اُس شخص سے جو دستاویز کے پیش کرنے کے لیے طلب کیا جائے

دفعہ ۱۳۹۔ جو شخص دستاویز کے پیش کرنیکے لئے طلب کیا جائے وہ صرف اسوجہ سے کہ اوس نے دستاویز مذکور پیش کی گواہ نہیں بنتا اور اُسپر سوالات جرح نہیں ہوسکتے ہیں جبتک کہ وہ بحیثیت گواہ طلب نہ کیا جائے۔

ہر شخص دستاویز کے پیش کرنیکے لئے بدون اسکے کہ واسطے دینے اظہار کے طلب ہو طلب ہو سکتا ہے اور اگر کوئی شخص جو صرف واسطے دربیشی دستاویز کے طلب ہوا ہو دستاویز پیش کرنیکے لئے اصالتاً حاضر نہ ہو بلکہ کسی اور شخص سے دستاویز کو پیش کرائے تو اوسکی نسبت یہ سمجھا جاویگا کہ اُس نے حکم سمن کی تعمیل کی ہے (قاعدہ ۵-۶-آرڈر ۱۶-مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء) نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۹۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایسکو حلف دینے کی ضرورت نہیں اگر حلف نہ دیا گیا ہو تو اُس سے سوالات جرح نہیں ہوسکتے۔ ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۱۳۸ تحت عنوان "سوالات جرح" اگر ایک شخص کو جو صرف دستاویز پیش کرنیکے لئے طلب کیا گیا ہو بطور گواہ غلطی سے حلف دیا جاوے اور اُس سے سوال بھی کیا جاوے جسکا کہ وہ جواب نہ دے تو فریق مخالف اُس سے سوالات جرح کرنے کا مستحق نہ ہوگا (۲) اگر گواہ جسکو ایک دستاویز پیش کرنیکے لئے طلب کیا گیا ہو حاضر آکر بیان کرے کہ میرے پاس دستاویز مطلوبہ نہیں ہے تو اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ اُس نے حکمنامہ کی تعمیل نہیں کی اور نہ وہ برُوئے دفعہ ۱۷۴ مجموعہ تعزیرات ہند قابل سزا ٹھہرتا ہے۔ اگر وہ بہ تعمیل حکمنامہ حاضر نہ ہوتا تو البتہ مستوجب سزا ٹھہرتا (۳)

چال چلن کے گواہ

دفعہ ۱۴۰۔ جو گواہ چال چلن کی بابت ہو اُسپر سوالات جرح اور سوالات مکرر کئے جاسکتے ہیں۔

قانون انگلستان کے روسے ایسے گواہ سے جو بغرض دریافت چالچلن ملزم کے طلب کیا جاوے حسب معمول

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۲۲ (۲) شرح قانون شہادت سید امیر علی صاحب (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۶۳۔

سوالات جرح نہیں کئے جاتے لیکن اس ملک میں بروئے دفعہ ہذا ایسے گواہ سے سوالات جرح کرنیکی کوئی ممانعت نہیں دیکھی جاتی ؞

اشارہ آمیز سوالات

دفعہ ۱۴۱- ایسا سوال جس سے یہ واضح ہو کہ پوچھنے والا کسطرح کا جواب چاہتا ہے یا اُس کا مترقب ہو وہ "سوال اشارہ آمیز" کہلائیگا ؞

مسٹر بینتھم نے سوال موصل الی المقصود (اشارہ آمیز) کی یہ تعریف کی کہ پوچھنے والا جس چیز کی خواہش کرتا ہو وہ جواب ہو مثلاً کیا تمہارا نام فلاں نہیں ہے کیا تم فلاں جگہ کے رہنے والے نہیں ہو کیا تم فلاں فلاں کے نوکر نہیں ہو۔ لیکن اگر گواہ سے سوال بصورت علی سبیل البدل پوچھا جاوے مثلاً تم نے فلاں شے دیکھی یا نہیں تو ایسا سوال ہاں یا نہ کے جواب دینے سے سوال موصل الی المقصود نہیں ہو جاتا لیکن اگر ایسے طریق سے پوچھا جاوے جس سے گواہ کو اس جواب کا دینا جتلایا جاوے جو اُس سے مطلوب ہے تو سوال مذکور سوال موصل الی المقصود ہو جاتا ہے[1] سوال موصل الی المقصود فریق ثانی کے سوال میں پوچھے جا سکتے ہیں۔ دیکھو دفعہ ۱۴۳- ایکٹ ہذا ؞

کب سوالات مذکور پوچھے نہیں جائینگے۔

دفعہ ۱۴۲- اگر فریق ثانی سوالات اشارہ آمیز کی نسبت اعتراض کرے تو وہ سوالات اصلی میں یا سوالات مکرر میں۔ سوائے باجازت عدالت ہرگز پوچھے نہ جائیں گے۔

عدالت سوالات اشارہ آمیز کی اجازت بہ نسبت ان امور کے دیگی جو مقدمہ کے مبادیات یا امور غیر متنازعہ فیہ کے باب میں ہوں یا جو عدالت کی رائے میں پہلے سے بطور کافی ثابت ہو چکے ہوں ؞

عبارت دفعہ ہذا سے ظاہر ہے کہ اگر فریق ثانی اعتراض کرے تو سوالات موصل الی المقصود بغیر اجازت عدالت کے نہ پوچھے جاوینگے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر فریق ثانی اعتراض نہ کرے تو ایسے سوالات پوچھے جا سکتے ہیں اعتراض متعلق سوالات موصل الی المقصود اسطرح سے نہیں کرنا چاہیئے کہ یہ سوالات قطعی طور پر خلاف قانون ہیں۔ بلکہ اسطرح سے ہونا چاہیئے کہ ایسے سوالات نامناسب ہیں[2] اس عام قاعدہ کی تین مستثنیات ہیں :-

(۱) مبادیات اور غیر متنازعہ فیہ یا کافی طور پر ثابت شدہ امور کے متعلق (۲) گواہ مخالف سے (دفعہ ۱۵۴ ایکٹ ہذا (۳) اور باجازت عدالت۔ سوالات موصل الی المقصود پوچھے جا سکتے ہیں ؞

سوال موصل الی المقصود کے اجازت دینے کی یہ وجہ ہے کہ ایسے سوال سے کم عرصہ میں شہادت ہوجاتی ہے اور اس لئے اس قاعدہ کے قایم کرنے سے نہ تو انصاف کرنے میں کچھ خلل واقع ہوتا ہے اور نہ عدالت کا

---

[1] قانون شہادت بسٹ صاحب فقرہ-۶۴۱ [2] انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۸۵ و ۳۹۷ ؞

وقت ضائع ہوتا ہے۔ مثلاً کسی شخص کو بلا کر گواہ سے پوچھنا کہ یہ فلاں شخص ہے یا نہیں ایک سوال موصل الی المقصود ہے لیکن اس قسم کے سوال کی اجازت اس لئے دی گئی ہے کہ حلیہ بیان کرنا ایک طول طویل طریقہ پر ہوسکتا ہے اور بعض دفعہ جبکہ گواہ کی یاد سے ایک بات نکل گئی ہو لیکن اوسکے روبرو اسکا ذکر کرنے سے اسکو یاد آجائے تب بھی سوالات موصل الی المقصود کی اجازت حسب اختیار خود عدالت دیسکتی ہے۔ مثلاً کسی شخص کو کسی دوکان کے شرکا کا نام نہ معلوم ہو تو اُسکے سامنے نام لیکر یہ پوچھا جاسکتا ہے کہ یہ اوسکے شریک ہیں یا نہیں (۱) علاوہ ازیں ایک گواہ کی تکذیب کے لئے دوسرے گواہ سے پوچھا جاسکتا ہے مثلاً اگر ایک گواہ سے پوچھا جاوے کہ تم نے فلاں الفاظ استعمال کئے یا نہیں اور وہ انکار کرے تو دوسرے گواہ سے پوچھا جاسکتا ہے کہ آیا پہلے گواہ نے فلاں فلاں الفاظ استعمال کئے تھے یا اور معاملات پیچیدہ کے متعلق بھی ایسے سوالات پوچھے جاسکتے ہیں (۲)

کب سوالات مذکور پوچھے جاسکتے ہیں۔

دفعہ ۱۴۳۔ سوالات اشارہ آمیز سوالات جرح کرتے وقت پوچھے جاسکتے ہیں۔

ٹیلر صاحب فرماتے ہیں کہ یہ بات مسلم ہے کہ سوال موصل الی المقصود یعنے ہدایتی سوال جرح میں ہوسکتے ہیں لیکن اسکے یہہ معنی نہیں کہ کونسل اس حد تک جاسکتا ہے کہ وہ لفظ جو وہ کہلانا چاہتا ہے گواہ کے مُنہ میں رکھدے نہ یہ جایز ہے کہ ایسے سوال پوچھے جاویں جو واقعات غیر مثبتہ کو مثبتہ فرض کرلیں اور نہ اسطرح پر سوال جایز ہے کہ جس سے معلوم ہوسکے کہ جوابات خاص دیئے جاچکے ہیں حالانکہ وہ نہ دیئے گئے ہوں (۳)

شہادت بہ نسبت مضامین نوشتہ کے

دفعہ ۱۴۴۔ کسی گواہ سے جبکہ وہ اظہار دیتا ہو۔ یہ پوچھا جاسکتا ہے کہ آیا کوئی معاہدہ یا ہبہ یا اور طرح کا انتقال جایداد جسکی بابت وہ ادائے شہادت کرتا ہے کسی دستاویز میں مندرج ہے یا نہیں اور اگر وہ یہ کہے کہ مندرج ہے یا اگر وہ بہ نسبت مضمون کسی ایسی دستاویز کے کچھ بیان کرنے کو ہو جسکا پیش کرنا عدالت کی رائے میں مناسب معلوم ہو تو فریق ثانی یہ عذر کرسکتا ہے کہ جب تک وہ دستاویز پیش نہ کیجائے یا جبتک وہ واقعات ثابت نہ ہوں جنسے فریق پیش کنندہ گواہ مذکور شہادت نقلی کے داخل کرنیکا مستحق ہوجائے۔ گواہ مذکور ادائے شہادت سے باز رہے۔

تشریح۔ گواہ بابت اُن بیانات کے جو اور اشخاص نے درخصوص مضمون دستاویزات کے کئے ہوں شہادت تقریری دیسکتا ہے اگر بیانات مذکور بنفسہا واقعات مؤثر ہیں۔

تمثیل

سوال یہ ہے کہ زید نے عمرو پر حملہ کیا یا نہیں۔

بکر یہ اظہار دیتا ہے کہ میں نے زید کو خالد سے یہ کہتے ہوئے سُنا کہ عمرو نے ایک خط میں میری

---

(۱) قانون شہادت فیلڈ صاحب صفحہ ۶۱۰ و صفحہ ۶۱۱ (۲) قانون شہادت بسٹ صاحب فقرہ ۶۴۲ (۳) کتاب شہادت ٹیلر صاحب دفعہ ۱۴۰۸

نسبت اتہام سرقہ کا لکھا ہے اور مَیں اُس سے بدلا لونگا تو یہ بیان واقعہ مؤثر ہے اسواسطے کہ اُس سے زید کے لئے وجہ تحریک حملہ کی پائی جاتی ہے۔ پس اس بات کی شہادت دیجاسکتی ہے گواور کوئی شہادت بابت اُس خط کے نہ گذرے ؀

دفعہ ہذا میں وہ طریقہ بتلایا گیا ہے جس میں احکام دفعات ۹۱ و ۹۲- ایکٹ ہذا متعلق اخراج شہادت زبانی بذریعہ شہادت دستاویزی کو فریقین نالش نافذ کر سکتے ہیں ؀

اگر کوئی فریق بیوقوفی سے عذر دفعہ ۶۵ و ۹۱ کا پیش نہ کرے تاہم عدالت کو تعمیل احکام ان دفعات کی کرانی لازمی ہے بموجب دفعہ ۲۹۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری صاحب جج کو لازم ہے کہ تمام قانونی مباحثات جو دوران تجویز میں پیدا ہوں اور خصوصًا تمام مباحثات جو واقعات متوی الاثبات کے متعلق مقدمہ ہونے یا نہ ہونیکی نسبت ہوں یا شہادت کے قابل قبول ہونے یا نہ ہونے یا فریقین کے سوالات متفسرہ کے شہادت ہونے یا نہ ہونے کی بابت ہوں طے کرے اور اپنی رائے کے مطابق شہادت ناقابل القبول کو عام اس سے کہ فریقین اُسپر معترض ہوں یا نہ ہوں پیش نہونے دے۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں کوئی ایسا حکم پایا نہیں جاتا۔ دیکھو فقرہ اخیر دفعہ ۱۶۵- ایکٹ ہذا- اور دفعہ ۵۹- اور دفعہ ۴۶ میں لفظ لازم ہے اور دفعہ ۶۵ میں لفظ جایز ہے ؀

سوالات جرح بہ نسبت بیانات تحریری سابق کے

دفعہ ۱۴۵[۵۱]- گواہ سے بہ نسبت اُن بیانات سابق کے جو اُس نے بذریعہ تحریر کئے ہوں یا جو بضبط تحریر لائے گئے ہوں اور امور تحقیق طلب پر مؤثر ہوں اس تحریر کے اوسے دکھلانے یا ثابت کرنیکے بدون سوالات جرح کئے جاسکتے ہیں لیکن جس حال میں کہ بذریعہ اُس تحریر کے اُس گواہ کی بات کی تردید مقصود ہو تو قبل ازانکہ وہ تحریر ثابت کیجائے اُس گواہ کو تحریر مذکور کے اُن مضامین پر خیال کرانا چاہیئے جن کے ذریعہ سے اسکے بیان کی تردید کرنی مقصود ہے ؀

قاعدہ مندرجہ دفعہ ہذا عام اصول کی جسکے رو سے مضامین دستاویز تحریری کے استعمال کرنیکی ممانعت کی گئی ہے تاوقتیکہ خود دستاویز پیش کیجاوے ایک قسم کی استثنا ہے۔ دفعہ ہذا میں صرف یہ امر قابل غور ہے کہ جب کسی گواہ سے سوال جرح نسبت اُسکے بیان سابق کے جو اُس نے لکھا ہو (مثلاً خط یا دستاویز) یا بصیغہ تحریر لایا گیا ہو (مثلاً اُسکا اظہار سابق) کیا جاوے تو اُسکو جتا دیا جائے کہ وہ ایسا بیان پیشتر کر چکا ہے۔ گواہوں کے بیان جو پولیس افسر نے لکھے ہوں جیکہ وہ حسب دفعہ ۱۶۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری

---

[۵۱] پولیس کے روزنامچوں سے دفعہ ۱۴۵ کے متعلق ہونیکی نسبت ایکٹ ۵ ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۱۷۲ دیکھو ؀

تفتیش کر رہا ہو روزنامچہ متذکرہ دفعہ ۱۷۲ مجموعہ مذکور کا کوئی جزو نہیں ہیں اور شخص ملزم کو بوقت تحقیقات جرم استحقاق ہے کہ بیانات مذکور کو دیکھنے اور اونکی بابت گواہان سے سوالات جرح کرے (۱) بخلاف ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۳۹۰-

زبانی بیانات گواہان جو روبرو پولیس افسر لیئے گئے ہوں گو روزنامچہ میں زیر دفعہ ۱۷۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری مندرج کیئے گئے ہوں صرف زیر احکام دفعہ ۱۶۲ مجموعہ مذکور قابل پذیرائی ہوتے ہیں اور احکام متعلق سوالات جرح پولیس افسر زیر دفعات ۱۶۱ و ۱۴۵- ایکٹ شہادت جو اُسکے اپنے بیانات سے متعلق ہیں بیانات گواہان سے متعلق نہیں ہیں- ملزم کے لئے مناسب ضابطہ یہ ہے کہ اُسوقت جبکہ گواہ جسکا بیان اسطرح سے قلمبند کیا گیا ہو عدالت کے روبرو حاضر آئے تحریر مذکور کے حوالہ کے متعلق عدالت سے درخواست کرے اور اگر ضرورت ہو تو گواہ کو اُنکی نقول مہیا کر دیجاوے- ملزم مجاز ہے کہ پولیس افسر یا کسی اور شخص سے بغرض تردید اُن کے اعتبار کے زیر دفعہ ۱۵۴- ایکٹ شہادت دریافت کرے کہ آیا فلاں بیانات گواہان نے اُسکے روبرو کیئے ہیں یا نہیں- لیکن پولیس افسر کو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اپنی یادداشت روزنامچہ سے تازہ کرے جو کہ شہادت میں ناقابل پذیرائی ہے الا اُسصورت میں کہ زیر احکام دفعہ ۱۶۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری داخل کر لیا گیا ہو اور گواہان سے سوالات جرح کرنے میں استعمال کیا گیا ہو- یہ بالکل نامناسب ہوگا کہ پولیس افسر کو بطور ثبوت اپنے بیان کے اپنے روزنامچہ سے لاپرواہ پڑھنے کی اجازت دیجاوے- البتہ جبکہ وہ زیر احکام دفعہ ۱۶۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری داخل کر لیا گیا ہو تو وہ صرف بعد میں پولیس افسر سے زیر احکام ایکٹ شہادت ثابت کیا جاسکتا ہے درصورتیکہ گواہ بیان مذکور کے کرنے سے منکر ہو لیکن اس سے یہ اجازت نہیں ہوتی کہ اُسکو اول مرتبہ واسطے تازہ کرنے یادداشت پولیس افسر کے استعمال کیا جاوے (۲) ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۵۴ و ۳۹۷ ؛

اگر کسی گواہ کی تردید اُسکے سابقہ بیان سے کرنی مقصود ہو تو اُسکا وہ فقرہ جو غرض مذکور کے لئے استعمال کیا گیا ہے گواہ مذکور کو سُنا کر شہادت میں پیش کر دینا چاہیئے- صاحب جج کو خود بیان قلمبند کردہ صاحب مجسٹریٹ سپرد کنندہ کا شہادت گواہ مذکور روبرو عدالت سشن سے مقابلہ کرنا چاہیئے تاکہ وہ اُسکے متعلق سوالات جرح میں پوچھ سکے- شاید گواہ کا جواب اختلاف مذکور کو حاضر کرے (۳) صاحب جج کو گواہ کے روبرو کل بیان یا وہ جزو اختلاف آمیز سنا دینا چاہیئے اور اسکو موقعہ دینا چاہیئے کہ اُسکے معنوں کی توضیح کرے یا اسبات سے انکار کردے کہ وہ بیان اسکا نہیں ہے (۴) اظہارات قلمبند کردہ مجسٹریٹ سپرد کنندہ ہمیشہ ہمراہ مسل بھیجے جاتے ہیں

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۶۴۲ و جلد ۱۶ صفحہ ۶۱۰ و ۶۱۲ کا نوٹ (۲)، انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۱۰۲۳ (۳) ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۵ صفحہ ۴۵ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۸۶۲ ؛

اور بدوران تجویز صاحب سیشن جج کے پاس ہوتے ہیں اگر شخص ملزم چاہے تو اونکی نقل لے سکتا ہے (دفعہ ۴۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری)

بکر عمرو سے ایک ہفتہ یا دو ہفتہ کے وقفہ سے یہ کام لیتا تھا کہ وہ بہی جات حساب بکر کی لکھے اور بکر اوسکو حالات ضروری زبانی یا متفرق یادداشتوں سے بتلاتا تھا۔ تجویز ہوا کہ جو تحریرات اسطرح پر عمل میں آئیں وہ حسب دفعہ ۱۴۵۔ ایکٹ شہادت بطور ایسے بیانات ماقبل کے جو اُس نے بذریعہ تحریر کئے تھے بغرض ثابت کرنے خلاف بیانی عمرو کے شہادت میں پیش نہیں ہوسکتیں بیانات مذکور درحقیقت عمرو نے نہیں کئے تھے بلکہ بکر نے جسکی ہدایت کے بموجب عمرو نے اُن کو لکھا تھا (۱) گو سابقہ بیانات جو گواہان نے کئے ہوں زیر دفعہ ۱۴۵۔ ان بیانات کی تردید کے لئے مستعمل ہوسکتے ہیں جو انہوں نے بعد میں بروقت تجویز شخص ملزم کے کئے ہوں تاہم وہ اگر ملزم کی عدم موجودگی میں کئے گئے ہوں تو بطور بلاواسطہ شہادت مجرمیت یا بیجرمی ملزم کے متصوّر نہیں ہوسکتے (۲) دیکھو دفعہ ۱۷۲ و ۲۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری ؎

سوالات جو بوقت جرح پوچھے جاسکتے ہیں۔

دفعہ ۱۴۶۔ جب کسی گواہ پر سوالات جرح کئے جائیں تو اس سے علاوہ سوالات متذکرہ دفعہ ماسبق کے ہر ایسا سوال پوچھا جاسکتا ہے جس سے :۔

(۱) اوس کی صداقت کا امتحان ہووے۔ یا

(۲) جس سے اُسکی شخصیت اور حیثیت ظاہر ہووے۔ یا

(۳) جس سے اوسکے چال چلن میں عیب لگانے سے اوسکے اعتبار میں خلل پیدا ہووے گو کہ ویسے سوالات کا جواب صراحتاً یا کنایتاً گواہ کے مجرم ٹھہرنے کا باعث ہوسکے یا اُسپر کوئی سزا یا تاوان عاید کرسکے یا صراحتاً یا کنایتاً سزا یا تاوان کے عاید ہونیکا باعث ہوسکے ؎

گواہ کا اعتبار ہمیشہ زیر تنقیح ہوتا ہے کیونکہ اُس وسیلہ کی وقعت معلوم کیجانی ضروری ہوتی ہے جس کے ذریعہ ثبوت عدالت میں پیش کیا جاتا ہے ؎

کس وقت گواہ پر جواب کے لئے جبر کیا جاسکتا ہے

دفعہ ۱۴۷۔ اگر کوئی ایسا سوال کسی امر مؤثر مقدمہ یا کارروائی سے علاقہ رکھتا ہو تو احکام دفعہ ۱۳۲۔ اس سے متعلق ہونگے ؎

دفعات ۱۳۲ و ۱۴۶ لغایت ۱۴۸ میں وہ سلسلہ سوالات درج ہے جو گواہ سے بطور مناسب پوچھے جاسکتے ہیں (۳) الفاظ "علاوہ سوالات متذکرہ دفعہ ماسبق" متذکرہ دفعہ ۱۴۶ کو ہمراہ فقرہ ۲۔ دفعہ ۱۳۸ کے پڑھنا چاہئے جس سے

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۷۶ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۳۶۱ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۷۱ و ۲۷۸ ؎

ظاہر ہے کہ سوالات جرح واقعات متعلقہ کی نسبت ہونے چاہئیں اور دفعہ ۱۴۶ سے ظاہر ہے کہ ماسوائے واقعات متعلقہ کے سوالات جرح ہو سکتے ہیں احکام دفعہ ۱۳۲ متعلق ہیں صرف اُن واقعات سے جو امور تنقیح طلب سے متعلق ہیں اور دفعہ ہذا اس قسم کے تمام واقعات سے جو متعلق مقدمہ ہوں خواہ تنقیح طلب ہوں یا نہ ہوں متعلق ہے اور اگر سوال کسی ایسے امر سے علاقہ رکھتا ہو جو متعلق مقدمہ نہیں ہے تو عدالت تجویز کریگی کہ گواہ اوسکے جواب دینے پر مجبور کیا جائے یا نہیں (دفعہ ۱۴۸) سوائے ان صورتوں کے جنکا ذکر دفعہ ۱۵۳ میں ہے ان سوالات کے خلاف جو صرف بغرض بے اعتباری کے کئے جاتے ہیں شہادت نہیں لیجا سکتی اور نہ حسب دفعہ ۱۵۵ ضمن (۳) کوئی ایسی شہادت نقیض گذر سکتی ہے جس کے خلاف شہادت دینے کا منصب نہ ہو ÷

عدالت کی تجویز پر منحصر ہے کہ کس وقت سوالات پوچھے جائینگے اور کسوقت گواہ پر جواب کے لئے جبر کیا جائے گا۔

دفعہ ۱۴۸۔ اگر کوئی ویسا سوال کسی ایسے امر سے علاقہ رکھتا ہو جو بجز ایسی باتوں کے جو اُس گواہ کے چال چلن میں عیب لگانے سے اُسکے اعتبار میں خلل ڈالتی ہیں۔ مقدمہ یا کارروائی پر مؤثر نہیں ہے تو عدالت یہ فیصلہ کریگی کہ آیا گواہ مذکور کو اُسکے جواب دینے پر مجبور کیا جائیگا یا نہیں اور عدالت موصوف بر تقدیر مناسب سمجھنے کے گواہ مذکور کو ہوشیار کر سکتی ہے کہ وہ جواب دینے پر مجبور نہیں ہے اور عدالت اپنی صوابدید کے عمل میں لانے میں امورات مرقوم الذیل کو ملحوظ رکھیگی ÷

(۱) ویسے سوالات مناسب ہیں۔ جب وہ اس نوع کے ہوں کہ صداقت اوس اتہام کی جو اُن سے پایا جاتا ہو عدالت کی رائے پر در خصوص اعتبار گواہ کے اس امر میں جسکی وہ گواہی دے از بسکہ تاثیر کریگی ÷

(۲) ویسے سوالات نامناسب ہیں۔ جب وہ اتہام جو اُن سے پایا جائے ایسے امور سے متعلق ہو جنکی قدامت زمان یا نوعیت کے سبب سے اتہام کی صداقت عدالت کی رائے پر در خصوص اعتبار گواہ بہ نسبت اُس امر کے جسکی اُس نے گواہی دی ہو تاثیر نہیں کریگی یا صرف تھوڑی سی تاثیر کریگی ÷

(۳) ویسے سوالات نامناسب ہیں۔ اگر فیمابین وقعت اُس اتہام کے جو گواہ کے چالچلن پر کیا جائے اور وقعت اسکی شہادت کے بہت فرق ہو ÷

(۴) جب گواہ جواب دینے سے انکار کرے تو عدالت مناسب سمجھنے کی تقدیر میں قیاس کر سکتی ہو کہ اگر جواب دیا جاتا خلاف مراد ہوتا ÷

دفعہ ہذا اور دفعات ۱۴۹ لغایت ۱۵۲ اس غرض سے وضع کی گئی ہیں کہ گواہ کو نامناسب سوالات جرح سے

محفوظ رکھا جاوے۔ دفعہ ہذا اور دفعہ ۱۴۹ حاکم اور فریقین مقدمہ پر یکساں قابل پابندی ہیں ؛

اِن الفاظ دفعہ ہذا ”جو مقدمہ یا کارروائی سے متعلق نہیں ہے بجز اُس قدر کے کہ گواہ کے چالچلن کو عیب لگانے سے“ سے وہ مراد ہے جس کا پھر ذکر دفعہ ۱۵۳ میں اِن الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے ”جو تحقیقات سے صرف اِسقدر علاقہ رکھتا ہو کہ اُسکے چالچلن میں نقص ظاہر ہونے سے اُسکے اعتبار کے تنزل کیطرف منجر ہو“ اور نتیجہ ظاہر ہے کہ دفعہ ۱۴۸ میں عام طور پر یہ فرض کیا گیا ہے کہ گواہ غیر متعلق سوال کے جواب دینے پر مجبور نہ کیا جائیگا اور دفعہ ۱۵۳ یہ فرض کرتی ہے کہ اگر گواہ غیر متعلق سوال کا جواب دے تو اُسکی تردید بذریعہ اور شہادت کے نہیں ہوسکتی۔

فقرہ اول و دوم دفعہ ہذا کے بموجب وہ امر واقعہ جسکی بابت سوال کیا گیا ہو ایسا ہونا چاہیئے کہ اگر سچ ہو تو گواہ کے اعتبار میں اُس امر کے متعلق جسکا کہ وہ اظہار دیتا ہے دراصل اور بُری طرح خلل انداز ہوگا۔ نسبت فقرہ چہارم دفعہ ہذا تمثیل (ج) دفعہ ۱۴۸ ملاحظہ ہو ؛

بدون وجہ معقول کے سوالات پوچھے نہ جائیں

دفعہ ۱۴۹۔ سوال محولہ دفعہ ۱۴۸ کا پوچھا جانا مناسب نہیں ہے الا جبکہ سوال کرنے والا اس بات کے سمجھنے کی وجوہات معقول رکھتا ہو کہ وہ اتہام جو اُس سے پایا جاتا ہے بنیاد مستحکم پر مبنی ہے ؛

تمثیلات

(الف) کسی بیرسٹر کو اٹرنی یا وکیل سے خبر ملی کہ ایک ضروری گواہ ڈاکو ہے تو یہ وجہ معقول گواہ سے اس بات کے سوال کرنے کی ہے کہ آیا وہ ڈاکو ہے یا نہیں۔

(ب) کسی وکیل کو ایک شخص حاضر عدالت سے یہ خبر پہونچی کہ ایک ضروری گواہ ہے اور مخبر سے جب وکیل نے سوال کیا تو اُس نے اپنے اظہار کی وجوہات معقول بیان کیں تو یہ وجہ معقول گواہ سے اسبات کے سوال کرنے کی ہے کہ آیا وہ ڈاکو ہے یا نہیں۔

(ج) کسی گواہ سے جس کا کچھ حال معلوم نہیں ہے اتفاقاً پوچھا گیا کہ تم ڈاکو ہو یا نہیں تو اس مقام میں سوال مذکورہ کے پوچھنے کی وجوہات معقول نہیں ہیں۔

(د) کسی گواہ سے جس کا کچھ حال معلوم نہیں ہے اوسکی اوقات بسری اور وجہ معاش کے بارے میں سوال کیا گیا اور وہ جواب شافی نہ دے سکا تو یہ امر وجہ معقول اس سوال کی ہوسکتا ہے کہ تم ڈاکو ہو یا نہیں ؛

عدالت کیا کریگی جس صورت میں کوئی سوال بدون وجوہات معقول کے پوچھا جائے

دفعہ ۱۵۰۔ اگر عدالت کی یہ رائے ہو کہ کوئی ویسا سوال بدون وجوہات معقول کے پوچھا جائے تو جس حال میں کہ سوال

مذکور کسی بیرسٹر یا پلیڈر یا وکیل یا اٹرنی نے کیا ہو عدالت موصوف کو اختیار ہوگا کہ اوس کی کیفیت اُس عدالت ہائیکورٹ یا دوسری عدالت کے حضور میں لکھ بھیجے جسکا بیرسٹر یا پلیڈر یا وکیل یا اٹرنی مذکور اپنے پیشیہ کی بجاآوری میں تابع ہو؂

دیکھو فقرہ ۲ دفعہ ۱۶۵ ایکٹ ہذا؂

فحش اور ہتک آمیز سوالات

دفعہ ۱۵۱ - عدالت کو اختیار ہے کہ جن سوالات یا استفسارات کو فحش یا ہتک آمیز سمجھے اونکی ممانعت کرے - گو کہ وہ سوالات یا استفسارات امورات نزاعی مرجوعہ عدالت سے کچھ تعلق رکھتے ہوں - اِلّا اس حال میں کہ اُن کو امور تنقیح طلب سے یا ایسے امور سے علاقہ ہو جنکا جاننا واسطے تجویز اس امر کے کہ امور تنقیح طلب کا وجود ہے یا نہیں ضروری ہو؂

سوالات جنسے توہین یا رنج دینا مقصود ہے -

دفعہ ۱۵۲ - عدالت کو لازم ہوگا کہ جو سوالات اوسکی دانست میں توہین یا رنج دینے کی نیت سے پوچھے جائیں یا ایسے ہوں کہ گو بنفسہٖ مناسب ہیں مگر اُنکے طور کے سبب سے بلاضرورت رنجش خاطر کا باعث ہوں اُنکی ممانعت کرے؂

دفعات ۱۴۹ لغایت ۱۵۲ بمعہ دفعہ ۱۴۸ سے یہہ مقصود ہے کہ گواہ کو نامناسب سوالات جرح سے محفوظ رکھا جاوے اور ایسے سوالات نہ پوچھے جانے چاہئیں جو باعث توہین اور رنجدہی ہوں - دفعہ ۱۶۵ کے رو سے بھی خود جج کو ایسے سوال کے پوچھنے سے امتناع کیا گیا ہے جو حسب دفعہ ۱۴۸ یا ۱۴۹ کسی اور شخص سے پوچھنا ناجائز ہو لیکن اگر سوالات فحش اور ہتک آمیز امور واقعہ زیر تنقیح سے متعلق ہوں تو عدالت منع نہیں کر سکتی (۱) یا اُن امور سے متعلق ہوں جو اس امر کے فیصلہ کے لئے ضروری ہوں کہ آیا امور زیر تنقیح موجود ہیں یا نہیں اگر سوالات پیش آمدہ روبرو عدالت سے خفیف تعلق رکھتے ہوں تو عدالت حسب اقتضائے رائے خود اُن کو منع کر سکتی ہے - ایڈووکیٹ کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۲۸؂

ایسی شہادت کا خارج کرنا جو ایسے سوالات کے جوابوں کی تردید میں ہو جسکے ذریعہ سے راست گفتاری کا جانچنا مقصود ہو -

دفعہ ۱۵۳ - جب کسی گواہ سے کوئی ایسا سوال پوچھا جاے اور وہ کسی ایسے سوال کا جواب دے جو تحقیقات سے صرف یہاں تک تعلق رکھتا ہو کہ اُس گواہ کے چال چلن کو عیب لگا کر اس کے اعتبار میں خلل پیدا کرنے کی طرف راجع ہو تو اوسکی تردید میں کوئی شہادت نہ گذرانی جائیگی لیکن جس حال میں کہ وہ جھوٹ جواب دے تو بعد ازاں اُسپر جھوٹی گواہی دینے کا الزام لگایا جاسکے گا؂

---

(۱) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۴۶۸ و ۴۷۰؂

استثناء ۱- اگر کسی گواہ سے پوچھا جائے کہ تم پیشتر کسی جرم کے مجرم ٹھہرے تھے یا نہیں اور وہ کہے کہ نہیں تو اُس کے پیشتر مجرم ٹھہرنے کی شہادت گذر سکتی ہے ؞

استثناء ۲- اگر گواہ سے کوئی ایسا سوال پوچھا جائے جس سے اوسکی ناجنبہ داری پر حرف آتا ہو اور وہ اُن واقعات کا مُنکر ہو جنکی طرف سوال مذکور میں اشارہ ہو تو اُسکی تردید کیجا سکتی ہے ؞

تمثیلات

(الف) بجواب اُس دعوٰی کے جو جہاز کے بیمہ کرنے والے پر کیا گیا یہ کہا گیا کہ وہ مبنی اوپر فریب کے ہے۔

مدعی سے پوچھا گیا کہ اس سے پہلے کسی معاملہ میں تم نے فریبی دعوٰی کیا تھا یا نہیں اُسنے انکار کیا۔

شہادت واسطے ثبوت اس امر کے پیش کیگئی کہ اُس نے ویسا دعوٰی کیا تھا۔

یہ شہادت قابل منظوری نہیں ہے ؞

(ب) ایک گواہ سے پوچھا گیا کہ تم بددیانتی کی علّت میں عہدہ سے موقوف کئے گئے تھے یا نہیں- اوس نے انکار کیا۔

شہادت واسطے ثبوت اس امر کے پیش کیگئی کہ وہ بعلّت بددیانتی کے موقوف کیا گیا تھا

یہ شہادت قابل منظوری نہیں ہے ؞

(ج) زید نے کہا کہ فلاں تاریخ ہم نے عمرو کو لاہور میں دیکھا تھا۔

زید سے پوچھا گیا کہ تم اوسی تاریخکو کلکتہ میں تھے یا نہیں- اوس نے انکار کیا۔

شہادت اس بات کے ثابت کرنیکے لئے پیش کیگئی کہ زید اوس تاریخ کو کلکتہ میں تھا۔

یہ شہادت قابل منظوری ہے۔ نہ بایں وجہ کہ اوس سے تردید زید کی ایسے واقعہ میں ہوتی ہو جو اُسکے اعتبار سے متعلق ہے بلکہ اسوجہ سے کہ اوس سے تردید اس واقعہ مبیّنہ کی ہوتی ہے کہ عمرو تاریخ تحقیق طلب کو لاہور میں دیکھا گیا تھا۔

اِن صورتوں میں سے ہر ہر صورت میں اگر گواہ کا انکار جھوٹا ہو تو اسپر جھوٹی گواہی دینے کا الزام عاید ہو سکتا ہے ؞

(د) زید سے سوال کیا گیا کہ آیا تمہارے خاندان کو عمرو کے خاندان سے جس کے خلاف میں تم شہادت دیتے ہو دشمنی موروثی ہے یا نہیں۔

اوس نے اُس سے انکار کیا تو اوسکی تردید اس بنیاد پر کیجا سکتی ہے کہ سوال مذکور اس کے ناجانبدار ہونے پر شک ڈالتا ہے ؞

دفعہ ہذا کی ہمراہ تمثیلات (ن) (س)، دفعہ ۱۴۔ اور دفعہ ۱۵۔ ایکٹ ہذا کو پڑھنا چاہیئے ؞

وجہ اس قاعدہ کی کہ تردیدی شہادت دینے کے حق کو محدود کیا جاوے یہ ہے کہ اصلی اہم مدعا یہ ہے کہ عدالت کی توجہ تا بحد امکان خاص تنقیحات تک محدود رکھی جاوے۔ جس حال میں کہ ایک امر واقعہ کی نسبت جو بوجہ رکھنے بلا واسطہ تعلق ہمراہ امر تنقیح کے امر متعلقہ ہو گواہ نے انکار کر دیا ہو تو وہ اور طرح سے ثابت کیا جا سکتا ہے اور اسطرح سے اوسکے جواب کی تردید آزادانہ شہادت سے کیجا سکتی ہے۔ اگر سوالات امور واقعہ متعلقہ سے متعلق ہوں تو جوابات کی تردید کیجا سکتی ہے۔ اور اگر امورات غیر متعلقہ سے متعلق ہوں تو پھر نہیں۔ گواہ کے سابقہ چال چلن کے متعلق تحقیقات کرنا غیر متعلقہ خیال کیا جائیگا اگر اُسکا کوئی واسطہ مقدمہ یا فریقین مقدمہ سے نہ ہو بہ نسبت ثابت کرنے سابقہ سزایابی کے ملاحظہ ہو دفعہ ۵۱۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری ؞

فریق مقدمہ کا اپنے گواہ سے سوالات پوچھنا۔

دفعہ ۱۵۴۔ عدالت کو بموجب اقتضاء اپنی صوابدید کے اختیار ہوگا کہ جو شخص کوئی گواہ پیش کرے اُسے ایسے سوال کرنے کی اجازت دے جو فریق ثانی سوالات جرح میں کر سکتا ؞

اسطرح سے عدالت کی اجازت سے گواہ سے سوال موصل الی المقصود زیر احکام دفعہ ۱۴۳ کیا جا سکتا ہے اور امورات متذکرہ دفعات ۱۴۵ و ۱۴۶ کے متعلق اُس سے جرح ہو سکتی ہے ؞

عدالت ایسا سوال کرنے کی اُسوقت اجازت دیگی جبکہ ایک فریق مقدمہ جو گواہ بنکر آتا ہے اُسی فریق کے خلاف عداوتاً گواہی دے۔ ایسا خاصکر ایسی صورتوں میں ہوتا ہے جبکہ ایک فریق دوسرے فریق کو بطور اپنے گواہ کے طلب کراتا ہے تو ایسی صورت میں طبعی طور پر ظاہر ہے کہ اظہار گواہ کا خلاف ہوگا بطور مثال جیسا کہ مدعا علیہ بطور گواہ مدعی کے بلایا جائے (۱) صرف اس امر سے کہ بوقت تجویز بعدالت سشن کسی گواہ نے اُس سے مختلف بیانات کیئے جو اُس نے مجسٹریٹ کے روبرو کیئے تھے خواہ مخواہ اوسکا مخالف ہونا لازم نہیں آتا۔ صحیح نتیجہ جو اختلاف سے جو کل بیان کے مختلف اجزاء میں ہے اخذ کرنا چاہیئے یہ نہیں ہے کہ گواہ مذکور ایک فریق یا دوسرے فریق کے مخالف ہے بلکہ یہ ہے کہ گواہ مذکور ایسا ہے کہ اُسکی بات پر بجز اسکے کہ تائید اوسکی دوسری شہادت قابل اطمینان سے ہو اعتبار نہ کرنا چاہیئے (۲) بعض گواہان استغاثہ کا بیان لیا گیا۔ ملزمان نے التوا کی درخواست کی تاکہ وہ گواہان مذکور پر بذریعہ وکیل کے جرح کر سکیں۔ درخواست التوا نامنظور کیگئی۔ اور ملزمان کو جرح کرنے کا حکم دیا گیا۔ مگر وہ اسوقت ایسا کرنیکے ناقابل تھے۔

---

(۱) مورز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۳ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۵۳ و جلد ۱۲ صفحہ ۶۴۲ و ۶۶۴ ؞

ازاں بعد ملزمان نے درخواست کی کہ گواہان مذکور بطور گواہ ملزمان کے طلب کئے جائیں چنانچہ گواہان مذکور طلب کئے گئے لیکن جب وکیل ملزمان نے اُن پر جرح کرنی شروع کی تو اُسے ایسا کرنے کی اجازت نہ دیگئی۔ تجویز ہوا کہ محض یہ امر واقعہ کہ ملزم اس امر پر مجبور کئے گئے تھے کہ گواہان استغاثہ کو بطور اپنے گواہان کے متصور کریں انکی حیثیت کو تبدیل نہ کرتا تھا اور کہ گو ملزمان انکو بطور گواہان خود طلب کرنے پر مجبور ہوئے تھے تاہم وہ دراصل زیر دفعہ ۲۵۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری واسطے جرح کئے جانیکے طلب کئے گئے تھے اور مجسٹریٹ ان پر جرح کرنے کی اجازت نہ دینے میں غلطی پر تھا (۱)

گواہ کے اعتبار پر اعتراض

دفعہ ۱۵۵۔ گواہ کے اعتبار پر فریق مخالف یا بہ منظوری عدالت کے وہی فریق جو اوسے پیش کرے حسب تفصیل ذیل اعتراض کرسکتا ہے :۔

گواہ چونکہ وسیلہ ہوتا ہے جس کے ذریعہ عدالت دعویٰ یا الزام کی سچائی یا جھوٹ پر پہنچ سکتی ہے اس لئے وسیلہ مذکور کا اعتبار معلوم کرنا ضروری ہے اور ضروری ہے کہ فریقین کو اس امر کا اختیار دیا جاوے کہ گواہ کے چالچلن کے متعلق بلاواسطہ شہادت دیں تاکہ ظاہر ہو جاوے کہ وہ عدالت سے قابل یقین کئے جانیکے نہیں ہے اور ایسا چار طریق متذکرہ دفعہ ہذا میں کیا جاسکتا ہے۔ مطابق قانون انگلستان گواہ کے اعتبار پر حسب ذیل طریق میں اعتراض کیا جاسکتا ہے (۱) بذریعہ کرنے سوالات جرح کے یعنی بذریعہ دریافت کرنے خود گواہ سے اُن واقعات کے جو اسکو نامعتبر ٹھہراتے ہوں (۲) (۲) اُسکی شہادت متعلق اہم امور کسی تردید کرنیکے لئے گواہان کے طلب کرانے سے (۳) (۳) بذریعہ دریافت کرنے سوالات جرح میں یا اگر انکار کیا جاوے تو بلاواسطہ طور پر ثابت کرنے طرفداری یا سابقہ سزایابی گواہ کے (۴) یا کہ اسکو رشوت دیگئی ہے یا کہ اُس نے سابقہ مخالف بیانات کئے ہیں یا اگر مقدمہ زنا بالجبر میں عورت مستغیثہ ہو تو بذریعہ ثابت کرنے بدچلنی گواہ کے (۵) (۴)۔ بذریعہ بلاواسطہ ثبوت اس امر کے کہ گواہ کی ایسی شہرت ہے جو نا قابل اعتبار ہے (۶) لیکن زیر ایکٹ ہذا صرف تین طرح اعتراض کیا جاتا ہے (۱) بذریعہ سوالات جرح کے (۲) اس کے بیان کی تردید کرنے سے (۳) اس کے اعتبار پر اعتراض کرنے سے ۞

(۱) بشہادت اُن اشخاص کے جو اس بات کی گواہی دیں کہ اُس گواہ کی بابت جو کچھ وہ جانتے ہیں اُسکی وجہ سے وہ اس کو نامعتبر سمجھتے ہیں۔

(۲) بہ ثبوت اس امر کے کہ گواہ کو رشوت دیگئی ہے یا "اُس نے رشوت لینی قبول کی ہے"[ل] یا اور

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۵۹۴ (۲) ملاحظہ ہوں دفعات ۱۳۸ و ۱۴۰ و ۱۴۵ و ۱۴۶ و ۱۴۷ لغایت ۱۵۴ (۳) زیر دفعہ ۵ ایکٹ ہذا۔ قانون شہادت ٹیلر صاحب ۷۰۴ و فیلڈ صاحب ۶۵۷ (۴) دفعہ ۱۵۳۔ ایکٹ ہذا (۵) ضمن ہائے ۲ و ۳ و ۴ دفعہ ہذا (۶) ضمن (۱)، دفعہ ۱۵۵۔ ایکٹ ہذا ۞

[ل] دفعہ ہذا کے فقرہ (۲) میں الفاظ "قبول کی ہے" اصل لفظ کے عوض بذریعہ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۷ء کی دفعہ ۱۱ کے قایم کئے گئے ۞

کوئی ترغیب ناجایز واسطے ادائے شہادت کے اُس نے سُنی ہے ❊

ضمن ہٰذا کو ہمراہ مستثنٰے ۲ دفعہ ۱۵۳ کے پڑھنا چاہیئے ❊

(۳) یہ ثبوت بیانات سابقہ کے جو مغائر اوسکی ایسی شہادت کے کسی جزو کے ہوں جو قابلِ تردید ہے ❊

ضمن ہٰذا کے متعلق یہ امر لازمی ہے کہ اگر وہ بیان کسی تحریر نوشتہ گواہ میں مندرج ہو تو قبل اسکے کہ تردید کیجائے دفعہ ۱۴۵ کی تعمیل کرنی چاہیئے یعنی یہ کہ گواہ کی توجہ اس تحریر کیطرف مائل کرلیجائے۔ ایک مقدمہ میں بحث تمادی کی تھی۔ اور اُس بحث کا انفصال منحصر اسبات پر تھا کہ آیا مدعیہ ۲۳ فروری سنہ ۱۸۶۳ع کو پیدا ہوئی تھی یا ۱۵ اگست سنہ ۱۸۶۵ع کو مدعیہ نے اپنے ثبوت میں ایک قرآن پر لکھا ہوا اپنے مورث کا یہ دکھلایا کہ مدعیہ سنہ ۱۸۶۳ع میں پیدا ہوئی تھی۔ بعد اسکے کہ مدعیہ کی جانب کا ثبوت ختم ہوگیا۔ اور مدعا علیہ کیجانب کا ثبوت شروع ہوا تو مدعیہ نے ایک خط بوقت سوالات جرح کے ایک گواہ کے روبرو پیش کیا یہ خط مدعیہ کے پدر کا لکھا ہوا بیان کیا جاتا تھا۔ اور اس میں یہ تحریر تھا کہ زوجہ اسکی یعنے ماں مدعیہ کی حاملہ تھی۔ بلحاظ تاریخ خط کے وہ حمل صرف مدعیہ کا ہو سکتا تھا۔ یہ خط عبدالکریم مدعا علیہ کو دکھایا گیا۔ اُس نے اول تو یہ تسلیم کیا کہ وہ خط لکھا ہوا آغا محمد پدر مدعیہ کا ہے بعد اسکے یہ کہا کہ جو عبارت نسبت حمل کے تحریر ہے وہ جعل ہے۔ محمود گواہ کے نام خط روانہ ہوا تھا۔ محمود سے جب خط کی نسبت دریافت کیا گیا تو اُس نے کہا کہ جو عبارت حمل کی نسبت تحریر ہے۔ وہ پیچھے سے بڑہائی گئی اور جعل ہے۔ اور اسیطرح قرآن پر جو تحریر ہے۔ اُسکو بھی جھوٹھا بیان کیا تھا مدعیہ کیجانب سے اس گواہ کے نامعتبری کے اظہار کو شہادت ایک لڑکی کی بدیں ثبوت پیش کئے جانے کی درخواست گذری کہ نسبت ان دونوں دستاویزات کے لڑکی کے روبرو اس گواہ نے اسکے خلاف بیان کیا تھا۔ بحث یہ تھی کہ ایسی شہادت گذر سکتی ہے یا نہیں۔ **تجویز ہوا** کہ دفعہ ۱۵۵ میں جو یہ الفاظ درج ہیں کہ جو قابل جرح کئے جانیکے ہوں ان کا منشا یہ ہے کہ وہ امر واقعہ متعلقہ ہوگا۔ اور نسبت تحریر قرآن شہادت بخلاف اس گواہ کے گذر سکتی ہے کیونکہ اس معاملہ میں مدعیہ کی جانب سے شہادت اہم پیش ہوئی ہے کہ وہ تمام تحریر آغا مرزا کی ہے پس اگر اس گواہ کی شہادت جو اوسکے بیان کے مخالف ہے بے وقعت قرار دیجاوے تو شہادت مدعیہ اسی بیان کے ثبوت میں قایم رہتی ہے۔ مگر خط کا معاملہ دوسری طرح کا ہے اس معاملہ کی بابت مدعیہ نے کوئی ثبوت نہیں دیا ہے بلکہ اُس نے صرف سوالات جرح پر گواہان مدعا علیہ کے کفایت کی ہے۔ جنھوں نے یہ بیان کیا ہے کہ خط کی وہ عبارت جعل ہے۔ اگر ہم ایسے گواہ کی صداقت پر بھی حملہ کرنے دیں تو اسکا کیا نتیجہ ہوگا کوئی شہادت مدعیہ کی جانب سے نسبت تصدیق اُس خط کے موجود نہیں ہے بالفرض اس امر کے گواہ مدعا علیہ کا بیان صحیح نہ سمجھا جاوے پس اس معاملہ کی بابت شہادت پیش ہو سکیگی (۱) اپیلانٹ ایک ایڈووکیٹ

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۴۴۳ ❊

چیفکورٹ لوئر برہما پر یہ الزام لگایا گیا تھا کہ درحالیکہ وہ بطور ایڈووکیٹ از طرف استغاثہ بنام چار اشخاص بعلت مُجُسلا لیجانے ایک لڑکی دختر مسمی اوہنی گنی کے مقرر تھا اُس نے لڑکی کے والد کو کہا کہ ایک یوروپین گواہ کو جو ماہر دستخط گورنمنٹ آف انڈیا تھا رشوت دے اور اسطرح سے مجرم سخت بد عملی پیشہ کا ہوا۔ اوسکے سینئر ایڈووکیٹ نے کہا کہ اپیلانٹ نے کچھ ایسا بیان کیا تھا (جسکے ٹھیک الفاظ وہ بیان نہ کر سکا) کہ مینے ایسا کام کیا ہے جو پیشتر کبھی نہیں کیا اور لڑکی کے والد کو مشورہ دیا ہے کہ گواہ کو رشوت دے۔ اپیلانٹ نے ایسا کرنے یا ایسے الفاظ کہنے سے انکار کیا۔ لڑکی کے والد نے بیان کیا کہ اپیلانٹ نے اُس سے اشارہ کیا تھا کہ گواہ کی خبرداری کرلینی چاہئیے چنانچہ خبرداری کرلیگئی لیکن اس امر کی کوئی شہادت نہ تھی کہ کسی نے اوسکو رشوت دی یا دینے کا اقدام کیا قرار دیا گیا کہ شہادت اُن اشخاص کی جنکے پاس اُسکے سینئر نے بعدم حاضری اپیلانٹ کے وہ باتیں دہرائیں جنسے کہ الزام پیدا کیا گیا ہے گو زیر دفعہ ۱۵۷۔ ایکٹ شہادت قابل پذیرائی ہے تاہم اس اصل امر تنقیح کے فیصلہ میں کوئی مدد نہیں دیتی کہ آیا اپیلانٹ نے فی الحقیقت اوہن گنی کو گواہ کو رشوت دینے کا مشورہ دیا تھا۔ جو کچھ اسکے سینئر نے متعلق گفتگو مابین اپیلانٹ اور اوہن گنی کے بیان کیا تھا وہ اوسکی غیر حاضری میں کیا گیا تھا اور گورنمنٹ ایڈووکیٹ نے اُس گفتگو کے مراتب شہادت میں پیش کئے تھے جو اوسکے اور اوہن گنی کے درمیان ہوئی تھی حکام پریوی کونسل سے قرار دیا گیا کہ ایسی شہادت بغرض اعتراض کرنے اوپر اعتبار اوہن گنی کے زیر دفعہ ۱۵۵ (۳) ایکٹ شہادت ناقابل پذیرائی تھی (۱) جو بیان کہ کسی عہدہ دار پولیس نے حسب دفعہ ۱۶۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰۔ ۱۸۸۲ء) قلمبند کیا ہو وہ بطور شہادت منجانب ملزم استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن اگرچہ وہ شہادت نہیں ہے مگر عہدہ دار پولیس جس سے بیان مذکور کیا گیا ہو۔ واسطے تازہ کرنے اپنی یاد کے حسب دفعہ ۱۵۹۔ ایکٹ شہادت (۱۸۷۲ء) استعمال کر سکتا ہے اور اس سے سوالات جرح بابت اُسکے منجانب اُس فریق کے کئے جاسکتے ہیں جسکے خلاف شہادت بمد بیان مذکور دیگئی ہو جس شخص نے کہ بیان کیا ہو اوس سے بھی بابت اوسکے سوالات کئے جاسکتے ہیں اور بغرض اسکے کہ اوسکے اعتبار کی نسبت اعتراض کیا جاوے عہدہ دار پولیس یا کسی اور شخص کا اظہار جسکی سماعت میں بیان مذکور کیا گیا ہو نسبت امر مذکور کے حسب دفعہ ۱۵۵۔ ایکٹ شہادت کے لیا جاسکتا ہے۔ مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام اتم چند (رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۰) کی تقلید کی گئی (۲) یعنی کہ بیان مذکور بذاتہ بطور شہادت بلا واسطہ کے استعمال نہیں کیا جاسکتا (۳) اور نہ برخلاف اُس کے استعمال کیا جاسکتا ہے (۴) اُس گواہ کے اعتبار پر

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۲۹ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۶۵۷ و ۶۵۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۵۴ ۱۵۶ و جلد ۹ صفحہ ۴۵۵ و ۴۵۸ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۵۷ و ۶۰ (۴) دفعہ ۱۶۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری +

اعتراض کرنیکے لیے جس نے بجز شخص ملزم گواہی دی ہو اُس افسر پولیس کا جس نے مقدمہ میں تفتیش کی ہو بغرض اظہار اس امر کے اظہار لینا خلاف قانون نہیں ہے کہ گواہ مذکور نے اوسکے روبرو ایک مختلف اور مخالف بیان کیا ہے (۱) گواہوں کے بیان جو پولیس افسر نے لکھے ہوں جبکہ وہ حسب دفعہ ۱۶۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری تفتیش کر رہا ہو روزنامچہ متذکرہ دفعہ ۱۷۲ مجموعہ مذکور کا کوئی جزو نہیں ہیں اور شخص ملزم کو بوقت تحقیقات استحقاق ہے کہ بیانات مذکور کو دیکھے اور اُنکی بابت گواہان سے سوالات جرح کرے (۲) بخلاف ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۳۹۰ - اجلاس کامل - اور پولیس افسر اُن کو اپنے روزنامچہ میں درج کرکے شخص ملزم سے استعمال کیے جانے سے محفوظ نہیں رکھ سکتا یعنے ملزم اُن کو دیکھ سکتا ہے (۳) پولیس رپورٹ برخلاف اشخاص ملزم بطور شہادت کے تصور نہیں کیجا سکتی وہ بیانات جنکو گواہان مابین تفتیش کریں اور جنکو پولیس تحریر کرے یا تو بموجب دفعہ ۱۵۵ - ایکٹ شہادت ہند اونہیں گواہان کی شہادت روبروئے عدالت کے تردید میں یا بموجب دفعہ ۱۵۷ - ایکٹ مذکور اوسکی تائید میں ثابت کیے جا سکتے ہیں - لیکن امر مذکور بیانات از قسم مذکور کی تحریر کو بطور شہادت بلا واسطہ کے قابل پذیرائی کرنے سے بہت مختلف چیز ہے - دفعہ ۱۶۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں صریح طور پر بیانات گواہان جنکو پولیس ضبط تحریر میں لائی ہو بجز اُس صورت کے جبکہ بیان موجب مرگ ہو برخلاف ملزم بطور شہادت ناقابل پذیرائی قرار دیا گیا ہے (۴) دفعہ ۱۶۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں درج ہے کہ کسی ملزم کے برخلاف اُسکا وہ بیان جو اُس نے بطور گواہ دوران تفتیش پولیس کے سامنے کیا ہو اور جو قلمبند ہو چکا ہو بطور شہادت پذیرا نہیں کیا جا سکتا - مگر اُس میں یہ درج نہیں ہے کہ وہ بیان کسی طرح سے اُسکے برخلاف ثابت نہ کیا جائیگا (۵) بلحاظ احکام دفعہ ۱۶۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے یہ امر شہادت سے صریحاً ظاہر ہونا چاہیئے کہ بیان جو روبروئے اہلکار پولیس کے کیا گیا وہ ایک ایسا بیان تھا جو بجواب اُن سوالات کے کیا گیا جو ملزم سے اہلکار پولیس تفتیش کنندہ نے پوچھے اور بصورت نہ ہونے ایسی شہادت کے گو بیان جھوٹا بھی ثابت ہو تجویز ثبوت جرم بحال نہیں رہ سکتی (۶)

دو اشخاص نے بدیں مضمون بیانات دیئے تھے کہ (ج) اور ایک اور شخص نے انکو لوٹ لیا ہے اور ایسا کرنے میں ضرب پہونچائی ہے ان میں سے ایک بیان انہوں نے اپنے آقا کے پاس اور دوسرا ہیڈ کانسٹیبل کے روبرو دیا تھا بعد میں (ج) پر استغاثہ کیا گیا اور دونو اشخاص مذکور بطور گواہان استغاثہ کے طلب کیے گئے

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۴۶۹ و جلد ۵ صفحہ ۲۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۶۵۷ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۶۱۰ و ۱۱۲۰ نوٹ و جلد ۲۰ صفحہ ۲۴۲، (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۲۴۲، (۴) نمبر ۱۷ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ فوجداری۔ (۵) نمبر ۵ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ فوجداری (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۳۴۹

مگر اس وقت انہوں نے اس امر سے انکار کیا کہ (ج) اُن اشخاص میں سے تھا جنہوں نے کہ اُن پر حملہ کیا تھا۔ انکے پہلے بیانات داخل کئے گئے مگر نہ تو آقا اور نہ ہیڈ کانسٹیبل واسطے تصدیق اُن بیانات کے الفاظ کے طلب کئے گئے جنکا کہ گواہان مذکور کی طرف سے دیا جانا بیان کیا گیا تھا۔ تجویز ہوئی۔ کہ وہ پہلے بیانات جو ملزمان کو مجرم بناتے تھے صرف زیر دفعہ ۱۵۵ (۳) انکی شہادت کو غیر معتبر بنانیکے واسطے استعمال کئے جا سکتے تھے نہ کہ بطور اہم شہادت بخلاف ملزمان کے (۱)

جبکہ اطلاع اول جو پولیس کو دی گئی محض اعادہ اس اطلاع کا ہو جو دوسرے شخص نے اسکو دی تھی تو اطلاع مذکور بطور رپٹ اول کے حسب دفعہ ۱۵۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری استعمال نہیں کیجا سکتی اور اطلاع مذکور واسطے تردید شہادت شخص آخر الذکر کے حسب دفعہ ۱۵۵ (۳) ایکٹ شہادت استعمال نہیں کیجا سکتی گو بلا شبہ شہادت شخص اوّل الذکر سے شخص آخر الذکر کے بیان کی تردید کیجا سکتی ہے۔ جبکہ گواہ بہت سے واقعات جو مختلف مقامات اور مختلف اوقات پر واقع ہوئے ہوں بیان کرتا ہو تو اُسکی صداقت کی نسبت شبہ ہو سکتا ہے لیکن ان حالات پر بھی لحاظ کرنا ضروری ہے کہ جن میں اسکو حال واقعات مذکور کا علم ہوا (۲)

(۴) جب کسی شخص پر بعلت زنا بالجبر یا قصداً ازالۂ بکارت کے نالش رجوع ہو تو یہ ثابت کیا جا سکتا ہے۔ کہ مدعیہ عموماً فاحشہ تھی ؛

تشریح۔ جو گواہ کسی دوسرے گواہ کو ناقابل اعتبار ظاہر کرے اوسے اختیار ہے کہ سوال اصلی کے وقت اپنے اس بات کے باور کرنے کی وجہ بیان نہ کرے لیکن سوال جرح کے وقت اوسکی وجوہات اوس سے پوچھی جا سکتی ہیں اور جو جواب وہ دے اسکی تردید نہیں ہو سکتی ہے۔ مگر در صورت جھوٹ ہونیکے اوسپر بعد ازاں جھوٹی گواہی دینے کا الزام عاید ہو سکتا ہے ؛

تمثیلات

(الف) زید نے عمرو پر واسطے قیمت اوس مال کے جو عمرو کے ہاتھ بیچا گیا اور اُس کے حوالہ کر دیا گیا نالش کی۔ بکر نے کہا کہ مَیں نے وہ مال عمرو کے حوالہ کر دیا۔

شہادت بہ ثبوت اس امر کے پیش کیگئی کہ پیشتر اوس نے یہ کہا تھا کہ مال عمرو کو حوالہ نہیں کیا گیا۔ یہ شہادت قابل منظوری ہے ؛

(ب) زید بعلّت قتل عمرو کے ماخوذ ہوا۔

بکر نے کہا کہ عمرو نے جان کندنی کی حالت میں یہ اظہار کیا تھا کہ زید نے مجھکو وہ زخم لگایا

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۱۹۱- (۲) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۱۰ یکم ستمبر ۱۹۰۳ء

جس سے میں مرتا ہوں۔ شہادت اس امر کے ثابت کرنیکے لئے پیش کیگئی کہ اُس سے پیشتر بکر نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ زید نے وہ زخم نہیں لگایا اور نہ میرے سامنے لگایا گیا۔ یہ شہادت قابل منظوری ہے ؛

سوالات مشعر تصدیق شہادت متعلق واقعہ مؤثر جایز ہیں۔

دفعہ ۱۵۶۔ جب کوئی گواہ جسکی گواہی کا اثبات مراد ہے کسی واقعہ مؤثر کی شہادت دے تو اوس سے اور ایسے حالات پوچھے جاسکتے ہیں جو اوس نے واقعہ مؤثر متذکرہ بالا کے وقوع کے وقت یا مقام پر یا اوس کے قریب دیکھے ہوں۔ بشرطیکہ عدالت کی رائے میں حالات مذکور ثابت ہونے کی تقدیر میں اوس گواہ کی گواہی کے مؤید ہونگے جو اُس نے بہ نسبت واقعہ مؤثر کے دی ہو ؛

تمثیل

زید ایک شریک جرم نے احوال ایک سرقہ بالجبر کا بیان کیا جس میں وہ شریک تھا اور اوس نے ذکر کئی واقعات کا کیا جو اُس سرقہ بالجبر سے کچھ تعلق نہیں رکھتے ہیں۔ مگر جائے سرقہ بالجبر میں جاتے یا وہاں سے آتے وقت اثنائے راہ میں ہوئے تھے۔

بمراد تائید اوس شہادت کے جو اُس نے دربارہ سرقہ بالجبر کے دی ہو ان واقعات کی علیحدہ شہادت گذر سکتی ہے ؛

دفعہ ہذا میں اُس شہادت کے ادخال کے متعلق حکم ہے جو بلا واسطہ امر واقعہ متعلقہ کے ثابت کرنیکے لئے تو نہیں بلکہ گواہ کے اعتبار کو آزمانے کے لئے دی گئی ہو ؛

وہ تطبیق جس سے شہادت شریک جرم کی قابل اعتبار قرار پاوے ایسی ہونی چاہیئے جو علاوہ شہادت شریک جرم کے ہو اور جس سے شہادت شریک جرم کی اس جزو کی تائید ہوتی ہو جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ ملزم بروقت صدور جرم کے موجود تھا اور اس جُرم کے سرزد ہونے میں شریک تھا (۱)

ایک ہی واقعہ کی نسبت گواہ کے بیانات سابق گواہی مابعد کی تصدیق کیلئے ثابت کئے جاسکتے ہیں۔

دفعہ ۱۵۷۔ کسی گواہ کی شہادت کی تائید کے لئے کوئی بیان جو گواہ مذکور نے متعلق اوسی واقعہ کے بروقت وقوع یا قریب اُسکے یا روبرو کسی ایسے حاکم کے جو قانوناً مجاز اُس واقعہ کی تحقیقات کا تھا پیشتر کیا ہو۔ ثابت ہو سکتا ہے ؛

دفعہ ہذا اس اصول پر مبنی ہے کہ مطابقت گواہ کی صداقت میں یقین کرنے کی وجہ ہوتی ہے۔ اور کسی تائید کا اثر بذریعہ

---

(۱) ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۱۹ صفحہ ۱۶ ؛

سابقہ مطابق بیانات کے اس مسئلہ کی سچائی پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ شخص جو ہمیشہ یکساں و مطابق ہو یقین کئے جانیکے لائق ہوتا ہے (۱)

دفعہ ۱۶۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایک گواہ کے بیان کی مسل کو جو زیر دفعہ ۱۶۱ لکھا گیا ہو بطور شہادت استعمال کرنے کی مخالفت کرتی ہے لیکن عام احکام ایکٹ شہادت متعلق ثبوت بیان مذکور بذریعہ شہادت زبانی کو منسوخ نہیں کرتی اور ایسا بیان زیر دفعہ ۱۵۷۔ ایکٹ شہادت بتائید شہادت گواہ کے جو اس نے بروقت تجویز دی ہو قابل پذیرائی ہوتی ہے (۲) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۵۴۔ بخلاف ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۱۔ وہ شہادت جسکی تائید مطلوب ہو ضرور ہو کہ دیگئی ہو قبل اس کے کہ تائید کرنے والی شہادت دیجائے (۳)

سنہ ۱۸۷۸ء میں پانچ منجملہ چھ کس جنکے نام لئے گئے کہ وہ مرتکب جرم قتل عمد کے ہوئے گرفتار ہوئے اور بعد تحقیقات روبرو مجسٹریٹ کے اونکی تجویز روبرو عدالت سشن کے ہوئی اور اونکی نسبت تجویز ثبوت جرم قتل عمد عمل میں آئی۔ بوقت تحقیقات روبرو مجسٹریٹ کے چھٹا ملزم فرار ہوا جو امر مجسٹریٹ نے تحریر کیا ہے۔ اپنے اظہار روبرو مجسٹریٹ میں گواہان نے بیان کیا کہ اسامی مفرور واحد الشریک اس جرم کا تھا جسکا الزام ان قیدیان پر لگایا گیا تھا جو اسوقت زیر تجویز تھے۔ عدالت سشن جج میں صاحب جج نے یہ تحریر نہیں کیا کہ چھٹا ملزم فرار ہو گیا تھا۔ اور شہادت خلاف صرف ان قیدیان کے جنکی نسبت اسوقت تجویز ہو رہی تھی قلمبند کیگئی سنہ ۱۸۸۶ء میں شخص مفرور گرفتار ہوا اور اوسکی نسبت تجویز یہ عدالت سشن میں بربنائے الزام قتل عمد کے عمل میں آئی اسوقت اکثر گواہان سابق فوت ہو گئے تھے۔ اسٹریٹ صاحب جسٹس نے تجویز کیا کہ اندر حالات خاص کے جو اظہار سنہ ۱۸۷۸ء میں گواہ باقیماندہ کا لیا گیا تھا حسب دفعہ ۱۵۷۔ ایکٹ شہادت کے بطور تائید مسماۃ کی اوس شہادت کے جو بوقت تجویز قیدی دیگئی تھی قابل پذیرائی ہے (۴) ایک شریک جرم جس نے وعدہ معافی منظور کر لیا تھا صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے روبرو قبل از تفویض پیش کیا گیا۔ اس نے ملزمان کی عدم موجودگی میں ایک بیان کیا جس سے وہ ائندہ وقت جب اوسکا اظہار روبرو مجسٹریٹ تفویض کنندہ لیا گیا اوسکا ایک جزو مکرر بیان کرنیکے بعد منحرف ہو گیا۔ سشن جج نے اس گواہ سلطانی کے اول بیان کو شامل مسل کر کے بطور شہادت کے تصور کیا۔ تجویز ہوا کہ وہ بیان حسب دفعہ ۱۵۷۔ اس غرض کے لئے قابل پذیرائی نہ تھا کہ صاحب مجسٹریٹ تفویض کنندہ کے روبرو انحراف کی تردید کیجائے۔ اگرچہ کسی بیان کا محض اعادہ جو بغیر تردید

---

(۱) شرح قانون شہادت سید امیر علی صاحب و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۶ و ۱۹۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۷۰، ۳۹۹۶

(۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۲۸۰ (۳) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۹ صفحہ ۱۱۶ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۶۷۴۔

یا اہم اختلاف کے ہو حسب دفعہ ہذا بیان مذکور کی صداقت کی کسی قدر تائید کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے مگر دفعہ ہذا کے بروسے یہ جایز نہیں کہ شخص ملزم کے برخلاف گواہ سلطانی کا سابق بیان اسکے انحراف کی تردید کی غرض سے کام میں لایا جائے (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۲۹ زیر دفعہ ۱۵۵۔ ایکٹ ہذا۔

دفعہ ہذا کے ساتھ تمثیلات (ی) و (ک) دفعہ ۸ قابل ملاحظہ ہیں۔

ثابت شدہ بیان کے علاقہ میں جو حسب دفعہ ۳۲ یا ۳۳ واقعہ موثر ہو کن باتوں کا ثبوت پہنچایا جا سکتا ہے۔

دفعہ ۱۵۸۔ جب کوئی بیان جو حسب دفعہ ۳۲ یا ۳۳ واقعہ موثر ہے پایہ ثبوت کو پہونچے تو خواہ بغرض تردید یا تائید اُس کے یا بغرض بطلان یا ثبوت اعتبار اُس شخص کے جس نے وہ بیان کیا ہو وہ جملہ امورات ثابت کئے جا سکتے ہیں جو شخص مذکور کے بحیثیت گواہ حاضر کئے جانے اور سوال جرح کے وقت اس امر کی صداقت سے انکار کرنے کی تقدیر میں ثابت کئے جا سکتے۔

دفعہ ہذا اُن بعض بیانات سے متعلق ہے جو اُن اشخاص نے کئے ہوں جو کسی لامحالہ وجہ کے باعث پیش نہیں کئے جا سکتے اور جنکی شہادت زیر دفعہ ۳۲ و ۳۳ بحالات مندرجہ دفعات مذکور دیجا سکتی ہے۔

یاد کو تازہ کر لینا

دفعہ ۱۵۹۔ گواہ کو اختیار ہے کہ جب اُسکا اظہار ہوتا رہے اپنی یاد کو تازہ کرنیکے لئے کوئی ایسی تحریر معاینہ کرے جو خود اُس نے بروقت اُس معاملہ کے جس کی بابت اُس سے سوال کیا جائے یا اسقدر قلیل عرصہ کے بعد کی ہو کہ عدالت کی دانست میں اُسوقت وہ معاملہ غالباً اُسکو خوب یاد رہا ہوگا۔

گواہ کو ایسے نوشتہ کے معاینہ کا بھی اختیار ہوگا جو کسی اور شخص نے کیا ہو اور اُس گواہ نے زمان مذکور کے اندر اُسکو پڑھا ہو درحالیکہ ویسے پڑھتے وقت وہ اُسکو صحیح جانتا تھا۔

کس وقت گواہ یاد کو تازہ کرنیکے لئے نقل دستاویز استعمال کر سکتا ہے

جب کسی گواہ کو اپنی یاد کو تازہ کرنیکے لئے کسی دستاویز کے معاینہ کرنے کا اختیار ہو تو وہ باجازت عدالت اس دستاویز کی نقل کو بھی دیکھ سکتا ہے۔ بشرطیکہ عدالت کو اطمینان اس امر کا حاصل ہو کہ اصل کے پیش نہ کرنے کی وجہ کافی ہے۔

ہر شخص ماہر کو اختیار ہے کہ اپنی یاد کو تازہ کرنیکے لئے اُس فن کی کتابوں کا معاینہ کرے۔

گو طریق مندرجہ دفعہ ہذا کے متعلق کسی قدر اعتراض ہو سکتا ہے تاہم یہ مناسب ہے کہ گواہ بلحاظ کل

---

(۱) نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۴ء پنجاب ریکارڈ فوجداری بحوالہ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۹۶ء و نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۹۶ء و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۶۴۲ و جلد ۲۳ صفحہ ۳۶۱ و جلد ۱۰ صفحہ ۹۷۰ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۷۶۲ و جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۱ و جلد ۲۲ صفحہ ۴۴۵۔

واقعات کے اپنی یادداشت سے پورا فایدہ حاصل کرے (۱) اور کہ گواہ کو غلطی سے نقصان نہ اوٹھانا چاہیئے ممکن ہے کہ نامطابقت کی وجہ بیان کرے (۲) چنانچہ گواہ کو اجازت دیجاویگی کہ بلحاظ اُس شئے کے جسکی بابت اُس سے سوال کیا جائے اپنی یاد کو تحریری یادداشت سے تازہ کرے - یہ ضروری نہیں ہے کہ دستاویز جس سے یادداشت تازہ کیجائے شہادت میں قابل پذیرائی ہو - تین قسم کے مقدمات میں ایسا کرنیکی اجازت دیگئی ہے :

اوّل - جہانکہ تحریر صرف گواہ کی یادداشت کو تازہ کرتی ہو یا وہ دیتی ہو اور اوسکے دل میں واقعات کی یاد دلاتی ہو اس صورت کے متعلق دفعہ ہذا میں ذکر کیا گیا ہے - یہاں تحریر بہ تحت تعبیر یاد کو تازہ کرنے کے لیئے استعمال کیجاویگی یعنے گواہ تحریر کو دیکھکر فوراً واقعات کو یاد کریگا ؛

دوم - جہانکہ گواہ تحریر کو پہلے سے دیکھکر یاد کرے اور گو کہ اوسکو بالواسطہ طور پر یاد اُن واقعات کی نہ ہو جو کہ دستاویز میں مرقوم ہو چکے تھے تاہم جبکہ وہ اسکو دیکھے تو اوسکو یاد آجاوے کہ مضامین کا صحیح ہونا اوسکو معلوم ہو گیا ہے (۳)

سوم - جہانکہ نوشتہ سے گواہ کو واقعات مندرجہ کی بابت نہ کچھ یاد آئے اور نہ خود تحریر کی بابت کچھ یاد ہو لیکن جو باوجود اس بات کے اسکو اُس تحریر کے دیکھنے سے اپنے یقین سے کسی واقعہ کی نسبت حلف کرنیکے قابل کر سکے جسکی کی بابت وہ جانتا ہو کہ اصلی ہے - اس صورت کے متعلق بھی دفعہ ۱۶۰ میں حکم کیا گیا ہے ؛

چند نالشات کے عرایض دعوے اور امثال جو ایک ہی مدعی نے از روئے تمسکات بنام مختلف اشخاص کے دائر کیئے تھے آگ سے ضائع ہو گئے تھے نالشات از سرنو دائر ہوئیں اور نقول منشی عرایض دعوے کی داخل کی گئیں ثبوت مضامین ان ان تمسکات کا جنکے ذریعہ سے عرایض دعوے تیار ہوئے صرف ایک رجسٹر ہی تھا جس میں مدعی کے گماشتوں نے نام نویسندگان تمسک اور منشی جسکے لئے تمسکات لکھی گئی تھے اور تعداد زر یافتنی بموجب ان کے اور نام گواہان تصدیق کنندہ کے درج تھے اسی رجسٹر کے ذریعہ سے منشی عرایض دعوے کے تیار ہوئے - تجویز ہوئی - کہ اگرچہ رجسٹر مذکور شہادت منقولی مضامین تمسکات کی نہیں ہے مگر یہ ایک ایسی دستاویز ہے کہ جسکو گواہ بموجب دفعہ ۱۵۹ قانون شہادت یاد کرنے کے لیے معاینہ کرنے کا مجاز ہے (۴) وہ وجوہ کہ جنکے لحاظ سے فریق مخالف کو اجازت معاینہ کرنے نوشتہ کی اور کسی گواہ کی یاد کو تازہ کرنے کی دیجاتی ہے تین ہیں :-

اوّل - حاصل کرنا پورا فایدہ گواہ کی یاد کا نسبت کل واقعات کے۔

دوم - دستاویز نامناسب کے استعمال کو روکنا۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۹، و ۴۴، و ۴۵، رائے فیلڈ صاحب جسٹس (۲) لا ٹائمس سلسلہ قدیم جلد ۷، صفحہ ۱۸

(۳) ملاحظہ ہو تمثیل دفعہ ۱۶۰ - ایکٹ ہذا (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۵۳ ؛

سوم - گواہ کی زبانی شہادت کو اوسکے بیان تحریری سے مقابلہ کرنا ۔

فریق ثانی کو کسی خاص نوشتہ کے دیکھنے کا اوسوقت یا قبل اوسکے اختیار حاصل ہے کہ جب گواہ اپنی یاد کے تازہ کرنیکے لئے بغرض جواب دینے کسی خاص سوال کے اسکو استعمال کرتا ہے لیکن اگر وہ اوسوقت اپنے حق پر عمل نہیں کرتا تو حق مذکور زمانہ مابعد اظہار گواہ میں باقی نہیں رہتا (۱) کاغذات جمع واصلباقی بطور شہادت بلاواسطہ نسبت تعداد لگان بقیہ کاغذات مذکور کے قابل پذیرائی نہیں ہیں ۔ مگر یہ بالکل صحیح ہے کہ جس شخص نے ایسی کاغذات واصلباقی بروقت وصولی رقوم لگان مرتب کئے ہوں اوسکو بروقت اپنی شہادت کے اپنی یادداشت نسبت تعداد لگان واجب الادا کے ان کاغذات سے تازہ کرنی چاہیئے (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۸ و ۲۴۹

اگر اقبال مجسٹریٹ نے حسب قواعد دفعہ ۱۶۴ و ۳۶۴ - قلمبند نہ کیا ہو تو وہ دستاویز مجسٹریٹ کی اس قسم کی شہادت سے ثابت ہو سکتی ہے کہ ملزم نے اسکو صحیح جانکر دستخط کئے تھے یا اسکو دکھادیا گیا تھا اور ملزم نے صحیح مان لیا تھا کہ یہ درست ہے ۔ اگر اسپر ملزم کے دستخط نہ ہوں یا اُس نے اُسکو صحیح نہ مانا ہو تو اُسکو دکھانے یا سُنانے سے وہ دستاویز اُسکے خلاف شہادت میں پیش نہیں ہو سکتی ۔ مگر وہ دستاویز حسب دفعہ ۱۵۹ - ایکٹ شہادت ملزم کے بیان کی نسبت مجسٹریٹ کی یادداشت تازہ کرنیکے واسطے مستعمل ہو سکتی ہے (۳) دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۶۵۷ - زیر دفعہ ۱۵۵ - ایکٹ ہذا ۔

نیز ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۱۶۰ - ایکٹ ہذا ۔

اُن واقعات کی شہادت جو دستاویز متذکرہ دفعہ ۱۵۹ میں مندرج ہیں

دفعہ ۱۶۰ - نیز گواہ بابت واقعات مندرجہ کسی ایسی دستاویز کے جو دفعہ ۱۵۹ میں مذکور ہے گواہی دیسکتا ہے ۔ اگر اسکو یقین ہو کہ وہ واقعات دستاویز میں راست راست تحریر پائے ہیں ۔ گو وہ واقعات بنفسہا اوسکی یاد سے جاتے رہے ہوں ۔

تمثیل

محافظ بہی جات اُن واقعات کی نسبت گواہی دے سکتا ہے جو اس نے ان بہی جات میں جو اثنائے سلسلہ کاروبار میں حسب ضابطہ رکھی رہیں مندرج کئے ہوں ۔ بشرطیکہ وہ یقین جانتا ہو کہ بہی جات میں داخلہ جات صحیح صحیح مندرج ہوئے ۔ گو وہ خاص معاملہ مندرجہ اسکی یاد سے جاتا رہا ہو ۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۳۹ ، (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۴۰ (۳) نمبر ۱۴ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ فوجداری و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۹۶ و جلد ۵ صفحہ ۱۵۳ و جلد ۹ صفحہ ۶۱۶ و جلد ۱۴ صفحہ ۵۳۹ و جلد ۳ صفحہ ۵۶ ۔

ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۱۵۹۔ ایکٹ ہذا۔ جہانکہ تین صورتیں گواہ کی یاد کے تازہ کرنیکے متعلق بیان کیگئی ہیں۔ موخر الذکر ہر دو صورتیں منطقی طور پر باہم شامل خیال کیجا سکتی ہیں اور اوسکی بابت دفعہ ہذا میں کارروائی کیگئی ہے۔

دفعہ ہذا میں اس قسم کی دستاویز کا حوالہ ہے جسکا ذکر دفعہ ۱۵۹ میں ہوا ہے اور اس میں کوئی دستاویز مخصوص نہیں کیگئی اسلئے یہ غیر اہم ہے کہ دستاویز کس قسم کی ہونی چاہیئے خواہ وہ بہی حساب یا چٹھی یا بل اشیاء جس میں تاریخ۔ وزن اور قیمت وغیرہ مندرج ہو یا یادداشت گواہ ہو اور خواہ کوئی اور دستاویز ہو۔ اگر گواہ نابینا ہو تو اوسکی یاد کے تازہ کرنیکے لئے دستاویز مذکور اسکو پڑھکر سنا دیجاویگی۔

بیان جو پولیس افسر نے زیر دفعہ ۱۶۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری قلمبند کیا ہو بطور شہادت استعمال نہیں کیا جا سکتا لیکن گو وہ شہادت نہیں تاہم پولیس افسر اُسکو زیر دفعہ ۱۵۹ یادداشت تازہ کرنیکے لئے استعمال میں لا سکتا ہے اور وہ فریق جسکے مقابل میں شہادت اس سے تازہ کرکے دیگئی ہو اوسکے متعلق اسپر جرح کر سکتا ہے (۱) بیانات گواہان جو پولیس افسر نے درحالیکہ تفتیش کر رہا ہو زیر دفعہ ۱۶۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری قلمبند کئے ہوں روزنامچہ پولیس محولہ بدفعہ ۱۷۲ مجموعہ مذکور کا کوئی جزو نہیں بناتے۔ اور شخص ملزم بروقت تجویز خود اُن کو طلب کرنے اور معاینہ کرنے اور گواہان پر اُن کے متعلق جرح کرنے کا مجاز ہوتا ہے (۲) بخلاف ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۳۹۰۔ اجلاس کامل۔ اور پولیس افسر انکو اس استعمال سے جو قانون اجازت دیتا ہے (مثلاً زیر دفعات ۱۴۵ و ۱۵۹۔ ایکٹ ہذا) محفوظ نہیں رکھ سکتا (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۱۰۲۳ زیر دفعہ ۱۴۵۔ ایکٹ ہذا۔

مرتے وقت کا بیان شخص متوفی کا اگر بموجودگی شخص ملزم کے اور بطور ایک باضابطہ اظہار کے قلمبند نہ کیا گیا ہو تو قبل اسکے کہ وہ شہادت میں داخل کیا جاوے ثابت کیا جانا چاہیئے کہ وہ بیان شخص متوفی کا ہے۔ بیان مذکور حسب معمول اُس شخص سے ثابت کیا جا سکتا ہے جس نے کہ وہ سُنا اور وہ تحریر بغرض تازہ کرنے یادداشت گواہ کے استعمال کیجا سکتی ہے (۴) ایک طبی شخص شہادت دیتے وقت اپنی یادداشت اس رپورٹ سے تازہ کر سکتا ہے جو اس نے اپنے امتحان وجہ مرگ کے متعلق کی ہو مگر رپورٹ بذاتہ بطور شہادت کے متصوّر نہیں کیجا سکتی اور نہ اُس سے کوئی واقعہ اخذ کیا جا سکتا ہے (۵) لیکن جس حالت میں کہ ایک شخص نے محض خیالی نوٹ

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۶۵۷ و ۶۵۹ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۵۵ و ۴۵۸

(۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۶۱۰ و ۶۱۲ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۴۶۲ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۱۱ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۵۵ و ۴۶۰ و ۴۶۱ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۱۲۹۔

جو اوس کے دل پر ایک سپیچ (تقریر) سے ہوئے ہوں قلمبند کئے ہوں نہ کہ اصل الفاظ مستعملہ تو نوٹ مذکور زیر دفعہ ہذا واسطے ثابت کرنے اصل الفاظ کے قابل پذیرائی نہیں ہیں (۱)

فریق مخالف کا حق بہ نسبت اوس تحریر کے جو یاد کے تازہ کرنے میں مستعمل ہو

دفعہ ۱۶۱ [ف] - اگر فریق ثانی چاہے تو ہر ایسی تحریر جس کا ذکر عین ماسبق کی دو دفعات میں ہوا پیش کر کے اسکو دکھلائی جائے اور اوس فریق کو اختیار ہے کہ اگر چاہے تو اوس تحریر کی بابت گواہ پر سوالات جرح کرے ۔

دفعہ ہذا فریق مخالف کو اسکے روبرو دستاویز کے پیش کئے جانے اور اوسکے ملاحظہ کرنے اور اوسکی بابت سوالات جرح کرنے کا حق دیتی ہے بشرطیکہ وہ ایسا چاہے ۔ کل دستاویز کے متعلق اوسکو استحقاق مذکور حاصل ہے اور اوسوقت جبکہ وہ اغراض متذکرہ دفعات ۱۵۹ و ۱۶۰ میں استعمال کیجاوے ۔

احکام متعلق سوالات جرح پولیس افسر زیر دفعہ ہذا و دفعہ ۱۴۵ - ایکٹ ہذا صرف پولیس افسر کے اپنے بیانات سے متعلق ہیں اور بیانات گواہان سے متعلق نہیں (۲)

دستاویزات کا پیش کرنا

دفعہ ۱۶۲ - جو گواہ واسطے پیش کرنے کسی دستاویز کے طلب کیا جائے اوسے لازم ہے کہ اگر وہ دستاویز اوس کے پاس یا اسکے اختیار میں ہو تو اسکو عدالت میں لے آئے گو اسکے پیش کرنے یا قابل منظوری ہونے کی نسبت کچھ عذر بھی ہو اور اوس عذر کے جواز کی تجویز عدالت کرے گی ۔

عدالت کو اختیار ہے کہ اگر مناسب سمجھے اوس دستاویز کو معائنہ کرے ۔ اِلّا اوس حال میں کہ دستاویز مذکور معاملات سلطنت سے متعلق ہو ۔ یا اوس کے قابل منظوری ہونے کے باب میں اپنی رائے قایم کرنے کے لئے اور شہادت لے ۔

دستاویزات کا ترجمہ

اگر غرض مذکور کے لئے کسی دستاویز کا ترجمہ کرانا ضرور ہو تو عدالت کو اختیار ہوگا کہ اگر مناسب جانے تو مترجم کو اوس کے مضامین کے مخفی رکھنے کا حکم دے ۔ اِلّا اس حال میں کہ دستاویز مذکور شہادت میں گذرنے والی ہو اور اگر ترجمان اوس حکم کی خلاف ورزی کرے تو وہ جرم متعلقہ دفعہ ۱۶۶ مجموعہ قوانین تعزیرات ہند ایکٹ نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء کے رو سے مرتکب جرم متصور ہوگا ۔

دستاویز کے پیش کرنے کا سمن ویسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ حاضری گواہ کا ۔ اور اوسکی تعمیل کرنی لازم ہے ۔

ہر شخص دستاویز کے پیش کرنے کے لئے بدون اسکے کہ واسطے دینے اظہار کے طلب ہو طلب ہو سکتا ہے اور

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۲ صفحہ ۳۰۴ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۲۳ ۔

[ف] پولیس کے روزنامچوں سے دفعہ ۱۶۱ کے متعلق ہونیکے بارے میں ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۱۷۲ دیکھو ۔

اگر کوئی شخص جو بصرف درپیشی دستاویز کے لئے طلب ہوا ہو دستاویز پیش کرنیکے لئے اصالتاً حاضر نہ ہو بلکہ کسی اور شخص سے دستاویز کو پیش کرائے تو اوسکی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ اُس نے حکم سمن کی تعمیل کی (۱) اور اسبارہ میں ایک اطلاع خود سمن میں بھی لکھی جاتی ہے۔ نمونہ سمن کے لئے ملاحظہ ہو فارم نمبر ۱۳۔ اپنڈکس (ب) ضمیمہ اول مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء ٭

اگر اسکو دستاویز مذکور کے پیش کرنے میں کوئی عذر ہو تو عدالت میں حاضر آکر پیش کرنا چاہیئے جسکا فیصلہ خود عدالت کریگی۔ اگر دستاویز کا پیش کرنا معاف کیا جاوے تو شہادت درجہ دوم قابل منظوری ہے دستاویز کے پیش کرنیکے لئے گواہ مجبور نہیں کیا جاسکتا اِلّا اُس صورت میں کہ دستاویز مذکور اُسکے پاس یا اُسکے اختیار میں ہو ....

.... چنانچہ جس صورت میں کہ دستاویز بقبضہ خزانچی ہو تو بنک کے کلرک کا اسکو پیش کرنا فرض نہیں ہے (۲) علاوہ ازیں دوران مقدمہ میں عدالت کو اختیار ہے کہ کسی فریق کو منجملہ اُن دستاویزات کے جو نالش کے کسی امر نزاعی سے متعلق ہوں اور اُسکے قبضہ یا اختیار میں ہوں جسقدر دستاویزات کا پیش کرنا عدالت کی دانست میں مناسب ہو پیش کرنے کا حکم دے (۳) حکم واسطے پیش کرنے دستاویز کے بلحاظ اس مقصد کے دیا جاویگا جو مدنظر ہو اور متعلق مقدمہ ہو اگر کوئی خاص مقصد دستاویز کے پیش کرانے سے مدنظر نہ ہو تو ایسا حکم نہ دیا جاوے گا۔ اور جب ایسا حکم دینا ضرور ہو تو زبانی حکم کافی نہ ہوگا (۴) وہی دستاویزات طلب ہو سکتی ہیں جنکا وجود فی الواقعہ ہو (۵) اور جب کوئی اعتراض متعلق پیش کرنے دستاویزات کے پیش ہو تو جج کو اسکا خود فیصلہ کرنا چاہیئے اور حکم دے سکتا ہے کہ ملاحظہ کے لئے دستاویز پیش ہو تاکہ اس امر کا فیصلہ کرے کہ دستاویز مذکور متعلق مقدمہ ہے یا نہیں (۶) الا اس حال میں کہ دستاویز مذکور معاملات سرکاری سے متعلق ہو جس حال میں کہ افسر محکمہ کی تصدیق اسبارہ میں کافی ہوگی۔ دستاویزات جو اُن اشخاص نے جنپر انکم ٹیکس تشخیص کیا گیا ہو روبرو عہدہ داران انکم ٹیکس بغرض اظہار آمدن خود پیش کی ہوں امورات سرکاری سے متعلق نہیں ہوتیں اور اس لئے وہ محفوظ نہیں ہو سکتیں۔ اور جبکہ کلکٹر کو عدالت نے ان کے پیش کرنے کے لئے طلب کیا ہو تو اسکو لازم ہے کہ اُن کو پیش کرے اور عدالت زیر دفعہ ہذا واسطے فیصلہ کرنے کسی اعتراض کے جو اُن کے شہادت میں قابل پذیرائی ہونیکے جواز کے متعلق ہو اُن کو معاینہ کرنے کی مجاز ہے (۷) قاعدہ ۶ منجملہ قواعد مرتبہ لوکل گورنمنٹ زیر دفعہ ۳۸۔ ایکٹ انکم ٹیکس (نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۶ء) کاغذات انکم ٹیکس کے نالش مابین

---

(۱) قاعدہ ۶۔ آرڈر ۱۶۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء (۲) شرح قانون شہادت سید امیر علی صاحب (۳) قاعدہ ۱۴۔ آرڈر ۱۱۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء (۴) نمبر ۸۵ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۵) نمبر ۹۵ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۴۴۲ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۲ صفحہ ۶۲ ٭

دو شرکا میں عدالت قانون میں پیش کرنے سے متعلق نہیں ہے (۱)
کوٹھی کا ایک شریک دیگر شرکا کا قایم مقام واسطے اغراض پیش کرنے دستاویزات کے ہے۔ لہذا جبکہ مدعی نے بیان کیا کہ میں مدعا علیہ وغیرہ کے ساتھ شریک کوٹھی ابراہیم کاوو وکمپنی کا تھا۔ اور کوٹھی مذکور کی موقوفی پر جو رقم میرے نام سے اُسوقت بہی جات شراکت میں جمع تھی وہ بہی جات کوٹھی جدید میں جس میں صرف میں اور مدعا علیہ شریک تھے بنام میرے بمد جمع منتقل کیگئی تھی۔ اور اس نے درخواست کی کہ حکم بنام مدعا علیہ صادر ہو کر وہ بہی جات ابراہیم کاوو وکمپنی کی اون بہی جات سے تعلق ہے اور نامبردگان فریق درخواست ہذا نہیں ہیں نہ اُن کا رضامند ہونا نسبت اُسکے ثابت کیا گیا ہے۔ تجویز ہوئی۔ کہ مدعی مستحق اس حکم کا ہے (۲) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۱۲ و جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۵ و جلد ۴ صفحہ ۸۳۵۔ کاغذات جو درمیان موکل اور اُسکے سالسٹر کے تحریر پائے ہوں (۳) اور خط وکتابت متعلق ایسے مشورہ کے (۴) ملاحظہ نہیں ہوسکتے ۔۔

ایسی دستاویز کو بطور وجہ ثبوت شہادت کے گذرانا جو بذریعہ اطلاع کے منگائی اور پیش کیگئی ہو

دفعہ ۱۶۳۔ جب کوئی فریق اس دستاویز کو جسکے پیش کرنیکے لئے اس نے فریق ثانی کو اطلاع دی ہو طلب کرے اور وہ دستاویز پیش کیجائے اور اوس فریق کے ملاحظہ سے گذرے جس نے اوسے طلب کیا ہو تو اوسکو لازم ہوگا کہ اُس دستاویز کو بطور وجہ ثبوت کے گذرانے۔ درحالیکہ فریق پیش کنندہ اس بات کی استدعا کرے ۔۔

بروئے دفعہ ہذا دستاویز کا نوٹس پر پیش کیا جانا اُسکو مقدمہ میں شہادت نہیں بناتا۔ الّا اسصورت میں کہ فریق طلب کنندہ اُسکا معاینہ اس غرض سے کرے کہ اس کے مضامین سے واقف ہو جس صورت میں کہ اُسکو وہ بطور اپنی شہادت کے استعمال کرنی لازم ہے اور کم از کم اُسصورت میں کہ مضامین دستاویز مذکور امر تنقیح طلب کیلئے ضروری ہوں (۵) اگر فریق نوٹس دینے والا دستاویز کو پیش ہونے پر استعمال کرنے سے انکار کرے تو اُس صورت میں وہ شہادت نہ ہوگی (۶)

اوس دستاویز کو بطور وجہ ثبوت کے کام میں لانا جسکے بعد اطلاع پیش کرنے سے انکار کیا جائے

دفعہ ۱۶۴۔ جب کوئی فریق اُس دستاویز کے پیش کرنے سے انکار کرے جسکے پیش کرنے کی اطلاع اُسکو دی گئی ہو تو وہ فریق اُس دستاویز کو بعد ازاں بدون رضامندی فریق ثانی یا حکم عدالت کے وجہ ثبوت میں نہیں گذران سکتا ہے ۔۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۲۸۱ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۴۹۵ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۶۲۲

(۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۷ (۵) قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۱۸۱۷ (۶) قانون شہادت سید امیر علی صاحب ۔۔

تمثیل

زید نے عمرو پر بربنیاد ایک اقرارنامہ کے نالش رجوع کی۔ اور عمرو کو اوس کے پیش کرنے کی اطلاع دی۔ بروقت تجویز زید نے اوس اقرارنامہ کو طلب کیا اور عمرو نے اوسکو پیش کرنے سے انکار کیا اور زید نے اوس کے مضامین کی شہادت نقلی پیش کی۔ بالآخر عمرو نے چاہا کہ اوس اصل اقرارنامہ کو واسطے تردید شہادت نقلی گذرانیدہ زید کے یا واسطے ثبوت اس امر کے کہ اقرارنامہ اسٹامپ پر نہیں ہے پیش کرے۔ تو وہ اس بات کا مجاز نہیں ہے۔

ہر فریق مقدمہ کو اختیار ہے کہ کسی وقت بذریعہ اطلاعنامہ کسی اور فریق کو جسکی پلیڈنگ یا تحریری بیانات حلفی میں کسی دستاویز کا ذکر ہو اس مضمون کی اطلاع دے کہ وہ دستاویز مذکور کو واسطے معاینہ فریق اطلاع دہندہ یا اوس کے وکیل کے پیش کرے اور اُسکو یا اوسکے وکیل کو اس دستاویز کی نقل لینے دے اور کوئی فریق جو ایسی اطلاع کی تعمیل نہ کرے دستاویز مذکور کو اُس مقدمہ میں آئندہ اپنی طرف سے بطور ثبوت کے داخل نہ کرسکیگا۔ الا اُسصورت میں کہ وہ عدالت کا اطمینان کرے کہ دستاویز مذکور صرف اوسی کے حق سے متعلق تھی کیونکہ وہ اوس مقدمہ میں مدعاعلیہ تھا یا کہ اُسکو اطلاع کی تعمیل نہ کرنے کی کوئی اور وجہ بدانست عدالت کافی حاصل تھی کہ اُسصورت میں عدالت اجازت دے سکیگی کہ بقیہ شرایط خرچہ وغیرہ کے جو عدالت کے نزدیک مناسب ہو دستاویز مذکور کو بطور ثبوت کے پیش کرے (۱) بروئے دفعہ ہذا جو نتیجہ کہ دستاویز کے نہ پیش کرنے کا ہوسکتا ہے وہ یہ ہے کہ دستاویز مذکور بعد میں شہادت میں پیش نہیں ہوسکتی مگر قیاس یہ بھی ہے کہ دستاویز مذکور اوس شخص کے خلاف مراد ہوگی جس نے کہ اسکو پیش نہیں کیا (۲) اور عدالت قیاس کریگی کہ دستاویز جو طلب ہوئی لیکن بعد اطلاع کے پیش نہیں کیگئی وہ مصدق اور اسٹامپ چسپاں شدہ او تکمیل یافتہ بطریقہ مطلوبہ قانون ہے (۳) اس لیے شہادت درجہ دوم اوسکے مضمون کی گذر سکتی ہے (۴)

سوالات کے پوچھنے یا دستاویز کے پیش کرنیکی نسبت حکم صادر کرنے کے باب میں حاکم عدالت کا اختیار۔

دفعہ ۱۶۵- حاکم عدالت کو بغرض دریافت یا حصول ثبوت واجبی واقعات موثر کے اختیار ہوگا کہ جو سوال وہ چاہے کسی طور پر کسی وقت کسی گواہ یا اہالی مقدمہ سے کسی واقعہ مُوثر یا غیر موثر کی بابت کرے اور واسطے پیش کرنے کسی دستاویز یا کسی شے کے حکم دے اور اہالی مقدمہ یا ان کے مختاروںکو

---

(۱) قاعدہ ۱۵- آرڈر ۱۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء (۲) ملاحظہ ہو دفعہ ۱۱۴ تمثیل (ز)- ایکٹ ہذا (۳) دفعہ ۹۰- ایکٹ ہذا

(۴) ملاحظہ ہو دفعہ ۶۵- ایکٹ ہذا

یہ استحقاق نہ ہوگا کہ ایسے کسی سوال یا حکم پر عذر کریں یا بدون اجازت عدالت کے کسی گواہ کے جواب کی بابت جو ایسے سوال پر اوس نے دیا ہو اُس سے سوالات جرح کریں۔

مگر شرط یہ ہے کہ فیصلہ کا اُن واقعات پر مبنی ہونا ضرور ہے جو از روئے ایکٹ ہذا کے واقعات موثر قرار دیئے گئے اور واجب طور پر ثابت کئے گئے ہوں۔

نیز شرط یہ ہے کہ اس دفعہ کی رو سے کسی حاکم عدالت کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ کسی گواہ کو کسی ایسے سوال کے جواب دینے پر یا کسی ایسی دستاویز کے پیش کرنے پر مجبور کرے جس کے بموجب دفعہ ۱۲۱ لغایت ۱۳۱ (بشمول اِن دو دفعات کے) جواب نہ دینے یا پیش نہ کرنیکا اُسکو استحقاق اُس صورت میں حاصل ہوتا جبکہ وہ سوال فریق ثانی نے اُس سے کیا ہوتا یا وہ دستاویز اُس سے طلب کرائی ہوتی اور نہ حاکم عدالت کوئی ایسا سوال پوچھیگا جو حسب دفعہ ۱۴۸ یا دفعہ ۱۴۹ کسی اور شخص کا پوچھنا ناجایز ہو اور نہ اسکو لازم ہوگا کہ کسی دستاویز کی شہادت اصلی پیش ہونیسے درگذر کرے اِلّا اُن صورتوں میں جو دفعات ماسبق میں مستثنے کیگئی ہیں۔

دفعہ ہذا سے مقصود یہ ہے کہ جج کو نہایت وسیع اختیارات سے جو سچائی کے حاصل کرنیکے لئے ممکن ہوں مسلح کیا جاوے تاثیر دفعہ ہذا یہ ہے کہ عدالت ہر ایک امر پیش آمدہ روبرو خود کی تہ تک پہونچے اور ہر ایک امر پیش آمدہ روبرو خود کی تہہ تک پہونچے اور ہر ایک امر واقعہ پر غور اور اوسکی تحقیقات کرسکے اور اسطرح سے قابل وقعت شہادت کا سراغ نکال سکے جو ممکن ہے کہ نہایت ہی متعلقہ اور قابل پذیرائی ہو۔ لیکن عدالت کو صرف امور متعلقہ پر اپنا فیصلہ مبنی کرنا چاہیئے (۱)

شرط دوم دفعہ ہذا صاحب جج کو اختیارات تابع احکام دفعات ۱۲۱ لغایت ۱۳۱ و ۱۴۸ و ۱۴۹ دیتی ہے لہذا وہ کسی اطلاع بحیثیت پیشہ وری بہ تعلق امور رازداری کے ظاہر کرنیکے لئے گواہ کو مجبور نہیں کرسکتا اور نہ کوئی سوال متعلق اُسکے اعتبار کے بدون وجوہات معقول کے پوچھنا چاہیئے اور نہ کسی شخص ثالث کو جو فریقین کارروائی میں سے نہ ہو اور نہ اُن کا ایجنٹ ہو اوسکی دستاویزات استحقاق کے پیش کرنے پر مجبور کرنا چاہیئے۔

دفعہ ہذا دونوں دیوانی اور فوجداری کارروائیوں سے متعلق ہے بموجب دفعہ ۲۹۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے صاحب سشن جج کو بہت وسیع اختیارات دیئے گئے ہیں۔

فرض صاحب سشن جج مقدمات فوجداری میں	دیکھو دفعہ ۲۹۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری -
فرض جوری	دیکھو دفعہ ۲۹۹ - ضابطہ فوجداری -

---

(۱) ڈائی جسٹ اسٹیفن صاحب مدات ۱۶۲ و ۱۶۳

اختیار جج نسبت لینے زاید شہادت کے

بموجب قاعدہ ۱۴۔ آرڈر ۱۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء عدالت کسی فریق کو اصالتاً حاضر ہوکر جواب دینے کے لئے ہدایت کرسکتی ہے۔ اور بموجب قاعدہ ۱۴۔ آرڈر ۱۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے اگر عدالت کو کسی وقت ایسے شخص کا اظہار لینا ضروری معلوم ہو جو فریق مقدمہ نہ ہو اور جسکو کسی فریق نے نامزد نہ کیا ہو تو عدالت مجاز ہوگی کہ خود اپنی مرضی سے شخص مذکور کے نام سمن اس حکم کے ساتھ جاری کرائے کہ وہ تاریخ مقررہ پر بطور گواہ کے ادائے شہادت کرے یا کوئی دستاویز مقبوضہ اپنی پیش کرے اور عدالت مجاز ہوگی کہ اسکا اظہار بطور گواہ کے لیے یا اوس سے دستاویز مطلوبہ پیش کرائے اور بروئے قاعدہ ۱۷۔ آرڈر ۱۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی عدالت کو اختیار ہے کہ مقدمہ کی کسی نوبت پر کسی گواہ کو جسکا اظہار ہوچکا ہو اپنے حضور پر طلب کرے اور برعایت احکام ایکٹ شہادت مجاریہ وقت اوس سے ایسے سوالات کرے جو عدالت کو مناسب معلوم ہوں اور بموجب دفعہ ۵۴۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ہر عدالت کو اختیار رہے کہ ہر تحقیقات یا تجویز یا د کارروائی عدالت کی کسی نوبت پر جو اس مجموعہ کے مطابق عمل میں آئے کسی شخص کو بطور گواہ کے طلب کرے یا شخص حاضر عدالت کا اظہار لے گو وہ گواہ بطور گواہ کے طلب نہ ہوا ہو یا کسی شخص کا جسکا اظہار پہلے ہوچکا ہو پھر طلب کرکے اوسکا مکرر اظہار لے اور عدالت کو لازم ہوگا کہ ایسے ہر شخص کو جسکی نسبت معلوم ہو کہ اوسکی شہادت مقدمہ کے فیصلہ منصفانہ کیلئے اشد ضروری ہے طلب کرکے اُسکا اظہار لے یا اوسکو مکرر طلب کرے اور مکرر اظہار لے۔ عدالت کو غیر محدود اختیار اسبارہ میں حاصل ہے کہ ہر دو دیوانی و فوجداری مقدمات میں جسقدر سوالات از خود پوچھنا چاہے گواہ سے پوچھے حتیٰ کہ سوال موصل الی المقصود بھی پوچھ سکتی ہے (۱) بموجب دفعہ ہذا جج کو اختیار ہے کہ گواہ سے سوالات غیر متعلقہ پوچھے بشرطیکہ وہ بغرض حصول شہادت نسبت واقعات متعلقہ کے ایسے سوالات کرے لیکن اگر اس نظر سے وہ سوالات پوچھے جاویں کہ گواہ کی نسبت کارروائی فوجداری کیجائے تو گواہ کو لازم نہیں ہے کہ اُن کا جواب دے (۲) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۶۶۲ و ۶۶۵ و ۶۶۶ ۔

جہاں مجسٹریٹ نے مستغیثوں کے گواہوں کے اور خود ملزمان کے اظہارات لینے کے بعد ملزمان کی شہادت اونکی بابت فرد قرار داد جرم مرتب کرنیکے بغیر لی اور آخر کار یہ تجویز کرکے کہ جرم ثابت نہیں ہوا اور انکو مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۲۵۳ کے بموجب رہا کئے جانیکا حکم صادر کیا۔ حکام چیفکورٹ نے قرار دیا کہ صاحب مجسٹریٹ کا حکم صریحاً خلاف قانون تھا اور ملزمان کے حق میں نہایت غیر واجبی تھا اور مجموعہ کی دفعہ ۲۵۸ کے بموجب حکم بریت کا سمجھنا چاہیئے (۳)

ملزمان کو ایک جرم کی بابت دو دفعہ اذیت نہ دیجائے بوقت اختتام اظہار ملزم صاحب مجسٹریٹ کا یہ فرض تھا کہ

---

(۱) شرح قانون شہادت بسٹ صاحب فقرہ ۶۸۰ و قانون شہادت سید امیر علی صاحب زیر دفعہ ۱۳۷۔ ایکٹ ہذا (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۵ (۳) نمبر ۲۹ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ فوجداری ۔

اس امر کا حسب دفعہ ۲۵۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری تصفیہ کرتی کہ آیا بادی النظر میں برخلاف ملزم بذریعہ گواہان استغاثہ مقدمہ ثابت ہو گیا ہے یا نہیں اور اسپر یا تو برخلاف نامبردہ ایک فرد قرارداد جرم مرتب کرتی یا اسے رہا کرتی صاحب مجسٹریٹ نے جو دفعہ ۲۵۴ کو معلق کرکے قبل از فرد قرارداد جرم ملزم کے گواہان کا اظہار لیا تو اس دفعہ کا غلط استعمال کیا (۱) جب گواہ طلبیدہ فریقین سے عدالت کوئی سوال کرے تو کوئی جرح اوس جواب پر بدون اجازت عدالت کے نہ ہو سکیگی (۲) جو گواہ طلب کردہ عدالت ہو اوسپر فریقین سوالات جرح کے کر سکتے ہیں (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۳۸۷ - لازم ہے کہ وہ گواہان جو منجانب ثبوت طلب ہوئے ہوں اور پھر نہ پیش کئے گئے ہوں کٹہرہ گواہ میں واسطے جرح کے کھڑے کئے جاویں تا کہ مدعا علیہ کو استعمال کرنے اس استحقاق کا موقع ملے پس بوجہ قوی تمامتر اگر ایسا گواہ پیش ہو اور حسب دفعہ ۱۶۵ ایکٹ شہادت عدالت اوسکا اظہار قلمبند کرے تو واجب ہے کہ قیدی کو اجازت سوالات جرح کرنے کی دی جاے (۴) جہانکہ دوران کارروائی فوجداری میں ایک مجسٹریٹ نے خود ایک گواہ کو طلب کرکے اوسکا بیان زیر دفعہ ۱۶۵ لیا لیکن اس نے مستغیث کے اٹرنی کو گواہ مذکور پر سوالات جرح کرنے کی اجازت نہ دی - تجویز ہوا کہ مجسٹریٹ نے مستغیث کے اٹرنی کو گواہ مذکور پر سوالات جرح کرنے کی اجازت نہ دینے میں غلطی کی ہے جبکہ وہ طلب کیا گیا تھا نیز تجویز ہوئی کہ دفعہ ۱۶۵ میں کوئی ایسا امر موجود نہیں جسکے رو سے ایک فریق کارروائیات کسی گواہ طلب کردہ عدالت پر سوالات جرح کرنے سے ممتنع ہو (۵)

سوالات کے پوچھنے کے باب میں جوری یا اسیسروں کا اختیار

دفعہ ۱۶۶ - اُن مقدمات میں جنکی تجویز بذریعہ اہل جوری یا اسیسروں کے ہو . . . . . . اہل جوری یا اسیسروں کو جایز ہے کہ کوئی ایسے سوالات جو حاکم عدالت خود کر سکتا ہو اور حاکم موصوف مناسب سمجھے گواہوں سے معرفت یا باجازت حاکم عدالت کے کریں ؞

دفعہ ہذا صرف مقدمات فوجداری سے متعلق ہے ؞

فصل (۱۱)

شہادت کا بیجا منظور اور نامنظور کرنا

شہادت کی بیجا منظوری یا نامنظوری کے سبب کوئی تجویز از سر نو عمل میں نہ آئیگی

دفعہ ۱۶۷ - اگر شہادت ناجایز طور پر منظور یا نامنظور کیجاے تو یہ امر بنفسہ تجویز کے از سر نو کرنے یا کسی مقدمہ کے فیصلہ کے

---

(۱) نمبر ۱۱ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ فوجداری (۲) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۶ (۳) بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۴۵ و ۱۵۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۱۴ و جلد ۲۲ صفحہ ۲۸۸ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۱۴ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۲۸۸ ؞

استرداد کی وجہ نہ ہوگی اگر وہ عدالت جس کے روبرو عذر مذکور پیش ہو یہ معلوم کرے کہ سوائے اُس شہادت کے جو باوجود اعتراض کے منظور ہوئی ہو فیصلہ کے جایز گرداننے کے واسطے شہادت کافی موجود تھی۔ یا یہ کہ شہادت نامنظور شدہ کے منظور ہونے کی تقدیر میں فیصلہ میں کچھ فرق نہ ہوتا ؛

دفعہ ہذا ہر دو دیوانی و فوجداری مقدمات سے متعلق ہے خواہ تجویز روبروئے جوری ہو یا نہ ہو (۱) اور یہ اوس اصول کے اطلاقات میں سے ایک ہے جو فی زمانہ جوڈیشل کارروائیات کے متعلق وضع قوانین کی جڑ ہے یعنے کہ اگر قانونی اصطلاحات کو کلیتاً خارج نہیں کیا جا سکتا تو جوڈیشل کارروائیات کا طریق بہت بعید ہو جاوے گا اور وہ اہم مدعا انصاف حاصل نہ ہوگا جو کہ ان کا مقصود اور مدعا ہے (۲) مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء میں اسی اصول کو بروئے دفعہ ۹۹ اور مجموعہ ضابطہ فوجداری نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ء میں بروئے دفعہ ۵۳۷ لیا گیا ہے غرضیکہ یہ ہر سہ ایسی دفعات ہیں جو جملہ خطا یا تقسیم یا بیضابطگی ہائے کا جو کسی مقدمہ یا کارروائی میں پائی جاویں اور جو روئیداد مقدمہ یا حد اختیار عدالت کے مخل نہ ہوں علاج کرتی ہیں انگلستان میں بھی اسی اصول پر عمل ہو رہا ہے۔

ہر ایک مقدمہ اپنے خاص واقعات پر منحصر ہونا چاہیئے اور اس لئے دوسرے کے لئے کوئی قابل تقلید نظیر نہیں بن سکتا (۳) شہادت کی بابت محض اس وجہ سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ بیجا طور پر منظور کی گئی ہے اگر وہ مقدمہ کے ایک غیر مناسب مرحلہ پر داخل کر لی گئی ہو الا اُس صورت میں کہ بالضرور اوس طریق سے فریق ثانی کی حق تلفی ہوئی ہو (۴) ایک شخص ت رجسٹری کلرک جنرل پوسٹ آفس بمبئی پر یہ الزام لگایا کہ اُس نے ایک رجسٹری شدہ چٹھی کے متعلق سرقہ کا ارتکاب کیا ہے۔ اوسکے ایک دوست س نے پولیس افسر کے روبرو ایک بیان کیا جو اُس نے قلمبند کر لیا۔ بروقت تجویز س نے اوس بیان کے کرنے سے انکار کیا لیکن حاکم عدالت نے بیان مذکور کو س کی تکذیب میں اور بطور شہادت برخلاف ت کے شہادت میں پذیرا کر لیا اس میں وہ بیانات روبروئے پولیس افسر مندرج تھے جن سے ت کے اقبال کی تائید ہوتی تھی یہ اقبالات ت کے برخلاف بھی شہادت میں استعمال کئے گئے تھے تجویز ہوئی کہ بیانات مذکورہ نہ تو پذیرا اور نہ استعمال کئے جانے چاہیئے تھے (۵)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۰۷ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۷۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۱ و ۶۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۰۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۶۹ و ۱۷۵ (۲) ملاحظہ ہو مورس انڈین اپیلس جلد ۱۳ صفحہ ۷۷ و ۸۳ (۳) ملاحظہ ہو ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۶ صفحہ ۱۴ و جلد ۱۲ صفحہ ۳۲ پریوی کونسل و جلد ۱۴ صفحہ ۱۹ و جلد ۱۵ صفحہ ۵ و جلد ۲۰ صفحہ ۲۵۸ و ۳۸۴ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۷۴ و جلد ۱۰ صفحہ ۴۹۷ و ۵۰۲ و جلد ۱۱ صفحہ ۹۰ و ۹۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۳۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۳۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۰۹ و ۶۱۰ و جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۷ و ۲۲۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۰۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۸ و ۱۸۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۹۳ و جلد ۱۷ صفحہ ۶۴۲ و جلد ۲۱ صفحہ ۵۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۷۴۹ و ۷۶۱ (۴) کامن بنچ جلد ۱۴ صفحہ ۸۰۵ و قانون شہادت ٹیلر صاحب فقرہ ۸۷۳ و مورس انڈین اپیلس جلد ۱۳ صفحہ ۷۷ و ۸۳ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۱۱ ؛

دفعہ ہذا اپیلہائے سے بھی متعلق ہے کیونکہ اوس فیصلہ کے منسوخ کرنے کا اختیار صرف اوسے ہی حاصل ہوتا ہے جس کے کہ متعلق اپیل کیا گیا ہو - مجموعہ ضابطہ دیوانی میں تجویز جدید کے متعلق کوئی حکم نہیں ہے لیکن بروئے دفعہ ۱۱۴ و آرڈر ۴۷ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ ۱۹۰۸ء فیصلہ کی تجویز ثانی کی اجازت دیگئی ہے - بربنائے وجہ نامنظوری یا بیجا منظوری کے زیر دفعہ ۱۱۵ نگرانی نہیں ہو سکتی (۱) لیکن ملاحظہ ہو نمبر ۹۶ ۱۸۹۷ء پنجاب ریکارڈ - تجویز ثانی اپیل سے مختلف ہوتی ہے (۲) اپیل دیوانی مقدمات میں تین قسم کا ہوتا ہے - ۱ - اپیل بنا راضی ڈگریات ابتدائی ۲ - اپیل بنا راضی ڈگریات عدالت اپیل - ۳ - اپیل بحضور پریوی کونسل - اگر عدالت اپیل کی یہ رائے ہو کہ شہادت نامنظور شدہ اگر پذیرا کیجاتی تو فیصلہ مختلف ہوتا تو اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ عدالت مذکور ایسی صورت میں فیصلہ عدالت ماتحت کو منسوخ کر دیگی - عدالت اپیل زیر قاعدہ ۲۷ - آرڈر ۴۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی شہادت مزید لے سکتی ہے +

شہادت کا بیجا طور پر منظور یا نامنظور کیا جانا ایک غلطی قانونی ہے اور اسطرح سے وجہ اپیل دوم بنائی جا سکتی ہے لیکن ہائیکورٹ میں جو مقدمہ بصیغہ اپیل دوم پیش ہوتے ہیں ان میں اس دفعہ کے احکام کا متعلق کرنا سخت مشکل ہے کیونکہ بصیغہ اپیل دوم عدالت کو شہادت کافی ہونیکے متعلق کارروائی کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہوتا اور اس لئے ہائیکورٹ کو اسبارہ میں فیصلہ کرنے کا کوئی حق بھی نہیں ہوتا کہ آیا باقیماندہ شہادت بمقدمہ علاوہ اوس کے جو نامناسب طور پر پذیرا کیگئی ہے عدالت ماتحت کی قرارداد کو جائز ٹھہرانے کے لئے کافی ہے یا نہیں - اور نہ ہائیکورٹ اس سوال کا فیصلہ کر سکتی ہے - زیادہ سے زیادہ وہ مقدمہ کو برائے غور مکرر اور جدید فیصلہ کے عدالت ماتحت میں واپس بھیج سکتی ہے (۳) اپیل بحضور پریوی کونسل میں متفقہ قرارداد عدالتہائے ماتحت بربنائے واقعات میں دست اندازی نہیں کیجاتی (۴) فوجداری مقدمات میں عدالت اپیل اگر مناسب سمجھے تو یہ حکم دے سکتی ہے کہ اپیلانٹ کی تجویز مکرر کیجاوے (۵) اور ہائیکورٹ باستعمال اختیارات نگرانی ہر اختیار منجملہ اختیارات مفوضہ عدالت اپیل کو بشمول اختیار صادر کرنے حکم تجویز جدید کے استعمال کر سکتی ہے (۶) اپیل کے متعلق ملاحظہ ہوں دفعات ۴۰۴ و ۴۰۷ و ۴۰۸ و

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۷۷ (۲) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۲۱۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۳ و ۲۰۰ و ۴۰۰ و ۹۰۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۴۰۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۴۴ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۲۴۹ و ۵۰۴ و جلد ۲۳ صفحہ ۸۲۷ و جلد ۲۰ صفحہ ۹۳ و جلد ۲۲ صفحہ ۶۸۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۱۲۳ و ۳۶۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۱ و ۲۱۴ و ۳۹۱ و ۳۲۹ +

(۴) مورس انڈین اپیلس جلد ۱۳ صفحہ ۷۷ (۵) ملاحظہ ہو دفعہ ۴۲۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری -

(۶) دفعہ ۴۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری +

۴۱۰ لغایت ۴۱۴ و ۴۱۷ و ۴۱۸ و ۴۱۹ و ۴۲۷ و ۴۳۰ و ۴۳۱ اور نسبت استصواب اور نگرانی کے ملاحظہ ہو باب ۲۳ مجموعہ مذکور شخص ملزم تجویز بذریعہ جوری میں بر بنائے سوالات واقعاتی کے رائے جوری در بارہ مجرمیت کا مستحق ہوتا ہے اور جہانکہ بوجہ غلط ہدایت بنام جوری یا بوجہ بیجا منظوری اور نا منظوری شہادت کے رائے جوری در بارہ مجرمیت منسوخ ہوتی ہو تو عدالت اپیل کو سوائے اسکے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا کہ رائے جوری کو منسوخ کرکے تجویز مکرر کا حکم دے (۱) گو کہ بادشاہ کو شاہی استحقاق اسبارہ میں حاصل ہے کہ فوجداری مقدمات میں اپیل کی سماعت کرے تاہم شخص مجرم کو قطعی طور پر اپیل کونسل میں اپیل کرنے کا کوئی استحقاق نہیں ہوتا اور کونسل صرف بصورت حاصل کرنے سارٹیفکٹ کے ہائیکورٹ سے یا نہایت ہی شاذ صورتوں میں اپیل پیش کر سکتا ہے۔ حضور ملک معظم طریقہ کارروائیات فوجداری کی نظر ثانی نہیں کرینگے اور نہ ان میں دست اندازی کرینگے، الا اسصورت میں کہ یہ ثابت کیا جاوے کہ بوجہ عدم ملحوظی نمونہ جات حکمنامجات قانونی کے یا بوجہ کسی خلاف ورزی اصولات انصاف طبعی کے یا کسی اور نہج پر قرار واقعی اور سخت بے انصافی ہوئی ہے (۲) اگر عدالت ماتحت تجویز مقدمہ کی ایسی شہادت کی بنا پر کرے کہ جسکا ایک جزو تو قانوناً قابل ادخال ہو اور کچھ قابل ادخال نہو تو یہ لازم نہیں آتا کہ صرف اسی وجہ سے فیصلہ عدالت ماتحت کا منسوخ ہو جاوے بلکہ عدالت اپیل کو لازم ہے کہ یہ امر طے کرے کہ آیا وہ جزو شہادت جو قانوناً قابل ادخال ہے واسطے تائید تجویز عدالت ماتحت کے کافی ہے یا نہیں اور اگر کافی سمجھے تو فیصلہ بحال رہنا چاہیئے (۳) مابین ایسے مقدمہ کے جس میں کسی حاکم عدالت نے ایک وجہ ناقص نسبت معتبر یا غیر معتبر سمجھنے ایک خاص جزو شہادت کے بیان کی ہو ایک وجہ یا زیادہ وجوہ معقول نسبت اسکی معتبر یا غیر معتبر سمجھنے کے بیان کئے ہوں خواہ ایسے مقدمہ کے کہ جس میں اس خاص جزو شہادت کو کلیتاً نظر انداز کرنیکے بعد شہادت کافی بتائید تجویز موجود ہو۔ اور ایسے مقدمہ کے کہ جس میں اصل امر متنازعی یا منجملہ اصل امور متنازعی کے کوئی امر تجویز طلب ایسی شہادت پر مبنی ہو جو ایسی وجہ پر جو غیر معقول و غیر قابل قائم رہنے کے ہو معتبر یا غیر معتبر یا زیادہ وقعت یا بیوقعت سمجھی جائے فرق اہم ہے (۴) درحالیکہ شہادت کسی مقدمہ پر جزواً اعتبار نہ کیا جائے اور نسبت اوس جزو کے یہہ خیال کیا جائے کہ گواہان مرتکب حلف دروغی ہوئے ہیں تو یہ امر پُر خطر ہے کہ شہادت اُن گواہان کی نسبت دیگر امور کے پذیرا کیجائے اور قیدی کی نسبت بموجب اوسکے تجویز ثبوت جرم کیجائے (۵) خارج کیا جانا شہادت کا عدالت ماتحت میں وجہ کافی واسطے منسوخی ڈگری عدالت مذکور کے نہیں ہے بجز اسکے کہ عدالت

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۹۵۵ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۵۶۷ (۲) مقدمات اپیل سنہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۹، ۷۱ و ۲۱۷ و جلد ۱۲ صفحہ ۴۵۹ و ۴۶۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۵۲۰ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۶۱ (۳) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۴۹۹ و جلد ۹ صفحہ ۱۳۷ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۶۳ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۷۳۹۔

اپیل یہ نتیجہ اخذ کرے کہ شہادت نامنظور شدہ سے اگر وہ پذیرا کیجاتی تو خواہ مخواہ فیصلہ تبدیل ہو جاتا (۱) بیضابطگی حسب دفعہ ۲۴۰ (۲۷۶) مجموعہ ضابطہ فوجداری منتخب کرنے میں اہالیان جوری کے اور مقبول کرنے میں اظہار گواہ طبابت پیشہ کے جس حالمیں کہ قیدیان کو اس سے مضرت نہ پہونچی ہو بطور ایسے اعتراضات کے متصور ہونگے کہ جنکی وجہ سے جوری کی رائے میں بلحاظ احکام دفعہ ۲۸۳ (۵۳۷) مجموعہ ضابطہ فوجداری و دفعہ ۱۶۷ قانون شہادت کے دست اندازی نہیں ہو سکتی (۲) شرائط دفعہ ہذا تحقیقات ہائے فوجداری بذریعہ اہالی جوری سے بھی متعلق ہیں۔ جب اس شہادت کا جزو جو جوری کے رو برو پیش کیگئی تھی غیر متعلق اور ناقابل پذیرائی پایا جاوے تو بصیغہ اپیل ہائیکورٹ کو اختیار ہے کہ خواہ زیر دفعہ ہذا باقیماندہ شہادت موجودہ مسل کی بنیاد پر تجویز کو بحال رہنے دے خواہ تجویز کو منسوخ کرکے تجویز جدید کا حکم دے۔ قانون جیسا کہ اسکا فیصلہ انگلستان میں بروئے مقدمہ لا رپورٹ کوئینز بنچ ڈویژن جلد ۱۸ صفحہ ۵۳۷ ہوا ہے اور جیسا کہ پریوی کونسل نے اسے بمقدمہ لا رپورٹ سنہ ۱۸۹۴ء اپیل کیسز صفحہ ۶۹۰، تجاویز جدید کے اس صورت میں جبکہ شہادت بیجا طور پر قبول کیگئی ہو عطا کرنیکے بارہ میں بیان کیا ہے ہندوستان سے متعلق نہیں (۳)

ضمیمہ

قوانین منسوخہ

(دفعہ ۲ دیکھو)

نمبر اور سنہ	عنوان	مقدار نسخ
استیٹوٹ یعنی ایکٹ پارلیمنٹ مجریہ سنہ ۲۶ جلوس بادشاہ جارج سوم باب (۵۷)	برائے انتظام مزید تجویز اُن اشخاص کے جو ملزم بعض جرائم واقعہ ایسٹ انڈیز کے ہوئے ہوں اور جو ایکٹ سنہ ۲۴ جلوس بادشاہ حال ہیں بایں عنوان صادر ہوا تھا یعنے (ایکٹ بغرض خوبتر انتظام بندوبست امورات ایسٹ انڈیا کمپنی اور مقبوضات سرکار انگریز بہادر واقع ہند اور بغرض تقرر عدالت براہ زود تر اور باحسن وجوہ تجویز ہونے اُن اشخاص کے جو ملزم بجرائم واقعہ ایسٹ انڈیز ہوئے ہوں) اُس میں	دفعہ ۳۸ جہانتک کہ وہ عدالتہائے واقع انڈیز سے متعلق ہے۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۰ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۳۹ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۷۴۹

نمبر اور سنہ	عنوان	مقدار منسوخ
	سے اسقدر عبارت منسوخ کرنیکے لئے جسمین یہ حکم ہی کہ ملازمان سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی تعلیقہ اپنی جایداد اور اموال کا گذرانیں- اور بمراد زیادہ تر موثر کرنے قوانین کے اُن اشخاص کے خلاف میں جو بطور ناجایز ایسٹ انڈیز کو جائیں- اور بمراد تسہیل مزید ثبوت اُن دستاویزات اور نوشتہ جات کے بعض مقدمات میں جو گریٹ برٹیئن یا ہند میں تحریر پائے ہوں +	
اسٹیٹوٹ مجریہ سنہ ۱۴ و ۱۵ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریہ باب ۹۹	در باب ترمیم قانون شہادت	دفعہ ۱۱- اور اسقدر عبارت دفعہ ۱۹ کی جو برٹش انڈیا سے متعلق ہے-
ایکٹ ۱۵	در باب ترمیم قانون شہادت کے	اسقدر عبارت جو قبل ازین منسوخ نہیں ہوئی ہے-
ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۵۳ء	واسطے ترمیم قانون شہادت متعلق سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کی عدالتہائے دیوانی واقعہ پریزیڈنسی بنگالہ کے	دفعہ ۱۹
ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۵۵ء	واسطے اصلاح مزید قانون شہادت کے	اسقدر عبارت جو قبل ازین منسوخ نہیں ہوئی ہے-
ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ء	بمراد تسہیل ضابطہ اُن عدالتوں کے جنکو اختیارات فوجداری حاصل ہیں اور جو فرمان شاہی کے بموجب مقرر نہیں ہوئی ہیں	دفعہ ۲۳۷
ایکٹ ا سنہ ۱۸۶۸ء	ایکٹ بابت ضمنہائے عام مصدرہ سنہ ۱۸۶۸ء -	دفعات ۷ و ۸

تمام شد

مطبوعہ — روز بازار
جنرل لابکس ایجنسی — امرتسر

قانون حلف

یعنی

ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ء

۸- اپریل سنہ ۱۸۷۳ء

{حال تک کی ترمیمات واصلاحات کے ساتھ}

ایکٹ واسطے اجتماع قوانین متعلقہ حلف عدالت کے اور واسطے دیگر اغراض کے

تمہید چونکہ قرین مصلحت ہے کہ عدالت کے حلفوں اور اقراروں اور اظہاروں کے متعلق قوانین کا اجتماع کیا جائے اور عہدہ ہائے سرکاری میں حلف اور اقرار اور اظہار کرنے کے باب میں جو قوانین ہیں اونکی تنسیخ ہو۔ لہٰذا اسکی رو سے حسب ذیل حکم ہوتا ہے :-

---

سلہ بیان اغراض و وجوہات کے لئے ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۸۷۳ء حصہ ۵ صفحہ ۱۰۰۔ اور روئداد کونسل کے لئے ملاحظہ طلب گزٹ مذکور سنہ ۱۸۷۲ء تتمہ صفحہ ۸۸۴ و گزٹ مذکور سنہ ۱۸۷۳ء تتمہ صفحات ۳ و ۳۳ و ۲۳۵ لغایت ۲۴۶ و ۲۸۱ و ۳۹۵ و ۴۰۳ و گزٹ مذکور سنہ ۱۸۷۳ء تتمہ مزید صفحات ۱ لغایت ۸؛

ایکٹ ۱ مصدرہ سنہ ۱۸۷۳ء کا نافذ العمل ہونا قرار دیا گیا ہے :-

سونتال پرگنوں میں بذریعہ دفعہ ۳- سونتال پرگنوں کے بندوبست کے ریگولیشن سنہ ۱۸۷۲ء (نمبر ۳ مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ء) کے جاری ہونیکی ترمیم سونتال پرگنوں کی عدالت و قوانین کے ریگولیشن سنہ ۱۸۹۹ء (نمبر ۳ مصدرہ سنہ ۱۸۹۹ء) کے ذریعہ سے ہوئی ہے؛

اراکان کے ضلع کوہی میں۔ بذریعہ اراکان کے ضلع کوہی کے قوانین کے ریگولیشن سنہ ۱۸۷۴ء (نمبر ۹ مصدرہ سنہ ۱۸۷۴ء) کی دفعہ ۳ کے مجموعہ قوانین برہما مطبوعہ سنہ ۱۸۹۹ء صفحہ ۳۰۷؛

اپر برما میں عموماً (بجز ریاست ہائے شان کے) بذریعہ قوانین برہما کے ایکٹ سنہ ۱۸۹۸ء (نمبر ۱۳ مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ء) کی دفعہ ۴ (۱) وضمیمہ اول کے۔ مجموعہ قوانین برہما مطبوعہ سنہ ۱۸۹۹ء صفحہ ۲۶۰؛

۱۔ مراتب ابتدائی

مختصر نام

دفعہ ۱۔ جائز ہے کہ یہ ایکٹ [1] "ایکٹ حلف مجریہ ہند مصدرہ ۱۸۷۳ء" کہلائے۔

وسعت مقامی

یہ ایکٹ تمام برٹش انڈیا میں اور جس قدر کہ اوسکو تعلق رعایائے ملکہ معظمہ سے ہے اُن ہندوستانی والیان ملک اور روسا کی قلمروؤں میں بھی جو حضور ملکہ معظمہ سے رابطہ اتحاد رکھتے ہیں نافذ ہوگا۔

برٹش انڈیا

ملاحظہ ہو دفعہ ۳ ضمن (۷)، ایکٹ ۱۰ ۱۸۹۷ء۔

دفعہ ۲۔ (انا کٹمنٹوں کی منسوخی) منسوخ کرنیوالے ایکٹ ۱۸۷۳ء (ایکٹ ۱۲ مصدرہ ۱۸۷۳ء) کے ذریعہ سے منسوخ ہوئی۔

بعض حلفوں اور اقراروں کا مستثنیٰ ہونا

دفعہ ۳۔ کوئی عبارت مندرجہ ایکٹ ہذا کورٹ [2] مارشل کی کارروائیوں

برٹش بلوچستان میں بذریعہ قوانین برٹش بلوچستان کے ریگولیشن ۱۸۹۰ء (نمبر ۱ مصدرہ ۱۸۹۰ء) کی دفعہ ۳ کے مجموعہ قوانین بلوچستان مطبوعہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰۔

ضلع انگول میں (ایک استثنا کے ساتھ) بذریعہ ضلع انگول کے ریگولیشن ۱۸۹۴ء (نمبر ۱ مصدرہ ۱۸۹۴ء) کی دفعہ ۳ کے۔

ایکٹ مذکور کا بذریعہ اشتہار تحت دفعہ ۳ (الف) ایکٹ اضلاع مندرجہ فہرست ۱۸۷۴ء (نمبر ۱۴ مصدرہ ۱۸۷۴ء) حسب مرقوم الذیل اضلاع مندرجہ فہرست میں بھی نافذ العمل ہونا قرار دیا گیا ہے۔ یعنی:۔

اضلاع ہزاری باغ و لوہارڈگا و مانبھوم و پرگنہ دالبھوم و کولہان واقع ضلع سنگبھوم۔ ضلع لوہارڈگا میں اُس وقت ضلع پلاموں داخل تھا جو ۱۸۹۲ء میں علیحدہ ہوگیا۔ لوہارڈگا اب ضلع رانچی کہلاتا ہے۔ کلکتہ گزٹ ۱۸۹۹ء حصہ ۱ صفحہ ۴۴ ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا ۱۸۸۱ء حصہ ۱ صفحہ ۵۰۴۔

ترائی ممالک متحدہ۔ ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا ۱۸۷۶ء حصہ ۱ صفحہ ۵۰۵۔

گنجام اور ویزاگاپٹم کے اضلاع مندرجہ فہرست۔ ملاحظہ طلب فورٹ سنٹ جارج گزٹ ۱۸۹۸ء حصہ ۱ صفحہ ۶۶۱ و گزٹ آف انڈیا ۱۸۹۸ء حصہ ۱ صفحہ ۸۶۹۔

اوسی ایکٹ کی دفعہ ۵ کی رو سے ایکٹ مذکور مندرجہ فہرست ضلع کورگ سے متعلق کیا گیا ہے ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا ۱۸۷۴ء حصہ ۱ صفحہ ۴۰۴۔

[1] بروئے ایکٹ ۱۲ ۱۸۷۶ء منسوخ ہوگیا ہے۔

[2] ملاحظہ طلب ہند کے جنگی آئین (ایکٹ ۵ مصدرہ ۱۸۶۹ء) ایکٹہائے عام جلد ۲۔ و ایکٹ والنٹیراں ہند ۱۸۶۹ء (نمبر ۲۰ مصدرہ ۱۸۶۹ء) ایکٹہائے عام جلد ۲۔ و ایکٹ بحری ہند ۱۸۸۴ء (نمبر ۱۴ مصدرہ ۱۸۸۴ء) ایکٹہائے عام جلد ۵۔

سے یا اون حلفوں یا اقراروں یا اظہاروں سے متعلق نہ ہوگی جو کسی ایسے قانون کی رو سے مقرر ہیں جسکو منسوخ کرنے کا حسب احکام ایکٹ کونسل ہائے ہند مصدرہ ۱۸۶۱ء جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اختیار نہیں رکھتے ہیں؛

حلف یا اقرار صالح سے کیا مراد ہے اور اس کا مفہوم کیا ہے

ٹیلر صاحب کی کتاب دفعہ ۱۳۸۲ صفحہ ۱۷۵ (طبع ہشتم) میں بحوالہ مقدمہ ملکہ معظمہ بنام وائیٹ (۱) و مقدمہ ملکہ معظمہ (۲) لفظ "حلف" کی تعریف حسب ذیل کیگئی ہے، "ایک مذہبی اقرار جس کے ذریعہ سے کوئی شخص رحم ترک کرے اور یہ بددعا دے کہ اگر وہ سچ نہ کہے تو خدا اسکا بدلہ لے" حلف کی غرض یہ نہیں کہ خدا کو انسان کی طرف متوجہ کیا جائے بلکہ یہ ہے کہ انسان کو خدا کی جانب متوجہ کیا جائے اور نہ یہ غرض ہے کہ خدا سے یہ دعا کی جائے کہ وہ عمل بجا کنندہ کو سزا دے۔ بلکہ یہ کہ گواہ یہ امر یاد رکھے کہ خدا بیشک سزا دیگا۔ اس طرح پر قانون گواہ کے ایمان کو پکڑکر بہترین طور پر اطمینان کرتا ہے کہ وہ سچ بولے گا۔ لیکن لفظ "حلف" کی زیادہ مکمل تعریف بنتھم صاحب نے (جسکو بانیٔ اصول قانون انگریزی کہا جاتا ہے) اپنی کتاب کے صفحہ ۱۹۱ جلد پنجم میں اسطرح پر کی ہے:-

لفظ "حلف" سے "بلحاظ اوس کے وسیع ترین معنی کے بالعموم ایک رسم مشتمل الفاظ و حرکات سمجھی جاتی ہے جس کے ذریعہ سے قادر مطلق سے یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ بالآخر حلف کرنیوالے یا قسم کہانیوالے کو مقررہ یا بالعموم غیر مقررہ مقدار یا قدر قسم کی سزا اس صورت میں دے جبکہ وہ کوئی ایسا امر کرے جس کے نہ کرنیکا اوس نے وعدہ کیا ہے یا کوئی ایسا امر نہ کرے جس کی بابت اُس نے کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ لفظ "حلف" مخالف لفظ "دروغ حلفی" کے ہے اور اس کے مشتقات یہ ہیں۔ دروغ حلف کرنا۔ دروغ حلف کیا گیا۔ دروغ حلفی نام ایک طریق عمل کا ہے خواہ وہ اثبات میں ہو خواہ نفی میں جو خلاف اُس طریق عمل کے ہو جس کا اُس نے حسب مندرجہ صدر وعدہ کیا ہو"

تاریخ قانون برٹش انڈیا متعلق حلف و اقرار صالح

از روئے اُس عملدرآمد کے جو قاضیوں نے قبل قائم ہونے سلطنت انگلشیہ کے اختیار کیا بذریعہ بعض آئین ہائے مصدرہ گورنمنٹ ایسٹ انڈیا کمپنی یہ حکم تہا کہ مسلمانوں کو حلف بذریعہ قرآن کے دیا جائے اور ہندوؤں کو بذریعہ گنگا جل کے۔ ایکٹ ۵ ۱۸۴۰ء کی دفعہ ۱ میں حسب ذیل احکام درج کئے گئے اور متذکرہ بالا حکم کو بدل دیا گیا:-

از بس کہ اون لوگوں سے جو اہل اسلام ہیں یا ہندوؤں کے دہرم پر چلتے ہیں گنگا جل اور قرآن اُٹھوانے یا اونکو کوئی اور طرح کی قسم کہلوانے کے سبب جو اون کے دین اور ایمان کے خلاف ہو عدل و انصاف کرنیں

---

(۱) رپورٹ لیچ صاحب جلد ۱ صفحہ ۳۰۴۔ (۲) رپورٹ بارڈ ہرسٹ و بنگھم صاحب جلد ۲ صفحہ ۲۸۵۔

فرق پڑتا ہے۔ اور کئی ایک قباحتیں واقع ہوتی ہیں۔ لہٰذا یہ حکم ہے کہ قطع نظر اوس کے جو بعد ازیں تشریح کیجائے گی بالفعل اس حلف اور حلف نامہ کے بدلے جو قانون کے مطابق مروج ہے۔ ہر شخص کو ان قوموں میں سے جنکا ذکر ہوا سرکار کمپنی بہادر کی عملداری میں اس طرح کہنا پڑیگا۔ میں خدا تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر ایمان سے اقرار کرتا ہوں کہ اس مقدمہ میں سچ کہوں گا۔ اور جو جانتا ہوں وہ بالکل سچ کہونگا اور سوائے سچ کے اور کچھ نہ کہوں گا۔

ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۴۰ء کے ذریعے سے مفصلات کی عدالتوں میں ہندو اور مسلمان گواہوں کے لئے اقرار صالح بجائے حلف کے قائم ہوئے۔

ایکٹ ۲ ۱۸۵۵ء کی دفعہ ۱۵ میں اُن اشخاص کے لئے جو بوجہ خورد سالی یا مذہبی عقاید کی لاعلمی کے یا بوجہ نقص عقیدہ مذہبی کے عدالت کی رائے میں حلف یا اقرار صالح پر شہادت نہ دیسکتے ہوں اجازت دیگئی کہ اون سے حلف یا اقرار صالح کی جگہ اقرار محض لیا جائے بعد ازاں ۱۸۷۲ء میں ایکٹ ۹ ۱۸۷۳ء نافذ ہوا۔ جسکی رو سے دو اہم تبدلات ہوئے۔ ایک یہ کہ ہر ایک گواہ مجاز ہوگا کہ اگر اُسے حلف یا اقرار صالح سے عذر ہو تو وہ فقط اقرار محض دے اقرار محض اور اقرار صالح یا حلف کے مابین صرف اتنا فرق ہے کہ اول الذکر میں وہ الفاظ جن سے خدا کو یا خدا کے اعتقاد کو درمیان میں لانا پایا جاتا ہو ترک کر دیئے جاتے ہیں اور آخر الذکر میں وہ الفاظ موجود ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ گواہ کو اپنے لئے اس امر کا فیصلہ کرنے کا اختیار دیا گیا کہ اس سے محض اقرار لیا جائے بجائے اس کے کہ حلف دلایا جائے یا اقرار صالح کرایا جائے۔ دوسرے یہ کہ گو کوئی بیضابطگی حلف دینے یا اقرار کرنے میں ہوئی ہو کارروائی ناجائز نہ ہوگی۔ ایکٹ ۱ ۱۸۷۲ء کے بعد ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۳ء جاری ہوا عدالتی حلفوں کے بارہ میں ہندوستان کے قانون کی کل تواریخ میں گواہوں کو بتدریج حلف لینے کی ضرورت سے مخلصی بخشی گئی ہے اور حلفوں کی جگہ اقراروں کو قابل پذیرائی بنا یا گیا ہے جن کا بروئے ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۳ء صالح ہونا ضرور نہیں ہے۔ نہ ایکٹ مذکور کا یہ منشاء ہے کہ جو شخص گواہی دے یا جسکی شہادت قابل پذیرائی مانی جائے اُس میں کسی درجہ تک مذہبی اعتقاد گواہی دینے کی قابلیت کے لئے بطور ضروری شرط کے موجود ہو کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعض اشخاص بوجہ خورد سال کے یا مذہبی عقائد کی لاعلمی کے یا بوجہ نقص عقیدہ مذہبی (مثلاً دہریہ پن) کے حلف یا اقرار صالح پر شہادت نہیں دے سکتے۔ ایسی صورت اس امر کی اجازت ہے کہ وہ فقط اقرار محض دیویں۔

۲۔ اِختیار حلف اور اقرار کرانے کا

اختیار حلف اور اقرار کرانیکا

دفعہ ۴۔ مفصلہ ذیل عدالتوں اور اشخاص کو اجازت ہے کہ خود یا بذریعہ کسی عہدہ دار کے جسے اونہوں نے اسباب میں اختیار دیا ہو اون لوازم خدمت کی بجاآوری میں یا اور اختیارات کے عمل میں لانے میں جو قانوناً بالتناسب اون سے متعلق ہیں یا انکو مفوض ہیں حلف اور اقرار کرائیں:۔

(الف) تمام عدالتوں اور اشخاص کو جنکو قانون کی رو سے یا فریقین کی رضامندی سے اختیار شہادت لینے کا ہے۔

اہل کمیشن اقرار صالح یا حلف کرسکتا ہے۔ (۱)

(ب) ہر ملٹری اسٹیشن (چھاؤنی) کے۔ جہاں افواج ملازم ملکہ معظمہ مقیم ہوں۔ کمان افسر کو۔ مگر شرط یہ ہے

(۱) کہ حلف یا اقرار اوسی اسٹیشن کی حدود کے اندر کرایا جائے۔ اور

(۲) یہ کہ حلف یا اقرار ایسا ہو کہ ہر جسٹس آف دی پیس برٹش انڈیا میں اوس کے کرانیکا مجاز ہو۔

زیر دفعہ ہذا مجسٹریٹ جو زیر احکام دفعہ ۱۲۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایک ضامن پیش کردہ بمتابعت ایک حکم زیر باب ۸ مجموعہ مذکور کی قابلیت کے متعلق تحقیقات کرتا ہو مجاز ہے کہ شہادت حلف یا اقرار صالح پر قلمبند کرے (۲)

کیونکہ بروئے دفعہ ہذا یہ حکم دیا گیا ہے کہ عدالتہائے جن کو شہادت لینے کے بارہ میں قانوناً اجازت ہے مجاز ہیں کہ بانصرام خدمات خود یا دراثنائے عمل میں لانے اُن اِختیارات کے جو اُن سے از روئے قانون متعلق ہیں یا اون کو مفوض ہیں حلف اور اقرار صالح کرائیں (۳) اور ایسا ہی وہ مجسٹریٹ جو حسب دفعہ ۱۴۸ مجموعہ ضابطۂ فوجداری عامل ہو مجاز ہے کہ حلف دے (۴) اور چونکہ تحقیقات زیر باب ۱۴ مجموعہ مذکور ایک جوڈیشل کارروائی کا ہوتا اس لئے نسبت اُن بیانات کے جو حاکم موصوف کے روبرو بحالیکہ وہ بحیثیت مجسٹریٹ

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۹۳۴۔ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۳۷۱۔ و ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۵۷ و ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۰۶۔ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۲۷۳۔ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۴ و جلد ۲۹ صفحہ ۸۹۔

عائل ہو دیئے گئے ہوں الزام جھوٹی شہادت دینے کا مرتکب کرسکتا ہے (۱) ٭

۳۔ کن اشخاص کو حلف یا اقرار کرنا چاہیئے

حلف یا اقرار مرقومۃ الذیل اشخاص کرینگے

دفعہ ۵۔ حلف یا اقرار اشخاص مفصلۂ ذیل کو کرنا لازم ہے:

گواہ

(الف) تمام گواہوں کو یعنی تمام اشخاص کو جن سے قانوناً کوئی عدالت یا ایسا شخص اظہار لے جسے حسب قانون یا برضامندی فریقین ویسے اشخاص سے اظہار یا شہادت لینے کا اختیار ہو یا جو روبرو کسی ایسی عدالت یا شخص مذکور کے ادائے شہادت کریں یا جنکو ادائے شہادت کا حکم دیا جائے۔ اور

ترجمان

(ب) ایسے سوالات اور شہادت کے ترجمان کو جو گواہوں سے کئے جائیں اور جیسے گواہ ادا کریں اور

اہل جوری

(ج) اہل جوری کو۔

دفعہ ہذا کی کسی عبارت سے یہ جائز نہ ہوگا کہ کارروائی فوجداری میں شخص ملزم سے حلف یا اقرار کرایا جائے۔ اور نہ یہ ضرور ہوگا کہ کسی عدالت کے ترجمان سرکاری سے بعد ازانکہ وہ اپنے عہدہ کے لوازم خدمت کے انصرام پر مامور ہوا ہو حلف یا اقرار اس بات کا کرایا جائے کہ وہ دیانت داری سے لوازم خدمت مذکور کو انجام دے گا۔

جس حال میں کہ وکیل بروئے غلط فہمی ہدایات اپنے موکل کے اور اپنے آپ کو بااختیار سمجھکر دراصل بلا اختیار عمل کرے تو وہ اپنے موکل کو پابند نہیں کرسکتا گو عدالتہائے انگلستان کا یہ طریق عمل رہا ہے جو وکلاء کے ان بیانات کو پذیرا کرتے ہیں جو عدالت میں دیئے گئے ہوں تاہم عدالت نے اس امر کی نسبت نہایت اشتباہ کیا تھا کہ آیا اگر طریق مذکور کی نسبت فریق مخالف کی طرف سے اعتراض کیا جائے تو وہ فریق جو ایسا بیان پیش کرے اس امر پر اصرار کرسکتا ہے کہ وہ بغیر حلف لینے کے دیا گیا ہے۔ (۲) نیز ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۱۴۔ ایکٹ ہذا۔

اقرار ہندوستانیوں کا یا اون اشخاص کا جنکو حلف میں عذر ہو

دفعہ ۶۔ جسحال میں کہ گواہ یا ترجمان یا اہل جوری ہندو یا مسلمان ہو یا جس حال میں کہ اوسکو حلف کرنے میں عذر ہو تو

اوسے لازم ہے کہ بجائے حلف کے اقرار کرے۔

دوسری ہر صورت میں گواہ یا ترجمان یا اہل جوری کو لازم ہے کہ حلف کرے ٭

چونکہ دفعہ ہذا کے روسے گواہان و مترجمان و اہالی جوری جو ہندو یا مسلمان ہوں حلف اٹھانے سے صراحتاً

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۲۱۴ و جلد ۲۹ صفحہ ۸۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۷۳۔ ۴۷۳ و جلد ۶ صفحہ ۱۰۳۳۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۴۲۸۔

بری کئے گئے ہیں اور چونکہ کلمہ کا پڑھنا مطابق نمونہ معینہ چیفکورٹ حسب اختیار دفعہ ۶ نہیں ہے پس مسلمان گواہ کو حسب دفعہ ۱۸۱ مجموعہ تعزیرات ہند کلمہ پڑھنے کی بابت اثبات جرم قائم کرنا خلاف قانون ہے (۱)

۴۔ حلف اور اقرار کے نمونے (فارم)

حلف اور اقرار کے نمونے (فارم)

دفعہ ۷۔ تمام حلف اور اقرار جو حسب دفعہ ۵ کئے جائیں وہ ان نمونوں کے مطابق کرائے جائینگے جو عدالت ہائیکورٹ وقتاً فوقتاً مقرر کرتی رہے[1]۔

اور جبتک کہ ویسے نمونے عدالت ہائیکورٹ کے حضور سے مقرر نہ ہوں حلف اور اقرار مذکور انہیں نمونوں کے مطابق کرائے جائینگے جو بالفعل مستعمل ہیں[2]؛

ہائیکورٹ وقتاً فوقتاً حلف اور اقرار کے نمونے تجویز کرتی رہیگی۔ جو یا تو محض ہوگا یا صالح۔ اور عدالتیں عموماً دفعہ ۴ کے بموجب حلف یا اقرار نمونہ مجوزہ دفعہ ہذا پر بپابندی دفعات ۵ و ۶ کرائینگی؛

عدالت کا اختیار در خصوص کرانے بعض حلفوں کے

دفعہ ۸۔ اگر کوئی فریق یا گواہ کسی عدالتی کارروائی کا کسی ایسے نمونہ کے حلف یا اقرار صالح پر جو اوس قوم یا مذہب کے اشخاص میں جس کا وہ ہو مروج ہو یا جس کا پاس و لحاظ وہ واجب سمجھتے ہوں اور جو خلاف قاعدہ عدالت یا شرم و حیا کے نہ ہو اور جس میں ایسا مضمون نہ ہو جو کسی تیسرے شخص پر مؤثر ہوتا ہو۔ ادائے شہادت کرنا چاہے تو عدالت کو اختیار ہے کہ باوجود کسی عبارت کے جو قبل ازیں ایکٹ ہذا میں مندرج ہے۔ اگر مناسب سمجھے۔ اوس سے ویسا حلف یا اقرار کرائے؛

---

[1] اون نمونجات کے لئے جو وضع کئے گئے ہیں :-

بمبئی میں ... ملاحظہ طلب بمبئی کی فہرست قواعد و احکام مقامی۔ جلد ۱ مطبوعہ سنہ ۱۸۹۶ء صفحہ ۳۲؛

برہما میں .... ملاحظہ طلب قوانین برہما کی فہرست مطبوعہ سنہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۴؛

مدراس میں .... ملاحظہ طلب مدراس کی فہرست قواعد و احکام مقامی جلد ۱ مطبوعہ سنہ ۱۸۹۵ء صفحہ ۵؛

ممالک متحدہ میں ... ملاحظہ طلب ممالک مغربی و شمالی کی فہرست قواعد و احکام مقامی مطبوعہ سنہ ۱۸۹۴ء صفحہ ۱۲؛

ممالک متوسط میں ... ملاحظہ طلب ممالک متوسط کی فہرست قواعد و احکام مقامی مطبوعہ سنہ ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۸؛

پنجاب میں .... ملاحظہ طلب سرکلر نمبر ۳۲ - ۱ احکام و قواعد جلد اول چیفکورٹ پنجاب؛

[2] یہ تشریح بروئے دفعہ ۸۴۔ ایکٹ ۱ سنہ ۱۹۰۰ء منسوخ ہو گئی ہے؛

(۱) نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ فوجداری و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۲۰ و جلد ۱ صفحہ ۱۸۳؛

عبارت "فریق کسی کارروائی عدالت کا" میں نہ تو مستغیث اور نہ ملزم بمقدمہ فوجداری شامل ہے اور احکام دفعات ۸ لغایت ۱۱ کارروائیات فوجداری سے متعلق نہیں (۱)

ایک نالش دیوانی کے مدعی نے اس امر پر رضامندی ظاہر کی کہ اوسپر وہ بیان قابل پابندی ہوگا جو مدعاعلیہ حلفاً اپنے بیٹے کا بازو پکڑ کر کرے۔ مدعاعلیہ نے اِسبات کو قبول کیا اور اس طرح پر حلف اُٹھایا۔ تجویز ہوا کہ وہ طریق حلف جو اوپر ظاہر کیا گیا ہے بلحوظی دفعہ ہذا عمل میں نہ لایا جانا چاہئے تھا۔ لیکن چونکہ وہ طریق عمل میں لایا گیا ہے اور وہ اسی قسم کا حلف تھا جو خاص طور پر قابل پابندی ہے اس لئے وہ بیان جو اوسکی بنا پر کیا گیا ہے قبول کیا جانا چاہئے (۲) دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۰۲۔ نسبت اس امر کے کہ شخص ثالث کی حلف کے مطابق معاملات متنازعہ کا فیصلہ کیا جائے۔ دربارہ اس امر کے کہ آیا ثالث کو زیر دفعہ ہذا کارروائی کرنیکا اختیار حاصل ہے۔ ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد اول صفحہ ۵۳۵ و جلد ۴ صفحہ ۲۸۴ و دفعہ اول فقرہ ۲۔ ایکٹ ۱ ۱۸۷۶ء۔ ✣

عدالت فریق یا گواہ سے پوچھ سکتی ہے کہ آیا تم وہ حلف کروگے جو فریق مخالف کرانا چاہتا ہے۔

دفعہ ۹۔ اگر کوئی فریق کسی عدالتی کارروائی کا یہ بیان کرے کہ اگر اُس طور کا حلف یا اقرار صالح جسکا ذکر دفعہ ۸ میں کیا گیا فریق ثانی یا کوئی گواہ کارروائی مذکور میں کرے تو مجھپر پابندی اوسکی لازم آئیگی تو اس صورت میں عدالت کو اختیار ہے کہ اگر مناسب جانے ویسے فریق یا گواہ سے پوچھے یا پوچھوائے کہ آیا تم ایسا حلف یا اقرار کروگے یا نہیں؛

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی فریق یا گواہ عدالت میں اصالتاً محض اسلئے جبراً حاضر نہ کرایا جائیگا کہ وہ سوال مذکور کا جواب دے؛ ✣

ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۱۱۔

حلف کرانا اگر منظور کیا جائے

دفعہ ۱۰۔ اگر فریق یا گواہ مذکور ویسا حلف یا اقرار کرنا منظور کرے تو عدالت کو اختیار ہے کہ اوس سے وہ حلف یا اقرار کرائے یا جس حال میں کہ وہ حلف یا اقرار اس قسم کا ہو کہ زیادہ سہولت کے ساتھ عدالت سے باہر لیا جاسکتا ہو تو عدالت کو اختیار ہے کہ کمیشن کسی شخص کے نام حلف یا اقرار کرانے کے لئے جاری کرے اور شخص مذکور کو اجازت دے کہ جس سے حلف یا اقرار کرایا جائیگا اوسکی شہادت لیکر عدالت میں بھیجدے؛ ✣

ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۱۱۔

---

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۳۸۹ - (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۶۔ ✣

شہادت قطعی بمقابلہ اُس شخص کے ہوگی جو اوسکا واجب التعمیل ہونا اپنے اوپر تسلیم کرے

دفعہ ۱۱۔ جو شہادت کہ اِس نہج پر ادا کی جائے بمقابلہ اُس شخص کے جس نے کہ حسب متذکرہ بالا اوس کا واجب التعمیل ہونا اپنے اوپر تسلیم کیا اوس معاملہ میں جو کہ بیان کیا گیا ہو ثبوت قطعی ہوگی۔

ثبوت قطعی جو ڈیشیل کارروائی کا کوئی فریق اوسی کارروائی کے کسی دوسرے فریق کے حلف مصرحہ کے پابند ہونیکا اقرار کرسکتا ہے اور اگر فریق مؤخر الذکر حلف اُٹھالے تو اس قسم کی شہادت اوس شخص کے مقابل جس نے حلف کے پابند ہونیکا اقرار کیا تھا۔ معاملہ مبتنہ کی نسبت ایک قطعی ثبوت ہوگا۔ بموجب دفعہ ہذا وہ شہادت جو کوئی شخص حلف پر دے متعلق اس فریق کے جس نے اُس کے پابند ہونیکا اقرار کیا ہو محض معاملہ مبتنہ کا قطعی ثبوت ہوتی ہے اور اس سے زیادہ وہ کسی چیز کا ثبوت نہیں ہوتی (۱)، ڈگری جو بعد حلف لینے کسی فریق کے صادر ہو ایک سوال امر واقعہ کی نسبت صادر شدہ ہوتی ہے اس لئے وہ آخری (قطعی) فیصلہ نالش سے کمتر وقعت نہیں رکھتی (۲)، حلف جو زیر ایکٹ ہذا لیگئی ہو علاوہ اوس کارروائی کے جسمیں وہ لیگئی ہو کسی اور کارروائی میں قطعی شہادت نہیں ہوسکتی (۳)

صورت حلف بروئے دفعہ ۸ و ۹ یہ امر ضروری نہیں کہ صورت حلف کی تصریح کردیجائے پیشتر اس کے کہ وہ شخص جو اوس کے پابند ہونے پر راضی ہے اوس کا پابند قرار دیا جائے۔ تمام جو کچھ کہ ضروری ہے یہ ہے کہ حلف جو لیجائے ایک ایسی صورت میں ہو جو اوس جماعت کے درمیان جس سے حلف کنندہ تعلق رکھتا ہے عام ہو یا اسکی پابندی ضروری سمجھی جاتی ہو (۴)، نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۶۴ زیر دفعہ ۸ ایکٹ ہذا۔

حلف جس سے تیسرے شخص پر اثر ہوتا ہو (مثلاً بیٹے کی قسم) واجب التعمیل نہیں (۵)

واجب التعمیل ہونا جب مقدمہ کا ایک فریق دوسرے فریق کی حلف کے پابند ہونیکا اقرار کرے اور بعد ازانکہ فریق ثانی حلف مطلوبہ کے لینے کی رضامندی ظاہر کردے یا حلف اُٹھالے تو فریق اول اپنے اقرار سے پھر نہیں سکتا (۶)، اگرچہ کوئی فریق نالش جو فریق ثانی کے حلف کا پابند ہونے پر راضی ہوجائے دستبرداری کا مستحق نہیں بعد اس کے کہ فریق ثانی نے حلف مطلوبہ اٹھانے سے اپنی رضامندی ظاہر کردی ہو مگر وہ تمام جو ایکٹ حلف مجریہ سنہ ۱۸۷۳ء میں اِس وقوعہ کے لئے مقرر کیا گیا ہے کہ فریق رضامند انجام کار دست بردار ہوجائے

---

(۱) نمبر ۵۴ سنہ ۱۸۹۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۴۴۔ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۸۶۔۳۰۳۔ (۴) نمبر ۳۳ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۵) نمبر ۳۶ سنہ ۱۸۷۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۰۲ و جلد ۱۸ صفحہ ۶۴ و نمبر ۹۳ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۲۸۱۔

اور فریق ثانی کو حلف مجوزہ اُٹھانے سے روک دے یہ ہے کہ اقرار پابندی حلف کے امر کو اور کسی وجہ کو جو دست برداری مابعد کی بابت بیان کیجائے عدالت بطور جزو کارروائی کے قلمبند کرے اور نالش کا فیصلہ مطابق روئداد کیا جانا چاہیے اُس قیاس کو قرار واقعی وزن دینے کے بعد جو وجوہات بیان کردہ پر غور کرنے کے بعد انکار مذکور سے پیدا ہوتا ہو (۱) ایک مدعا علیہ بنالش نے بدوران تجویز اقرار کیا کہ اگر مدعی خاص امور کے متعلق حلفی بیان کردے تو وہ اوس کا پابند ہوگا۔ بذریعہ ایک اقرار نامہ تحریری مابین فریقین کے مدعی نے حلف مطلوبہ ایک خاص تاریخ پر کرنے کا اقرار کیا اور کہ اگر وہ ایسا نہ کرے تو نالش خارج کیجائے اور اگر مدعا علیہ حلف لینے سے منع کرے تو مدعی کے حق میں ڈگری ہونی چاہیے قبل از یوم مقررہ مدعی نے اقرار نامہ مذکور کے واپس لینے کی درخواست کی لیکن عدالت نے درخواست مذکور نامنظور کردی۔ مدعی نے حلف نہ لیا اور عدالت نے مدعی کو مزید شہادت پیش کرنے کی اجازت دی اور نالش خارج کردی۔ **تجویز ہوئی** کہ عدالت کو نالش خارج نہ کرنی چاہیے تھی بلکہ انکار اور اوس کی وجوہات کو زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ حلف قلمبند کرکے نالش کی تجویز کے متعلق کارروائی کرنی چاہیے تھی (۲) مدعا علیہ ایک نالش نے قبل تجویز کے ایک درخواست زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ ہذا بدین مضمون گذرانی کہ اگر مدعی بعض اُمور کے متعلق مطابق قانون کے حلف کرے تو مدعا علیہ مذکور اپنا استحقاق نالش کی جوابدہی کرنیکا زایل کردیگا بعد میں اُس نے درخواست مذکور کی ناکافی وجوہات پر واپس لینے کی خواہش کی لیکن مدعی نے حلف کرلیا اور اوس کی بناء پر جملہ تنقیحات کا فیصلہ کیا جاکر اُس کے حق میں ایک ڈگری صادر کیگئی۔ مگر نالش بر طبق اپیل کے مطابق شہادت فریقین فیصل کئے جانے کے واسطے واپس بھیجی گئی۔ اس حکم اپیلی کی ناراضی سے مدعی نے اپیل کیا تجویز ہوا کہ (۱) دفعات ۹ لغایت ۱۱۔ ایکٹ حلف میں کوئی ایسا امر موجود نہیں جس کے روسے اوس فریق کو جس نے زیر دفعات مذکور حلف دیئے جانے پر رضامندی ظاہر کی ہو بعد فریق مخالف کی طرف سے اس امر کو منظور کئے جانے کے اُس کے واپس لینے کا اختیار دیا گیا ہو۔ (۲) ایکٹ مذکور کے روسے عدالت کو حلف کو دینے یا نہ دینے کا اختیار تمیزی عطا کیا گیا ہے اور گو اوسکو حلف نہ دینا چاہیے جبکہ بہتر وجوہات اُس کے نہ لینے کی ظاہر کیگئی ہوں تاہم وہ مجاز ہے کہ باوجود اس درخواست کے واپس لئے جانے کے حلف دے اگر واپسی مذکور کی وجوہات ناکافی ہوں (۳) اگر "معاملہ بیان کردہ" محولہ دفعہ ۱۱ سے کافی امور فیصلہ نالش کے واسطے مہیا نہ ہوسکیں تو ایک ڈگری بمبنائے اُن واقعات کے صادر کیجاسکتی ہے جو اسطرح پر ثابت کئے گئے ہوں۔ لیکن اگر واقعات ثابت کردہ فیصلہ

---

(۱) نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۱ صفحہ اول۔

مقدمہ کے لیے کافی نہوں تو ایسے مزید واقعات جیسے کہ ضروری ہوں شہادت پیش کردہ فریقین سے ثابت کئے جانے چاہئیں ایکٹ حلف میں ایک نالش کے بقاعدہ طریق میں فیصل کرنیکا حکم نہیں ہے بلکہ محض قطعی ثبوت واقعات کا حکم ہے اور اگر واقعات مذکور فیصلہ نالش کے واسطے کافی نہوں تو اُن کے ساتھ واقعات ثابت کردہ بروئے شہادت شامل کئے جانے چاہئیں اور (۴) کہ وہ واقعات جو خاص حلف سے ثابت کئے گئے ہوں قطعی طور پر ثابت شدہ ہیں اور مزید شہادت جو لیجائے اُن اُمور تک محدود ہونی چاہیے جو حلف سے ثابت نہ ہوئے ہوں (۱)

ایک مختار جسکو مختارنامہ کی رو سے علاوہ دیگر اختیارات کے یہ اختیار دیا گیا ہو کہ وہ ثبوت تحریری یا تقریری پیش کرے حسب دفعہ ۹ و ۱۱ - اپنے موکل کو بذریعہ حلف فریق ثانی پابند کرسکتا ہے (۲) ایسا مختار جس کے پاس ایک مختارنامہ ہو جس کے رو سے نامبردہ کو منجملہ دیگر اُمور کے مقدمہ کے متعلق ہر قسم کی کارروائی کرنیکا اختیار دیا گیا ہو - مجاز اسبات کا ہے کہ اپنے موکل کو ایکٹ حلف ہند کے بموجب فریق ثانی کے حلف کا پابند کرے اور کہ اوس کا موکل مستحق اسبات کا نہیں ہوتا کہ اُس سے انحراف کرنیکی بابت عمدہ وجوہات دکھلانے کے بغیر اُس تجویز سے دست بردار ہو جو اُسکی طرف سے کیگئی تھی بعد اس کے کہ فریق ثانی نے حلف مطلوبہ کے اُٹھانے کے لئے اپنی رضامندی ظاہر کردی تھی (۳) وکیل کو تصفیہ مقدمہ کی نسبت رضامند ہونیکا اختیار نہیں ہے - اس طرح پر کہ فریق ثانی بموجب دفعہ ۹ - ایکٹ ہذا حلف اُٹھاوے - نہ آرڈر ۳ رول اول ضابطہ دیوانی نمبرہ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء کی رو سے نامبردہ کو اختیار مذکور دیا گیا ہے (۴) ایک نابالغ کا رفیق اوسکو فریق ثانی یا گواہ کے حلف کا پابند کرسکتا ہے ایک مقدمہ میں مدعی نے تقسیم جائداد موروثی کا دعوی کیا۔ مدعاعلیہم کی طرف سے جواب تھا کہ بعض جائداد کی تقسیم قبل ازیں ہو چکی ہے - بالآخر مدعاعلیہم نے فیصلہ کا حصر مدعی کے بیان حلفی پر کیا جس نے بیان کیا کہ کوئی تقسیم نہیں ہوئی - عدالت نے کل جائداد کی تقسیم کی ڈگری صادر کی - مدعاعلیہم میں سے ایک نابالغ کی طرف سے جس کے ولی نے حصر کیا تھا یہ عذر ہوا کہ بلا اجازت عدالت نابالغ کیطرف سے حصر نہیں ہو سکتا تھا - تجویز ہوا کہ دفعہ ۴۶۲ ضابطہ دیوانی سابق (آرڈر ۳۲ رول ۷ مجموعہ ضابطہ حال نمبرہ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء) متعلق نہیں - ولی نے کوئی فریب یا بے احتیاطی نہیں کی - نہ یہ ثابت ہے کہ اُسکو سوائے بیان مدعی کے کوئی اور معقول شہادت ملسکتی تھی (۵) ایک مقدمہ میں سوال ہوا واسطے

---

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۴۲۳ - (۲) نمبر ۲۷ سنہ ۱۸۷۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۳) نمبرہ ۵۸ سنہ ۱۹۰۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی - (۴) نمبرہ ۷ سنہ ۱۹۰۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۵۵۴ - (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۲۹ -

تصفیہ کے یہ تہا کہ آیا زرِ ثمن بیع ایک مکان کا مدعا علیہ نے اپنے پاس سے ادا کیا ہے یا مدعی کے روپیہ سے ادا ہوا ہے ۔ ایک گواہ مدعا علیہ نے ظاہراً ایسا بیان کیا جو مدعی کے مفید معلوم ہوتا تہا ۔ وکلائے فریقین نے ایک سوال لکہکر اور اپنے دستخط کرکے بدیں مضمون عدالت میں گذرانا کہ اگر ایک تمسک میں جو بقبضہ گواہ کے ہے یہ لکہا ہو کہ مدعا علیہ کے درمیان ہوکر روپیہ دیا گیا تو عدالت دعویٰ کی ڈگری کرے ۔ ورنہ ڈسمس تجویز ہوا ۔ کہ بلکہ اس کے بعد عدالت کو اظہار لینا ایک شخص کا لازم آتا ہے ۔ سوال مذکور دفعہ ۱۱ ایکٹ حلف میں آتا ہے جسکا اثر یہ ہے کہ اس سوال کی رو سے جب اظہار کسی گواہ کا لیا جائے تو اوس کے بیان کی صحت پر کوئی فریق اعتراض نہیں کرسکتا ۔ مگر عدالت کو خواہ مخواہ اس بیان کو ثبوت قطعی سمجہنا ضرور نہیں نہ اُسپر عمل کرنا لازمی ہے گو کہ اکثر صورتوں میں اس کے موافق فیصلہ کرنا مصلحت ہو (۱) حکام چیفکورٹ نے ایک مقدمہ میں (جسمیں کہ دراثنائے تحقیقات کے ایک نابالغ مدعی کے رفیق نے دعویٰ سے دستبردار ہونیکا بدیں شرط اقرار کیا کہ فریق مخالف ایک خاص قسم کی قسم کہالے ۔ فریق مخالف نے قسم تجویز شدہ کہالی اور نالش خارج ہوگئی) تجویز کیا کہ قسم کی پابندی کرنیکا اقرار بلحاظ مقدمہ منجانب نابالغ ایک ایسی قسم کا اقرار تہا جیسا کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۴۶۲ میں تجویز کیا گیا ہے اور یہ کہ رفیق مذکور عدالت کی اجازت بغیر اس کے کرنیکا مجاز نہ تہا ۔ نیز تجویز کیا گیا کہ چونکہ اقرار مذکور عدالت کی صریح اجازت سے نہ کیا گیا تہا جو بعد تحقیقات اسبارہ میں حاصل کیگئی ہو کہ آیا وہ نابالغ کے فائدہ کے لئے ہوگا یا نہیں ۔ لہذا وہ نابالغ پر قابل پابندی نہ تہا (۲) لیکن ایک بعد کے فیصلہ میں بہ تقلید فیصلہ انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۸۳ ۔ عدالت مذکور نے یہ قرار دیا کہ ایک نابالغ مدعی کا رفیق بموجب شرائط مندرجہ قانون حلف ۱۰ ۱۸۷۳ء نابالغ کو اپنے اوس وعدہ کا پابند کرنے کا مجاز ہے کہ ایسی کارروائی میں فریق ثانی یا گواہ کی حلف یا اُس کا بیان یا اقرار صالح نابالغ کے برخلاف معاملہ متنازعہ میں ایک قطعی ثبوت ہوگا اور زیر دفعہ ۴۶۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی عدالت کی اجازت کی ضرورت نہیں (۳)

ایک نالش کے مدعیان اور بعض مدعا علیہم نے اُمور نزاعی کے فیصلہ کا حصر ایک شخص جیوسنگہ کے بیان حلفی پر کیا ۔ جیوسنگہ کے اظہار لئے جانے سے پہلے مدعا علیہم نے یہ عذر کیا کہ مقدمہ اُسکی شہادت کے مطابق فیصل نہ ہو مگر عدالت نے اس عذر کو نامنظور کرکے جیوسنگہ کے اظہار پر مقدمہ فیصل کیا تجویز ہوئی کہ احکام دفعات ۸ لغایت ۱۲ ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۳ء اس حصر سے جو جیوسنگہ کے بیان پر کیا گیا متعلق نہیں حصر مذکور اُس صورت میں جایز ہوتا اگر کل مدعا علیہم کیطرف سے کیا گیا ہوتا ۔ چونکہ کل مدعا علیہم شریک نہیں ہوئے

---

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۳ (۲) نمبر ۸۹ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ (۳) نمبر ۱۸ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ ۔

لہذا کارروائی بیضابطہ ہے (۱)

فیصلہ امر متعلقہ استحقاق نزاعی مابین فریقین مقدمہ مطابق احکام ایکٹ حلف ایسا فیصلہ نہیں جو اس وقت بطور امر مانع تقریر مخالف اثر پذیر ہو جبکہ وہی امر متعلقہ استحقاق دوسری نالش میں مابین انہی فریقین کے پیش کیا جائے (۲) منجملہ فریقین کارروائی عدالتانہ کے ایک فریق کا محض یہ اقرار کہ دوسرے فریق کی حلف کا پابند ہونگا بنفسہ کچھ تصفیہ مقدمہ کا نہیں ہے۔ اگر معاملہ مندرجہ اقرارنامہ بطور وجوہ فیصلہ کے کافی ہے تو تجویز کیجا سکتی ہے۔ کیونکہ اس حالت میں وہ قطعی شہادت بموجب ایکٹ حلف کے ہوگی (۳) جب شخص منحصر علیہ کے اظہارات میں امور نزاعی مابین فریقین پورے طور پر تجویز نہ ہوئے ہوں تو فیصلہ مطابق معمولی ضابطہ کے ہونا چاہئے (۴)

حلف کرنے سے انکار کرنیکی صورت میں ضابطہ کارروائی

دفعہ ۱۲۔ اگر وہ فریق یا گواہ اوس حلف یا اقرار صالح کے جسکا ذکر دفعہ ۸ میں ہے کرنے سے انکار کرے تو اوسپر جبر نہ کیا جائیگا لیکن عدالت بطور جزو کارروائی کے یہ قلمبند کریگی کہ اس قسم کا حلف یا اقرار کرانا چاہا گیا تہا اور نیز یہ کہ اوس سے پوچھا گیا تہا کہ وہ ایسا حلف یا اقرار کریگا یا نہیں اور اوس نے انکار کیا مع اوس وجہ کے جو اوس نے اپنے انکار کے واسطے بیان کی ہو۔

جو شہادت حلف معہودہ پر دیجائے وہ معاملہ مبینہ کا ثبوت قطعی ہے۔ ڈگری جو ایسے حلف پر ہو وہ فریقین کے کسی باہمی تصفیہ کے روسے نہ ہوگی۔ بلکہ ڈگری مذکور ایسی شہادت پر مبنی ہوگی۔ جس سے اوس فریق کا انکار (جس کے برخلاف ڈگری دی گئی ہو) سماعت نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ بالآخر گواہ نے حلف اٹہانے سے انکار کر دیا ہو تو بروئے دفعہ ہذا یہ حکم ہے کہ عدالت حلف لینے کے اقرار کا امر واقعہ اور وجہ انکار بابعد کو بطور جزو کارروائی کے تحریر کرے نہ یہ کہ عدالت مذکور فریق انکار کنندہ کے برخلاف ظن قائم کرے (۵) یا نالش کو خارج کرے (۶) ایسے ظن غالب کی تردید کیجا سکتی ہے اور اوس کے وزن یا کمزوری کا حصر بہت کچھ اس امر پر ہوگا کہ عدالت کا اسبات میں اطمینان ہے یا نہیں کہ آیا وہ انکار نیک نیتی پر مبنی ہے اور مبنی اوس یقین کا نہیں ہے کہ وہ دیانتداری سے اوس شہادت کو نہیں دیسکتا جو اوس سے مطلوب ہے بلکہ نتیجہ اوس دیانتداری اور ایمانداری کے خیال کا ہے جو حلف کو صورت مجوزہ میں اٹہانے کے پس و پیش کی نسبت ہو بہر حال انکار مذکور کو دیگر واقعات و حالات کے ساتھ وزن کرنا چاہئے اور اوسکی وجہ سے وو

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۰۲ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۵۹ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۵۶ و جلد ۱۴ صفحہ اول (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳۸۶ (۵) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۷۶۔ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ اول

شہادت خارج نہیں رکھنی چاہیئے جو امور متنازعہ مقدمہ کے متعلق میسر آ سکتی ہو۔ یا جسکو فریقین مقدمہ پیش کر سکتے ہوں۔ جبکہ مقدمہ شروع تہا مدعی نے کہا کہ وہ ایک خاص گواہ کے حلف کا پابند ہوگا۔ مدعا علیہ نمبر ۲ نے بہی اسی طرح پابند حلف گواہ مذکور ہونے کا اقرار کیا اور اُس نے یہ بہی بیان کیا کہ اگر گواہ حلف نہ اٹہائے تو مدعی کا دعویٰ صحیح سمجہا جاوے۔ اول گواہ حلف اُٹہانے پر راضی ہوگیا لیکن بعد میں نامبردہ نے حلف اُٹہانے سے انکار کیا جسپر عدالت ابتدائی نے مدعی کے دعویٰ کی بہ قرار و بخرچہ ڈگری دی کہ مدعا علیہ اپنے اس اقرار کا پابند تہا کہ اگر گواہ حلف اٹہانے سے انکار کریگا تو وہ دعوے کو تسلیم کریگا۔ تجویز ہوا کہ فیصلہ مذکور کی تائید نہ قانون حلف سے ہو سکتی ہے اور نہ اقرار مذکور حسب منشائے دفعہ ۳۷۵ ضابطہ دیوانی بجائے خود ایک تصفیہ متنازعہ کا ہو جاتا ہے گو مثل مقدمہ حال اس میں یہ شرط بہی ہو کہ اگر گواہ حلف معہودہ کے اٹہانے سے انکار کریگا تو دوسرے فریق کے حق میں ڈگری صادر ہوگی۔ ہر دو صور تہائے میں نتیجہ اقرار کا حصر اقرار مذکور کے بعد ایک خاص کام کے کئے جانے پر ہوگا۔ چونکہ مسل میں کوئی شہادت بتائید دعویٰ نہ تہی پس عدالت ابتدائی کی ڈگری تہا اس وجہ پر قائم نہیں رکہی جا سکتی جسپر وہ مبنی ہے (۱) ایک فریق جو فریق مخالف کا پیش کردہ حلف اٹہاتا ہے ایسا کرنے سے اپنے بیان کو ایک قطعی ثبوت کی نوعیت عطا کرتا ہے۔ لیکن اسکے انکار حلف سے بروئے احکام ایکٹ ہذا اس کے خلاف کوئی قیاس پیدا نہیں ہوتا۔ ایسے انکار پر صرف بطور ایک ایسے جزو طریق عمل کے غور کیا جانا چاہیئے جو دیگر شہادت کے ساتھ ملا کر ملحوظ رکہا جائے۔ ایک مقدمہ میں مدعی نے بعض اراضی کے آٹھ مدعا علیہم سے دلاپانے کی نالش بدیں بیان دائر کی کہ وہ اسکی ملکیت بلا شرکت غیرے ہے۔ مدعا علیہم میں سے ایک نے یہ عذر کیا کہ وہ مدعی کا شریک ہے جو ابتک اُسکو اپنا حصہ لگان ادا کرتا رہا ہے دوران مقدمہ میں اُس نے یہ ظاہر کیا کہ وہ مدعی کے دعویٰ کی مخالفت نہ کریگا اگر مدعی یہ حلف اُٹہائے کہ مدعا علیہ کے بیانات غلط ہیں اور کہ مدعی قطعی طور پر جائداد کا قابض رہا ہے۔ مدعی نے اس حلف کے اُٹہانے سے انکار کیا۔ مگر عدالت نے اُس انکار کو چنداں موازنہ عطا نہ کیا اور بروئے شہادت اُس نے ایک ڈگری بحق مدعی صادر کی مدعا علیہ نے اپیل کیا اور عدالت اپیل میں مدعی کے پسر نے اپنے باپ کی طرف سے حلف اٹہانے سے انکار کیا مگر بخلاف ازیں مدعا علیہ نے بیان کیا کہ اگر اوس کو کہا جائے تو وہ مقدمہ کی درستی کی بہ نسبت حلف اٹہانے کو تیار ہے۔ صاحب جج کی یہ رائے تہی کہ مدعی کا حلف اُٹہانے سے انکار کرنا اور مدعا علیہ کا حلف اُٹہانے کی تیاری ظاہر کرنا بروئے واقعات مقدمہ کے قطعی ثبوت ہے اور اس نے قلمبند کردہ شہادت کو نظر انداز کرکے عدالت ماتحت کی ڈگری کو منسوخ کرکے مدعا علیہ کا دعویٰ

---

(۱) نمبر ۱۳۱ ۱۸۸۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی

منظور کیا۔ تجویز ہوا کہ عدالت اپیل مقدمہ کے اِس وجہ پر فیصلہ کرنے میں غلطی پر تھی کہ مدعی نے حلف لینے سے انکار کیا۔ انکار مذکور سے قطعی طور پر مدعی کا دعویٰ جھوٹا ثابت نہ ہوتا تھا وہ صرف ایک جز و طریق عمل تھا جو ایسی شہادت ہے جس پر بشمولیت دیگر شہادت کے غور کیا جانا چاہیے تھا۔ صورت حال میں بہت سی دیگر شہادت موجود تھی جو کل مدعی کے حق میں تھی اور اُس کے حلف لینے سے انکار کرنے سے ایک کافی وجہ منسوخی شہادت مذکور کی مہیا نہ ہوتی تھی (۱)

۵۔ متفرقات

کارروائی اور شہادت بسبب نہ لئے جانیکے حلف یا بے ضابطگی کے ناجائز نہ ہوگی

دفعہ ۱۳۔ کسی حلف یا اقرار کا نہ لیا جانا اور اُن میں سے ایک کے بجائے دوسرے کا لیا جانا اور کوئی بے ضابطگی کچھ ہی کیوں نہ ہو جو حلف یا اقرار قسم مذکور کے طریق میں واقع ہو باعثِ ناجوازی کسی کارروائی یا نامنظوری کسی شہادت کی نہ ہوگی جس میں یا جس کی بابت ویسا ترک یا تبدیل یا بے ضابطگی وقوع میں آئی ہو اور نہ مخل اوس پابندی کی ہوگی جو گواہ پر راست بیان کرنے کے لئے ہے

لفظ اومیشن (نہ لیا جانا) موقوعہ دفعہ ہذا میں ہر قسم کا اومیشن (ترک) داخل ہے لفظ مذکور ترک اتفاقی یا غفلتانہ پر محدود نہیں (۲) مدعی نے ایک نالش میں جو سپرد ثالثی ہوئی ثالث سے یہ درخواست کی کہ میں پابند شہادت مدعاعلیہ کا ہونگا جو خاص حلف پر دیجائے۔ برضامندی ثالث کے مدعاعلیہ نے اس درخواست کو منظور کیا اور حلف مذکور پر شہادت دی ثالث نے شہادت مذکور کے مطابق فیصلہ صادر کیا۔ مدعی نے فیصلہ کی نسبت اِس بنا پر اعتراض کیا کہ کارروائی ثالث کے خلاف قانون ہے۔ تجویز ہوا کہ ضابطہ اختیار کردہ ثالث کی نسبت یہ بات لازمی نہ تھی کہ وہ ازروئے ایکٹ حلف کے درست ہوتا کیونکہ بلحاظ اپنے منصب کے مشار الیہ اس کارروائی کے کرنیکا مجاز تھا جو اُس نے کی (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۹۰۳۔

ایک مقدمہ فریقین کی درخواست پر سپرد ثالثی کیا گیا۔ اثنائے تحقیقات میں مدعی نے بیان کیا کہ اگر مدعاعلیہ قرآن کی قسم کہا جائے تو مجھے منظور ہے۔ مدعاعلیہ اس قسم کے کھانے پر راضی ہوگیا۔ ثالثاں نے حلف مذکور دیکر اُس کا اظہار لیا۔ اور بربنائے اظہار مذکور فیصلہ صادر کیا۔ ہائیکورٹ میں مدعی نے یہ عذر کیا کہ ثالثاں ایسا حلف دینے کے قانوناً مجاز نسبت اقرار صالح یا حلف از طرف اہل کمیشن کے نہ تھے؛

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۰۸۰ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۵۹ و ۲۳ ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۲۳ صفحہ ۵۱۲ و بنگال لا رپورٹ فل بنچ جلد ۱۴ صفحہ ۲۹۴ و ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۲۲ صفحہ ۱۸ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۲۸۲

ازپرسن صاحب جسٹس۔ بیان ازروئے حلف جو ناجائز طور پر دیا گیا تھا۔ بنا فیصلہ ثالثی کی نہیں ہو سکتا۔ لہذا فیصلہ ناجائز ہے اور منسوخ ہونا چاہئے۔ ازاسپنگی صاحب جسٹس۔ چونکہ مدعی نے قسم پر حصر کیا اور مدعا علیہ نے قسم کھانا منظور کیا لہذا مدعی اس کا پابند ہے اور چونکہ ثالثاں کو ازروئے قانون و رضامندی فریقین کے اظہار مدعا علیہ کے لینے کا اختیار تھا۔ اس لئے ان کا بجائے اقرار صالح کے قرآن کی قسم کا دینا حسب دفعہ ۱۳ قانون حلف اس شہادت کو ناجائز نہیں کرتا۔ پس فیصلہ ثالثی جو شہادت مذکور پر مبنی ہے کالعدم نہیں (۱) کسی نابالغ گواہ سے حلف یا اقرار صالح یا اقرار محض کے کرانے میں کسی عدالت کی طرف سے دیدہ و دانستہ خواہ بے پروائی سے فروگذاشت ہونی کوئی ایسا مضر نقص نہیں جس سے اس طرح دی ہوئی گواہی ناقابل پذیرائی ہو جائے (۲) ایک مقدمہ میں جرم کی چشم دید گواہی صرف ایک چھوٹی لڑکی کی تھی۔ اور چونکہ وہ حلف یا اقرار صالح کی نوعیت کو نہ سمجھتی تھی۔ لہذا اسکی شہادت اقرار محض پر لیگئی۔ جوری نے قیدی کو مجرم تجویز کیا۔ قرار پایا کہ اگرچہ حلف یا اقرار صالح دیدہ و دانستہ نہیں دیا گیا تاہم بچہ کی شہادت اس وجہ سے ناقابل قبول نہیں ہوئی (۳) بروئے دفعہ ہذا صرف اس وجہ سے کہ حلف نہیں دیا گیا شہادت ناجائز نہیں ہو سکتی۔ دفعہ ہذا صرف اس صورت سے ہی متعلق نہیں جبکہ حلف اتفاق یا غلطی سے نہ دیا گیا ہو بلکہ اوس کے معنی میں جان بوجھکر حلف نہ دینا بھی شامل ہو سکتا ہے (۴) ملاحظہ ہو بخلاف اس کے انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۷ و جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۱۰۵۔

ایک مقدمہ میں دس سال کے ایک بچے کا اظہار لیا گیا صاحب سشن جج نے مصلحتاً اس سے حلف یا اقرار لینے سے احتراز کیا قرار پایا کہ باوجود اس فروگذاشت کے بھی اسکی شہادت قابل پذیرائی تھی مسٹر جسٹس محمود کے فیصلہ بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام بارو (۵) سے اتفاق رائے کیا گیا۔ پلوڈن صاحب بہادر جج کی رائے کے مطابق۔ عدالتی حلفوں کی نسبت ہندوستان کے واضعان آئین و قوانین کی کل تواریخ سے یہ پایا جاتا ہے کہ رفتہ رفتہ بتدریج گواہوں کو حلف اٹھانے کی ضرورت کو موقوف کیا گیا ہے۔ اور حلف کی جگہ اقرار کو قابل پذیرائی کیا گیا ہے دفعات ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ میں اقرار صالح کا کچھ ذکر نہیں۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۳۵۔ (۲) مقدمہ ملکہ معظمہ بنام سیوا بھگت بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۲۹ و ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۱۴ فوجداری (۳) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۲۹۵ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۳۵۹۔ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۷۔

بلکہ صرف اقرار محض کو بیان کیا گیا ہے۔ دفعات ۸ لغایت ۱۲ میں اقرار صالح کی بحث اس طرح کیگئی ہے گر گویا وہ گواہ کی اپنی مرضی کا فعل ہے۔ اقرار محض و اقرار صالح یا حلف کے مابین فرق یہ رکھا گیا ہے کہ اقرار محض میں خدا یا خدا کے اعتقاد سے متعلق کلمات کو چھوڑ دیا گیا ہے اور اقرار صالح یا حلف میں کلمات مذکور داخل رکھے گئے ہیں۔ ایکٹ شہادت کی دفعہ ۱۱۸ میں گواہی دینے کے مجاز اشخاص کی تعریف بیان کرنے میں ایسی قابلیت کی شرط رکھی گئی کہ گواہ دینے والا شخص بالضرور کچھ مذہبی اعتقاد رکھتا ہو ایسی عمر کو پہونچ گیا ہو۔ جبکہ اوسکی نسبت یہ قیاس کیا جاسکے کہ وہ مذہبی معاملات کو سمجھنے کے قابل ہے۔ نہ ایکٹ حلف سے ظاہر ہوتا ہے کہ واضعان آئین و قوانین کا یہ منشا تہا کہ جو شخص گواہی دیوے یا جسکی شہادت قابل پذیرائی مانی جائے اس میں کسی درجہ تک مذہبی اعتقاد گواہی دینے کی قابلیت کے لئے بطور ضروری شرط کے موجود ہو یا یہ منشا تہا کہ اطفال جو ایکٹ شہادت کی دفعہ ۱۱۸ کے بموجب گواہی دینے کے مجاز نہیں اور بالغ اشخاص جو اسی طرح گواہی دینے کے مجاز ہیں۔ اون دونوں کے مابین کوئی فرق سمجھا جائے۔ دفعہ ۱۳ کا اصل منشا یہ ظاہر کرنے کے لئے ہے کہ دفعات ۵ و ۶ کے احکام اختیاری ہیں اور آمریہ نہیں۔ دفعہ ۱۴۔ اجازت دیتی ہے مگر اسکی رو سے یہ مطلوب نہیں کہ عدالت حلف یا اقرار لیوے۔ دفعہ ۱۴ گواہ کے سچ بولنے کے فرض کو حلف یا اقرار دلانے پر منحصر نہیں کرتی قانون اپنے حتے المقدور اسباب کو چاہتا ہے کہ قابل اور مجاز اشخاص بطور گواہوں کے گواہی اُن قواعد و آئین کے مطابق دیویں جو صداقت کے لئے تجویز کئے گئے ہیں۔ اسی کے ساتھ ہی ایکٹ حلف میں حکم ہے کہ باوجود کسی قصور کے جو عدالت کیطرف سے یا گواہ کیطرف سے اُن قواعد و آئین کی تعمیل میں شہادت جو واقعی دیگئی ہے بطور قانونی اور جائز شہادت کے قائم رہیگی اور وہ کارروائی جسمیں وہ دیگئی ہو ناجائز نہ کیجائیگی۔ جو عدالت اور طرح سے کامل اختیار سماعت رکھتی ہو اوسکی محض فروگذاشت جو کسی کارروائی میں کہ اور طرح اعتراض کرنے کے قابل نہ ہو کوئی تمہیدی فعل کرنے میں سرزد ہو بجائے خود اس کارروائی کو ناجائز نہیں کردیتی (۱)؛

اون اشخاص کو جو اداے شہادت کریں واجب ہے کہ راست راست بیان کریں۔

دفعہ ۱۴۔ جو شخص کہ کسی عدالت یا ایسے شخص کے روبرو جسے ایکٹ ہذا کی رو سے حلف اور اقرار کرانے کا اختیار ہے نسبت کسی امر کے اداے شہادت کرے اوسپر واجب ہے کہ اوس امر کی نسبت راست راست بیان کرے[1]۔

---

[1] ایکٹ نمبر ۴۵ مصدرہ ۱۸۶۰ء کی دفعہ ۱۹۱ سے مقابلہ کیا جائے۔

(۱) نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ؛

اہالی کمیشن جو حسب ایکٹ ۳۷ ۱۸۵۰ء شہادت لینے اور اُسے قلمبند کرنے کے مجاز ہوں حسب دفعہ ۴ ایکٹ ہذا حلف اور اقرار صالح دے سکتے ہیں لہذا حسب دفعہ ہذا اُن گواہاں پر جنکا اظہار روبرو اہالی کمیشن مذکور لیا گیا ہو راست بیان کرنا واجب ہے ورنہ وہ دفعہ ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات ہند کے مجرم ہونگے (۱)

کوئی شخص کسی امر کے متعلق سچ بیان کرنیکا قانوناً پابند نہیں ہے ہرگاہ کہ وہ شخص جو استفسار کرے۔ ایسے مقدمہ کی تحقیقات میں مصروف ہو جو اوس کے اختیار سے باہر ہو (۲)

وہ مجسٹریٹ جو حسب دفعہ ۱۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے عامل ہو مجاز ہے کہ حلف دے اور نسبت اون بیانات کے جو حاکم موصوف کے روبرو بحالیکہ وہ ایسا عامل ہو دیئے گئے ہوں الزام جھوٹی شہادت دینے کا مرتکب کرسکتا ہے (۳)

اگر کسی قانون پیشہ شخص سے حسب ایکٹ اشخاص قانون پیشہ اس کے کسی فعل کے متعلق جواب طلب کیا جائے تو اُسکو حلف یا اقرار صالح دینے کا کوئی سرکاری ملازم مجاز نہیں ہے (۴)

درحالیکہ تین شخصوں کی نسبت جن میں سے ایک وکیل تھا یکجائی تجویز کیگئی اور تجویز ثبوت جرم زیر دفعہ ۱۸۱ مجموعہ تعزیرات ہند اس بنا پر صادر کیگئی کہ نامبردگان نے اثنائے ایک تحقیقات میں جو نسبت چال چلن وکیل مذکور کے حسب احکام ایکٹ اشخاص قانون پیشہ کیگئی تہی۔ باقرار صالح جھوٹے بیانات کئے۔ تجویز ہوا کہ ثبوت جرم نسبت وکیل کے ناقص ہے۔ کیونکہ اوس کا اظہار بیجا طور پر باقرار صالح لیا گیا (۵)

ملزم کو قانوناً حلف نہیں دیا جا سکتا (۶)

ایک مقدمہ میں ملزم نے حکم سزا کا اپیل کیا اور موجبات اپیل میں یہ تحریر کیا کہ مجسٹریٹ ماتحت نے اپیلانٹ کے گواہاں کو طلب نہیں کیا۔ عدالت اپیل ماتحت نے اپیلانٹ سے اس بیان کی تصدیق حلف سے چاہی چنانچہ اوس نے تصدیق کر دی مگر بالآخر یہ معلوم ہوا کہ بیان اپیلانٹ سچ نہ تہا اور اُسپر مقدمہ بیان غلط کرنے کا قائم ہوا۔ تجویز ہوئی کہ اپیل بہی ایک درجہ تجویز ملزم ہے۔ ملزم کو قانوناً حلف نہیں دیا جا سکتا پس اس سے حلف سے استفسار بیجا تہا۔ ضابطہ فوجداری میں یادداشت اپیل کی تصدیق کی بابت کہیں حکم نہیں ہے۔ (۷)

ایک مقدمہ میں مجسٹریٹ نے ایک ملزم کا بیان اس اطلاع کے حاصل کرنے کی غرض سے لیا جسپر کہ

---

(۱) نمبر ۸ ۱۸۹۸ء پنجاب ریکارڈ فوجداری۔ (۲) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۸۳ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۴۲۱ و جلد ۲۹ صفحہ ۸۹۔ (۴) انڈین جیورسٹ جلد ۵ صفحہ ۲۴۷۔ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۵۲۔ (۶) دیکہو دفعہ ۵ ایکٹ ہذا۔ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۵۱

کارروایات کی جا سکیں۔ تجویز ہوا کہ مجسٹریٹ مذکور کو ملزم کا بیان واسطے حاصل کرنے اطلاع مذکور کے لے سکتا تہا۔ مگر جائز طور پر اُس کا بیان حلف دیکر نہ لے سکتا تہا اور نہ ملزم کی نسبت کارروائیات کے اس مرحلہ میں یہ کہا جا سکتا تہا کہ وہ ایک گواہ ہے گو اُس کا بیان حلفاً ہی لیا گیا ہو۔ اس امر کی کوئی سند موجود نہیں ہے کہ ایسا بیان لئے جانے کے وقت ملزم پر کسی صریح حکم قانون کے رو سے سچ بولنا لازم تہا۔ لہٰذا کوئی الزام جھوٹی گواہی دینے کا جو اس بیان پر مبنی ہو ناقص تہا۔ (۱)

بلا ثبوت حلف یا اقرار صالح کے بہی حلف دروغی ہو سکتی ہے (۲)

دفعہ ہذا کے ہمراہ ملاحظہ ہو دفعہ ۱۳۲ قانون شہادت و دفعہ ۱۹۱ مجموعہ تعزیرات ہند شرح مؤلف؛

مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعات ۱۷۸ و ۱۸۱ کی ترمیم

دفعہ ۱۵۔ مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعات ۱۷۸ و ۱۸۱ کے معنی ایسے سمجھے جائینگے کہ گویا بعد لفظ "حلف" کے الفاظ "یا اقرار صالح" اون میں مندرج ہیں؛

عہدہ ہائے سرکاری میں حلف اُٹھا دیئے گئے؛

دفعہ ۱۶۔ برعایت احکام دفعات ۳ و ۵ کے کسی شخص پر جو کسی عہدہ پر مقرر کیا جائے یہ حکم نہیں کیا جائیگا کہ اپنے عہدہ کے لوازم خدمت کا انصرام شروع کرنے سے پہلے حلف کرے یا کسی طرح کا اقرار یا اظہار کرے یا اپنے دستخط کرے؛

ضمیمہ

(منسوخ کرنیوالے ایکٹ ۱۸۷۳ء (ایکٹ ۱۲ مصدرہ ۱۸۷۳ء) کے ذریعہ سے منسوخ ہوا)

تمام شد

مطبوعہ
روز بازار
جنرل لابک ایجنسی
امرتسر

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۵۵۴۔ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۳۵۵؛

ایکٹ نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۹۱ء

جو

یکم اکتوبر سنہ ۱۸۹۱ء کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل کی پیشگاہ سے منظور ہوا

ترمیم شدہ بروئے ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۹۳ء و ۱۲ سنہ ۱۹۰۰ء

ایکٹ برائے ترمیم کرنے قانون شہادت درخصوص بہیجات بنکران یعنی صرافان کے

چونکہ قرین مصلحت ہے کہ قانون شہادت کی درخصوص بہی جات بنکراں یعنی صرافان کے ترمیم کیجائے لہذا اس کے رو سے حسب ذیل حکم ہوتا ہے:-

نام اور وسعت اور آغاز

دفعہ ۱-(۱) جائز ہے کہ یہ ایکٹ۔ ایکٹ شہادت متعلقہ بہی جات بنکران یعنی صرافان[1] مصدرہ سنہ ۱۸۹۱ء کہلائے۔

(۲) یہ تمام برٹش انڈیا میں وسعت پذیر ہوتا ہے۔ اور

(۳) یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

تعریفات

دفعہ ۲- اس ایکٹ میں تاوقتیکہ کوئی شے مضمون یا قرینہ عبارت میں نقیض نہ ہو۔

(۱) "کمپنی" کے لفظ سے ہر ایسی کمپنی مراد ہے جسکی کسی ایسے اینکٹمنٹ کی رو سے رجسٹری ہوئی ہو جو کمپنیوں کے متعلق مملکت متحدہ یا اوسکی نوآبادیوں میں سے یا اوس تابع ملکوں میں سے کسی نوآبادی یا ملک میں یا برٹش انڈیا میں ہر وقت جاری رہے۔ یا جو کسی ایکٹ پارلیمنٹ یا جناب نواب گورنر جنرل بہادر

---

[1] یہ دفعہ اصل دفعہ تحتی (۱) کی جگہ ایکٹ شہادت متعلقہ بہی جات بنکراں یعنی صرافاں مصدرہ سنہ ۱۹۰۰ء (ایکٹ نمبر ۱۲ مصدرہ سنہ ۱۹۰۰ء) کی دفعہ ۵ کے ذریعہ سے مندرج کیگئی۔

با جلاس کونسل کے ایکٹ یا فرمان شاہی یا لٹرز پٹینٹ کے ذریعہ سے قائم ہوئی ہو۔

(۲) "بینک یعنے صرافی کوٹھی" اور "بینکر یعنے صرّاف" کے لفظ سے مراد ہے۔

(الف) ہر ایسی کمپنی جو بینکروں کا کام کرتی ہو۔

(ب) ہر ایسی شراکتی کوٹھی یا منفرد کاروبار کرنیوالی کوٹھی جسکی بہی جات سے ایکٹ ہذا کے احکام جسبطرحپر ایکٹ ہذا میں بعد ازیں محکوم ہے متعلق کیے گئے ہوں۔

(ج)[۱] ہر پوسٹ آفس سیونگ بینک یا دفتر منی آرڈر۔

(۳) "بہی جات بینکراں یعنے صرافان" میں پکّی بہیاں۔ روزنامچے۔ روکڑ بہیاں۔ حساب کی بہیاں۔ اور تمام دوسری بہیاں جو بینک کے معمولی کاروبار میں مستعمل ہوں داخل ہیں۔

(۴) "قانونی کارروائی" کے لفظ سے ہر ایسی کارروائی یا تحقیقات مراد ہے جس میں شہادت دیجائے یا دیجا سکتی ہو اور اُس میں ثالثی بہی داخل ہے۔

(۵) "عدالت" کے لفظ سے ایسا شخص یا ایسے اشخاص مراد ہیں جس کے یا جن کے روبرو کوئی قانونی کارروائی دائر ہو یا رجوع کیجائے۔

(۶) "صاحب جج" کے لفظ سے عدالت ہائیکورٹ کے صاحب جج مراد ہیں۔

(۷) "تجویز مقدمہ" کے لفظ سے ہر ایسی سماعت بحضور عدالت مراد ہے جسمیں شہادت لیجائے۔ اور

(۸) "نقل مصدقہ" کے لفظ سے ہر بینک یعنے کوٹھی صرافی کی بہی جات کے کسی داخلہ کی نقل مع ایسے سرٹیفکٹ کے مراد ہے جو نقل مذکور کے نیچے لکھا جائے اس مضمون کا کہ تحریر ہذا داخلہ مذکور کی صحیح نقل ہے۔ اور یہ کہ داخلہ مذکور بینک مذکور کی ایک معمولی بہی میں درج ہے۔ اور کاروبار کے معمولی اور ضابطہ وار دستور کے مطابق لکھا گیا ہے اور یہ کہ بہی مذکور اس وقت تک بینک کے قبضہ میں موجود ہے اور سرٹیفکٹ مذکور میں تاریخ تحریر سرٹیفکٹ اور سرغنہ محاسب یا مہتمم بینک کے دستخط اور اُس کے عہدہ کا نام لکھا جائیگا۔

ایکٹ ہذا کے احکام کے متعلق کر دینے کا اختیار

دفعہ ۳۔ لوکل گورنمنٹ کو وقتاً فوقتاً اشتہار منطبع گزٹ سرکاری کے ذریعہ سے اختیار ہوگا کہ ایکٹ ہذا کے احکام کو کسی ایسی شراکتی یا منفرد کاروبار کرنیوالی کوٹھی کی بہی جات سے متعلق کر دے جو اوس کے ماتحت کی قلمروؤں کے اندر بینکر کا

---

[۱] ضمن (ج) ایکٹ شہادت متعلقہ بہی جات بینکراں یعنے صرافاں مصدرہ سنہ ۱۸۹۳ء (نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۸۹۳ء) کی دفعہ ۴ کے ذریعہ سے مندرج کیا گیا۔

کاروبار کرتی ہو۔ اور سلسلہ وار کم سے کم تین معمولی حساب کی بہیاں یعنے ایک روکڑ بہی اور ایک روزنامچہ یعنے روزانہ آمد و خرچ کی بہی اور ایک پکی بہی رکہتی ہو۔ اور اسی طرح گورنمنٹ موصوف کو اختیار ہوگا کہ کسی ویسے اشتہار کو مسترد کردے۔

بہی جات بنکراں کے داخلیجات کے ثبوت کا طریقہ

دفعہ ۴۔ ایکٹ ہذا کے احکام کی پابندی کے ساتھ بنکر کی بہی کے کسی داخلہ کی نقل مصدقہ جملہ قانونی کارروائیوں میں داخلہ مذکور کے وجود کا ثبوت بادی النظری متصور ہوگی اور ہر ایسی صورت میں کہ جہاں اور اُس حد تک کہ جسقدر اسوقت خود اصل داخلہ مذکور بمنزل ثبوت قانوناً مقبول ہوسکتا ہے ان مادوں اور معاملوں اور حسابوں کا ثبوت سمجہی جائیگی جو اُس میں مندرج ہوں۔ مگر نہ اس سے زیادہ نہ اور طرحپر۔

ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۱۹۰۔

کس صورت میں بنک کا اہلکار بہیوں کے پیش کرنے میں مجبور نہیں ہے

دفعہ ۵۔ کسی بنک کا اہلکار کسی ایسی قانونی کارروائی میں جسمیں بنک مذکور کوئی فریق نہو بنکر کی ایسی بہی کے پیش کرنے پر مجبور نہوگا۔ جس کے مضامین ایکٹ ہذا کی رو سے ثابت کئے جاسکتے ہیں اور نہ ان مادوں اور معاملوں اور حسابوں کے ثابت کرنے کے لئے بصورت گواہ کے حاضر ہونے میں مجبور ہوگا جو اسمیں مندرج ہوں۔ اِلّا جبکہ کوئی عدالت یا صاحب جج بسبب کسی خاص وجہ کے حکم کریں۔

عدالت یا صاحب جج کے حکم سے بہیوں کا معائنہ

دفعہ ۶۔ (۱) کسی قانونی کارروائی کے فریق کی درخواست کرنے پر عدالت یا صاحب جج کو اختیار ہوگا کہ فریق مذکور کو کارروائی مذکور کی کسی غرض کے لئے یہ حکم کرے کہ اسکو اختیار ہے کہ بنکر کی بہی کے کسی داخلیجات کا معائنہ کرے اور نقل لے یا بنک پر حکم کرے کہ وہ میعاد مصرحہ حکمنامہ کے اندر ویسے تمام داخلیجات کے نقول مصدقہ تیار کرکے پیش کرے معہ ایک سرٹیفکٹ مستزاد کے جسکا مضمون یہ ہو کہ امور تنقیح طلب متعلق کارروائی مذکور میں موثر ہونیوالا کوئی اور داخلہ کوٹھی مذکور کی بہی جات میں پایا نہیں جائیگا۔ اور اس سرٹیفکٹ مستزاد پر تاریخ تحریر اور دستخط اسی طرح ثبت کئے جائینگے جو قبل اس کے ایکٹ ہذا میں بعلاقہ نقول مصدقہ کے بتایا گیا ہے۔

(۲) دفعہ ہذا یا دفعہ ماسبق کے تحت کا ہر حکم بنک پر بذریعہ سمن یا بدون سمن کے صادر کیا جاسکتا ہے۔ مگر چاہئے کہ سمن اسکی تعمیل کے لئے تین دن پہلے جس سے بنک مذکور کی تعطیلیں خارج ہیں پہنچایا جائے۔ اِلّا جبکہ عدالت یا صاحب جج اور طرحپر ہدایت کریں۔

(۳) بینک کو جائز ہے کہ کسی وقت قبل اُسوقت کے جو کسی حکم مذکور الصدر کی متابعت کے لئے معین کر دیا گیا ہو۔ خواہ یہ آمادگی کہ وہ اپنی بہیاں بروقت تجویز مقدمہ پیش کریگا۔ ظاہر کرے یا حکم مذکور کے خلاف میں وجوہات بتانے کی نسبت اپنے ارادہ کی اطلاع دے تو اسصورت میں حکم مذکور تا حکم ثانی نافذ نہ ہوگا۔

ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۸۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۹۔

خرچہ

دفعہ ۷۔ (۱) عدالت یا صاحب جج کے حضور جو درخواست کہ از روئے ایکٹ ہذا یا واسطے اغراض ایکٹ ہذا کے کیجائے۔ اوسکا خرچہ اور کسی ایسے کام کا خرچہ جو عدالت یا صاحب جج کے کسی ایسے حکم کی رو سے کیا جائے یا کیا جانیکو ہو جو ایکٹ ہذا کی رو سے یا اوسکی غرضوں کے لئے صادر ہو عدالت یا صاحب جج کی صوابدید کے بموجب معین کیا جائیگا۔ جو یہ بھی حکم کر سکتی یا کر سکتے ہیں کہ خرچہ مذکور یا اس کا کوئی جزو کسی فریق کو بینک کیطرف سے ادا کیا جائے۔ اگر وہ بینک کے کسی قصور یا مناسب تاخیر کے سبب عائد ہوا ہو۔

(۲) دفعہ ہذا کے متعلق ہر حکم جو بینک کو یا بینک کی طرف سے خرچہ ادا کرنے کی بابت صادر ہو اسطرح نافذ ہوگا۔ جسطرح کہ بینک مذکور کے فریق مقدمہ ہونے کی تقدیر میں نافذ ہوتا۔

(۳) ہر حکم تحت دفعہ ہذا درخصوص دلانے خرچہ کے کسی ایسی عدالت صیغہ دیوانی میں درخواست کرنے پر جسکی حکم مذکور میں تصریح رہے بذریعہ عدالت مذکور کے تعمیل پذیر ہوگا اسطرحپر کہ گویا حکم مذکور ڈگری زر نقد تہا جو اُس عدالت سے صادر ہوئی تہی۔

مگر شرط یہ ہے کہ دفعہ تحتی ہذا کے کسی مضمون کے ایسے معنی نہیں لئے جائینگے کہ عدالت یا صاحب جج صادر کنندہ حکم کا ایسا اختیار کوتاہ ہو جائے یا اسکو یا اونکو درخصوص ادائے اخراجات بابت نفاذ اپنے احکام کے حاصل رہا ہو۔

تمام شد

مطبوعہ روز بازار جنرل لا ایجنسی امرتسر

مطبع روز بازار امرتسر

(جنرل لا بکس ایجنسی)

قانونی امتحانوں میں شریک ہونیوالے اصحاب کی حصول کامیابی میں دقت ۔ اردو زبان میں مشرح تو درکنار معرا کتب قانونی کی قلت محسوس کرکے چند لایق وکلاء کی زیر نگرانی ۱۸۸۸ء میں اس ایجنسی کی بنیاد رکھی گئی ایجنسی کی کتابوں کی خوبی اور اہل ملک کی قدردانی کا صرف اسی امر سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اس عرصے میں تقریباً تمام چھوٹی بڑی کتب معرا و مشرح کئی بار چھپیں اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگئیں ۔

قانونی کتابوں میں ہمیشہ تغیر و تبدل اور تنسیخ و ترمیم عمل میں آتی رہتی ہے اگر اُسکے مطابق کتابوں کو درست نہ کیا جائے تو وہ ردی اور ناکارہ ہیں اس لئے محض خریداران کے فائدہ کے لئے ہر سال بصرف زر کثیر و محنت بلیغ پوری ترمیم و تنسیخ مدنظر رکھکر بایزاد حواشی و شروح نئی کتابیں چھاپی جاتی ہیں اور اون خریداروں کی خدمت میں جو کتابیں خرید فرماکر اپنا نام نامی درج رجسٹر کرا چکے ہیں ہمیشہ نئی ترمیموں کی پرچیاں (چیپیاں) بھیجدیجاتی ہیں جس سے اونکی کتابیں ہر وقت مرقمہ رہتی ہیں ۔ ناظرین فہرست کتب کو دیکھکر ہماری عرقریزی اور تندہی کا خود اندازہ فرمالیں گے ۔ ہمیں صرف اسقدر عرض کرنا ہے کہ اس ایجنسی کی کتابیں امیدواران امتحانات اکسٹرا اسسٹنٹی ۔ ڈپٹی کلکٹری ۔ منصفی ۔ تحصیلداری ۔ نائب تحصیلداری ۔ وکالت ۔ مختارکاری ۔ انسپکٹری ۔ سب انسپکٹری وغیرہ کے لئے کامیابی کا عمدہ ذریعہ ثابت ہوئی ہیں ۔ مشرح کتب بلحاظ جامع اور بسیط ہونے کے قریباً تمام مختلف شروح پر حاوی ہیں معرا کتب ان کتب کا پورا اور صحیح ترجمہ ہیں جو بحکم گورنمنٹ طبع کیجاتی ہیں ۔

علاوہ ان کے ہر ایک قسم کی کتابیں ہمارے ہاں سے بکفایت و رعایت ملسکتی ہیں ۔

المشتہر

مینیجر روز بازار پریس امرتسر

قانون محافظت جائداد مجانین (۳۵ سنہ ۱۸۵۸ء) مشرح	۲ر
،، مختار نامجات نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۲ء	۰ر
،، وقف نمبر ۶ سنہ ۱۸۹۰ء	۱ر
،، شادی بیوگان اہل ہنود نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ء	۲ر
شرع محمدی۔ اسمیں جابجا فیصلجات اور مستند کتب کے حوالے دیئے گئے ہیں۔	ےر
دھرم شاستر۔ مشرح	ےر
قانون حق شفع ۲ سنہ ۱۹۰۵ء غیر شرح ۲ر مشرح	ع
،، ایکٹ پنجاب کورٹ آف وارڈس ۲ سنہ ۱۹۰۳ء	۲ر
،، ایکٹ کورٹ آف وارڈس مغربی شمالی ۳ سنہ ۱۸۹۹ء	۲ر
،، ایکٹ میعاد پنجاب ۱ سنہ ۱۹۰۴ء	۱ر
،، کمپنی ہائے ہند مشرح نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۲ء	ع
ایکٹ دیوالیہ (۳ سنہ ۱۹۰۷ء)	۲ر

صیغہ فوجداری

مجموعہ تعزیرات ہند نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء	عہر
شرح مجموعہ تعزیرات ہند۔ یہ کتاب شرح تعزیرات ہند مین صاحب کا پورا ترجمہ اور دیگر شروح مولفہ مورگن صاحب و میکفرسن صاحب و اوکینلی صاحب و تھوبالڈ صاحب و خلپ صاحب وغیرہ و جملہ متعلقہ کتب اصول کا ایک مکمل مجموعہ ہے۔ بوجہ عام پسند ہونیکے چار بار چھپکر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگئی۔ اب بعد اضافہ ترمیمات اور تازہ نظائر اور دیگر بہت سے مفید مراتب کے پانچویں بار طبع کیگئی ہے ضخامت اور مضامین پہلی ایڈیشنوں سے دوچند اور صحت و خوبی میں اُن سے کئی درجہ عمدہ ہے۔ شروع میں ایک نہایت مفید دیباچہ اور کئی ایک فہرستیں ہیں دعوی سے کہا جاتا ہے کہ اس وقت تک جسقدر کتب مین صاحب کی تعزیرات کے ترجمہ کے نام سے طبع ہوئی ہیں وہ اس کے مقابل میں بالکل ناقص اور نامکمل ہیں اردو شرح اسکا مقابلہ نہیں کرسکتی۔	۱عہ
مجموعہ ضابطہ فوجداری نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ء	عہ
شرح مجموعہ ضابطہ فوجداری۔ جس محنت اور جانفشانی سے لائق ممبران کمیٹی نے اس شرح کو تالیف کیا ہے۔ اسکا اندازہ کتاب کے دیکھنے سے ہوسکتا ہے تمام مستند شروح انگریزی کا لب لباب جسقدر سامان شائقین قانون کو تمام دیگر شروح سے مستغنی کرنیکے لئے ضروری تہا وہ سب اس قابل قدر اور عام پسند شرح میں جمع کردیا گیا ہے بڑے بڑے لائق وکلا اور ججوں نے تصدیق کی ہے کہ اس وقت تک مجموعہ ضابطہ فوجداری کی جسقدر شرحیں اردو میں چھپ چکی ہیں اُن میں سے کوئی بھی اسکی خوبی کو نہیں پہونچتی	۱عہ
شرح قانون شہادت۔ قانون شہادت کے تمام پیچیدہ اور دقیق مسایل کو نہایت عمدگی سے حل کر کے ایک عام فہم قانون بنادیا ہے شرح لکھنے میں تمام مستند کتب انگریزی مثلاً شرح قانون شہادت فیلڈ صاحب و ٹیلر صاحب و کننگھم صاحب و سید محمود صاحب و سید امیر علی صاحب وغیرہ سے مدد لیگئی ہے	صہ
قانون شہادت نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء	۸ر
،، حلف نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ء مشرح	۳ر
قواعد چوکیداران پنجاب	۲ر
قانون پولیس نمبر ۵ سنہ ۱۸۶۱ء	۳ر
،، ،، نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۸ء	۱ر
،، تازیانہ نمبر ۴ سنہ ۱۹۰۹ء	۲ر
،، قماربازی نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۷ء	۲ر
،، مداخلت بیجا مویشی نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۱ء	۲ر
،، اسلحہ نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۷۸ء مشرح معہ قواعد	۸ر
،، قیدیاں نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۰ء	۴ر
،، جیلخانجات نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۴ء	۴ر
،، اقوام جرائم پیشہ ۲۷ سنہ ۱۸۷۱ء مشرح معہ قواعد	۵ر
،، انسداد بیرحمی حیوانات ۱۱ سنہ ۱۸۹۰ء	۶ پائی
،، حفاظت پرندگان وحشی نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۸۷ء	۲ر
،، حوالگی مجرمان نمبر ۱۵ سنہ ۱۹۰۳ء	۲ر
،، رعایا غیر کو حیثیت رعیت سرکار بخشنے کا نمبر ۳ سنہ ۱۸۵۲ء	۶ پائی
مجموعہ قانون چھاونی نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۹ء مشرح معہ قواعد	۱۲ر

قانون پاگل خانجات نمبر ۳۶ سنہ ۱۸۵۸ء مشرح	۱ر
″ عہد شکنی پیشہ وراں نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۵۹ء مشرح	۲ر
″ ریلوے نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۰ء مشرح معہ قواعد	عہ ۸ر
″ ٹیلیگراف نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۵ء	۲ر
″ ڈاکخانہ جات نمبر ۶ سنہ ۱۸۹۸ء	۴ر
″ انسداد دختر کشی نمبر ۸ سنہ ۱۸۷۰ء مشرح	۲ر
″ گاڑی ہائے کرایہ نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۶۱ء و نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۷۹ء	۲ر
″ سرائے و پڑاؤ نمبر ۲۲ سنہ ۱۸۶۷ء	۲ر
ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۹۹ء متعلق امراض بدکنار	۲ر
قانون اوارہ گردان اہل یوروپ	۲ر
ایکٹ مضامین عام نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۹۷ء	۲ر
بھک سے اڑ جانیوالے مادوں کا ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۴ء	۳ر
کل کے کارخانوں کا ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۸۱ء	۳ر
قانون تادیب گاہ نمبر ۸ سنہ ۱۸۹۷ء	۲ر
″ سایر شمالی ہند نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۷۸ء مشرح	۲ر
″ ڈسٹرکٹ بورڈ پنجاب نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۸۳ء مشرح معہ قواعد	عہ ر
″ ″ ممالک مغربی شمالی و اودھ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۳ء	۴ر
″ میونسپل بورڈ پنجاب نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء مشرح معہ قواعد	عا
″ مغربی و شمالی و اودھ نمبر ۱ سنہ ۱۹۰۰ء	۸ر
سرحدی ریگولیشن نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء	۴ر

صیغہ مال

قانون دریا برد و برآمد نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۲۵ء مشرح معہ قواعد	۲ر
″ اسٹامپ نمبر ۲ سنہ ۱۸۹۹ء	۴ر
شرح قانون اسٹامپ اردو میں کوئی ایسی جامع اور مکمل شرح نہیں آجتک تمام قواعد و نظائر درج ہیں	عہ ۸ر
شرح قانون رسوم عدالت عام پسند ہونیکی وجہ سے تھوڑے عرصہ میں کئی دفعہ چھپ چکی ہے	عا ۸ر
قانون افیون نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۸ء مشرح معہ قواعد	۸ر

قانون آبکاری نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۹۶ء معہ قواعد	۱۲ر
″ حصول اراضی نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۴ء معہ قواعد و سرکلرات	۱۲ر
″ انہار و نکاس نمبر ۸ سنہ ۱۸۷۳ء معہ قواعد و سرکلرات	۱۲ر
″ انکم ٹیکس نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۶ء	۴ر
″ جنگلات نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۸ء مشرح معہ قواعد	۸ر
″ دفینہ نمبر ۶ سنہ ۱۸۷۸ء	۱ر
″ قرضہ حکام موقعہ نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۷۹ء	۶ پار
مجموعہ قانون قرضہ ترقی حیثیت اراضی و قرضہ کاشتکاران نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۴ء معہ قواعد	۱۲ر
قانون پنشن نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۷۱ء مشرح	۲ر
″ رجسٹری نمبر ۱۶ سنہ ۱۹۰۸ء غیر مشرح ۶ر مشرح معہ قواعد	صر
″ مزارعان پنجاب نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۸۷ء	۶ر
″ ″ ″ ″ مشرح	عا ۴ر
″ مالگذاری پنجاب نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۸۷ء	۱۱ر
″ ″ ″ ″ ″ مشرح	عا ۴ر
″ قواعد ۱۶ و ۱۷ سنہ ۱۸۸۷ء مشرح	عہ ۴ر
″ لگان ممالک مغربی و شمالی نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء	۸ر
″ مالگذاری ″ ″ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء	۸ر
″ بٹوارہ نمبر ۴ سنہ ۱۸۹۳ء	۶ پار
اراضی نہر میں خاص حقوق رعیت عطا کرنیکا قانون نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۳ء	۱ر
قانون وصول مالگذاری نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۰ء	۱ر
ایکٹ انتقال اراضی پنجاب نمبر ۱۳ سنہ ۱۹۰۰ء مشرح معہ قواعد	عہ ر

متفرق کتابیں

ڈائجسٹ دیوانی پنجاب از سنہ ۱۸۶۶ء تا سنہ ۱۹۰۹ء	عـ۲
″ فوجداری ″ ″ ″	ےر
″ مال ″ ″ ″	للعہ ر
قواعد عرائض نویساں	۲ر
مجموعہ سوالات امتحان تحصیلداران و منصفان و اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنران پنجاب از سنہ ۱۸۹۰ء تا حال	صر
مجموعہ سوالات نائب تحصیلداران پنجاب از سنہ ۱۸۹۰ء تا حال	سے ر

المشتہر منیجر راستگفتار پریس امرتسر